

شیخ علی ہراند فرماتے ہیں کہ خطوط مطبوعی نے حدیث کی بڑی کتب سے اعمالِ شریف کے بارے میں عقلی احادیث کو جمع فرمایا اس سے لیا وہ کسی نے نہیں کیا
اصح حدیث کا مجموعہ ہراند کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا خطاط کیا گو یا کہ اس نے حدیث کی شرف سے نام کی کتاب کا خطاط کیا

أرذو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے روایت حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی بن عثمان بن حاتم الزین

بنی ہاشم بن ہاشم
جلد ۱۰

مترجم و تصانیف: نقویان، تصانیف

مترجم: احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید، احسن آباد، کراچی

دارالاحیاء

لاہور بازار ۱۰ ایم ایس پورہ لاہور ۱۰ کراچی پاکستان فون: 32631861

اردو ترجمہ: تحفین کے جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

عزیز و شرف عثمانی	باز تمام
حبیب و شرف عثمانی	طبعیت
۱۹۸۸ - صفحات	سختی است

عرضِ بشر

اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں دین اسلام کی اہم و مفید کتب کی روشنی و ترویج کی توفیق عطا فرمائی اس پر جس قدر شکر و ثناء جائے کم ہے۔ مگر متوجہ ہو کر یہ غلط فہمی جو کہ کئی دہائیوں سے شکل پر شکل بدل رہی ہے اس کی افکار و خیالات کی اصلاح اور اس کی روشنی و ترویج کے لیے ہم نے کئی کتب تخریصوں کے واسطے سے مالی کوششیں کیں۔ کئی کتب سے استفادہ فرمایا جس سے روئے کے باعث خدا تک مدد و تقویٰ اللہ تعالیٰ جزا ہے خیر و طافا کے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی رحمہ اللہ نے کئی کتبوں سے اس خطبہ مجموعہ کو بہاؤ و ترقی کر کے نکالا مشہور دہلی کے ایک محدث کا ترجمہ خواجہ کرم علی صاحب دہلی

مولانا محمد صفور علی صاحب دہلی

مولانا محمد صفور علی صاحب دہلی

مولانا محمد صفور علی صاحب دہلی

مولانا محمد صفور علی صاحب دہلی

کی خدمات سے ہمیں کئی کتبیں ملیں۔ اس ضمن میں کئی کتبیں ملیں جو کہ ترقی و ترویج کے لیے مفید و نفع بخش تھیں۔ ان کتبوں سے اس پر جس قدر شکر و احسان ہے۔

ادریٹ کا ترجمہ آسان عام فہم و سہل انداز میں کیا گیا، جو دیر سے جوڑے تھے ان کے سونے و طلا کو دیر سے تھیں کیا بھی مشہور کتب سے منع و حوالہ دیا گیا تھا۔ ان کتبوں میں سے کئی کتبیں ملیں جو کہ ترقی و ترویج کے لیے مفید و نفع بخش تھیں۔ ان کتبوں سے اس پر جس قدر شکر و احسان ہے۔

اللہ تعالیٰ اسے شرفِ کبریٰ بخشے اور قارئین کے لیے وسیع علم و معرفت بنائے اور ان تمام حضرات کو جزا دے۔ ان کے لیے دعا فرمائے۔ ان کے لیے دعا فرمائے۔ ان کے لیے دعا فرمائے۔

والسلام علیہ و آلہ

ناشر

فہرست عنوانات..... حصہ اول

۳۱	تذوین فقہ حنفی	۵	عرضہ شری
۳۲	ان کا تفسیر و حوالہ کی حدیث میں حدیث	۲۱	مقدمہ کتب اربعہ
۳۲	وفات حضرت ایت	۲۱	از مولانا مفتی احسان اللہ شاہ مفتی صاحب
۳۲	حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات	۲۱	حدیث کا لغوی معنی
۳۳	خوب اور بخاری شریف کی تفسیر	۲۱	حدیث کی معنوی تفسیر
۳۳	امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات	۲۱	حدیث کی وجہ تسمیہ
۳۳	امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات	۲۲	پیشو مقارب الفاظ
۳۳	امام ابو داؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات	۲۲	عمد حدیث کی تفسیر
۳۵	امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات	۲۲	عمد حدیث کی اشعار
۳۵	امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے حالات	۲۳	عمد حدیث کا مضمون
۳۵	امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات	۲۳	عمد حدیث کی فرض و حرمت
۳۵	امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات	۲۳	عمد حدیث کی فضیلت
۳۶	امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات	۲۳	حدیث روایت کرنے میں احتیاط کی ضرورت
۳۶	عام حالات	۲۵	بعض حدیث
۳۶	حدیث کی بعض اصطلاحات اور ان کی تفسیر	۳۷	تفسیر حدیث کی تاریخ
۳۶	مذکورہ حدیث میں مسابقت	۳۷	تذوین حدیث
۳۶	مذکورہ حدیث کو حوالہ کرنے والے حضرت	۳۹	احادیث جمع کرنے کے مختلف احوال
۳۶	کے واسطے کری	۳۹	حدیث کے احوال و احوال
۳۶	قریب کے زمانہ میں احادیث کو یاد کرنے والے چند	۳۹	اباؤں و اباؤں کا فہم
۳۶	حضرات کے احادیث	۳۹	بعض کتب حدیث کے مصنفین کے حالات
۳۶	حدیث حدیث میں جو قول کا کارزار	۳۹	”کتاب لکھنا“
۳۳	احادیث کو صحیح و ضعیف قرار دینے کے بارے میں ایک	۳۹	حضرت امام یوسفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ
	تفسیر و تفسیر کا ذکر	۳۹	امام صاحب کے اوصاف کا اجمالی خاکہ

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۵۷	۱۲۴. علامہ محمد حسین آزاد صوفی و محدث صحت میں حدیثی	۴۳	حدیث کو صحیح کہنا کا مطلب
۵۷	۱۲۵. احادیث نبوی ﷺ سے نقلی و روایتی	۴۵	افہام کے باب میں حدیث ضعیف
۵۷	۱۲۶. خواب میں نبوت رسول ﷺ سے شرف پائی اور	۴۵	حدیث کثیرہ شیخ ابی بن حسنہ الدین نقلی و روایتی
	۱۲۷. بشارت نبوی ﷺ	۴۶	خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت
۵۸	۱۲۸. جلاست شہن اور ملی مقام و مرتبہ	۴۶	مناقب پر غصہ ہونی مناسب
۵۸	۱۲۹. علامہ حرمین کی نظر میں شیخ علی بن ابی طالب کا مقام	۴۷	شیخ علی بن ابی طالب رحمہ اللہ کے بارے میں علماء کرام کی رائے
۵۹	۱۳۰. چند مشہور اور نہ مشہور علماء	۴۷	گزشتہ اہمال فی سنن الاوائل والاخوال
۵۹	۱۳۱. مختلف اسلامی علوم پر گرامر و تصانیف	۴۸	علامہ شیخ علی بن ابی طالب رحمہ اللہ کی بہترین کوشش
۶۰	۱۳۲. گزشتہ اہمال فی سنن الاوائل والاخوال	۴۹	گزشتہ اہمال کے بارے میں علماء کے اقوال
۶۰	۱۳۳. ایک عظیم علمی کارنامہ	۴۹	۱۔ شیخ علی بن ابی طالب رحمہ اللہ
۶۱	۱۳۴. "جمع الجوامع" گزشتہ اہمال کا بنیادی کاغذ و مرقع	۴۹	۲۔ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ
۶۱	۱۳۵. کتب حدیث محمد "جمع الجوامع" کا مقام و مرتبہ	۴۹	۳۔ امام بخاری رحمہ اللہ
۶۱	۱۳۶. شیخ علی بن ابی طالب رحمہ اللہ ضعیف کا بیان	۴۹	۴۔ حنفی طائفہ
۶۲	۱۳۷. جمع الجوامع کی خطروائے عظمت و مقبولیت	۴۹	۵۔ محمد عبدالجواد
۶۲	۱۳۸. جمع الجوامع کی چھ تہذیب اور مسائل صاف	۴۹	وفات و سرآیات
۶۲	۱۳۹. احادیث نبوی ﷺ کا قرآن و حدیث کا مجموعہ	۵۰	۱۔ جمع الجوامع اور گزشتہ اہمال کا کاغذ
۶۳	۱۴۰. گزشتہ اہمال کی عظمت و اہمیت	۵۱	فہرست کتب
۶۳	۱۴۱. گزشتہ اہمال کی فقہی اسلوب میں ترویج و تہذیب	۵۳	گزشتہ اہمال کے متعلق ایک جامع تصدیق
۶۳	۱۴۲. عالم اسلام میں گزشتہ اہمال کی شہرت و مقبولیت	۵۳	گزشتہ اہمال کا ارتقاء و تہذیب
۶۵	۱۴۳. کتاب ایمان و اسلام - اقوال	۵۳	معاذت کی بات
۶۵	۱۴۴. کتاب اول - ایمان و اسلام کے متعلق	۵۳	ترجمہ کرنے والے علماء کی جرئت
۶۵	۱۴۵. پہلا باب - ایمان و اسلام کی حقیقی اور نبوی تعریف	۵۵	مذہب گزشتہ اہمال کی حقیقی تہذیب و ارتقاء کے لئے
	۱۴۶. کے بیان میں		۱۔ ایمان و اسلام
۶۵	۱۴۷. فصل اول - ایمان کی حقیقت	۵۵	۲۔ مذہب اور ایمان کی عبادت
۶۵	۱۴۸. چار باتوں کا حکم اور چار سے نہ نفع	۵۵	مذہب علم کے لئے
۶۶	۱۴۹. قدرت ایمان و ایمان کا عیب ہونا	۵۵	حیرت و کھوار اور اسلاف کلمات
۶۷	۱۵۰. الاکمال	۵۶	۱۔ ترجمہ شیخ علی بن ابی طالب کی شہرت و مقبولیت
۶۷	۱۵۱. گزشتہ اہمال کے فضل ہے	۵۶	تہذیب و ایمان کا آغاز
۶۷	۱۵۲. اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر	۵۶	۲۔ مذہب و ایمان کا عیب اور مستقبل و اہمیت

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۱۰۶	دوسری فرسٹ ایمان کے متعلق احکام میں	۶۸	الاکمل
۱۰۶	مسلمان کی حرمت کعبہ سے زیادہ ہے	۷۰	مدنی بن حاتم کے اسلام کا قصہ
۱۰۷	دھوکہ سے قتل کی ممانعت	۷۰	عدیث کا پس منظر
۱۰۸	ایمان کے متعلق احکام میں ماخوذ از انعام	۷۱	اسلام کنڈن ٹھے جی
۱۱۰	عہد و پیمان کا نفاذ، لکھنا	۷۳	فصل دوم ایمان کے کھانڈی معنی اور ایمان کے حصے
۱۱۱	اللہ تعالیٰ کی شکل و شباہت منزه ہے	۷۵	توحید کا اقرار کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہونا
۱۱۱	فصل پنجم بیعت کے احکام میں	۷۷	اللہ کیلئے محبت اللہ کے لئے عزت ایمان کی علامت ہے
۱۱۲	حاکم کی اطاعت	۷۸	فصل سوم ایمان و اسلام کی فضیلت میں
۱۱۲	موتوں کی بیعت	۷۸	پہلا حصہ شہادتین کی فضیلت میں
۱۱۳	بیعت رضویان	۷۹	فاسق شخص سے بھی دین کا کھانا ہے
۱۱۴	بیعت رضویان از انعام	۸۰	جہنم کی ساتوں دروازوں کا باندھنا
۱۱۴	بیعت کے احکام	۸۱	شہادتین کی فضیلت از انعام
۱۱۳	تین باتوں پر بیعت کرنا	۸۳	گھر تو عیہ کا غرور و غول جنت کا سبب ہے
۱۱۳	آٹھ باتوں پر بیعت کرنا	۸۷	جنت کے ساتوں دروازے ہیں
۱۱۳	فصل ششم ایمان بالقدر کے بارے میں	۸۸	گھر طیب میں اخلاص
۱۱۶	تقدیر پر عجبہ ہی ہے	۸۸	دخول جنت رحمت الہیہ سے ہوگا
۱۱۸	اعمال کا دار و دار و عاقبت پر ہے	۹۱	حصہ دوم ایمان کے متعلق فضائل کے بیان میں
۱۱۸	لولا آہم سے عہد	۹۱	کامیاب مسلمان
۱۱۹	کاش کاش شیطان کی تمنا ہے	۹۲	ہر دیکھے ایمان کی فضیلت
۱۲۰	آزم و سہمی بھی اسلام میں مناظرہ	۹۳	ناحق قتل و غول جہنم کا سبب ہے
۱۲۱	فرق قہر و پرہیزگاری کی خدمت میں	۹۵	زندہ و مردہ کو کرنے کا برا انجام
۱۲۲	ایمان بالقدر از اکمل	۹۶	قیامت کے دن توبہ پرستوں کی حالت
۱۲۶	فراقی اور شوقی میں اللہ کی درگاہ	۹۸	اسلام اس کا نہ سبب ہے
۱۳۰	فرسٹ ایمان پر اور عربی کی خدمت میں از انعام	۹۹	اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نعمت ایمان ہے
۱۳۲	فصل ہفتم سونہن کی سنات میں	۱۰۰	جنتی اور جہنمی ہونے کا نتیجہ اللہ کے پاس ہے
۱۳۳	سومین محبت کے کام لینا ہے	۱۰۲	فصل چہارم ایمان و اسلام کی احکام میں
۱۳۴	سومین جسم و روح کی طرح ہے	۱۰۳	شہادتین کا غرور از انعام
۱۳۶	سومین جرح و حال میں فاسق ہے	۱۰۴	تین باتوں کے سوا کسی مسلمان کو قتل کرنا حرام ہے
۱۳۷	ملاوت کرنے والے کو سونہن کی مثال	۱۰۵	ارتداد کے احکام

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۱۷۷	اللہ تعالیٰ بندوں کی توجہ سے خوش ہوتا ہے	۱۳۸	الاکمال
۷۸	الاکمال	۱۳۸	مسمان کے مسمان پر حق
۱۷۹	اللہ کے کسی ولی کو ایذا نہ پہنچے	۱۳۹	مؤمن بندوں کی شہادت
۱۸۰	اللہ تعالیٰ کو یہ دیکھنے کی نصیحت	۱۴۰	مگر یہ داری کرتے نہ
۱۸۱	اللہ عزوجل کی ذات سے متعلق گفتگو کی ممانعت	۱۴۱	مؤمنین کی عین قسمیں
۱۸۲	الاکمال	۱۴۲	فصل مباحثین کی صفات و کمالات
۱۸۳	فصل چوتھی: بسطہ کی قلت و کثرت کے بارے میں	۱۴۳	الاکمال
۱۸۴	الاکمال	۱۴۴	بہرہ و بید کتاب دست کو لازم پکڑنے کے بیان میں
۱۸۵	فصل ہفتم: دل کے خطرات و تفرقہ کے بیان میں	۱۴۵	احادیث سے انکار و طعنہ کے بات ہے
۱۸۶	الاکمال	۱۴۶	قرآن کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم
۱۸۷	چوتھی فصل: شیطان اور اس کے ساتھیوں کے بیان میں	۱۴۷	دین و اسلام پر کبر و تکبر
۱۸۸	شیطان و دوسرے ممانعت	۱۴۸	علم دین کو پھیلانا
۱۸۹	الاکمال	۱۴۹	اللہ کا نام نہ بولنا
۱۹۰	نماز میں ہوا خارج ہونے کا دوسرا	۱۵۰	صرف مستحق کی عزت ہے
۱۹۱	شیطان و دوسرے سے بیکار ہونا	۱۵۱	لغو و بیهوشی کی بچکان
۱۹۲	شیطان کا نام نہ پھیلانا	۱۵۲	حق و باطل کی صفات
۱۹۳	فصل ہفتم: بیادیت کے حقوق اور حسب و نسب پر لکھ	۱۵۳	عمل سے بچنے کے لئے سوالات و نقصان و بے
۱۹۴	کی مذمت	۱۵۴	حدیث رسول کا کتاب اللہ سے موازنہ
۱۹۵	الاکمال	۱۵۵	صحابہ کی بیرونی راہ و عبادت سے
۱۹۶	فصل ششم: متفرقات کے بیان میں	۱۵۶	دین میں شک و شبہ کی ممانعت
۱۹۷	الاکمال	۱۵۷	اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے کا
۱۹۸	نہ کے وقت ایمان طلب ہو جائے	۱۵۸	سوداگوں کی جماعت کے ساتھ رہنا
۱۹۹	پرچہ نظریات پر پیرا ہوتا ہے	۱۵۹	ایمان و سنت و دل جنت کا سبب ہے
۲۰۰	کتاب الایمان و الاسرار میں قصہ الاقوال و الاعمال	۱۶۰	یہ قول کرنے کی شرط
۲۰۱	باب اول: ایمان و سنا میں حقیقت اور مجاہد	۱۶۱	فصل فی البدن
۲۰۲	فصل ثانی: ایمان کی حقیقت کے بیان میں	۱۶۲	پرعت و تنقیح الایمان
۲۰۳	ایمان میں چیزوں کے مجموعے کا نام ہے	۱۶۳	بدعت پر اللہ تعالیٰ کی لعنت
۲۰۴	فصل دوم: ایمان کی حقیقت کے بیان میں	۱۶۴	انتساب الثابت سے کتاب الایمان
۲۰۵	ایمان کی مضبوطی چار چیزوں میں	۱۶۵	فصل اول: صفات کے بیان میں

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۲۵۱	آقہویں فصل سونہ کی صفات میں	۲۰۶	دوسروں کے لئے وہی پسند کرو جانے کے لئے پسند ہو
۲۵۲	سناٹوں کی صفات	۲۰۷	قباحت کے روز جسے سوال ہوگا
۲۵۳	سناٹوں کے جزائے میں شرکت نہ کرنا	۲۰۸	فصل سوم ایمان کے جزئی معنی اور حصوں کے بیان میں
۲۵۴	باب دوم کتاب سنت کو قاتلے کا بیان	۲۰۹	اسلام کی بنیاد چار چیزوں پر
۲۵۵	زوال قرآن ہے اور یہی آج کی کتابیں منسوخ ہو گئیں	۲۱۱	فصل چہارم شہادتوں کی فضیلت میں
۲۵۶	دوسری آج کی کتابیں خرافہ ہیں	۲۱۲	لالہ امام اللہ نجات دہندہ ہے
۲۵۷	سنت کی پیروی کرنے والا خیر میں ہے	۲۱۵	فصل ہفتم ایمان متفرق
۲۵۹	حدود اللہ کی پابندی کرنا	۲۱۶	آگ کا جلا
۲۶۱	ایک زمانہ آئے گا سو جاہلی کا غلبہ ہوگا	۲۱۷	فصل ہجتم اسلام کے عظم میں
۲۶۲	فصل بدعت کے بیان میں	۲۲۰	شہادتوں کا حکم اور مسند اہل سنت اور اہل بدعت
۲۶۳	باب سوم کتاب الایمان کا تہمت ملحدانیت	۲۲۲	اللہ اور اس کے احکام
۲۶۴	فصل حدیثات کے بیان میں	۲۲۳	مرتبہ کا بیان
۲۶۵	اسلام اپنے شباب کو پہنچا	۲۲۵	احکام متفرق
۲۶۶	فصل اول اور اس کے تقییدات کے بیان میں	۲۲۶	میاں بھٹی دہلی مسلمان ہو کر بھی تو کفر کر رہا ہے
۲۶۷	اللہ تعالیٰ طلب مغفرت کو پسند فرماتے ہیں	۲۲۷	فصل ششم فرضی العز کے ہاتھ پر بیعت
۲۶۸	فصل شیطان اور اس کے دوسروں کے بیان میں	۲۲۹	بر مسلمان پر غیر لغوی کا حکم
۲۶۹	فصل اختلاف جمہوریت کی مذمت میں	۲۲۹	طاقت کے مطابق طاقت گزاری
۲۷۰	پرتھو باب اول اور متفرق کے بیان میں	۲۳۰	بیعت عقبہ کا واقعہ
۲۷۱	یہود کے میل اور شہوار میں شرکت کی مذمت	۲۳۳	بیعت رضوان کا ذکر
۲۷۲	اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور نافرمانی	۲۳۵	الفصل السابع ایمان بالغد کے بیان میں
۲۷۳	والکتاب الثانی	۲۳۶	تقدیر کے حلقہ بھٹ کرنے کی ممانعت
۲۷۴	اور یہ فقرہ ذکر اور کار اور اسرار اقبال	۲۳۸	آج اور دوسری چیزیں مسلمان کا ماحول
۲۷۵	باب اول ذکر اور ان کی فضیلت کے بیان میں	۲۳۹	تقدیر میر کا ذکر
۲۷۶	اور یہ فقرہ ذکر اور اس کا بیان	۲۴۰	تقدیر کا منصب
۲۷۷	فجر و عصر کے بعد ذکر کرتا	۲۴۱	تقدیر کا منصب
۲۷۸	تصدیق میں کا مقرر ہو	۲۴۲	برآوی پر چھٹائی فرشتے مقرر ہیں
۲۷۹	کثرت کلام احادیث کتب کا سبب ہے	۲۴۳	رہنما قہار کے کاغذ
۲۸۰	الاکمال	۲۴۴	مسئلہ تقدیر میں بحث کرنا مگر اسی ہے
۲۸۱	ذکرین کی مثال	۲۴۵	فروع فرقہ قدر کے بیان میں
۲۸۲		۲۴۶	تقدیر کے چر سے کھیل رہے

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۲۲۹	دیکھ کر قرآن پڑھنے کی فضیلت	۲۸۵	ذکر کرنے والا اللہ کا محبوب ہے
۲۲۸	قرآن پڑھنے والے کو ثواب پہنچا جائے گا	۲۸۶	ذکر کی جگہ جس کے باغات ہیں
۲۲۹	حسد صرف دوسرے کے لوگوں پر جائز ہے	۲۸۹	سب سے افضل ترین عمل
۲۲۹	الاکمال	۲۹۰	آخر عالمی شریعتی جہاد دہی ہے
۲۳۰	جنت میں سادہ قرآن کا کوئی مقام	۲۹۲	باب دوم : اسلام شریعت کے بیان میں
۲۳۱	قرآن پاک کی فضیلت کا بیان	۲۹۳	الاکمال
۲۳۲	قرآن کے مختلف مضامین	۲۹۳	فصل : اللہ کے اسماء عظمیٰ کے بیان میں
۲۳۳	قرآن سکھانے کی فضیلت	۲۹۴	الاکمال
۲۳۹	سات دن میں عشرہ قرآن	۲۹۵	تیسرا باب : الحروف کے بیان میں
۲۳۷	جنت کے درجات کی تعداد	۲۹۶	الاکمال
۲۳۸	سورہ کیف کی فضیلت	۲۹۷	جنت میں درجہ لگائی
۲۳۸	قرآن کریم کی شان و حرمت	۲۹۸	باب چہارم : شیخ کے بیان میں
۲۳۹	قرآن دھبہ سے محبت کرنا	۳۰۰	الاکمال
۲۴۰	فصل دوم : سورہ آیت قرآن یا اور کچھ اہل حق کے فضائل میں	۳۰۱	باقیات اہل طاعت
۲۴۱	الاکمال	۳۰۳	سورہ آدم آزاد کرنے والا
۲۴۲	سورہ قاف	۳۰۵	مومن ہونے کی تکلیف ہوگی
۲۴۵	فاتحہ پورب کے درمیان منقسم ہے	۳۰۵	باب پنجم : استغفار اور توبہ کے بیان میں
۲۴۶	الاکمال	۳۰۷	فصل اول : استغفار کے بیان میں
۲۴۷	سورہ بقرہ	۳۰۸	الاکمال
۲۴۸	سورہ آل عمران	۳۰۹	غروب شمس کے وقت استغفار کرنا
۲۴۹	الاکمال	۳۱۱	دوسری فصل : توبہ کے بیان میں
۲۴۹	کتاب : احکام	۳۱۲	الاکمال
۲۵۰	آپ : انکس : الاکمال	۳۱۳	باب ششم : آپ : محمد پروردگار کے بیان میں
۲۵۰	ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنا	۳۱۶	الاکمال
۲۵۱	سورہ آل عمران	۳۱۹	ایک بار درود پس رمتوں کا سبب ہے
۲۵۱	دور درشن سورتیں : الاکمال	۳۲۳	باب ہفتم : دعا و قرآن اور اس کے نفع و نکل کے
۲۵۲	سورہ الانعام	۳۲۴	بیان میں
۲۵۲	اسج و فضل	۳۲۴	فصل اول : نماز قرآن میں
۲۵۲	الاکمال	۳۲۵	قرآن شریف کا دسترخوان ہے

فہرست عنوانات..... حصہ دوم

۳۰۳	مومن کی تہر کی بات	۳۷۹	لفس چرم، شمس کے یوں مگر
۳۰۴	جہنمیوں کی تعداد میں کثرت	۳۷۹	امت محمدیہ غرور و تکبر کی مست ہے
۳۰۵	امت محمدیہ کی کثرت	۳۸۰	آپسہ مخالفی دشمنی نہ عز کا خلیف
۳۰۶	امشیں کو سب سے بچے اُم کا لباس پہنا جائے گا	۳۸۱	امانت داری کا حکم
۳۰۷	استقرار سے تجاوزت جاتا ہے	۳۸۳	فومن کا تہیہ غیر معجز ہے
۳۰۸	طہران مایہ سلام کے منہ سے برکت آتی	۳۸۵	ردِ ظالمین کا ذکر
۳۰۹	ایہ عالمی بازار	۳۸۶	پانچ بیڑوں کا مسم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے
۳۱۰	کار کے ارسل سنا کر چل	۳۸۷	مفسدین کی حضرت مانت علییہ السلام سے محبت
۳۱۱	بیوی آنکھوں والی دور	۳۸۷	مناظرہ سنی کی ذلت کی بڑی ہمت ہے
۳۱۲	جتنی قریش کی زنجیاں	۳۸۸	۱۰ بار مجھ کی آیت
۳۱۳	خمسین کی بیکاری بھی برباۃۃ ہے	۳۸۹	جو انکھ مایہ نہ مہر و بار
۳۱۴	ازرا اکمال	۳۹۰	آغا کاہ کے دل میں یہ دھند
۳۱۵	پانچویں فصل	۳۹۰	ات میں سنی کی ملامت کا فیصلہ
۳۱۶	جہنم قریش قرات و جو نے کیا نہ کر	۳۹۰	فصل (درمیان کے مقامات کی ایک فرغ
۳۱۷	"سبعہ طرف" کی روش قریش کی طرح	۳۹۱	ماتہ صاحبین سے قول و نام نہ
۳۱۸	ان قریش کی و جہ و جہ	۳۹۲	رب انہیں کے سنگینی
۳۱۹	ان قریش پر مار دوسرے والے امت اسات اور ان کا جواب	۳۹۳	تکالیف و امور کا گمار ہے
۳۲۰	ماتہ خوف کے اور یہ بھی آسانی ہے اولیٰ؟	۳۹۴	توابع میں صحت و صحت و صحت
۳۲۱	مستند احمدی کی سند	۳۹۵	سین علیہ و علیہ و علیہ
۳۲۲	قرآن کریم کی صحت و صحت	۳۹۶	بہار کے شرف و پانچویں صحت
۳۲۳	ازرا	۳۹۷	مساب نہیں، مساب شمال
۳۲۴	دوسری قریش محمد و امت کے بیان میں	۳۹۸	خدا پر ایمان کی بات
۳۲۵	تیسری قریش خدا و قرآن کی نماز کے بیان میں	۳۹۹	خدا نہیں اور کجا یزید کی قوت نہ کرنے والے
۳۲۶	خود حافظہ خد	۴۰۰	صحت کے بڑے میں لوگ

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر
۳۵۵	آخری رات میں دعا	۳۲۸
۳۵۷	یاجور فصل	۳۲۹
۳۵۷	تجلی فرخ	۳۲۹
۳۵۷	دوسرے دن	۳۲۹
۳۵۸	محبت کے وقت کی دعا	۳۳۱
۳۵۹	دعا کا نسخہ	۳۳۲
۳۶۲	دوسری فرخ	۳۳۳
۳۶۳	سورہ رحمان اللہ کی فضیلت	۳۳۴
۳۶۳	پر نماز کے بعد کی تسبیحات	۳۳۶
۳۶۵	چاشت کی نماز کی فضیلت	۳۳۷
۳۶۵	نماز کے بعد کی دعائیں	۳۳۹
۳۶۶	شیطان کی شر سے حفاظت	۳۴۰
۳۶۸	تیسری فرخ	۳۴۱
۳۶۹	خیر کے بعد کے اعمال	۳۴۱
۳۷۲	چوتھی فصل	۳۴۲
۳۷۳	صبح کی نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھ کر	۳۴۳
۳۷۳	اور دعا	۳۴۵
۳۷۴	فجر اور عصر کے بعد کے اعمال	۳۴۶
۳۷۶	امرات کی فضیلت	۳۴۷
۳۷۸	فجر کے بعد ہونے والی بات	۳۴۸
۳۷۹	صبح یا شام کسی ایک وقت پر بھی جانے والی دعا	۳۴۹
۳۷۹	نہم کے وقت بھی جانے والی دعا	۳۴۹
۳۸۰	صبح و شام کی دعا	۳۵۰
۳۸۵	شبہات کی موت	۳۵۱
۳۸۶	چوتھی فصل	۳۵۲
۳۸۷	بہار و صدف کی دعا	۳۵۳
۳۸۸	بہار پر پڑھنے کی دعا	۳۵۴
۳۸۹	الاکال	۳۵۵

آٹھواں باب پہلی فصل دعا کی فضیلت اور اس کی
 ترغیب کے بیان میں
 دعا کا آخرت کے لئے خیر ہونا
 دعا سے مصیبت ٹل جاتی ہے
 از الاکال
 دعا کا نسخہ مانا کام نہیں ہوتا
 لفصل ثانی دعا کے فوائد میں
 فرشتوں کا کہنا
 عافیت کی دعا ہر دم ہے
 دعا کے جامع الفاظ
 حرام و حلال کی قیوت دعا سے مانع ہے
 دعا میں گڑبگڑنا چاہئے
 از الاکال
 بخت اعتقاد کے ساتھ دعا
 کافر کی دعا بھی قبول ہوتی ہے
 عافیت کی دعا نکلا
 لفصل ثالث دعا کے مجموعات کے بیان میں
 امان میں محسوس کرے
 مجموعات دعا از الاکال
 انفس الرافع دعا کی قبولیت کی بیان میں
 تنصیر قبول دعا میں
 مظلوم کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے
 تنصیر بوقت اور احوال میں قبولیت دعا
 تین مواقع میں دعا نہیں ہوتی
 خدا تعالیٰ کی طرف سے دعا
 تنصیر قبول دعا میں از الاکال
 دعا کی قبولیت سے جمع از الاکال
 مختلف احوال اور اوقات میں دعاؤں کی قبولیت
 از الاکال
 مسلمان برائی کے لئے غائبانہ دعا

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۴۵۷	قرآن کے ایک حرف کا نکار دینی کفر ہے	۵۲۸	فرشتوں کی آمد
۴۵۸	زبل القرآن	۵۲۹	مفسر جامع القرآن
۴۵۹	برہنہ کو زمین نے قبول نہیں کیا	۵۳۰	مہارت لائق افراد
۴۵۹	فصل حوریں اور آیات کے بیان میں	۵۳۰	کتاب اللہ کی آیتوں
۴۵۹	ہمامہ کے فداکار	۵۳۳	حرف مزید (۱) کی دوسری کتاب
۴۵۹	الغافر		الرحیم اللہ
۴۶۰	سورہ قاف کی فضیلت	۵۳۳	باب ذکر اہل بیت کی اشیئت کا بیان سند مرثی
۴۶۱	سورہ بقرہ		اللہ
۴۶۲	انجیل قرین آیت	۵۳۳	ذکر اللہ لوں کی معافی کا رعبہ ہے
۴۶۳	سورہ یسین کے فداکار	۵۳۴	ذکر اللہ سے زبان کھولیں
۴۶۶	سورہ ناکار کی اشیئت	۵۳۵	ذکر یوں کا نقل کر جی
۴۶۷	انجیل تلاوت کے جواب میں	۵۳۶	ذکر اللہ کو پتہ میں ملے
۴۶۹	تین راقی میں پر قرآن پر ہے	۵۳۶	ذکر یں جنت کرنے والے ہیں
۴۶۹	قرآن کی مسلسل تلاوت	۵۳۶	ذکر کے باب
۴۷۱	سات راقی میں قرآن	۵۳۷	باب اللہ کے ادا دینی کے بیان میں
۴۷۲	تلاوت میں قرآن اور ہے	۵۳۷	فصل امر اللہ کے بارے میں
۴۷۳	انجیل قرآن کے تقویٰ کے بیان میں	۵۳۸	باب اہل بیت کی اشیئت کے بیان میں
۴۷۳	قرآن کے مطلب اللہ میں لسانی خواہشات سے	۵۳۹	باب اشیئت کے بیان میں
۴۷۳	انجیل قرآن	۵۴۰	باب اشیئت کے بیان میں
۴۷۵	قرآن کریم سے متعلق فضول سوالات سے اجتناب کرنا	۵۴۱	باب اشیئت کے بیان میں
۴۷۶	قرآن کا لفظ اللہ لانی ہے	۵۴۱	باب اشیئت کے بیان میں
۴۷۷	حالت بناوت میں قرآن پڑھنا پڑھیں	۵۴۲	باب اشیئت کے بیان میں
۴۷۸	قرآن سے زبان نہ مانتا	۵۴۲	باب اشیئت کے بیان میں
۴۷۹	قرآن کو بھیجی جو دے کے ساتھ پڑھنا	۵۴۳	باب اشیئت کے بیان میں
۴۸۲	قرآن کے معنی پڑھ	۵۴۳	باب اشیئت کے بیان میں
۴۸۳	انجیل قرآن سے اب	۵۴۴	باب اشیئت کے بیان میں
۴۸۵	فصل تفسیر کے بیان میں	۵۴۴	باب اشیئت کے بیان میں
۴۸۶	سورہ البقرہ	۵۴۴	باب اشیئت کے بیان میں
۴۸۶	قرآن میں طغوت سے مراد شیطان ہے	۵۴۴	باب اشیئت کے بیان میں
۴۸۷	انجیل قرآن سے اب	۵۴۴	باب اشیئت کے بیان میں

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۶۲۴	سورۃ انفال	۵۸۸	خاصہ صاف و ناگھٹن دیکھیں
۶۲۵	سورۃ التوبہ	۵۸۹	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سوال کیا کہ وہ
۶۲۶	سورۃ آل عمران	۵۹۰	تین طلاق کے بعد عورت کا نکاح نہیں
۶۲۷	سورۃ النور	۵۹۱	مسئلہ طلاق صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے
۶۲۸	سورۃ المائدہ	۵۹۲	عزیز علیہ السلام سوال کیا کہ بعد از روئے کدو ہوئے
۶۲۹	سورۃ الاحزاب	۵۹۳	بارد و باروت کون؟
۶۳۰	سورۃ الممتحنہ	۵۹۴	غلام کی بات پر پست صوبہ ہے
۶۳۱	سورۃ المونافقین	۵۹۵	وہابی پر سوئے ویکس
۶۳۲	سورۃ النبی	۵۹۶	سورۃ آل عمران
۶۳۳	سورۃ التکوین	۶۰۰	برجی سے نبی آخر الزماں کی مدد کا حکم دیا
۶۳۴	سورۃ الاحزاب	۶۰۱	مباحل کا حکم
۶۳۵	سورۃ الممتحنہ	۶۰۲	سورۃ الممتحنہ
۶۳۶	سورۃ النبی	۶۰۳	جہنم کی آگ کی تبدیلی میں کی
۶۳۷	سورۃ المائدہ	۶۰۴	نہت کی ادائیگی
۶۳۸	سورۃ الاحزاب	۶۰۵	شراب کے اثرات
۶۳۹	سورۃ الممتحنہ	۶۰۶	حکم مقرر کرنے کا حکم
۶۴۰	سورۃ النبی	۶۰۷	کمال کی برائے با حکم
۶۴۱	سورۃ الاحزاب	۶۰۸	بھڑک کے موقع پر قریش کا انتقام مقرر کرنا
۶۴۲	سورۃ الممتحنہ	۶۰۹	پارہ جہنم کی آگ سے نہایت
۶۴۳	سورۃ النبی	۶۱۰	سورۃ المائدہ
۶۴۴	سورۃ الاحزاب	۶۱۱	مسک خانی حلال نہیں
۶۴۵	سورۃ الممتحنہ	۶۱۲	دین اسلام میں نہایت
۶۴۶	سورۃ النبی	۶۱۳	نہایت درجہ کا اللہ
۶۴۷	سورۃ الاحزاب	۶۱۴	مرہم غوری کے آثار و اثرات
۶۴۸	سورۃ الممتحنہ	۶۱۵	ذکر اللہ کی سزا
۶۴۹	سورۃ النبی	۶۱۶	پیشہ بہ پیشہ امر ہے
۶۵۰	سورۃ الاحزاب	۶۱۷	اسلام اللہ تعالیٰ کی عبادت عزت ہے
۶۵۱	سورۃ الممتحنہ	۶۱۸	سورۃ الاحزاب
۶۵۲	سورۃ النبی	۶۱۹	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور پر
۶۵۳	سورۃ الاحزاب	۶۲۰	نبی امرا کی ہے جو حق کا اللہ
۶۵۴	سورۃ الممتحنہ	۶۲۱	طلوع فجر سے پہلے دعا کا اجتنام

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۷۱۸	روحِ مجسم اور خوف کے وقت کی دعا	۷۲۵	القرآن
۷۱۹	تکلیف بخیر نیتی کے وقت پڑھنے کے نکلات	۷۳۳	حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی قرأت پر اختلاف
۷۷۲	خوف و گھبراہٹ کے وقت پڑھنا	۷۳۵	رسول اللہ پر ہر سال قرآن پڑھنا
۷۷۳	بھرتجا بھی قوم کا فرد ہے	۷۳۵	القرآن
۷۷۴	خاتمہ بادشاہ سے خوف کے وقت پڑھے	۷۳۶	بسم اللہ
۷۷۵	شیطان سے حفاظت کی دعا	۷۳۷	فصل فی فضائل دعا
۷۷۶	حفاظت کی دعا	۷۳۷	فصل دعا کے آداب میں
۷۷۸	حضرت انس رضی اللہ عنہ کی دعا	۷۳۷	مستند سے بنانا جسے کا طریقہ
۷۷۹	رزق کی شادی کی دعا	۷۳۸	یوسف علیہ السلام کی قبر
۷۷۹	رزق و خوشی کی دعا	۷۳۹	دنیا و آخرت کی بھلائی مانگئے
۷۸۰	مخلف دعا میں	۷۵۱	دعا میں خوشی و محنت
۷۸۳	پاکتہ چیزوں سے بناوا نکلتا	۷۵۲	ماہیت کی دعا کی سمیت
۷۸۲	دعا مغفرت	۷۵۴	ماہیت کی دعا مانگنا چاہئے
۷۸۸	جامع اور مختصر دعا	۷۵۴	مختصر دعا
۷۹۱	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا	۷۵۵	دعا کی قبولیت کے وقت
۷۹۱	حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا	۷۵۵	قبولیت کے تقاضات
۷۹۸	قرض سے حفاظت کی دعا	۷۵۶	قبولیت کے قریب دعا میں
۷۹۹	نضر علیہ السلام کی دعا	۷۵۶	مخصوص اوقات کی دعا میں
		۷۵۶	صبح کے وقت کی دعا
		۷۵۷	شام کی دعا
		۷۵۷	صبح و شام کی دعا
		۷۵۸	برائی موت سے بچاؤ کی دعا
		۷۵۹	حضرت ابویوسف رضی اللہ عنہ کی دعا
		۷۶۰	قرض کر کے اچھڑائی دعا
		۷۶۰	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعا
		۷۶۲	بستر پر پڑھنے کی دعا
		۷۶۳	حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی دعا
		۷۶۴	نماز کے بعد ایک دعا
		۷۶۶	نماز فجر سے پہلے کی دعا
		۷۶۸	نماز فجر کے بعد پھر دعا

مقدمہ کنز العمال اردو

از

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جلعہ الرشید کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلام على اتينا الدين اصطفاي ك بعد

علم حدیث شروع کرنے سے پہلے حدیث کے متعلق بعض اہم اور ضروری باتیں معلوم ہونے ضروری ہیں جن سے حدیث اور اس کی شرح سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ لیکن بعض باتوں کو یہاں اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔

حدیث کا لغوی معنی:

حدیث لغت کے اعتبار سے ہر قسم کے کلام کو کہا جاتا ہے۔ لغت عرب کے مشہور ماہر علامہ جوہری نے اپنی کتاب "معجم" میں حدیث کے معنی اس طرح بیان کئے ہیں کہ:

الحدیث: الکلام قلبیہ و کتبیہ و جمعیہ۔ حادثیہ

حدیث شریعہ، کثیر کا نام کو کہا جاتا ہے۔ اس کی معنی حدیث ہے۔

حدیث کی اصطلاحی تعریف:

اقوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاعمال وتقریراته۔ حدیث رسول اللہ ﷺ کے اقوال، اعمال اور تقریرات کو کہا جاتا ہے۔ تقریرات سے مراد ایسا کرم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کوئی عمل کیا آپ نے منع نہیں فرمایا تو یہ اس میں سے چار ہوئے کی دلیل سے اس کو حدیث تقریری کہا جاتا ہے۔

علامہ حاکمی رحمہ اللہ نے "معجم" میں اس طرح تعریف فرمائی کہ

والحدیث: ہذا التقدير، والاعمال ما عايناه من النبي صلي الله عليه وسلم فمولا له او فعلا له او تقريرا

او صفة حتى الحركات والنكبات في اللفظة والامام

حدیث کی وجہ تسمیہ:

حدیث و حدیث کیوں کہا جاتا ہے؟ اس مسئلہ میں علامہ شہیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے یہ توضیح بیان فرمائی ہے کہ لفظ حدیث سے مراد ہوتا ہے:

وَمَا مِنْ مُعْتَدِلٍ فِي شَيْءٍ مِّنْ مَا نَزَّلَ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ إِلَّا هُوَ بِمَا نَزَّلَهُ فِي الْقُرْآنِ خَبِيرٌ ۝۱۰۱
 ان کو آپ دوسروں تک پہنچائیں۔ یہ سچ ہے کہ ان کو آپ نے اس حدیث کو لکھا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو اس شریعت کی تعلیم فرمائی ہے
 اس کو محترم ملحق مطلق کوئی اور نہ صاحبِ ذہن جو ہم قیامت میں اس کے حق کے نزدیک سال اور بے غماریات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو ان
 واقعات کے لئے لفظ ”حدیث“ کو مخصوص کر دیا۔ اس قدر اہم مقام کی قیامت سے اس اور اس استعارہ کے مابعد خود اس حدیث کے لغوی
 دشمنان ہیں، یعنی اگر خود آپ ﷺ نے اسے لفظ ”حدیث“ استعمال فرمایا، یہ خود بخود ثابت ہے
 حدودِ اقصیٰ و الاخریٰ صحیح مسلم کتاب الوصیۃ ص ۱۰۰

فی طریقہ ارشاد ہے:

من حفظ علی امتی اربعین حدیثا ہی امر دہلہا جہنمۃ لہ فیہا وکتب لہ یوم القیامۃ شافعا و شہیدا

مشکوٰۃ کتاب العلم فی الفصول المذکورہ ص ۳۱

زیر سر ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اقوال و افعال کی حدیث جیسا کہ کوئی فن معلمان نہیں کیا یہ خود رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے جیسا
 اس مسئلہ میں بار بار ذکر آچشمات کی دلی حاجت نہیں۔ دوسرے نمبر ص ۱۰۰

پیشہ مستقارب الفاظ:

حدیث سے معنی میں چند الفاظ اور استعمال ہوتے ہیں یعنی، روایت، اثر، خبر اور سنت۔ صحیح یہ ہے کہ یہ تمام الفاظ صحیح حدیث کی استعار
 میں مراد ہیں اور ان میں ایک اور معنی کے معنی میں استعار استعمال کیا جاتا ہے، بعض حضرات نے ان اصطلاحات میں فرق بھی کیا ہے روایت
 جہاں تک روایت کا تعلق ہے اس کا اطلاق ہر بات کی حدیث کے فرق میں نہیں ہوتا ہے۔

حالات ان بحر فرماتے ہیں کہ حدیث صرف آنحضرت ﷺ کے اقوال و افعال اور ان کو کہتے ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک دونوں میں
 باری کی نسبت ہے کہ حدیث آنحضرت ﷺ کے اقوال و افعال کا نام ہے اور جب آپ کے سوا دوسرے لوگوں کے اقوال و افعال کا، اور بعض کے
 نزدیک دونوں کے، وہاں عام مصداق کی نسبت سے خبر عام ہے اور آنحضرت ﷺ کے اقوال و افعال کو بھی شامل ہے اور
 حدیث صرف آنحضرت ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے۔ لہذا یہ اقسام، احسان، حدیث معذوقہ کو شامل ہے اور حدیث معذوقہ کو بھی یا حدیث کہتے ہیں۔

علمِ حدیث کی تعریف:

طرحِ برہنہ میں معنی و مراد سے محدث کی یہ تعریف کی ہے۔

هو علم يعرف به لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم وفعاله وحواله

علم حدیث وہ علم جس کے وسیع سے حدیث کے اقوال و افعال اور حوالہ کو پہنچا دیا ہے۔

نفاذِ قرآنی، حدیث سے ”الحدیث“ میں یہ تعریف کی ہے

هو ما اوصف النبي صلى الله عليه وسلم قولاً له او فعلاً او لقولاً له او فعلاً

اس بات چھٹی حدیث میں قول و فعل و اوصاف صواب ہیں ان کو بھی ملتا

مجموع حدیث کی اقسام:

عامانہ اور اکتالی حدیث اللہ نے ارشاد فرمایا کہ حدیث اللہ سے حدیث اللہ اور حدیث اللہ سے حدیث اللہ

۱. علم حدیث کے احکام و ضوابط

۲. علم حدیث کے احکام و ضوابط

علم حدیث کی تعریف یہ ہے

هو علم بغیر الفرائض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وافعالہ وحوالہ بالنسب مع المتصلی وضبطها وتحریرها.

اور علم حدیث کی تعریف یہ ہے کہ:

هو علم بتعرف بہ انواع الروایۃ واحکامها وشروط الروایۃ واصناف الروایات واستخراج معانیها

ابداً کسی حدیث کے بارے میں یہ معلوم ہونا کہ وہ کون سی کتاب میں کون سے نسخوں سے نقل کی گئی ہے، یہ علم حدیث کی تعریف ہے اور اس حدیث کے بارے میں یہ معلوم ہونا کہ وہ خبر واحد ہے یا مشہور صحیح ہے یا ضعیف، متصل ہے یا منقطع، اس کے راویوں میں کیا غیرت و ایمان ہے، اس حدیث سے کیا احکام مستخرج ہوتے ہیں اور کون کون سے روایات میں اس حدیث کی تائید ہے یا اگر ہے تو کیسے تائید کیا ہے؟ یہ سب باتیں علم حدیث کی تعریف میں شامل ہیں۔

علم حدیث کا موضوع:

علم حدیث کا موضوع آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی ہیں اس بنیاد پر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول میں

چنانچہ علامہ گزالی شارح بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ

موضوع علم الحدیث ذات النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حیث انہ رسول

آپ ﷺ کے افعال و اقوال علم حدیث کا موضوع ہیں اور حدیث میں علم حدیث کا

وقار السیوطی ورحمہ اللہ، موضوع علم الحدیث لہو اللہ واللعن

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے سند حدیث کی علم حدیث کا موضوع قرار دیا (تدریب الراوی ص ۵)

علم حدیث کی غرض و غایت:

الاعتناء بھدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی علم حدیث کی غرض رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے دین کی تائید ہے۔ اب دین کا دارم حدیث پر ہے، کیونکہ اصل دین قرآن پاک ہے اور کمال ہے اس کی تائید اور تفسیر کی ضرورت ہے اور احادیث کی سے ہر مسئلہ قرآن پاک میں گمراہی کو دور کرنے کی نکتہ کی اہمیت اور تفہیم اور تعمید کچھ نہ کہو نہیں یہ سب احادیث سے ثابت ہیں ملاحظہ یہ ہے کہ قرآن پاک میں حدیث میں تو قرآن پاک جو دارم دین ہے اس کو سمجھنے کے لئے حدیث کا پڑھنا ضروری ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث پڑھنے سے لیے ایک غرض یہ کافی ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا کام ہے اور ہم سب رسول ہیں اور آپ سے کئی محبت کے دوا ہیں لہذا آپ کے کام کو کھل میں لیے پڑھنا چاہیے کہ ایک محبوب کا کام ہے اور جب اس کو محبت کے ساتھ پڑھنا ہے تو ایک قسم کی لذت و طراوت اور رغبت پیدا ہوتی جیسے اگر کوئی شخص میں پڑھنا چاہتا ہو اور اس کے معشوق کا خط آجائے تو اگر وہ حدیث کے لئے بھی مشغول ہو گا پہلے اس کو پڑھے گا اور اگر کھانے کے ارمان آجائے تو کھانہ نہ کرے گا۔ لڑکے اوقات میں جب پرتکبر ہوں تو جب اس پاک لڑکے کو پڑھنا کو تاشوق اور ذوق ہے تو پھر مغرور ہونے کا کہ نام تو اس سے درجہ بالا قابل صدا تمام ہے۔ ماحود اور تبریحاری

علم حدیث کی افضلیت:

رسول اللہ ﷺ نے ایسے خوش نصیبوں کے حق میں دعا فرمائی ہے جو علم حدیث پڑھنے پر جانے امت تک پہنچانے کا مشغلہ اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

عن زید بن ثابت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من حفظ من كتابي ما حفظه وبلغه غيره قرب حامله لبيس بفقير. كتاب العلم وبلغه: ص ۳۹

رسول اللہ ﷺ نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش جزا دے جسے جو کچھ سے حدیث میں کر یاد کرے پھر دوسروں تک پہنچائے، کیونکہ بعض حدیث کو یاد کرنے والے حدیث کے معنی اور علوم سے پہری طرح واقف نہیں ہوتے۔

عن محمد بن سہب بن قال ثبت أن أبا بكر حدث قال عطينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني فقال: الألقاب الشاهد حكيم القالب فإنه لعله أن يبلغه من هو أوعى له منه أو من هو أحفظ له.

كتاب العلم والعماد: ۳۱۰۱

ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جید اولوں کے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ تم میں سے سو جوان لوگ میری احادیث کو دوسرے لوگوں تک پہنچائیں گی، کیونکہ ہر ایک کے جس تک حدیث پہنچائی جا رہی ہے وہ زیادہ کھد اور دین کو زیادہ کھنڈا کرے والا ہو۔

رووی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "اللهم ارحم عبادي، قلنا يا رسول الله! ومن عبادك؟

قال الذين يأتون من بعدي يروون احاديثي ويبلغونها الناس." (معجم الترمذی فی مجمع الزوائد: ۱۲۶۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ! میرے خلفاء اور ہم جہاز، تو تمہاری کرامت نے عرض کیا کہ رسول اللہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث روایت کریں گے اور لوگوں کو سکھائیں گے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان اولي الناس بي يوم القيامة اكثرهم على صلوة.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز میرے سب سے قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے دعا بھیجتے ہیں اور حدیث کے پڑھنے پر جانے کا مشغلہ اختیار کرنے میں اس افضلیت کے حصول کا زیادہ متوجہ ہیں۔

حدیث روایت کرنے میں احتیاط کی ضرورت:

حدیث پڑھنا، پڑھنا یا نقل کرنا ہی امر و نواہی کا کام ہے، اسی طرح حدیث روایت کرنا رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کا تذکرہ بھی ضروری ہے جس کی تعلیم لوہ کی احادیث میں موجود ہے۔ تاہم جس روایت کے متعلق یقین نہ ہو کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے اس کو حدیث نہ کہ روایت نہ کہ یہ ایسی کہی ہوئی بات کو حدیث کہہ کر بیان نہ کرنا چاہیے اس پر سخت وعید آئی ہے۔

عن سمروة بن جندب ومغيرة بن شعبة رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من حدث عني بعد موتي بغيري انه كذاب فهو احد الكاذبين. رواه مسلم

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری حدیث روایت کی وہ بھی جھوٹ یا نہ ہونے والی کے حکم میں ہوگا۔

وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اتقوا الحديث عني الا ما علمتم فعن كذاب علي متعمدا فليجأ مقعده من النار. رواه الترمذی، مشکوٰۃ كتاب العلم: ۳۵۱

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کبھی سے حدیث روایت کرنے میں احتیاط سے کام لو صرف وہی حدیث روایت کرنا جس کا حدیث نہ کہ جھوٹ معلوم ہو، کیونکہ جو کوئی میری طرف جھوٹی حدیث منسوب کرے وہ اپنا مکان جہنم میں بنائے۔

خلاصہ یہ ہے کہ صحیح حدیث کا علم حاصل کرنا، اس پر عمل کرنا، آگے امت تک پہنچانا انتہائی ضروری ہے۔ اس کو چھپانا، روگردانی کرنا جائز نہیں۔ نیز فضائل بیان کرنے کے شوق میں جھوٹی حدیث بنانا یا صوفیہ وغیرہ کے اقوال یا کسی سنی بات کو حدیث کہہ کر آگے بیان کرنا یہ بھی بڑا گناہ ہے۔ اس لئے علماء و طلبہ اور دین کی اشاعت کرنے والے حضرات کو چاہئے کہ جب کوئی روایت جتنے تو پیٹے اس روایت کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرے، کسی مستند کتاب میں دیکھے اور کسی معتبر عالم سے اس کا مفہوم سمجھ لے اس کے بعد آگے بیان کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ غلط بات آگے پہنچانے کی وجہ سے ثواب کی بجائے النازب کا مستحق قرار پائے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق شمل حاصل ہو تو دونوں ہی باتوں پر عمل کرنا آسان ہے۔

اللهم انا نسلک علما نالعا و عملا صالحا و قلبا خاشعا متبیا.

حجۃ الہدایت:

امت محمد علیہ السلام کا اس پر اجتماع ہے کہ حدیث، قرآن کریم کے بعد دین کا دوسرا اہم ماخذ ہے، لیکن بیسویں صدی کے آغاز میں جب مسلمانوں پر مغربی اقوام کا سیاسی و نظریاتی تسلط بڑھا تو کم علم مسلمانوں کا ایسا طبقہ وجود میں آیا جو مغربی افکار سے بے حد متوجہ تھا، وہ یہ سمجھتا تھا کہ دنیا میں ترقی بغیر تقلید مغرب کے حاصل نہیں ہو سکتی، لیکن اسلام کے بہت سے احکام اس کے راستہ میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے، اس لیے اس نے اسلام میں ترقی کا سلسلہ شروع کر دیا، تاکہ اسے مغربی افکار کے مطابق بنایا جاسکے، اس طبقہ کو "اہل تہجد" کہا جاتا ہے، ہندوستان میں سر سید احمد خان، مصر میں طہ حسین، ترکی میں فیاض ملک الپ اس طبقہ کے رہنما ہیں، اس طبقہ کے مقاصد اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتے تھے جب تک حدیث کو راستہ سے نہ بنایا جائے، کیونکہ احادیث میں زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق ایسی مفصل ہدایات موجود ہیں جو مغربی افکار سے صراحتاً متصادم ہیں، چنانچہ اس طبقہ کے بعض افراد نے حدیث کو جھٹ ماننے سے انکار کیا، یہ آواز ہندوستان میں سب سے پہلے سر سید احمد خان اور ان کے رفیق مولوی چراغ علی نے بلند کی، لیکن انہوں نے انکار حدیث کے نظریہ کو کلی الاعلان اور بوضاحت پیش کرنے کی بجائے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جہاں کوئی حدیث اپنے مدعا کے خلاف نظر آتی اس کی صحت سے انکار کر دیا۔ خواہ اس کی سند قطعی ہی قوی کیوں نہ ہو اور ساتھ ہی کہیں کہیں اس بات کا بھی اظہار کیا جاتا رہا کہ یہ احادیث موجود ہیں اور میں جھٹ نہیں ہوں، چاہیں اور اس کے ساتھ بعض مقامات پر مفید مطلب احادیث سے استدلال بھی کیا جاتا رہا، اسی ذریعہ سے تہذیبی سود کو حلال کہا گیا، معجزات کا انکار کیا گیا، پروردگار کا انکار کیا گیا، داور بہت سے مغربی نظریات کو سند جواز دی گئی۔

ان کے بعد نظریہ انکار حدیث میں اور ترقی ہوئی اور یہ نظریہ کسی قدر منظم طور سے عبداللہ پکار الوہی کی قیادت میں آگے بڑھا اور ایک فرقہ کا بانی تھا جو اپنے آپ کو "اہل قرآن" کہتا تھا، اس کا مقصد حدیث سے کلہاڑے انکار کرنا تھا، اس کے بعد علم جہان پوری نے اہل قرآن سے بہت کراں نظریہ کو اور آگے بڑھایا، یہاں تک کہ غلام احمد پرویز نے اس فتنہ کی باگ دوڑ سنبھالی اور اسے ایک منظم نظریہ اور کتب فکری شکل دی، نو جوانوں کے لیے اس کی تحریر میں بڑی کشش تھی، اس لیے اس کے زمانہ میں یہ فتنہ سب سے زیادہ پھیل گیا، یہاں ہم اس فتنہ کے بنیادی نظریات پر مختصر گفتگو کریں گے۔ مگر یہ حدیث کی طرف سے جو ٹھکر یا بات تک سامنے آئے ہیں وہ تین قسم کے ہیں:

۱۔ رسول کریم ﷺ کا فریضہ صرف قرآن پہنچانا تھا، اطاعت صرف قرآن کی واجب ہے، آپ ﷺ کی اطاعت "من حیث المرءانی" نہ صحابہ پر واجب تھی اور نہ ہم پر واجب ہے (معاذ اللہ) اور وہی صرف مکتوبہ اور وہی غیر مکتوبہ چیز نہیں ہے، نیز قرآن کریم کو سمجھنے کے لیے حدیث کی حاجت نہیں۔

۲۔ مختصرات ﷺ کے ارشادات صحابہ پر تو جوت تھے لیکن ہم پر جوت نہیں۔

۳۔ آپ ﷺ کے ارشادات تمام انسانوں پر جوت نہیں، اس لیے ہم انہیں ماننے کے مکلف نہیں۔

مگر یہ حدیث خواہ کسی طبقہ یا گروہ سے متعلق ہوں ان کی تحریر یا بیان میں نظریات میں سے کسی ایک کی ترمیمی کرتی ہے، اس لیے ہم ان

منفرد نظریات میں سے ہر ایک پر مختصر کل ہر کرتے ہیں۔
نکلم۔ مولیٰ کی ترویج:

بنوعنا کائن البشر ان یتکلمه الله بآله وحنه اذ مر وده، حجاب از یزیدل و سولایه
 ای بحث میں ارسل رسول کے علاوہ "وہی" ایک مستقل قسم ذکر کرتی ہے جسکی وحی غیر مخلوق ہے۔
 قرآن کریم میں ہے:

ہو ماحفظ القلۃ البیۃ کنت علیہا الا لنعلم من ضیع الزنوں من یقلب علی غیبہ
اس میں "القلۃ" سے مراد بیت محمدؐ ہے۔ اس کی طرف رخ کرنے کے حکم کو پادری قتول نے جھٹلے کے لفظ سے اپنی بات منسوب
فرمایا، حالانکہ پورے فرقہ میں ایسے بھی بیت المقدس کی طرف رخ کرنے کا حکم مذکور نہیں، لاکال یہ حکم وہی غیر توحید کے ذریعہ اور اسے اپنی
طرف منسوب کر سکتا تھی۔ یہ بدائع فرمایا کہ وہی توحید کا حکم بھی اسی مرتبہ وادب التعلیل سے جس طرح وہی ملوگا۔
﴿عَلِمَ اللَّهُ الْكَلِمَةَ كَتَبَهَا نَحْنُ أَنْفُسُكُمْ﴾

وہی آیت میں ایسا ہی مفسران کے اندر جوں کہ جسے کوئی نئے سے تعبیر کیا گیا اور بعد میں اس کی اجازت دینے والی اس سے معصوم ہو گیا کہ قرآن کریم پر واضح کر دیا ہے کہ اس سے پہلے حرمت جہاز کا حکم یا قضا کا حکم کہ یہ فقہ قرآن کریم میں نہیں مذکور نہیں، الاماں یہ فقہ و فرائض کے دور میں تھا اور اس کی مخالفت قرآن کریم کا اظہار میں خیانت تھی۔

چونکہ نفسِ نحریم اللہ بندہ اور اللہ ہی ہے، اسی قولہ تعالیٰ: ﴿وَمَا خَلَقْنَاكُمْ إِلَّا إِنْسَانًا﴾ آیت غزوة احد کے موقع پر لایا جاتا ہے اور اس میں یہ کیا مبالغہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غزوة احد میں نزولِ اللہ کی شکل کو فرشتوں کی شکل میں نہیں دکھایا تھا۔ یہاں سے کہہ کر اس کے ذریعے جو لوگ

هَذَا يَعْذِرُكُمْ إِلَهُكُمْ إِذْ أَتَى الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَحْجُوا إِلَيْكُمْ وَأَنْ يَتَّبِعُوا أَمْرَكُمْ ۚ وَكَيْفَ يُحْجُوا إِلَيْكُمْ وَأَنْ يَتَّبِعُوا أَمْرَكُمْ وَقَدْ لَعَنَ اللَّهُ الْفَاسِقِينَ ۚ

ان میں بھی جس دھماکا دار ہے، اس کی غیر شلوکے ذریعے، جو اتمامِ یقینہ کے قرآنِ کریم میں نہیں ملے تو نہیں۔

فَإِذَا سُرَّ السُّرَّى إِلَى بَعْضِهِ أَوْ وَجَّهَ حَدِيثًا فَلَمَّا بَيَّنَّاهُ بِهِ وَأُظْهِرَ لَهُ الْكَلَامَ عَلَيْهِ عَرَفَ بَعْضَهُ وَأَعْرِضَ عَنْ بَعْضِهِ
فَلَمَّا بَيَّنَّاهُ بِهِ قَالَتْ مِنْ أُنْيَاكَ هَذِهِ قَالَ بَأْسًا الْعَلِيمَ الْحَكِيمَ ۝

اِس مضمون صاف نہ دے کہ حضرت کا مشرور حضرت احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا دور ہوا تو اسی نے حضور اکرم ﷺ کے پیغمبرانہ بار بار پھر فرمایا جس سے

نکس یہ واقعہ نہ ہو نہیں سکتا۔ اسی غیر متعلقہ ذکر ہے جو تھا۔

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمُنَافِقِينَ إِذَا طَلَعُوا فِي مَقَامِكَ لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ قُلْ أَسِفُوا كَذَلِكَ قَالَ اللَّهُ هُمْ يَضِلُّونَ

اس میں یہ مذکور ہے کہ منافقین کے فسادہ تجاہلہ میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے پہلے سے فرما دی تھی، ظاہر ہے کہ یہ فسادہ لڑی بھی اسی غیر ضمیمہ کے، جو تھی، اسی کے قرآن میں نہیں اور اس کا ذکر نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ کے فرائض منصبی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

طَرِيقَهُمْ الْكُفَّاتِ وَالْحَكْمَةُ بِهِ

١٤٨٠

عَلَيْكُمْ أَنْتُمْ الذَّخِيرَةُ لَنَا مَا تَرَى إِلَيْهِ

ان تئوں میں سب سے پہلے یہ کتاب کا مقصد بیان ہو چکا ہے بلکہ تفہیم کتاب و سنت کی سب سے پہلی کتاب ہے۔ اس کتاب کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ اس کتاب کو پڑھیں ان کے دل میں اللہ کی وحدانیت کی بات ہو جائے اور ان کے دل میں اللہ کی وحدانیت کی بات ہو جائے اور ان کے دل میں اللہ کی وحدانیت کی بات ہو جائے۔

یہ بات بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ قرآن کریم میں زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق جو ہدایات دی گئی ہیں وہ عموماً دنیاوی احکام پر مشتمل ہیں ان احکام کی تفصیلات اور ان پر عمل کرنے کے طریقے سب احادیث نے بتائے، نماز پڑھنے کا طریقہ اور اسکے اوقات اور تعداد رکعات کی تعیین، ان میں سے کوئی چیز بھی قرآن میں مذکور نہیں ہے، اگر احادیث حجت نہیں تو ﴿ایمعو الصلوۃ﴾، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز قائم کرو، اس پر عمل کا کیا طریقہ ہوگا؟ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ صلاۃ کے معنی عربی لغت کے اعتبار سے تحریک اصلاوین ہے لہذا ﴿ایمعو الصلوۃ﴾ کا مطلب رکھنے کے اذ سے قائم کرو تو اس کا آپ کے پاس کیا جواب ہے لہذا قرآن پر عمل کرنے کے لیے حدیث کو حجت بنانے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

نظر یہ ثانیہ کی تردید:

اس نظریہ کے مطابق احادیث صحابہ کے لیے حجت تھیں، لیکن ہمارے لیے حجت نہیں، یہ نظریہ اگرچہ سنی اہل علمان ہے کہ اس کی تردید کے لیے کسی تفصیل کی ضرورت نہیں، اس کا خلاصہ تو یہ لگتا ہے کہ معاذ اللہ آنحضرت ﷺ کی رسالت صرف عبد بنکاب خصوصاً سنی، عالمائے دہلیہ و مدینہ و بغداد میں آجیت اس کی صراحت تردید کرتی ہیں:

۱۔ ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّبِعُوا رُسُلَ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا﴾

۲۔ ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا﴾

۳۔ ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾

۴۔ ﴿تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا﴾

اس کے علاوہ دنیاوی سوال یہ ہے کہ قرآن کے لیے تعظیم رسول ﷺ کی حاجت ہے یا نہیں؟

اگر نہیں ہے تو رسول کو بھیجنا کیوں گیا؟ اور اگر ہے تو تعظیم معاملہ ہے کہ صحابہ کو تو تعلیم کی حاجت ہو اور ہمیں نہ ہو، حالانکہ صحابہ کرام نے نزول قرآن کا خود مشاہدہ کیا تھا اسباب نزول سے وہ پوری طرح بخود بخود واقف تھے، نزول قرآن کا ماحول ان کے سامنے تھا۔ اور ہم ان سب چیزوں سے محروم ہیں۔

نظر یہ ثالثہ کی تردید:

مفسرین حدیث یہ کہتے ہیں احادیث حجت تو ہیں لیکن ہم تک قابل اعتماد ذرائع سے نہیں پہنچیں تو یہ کہنا باطل ہے کہ احادیث حجت تو ہیں لیکن ہم تک قابل اعتماد ذرائع سے نہیں پہنچیں، اس نظریہ کے بطلان پر متعدد ذیل دلائل ہیں:

ہم تک قرآن بھی انہی واسطوں سے پہنچا ہے جن واسطوں سے حدیث آئی ہے، اب اگر یہ واسطے قابل اعتماد ہیں تو قرآن سے بھی ہاتھ دھو پاؤں کرے، مفسرین حدیث اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ قرآن نے ﴿إِنَّمَا لِحَافِلُونَ﴾ کہہ کر اپنی حفاظت کا خود مدد کیا ہے، حدیث کے بارے میں ایسی کوئی ذمہ داری نہیں لی گئی، لیکن اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ ﴿إِنَّمَا لِحَافِلُونَ﴾ کی آیت تو ہم تک انہی واسطوں سے پہنچی ہے، جو بقول آپ کے قابل اعتماد ہیں، تو اس کی کیا دلیل ہے کہ یہ سیت کسی نے اپنی طرف سے نہیں بدحوالی، دوسرے اس میں قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا گیا ہے اور قرآن باعلاق اصولیین ہم سے نظم اور معنی دونوں کا۔ اس لیے یہ آیت صرف الفاظ قرآن کی نہیں بلکہ معانی قرآن کی حفاظت کی بھی ضمانت یعنی یہ اور معانی قرآن کی تعظیم حدیث میں ہوئی۔ (ماخوذ از مقدمہ درس ترمذی، اور شوال التاری شرح بخاری)

خلاصہ یہ ہے کہ مفسرین حدیث کے تمام اعتراضات لغو اور باطل ہیں، حدیث دین کی بنیاد قرآن کی تشریح ہیں، اوّلی غیر مکتوبہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے بغیر دین و ایمان نامکمل ہے، بلکہ حدیث کا انکار قرآن کا انکار ہے۔ نعوذ باللہ منہ۔

مدوین حدیث:

مدوین حدیث کے بارے میں بعض لوگ اس مغالطہ میں ہیں کہ یہ تیسری صدی ہجری میں مدون ہوئی ہیں، یہ خیال محض غلط ہے۔ ابتداً

اسلام میں جات و آمد کا نہایت سے مماثلت تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ چونکہ اس وقت قرآن کریم کا کھدو مدھون نہ تھا اس لیے قرآن و حدیث دونوں مستقل طور پر کلمی یا نحوی تو دونوں میں گونہ نہ ہو جائے گا خط و کتابت میں انفرادی طور پر احادیث لکھنے کی نہ صرف اجازت تھی بلکہ تہذیب و تفسیرت کے بعض موقع پر اس کا بھی حکم ملتا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يبدو العنم بالكناية قلت وما تفيده قال كانت.

—مستخرج من كتاب: ١٠٦٠٠. كتاب: العلم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم کو کتابت کے ذریعے محفوظ کرنا، تو صحابہ نے عرض کیا: کیا قید، یا تمکین کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: کہ تمکین کیا ہے۔

وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم خطب فذكر قصة في الحديث فقال
 «معاذ الله يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «كثير لا شيء» وفي الحديث قصة

هذا حديث حسن صحيح رقمه ٢٠٤١، انظر في العلم

جنا فہم بہت سے سنی کہ کرام نے اھااریٹ کا مجموعہ جمع کر لیا تھا ان میں سے چند یہ ہیں:

المحيط الصالح: لبيد بن ربيعة بن عمرو بن الحارث

۲۔ صحیفہ علی: انہو الذی ۲۷۸/۱ کتاب المناسک باب فحرمہ العیدین کے تحت ہے طبع علی رضوی اند

تعالى من كقول منكري حاكم عن رسول الله في القرآن وما في هذه الصحيفة.

٣ كتاب المصطفیٰ

اس میں نہ کوئی قصہ فاکتہ اثر و لمیہ ہے، نہ حکام تھے مان اہل بیت کا آنکھ پرستہ ہوئے، نہ ملائم، نہ امانت۔

۳ محقق احمد بن صالح

۵. کمیسیون تحقیق و بررسی

٤ . صحيفة سعد بن عباد.

١ - صحيفة "الحرية"

A صحیفہ جامع بن عبد اللہ

یہ جہت بھی نہیں اس وقت کو اختیار کرنے کے لیے کافی ہیں کہ عہد رسالت تھا اور عہد صحابہ میں گناہات و معذرت کا طریقہ خوب انجیل میں بیان ہوا تھا۔ ہاں یہ درست ہے کہ مذکورین عہد میں کسی نظام کو پیشین نظر اندازی و طبیعت کی تعلیم، جس کے بارے میں حفاظتِ عدلیت سے تعلق ہو، روایت کا طریقہ بھی استعمال کیا گیا۔ تو یہاں بھی رسول اللہ ﷺ کے قیام و اعلان پر مبنیہ تعلیم کے حرکت سے یاد کرتے تھے۔ بہت سے صحابہ نے تفسیر کے کتبوں کو کئی کئی جلدوں میں لکھا اور ان کے بعد فرمایا:

هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل.

یہ ایتھ بھی دغہ نہ نہت کا نہایت کاکر اعجازاں ہر وقت۔

ہم جہاں مرتضیٰ علیہ السلام سے ملے کہ مائیکہ پہ سلسلہ چل رہا ہے میں نے تم کو کہہ دیا کہ وہ کھوجو حدیث و احادیث سے یہ سلسلہ
حدیث کے ساتھ کاغذ ہے۔ اس کا صحیح نہیں ہے۔ یہ حدیث علیہ السلام کے واسطے کہ اس میں جو کچھ ہے وہ کھوجو حدیث و احادیث سے یہ سلسلہ

ایضاً ما کان من جملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکتبہ ثانی حفت دروس العلم و ذہاب العلماء

صحیح بخاری ۱ : نام کتب و تفاسیر

۱۔ سوال اللہ جل جلالہ کا: بیٹ جیساں مل جائیں ان کو مکھڑا دیکھنا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ علماء کی وفات سے ہم نہ بچے گا۔

یہ نوالہ ملی نگرانی میں تیار کیا گیا۔ یہ کتاب قاعدہ سلسلہ شروع ۱۹۷۹ء جس کے مضامین میں فی کتابیں درجہ میں آئیں:

- ۱۔ کتب ابی بکر بن حزم۔
- ۲۔ رسالة سالم بن عبد الله في الصدقات۔
- ۳۔ ذخائر الزهري۔
- ۴۔ کتاب السنن لمجھول وغیرہ۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کی وفات ۱۰۱ھ میں ہوئی۔ اس وقت تک حدیث کی یہ ساری کتابیں وجود میں آچکی تھیں۔ اس سے ثابت ہوا یہ کہ یہ غلط ہے کہ تدوین حدیث کا مکمل تیسری صدی ہجری کا ہے، بلکہ دور صحابہ سے ہی حدیث محفوظ کرنے کا سلسلہ جاری تھا، جس پر مذکور بالا تحریر شاہد ہے۔

اس کے بعد بعض محدثین نے فتاویٰ صحابہ کو الگ کر کے صرف احادیث رسول کو جمع کرنا شروع کیا، ایسی کتابوں کو ”مسند“ سے موسوم کیا گیا۔ جن میں سب سے پہلے ابو داؤد طیالسی (۲۵۴ھ) نے لکھا، اور سب سے جامع انداز میں امام احمد بن حنبل (۲۴۱ھ) نے لکھا۔

احادیث جمع کرنے کے مختلف ادوار:

پھر تیسری صدی ہجری آگئی امام اسحاق بن راہویہ (۲۳۸ھ) مجلس حدیث میں احادیث لکھوا رہے تھے، دوران درس انہوں نے فرمایا: ”اس وقت کسی حدیث پر عمل اس کی سند دیکھے بغیر ممکن نہیں، کاش کوئی صحیح احادیث کو ایک جگہ جمع کر دے تاکہ عام مسلمان بغیر سند دیکھے اس پر اعتماد کر سکیں، یہی بات امام بخاری رحمہ اللہ کی صحیح کا سبب بنی، اور انہوں نے باقاعدہ یہ کام شروع کر دیا، پھر اسی تیسری صدی میں امام مسلم نے اپنی صحیح اور امام ابو داؤد اور امام نسائی امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اپنی اپنی سنن تحریر کیں امام ابن الجارود نے ”المعجم“ اور امام ابو یعلیٰ نے ”مسند لکھی۔“

چوتھی صدی ہجری میں امام دارقطنی نے سنن دارقطنی امام طبرانی نے اپنی معجم طبرانی (صغیر، واسطہ، کبیر) اور مسند الشافعیین لکھیں۔

پانچویں صدی میں امام بیہقی نے ”سنن کبریٰ“ ”شعب الایمان“ اور ”معرفة السنن والاصوال“ تصنیف کیں۔

چھٹی صدی ہجری میں امام بقوی نے ”شرح السنن“ کے نام سے احادیث کا مجموعہ اپنی اسناد سے تحریر کیا۔

ساتویں صدی میں علامہ ضیاء الدین مقدسی نے ”الاحادیث المختارة“ کے نام سے صحیح احادیث کا مجموعہ لکھا۔

اپنی مستقل اسناد کے ساتھ احادیث کا یہ آخری مجموعہ ہے۔ اس کے بعد انہی مجموعات پر مختلف انداز اور درجات سے کام ہوا۔

چھٹی صدی ہجری میں امام ابن اثیر جزیری (۶۰۶ھ) نے ”جامع الاصول“ لکھ کر چھ بیادہ کی کتابوں کی احادیث کو ایک ساتھ جمع کر دیا۔

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابو داؤد، حوطا

ساتویں صدی میں امام منذری نے ترمذی و ترمذی کی احادیث کو یکجا کر دیا۔

آٹھویں صدی میں امام بیہقی نے مجمع الزوائد لکھ کر طبرانی کی معجم طبرانی کی احادیث کو جمع کر دیا، اور مسند احمد بن حنبل کی ان احادیث کو جمع کیا جو صحاح ستہ میں نہیں تھیں۔

نویں صدی میں امام سیوطی رحمہ اللہ نے تمام احادیث کو الف بائی ترتیب سے جمع کرنے کی کوشش کی۔

دسویں صدی میں امام علی بن عقیق ہندی نے ان احادیث کو الفبائی ترتیب پر مرتب کیا۔ اور اسے کنز العمال کا نام دیا۔

گیارہویں صدی میں اور عظیم الشان کام ہوا امام محمد بن سلیمان المصنفی نے صحاح ستہ، حوطا، دارمی، مسند احمد، مسند بزار، مسند ابی یعلیٰ اور طبرانی کی معجم طبرانی، چودہ کتابوں کی احادیث کو سند اور کثرات کو حذف کر کے ایک ساتھ جمع کر دیا۔ جس کا نام مجمع النوادر لکھا۔ ابھی تک منظر عام پر آنے والی کتب میں یہ سب سے جامع اور مختصر مجموعہ ہے جو صرف چار ہلدوں میں میسر ہے۔ یہ ہے عشق رسول اور اسلاف کا میراث نبوت سے گہرا تعلق، اور حقیقت میں یہی وراثت نبوت ہے۔

اما مٹھنکی فرماتے ہیں

كُلُّ الْعَالَمِ وَمَوَى الْقُرْآنَ مَشْفَعَةً
إِلَّا الْحَدِيثَ وَعَنْهُ الْفَقْهُ فَهُوَ لِبَيْتِ
الْمَعْمُومِ مَا كَانَ قَبْلَهُ فَإِنْ حَدَّثَ
وَمَا سَمِعَ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لِبَيْتِ

یہ تو عمر حدیث کے ایک شیعہ "متن حدیث" کی مختصر اور سادہ روایت ہے جسے شیخ ابن کثیر نے تحت تفسیر غزالی میں ان کا تراجم کیا ہے۔

حدیث کے ذواہم فنون:

۱. مصلحت و المصلحت ۲. مائے رجال

یہ دماغی تعمیر انسان کو طویل للذلی مہر مہر میں جن کے تحت فی فن ہیں۔ خصوصیات میں مجموعہ سے پڑا گیا کتابیں موضوعات پر ایک۔
 مخالف پر ایک۔ سکالر پر ایک۔ مہر اسٹیل پر ایک۔ مہر انٹر پر ایک۔ مہر قادی پر ایک۔ آداب القالب و المحدث پر ایک۔ الغرض مغلطات
 حدیث کی پچاس سے زائد موضوعات پر سب پر مستحق ملاحظہ ہیں۔

اسماء و الرجال کا فن :

[illegible]

سوقیہ	باہ	بدیاری	را	درا	دل	باہ	سوقیہ
کشیہ	باہ	انجیاری	درا	درا	دل	باہ	کشیہ
دورست	باہ	انجیاری	درا	درا	دل	باہ	دورست
کشیہ	باہ	انجیاری	درا	درا	دل	باہ	کشیہ

۱۵۰ تک جاری رہا۔

امام صاحب رحمہ اللہ کی آخری عمر قید خانہ میں گزری، وہاں بھی یہ کام جاری تھا غرض یہ کہ کم و بیش تیس سال کی مدت میں یہ عظیم الشان کام انجام کو پہنچا اور مسائل فقہ کا ایک ایسا مجموعہ تیار کر لیا گیا جس میں ”باب الملبأرو“ سے لے کر ”باب المیراث“ تک تمام مسائل موجود تھے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت حدیث:

امام اعظم رحمہ اللہ کو فقہ کے دو ان اول ہونے کے ساتھ ساتھ خدمت حدیث میں بھی اولیت کا مرتبہ حاصل ہے، چنانچہ ”کتاب الآثار“ اس کا شاہد عدل ہے۔ اس کتاب میں پہلی بار احادیث کو فقہی ترتیب پر مرتب کیا گیا، علم حدیث میں اس کا پایہ بہت بلند ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے چالیس ہزار احادیث میں سے اس کتاب کا انتخاب فرمایا ہے۔ ذکرہ المؤلف فی مناقب امام ابوحنیفہ۔

اس کتاب کے کئی نسخے ہیں، بروایت امام محمد، بروایت امام ابو یوسف، بروایت امام زفر زہمہ اللہ اور یہ کتاب ”مؤطا امام مالک“ سے زمانہ کے اعتبار سے مقدم ہے، الا یہ بھی ثابت ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تالیفات سے استفادہ کیا، اس لیے یہ کتاب اپنی طرز تدوین میں مؤطا امام مالک کی اصل کی حیثیت رکھتی ہے۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ علم حدیث میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی براہ راست مرتب کردہ کتاب بھی ”کتاب الآثار“ ہے اس کے علاوہ مسند ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نام سے جو مختلف کتابیں ملتی ہیں وہ خود امام صاحب کی تالیف نہیں ہیں، بلکہ آپ کے بعد بہت سے حضرات محدثین نے آپ کی مسندات تیار کیں، بعد میں علامہ خوارزمی رحمہ اللہ نے ان تمام مسانید کو ایک مجموعہ میں یکجا کر دیا جو جامع المسانید امام الاعظم کے نام سے مشہور ہے اور اس وقت برصغیر پاک و ہند میں جو مسند امام اعظم رحمہ اللہ درس نظامی کے نصاب میں داخل ہے۔ یہ درحقیقت امام عبداللہ بخاری کی تالیف ہے جس کا اختصار علامہ صلی رحمہ اللہ نے کیا اور علامہ عابد سندھی رحمہ اللہ نے اس کی ابواب فقہیہ پر ترتیب دی ہے۔

وفات حسر آیات:

رجب ۱۵۰ھ میں قید خانہ کے اندر ہی خلیفہ منصور نے امام صاحب کو زہر دلوایا امام صاحب نے زہر کے اثر کو محسوس کیا اور شاکر گروں کو وصیت کی کہ مجھے حمران کے مقبرہ میں دفن کیا جائے، پھر جہدہ میں گر گئے اسی حالت میں انتقال فرما گئے۔ واللہ وانا الیہ راجعون۔ تاریخ وفات ۱۵۰ھ/ رجب ۱۵۰ھ ہے۔ ماعوذ ذہر، فقہ مسند امام اعظم، اندرس ترمذی

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات

بزاروں سال فرمیں اپنی بے ثوبی پہ روتی ہے
بہت مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ و دیدار
نام:..... محمد، کنیت ابو عبد اللہ، والد کا نام اسماعیل، دادا کا نام ابراہیم بن مغیرہ آپ کے پردادا مغیرہ و حاکم بخاری امام بھی کے ہاتھ مشرف پہ اسلام ہوئے۔

ولادت:..... ۱۳۰ھ شوال ۱۹۴ھ کو جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ پیدا ہوئے۔

حالات:..... آپ بچپن میں نابینا ہو گئے تھے آپ کی والدہ ماجدہ کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بینائی عطا فرمادی، امام بخاری کو بچپن سے ہی حدیثیں یاد کر کے کا شوق تھا۔ سولہ سال کی عمر میں حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی تمام کتابوں کو یاد کر لیا۔ پھر اپنی والدہ ماجدہ اور اپنے

کا-فریاد۔

وقاوت : ہمارے شب و شب یہ ۷۷۷ کو انتقال ہوا اور زندہ نہیں رہے۔

بر آگے نہ جا چلا باجش نوشید
رجا ویر مے کل من میا قال

امام ابو داؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات

نام : سنیان، والدہ کا نام یحییٰ بن شریک بن عمرو ہے۔

ولادت : ۲۰۲ھ کو بصرہ میں پیدا ہوئے۔

عام زندگی : آپ نے کئی حصولِ علم کے لیے دور دراز کا سفر کیا اور پھر اپنے زمانے کے بڑے محدث بن گئے۔ آپ کے اساتذہ میں بڑے بڑے محدثین ہیں، پھر پھر بصرہ آپ حدیث کا درس دیتے رہے اس لیے آپ کے شاگردوں کی تعداد بھی بے شمار ہے۔ ان کے شاگردوں میں امام ترمذی اور سنی جیسے محدث بھی ہیں۔

بعد اوسے کچھ بڑے عالم تبارک بن عبد اللہ شریکی ایک روز، کچھ لوگوں کی ملاقات کے لیے آئے انہوں نے کہا اپنی زبان بہرِ نکالے یہاں بہرِ نکالی تو انہوں نے ان کی زبان کو بوسہ دیا اور کہا کہ آپ اس زبان سے رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو بیان کرتے ہیں۔

وفات : ۲۵۷ھ میں ۵۵ اشول ۷۷۷ھ بصرہ ہی میں انتقال ہوا۔

تعداد روایات : امام ابو داؤد کو پانچ لاکھ احادیث کی کتاب میں سے انہوں نے اپنی اس کتاب میں چوبہزار و تھوڑا حدیث کو جمع کیا۔

آہ اس آباد ویرانے میں گھبراتا ہوں میں
رفعت اسے بزمِ جہاں! سوئے وطنِ بایا ہوں میں

امام نسائی رحمہ اللہ کے حالات

نام : احمد، آپ خراسان کے طالقانہ نام کے رقبہ والے تھے اس لیے نسائی کہتے ہیں۔

ولادت : ۲۴۰ھ میں یحییٰ بصرہ۔

عام زندگی : آپ نہایت عابد و زاہد آدمی تھے، صومہ روز کوئی یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ متعدد مرتبہ زیارتِ حرمین شریفین کے لیے تخریف لے گئے، اسرار، ملائین کے درباروں سے سخت متحرک اور ایسے لوگوں کی ملاقاتوں سے بیٹھ کر سوزِ نکلا کرتے تھے۔

وفات : آپ نے حضرت علی کریم رضی اللہ عنہ کے مناقب بیان کے میں پرفارم جس نے اثنا زار کا نامی میں انتقال ہو گیا۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو صومرہ و کے دریاں دفن کیا گیا۔ آپ کی وفات ۳۱۳ھ میں ہوئی۔ بقول شری

بڑوں میں حوٹلیں ہوں نہ بڑوں کا دواں ہوں
بہادریں ہم کو محفوظ ہیں گے نہ ہمارے ہم کہاں ہوں گے

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کے حالات

نام: ... عبدالرحمن، لقب جلال الدین سیوطی

ولادت: ... کیمبرج ۸۴۹ھ

عام حالات

تھوڑے ہی عرصے میں حلقہ قرآن سے فارغ ہو کر بعد از مشاہدہ اصول فقہیہ ابن مالک وغیرہ کتابیں مضبوط دیکیں۔ پھر مختلف شیوخ سے علوم شرعیہ کی تحصیل کے بعد اہل بیت علیہ السلام کا کام شروع کیا۔ ۸۷۲ھ سے ۸۸۰ھ حدیث میں مشغول ہو گئے۔

آپ اپنے زمانے میں علم حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے۔ آپ نے خود فرمایا کہ: ”مجھے دلا کا حادیث یاد ہیں اور اگر مجھ سے نہ دہنیں تو ان کو بھی یاد کر چکا ہوں شاید اس وقت اس سے زیادہ مثال نہیں۔“

استفتاء دے دیے تیار کیے۔۔۔۔۔ دینی مال و دولت کی طرف سے آپ کی ہیبت میں اس قدر استغناء تھا کہ اگرچہ انشاء آپ کی زیارت کو آتے اور حقے تحائف بعد از امور ان میں آتے مگر آپ کسی کام پر قبول نہ کرتے۔

حال دنیا انسان میں ہے مگر دولت کو نہیں

شرمندہ کیوں غیر کے احسان و عطا سے

تھنا فیہ:۔۔۔۔۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ شہرت یافتہ علماء میں سے تھے۔ امت کے لیے اہل تفسیرات کا مگر القدر محمود چھوڑا ہے۔ جن کی خبر سے احسن البیرونی تالیف سیوطی میں دیکھی جا سکتی ہے۔

حدیث میں آپ کی تصنیف:۔۔۔۔۔ الجامع البکیر، جامع سیر، بروئے الجامع، حدیث کی بہت جامع کتاب ہیں۔ جن پر مزید اضافہ علامہ علی شریعتی رحمہ اللہ نے کیا۔ جنکی تصانیف:۔۔۔۔۔ عمدہ تصانیف میں مذکور ہیں کہ:

وفات:۔۔۔۔۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ کا تھوڑے عرصے میں بیمار رہا، ذکر آخر شب جمعہ ۱۹ جمادی الثانی ۹۱۱ھ میں دوسرے تھیں مصر میں سے پرواز کر کے اشیاء قدس میں پہنچ گئے۔۔۔۔۔ بسائر المحدثین، شہوات النعم

حدیث کی بعض اصطلاحات اور ان کی تعریفات

صحابی:۔۔۔۔۔ الصحابی من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حلماً نابہ و مات علی الاسلام۔ معرفة الصحابة ۵۹۰۱
صحابی اس خوش نصیب انسان کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں نبی کریم ﷺ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہو اور ایمان کی حالت میں اس کا انتقال ہو ہو۔

تابعی:۔۔۔۔۔ من لقی الصحابی من الطہلین مؤمناً بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم و مات علی الاسلام۔ الکشف ۳۶۲/۱
تابعی اس خوش نصیب شخص کو کہتے ہیں جس کو صحابہ ایمان کسی صحابی سے شرف ملاقات حاصل ہوا ہو اور ایمان علی پر قائم ہو ہو۔

تابعی تابعی:۔۔۔۔۔ تابع تابعی ان حضرات کو کہتے ہیں کہ جنہوں نے بحالت ایمان کسی تابعی سے ملاقات کی ہو اور ایمان علی پر قائم ہوئے ہوں۔
حدیث اعتبار الفاظ کے دو چیزیں ہیں:۔۔۔۔۔ سند یا متون

شاهد يا أحمق: . الطريق الموصولة الى المتن.

تھیں نہایت کے اس سلسلہ وزارت یعنی خجی کریم چلے گئے تھے کہ صاحب کتاب تک حدیث کو روایت کرنے والوں کے ساتھ کوئی حدیث نہ لکھتے تھے۔

مفتون: .. هذا الفاظ الحديث النبي تقوم بها المعاني ظهر الامامي ٢٣

معدیٹ کے ان ملاط کوٹن جتے ہیں جو نیا کر بھر رہے ہے اب یکے بکھر نکل جاتے پٹا آنے والوں۔ مثلاً

حدثنا ابو الیمان قال: اخبرنا شعيب قال: حدثنا ابو الزناد عن الاميرج عن ابن جبرية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "والذي نفسي بيده لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين" اس حدیث میں "حدثنا" کے "ابن جبرية" کے ساتھ اس کے بعد سے آ کر تک متن ہے۔

بھئی ظالمیہ: ہر ریشہ کی تمکینا

مرفوض: ما اضيف الى النسي صلى الله عليه وسلم من قول او فعل او تقرير.

جس حدیث کی روایت کا سلسلہ نبی کریم ﷺ تک پہنچتا ہے اسے حدیث مرفوعہ کہتے ہیں۔

جیسے کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے یہ یاد کیا، نبی کریم ﷺ نے اس قول کو نقل فرمایا کہ اے ابوبکر! یعنی سکتا ہوں۔

ابو بکرؓ کے بعد بیٹ ہی کریم ﷺ سے مروی روایت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس حدیث کا رد فرمایا کہ انھوں نے اس حدیث کو جس کی سند ہی کریم ﷺ پر موقوف ہوئی جو حدیث صرف ایک کلمہ ہے۔

موقوف: ما يروى عن الصحابة رضي الله عنهم من ائوالهم أو ائوالهم أو تغيراتهم

جس حدیث کی روایت کا سلسلہ صحابی پر پہنچ کر ختم ہو جائے وہ حدیث مؤلف کہتے ہیں۔ مثلاً

اس صریح میں کہ اہل حق رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہنر خواہی دیکھ لیتے ہیں۔ ہمارے یہاں ہے، وہ دیکھ لے گا۔ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔

مقطوع: ما جاء عن التابعين أو قولاً عنهم من أن قولهم أو أفعالهم أو تقريراتهم

جس حدیث کی سند اس قدر کثرت رکھتی ہے کہ اسے "موقوف اور موقوفہ" کہا جاتا ہے۔ یعنی اس صرح "حدیث" کا مطلق تو صرف نبی کریم ﷺ کے قول، فعل، اور تقریر پر ہوا گا اور سبھی کے قول، فعل، اور تقریر پر ہوا گا اور سبھی کے قول، فعل، اور تقریر پر ہوا گا۔

روایت کے اٹھارہ سے حدیث کی پانچ اشک میں جیسا

۱. متصل ۲. منقطع ۳. مفصل ۴. منقطع ۵. مرسل

حديث متصل: . . . هو الحديث الذي لم يسقط عن سنده واد من الرزق فأنوجه النظر ٥٥٣١٢

میرے بٹ لکنا چاہتا ہے جس کے بارے میں شرواف سے آخر تک پھرے، دونوں ابودردیہ بن میں سے کوئی راؤ کی مجلس میں نہیں ہو۔

حدیث: سالم بنصر اسنادہ ہای وجہ کان میوۃ کان المروک واحدیا او اکنو میوۃ کان انصرط

لہی مریض و احاطہ قوا اکثر

اسی حدیث کو سمجھتے ہیں جس کی بناء سے دین اور سے نوازا اور نبی الیہ قیام ہے۔ ہے تعریف۔ و تعریف مختلف مآخذ ہوں۔

دریث معلق: حاصلہ غمہ ہی مطلقاً مبادلہ و احراز کمنتر

۱۰۰۰ روپے ہے جس کی اعلیٰ حد ہے۔ شہر کے مختلف ایکڑ یا اچھہ ذرا ایسی مقامات پر ہے۔

دریخت مرگیا :۔ اس حدیث کو کبھی نے جس کی فتح منہ سے کہی ہے۔ حدیث کوئی راوی اس کا قائل ہو۔

جیسے کوئی تابعی عدو یا بدعت نہ ہو کہ جسے کوئی کمال ہو سکتا ہے۔

مرتضیٰ درج کے مشہور سے حدیث کی مجموعہ تمہیں ہے:

۱۔ کج: جو اعلیٰ مرتبہ سے ہٹ جوتا ہے۔

۲۔ حسن، جو اس طرح چلتی ہوئی ہے۔

کچھ نفعیلت: چرواہوں پر دلی ہمدردی ہوتی ہے۔

صدرت منك: «هو ان حدثت الشيء يكون متصل الاستناد من كونه الى جهة العمل الضابط عن مثله ولا يكون فيه تشديد ولا علة بوجه العسر

ادھر دیر سے جس نے تمام راوی معتمد کراہے کے لئے کراہت ختم کر دی تھی سب نے سب معاصی حالت اور مصائب خطبہ میں کیا حدیث کی روایت کے وقت مسلمان عالموں سے لیں ہوں۔

[illegible]

عاصبتہ کا معنی ہے کہ وہ عاصتہ ازواج اور مجتہد اور جود فقیہ کے فہم و حکما ہوتے کہ حدیث کے الفاظ پختہ نہ ہوتے اور روایت حدیث کے وقت کسی قسم کی غول ہو کہ اور شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو۔

معصومہؑ کی زندگی بھر کے لیے ان کی خدمت و خصوصیات کے لیے ہمیں ہر روز سے تڑپاؤں کی ضرورت ہے۔

[illegible]

حدیث حسن: - بعض کتب سے ہے / بعض کتب میں روایتیں ہیں جن سے کسی ایک راوی میں مذکور ہلا موت ہے۔ اسے کسی میں روایت کی ناقص روایت قرار دیا جاتا ہے۔

حدیث شریف : ”ہو ما یجمع حدیث الخلیلہ والصحیح ولا یفوت الخلیلہ“ (مجموع حدیث الخلیلہ اور صحیح بخاری کو جمع نہ کرو اور الخلیلہ کو نہ چھوڑو)۔

نہیں ہے، لہذا سببِ تھکے سے تو الگ ہی رہا ہے کہ وہ حدِ بہت ضعیف کہلاتی ہے۔
 اس کیفیت کو ہم مختلف پہلوؤں سے دیکھ سکتے ہیں۔

 $\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial v^j} \right) = \frac{\partial L}{\partial x^j}$

مفتون... هو حرم غير معهود أحرم به جماعة معصون في الكثرة ما لم يجعل العدة من أخصهم عني فكذب فيه

توجیه اول: نظر ۶۶

دوسرے ہے جس کو ہندو اسے بھلا دیکھ کر اس باوقار شخص اور امانت دار سے اسنے راولپنڈی کے راجپوت پٹیل کو جمعیت پر متفق ہونا کہیں سے اتنا آگے جس جمعیت کا وہ زمانہ مقرر کیا ہے۔

شهور هو خير جماعة هم يلعنوا في الكثرة منفا يمنع توأطهم على الكذب فيه نرجب الضر ١١

تذکرہ - ایسے مسند احمد مسند دارقوتی

تکمیل: کتاب ہے جس کے فائدہ و شمع اخلاقیات ملی۔ قیام اساتذہ و کمالی طراز کا نمیا ہو۔ جیسے معتمد طریقی۔

جزء ۱ : کتابت خمس صرفہ علیہ مستحکم ما ریث مجانبی : ہاں ایسی چیزیں انفرادی طور پر یا جمعاً جو اربعہ کے حصے ہیں اور اللہ

تعالى وجيء الفرافة للبهف

مفرد: کتاب ہے جس میں صرف ایک شخص کی کمال مرویت ہے اور اس۔

غریب در کتاب ہے جس میں آیت حدیث کے مشورہ سے جو کسی شے سے چہرہ دوا کر لیں۔ عجلہ مائعہ ص ۱۲۰ عرف الفیض

مستخرج: کتاب حسن می (دوسری کتاب کی حدیثوں کی انکو ملاح کا استخراج کیا گیا ہے) جسے مستخرج (مخرج) کہتے ہیں۔

متحدہ ملک: دو کتاب ہے جس میں ازاد کی کتاب کی طرح کے سوانحی اس کی رہی: دہلی حدیثوں پورہ دیو پائی ہو، چھپے متحدہ ملک ج کم۔

الحققة لي ذكر الصالح السند

دوم صبح تقسیم:..... کتب حدیث کی مشعل و فہم قبول ہونے کے اعتبار سے پانچ قسمیں ہیں

وہ کھانا پینا جن میں سب حد شمار کیے جیسے سوڈا، نمک، میٹھا، پیاز، پیسٹ، میٹھا، چائے، دودھ، پنیر، مکیں اور ان کے تیل۔

دوسری قسم اور کتابیں ہیں جن میں احادیث صحیحہ و حسنہ فقہیہ ہر طرح کی ہیں مگر سب ناقص اختلاص ہیں، اکثر عثمان میں جو حدیثیں ضعیف ہیں وہ بھی عربی میں نہیں آئے تو عرب پر یہ جیسے نسخہ الوداع کا بیان زندگی و شہنشاہی مستدام۔

تیسری قسم: ... دو کتابیں ہیں جن میں مسنن اصالح منکر ہذا کی مدد نہیں ہے۔

۱	سنگین اکبریت چنہ	۲	سنگ صیقلی
۳	زیر لاشہ ابن احمد بن خلیل	۴	سنگ عہد بزاز
۵	سنگ سعید بن مندور	۶	مصنوعاتی کمرہ بنی تیبہ
۷	سنگ دیو علی مصوفی	۸	سنگ بام
۹	سنگ قلعہ جری	۱۰	تہہ رب بن جری
۱۱	تہہ رب بن جری	۱۲	جام بن مراد
۱۳	تہہ رب بن مراد	۱۴	طیار بن قاضی
۱۵	معمود فیض	۱۶	سنگ بام
۱۷	سنگ بن قاضی	۱۸	سنگ بام
۱۹	سنگ بن قاضی	۲۰	سنگ بن قاضی

محقق غلیبہ:..... محدثین کی اصطلاح میں متفق ہادیہ کا مطلب جس حدیث پر امام بخاری اور امام مسلم متفق اور سند دونوں میں متفق ہوں یا بعض کے نزدیک دونوں ایک ہی صحابہ سے روایت کریں۔ مسلح السلام: ۱۶/۱

حفظ حدیث میں مسابقت

جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ صحابہ کرام نے احادیث کو حفظ یا کرنے کا بہت اہتمام فرمایا ہے اور متعدد صحابہ کرام نے احادیث کا مجموعہ تیار کر لیا تھا بعد کے زمانہ میں بھی حفظ حدیث کا سلسلہ جاری رہا چنانچہ یہاں ایسے لوگوں کی ایک مختصر فہرست لکھی جاتی ہے، تاکہ بعد میں آنے والے اہل علم کی التذاکر کریں۔

صحابہ کے علاوہ احادیث کو حفظ کرنے والے حضرات کے اسماء گرامی

اس امت کے جن افراد نے رسول اللہ ﷺ کے متفق روایت میں احادیث کو حفظ کیا اس کی مثالیں ایک دوسری جگہ لاکھوں کی تعداد میں ملتی ہیں جس سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱۔ سلیمان بن مرہ بن لاغش التیمی ۲۸۰ھ جن سے چار ہزار احادیث مروی ہیں اور اس سبب زبانی بیان کرتے تھے۔

تاریخ خطیب بغدادی: ۵/۹

۲۔ امام محمد بن سلام التیمی ۲۴۰ھ ان کو پانچ ہزار احادیث یاد تھیں، محدث نقلی فرماتے ہیں کہ ان کو سات ہزار احادیث یاد تھیں۔

لتہذیب التہذیب: ۴۰۲/۹

۳۔ امام عبد الرحمن بن مہدی بن کوزل ہزار احادیث یاد تھیں۔ (مذکورہ الحفاظ: ۲۳۳)

۴۔ امام ابو حاتم کو بھی دس ہزار احادیث یاد تھیں۔ (لتہذیب التہذیب: ۸۴/۴)

۵۔ امام محمد بن یحییٰ بن شیخ التیمی ۲۲۳ھ کو چالیس ہزار احادیثیں یاد تھیں۔ (مذکورہ الحفاظ: ۲۵۵)

۶۔ محدث محمد بن موسیٰ التیمی ۳۲۱ھ کو ایک لاکھ احادیث یاد تھیں۔ (لتہذیب التہذیب: ۲۹۶/۹)

۷۔ امام عبد بن رماضہ التیمی ۳۰۶ھ کو بھی ایک لاکھ احادیثیں یاد تھیں۔ (میزان الاعتدال: ۳۱/۳)

۸۔ امام بخاری ۲۵۶ھ کو تین لاکھ احادیثیں یاد تھیں، جن میں سے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح۔ (مذکورہ الحفاظ: ۲۳۳/۲)

۹۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کو دس لاکھ احادیث یاد تھیں۔ (مذکورہ الحفاظ: ۱۲۲/۴)

۱۰۔ امام مسلم کو تین لاکھ احادیث یاد تھیں۔ (تاریخ خطیب بغدادی: ۱۹/۳)

حفاظ محمد شہین لاکھوں مثالیں ہیں موات کے خوف سے چند پر اکتفا کیا گیا ہے:

اپنا کیا حال ہے اسلام کی حالت کیا تھی

اپنی توقیر ہے کیا ان کی وجہت کیا تھی

قریب کے زمانے میں احادیث کو یاد کرنے والے چند حضرات کے اسماء گرامی

قریب کے زمانے میں بھی بہت سے لوگوں نے احادیث کو یاد کیا ان میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱۔ مولانا شیخ محمد قزوینی رحمہ اللہ تعالیٰ کو چار ہزار احادیث یاد تھیں، اور مولانا محمد علی بن اسماعیل التیمی ۱۱۱۸ھ کے بارے میں فرماتے ہیں

فضائل کے باب میں حدیث ضعیف

نہیں شرائط کے ساتھ قابل ہے۔

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے "تذریب الروای" میں اور حافظ ذکاوی رحمہ اللہ نے "القول البدیع فی تصنیف المصنف" میں ملاحظہ فرما کر فرمایا ہے کہ حدیث ضعیف فقہائے کبار میں میں شرائط کے ساتھ قبول ہوتی ہے۔

۱۔ اہل کاضیف جو کتب میں مذکور ہو۔ بطور چھ مائتھن الکتاب والعیبہ بالکتاب ومن فحیر عطلہ

۲۔ اس کا مضمون شریعت کے اصول ثابتہ سے کسی مسئلہ معمول پہ نہ توفیق داخل ہو۔

۳۔ صرح منہ معترع معین لا یکن وہ اصل اصلا

۴۔ ان لا یعتقد عند العمل وہ قدر وہ بل یعتقد الاحتمال لا یثبت الی الی صلی اللہ علیہ وسلم مانہ مغلہ
یعنی اس پر عمل کرتے ہوئے محض ثبوت کا اعتقاد نہ رکھے بلکہ احتمال کا اعتقاد رکھے تاکہ معمول اللہ کی طرف کوئی ایسی بات منسوب نہ
ہو جس سے جو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمائی ہو۔

اور اس مسئلہ کی پوری تفصیل علامہ میرزا کی تصانیف کی کتاب "الایوبہ فی خلاصہ" میں موجود ہے۔

محدث کبیر شیخ علی بن حسام الدین متقی برہان پوری رحمہ اللہ

امام سیرت الشیخ الفاضل علی بن حسام الدین متقی خان متقی شادانی اہل حق و برہان پوری رہنما برکتی ہوئے جسے اہل
تذکرہ کے قبرستان میں مدفون ہیں۔

وفا ۱۲۵۵ھ میں ہندوستان کے شیر برہان پوری میں پیدا ہوئے تاتھو حال کی عمر میں ہی کے والد صاحب فاضل نے ان کی تعلیم فرمائی
صوفی برہان پوری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شیخ نے ان کی اسی عمر میں بیعت فرمائی اور اہل حق میں داخل فرمایا، جو ان کی طرف سے
بہاؤ الدین رحمہ اللہ کے ساتھ منسلک رہے پھر ان کے انتقال کے بعد ان کے فرزند اور محدث شیخ عبد الغفور برہان پوری رحمہ اللہ کے چھوٹے بیٹے
ہوئے اور سلوک کے مراحل طے فرمائے۔ اور انہوں نے علمی و حدیثی امور میں کمال حاصل فرمایا۔ پھر مزید علمی کی خاطر دوسرے
تبعیہ کی خاطر میں مختلف شہروں کا سفر کیا۔ بلاشبہ شیخ نے والدین متقی خان کی سرانجامی خدمت میں پہنچنے اور اہل حق کے متعلق ان کی خدمت میں
رہے۔ ان کی تعلیم و ترویج اور بین الممالک پر مبنی اور دربار اوقافی کے ذریعہ سے مامور ہوئے۔

سفر خرمین : پھر خرمین کا سفر کیا مگر کمرہ میں شیخ ابو الحسن شافعی بکری رحمہ اللہ سے حدیث پر مشغول اور ان کی سے طریقہ کلام بہ شاذ و بد
حاصل کیا۔ نیز شیخ محمد بن محمد بن ابی صہبی رحمہ اللہ اور شیخ شہاب الدین احمد بن بکری سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور کمرہ میں ہی رہتے رہتے شریعت
کے کبار ہو گئے۔

ہندوستان کا سفر : پہلی مرتبہ جو ہر سفر بکرائی کے عہد میں آئے۔ جو شیخ علی متقی رحمہ اللہ کے سرپرست تھے۔ اصلی نے اہل حق میں شریعت کا
شیخ ابی ہندوستان پہنچے تو محمود شاہ بکرائی نے شیخ کو بہت کراہ کیا۔ اور ان کی سرپرست کی خاطر شیخ کی اور بہت سے چاہا۔ خود کف سے نواز اور
سہ ماہی میں سے کچھ نہ دیا۔ شیخ نے چلے گئے۔

مسافر خانہ کی تعمیر : مذکورہ کراہی کے بعد شیخ نے مسافر خانہ تعمیر فرمایا جس میں سندھ کے مسافرین قیام فرماتے تھے۔ اس
معارضہ شیخ مسافروں کی کفالت بھی فرماتے۔ ان کی مالی مدد بھی فرماتے تھے۔ سلطان کی طرف سے ایک بڑی ہاگیرہ سرکار خانہ کے سچے کردی
گئی۔ جو شیخ اور ان کے متعلقین کے خرچے کے لیے کافی تھی۔ اور محمود شاہ نے سلطان سلیمان بن علی سلطان بن یحییٰ بن محمد رومی رحمہ اللہ کو شیخ کے متعلق

لکھا وہ بھی شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور شیخ سے دعا کی درخواست کی اس طرح بہت جلد تک حرمہ میں شیخ کو شہرت حاصل ہوئی۔
 دوسری مرتبہ سفر ہندوستان:۔۔۔۔۔ دوسری مرتبہ شیخ ہندوستان تشریف لائے۔ اور محمود شاہ کے مہمان ہوئے اب کی دفعہ شیخ نے اپنی آمد کا یہ قصد بتایا کہ صحتی امور کا جائزہ لیا جائے۔ اور جو تائیں شریعت کے خلاف ہوں انہیں شریعت کے مطابق بنایا جائے۔ سرکاری عہدہ اور منصب پر بیٹھ کر عدل و انصاف قائم کریں۔ رعایا کے حقوق ادا کریں۔ محمود شاہ نے یہ ارادہ سن کر خوشی کا اظہار کیا۔ اور شیخ کو اختیارات بھی سونپ دیئے۔ شیخ علی متقی رحمہ اللہ نے بہت سے اصلاحات فرمائی، لیکن کچھ عرصہ کے بعد دیکھا کہ ارکان سلطنت ان سے ناراض ہیں حکم عدولی کر رہے ہیں رشوت کا دور شروع ہو رہا ہے۔ اور محمود شاہ بھی شیخ سے اعراض کر کے ارکان سلطنت کا ساتھ دے رہا ہے۔ یہ حالات دیکھ کر شیخ مایوس ہو کر مکہ حرمہ لوٹ آئے۔

خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت

شیخ متقی رحمہ اللہ کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ ان کے ایک شاگرد سے منقول ہے کہ میں نے شیخ کی زندگی ہی میں رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا جبکہ وہ خود مکہ معظمہ میں تھے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ میرے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ جو میں کر سکوں تو آپ عالیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بس شیخ علی متقی کی اتباع کرے تو وہ ان کے اعمال و افعال کا موازنہ کرے ان کی پیروی کرے، اس خواب میں بڑی فضیلت کی بات یہ ہے کہ آپ عالیہ الصلوٰۃ والسلام نے علی متقی رحمہ اللہ کو شیخ کا لقب دیا۔

علامہ حضرمی رحمہ اللہ نے ”انوار السافر“ میں لکھا کہ شیخ علی متقی بہت پرہیزگار تھے، عبادات میں انتہائی محنت کرنے والے تھے۔ گناہوں کے کاموں سے بہت بچتا رہتے تھے۔ ہر ایک دفعہ ۱۲ رمضان المبارک شب جمعہ کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی تو عرض کیا کہ اس زمانہ میں لوگوں میں افضل کون ہے؟ تو آپ نے شیخ متقی سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ”تم ہو“ عرض کیا پھر کون ہے؟ تو فرمایا کہ ہندوستان میں محمد بن طاہر ہیں۔

مناقب پر لکھی ہوئی کتاب

شیخ علی متقی رحمہ اللہ کے حالات زندگی پر مشتمل ایک بہت عمدہ کتاب، علامہ عبد القادر فاضل دہلوی نے لکھی: ”القول الحق فی مناقب الحق“ جس میں آپ کے ہرے حالات زندگی کو جمع کیا گیا۔

اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شیخ کی بعض کتب کے مقدمہ میں شیخ کے حالات پر ایک عبارت ہے اس کو عہدہ یہاں نقل کی جائے تاکہ اہل علم اس سے استفادہ کر سکیں۔

قال: بسم الله الرحمن الرحيم، الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله وصحبه أجمعين، أما بعد فيقول الفقير إلى الله تعالى علي بن حسام الدين الشهير بالمتقي انه خطرو في حيلدي أن أبين لاصحاب من أول أمرى إلى آخره، فاعلموا رحمكم الله أن الفقير لما وصل عمرى إلى ثمان سنين جاء فى خاطرى والذى رحمه الله أن يجعلنى مريداً لحضرة الشيخ باجن، فقدم الله سره فاجعلنى مريداً، وكان طريقه طريق السماع وأهل الذوق والصفاء، فبإيعنى على طريق المشايخ الصوفية، وأخذت عنه وأنا ابن ثمان سنين، ولقنى الذكر الشيخ عبد الحكيم بن الشيخ باجن، قد سره، وكنت فى بداية أمرى أكتب بصنعة الكتاب لقوتى وقوت عيالى وسافرت إلى البلدان، فلما وصلت إلى الملتان صحبته التبرع حسام الدين وكان طريقه طريق المتقين فصحبته ماشاء الله، ثم لما

لہا سیوگی رحمہ اللہ نے اسی جامع الکبیر کی قسم الاقوال سے قطعاً احادیث کا انتخاب فرمایا اور اسے "جامع صغیر" کا نام دیا۔ یہ پہلا مجموعہ جس میں "جامع صغیر" پر مشتمل روایت نہ تھی۔ "زوائد جامع" کے نام سے کہ سب نامی، انکی ترتیب بھی "جامع صغیر" کی ترتیب پر تھی۔

علامہ علی متقی رحمہ اللہ کی بہترین کوشش

۱۔ علامہ متقی رحمہ اللہ نے سب سے پہلے "جامع صغیر" اور "زوائد جامع صغیر" کی احادیث کو فقہی ترتیب دے کر ایک کتاب بنایا جس کا نام "مجموع الاحوال فی سنن الاقوال" رکھا۔

۲۔ پھر متقی رحمہ اللہ کو خیال ہوا کہ جو احادیث قسم الاقوال سے سیوگی رحمہ اللہ نے "جامع صغیر" میں نقل نہیں کیں انہیں بھی فقہی ترتیب دے کر اس کا نام "مجموع الاحوال فی سنن الاقوال" رکھا۔ اس طرح امام متقی کی دو کتابیں بن گئیں۔

(۱) "مجموع الاحوال" جس میں جامع صغیر اور زوائد کی احادیث فقہی ترتیب پر تھیں۔

(۲) "مجموع الاحوال" جس میں قسم الاقوال کی بقید احادیث کو فقہی ترتیب دی۔

۳۔ بعد میں علامہ متقی نے ان دونوں کتابوں کو دیکھ کر ایک تیسری کتاب بنادی لیکن ان دونوں میں امتیاز پر قرار رکھا، "مجموع الاحوال" احادیث کو پہلے ذکر فرمایا اور بقید احادیث کو بعد میں "مجموع الاحوال" کے نام سے تحت ذکر فرمایا اور مجموعہ کا نام "غایۃ الاحوال فی سنن الاقوال" رکھا۔

اس طرح جامع کبیر کی قسم الاقوال کی تمام احادیث کی فقہی ترتیب حاصل ہوئی، علامہ متقی نے پھر قسم الاحوال کو بھی فقہی ترتیب دے دی اس طرح پہلی تمام کتابوں کو ملا کر ایک کتاب بنائی، جس کی ترتیب اسی طرح ہوئی سب سے پہلے قسم الاحوال کی احادیث، پھر "مجموع الاحوال" کی، اس طرح چودہویں جامع کبیر کی احادیث سے بہت سی زائد حدیثوں کے فقہی ترتیب کے ساتھ مجموعہ "مجموع الاحوال فی سنن الاقوال" وہ افعال" کے نام سے معرض وجود میں آئی۔ وہند اللہ۔

کنز العمال کے بارے میں علماء کے اقوال

۱ شیخ عیسیٰ رحمہ اللہ:

شیخ عیسیٰ رحمہ اللہ نے "كشف الظنون" میں علامہ سیوطی رحمہ کی جامع الجوامع (جامع صغیر) کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا: "کنز العمال، علمین علی بن حسان الدین بن ہندی رحمہ اللہ جو "مفتی" کے نام سے مشہور ہیں، انہوں نے "الجامع الكبير" کو اسی طرح مرتب فرمایا جس طرح جامع البصیر کو مرتب فرمایا ہے۔ اور اس کا نام کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال رکھا۔ اس میں انہوں نے ذکر کیا کہ ائمہ حدیث کی مرتب کردہ بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کر کے احادیث کو حاصل کیا، انہوں نے اس وقت کے ہمارے مسیحی علماء کے معنی میں کیا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا۔

نورۃ العواضر

۲.....عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ:

علامہ عبدالحق بن سیف اللہ دہلوی رحمہ اللہ نے: "ذخیرہ الاخیار" میں لکھا ہے کہ شیخ ابو الحسن کبری شافعی رحمہ اللہ فرما کر سنے تھے کہ علامہ سیوطی کا کام سے رجال پر احسان ہے اور علامہ حق رحمہ اللہ کا سیوطی پر احسان ہے۔ نورۃ العواضر

۳.....امام کتابی رحمہ اللہ:

امام کتابی متوفی ۳۲۵ھ فرماتے ہیں: "امام سیوطی رحمہ اللہ کی جامع کبیر کا حکم جامع الجوامع ہے، اس میں انہوں نے تمام احادیث کو جمع کرنے کی کوشش کی لیکن یہ ممکن نہ ہو سکا اور وہ ازیں وہ تکمیل سے کمال انجام فرما گئے۔ پھر اس کتاب کو شیخ علامہ الدین النعمانی ہندی رحمہ اللہ نے فقہی ترتیب دی۔ ولسلۃ العلماء ص ۱۴۹

۴.....حاجی خلیفہ:

امام سیوطی رحمہ اللہ نے مقدمہ میں ذکر فرمایا کہ انہوں نے تمام احادیث کو جمع کر دیا لیکن تمام احادیث کے احاطہ کا دعویٰ، بعد از قیاس ہے کیونکہ تمام روایات تک، درستی یا ممکن بات ہے۔ كشف الظنون ۱/۱۱۱

۵.....احمد عبدالجواد:

احمد عبدالجواد نے لکھا کہ: "امام سیوطی کی "الجامع الكبير" احادیث نبوی علیہ السلام سے بڑا مجموعہ ہے، احادیث کا اتنا بڑا مجموعہ کتب اور نسخے ہے۔ جس نے امام سیوطی کی جامع کا مطالعہ کر لیا گویا اس نے احادیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کر لیا۔ مقدمہ جامع کبیر

۶.....وقات حسرت زیات:

بہر حال علامہ علی مفتی "جریک وقت ظاہری و باطنی دونوں طرف کے علوم کے امین تھے، وہ جہاں کی طرف توجہ فرماتے تھے وہاں کی طرف توجہ فرماتے تھے اس وقت کی طرف توجہ فرماتے تھے، مگر وہ اس انتقال ہوا وہیں جنت اصطفا ۷ میں، فطر بن عباس رضی اللہ عنہ کی قبر کے قریب پہاڑی کے واسطے میں دفن ہوئے۔

دوہر دعوات کی قبروں کے درمیان پتھر مٹا ہے ایک ایسی جگہ میں، جسے "عالم غریب" کہتے ہیں، اگلے مہر پر ۱۰۹۷ھ میں بنائی گئی۔

اللھم اغفر لہ وارحمہ وغالبہ والاعمہ فی جنات النعیم رحمۃک بار رحمہم الراحمین۔

الحی مع الکبیر، اور کنز العمال کا مآخذ:

علامہ شیخ علی نقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام بیہقی کی ایک تحریر مجھے ملی ہے، جس میں مذکور ہے:

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى

اس تحریر میں ان کتب کا ذکر ہے جن کا میں نے حق الجراح کی تالیف کے وقت مدد کیا یہ تحریرست اور یہ نکتہ یہ ہوں کہ اگر کتاب کھلی ہوئے سے چپے سوت چٹائی ہو تو کوئی دوسرا شخص اس کتاب کو میرے طریقہ پر کھل کر سکتے ہیں اب ان کو میری کتب کے مراجع کا نام ہو گا خود ان کے کہہ اور میرے کتب کے مطابق سے مستغنی ہو گا۔

صحاح ستہ ہیں اور ان کے علاوہ کتب یہ ہیں:

- ۱ موطا امام مالک
- ۲ مسند شافعی
- ۳ مسند الطحاوی
- ۴ مسند احمد
- ۵ مسند عبد بن حمید
- ۶ مسند الحمیدی
- ۷ مسند ابی عمر بن العباس
- ۸ معجم بیہقی
- ۹ معجم ابن ذائع
- ۱۰ قرآن مصدقہ
- ۱۱ المختارہ للفضلاء مقدسی
- ۱۲ طبقات ابن سعد
- ۱۳ تاریخ دمشق لابن عساکر
- ۱۴ معرۃ الصحابة للبرقی
- ۱۵ المصاحف المأرورہ
- ۱۶ فضائل قرآن لاسی القسریس
- ۱۷ الزهد لابن مبارک
- ۱۸ الزهد لہنادسری

- ١٩ المعجم الكبير لقطراني
- ٢٠ المعجم الأوسط لقطراني
- ٢١ المعجم الصغير للقطراني
- ٢٢ مستند أبي يعلى
- ٢٣ تاريخ بغداد للخطيب
- ٢٤ الحجة لأبي نعيم
- ٢٥ الطب النبوي عني عنه عليه وسلم
- ٢٦ فضائل الصحابة لأبي نعيم
- ٢٧ كذب الهندي لأبي نعيم
- ٢٨ تاريخ بغداد لأبي نعيم
- ٢٩ الألقاب للشيرازي
- ٣٠ الثكني لأبي أحمد الحاكم
- ٣١ اعتلال القلوب للخزازي
- ٣٢ الإبانة لأبي نصر عبد الله بن سعيد بن سالم السجزي
- ٣٣ الأفراد للداودي
- ٣٤ عمل اليوم والليلة لأبي الحسن
- ٣٥ الطب النبوي لأبي النسي
- ٣٦ العظمة لأبي النسي
- ٣٧ تصدير محمد مروي
- ٣٨ بوارق الأصول للحكيم لمؤلف
- ٣٩ الأمانات لأبي القاسم الحسين بن عبد الله بن عمرو
- ٤٠ دم الغيبة لأبي أبي الدنيا
- ٤١ ذم القصب لأبي الدنيا
- ٤٢ المستدرک لأبي عبد الحاكم
- ٤٣ السنن الكبرى للبيهقي
- ٤٤ شعب الإيمان للبيهقي
- ٤٥ المعرفة للبيهقي
- ٤٦ الثبوت للبيهقي
- ٤٧ الأسماء والصفات للبيهقي
- ٤٨ مكارم الأخلاق للبخاري
- ٤٩ مسند أبي يعلى
- ٥٠ مسند الحارث لأبي أسامة

۵۲. مسند ابی یوسف و کتب ابی شیبہ
 ۵۳. مسند حمید
 ۵۴. مسند احمد بن حنبل
 ۵۵. مسند اسحاق بن زھریہ
 ۵۶. صحیح ابن حبان
 ۵۷. نوادع الخلفاء (۵۸) الفیاضات
 ۵۹. تہذیب الفقہاء للخطیب
 ۶۰. الجمع للخطیب
 ۶۱. مسند انساب الفضاغی
 ۶۲. تفسیر ابن جریر
 ۶۳. مسند لھرؤس للذہبی
 ۶۴. مصنف عبد الرزاق
 ۶۵. مصنف ابن ابی شیبہ
 ۶۶. الترغیب فی الذکر لاس شافعی، النبی.



کنز العمال کے متعلق ایک جامع تبصرہ

”کنز العمال“ کے بارے میں علماء کا طین اور محدثین کے اقوال سے واضح ہوا کہ یہ ذخیرہ احادیث کا ایک عظیم مجموعہ ہے۔ امت کے ایک بڑے طبقے نے اس سے فائدہ اٹھا لیا۔ بلکہ یوں کہا جائے تو سافلت ہوگا کہ بعد کے مصنفین میں سے کوئی بھی اس کتاب سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتا۔ یہ کتاب ”کنز العمال“ سے ضرور استفادہ کرنے پر مجبور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعد کے دور کی کوئی بھی دینی کتاب کنز العمال کی وابستہ سے خالی نہیں کہیں نہ کہیں کنز العمال کا حوالہ ضرور ہوگا۔

یہ اس کتاب کی خوبیت کی علامت ہے۔ اجماعاً یہ رسول اللہ ﷺ کا یہ عظیم ذخیرہ اس قدر قابل قبول ہوئے میں امت مسلمہ نے اس عظیم عظیم علامہ سیوطی اور علامہ علی نقی رحمہ اللہ کے اخلاص و تقویٰ کا اس میں بڑا دخل ہے جبکہ پہلے ان قد اترسی عظیم منتہی کے احادیث سے استفادہ ہو سکتا تھا۔ انہوں نے امت مسلمہ کی سراسر مستقیم کی طرف، ہجرت کرنے میں انتہائی کوشش کی۔ ان کی پوری کوشش رہی کہ امت جاہلی علوم کے ساتھ باطنی خیر سے بھی آراستہ ہو جائے انہوں نے اس کی خاطر ذخیرہ احادیث کا یہ مجموعہ تیار کیا اور امت محمدیہ پر عظیم احسان کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مزید خوبیت سے نوازے۔

باقی اس کتاب کی بعض احادیث پر سند کے لحاظ سے دوام ہے۔ نیز فضائل، عقائد، مسائل وغیرہ کے متعلق ضعیف احادیث میں چند اثرات کے ساتھ علماء کے نزدیک مقبول اور قابل عمل ہوتی ہیں جبکہ اگر آپ شخص سے مذکور ہوا اس لئے خواہ امت و حق بنے ان روایات پر سند کے اعتبار سے کسی وجہ کا ذکر ہو یا مفکر، کر فیض نہ کریں۔

کنز العمال کا اردو ترجمہ

اب تک ذخیرہ حدیث کا یہ عظیم مجموعہ عربی زبان ہی میں تھا۔ اس کتاب سے براہ راست استفادہ بھی عادی تھا۔ مگر اردو قاریوں نے حافی و اردو شاعرت کراچی کے، ملک جناب گلشن شرف علی صاحب کو جزائے خیر ملے فرما کر، ان کے انہوں نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کر دیا۔ ہزاروں دان جہت پر ان کا احسان ہے کہ یہ کام آٹھ سو سال کی محنت سے پایہ تکمیل کو پہنچا اور احادیث مبارکہ کی اس عظیم کتاب تک رسائی کو انہوں نے ممکن کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے۔

و عبا حسنت۔۔۔ باقی ترجمہ کے ساتھ کوشش کی گئی ہے کہ احادیث کی محکم تشریح بھی ہو جائے۔ تاکہ حدیث کا ترجمہ اردو، مفہم دونوں واضح ہو جائے۔ ان کے باوجود اگر کہیں ایسا ضرور ہو، تو اور مطلب دیکھنے میں، بعض پیچیدگی ہو سکتی ہو تو ایسے مقام کو نشاندہ کر کے مستند علماء و راہب سے مطلب کیا جائے۔ تاکہ عوام بھی کی غیاب برائی غائب و اقدار غایت رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب نہ ہو جائے۔

نہ سوسا بعض ایسی خالص معنی و معیت کی ہوتی ہیں ان کو سمجھنے کے لیے عربی میں مروت و مہر ضروری ہے اس کے بغیر ان حدیث کو سمجھنا دشوار رہتا ہے، ایسے مواقع خاص طور پر قابل توجہ ہیں تاکہ ان کا اپنے خیر سے بکھنے کی بجائے اصل اقدار کی طرف رجوع کیا جائے۔

سعادت کی بات

حضرت شیخ الاسلام متقی حنفی رحمہ اللہ نے کنز العمال کے اردو میں ترجمہ کے ارادے پر خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا ہے: جو ہے آپ حدیث مبارکہ کا ترجمہ بھی فرمایا اور اس کا یہی نفع کے لیے وہ دینی فراموشی۔ ان بات کی وہ ذہن کی راست سے یہ کام نہ چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

ترجمہ کرنے والے علماء کی جماعت

یہ بات بھی واضح رہے کہ ترجمہ کا یہ عظیم کام علماء کی ایہ جماعت کی محنت سے پایہ تکمیل کو پہنچا جا سکا اور انہوں نے ایک جگہ پر نہ رہ کر ہر جگہ گھومنا پھرنے کے واسطے والے علماء نے مگر یہ کام انہی میں دیا ہے۔ اصل کتاب سورہ جندوں پر مشتمل ہے کسی کے حصے میں ایک جند آئی کسی کے حصے میں دواہ بھی ہو گا کسی کے حصے میں تین جندیں آئیں گی۔ انہوں نے دو جندوں کے ترجمہ کے علاوہ تین جندوں پر تفسیر لکھ کر ان کی ادارہ منوائت کا اضافہ کیا۔ بعض مقامات کے ترجمہ میں معمولی رد و بدل بھی کیا۔ اب یہ سولہ حصے آٹھ جندوں میں چھپ کر منظر عام پر آ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دوزار میں قبول فرمائے۔ اصل کتاب کی طرح اس ترجمہ کو بھی امت کے حق میں افشاء ہے۔

وحسبى اللہ تعالیٰ علیٰ حشر عتقہ محمد وعلیٰ والدہ اجمعین آمین

العبدا حسن اللہ شائق عفا اللہ عنہ

خادم القادریہ

جلد الرشید حسن آباد راجی

۳ رجب ۱۴۳۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صاحب کنز العمال علی متقی الہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر احوال و آثار

از مولانا ڈاکٹر حافظ محمد ثانی صاحب زید مجدہ ہم پر دینے والے شعبہ علوم اسلامی و فاتی اردو یونیورسٹی

نام و نسب اور ابتدائی حالات :

آپ کا اسم گرامی علی بن حسام الدین بن عبد الملک بن ہاشمی خاں ہے، آپ کا لقب، ”آپ کا لقب، ”حکیم الدین، ”مدنی، ”ہاشمی صوفیانہ مسلک، ”مشرقیہ تھا۔

آپ کی ولادت ہندوستان کا مشہور علاقہ برہان پور تھا۔ برہان پور (کن) میں ۸۸۵ھ یا ۸۸۶ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ ابتدائی حالات کے مطابق حضرت علی بن ہاشمی نے صرف آٹھ سال کی عمر میں ہی شیخ علی نقی رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی تھی، جس پر آپ نے حضرت علی نقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آکر حاضر ہوئے اور ان کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔

پہلی بار میں ان کے والد بزرگوار شیخ حسام الدین کا انتقال ہو گیا، مولد کے انتقال کے بعد کچھ عرصے بعد آغاز شباب میں کسب معاش کے لئے ملازمت اختیار کی تو ذرا بہت دینا کا سزا و سزاں جمع کیا، اس اثنا میں حاجت کی اور حاجت کی اسی کے لئے شیخ علی نقی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی جانب کھینچا، جس کی بناء پر تمام دنیا کی بے شمار دولتیں ان کی آنکھوں میں سما گئیں۔ بعد ازاں موصوف نے اپنے شیخ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشائخ چشتیہ کا فرقہ خلافت زہیب بن کیا۔

طلب علم کے لئے سفر :

حضرت شیخ علی نقی رحمۃ اللہ علیہ کی فطرت میں چونکہ عزیمت، بلند ہمتی، تقویٰ و پرہیزگاری قدرت کی جانب سے درجیت کی تھی۔ اس بناء پر ان کی صحبت و درگاہ میں جو درویشان زمانہ کا ایک دستور بن گیا تھا، قائم نہ ہوا، وہ مطلوب حقیقی اور مقصد اصلی کے حصول کے واسطے ہی۔ بعد ازاں موصوف نے وقت کے مشہور بزرگ، محدث اور عالم دینی حضرت شیخ حسام الدین راغبی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ملحق ہو گئے، ان کی صحبت پائی جس کے بعد مسلسل دراصل ان کی صحبت میں حاضر ہو کر ”تفسیر بیضاوی“ اور دیگر کتب پر چلے۔

سیرت و کردار، اوصاف و کمالات :

حضرت شیخ علی نقی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حالت تھی کہ کسی مسجد میں فروکش نہیں ہوتے تھے، مکان گریہ پر لیتے اور اس میں قوم کرتے تھے، موصوف کی عزت تھی کہ وہ تھیلے اپنے ساتھ رکھتے تھے، آپ تھیلے میں اشیائے خورد و نوش اور دوسرے قصے میں قرآن کریم اور سفر میں مطالعہ کے لئے وہ ضروری کتابیں ساتھ رکھتے تھے۔

ان میں سے ایک کتاب ”صن العلم“ تھی، جس کے معلق اپنے مریدوں کے لئے ان کی وصیت تھی کہ اس کتاب کو سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھیں۔ یہ سائل راہ سے گئے گا اور تمام کتابوں سے مستغنی کرنے والی ہے۔

موصوف اپنے سرور اپنی کجاہ، مشکیزہ رکھتے تھے کہ جس سے فضا نے حاجت، کھانا پکانے، وضو کرنے اور پانی پینے کے بعد باقی رہت تھا

کہ اگر مصلح کی حاجت پیش آئے تو نہ پایا نہ نکاح اسے وہ اپنی سرپرستار لیتے تھے، مسائل چالیس سے پہلے برتن پاک صاف کرتے، پھر اپنے ہاتھ سے کھانا کھاتے تھے، آپ نے حد سے یہ حد کیا ہوا تھا کہ اللہ کے سوا کسی طیر سے عدسہ نہیں گئے، بڑا خود کو کرنے پر قادر ہوں گے، دلوں کی آمد سے نہیں ملتا، بالقرض کی کی اعیانہ بی بی بیٹا آجانی تو پہلے اسے کھادیے، پھر اسے کام کے لئے کہتے تھے۔

صغلیٰ یا پانچ بزرگی، یکسوئی اور یاد الہی میں صحراوردی کرتے، شب و روز عبادت الہی میں مصروف رہتے تھے۔ سوگ و طریقت و طہارت و پاکیزگی نفس اور تزکیہ باطن کے لئے جدوجہد میں مصروف رہا کرتے تھے۔ موصوف کا جسم و دوش جوار اور پناہاں جو انسانی جسم میں اس کی حیثیت سے ملتی ہیں۔ نہایت مضبوط اور قوی تھیں، آخر عمر میں وہ سخت دیکھ بھال اور کم غور کی کے باعث بلرچوں کا صرف ذرا بھی رویہ نہایت تھراں زمانے میں کتابت کر روافات کا باعث، دیو بھی، غلطی خدا کی محبت سے گریزاں رہتے، کوئی ملاحہ رہنے اور خدمت کرنے کی درخواست کرنا تو قبول نہیں کرتے تھے۔

حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمسرہ شاعر شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق صدر حسن جہنم موصوف حضرت شیخ متقی رحمۃ اللہ علیہ کے خدمت گزاروں اور اوقات میں تھا اسے موصوف نے یہ قول اپنے زبان چھوڑ دیا، اس کی خدمت گزاروں کو قبول نہ کیا، لیکن وہ آپ کا حقیقی ارادت مند اور چاہنے والا تھا، آپ متقی ہی آپ کے رفیق کرتے، وہ حاضر خدمت رہتا، کیا کی مرید علی متقی رحمۃ اللہ علیہ اس سے چھپ گئے، جو قول کے شکات اگلے ہاتھ کو دوسرے راستے پر چلے، اس کو وہ اپنے لئے کی مرتبہ وہ آپ کو نہیں پاسکا، مگر وہ آپ کی محبت اور جہنم میں کسی نہ کسی جگہ یا ہی رہا، آخر موصوف کو یقین کامل ہو گیا کہ یہ اللہ کا بھیجا ہوا ہے، پھر اسے اپنی خدمت میں رہنے کی اجازت دے دی۔

دیوبند میں شیخ علی متقی کی شہرت و مقبولیت:

قیومستان کے بعد حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ہندوستان میں امروہ آباد گجرات میں گزارا، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق اس زمانے میں موصوف کی قبولیت اور شہرت کا یہ عالم تھا کہ جس شہر شریف سے جانتے غلطی نہات سے پیچھے ہو جاتی، اور وہ پانچواں دن کے سامنے لے کر جاتی، جیسے پانچویں پر گرتے ہے موصوف اپنے جہت کا دار و دار بند کئے یا انہی میں مصروف رہتے۔ کسی کو اپنے کارنامہ اور موقع تک پہنچتے تھے کوئی زیور کے لئے ہر خدمت، اور تو وہ اس انداز سے باہر تشریف لے کر تھے رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے اس کی تسلی اور دل چاہی کی خاطر وہاں کرتے اور جہاز اس سے رخصت کرتے تھے۔

صرف تھوڑے اوقات میں آپ کی زیارت ہوتی تھی۔ موصوف بھی کبھی دور رخا، قات میں جھکی کی طرف جاتے، شہر اور دیہات کے درمیان آپ کو اپنے میں یاد الہی میں مصروف رہا کرتے تھے۔

تہنیت و تالیف کا آغاز:

امروہہ میں قیام سے دوران میں ایک روز "تہنیت الطریق" کی تہنیت و تالیف کا خیال دلی میں سوجھن ہوا، یہ زمانہ شیخ موصوف کی سب سے پہلی تہنیت ہے۔

مکہ معظمہ کی جانب ہجرت اور مستقل اقامت:

دلی گجرات ملاحین بہادر کے دور حکمرانی تک آپ امروہہ گجرات میں قیام پزیر رہے، لیکن جب ۱۲۳۶ھ/۱۸۲۱ء میں بہادر شاہ کو شکست دی تو آپ ہندوستان سے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور وہاں تقریباً ۳۵ برس تک قیام پذیر رہے۔ مکہ معظمہ میں قیام کے دوران شیخ ابوالحسن نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ شہاب الدین محمد بن محمد علی رحمۃ اللہ علیہ سے طرہ حدیث حاصل کیا، اور قادر شاہ دہلی مسلمانوں سے وابستہ

ہو گئے، اس حوالے سے حضرت شیخ عبدالقوی محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

۴۔ مور علماء، محمد ثقیں اور صوفیاء کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

”مذکورہ میں شیخ محمد بن احمد سجاولی رحمۃ اللہ علیہ جو اس عہد کے نامور بزرگ تھے سلسلہ نگار و یہ سلسلہ نگار لکھنا شروع فرما دیں اور انھوں نے سن ۱۰۸۱ھ میں سب سے پہلے سلسلہ دینیہ کا جو شیخ ابوہریرہ بن شعبہ مغرل تک پہنچا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غزوہ خلافت پر آئے۔ اگلے ”تک میں اقامت اُمّیہ کی اور ان کو طاعنا ت اور فضائل و مجاہدات کے طور سے منور کیا اور ان کی علوم کی شہادت و معارف کی فیض رسانی سے دنیا کو مستفید فرمایا۔ ان حدیث و تصوف میں کتابیں اور رسائل تصنیف کئے اور ان کے نام اور تصانیف و تالیفات دیکھ کر اور ان کے کمال اور روح انسانی کے قیاس سے کہ عقل جبریں ہوئی اور فطرتی طور پر یہ فیض کرتی ہے کہ یہ تمام غیر بغیر تو فطرتی ہی اور ہر حرکت خالصہ انہی کے کمال و مرتبت و استقامت اور جہد و لایمت رہتا ہے۔ بغیر انہی غیر ممکن۔“

قیام مکہ کے دوران شیخ علی قلی رحمۃ علیہ دوسری ہجرات (ہندوستان) تشریف لائے اور وہاں کے حاکم ساحلان محمود شاہ ثالث کو تعینات فرمایا کہ شریعت اسلامی کو مکمل طور پر نافذ کرے۔

احادیث نبویؐ سے تعلق دوا لیتیگی:

ہر مہینہ ہفت روزہ سے تعلق خاطر رکھنا جس کا یہ عالم تھا کہ مہم سفر اس کے درس و تدریس اور مشین و اصلاحات کی طلبہ کو جتنی بھی ضرورت
میں پہنچنے کے لئے اس میں حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ کی مدد و ہدایت فرماتے تھے۔

”حق تعالیٰ زیادہ تر مہارت آپ ﷺ کی سخن و عادت کی پیروی میں معروف رہے تھے، حتیٰ کہ زندگی کے آخری لمحات میں جب انسان کو بعض نیک عادت یا بشری چٹنا چھڑا اور حرکت کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے، مثلاً مصروف جاگتی کتے، ان میں اس مبرا کو عمل میں مشغول رہے، چنانچہ یہ اندوہ و رجسہ وقت تک مصروف رہے، ”پایہ کبیر“ کا سہارا نہیں چھوڑنا۔“

حدیث نبوی ﷺ سے نقلی اور شیعہ کا یہ ماحول کہ وہاں سے چٹے لمحات نقل بھی آپ نے فرمایا، ”آخر سانس تک کتب حدیث کا مقابلہ بدری، رخصا، حدیث کی کتابیں، ہمارے سامنے رہے، بنانا، آپ نے فرمایا، ”آخر سانس کی کتاب یہ ہے کہ جب تک یہ رہی شہادت کی انگلی ڈاکر کے ساتھ حرکت کرتی رہے، اور جب نقلی حرکت کرنا چھوڑ دے تو کچھ بولنا کہ درود پڑھ کر گئی ہے، چنانچہ آخر سانس تک یہی صورت دیکھنے میں آتی کہ شہادت کی انگلی مسلسل حرکت میں تھی، دوسرے کسی خصوص میں حرکت اور زندگی کا مزہ نہیں، اچھا آخر تک ایک انگلی تھی کہ چوڑ کر ابھی کے ساتھ اس کی حرکت رہی تھی۔“

آپؐ نے زبردستی، زور و جبر، علم و فضل، عشق و رسولیؐ اور اجماعِ مشن کی بناء پر بے شمار لوگ آپؐ کے حلقہٴ رادیت میں مشغول ہوئے، ایک سوئی فتنہٴ بزرگ، ہولی کالم، تجربہ کار عالم بدینہ، پارہ جہت کی حیثیت سے حضرت شیخؒ کی محکمِ ردت، تشدید کا تقریباً نوے سال کی عمر میں وقتِ سحر بنا دیا۔ ۱۵ مئی ۱۹۵۷ء کو مکہ معظمہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کی جہیزِ وفات "نعلیٰ نجف" سے لگتی ہے، ۱۱۱۰ الرین "شیخ مکہ معظمہ" "سایت نبیؐ" سے بھی آپ کی تدفین وفات لگتی ہے۔

خواب میں زیارت رسول ﷺ سے شرف یابی اور بشارت نبوی ﷺ:

معصرت علی قاسمی کے عظیم ساقب میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ انہیں خواب میں - سنا تھا کہ - حضرت علیؓ نے سلمیٰ بنت عبدالمطلب سے کہا کہ تم میری بیوی بنو۔ یہ رمضان المبارک کی ستر تیسویں شب کو جو کہ رات تھی جس موقع پر انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے تم سے کہا کہ تم میری بیوی بنو۔

رحمت مآب صبیحہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم جو یہوں نے عرض کیا کہ بھرا کہیں آپ سے افضل ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں ہوں وہی ہے۔

وہیں بات یہ ہے کہ ایسی بات حضرت شیخ علی ہادی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور شاگرد شیخ عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ کی رسالت مآب صبیحہ علیہ وسلم کی زیارت سے شرف و بے ہوئے، انہوں نے بھی یہی خواب دیکھا، یہی سوال کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدہ کی جواب فرماتے فرمایا، بعد ازاں شیخ عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاد مرحوم حضرت شیخ علی ہادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تاکہ ان کے سامنے اس خواب کا ذکر کریں۔ اس موقع پر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اور شاگردان "خبر" بھی وہی خواب دیکھا ہے، جو میں نے دیکھا ہے۔
حاضر شعرائی "طبقات الکبریٰ" میں لکھتے ہیں

شیخ علی ہادی رحمۃ اللہ علیہ خوف نہ رکھتے، اس کے علاوہ زابطہ، میں سے تھے، جس میں ۹۷۶ھ میں ان کی خدمت میں دو شخص آئے، وہ بڑے کمزور اور نحیف بدن کے تھے، اکثر بھوکا رہنے کے باعث ان کے جسم پر گوشت نظر نہیں آتا تھا، وہ بہت زیادہ خاصاں مزاج اور تھالی پر نہ تھے، اخیر میں حیران سالی اور کمزوری کے بعد وہ گھر سے نکل گئے تھے، ہوائے نماز چوکی اور کھلی تھے، اجرو و مرثیہ میں مصروف کشاکش یا نوبت کیا کرتے تھے، بھر لہاز کے بعد تھری سے واپس لوٹ پرتے تھے، میں ان کے گھر میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ کھڑائے صدائیں کی فیلک برآمد کر کے کے دو طرف لٹکی ہوئی تھیں، ان میں سے ہر ایک وہ لٹکی میں مشغول تھا، ان میں سے کوئی علامت میں مصروف تھا، کوئی ذکر الہی میں مصروف تھا، میں مراقبہ میں مصروف تھا، جبکہ بعض حضرت علمائے معاملہ میں مشغول رہتے تھے، مجھے منہ نظر میں شیخ علی ہادی رحمۃ اللہ علیہ سے یاد رکھی نے تو انہیں کیا۔

جلاست شہان اور علمی مقام و مرتبہ:

حضرت شیخ علی ہادی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی مہارت اور جہالت زبان بکا اور ادا اس سے لگایا جاسکتا ہے، شیخ ابن عربی کی رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے زمانے کے بلند پایہ ائمہ و اہل علم سے تھے، اہل علم "انفیر میں" شیخ الاسلام کے مرتب و منسوب پر مشتمل تھے، وہ حضرت شیخ علی ہادی رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی دور کے سہ ماہیوں میں سے تھے، اس کے باوجود حال بچا کو اگر انہیں کسی حدیث سے بھی سمجھنے میں کوئی تھوڑا سا فرق ہو تو شیخ علی ہادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کسی کوئی فرق نہ رہتا، فرماتے تھے کہ آپ سے "صحیح الجواز" کی توجیہ میں اس حدیث کو کہاں لکھتے؟ مگر پچھتے "جامع الضمیر" میں کسی سادہ دور ہے، اس باب میں ذکر کی گئی ہے، تاکہ اس باب سے اس حدیث کے صحیح سمجھے جائیں۔ ادبار ہوا ہے آپ کو ان کا تعلق تلمیذ کہا کرتے تھے، اخیر عمر میں ان کے سر پر سونے اور فرقہ شافعی سے راز رہا ہے۔

علمائے عربین کی نظر میں شیخ علی ہادی کا مقام:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی "زاد المعاد" میں رقمطراز ہیں
"اس دور کے تمام ائمہ و شایخ مکہ حضرت شیخ علی ہادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آتے تھے، وہ آپ کے فاضل و کمال کے معترف، محض شہان اجلت قدر پر متفق تھے، اس زمانے میں جو بزرگوار و ائمہ جس طرح و شان کا ملک کو دہشت تھے، اسی طرح انہیں یاد کرتے اور ان کا ذکر کرتے تھے۔"

صوفیہ پر یہ نصیحتیں: "تفہیم کتب" ماہیت علوم سے قطع نظر، اس کی آرائش و سجاوٹ محض سامنے کی طرف دینی ہے، نہ کہ بے مضامین و کلمات، خاص و علق، قابل تحریف و تردید، اور عوام و فحول و امتیاز مت، عوام و شریف کی پیروی، سائنس کی ایجاد، نظامی و باطنی و ادب کی نگہداشت، اور عوام و فاضل میں کمال جلیل کے جو واقعات حضرت شیخ علی ہادی رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق ہیں، وہ اس کے متعلق انہیں

اور کلمات باطنی پر سب سے بڑی دلیل ہیں۔

شیخ علی نقی رحمۃ اللہ علیہ کی جلالت شان اور علمی مقام دوسرے کے اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کے معاصرین اور علمائے متاخرین و نام کے تمام آپ کی عظمت اور بلند مقام کے قائل نظر آتے ہیں۔ علامہ عبدالحق دہلوی نے فرمایا: "انوارناظرین اخبار القرن الہدئہ" اور ابن امیر اصبہانی نے "شفاعتہ حب" میں آپ کا ان حالات میں تذکرہ کیا ہے؟

"كان من العلماء العالمين وعباد الله الصالحين، عظمى جناب عظيم من الورع والعقوى والاجتهاد
وإفيض السوي، وله مصنفات عديدة، وذكر وأمنه أخبار، حبيبة ورحمة الله تعالى."

جبکہ علامہ عسکریؒ نے "نزهة الخواطر" میں شیخ علی نقی رحمۃ اللہ علیہ کو "شیخ الامام الکبیر" کے نام سے "میسے ہند القاب سے یاد کیا ہے۔
جبکہ شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "زاد المعین" اور "اخبار الاخیار" میں آپ کے فضائل و مناقب و محاسن و کمالات و علمی مقام پر اور جلالت شان کا بہت مفصل و مبسوط اور جامع تذکرہ کیا ہے۔

چند مشہور راوی نامور تلامذہ:

شیخ علی نقی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ اور تلامذہ میں مامور علماء، محدثین، فقہاء اور صوفی نے کرام کے نام تحریر کیے ہیں۔ آپ کے حلقہٴ درس سے مستفید ہونے والوں کی ایک طویل فہرست ہے، جن میں محدث و رہنما شیخ جمال الدین محمد بن حاکم موصوفی رحمۃ اللہ علیہ (۱۸۶۲ھ/۱۵۷۸ء) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۶۱ھ/۱۸۵۴ء) شیخ عبدالحق محدث علی شیخ رحمت اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عبدالحق محدث علی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے گرامی قابل ذکر ہیں۔

مختلف اسلامی علوم پر گرامی قدر تصانیف:

حضرت شیخ علی نقی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمت اور تصانیف کا دائرہ خاص وسیع ہے، فقیر، حدیث اور تصوف ان کے خاص مہموسہ رہے۔ موصوف دیار ہند کے کثیر تصانیف علماء میں سے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"شیخ علی نقی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد رسائل اور کتابیں تصنیف کی ہیں، جو نہ کان مریقت و ظالمین آخرت کے لئے وقت کا بہترین سرمایہ اور روشنی احوال کے لئے بہت معاون و مددگار ہیں، ان کی پہلی بڑی عربی تصنیفات و تصانیف کی مجموعی تعداد ۱۵۰ سے تجاوز ہے، ان کی سب سے قیمتی تصنیف "رسالہ تمیز الطریق" اور "درر السنی" مجموعہ "مکرم کبیر" ہے۔ یہ بہت جامع کتاب ہے، جو کہ تصوف کی کتابوں میں مذکور ہے اس کا یہ علامہ اور بات و احادیث و اقوال مشائخ کی جمع ہے۔"

حضرت شیخ علی نقی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں مندرجہ ذیل کتب قابل ذکر ہیں

- ❖ البرهان الجلی فی معرفۃ الولی
- ❖ البرهان فی علامات مہدی آخر الزمان
- ❖ الفصول شرح جامع الاصول
- ❖ المواهب العلیہ فی جمع الحکم القرآن و الحدیث
- ❖ ارشاد العرفان و علوۃ الایمان
- ❖ الہج الاثم فی توبت الحکم

- ❖ الوصلة المعرفة في سلع الدنيا والآخرة
- ❖ الرق المعروف في غرائب العجم
- ❖ نظير الطريق في السلوك لما ألهه الله سبحانه
- ❖ حوامع النكاح في المواضع والحكم
- ❖ شغل المنزلات
- ❖ شعاع الحی علی اللہ علیہ وسلم
- ❖ غنة العدل في سنن الاقوال
- ❖ كرم العمل في سنن الاقوال والافعال
- ❖ منہج العمل في سنن الاقوال
- ❖ مختصر الشہادہ
- ❖ نعم المعيار والغياس لمعرفة مراتب الناس
- ❖ هداية ربي عند فقد المرسي

”کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال“

ایک عظیم علمی کارنامہ

”کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال“ حضرت شیخ محمد تقی رحمہ اللہ کا ضخیم علمی اور فیکار سے ماہریت نبوی کے اس مجموعہ پر مشتمل اور مقبول و مقبول کتاب و مجموعہ میں عظمت و مقبولیت اور اثرات حاصل رہی ہے۔ یہ ادارہ نبوی بخاری کا سب سے بڑا ترین و عظیم مجموعہ ہے جسے شیخ محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ نے ماہر علماء میں سے شیخ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (۱۵۰۵ھ) کی شہرہ آفاق کتاب ”مجمع المجمع“ جسے ”مجمع التبیان“ اور ”مجمع المسانید“ کے نام سے بھی موسوم کیا تھا، فقہی و فروع پر مرکب یہ جس کے متعلق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے۔

”مجمع التبیان“ کے نام سے کہ اس کتاب پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں کتنا کام کیا اور یہ خدمات انجام دی ہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ شیخ واعادہ کے ساتھی اس کے بارگاہ ترقی و تہذیب اور نظام کے کچھ میں نہیں لیکن جسے نہ سب کا مسلح ہے۔

موصوف پر یہ کہتے ہیں ”بعد از شیخ محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ایسا انتخاب کیا، جس میں کثرت و غنایاں کو مدللہ یا جس سے وہ بہت زیادہ دلچسپی کے ساتھ کتاب کو پڑھا ہے۔“

مولوی سعدی جعفری کے مشہور محدث شیخ الامام حسن مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے۔ ملازم سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عالم انسان ہے، انہیں نے ”مجمع المجمع“ جسے شیخ جامع اور مجموعہ کتاب کو تراویات نبوی طیار کے ذریعے کو کچھ عرب اور مدون کر کے فقہی خدمت انجام دی۔ یہ بہت ملازم شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ملازم علی بن سیوطی رحمۃ اللہ علیہ پر انسان ہے کہ انہوں نے ”کنز العمال“ جسے مقبول و مقبول کتاب مدون فرمائی۔

”جمع الجوامع“ کی انفرادیت اور عظمت و مقبولیت :

جبکہ حافظ سیوطی نے کتاب ”تہذیب التہذیب“ میں لکھے ہیں

”علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی اہم اور عظیم تالیفات میں سے دو مسلمانوں پر اس کے عظیم احسانات میں سے سے ہیں کی کتاب جامع صغیر ہے اور اس سے زیادہ موسوم ”جامع کبیر“ ”جمع الجوامع“ ہے جس میں پڑھوں کی تعداد میں احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرتب کیا ہے اور یہی دونوں دو حدیث جمع ہیں جو آج مسلمانوں میں شہرہ دل اور رواج پذیر ہیں۔

جن سے وہی ان کے احادیث کے فرامین کو بچاتے ہیں۔ ان کی تحریک کرتے ہوں گے جو اس کے احادیث کے مرتبہ و مقام کافی لحاظ سے علم حاصل کرتے ہیں۔

علامہ شیخ صالح بن عبد الرحمن نے اپنی کتاب ”اعلام الشارح“ میں اظہار حیرت کے بعد لکھا ہے کہ کوئی بھی محدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احادیث کو یکجا جمع کرنے کے لیے نہیں ہوا ہے سہارے شاید اللہ تعالیٰ نے بعض حاکمین علماء کے لیے مقدر فرمایا تھی، اس نے یہ اعزاز صرف علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کو بخشا۔ اور انہی کو اس کا مال بنایا اس کام میں ان کا کوئی سہم نہ تھا کہ قریب لکھاں تھیں و زیادہ جیسے کہ علامہ سیوطی نے اپنی کتاب ”جمع الجوامع“ میں فرمایا نظر آئے ہیں۔

جمع الجوامع کی وجہ تسمیہ اور سال تالیف :

”کمزور ممال کا بنیادی نکتہ“ ”جمع الجوامع“ حدیث کی موسوم کتابوں کی جامع ہے اس لیے یہ ”جمع الجوامع“ اور ”جامع کبیر“ کے نام سے بھی موسوم ہے۔ بعضی قرآن سے پتا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تالیف کا آغاز ۹۰۳ھ میں ہوا اور اختتام ۹۰۵ھ تک ہوا جو علامہ سیوطی کا سن وفات ہے، اس کی ترتیب تدوین کا کام ہوا ہے۔

”جمع الجوامع“ دو حصوں میں مقسم ہے، پہلے حصے میں قوی حدیثوں کو جمع کیا گیا ہے اور دوسرے حصے میں احادیث فعلیہ و خبریہ کا بیان ہے، علامہ سیوطی نے آغاز مقدمہ میں یہ تقریر فرمائی ہے۔

”جمع الجوامع کی قوی حدیثوں کا حصہ جس میں برہنہ کے کمال لفظ کو حذف بھی کی ترتیب سے احادیث کو نقل کیا گیا ہے کہ یہ پہلے کو پہنچاؤ میں نے بانی حدیثوں کو خواص شرط سے خالی بھی یا قوالوں حدیثوں کی جامع بھی کیا سب مراجعت وغیرہ پر مشتمل تھیں، جن میں سے کرا شروع کیا تا کہ یہ کتاب تمام موجود حدیثوں کی جامع بن جائے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا گراں قدر مجموعہ :

اس کتاب میں حافظ سیوطی نے تمام احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معر و استیعاب کا کارنامہ کیا ہے، موصوف فرماتے ہیں :

”فصحت فی جمیع الحوامع الاحادیث النبویہ ہا۔“

میر اور وہ تمام احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ”جمع الجوامع“ میں جمع کر کے ہے شیخ عبد القادر رشیدی رحمہ اللہ المتوفی ۱۳۵۵ھ ہجری ”الجامع“ میں علامہ سیوطی سے روایت کرتے ہیں :

يقول الدكتور عبدو جود علي وجه الارض من الاحاديث النبوية القولية والفعلية ما لا الف حديث وريف

فجميع المصنف منها ما ألف حديث في هذا الكتاب يعني ”الجامع الكبير“.

موصوف فرماتے ہیں، روئے زمین پر زیادہ سے زیادہ جزئی اور قطعی حدیثیں پائی جاتی ہیں، وہ لاکھ سے تجاوز ہیں، علامہ سیوطی نے ان

میں سے ایک ایک حدیثیں اس کتاب "فی" جامع کبیر" (مجمع الجوامع) میں جمع کی ہیں۔

کنز العمال کی عظمت و اہمیت:

"مجمع الجوامع" کی عظمت و اہمیت اور جامعیت و افادیت اپنی جگہ مسلم ہے تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس کی ترتیب پرگز ایسی تھی جس سے ہر خاص و عام کو اپنا چرچا لکھ ہو سکا، اس سے وہی حضرات مستفید ہو سکتے تھے اور ہو سکتے ہیں جنہیں متعلقہ حدیث کے داول کا نام معلوم ہو یا حدیث کا ابتدائی جزو یا وہ اس کے برعکس جنہیں ان باتوں کا علم نہیں، وہ کا حدیث کتاب کے استفادے سے قاصر ہیں۔ اس امر کا کہ حدیث اس ان کے سامنے عارف ہند کی سند و زنجیر علیٰ یقین کو ہوا، چنانچہ انہوں نے "مجمع الجوامع" کو اپنا ہفتہ پر مرتب کیا۔

کنز العمال کی فقہی اسلوب میں تجویب و تدوین:

شیخ علی نقی "کنز العمال" کی فقہی انداز میں تجویب و تدوین کا سبب بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"لکن عاربا عن فوائد جلیلة و منہاجان من اودان یكشف عنه حدیثا و هو عالم بمعہودہ لا یسکھ الا ان حفظ راس الحدیث ان کثرت اقوال و اسم راویہ ان کان لعلبا و لا یكون کذلک یصرعہ ذلک۔

و منہاجان من ازادان یحفظ و یضلع علی جمیع احادیث البیع مثلا و احادیث التصوف و المروءۃ و غیرہ۔ لہٰذا ہمکہ ذلک یضاد، لا اذا قلب جمیع الکتاب و رفقہ و رفقہ و هذا ایضا عسر جدا۔

لیکن (مجمع الجوامع) کا ہم نوامہ سے مخالفتی، تجملہ ان کے یہ کہ جو کسی حدیث کے مفہوم سے واقف ہوا اور اسے تلاش کرنے کا خواہشمند ہو تو اس کے لیے اس متعلقہ حدیث کا تلاش ممکن نہیں، نہ ان کے اس سے اس حدیث کوئی کاؤ و کلمہ جس کی اسے تلاش ہے، یا وہی یا وہی کا کام اگر وہ حدیث قطعی ہے تو پھر اس کی تلاش مشکل نہیں۔ اور جسے یا نہ ہو اس کے لیے تلاش نہایت مشکل ہے۔

انکی خواہش سے یہ ہے کہ جو یہ چاہے کہ خرید و فروخت، نماز یا زکوٰۃ وغیرہ کی تمام احادیث کا احاطہ کرے اور وہ ان سے واقف ہو تو اس کے لیے بھی یہ ممکن نہیں، مگر اس صورت میں کہ وہ بالاساتساب اپنی کتاب اور مکمل جلدوں کی ورق گردانی کرے اور یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ مذکورہ بالا سہاب کی بناء علی شیخ علی نقی نے "مجمع الجوامع" کے پہلے حصے "جامع صغیر" کو باب فقہ پر مرتب کیا، اور اس کا نام "شیخ العمال فی سنن الاقوال" رکھا۔

بعد از اس علی نقی ہند نے زوائد جامع صغیر کو اباب فقہ پر ترتیب دیا اور اس کا نام "علامہ ربیع اللہ، علی فی سنن عاتقون" رکھا۔

پھر ان دونوں کو یکجا کر کے "علیہ العمال فی سنن الاقوال" سے موسوم کیا۔ اور یہ سوانح موصوف نے کتاب کا ایک دھڑل کر لیا تو "مجمع الجوامع" کا دوسرا حصہ جو قطعی احادیث پر مشتمل تھا مرتب کیا، اور پوری کتاب کے اباب کو "جامع الامور" کی ترتیب کے مطابق درج فرمایا۔ پھر ترتیب دے کر اس کا نام "کنز العمال فی سنن الاقوال والاعمال" رکھا۔ اور ۹۵۵ھ میں مویا پوری کتاب "مجمع الجوامع" کو اباب فقہ پر مرتب کر کے اس سے استفادہ آسان کر دیا۔

عالم اسلام میں کنز العمال کی شہرت و مقبولیت:

شیخ علی نقی رحمانہ کے اس کام اور عظیم خدمت کی بناء پر احادیث نبوی کے اس مجموعہ، انجیل، ام اور جامع ترین مجموعہ حدیث کو جسے "کنز العمال" کے نام سے جانا جائے، امت میں بے پناہ شہرت و مقبولیت حاصل ہے۔ نہایت بڑی اور وہ ان کی نگاہ میں سے بے پناہ پذیرائی حاصل ہوئی۔ کتب حدیث میں اس کی عظمت و اہمیت اور افادیت ہر سطح پر مسلم ہے، کتب حدیث میں حضرت شیخ علی نقی کے طلوع دینی

جذبہ لہر اس عظیم کام کی اہمیت نے اس کی شہرت اور مقبولیت کو چار چاند لگا کر متعدد عظیم جلدوں پر مشتمل اس عظیم کتاب کو ذخیرہ حدیث میں جو مقام حاصل ہے وہ کسی تعارف کی محتاج نہیں۔

”کنز العمال“ اسلامی دنیا سے متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔ یہ پہلی مرتبہ مجلس دارۃ المعارف انطاکیہ حیدرآباد دکن سے ۱۳۱۶ھ میں۔ نو عظیم جلدوں میں مولانا جوہیہ ابراہیم حیدرآبادی کی تصحیح سے شائع کی گئی تھی۔

۱۳۸۲ھ/۱۹۶۶ء میں مطبع مجلس دارۃ المعارف انطاکیہ حیدرآباد دکن سے دوبارہ شائع ہوئی۔ بعد ازاں سو پچیس سال کی بیروت سے شائع کردہ بیانی اور مطبوعات کی تحقیق سے ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء میں ۱۶ عظیم جلدوں میں شائع کی گئی۔ اس کے بعد کئی دیگر اداروں سے شائع ہو رہی ہے۔ اس سے متعلق تفصیل عبدالجبار عبدالرحمن کی کتاب (خازن التراث العربی مطبوعہ جلد پھیر و عراق اور مشرقی پوسٹ ڈپان برکس کی کتاب ”مجموعہ مطبوعات مصریہ و مصریہ“) (مطبوعہ قاہرہ) میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

نذیر مرقی اور اسامہ مرشقی نے ”کنز العمال“ کا انگریزی ”انگریزی کنز العمال“ کی سنس لافز اور ان الفاظ کے نام سے دو مختصر جلدوں میں تیار کیا تھا جسے سو پچیس سال کی بیروت نے شائع کیا۔

کنز العمال کے اردو ترجمے کی ضرورت ہمیشہ محسوس کی جاتی رہی، مباحرت اور احادیث نبوی کی بعض دیگر اہم کتب نہ صرف اردو بلکہ دنیا کی کئی زبانوں میں ترجمے کے بعد شائع ہو چکی ہیں، کنز العمال بھی عظیم اور کئی جلدوں پر مشتمل اس کتاب کو اردو کے قالب میں ڈھلانا ترجمے کی تمام رعایتوں کو ملحوظ رکھنا اور اسے اعلیٰ معیار اور ذریعہ تزیین لکھنا میں شائع کرنا جس کی بدولت اس کی افادیت مزید عام ہو سکے واجب ایک عظیم سعی اور بڑی خدمت ہے، میری معلومات کے مطابق ”کنز العمال“ کا تمام وکالہ اور کئی عظیم جلدوں پر مشتمل اس عظیم ذخیرہ حدیث کا ترجمہ نہ صرف اردو بلکہ دنیا کی تمام عالمی زبانوں میں ہونا چاہئے اولین ترجمہ اس حوالے سے ملک کے معروف علمی و ادبی ادارے ”دارالاشاعت“ کے زیر محترم قیاد شرف علی لاقی مہار، ہیں کہ انہوں نے یہ عظیم خدمت انجام دی۔ بارگاہِ عرب حضرت میں دعا ہے کہ اہل عز و اہل ”مجمع البیاض“ کے سلف علامہ جلال الدین سیوطی (رحمہم اللہ) جن کی کتاب کنز العمال کا بیاداری مزین و مانتہ ہے، موصوفہ کتاب شیخ علی المصطفیٰ ابوحدی، مہتریم، مامر اور توحہ اس راہم المردف کے لیے بخشش و مغفرت کا ذریعہ اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت کا وسیلہ بنائے۔ ”کنز العمال“ کی شہرت و مقبولیت اور عظمت و افادیت کو مزید بڑھانے کے لیے (آمین)

مولانا ذاکر حافظ محمد علی، کراچی

۸ رجب المرجب ۱۴۳۰ھ

ہائے ہونے پر حق سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ طبع سازی کے ہونے پر حق سے ان باتوں کو ذہن نشین کر لو اور اپنے آس پاس لوگوں کو بھی خبردار کرو۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما
 قاضی ۱۰۰۰... آپ ﷺ سے چار امور کے متعلق تم کو وہ فرمایا تھا، لیکن پھر پانچ شمار کرانے اس کے جواب میں شارج بخاری کا رد میں
 بخال وحی اللہ علیہ فرماتے ہیں، چونکہ قاضیین و قاضیہ العیسیٰ تھے جن کی کتاب صغر سے بیکہ تجزیہ رجحانی تھی جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے
 بطور اخذ لاء کے انہیں کا حکم بھی فرمایا۔ اور ان کی آمد تک ہوئی اس کے متعلق قاضی میاشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ عبد اللہ بن مسعود
 کہہ کے نہ لے آئے آپ ﷺ کے کہہ کر طبع کو کچھ فریضے سے قبل آپ کی خدمت میں ہزاروں نعیم و سحر حاضر ہوئے۔ اور ان کی تعداد اسی ہزار تھی۔
 جن کے اسمائے گرامی کے لئے رجز جمع کیجئے۔ اللہ حاج عبدالرحمن السیوطی ج ۱ ص ۳۰۰

السبب ۱۰۰... عرب شکر کہہ کر کاندھ سے گھولھا کر کے اس میں شراب ملائے تھے جس سے شراب اچھی بنی تھی، اس کا نام حدیث میں اللہ یا
 استعمال کیا گیا ہے۔

المنقبو ۱۰۰... اور محمد کے بننے کی جڑ کو کھوکھا کر کے اس میں بھی شراب ملائی کرتے تھے اس کا نام حدیث میں باختر استعمال کیا گیا ہے۔ اور
 بیتہ و خم کے برتنوں پر بیز یا سرخ رنگ و جہرکول کی طبع سازی کر کے ان میں شراب ملائی کرتے تھے۔ اور درحقیقت یہ حکم شراب سے احتیاج و جب
 احتیاج ہونے کے لئے دیا تھا۔ کیونکہ حرم شراب کا حکم ہزار ہا بار ازل ہوا تھا کہ کہیں ان برتنوں سے دلیہ شراب کی طرف رجحان نہ
 جائے۔ اس وجہ سے جب عام مسلمانوں کے دلوں میں شراب کی نفرت اچھی طرح جا گری ہوئی تو آپ ﷺ نے ان برتنوں کے استعمال کی حالت
 اجازت مرحمت فرمادی۔ اب جہور علمین برتنوں کی ممانعت کی سختی کے قائل ہیں۔

۱۰۰... ہمیں چار باتوں کا حکم دیا ہوا ہے اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل کی عبادت کرو۔ جس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم
 کرو، زکوٰۃ دیکرو، رمضان کے روزے رکھو، ہر احوال بخت سے پانچواں حصہ ادا کرو۔ اور جس سے منع کرتا ہوں شراب کے لئے بناوئے گئے ان
 چار برتنوں کو استعمال نہ کرنے سے کہہ دے کہ برتن سے بہرہ ور ہونے کے لئے۔ ہر کول کے ساتھ طبع سازی کیے ہوئے برتن سے بھجور کی جڑ کے
 پائے ہونے پر حق سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ صلوات علیہ وسلم، مروی بن یوسف

۸... آدمی کے ایمان کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ کہے جس اللہ عزوجل کے رب ہوئے، اسلام کے رسول ہوئے، پر امنی ہو، اربعہ کے رسول ہونے
 پر ایمان لے۔ انکسیر النظر فی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

لذت ایمان نصیب ہونا

۹... جو شخص اللہ عزوجل کے رب ہوئے، اسلام کے رسول ہوئے، پر امنی ہو، اربعہ کے رسول ہونے پر ایمان لے، ایمان کا جزو پیکر ہو۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰... جس شخص نے تین کام انجام دیئے ہیں اللہ تعالیٰ اس نے ایمان کا جزو پیکر کیا۔ کھسارت نہ عزوجل کی عبادت کی، مال اللہ کا قرضہ کیا، دل کی توحش
 کے ساتھ ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی، پڑھا یا نہ پڑھا، نہ بے بختی۔ مریض نہ بے صبر نہ۔ لکھ اپنے اوسط بیکہ کمال دیا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ تم
 سے بہترین مال کا سال کرنا اور اللہ کی دل کا حکم کرنا پڑا ہے جس سے اپنے نفسوں کی بڑائی جانے کا حکم کرنا چاہیو اللہ عزوجل بروایت عبداللہ بن مسعود البصری
 اللہ عزوجل... اسی بڑی نونہ کو کہتے ہیں جس کے وقت کچھ ہوں اور اس کا عذاب نہ میں نہ ٹھہرتا ہو۔

اللذونہ... علیہا دل کو کہتے ہیں۔ اس لفظ اللہ نے ہی بنا ہے۔ جامع احادیث کی کتب میں اسی طرح لکھ کر ہے جبکہ بعض کتب میں اللذونہ
 اللذونہ الشرطہ المنجیہ ایسے بے گناہ و بے گناہ کہ ان کو اللہ نے اپنے تئیں جہت زیادہ بخشا ہو یا بہت زیادہ کرنی کے بتائی کہ میں میں کوئی
 کہتے ہیں۔

۱۱ ایمان نہاد در توحید سے خاص نہیں ہوتا، بلکہ ایمان تو وہ ہے جو دل میں داخل ہو جائے۔ اور عین اس کی تہہ پر کھڑے نہ گئے۔

لن لنجارا انفر دوس للہ بلعلی رحمۃ اللہ علیہ۔ اللہ تعالیٰ ہر بات اس وحی اللہ سے حدیث میں متواتر نہیں ہے مراد کھڑے ہونے سے ایمان کا قرار کہ مراد ہے۔ کیونکہ قرآن کے متعلق میں کسی تکمیل ہے۔ جیسے قرآن میں ہے۔ اے نفسانی اس یعنی جب آپ ﷺ قرآن کی حودت فرماتے ہیں۔ سو حدیث بان میں دل کی گہرائی میں ایمان کو داخل کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ لیکن حدیث ضعیف ہے۔

۱۲ ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی اور کوئی بندہ ایمان کی حقیقت اس وقت تک نہیں پاسکتا، جب تک کہ یہ بات اچھی طرح نہ جان لے، کہ جو صحبت اس کو پہنچی ہے وہ ہرگز چرک کرنے والی نہیں اور جو نہ پہنچی اور ہرگز چھپنے والی نہ تھی۔

مسند احمد۔ نظم اس فی الکفر۔ مرویات ابو النضر ابو جریہ رحمہ

الاکمال

۱۳ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل اس کے فرشتوں اس کی کتاب اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور اللہ پر بھروسہ کرنا۔

لقد انزل مرویات میں ہر بواہی وحی اللہ سے اور وحی اللہ سے

۱۴ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل پر ایمان آخیرت پر فرشتوں پر، کتاب پر انبیاء پر دعوت پر دعوت کے بعد اللہ کے دے پر ایمان لاؤ اور جنت، جہنم اور حساب و معزنی پر ایمان لاؤ اور اچھی بری فقیر پر ایمان لاؤ کہ اس کی صحبت تم سے یہ کام انجام دے دیا تو چھوٹا ایمان نہ تھے۔

مسند احمد۔ مرویات ابو عمرو رضی اللہ عنہ و ابوہدلیک رضی اللہ عنہ، اسانی، مرویات اس رضی اللہ عنہ ابن عساکر، مرویات حدیث ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

۱۵ جس شخص میں چار باتیں ہوں گی، مقتضی نجات ہوگا۔ اور جو شخص میں باتوں پر ایمان لایا اور ایک کو چھوڑ دیا، اہل شر و کافر ہوگا۔ اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں محمد ﷺ اللہ کا رسول ہوں۔ یہ کہ مرنے کے بعد اس کو ضرر اور فائدہ نہ ہوگا اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لائے۔ نجات، سعادت، ابن عساکر، مرویات ابو سعید۔

۶ چار چیزیں ایسی ہیں کہ ان پر ایمان لائے بغیر آدمی ایمان کا سر نہیں بن سکتا۔

۷ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲ میں اللہ کا سر نہ بول، جس نے مجھے حق کے ساتھ سمجھا ہے۔

۳ یہ کہ میں کو ضرر اور نفع ہے اور مرنے کے بعد ضرر اور فائدہ نہ ہوگا۔

۴ اور ہر طرح کی تقدیر پر ایمان رکھے۔ اس عساکر مرویات علی رضی اللہ عنہ

کونسا اسلام افضل ہے؟

۱۶ اسلام یہ ہے کہ تیروں اصنام لے آئے اور مسلمان تیری ذریعہ بہر اچھری کی نیکو است مخلوق ہو جائیں۔ آپ سے یہ چھ گیارہوں اسلام انش ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان اور دینت کیا کیا ایمان کیا ہے؟ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل اور اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں اور ہمت۔ کہ بعد وہاں چھ لائے۔ چارہوں ماہ۔ دریافت کہ کیا ان ساروں میں افضل ہے؟ فرمایا: ہجرت۔ دریافت کیا ہے؟ فرمایا: تم گناہوں کو چھوڑ دو۔ دریافت کیا کیا انوں میں ہجرت افضل ہے؟ فرمایا: اجاب۔ دریافت کیا کیا انوں میں اجاب کیا ہے؟ فرمایا: جو یہ ہے کہ جب کفار نے تمہارا مقابلہ ہو تو تم سے قتال کرو۔ دریافت کیا کیا انوں میں اجاب انش ہے؟ فرمایا: میں ہیں وہیں جو یہ کہ تمہارا بھی

یہ جانتے اور اس کا غور نہ کیا جائے۔ پھر ان کے بعد اوقاف سب سے افضل ہیں۔ دل یہ کہ کوئی انہی جیسا مل کر نہ رہے مقبول ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم، الطرسي في التكميل، برويت عبدو بن عبد، وحول نقات

۸۔ اسنام کی حقیقت یہ ہے کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرو، نماز پڑھاؤ، روزہ رکھو، زکوٰۃ دینا کرو، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا اگر اس کے سوا کسی شریک کی معیت ہو۔ عظیم، بزرگوار، فرخانی، فاضل و برکت جیسے اللہ تعالیٰ

۱۹ اسلام ٹائمز میں جڑے اور ایمان دہ قلم۔ ابن علی عیہ، پرومٹس ریسرچ، الف فہن

[illegible]

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر

۲۱۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور بیت اللہ کی تشریف آوری اور رمضان کے روزے رکھنا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابی داؤد، ابن عمر، عیسیٰ اللہ علیہ

۲۲۔ اس دین کی اصل اسلام ہے اور جو اسلام لے آیا، اس کی جان و مال محفوظ ہو گئے اور اس دین کا شون نماز ہے۔ اور اس کی سر بلندی بسوا سے اس کی شہس باس کا کر فضل ترین آؤ گی۔ الطیر ہی فکر الکبیر، ہر بات معاذ صی، نقد عہ

۲۳ اسلام پر عیب سے پاک ہے۔ اور دنیا کو ان تین بنیادوں پر قائم کیا ہے، جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے، جس نے انسان میں سے ایک کو بھی ترک کیا۔
کافر ہے۔ نہ کا خون خرابا ہے۔ لا الہ الا اللہ کی شہادت، طہر خضر غلامہ، مسلمان کے روزے۔ مسند احمد، بعض۔ عربیت اور عباسی رخصۃ، ۱۰۸
مسند ابوالخلیلی میں حضرت ابن عباسؓ کی اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد حضرت ابن عباسؓ کا یہ فرمان مشغول ہے کہ بقیہ ذکر اپنے ذوق اور
وہجت مال کے ہاں جو اوقات کرے تو وہ بھی کافر ہے مگر اس کا خون عباس نہیں۔ اور سید روایت الطبرانی فی التہذیب میں حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ
عہ عنہما سے ہے جس میں اسلام کی بنیاد کا ذکر ہے اور اس کی گئی ہے۔ مگر اس میں ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کا کیا موقف قول مروی نہیں ہے۔

۲۳۔ اسے خبر کی پہلی حالت میں اسلام لے آئے انہوں نے دو چابی کی شہادت دے اس بات کی کہ ہندو عزم و میل کے ساتھ کوئی مقبوضہ نہیں اور جس اندکار کو یہاں رہا ہے اور ہندوستان پر برطانوی بادشاہ کی حکومت ہے اس کے لئے اس میں مہاجرہ اور ہندو قوم کے ساتھ صلہ ہے۔ جس میں

۵۰ اسلام کا سچا فہم لازم کرنے، مذکورہ بالا کرنے، مہیت کلمہ کا حق کرنے اور مضامین کے روزہ رکھنے اور حیثیت سے جس نے کلمہ

۲۶ اسماعیلیت کے تہذیبی و تمدنی اثرات کے بارے میں اس کے ساتھ کسی کو شکریہ و تحسین ادا نہ کرنا کام کو غلط سمجھنا نہ کہ وہ درمیان کے دور ہے۔

الأكال

۷۔ اس امر کی غیبا پانچ چیزیں ہیں، لالہ، لالہ کی شہادت، نماز، اور رمضان کے روزے۔ جس شخص نے ان میں سے ایک کو بھی ترک کر دیا تو کافر ہے۔ (کافرانہ عقائد کے اظہار اور ان کے انکار پر روایت اربع عشر، ج ۱، ص ۱۷۷)

۲۸ اسلام کی بنیاد پر جو ہے: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ شہادت نماز کو، قرآن اور ماہیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان سے روزے رکھنا اور زکوٰۃ اور صدقہ و میل صابرانہ کس سے نظر آئے، فی الکفر بروایت نبی عمر و وحی اللہ

۲۹۔ اسلام کی تمام باغی چیزوں پر ہے، لہذا اللہ کی شہادت، اور زمین کی شہادت کہ محمدؐ اپنے مکہ بندے اور اس کے رسول ہیں

اور نماز کا حکم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اور چار اور صدقہ عمل صحاح میں۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۰ اسلام کی بنیاد اس چیز پر رکھی گئی ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دینی جائے اور جو کچھ آپ ﷺ اللہ کے پاس سے لائے ہیں، اس کا اقتدار کیا جائے اور اس بات کا اقتدار بھی کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو مبعوث فرمایا ہے، جہاد چاہی ہے اور جب تک کہ مسلمانوں کی آخری جماعت آئے، وہ بھی بغیر اللہ سے قتال کرے گی۔ ان کو اپنے مقصد سے کسی ظالم کا ظلم ہٹانے کا نہ کسی عادل کا عدل۔ وہ لا الہ الا اللہ کہنے والے ہوں گے۔ پس ہن کی، کبھی گناہ کی وجہ سے ٹھیکہ نہ کرنا۔ نہ کسی منہ پر شرب کا حکم مانا کرنا۔ اور اسلام کی بنیاد تقدیر پر رکھی ہے، کہ خدا اور بھی یہ باری، اس کے کہیں نہ سبب بندہ ہونے پر یقین رکھا جائے، ماہی لکھا، مروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۱ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد! اسلام کے دس حصے ہیں۔ اور عذاب و عاصی ہر وہ شخص جس کے پاس کوئی حصہ نہیں۔

پہلا لا الہ الا اللہ کی شہادت ہے۔

دوسرا نماز ہے، اور وہ پانچ گنی ہے۔

تیسرا زکوٰۃ ہے اور وہ فطرت ہے۔

چوتھا روزہ ہے، اور وہ جسم سے احوال ہے۔

پانچواں حج ہے، اور وہ شریعت ہے۔

چھٹا جہاد ہے، اور وہ خود ہے۔

ساتواں امر باللہ عرف ہے، اور وہ اللہ ہی ہے۔

آٹھواں نبی عن اللہ ہے، اور وہ وحیت ہے۔

نویں جماعت ہے، اور وہ طاعت ہے۔

دسواں اطاعت ہے، اور وہ اطاعت ہے۔

ابو نعیم محمد بن احمد العسلی، تاریخ طبرستان، لفظی من طریق مسند فی الدبری عن عبد القزازی عن معمر بن قنادہ عن انس رضی اللہ عنہ

۳۲ اسلام کے آٹھ حصے ہیں۔ اسلام ایک حصہ ہے، نماز ایک حصہ ہے، زکوٰۃ ایک حصہ ہے، بیت اللہ کا حج ایک حصہ ہے، جہاد ایک حصہ ہے، رمضان کے روزے ایک حصہ ہیں، امر باللہ عرف ایک حصہ ہے، نبی عن اللہ ایک حصہ ہے، اور عذاب و عاصی ہر وہ شخص جس کے پاس کوئی حصہ نہیں۔

اسلمی، بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حبشہ النعمان لابی بعلی، الدوافعی فی الاکرام، الطبرانی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۳ اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں اسلام میں فرض فرمائی ہیں، اگر کوئی ان میں سے ایک نہ کرے، تو وہ اللہ سے الگ ہے، اگر کوئی ان میں سے دو نہ کرے، تو وہ اللہ سے دور ہے، اگر کوئی ان میں سے تین نہ کرے، تو وہ اللہ سے دور ہے، اگر کوئی ان میں سے چار نہ کرے، تو وہ اللہ سے دور ہے۔

الکبیر للطبرانی مروایت عمار بن حزمہ و حسنہ، مسند اسمعيل الجوی بروایت زیاد بن جہم

۳۴ جس راستہ کی طاعت کے اسلام کی طاعت ہیں۔ انہیں میں سے ہے اللہ کی عبادت کرنا، امن کے ساتھ کسی کو شریعت نہ ظہم کرنا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، امر باللہ عرف اور نبی عن اللہ کرنا، نبی آدم کو سلام کرنا، انبیاء نے سلام کا جو سبب ہے، اور قریش نے تم پر درخت کیجیوں گے اور اگر انہوں نے سلام کا جواب نہ دیا تو قریش تم پر درخت کیجیوں گے اور ان پر امنست، دیان سے لئے غامض رہیں گے۔ اور جب تم میں سے کوئی ہو تو اہل خاندان کو سلام کرو۔ اور جس سے کوئی ایک حق نہ ہو، تو

اسلام کے حصوں میں سے ایک حصہ اس سے چھوٹ گیا۔ اور جس نے تمام کو چھوڑ دیا، بلاشبہ اس نے اسلام کو چھوڑ دیا۔

عمل بطور دلیلۃ لابن السنی الکبریٰ للطبرانی وجمعة الف علیہ بروایت ابن ہریرہ وروی عنہ

۳۵۔ میں تمہارے پاس خیر کے سوا کچھ نہیں لایا۔ میں تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم اللہ و اللہ کا شریک کی غیبت کرو۔ بات اور مزی جو نہ چھوڑ دو۔ دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھو۔ سال بھر میں ایک بار رمضان کے روزے رکھو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ اپنے والدین سے اس کی صداقت و درستی کو دیکھو اور اپنے غمخوار کو اس سے ندامت و رایت دہل میں مٹی کا مگر

۳۶۔ اے عدی بن حاتم! اسلام لے آنا مسلمان ہو جائے گا۔ یہ وقت کیا اسلام کیا ہے؟ فرما۔ یا لہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔ اور اللہ پر ایمان لے آؤ۔ مگر یہ جو چاہی ہو یا نہ ہو یا نہ پسند ہو یا نہ چاہے۔ اس عاجز و روایت ابن عدی

عدی بن حاتم کے اسلام کا قصہ

۳۷۔ اے عدی بن حاتم! اسلام لے آنا مسلمان ہو جائے گا۔ یہ وقت کیا اسلام کیا ہے؟ فرمایا: تم اللہ عزوجل اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ۔ مگر یہ جو چاہی ہو یا نہ ہو یا نہ پسند ہو یا نہ چاہے۔ اے عدی بن حاتم! یہ مسرت کا تم نہیں ہو سکتی۔ حتیٰ کہ سر نہی اور قہر کے خلاف نہ آئیں۔ اے عدی بن حاتم! یہ وقت آئے گا کہ ایک عورت حیرت سے تمہارا دل کرے گی۔ بیت اللہ کا اطراف کرے گی۔ اے عدی بن حاتم! یہ مسرت تو تمہیں ہو سکتی۔ حتیٰ کہ کھڑی ٹھنسی میں سے مگر اسی اٹھائے آئے گا جو عجب اطراف کرے گا کہ کوئی ایسا شخص نہ ملے گا جو اس کی قبول کرے۔ آؤ کہ دو شخص اس شخص کے زین پر بٹھائے گا کہ اس کا کھانا تو نہ ہوگا۔ کاش! تو نہ ہوگا۔ کاش! تو نہ ہوگا۔

لکھو للطبرانی وجمعة الف علیہ، النعطب، ابن عساکر، بروایت عدی ابن حاتم

حدیث کا پس منظر

یہ عدی بن حاتم شروع میں اسلام سے سخت بیزار تھے اور فرماتے ہیں: جب تک میں اسلام سے سروکار نہ ہوا تھا آپ بھیجی ذات نرانی سے متعلق میرے اندر سب سے زیادہ بغض بھرا ہوا تھا۔ پھر جب حضور نے ایک لشکر بڑی طرف روانہ فرمایا تو میں وہیں سے لڑا اور بہت میں شرم چلا گیا۔ وہیں بھی یہ اطلاع موصول ہوئی کہ خالد بن ولید ہماری طرف متوجہ ہونے کو ہیں، تو میں وہیں سے فرار ہو کر سرزمین رومی طرف فرار کر گیا۔ یہ تھے کہ اسلام سے اپنا دل بچانے پھر رہے تھے۔ مگر یہ بیت ان کے قدم میں ٹھس چاٹ چکی تھی۔ لہذا فرماتے ہیں میں سرزمین رومی میں تھا کہ میری چوڑھی میری تلاش میں وہاں پہنچ گئی۔ اور اپنی داستان سرائی کرتے ہوئے کیا اسے عدی بن حاتم نے نہیں چھوڑ کر یہاں پہنچ گئے اور سر پر نالہ بن ولید نے لشکر کشی کی اور ہم کو قید بنا کر حضور کی خدمت میں پہنچا دیا آپ کا کھانا میرے پاس سے لڑا ہوا میں نے عرض کیا اب مجھ سے میرے والد ملے گا کہ وہ مجھے خود میرے گھر لے جائے گا۔ میں نے چھوڑ گئے ہیں مجھے تو آزادی بخشی دیجئے؟ آپ نے فرمایا: تمہارے گھر کوں ہیں؟ میں نے عرض کیا: عدی بن حاتم! آپ نے فرمایا: وہ اللہ ہوں ان کے رسول سے لڑا ہوا ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے تشریف لے گئے اور عرب کوئی شخص نہ فرمایا میں ہم تک پہنچا۔ مگر وہاں پہنچا آپ کے پاس نہ کوئی مال پہنچا تو آپ نے مجھے یہ سواری جس پر میں سواری ملایت کی اور میں تمہارے پاس پہنچا آئی۔ جبکہ عدی بن حاتم فرماتے تھے کہ اسے اسلام سے اپنے حصہ کا امن مگر جو انہیں تمہاری قوم کا کوئی فرد نہ تھے ان کے حصول میں تم سے بہت تاملے جانے۔ آخر میں ان کے اسرار پر لوٹ آئے۔ جب میں یہ پہنچا تو لوگوں میں غلط فہمی پھیل گئی کہ عدی بن حاتم نے یہ قسم کھائی کہ عدی بن حاتم آگئے ہیں حضور کی خدمت میں پہنچا آپ نے فرمایا: اے عدی بن حاتم! تم اللہ ہوں ان کے رسول سے کیوں بھاگے مگر بت نہ دیا میں نے عرض کیا میں اپنے دین کو لئے مجھ کو باپوں آپ نے فرمایا میں تمہارے دین کو جانتا ہوں تم اسلام سے غلطی میں لگے اصرار کرتے ہو کہ اسلام کے منہ بند اس پہری اور غربت دانی کا حکم دیتے۔ وارکھو ایک ایسا وقت ضرور آئے گا کہ اے عدی بن حاتم! یہ مسرت تو تمہیں ہو سکتی (حتیٰ کہ

کمری اور قیصر کے خزانے فتح ہوں۔ اسے بھی بنی حاتم انہیں وقت آنے کا کہ ایک عورت خیر سے تہا جل کر سہیت ہند کا طواف کرے
ٹی اسے بھی بنی حاتم قیصر کا تم نہیں ہو سکتی۔ حتیٰ کہ کوئی شخص اس سے بھرا تھیلہ اٹھائے آئے گا اور کعبہ کا طواف کرے گا، مگر کوئی ایسا شخص
نہ ملے گا جو اس مال کو قبول کرے۔ آخر کار وہ شخص اس تھیلے کو زمین پر ملتا ہوا پکارے گا: کاش! (تو نہ ہوتا) کاش! (تو نہ ملتا)۔

آخر ہند نے اپنے ظہیر کے خزانوں کو جمع کر دیکھا۔ اور جس اسلامی لشکر نے کمری کے خزانے پر غارت گری کی میں ذات خود اس میں
لشکر میں شریک تھا اور میں نے اس کی عورت کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا جس نے خیر کے دروازہ مقام سے تہ تہا جل کر بغیر کسی خوف و خطر کے
کعبہ کا طواف کیا۔ اور رضا کی قسم آپ بھی کسی تیسری بات بھی دوزخ کی ساقی ہوئی اور ہزار مسلمانوں پر کشادگی کا ایسا وقت آئے گا کہ کوئی مال
کو قبول کرنے والا نہ ملے گا۔ علامہ ابن الجوزی الاوسط ج ۱ ص ۳۶۰

۳۸ اسلام یہ ہے کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ
کا حج کرو، مگر اس تک جانے کی راحت ہو، مستحکم، بوداؤ، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۳۹ اسلام یہ ہے کہ تم اپنی ذات خدا کو مل کے پورے دے دو، ادا و شہادت دو کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں، دو تہا ہے اس کا کوئی شریک
نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بندہ اس کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، اور بیت اللہ کا حج کرو،
آخر اس تک جانے کی راحت ہو، مگر تم سے یہ کام ہر نبی و رسول کے لئے قرآن میں ملے ہوئے ہے۔ محمد، احمد، نسائی، بروایت عمر رضی اللہ عنہ
۴۰ علامہ ابن ماجہ، بروایت ابو عمرو و ابو مالک و حسن بن علی عیسیٰ بنانی، بروایت انس رضی اللہ عنہ، ابن عساکر، مرویات عبدالرحمن بن عوف

۴۱ اسلام یہ ہے کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، بیت اللہ کا حج کرو، چار بات سے
فصل کرو۔ وضو کا مل طریقے سے کرو، رمضان کے روزے رکھو۔ ابن حبان، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۴۲ اسلام شہادت ہے اس بات کی کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ عزوجل کا رسول ہوں، اور یہ کہ تم اچھی بری تمام
قدیروں پر ایمان لاؤ، تسانی، بروایت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

۴۳ اسلام یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی نبی کا شریک نہ ٹھہرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، روزے رکھو، حج ادا کرو،
اور باہر جہنم۔ حتیٰ کہ اگر تم جہنم کو دیکھنا چاہتے ہو، جہنم کے آگے آئیے، جہنم کو چھو دو، اس نے اسلام کا ایک حصہ چھوڑ دیا، ہر شخص
نے سب کو چھوڑ دیا۔ اس نے اسلام کو اس پیش قدمی پر اپنا حصہ مستحکم کر دیا، بروایت ابو عمرو رضی اللہ عنہ

اسلام کے دس حصے ہیں

۳۳ اسلام کے دس حصے ہیں۔ اور ہر روز دو دفعہ جس کے پاس کوئی حصہ نہیں۔

پہلا۔ لا الہ الا اللہ کی شہادت، اور یہ ملت سب۔

دوسرا۔ نماز اور یہ فطرت ہے۔ پرانی منتخب کنز العمال خزانہ ہے۔

تیسرا۔ زکوٰۃ ہے، اور وہ اس کی پانچ گئی ہے۔

چوتھا۔ روزے، جو ہر روز ہر آدمی کی آگ سے بے حال ہے۔

پانچواں۔ حج ہے، اور وہ شریعت ہے۔

چھٹا۔ جہاد ہے، اور وہ غزوہ ہے۔

ساتواں۔ امر بائع و نہی بائع، اور وہ ادا دینی ہے۔

آٹھواں۔ نیکی میں لگنا ہے، اور وہ جہاد ہے۔

نواسی بتاوا کہ مسلمان ہے اور وہ اہل سنت ہے۔

۱۳ سال احانت ہے۔ اور وہ اہل سنت ہے۔ لفظ اہل فی الکبیر و الاوسط، مروی ہے کہ خاص و عامی اللہ علیہ السلام اہل سنت ہیں۔ ایک راوی کہ حدیث میں آیا ہے کہ وہ اہل سنت ہیں۔ جو اس وقت حدیث میں۔

۱۴ اس وقت میں کہتا ہے کہ اہل سنت ہیں۔ اور وہی دل میں کہیں کہیں اہل سنت کہتے ہوئے۔

۱۵ حدیث احمد، نسائی، مسلم، ابی یوسف، روایت نسائی و عامی اللہ علیہ السلام حدیث میں کہتے ہیں کہ وہ اہل سنت ہیں۔

۱۶ آگاہ و ناگاہ کہ اس سال کے بعد چھٹے کے لیے کھوئے پروردگار کی عہدت ہوئی۔ انہی کا شمار ان میں ہے۔ ۱۷ رمضان روزہ رکھو۔

۱۸ بیت اللہ کا حج کرو۔ جس کی کوئی کے ساتھ اپنے اس سال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہو اور جب تمہیں کوئی کلمہ دے، جو اہل سنت (برطانیہ) کے

۱۹ (۱۲ سال) اپنے تمام کلمہ پڑھاؤ۔ اپنے پروردگار کی خدمت میں داخل ہو جاؤ گے۔ محمد بن نصر، مروی ہے کہ عامی اللہ علیہ السلام

۲۰ اپنا کلمہ پڑھیں گے؟ اپنے پروردگار کی خدمت میں کرو۔ ۲۱ زکوٰۃ ادا کرو۔ ۲۲ سیدہ کے روزے رکھو۔ اپنے مولیٰ کی زکوٰۃ ادا کرو۔ اور جب تمہیں

کوئی کلمہ دے، (برطانیہ) کے کلمہ پڑھاؤ۔ اپنے تمام کلمہ پڑھاؤ۔ ۲۳ اپنے پروردگار کی خدمت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۲۴ حدیث احمد، ابن مسیح، ابن حبان، الدارقطنی، مستدرک، سنن سعد، سنن منصور، مروی ہے کہ عامی اللہ علیہ السلام

۲۵ تمہارا مولیٰ کی خدمت میں کرو۔ جس کے ساتھ کلمہ پڑھاؤ۔ ۲۶ تمہارا مولیٰ زکوٰۃ ادا کرو۔ اور جب تمہیں کوئی کلمہ دے، (برطانیہ) کے کلمہ پڑھاؤ۔

۲۷ عام ہے۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہی ہے تمہارا کلمہ پڑھاؤ۔

۲۸ ابن مسیح و عامی اللہ علیہ السلام، حدیث احمد، مستدرک، سنن سعد، سنن منصور، مروی ہے کہ عامی اللہ علیہ السلام

۲۹ اس وقت کہیں کہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کے

پروردگار کے آپ کس چیز کے ساتھ مبعوث فرمایا؟ آپ نے فرمایا کہ جو آپ عزت فرماتے ہیں۔

۳۰ کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔

۳۱ اہل سنت پر تو یہ ہے۔ وہوں بھائی بھائی ہیں۔ یہ ہمہ گیر ہیں۔ یہ ہر کھو گئی شے کے مسلمان ہو جاتے ہیں۔ بعد اللہ تعالیٰ اس کے کہ

۳۲ اس وقت کہیں کہیں ہے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔

۳۳ حدیث احمد، نسائی، مستدرک، مروی ہے کہ عامی اللہ علیہ السلام

۳۴ اس وقت کہیں کہیں ہے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔

۳۵ حدیث احمد، نسائی، مستدرک، مروی ہے کہ عامی اللہ علیہ السلام

۳۶ اس وقت کہیں کہیں ہے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔

۳۷ اس وقت کہیں کہیں ہے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔

۳۸ اس وقت کہیں کہیں ہے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔

۳۹ اس وقت کہیں کہیں ہے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔

۴۰ اس وقت کہیں کہیں ہے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔

۴۱ حدیث احمد، نسائی، مستدرک، مروی ہے کہ عامی اللہ علیہ السلام

۴۲ اس وقت کہیں کہیں ہے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔

۴۳ اس وقت کہیں کہیں ہے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔

۴۴ اس وقت کہیں کہیں ہے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔

۴۵ اس وقت کہیں کہیں ہے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔

۴۶ اس وقت کہیں کہیں ہے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔

۴۷ اس وقت کہیں کہیں ہے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔ اور ان کے لئے کہہ دے کہ وہی ذات و صفات و کلمات کے ساتھ ہیں۔

پس حضرت ایک شخص نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ مجھے شکیست فرمائیے تو آپ ﷺ نے خود وہ بالا بات ارشاد فرمائی تھی۔

۵۱ کیا تم جانتے ہو یہ کون ہیں؟ یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ تمہیں تمہارا دین دکھانے کے لیے ہیں۔ ان کی باتوں کو محفوظ کر لو۔ قسم ہے جس ذات میں جس کے قبضے میں میری جان ہے، جب سے یہ میرے پاس آیا شروع ہوئے ہیں کبھی بھی مجھ پر شبہ نہیں ہوئے، اسوائے اس مرتبہ کے۔ اور اسی مرتبہ میں نے ان کو اس وقت پہچان لیا جب وہ نہ سوز کر رہے تھے۔ لیکن حقیقی مروا بہت امر عموماً وہ عہد حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آکر وہ بیشتر حضرت مدیہؓ کی مجلس میں تشریف لاتے تھے۔ اور جب بھی تشریف لاتے آپ ﷺ وہ روز و رات کی باتوں کو بیان لیتے۔ مگر اس مرتبہ پہچان نہ کی۔ اور یہ ہی مشہور واقعہ ہے۔ جس میں حضور ﷺ نے یہ شبہ نہ کرنا ارشاد فرمایا تھی۔

فصل دوم..... ایمان کے مجازی معنی اور ایمان کے حقیقی

۵۲ ایمان کے ستر سے کچھ زیادہ ہے۔ سب سے افضل لا الہ الا اللہ، اور سب سے اعلیٰ ہے سے تکلیف دہ پنج کا بیان نہ پڑتا ہے۔ اور یہ ایمان کا ایک شعبہ ہے مسلم، اور داؤد، نوحی، اس واسطے بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۳ ایمان کے ستر سے کچھ زیادہ ہے۔ اور پانچ ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ بخاری بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۴ ایمان کے چھ کھڑے دارے ہیں۔ ترجمہ مروا بہت امر عموماً وہ عہد حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آکر وہ بیشتر حضرت مدیہؓ کی مجلس میں تشریف لاتے تھے۔ اور جب بھی تشریف لاتے آپ ﷺ وہ روز و رات کی باتوں کو بیان لیتے۔ مگر اس مرتبہ پہچان نہ کی۔ اور یہ ہی مشہور واقعہ ہے۔ جس میں حضور ﷺ نے یہ شبہ نہ کرنا ارشاد فرمایا تھی۔

مسند ابو یوسف علی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

عہد نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

۵۵ ایمان کے ستر سے کچھ زیادہ دارے ہیں۔ اور سب سے اعلیٰ راستہ سے تکلیف دہ پنج کا بیان نہ پڑتا ہے۔ اور سب سے اعلیٰ لا الہ الا اللہ ہے۔

نور علی، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۷ ایمان میرا اور تمہاری قسم کا نام ہے۔ مسند ابو یوسف، الطبرانی فی الکبیر، فی مکتوب الاحادیث بروایت مسلم رضی اللہ عنہ

۵۸ ایمان حرام، شریعت اور نفسانی خوبشات سے مفقہ اور پاک آسمانی کا نام ہے۔ واللہ اعلم بالصواب، بروایت محمد بن جعفر بن عبد العزیز بن مرسلہ

۵۹ ایمان اور عمل دو چیزیں ہیں۔ دونوں بائیک چیز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی ایک کو دوسرے کے بغیر قبول نہ فرمائے گا۔

السنة لابن شاہین، بروایت علی رضی اللہ عنہ

اس لئے کہ ایمان جو خدا کی تلقین کا نام ہے، تلقین کے بغیر قائم نہ ہوتا ہے۔ اور ایمان جو تمہاری تلقین کا نام ہے اس کے بغیر عمل کا فائدہ ضروری نہیں ہو سکتا۔

۶۰ ایمان اور عمل دو چیزیں ہیں کوئی ایک دوسرے کے بغیر درست نہیں رہ سکتا۔ اس واسطے بروایت محمد بن عوف بن مرسلہ

۶۱ ایمان، نصف حصوں کا نام ہے نصف مہر میں ہے اور نصف شکر میں۔ شعب الایمان للشیخ، بروایت نسو رضی اللہ عنہ

لوگوں کی دو قسمیں ہیں نوت و آسمانی کے پروردگار ان کے لئے شکر بابت اور ہے۔ اور مشقت و مصیبت کے آزار و ان کے لئے مہم باعث اور ہے۔

۶۲ جب تم میں سے کسی سے اس کے بھائی کے بارے میں پوچھا جائے کہ کیا وہ مومن ہے؟ تو اس کا اس نے ایمان میں شک نہ کرنا چاہتا ہے۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت عبد اللہ بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ

۶۳ سب سے سلامت آدمی وہ ایمان والا مسلمان ہے جس کی زبان اور ہاتھ دوسرے مسلمان محفوظ ہیں۔ لیکن زبان بروایت جابر رضی اللہ عنہ عہد نبوت صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

۹۳ سب سے کامل ایمان والا شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ مستور گنگہ، پرواہت جلیو، ص ۱۰۵، ج ۱

۲۵۔ مسلمان اعلان ہے کہ فرما نہیہ فتحہ سے ماسن ہو جائے اور سب سے اعلیٰ اسلام یہ ہے کہ انسانیت ہے جسے اتحاد اور تہذیبی زبان سے محفوظ ہو جائے اور سب سے اعلیٰ ہجرت یہ ہے کہ تم جہاد میں کو چھوڑ دو اور سب سے اعلیٰ جہاد یہ ہے کہ تم عیسوی ہو جاؤ اور تہذیب اور تہذیبی زبان سے محفوظ ہو جائے۔

الطرحی دلاؤ سدا برو ایسہ ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ابن ابی قحافہ نے بھی اپنی تاریخ میں اس کو روایت کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے: اور سب سے اعلیٰ زہد یہ ہے کہ اپنی روزی پر تمہارا ادلی
 و ملکن: اور سب سے اعلیٰ رعب ہے کہ تمہارے خدا تعالیٰ سے دین و دنیا کی عاقبت کا سوال کرو۔

۶۶۔ سب سے افضل ایمان یہ ہے کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے۔

الطراسی فی الکبیر، النعلیہ لای نعیدہ موریت عبادۃ من العبادت
مضمون حدیث اثنا عشر ایک دفع بات پر محتمل ہے لیکن اس کے ایک دواوی رکھ کر آیا گیا ہے۔

۷۶۔ ایضاً ان کا افضل زوج یہ ہے کہ تم کو خدا عزوجل ہی کے لئے صحبت کر دینے کو قبول کر لیں اور وہ اپنے رب کی طرف سے کرمی
و طرب اقلریں رکھو اور جو چیز اپنے لئے پسند کر دو ہوسوں کے لئے بھی پسند کر لیں اور جو چیز اپنے لئے پسند کر دو ہوسوں کے لئے بھی واپس نہ
کر لو اور جس بات پر از خود غصہ ہو اس پر غصہ نہ کرو اور جو چیز اپنے لئے پسند کر دو ہوسوں کے لئے بھی پسند کر لیں اور جو چیز اپنے لئے پسند کر دو ہوسوں کے لئے بھی واپس نہ

۲۸ ایمان ہی پانچ چیز کی پاسکی ہیں تاکہ کوئی شخص ایمان میں سے کوئی نہ ہوتا اس کا ایمان ہی نہیں، عقلم یعنی کے آگے سر تسلیم خم کرنا، فیصلہ لگانی پر رنجی پر ہزار ہا نامے آج کل کو غور واصل کے سپرد وعاہدہ غور واصل پر مجبور و سرکارناہ مصیبت کے پہلے جھکے میں ہر مرد مراد۔

مقام ایمان سے نکلیز ایمان کی نفی نہیں ہے، بلکہ ایمان کامل کی نفی ہے۔ اور مصیبت کے پہلے مجھے جس عبرت ناک فرمان میں جواب تھا، موت پہم کی تحقیر کے وقت بھی ارشاد ہوا تھا۔ جس کے ضلوعی علامت میں جگر درد اٹھ خیر فرماتے ہیں، ارادہ الا دکام اور مسلم میں کسی صدمہ کا آثار ہے۔ اس صورت میں بڑھت صدمہ کے ناز ہوئے راجہ ہوگا۔ لیکن کامل اگر پہلے صدمہ کے وقت ہی ہوگا۔

۶۹ انسان کی زندگی چار باتوں میں ہے حکم الہی پر صابر رہنا، تقدیر پر راضی رہنا، مفاسد کے ساتھ اللہ عزوجل پر توکل کرنا اور پورے روزگار میں اللہ پر بھروسہ کرنا۔ العبد لایمعیب۔ سنن سعد بن مسعود۔ روایت ابو اسود رضی اللہ عنہ

۷۰۔ تم میں سے ہر ایک کو وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جسے تک کہ اس کے نزدیک میری امت کی اولاد میں سے، اللہ اور تمام انسانیت سے زیادہ محبوب شہ جو ہو جائے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، بیروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ
ایمان کی لگنی کے کل ایمان کی لگنی مراد ہے۔

۱۔ قسم بتائیں: اے نبی! جس کے قبضے میں میری پادشاهی ہے، تم مجھ سے کوئی اس وقت تک نہ لے کرے کہ میں تم سے کہوں کہ تم میری پادشاهی کی کوئی چیز چھو کر لو۔

۷۔ جس شخص میں شہناہ جیہی ہو اس کی مٹھیا ایمان کا آئینہ چمکے گا۔ لہذا اس کے سوا سے زیادہ مٹی پڑا اسی لڑکھوپہ ہو۔ آپ انیت سے بچنے کی بجائے آج اس میں حمل پہناؤ، گھجپ بہہ۔ پور کسی سے محبت کر۔ تو ان خرد و صل کے لئے خرد و صل سے کہہ۔ تو ان خرد و صل کے لئے۔

سورہ، الکہف للطبرانی، مرویات اسی وحی اللہ عنہ

۴۳۷۔ فاضل ایمان صبر اور فداپنشی کا نام ہے۔ الفاریخ مضحکہ خیز، مس حلیت، غلبہ میں ایوہ، ملہ بھی، عمر عقل پر پای۔

۷۵ اُنسُلِ اِبْنِ اِحْمَا اَخْلَاقِ ہے۔۔ لفظ غنی فی الکسر، جر و ایت، محرز بن عبیدہ

۷۶ افضل اسلام والا وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان کو نواہر ہیں۔

بخاری، مسلم، ترمذی، مسندی، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، الطبرانی فی الکبیر، زیادت بخاری، مسندی، ابو داؤد الطبرانی، الترمذی، عبد بن حمید، مسند ابن عسلی، الطبرانی فی الاوسط والاصغر بروایت جابر رضی اللہ عنہ، الطبرانی فی الکبیر، بخاری و مسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۷ افضل اسلام والا وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان کو نواہر ہیں۔ اور سب سے کامل ایمان والا شخص وہ ہے جس نے اخلاق سب سے اچھے بنیں اور سب سے اچھی نماز وہ ہے جس میں قیام ہو بل ہو۔ اور سب سے افضل صدقہ و خیرات کا ہے۔

۷۸ اللہ تعالیٰ کے ایک سوستر اخلاق ہیں۔ اگر کوئی ایک اخلاق کے ساتھ بھی خضع ہو گیا رخصت میں داخل ہوگا۔

۷۹ ابو حامد، بروایت عثمان رضی اللہ عنہ
حدیث ضعیف ہے۔

۸۰ اللہ تعالیٰ کے ایک سوستر اخلاق ہیں۔ اگر کوئی ایک اخلاق کے ساتھ بھی خضع ہو گیا رخصت میں داخل ہوگا۔
ابو داؤد الطبرانی، المسند ابن عسلی، بروایت عثمان رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ضعیف ہے کونہ کلام بالا۔
۸۱ اللہ عزوجل کی ایک ہزار چوبیس سو رک ہے جو عرش کے نیچے رکھی ہے۔ جس میں لکھا ہے:

”میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں سب سے بڑھ کر دم کرنے والا ہوں میں نے تم کو اس سے کچھ بڑھ کر خلق پیدا کئے جو نفس ان میں سے کوئی ایک ملحق کے ساتھ اور ایمان لائے اللہ کی شہادت کے ساتھ آئے گا جنت میں داخل ہوگا۔“

الطبرانی فی الاوسط و ابو یوسف فی العلفۃ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

توحید کا اقرار کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہونا

۸۱ اللہ تعالیٰ کے تین سو پندرہ اوصاف ہیں۔ اور نفس کی ذات فرماتی ہے: میری عزت کی قسم! اگر کوئی بندہ میرے پاس اس حال میں آئے کہ میں اوصاف میں میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں تو اس کو شہدے میں ضرور دھکیں کروں گا۔ (الحکیم، سراج منیر، ص ۱۰۷)

۸۲ جس عزا میں کے سامنے ایک لوح مبارک ہے جس میں تین سو پندرہ اوصاف ہیں جن میں فرماتے ہیں میری عزت و جلال کی قسم میری وحی بندہ ان اوصاف میں میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا تاہو آئے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ حد من حید، بروایت عمر سعد

۸۳ ایمان تین سو تیس اوصاف کا نام ہے۔ اگر کوئی ایک کے ساتھ بھی خضع ہو گیا رخصت میں داخل ہوگا۔

الطبرانی فی الکبیر و الاوسط، ابن حبان، ابن السخار، بروایت الجعفی، مسند عبد الرحمن بن عبد بن ابیہ عن حدیث
۸۴ ایمان کے سفر کا پتھر دروازے میں سب سے اعلیٰ لالہ اللہ تعالیٰ ہے اور سب سے ادنیٰ راستہ تکلیف و پیچ کا بنا، چاہے اور دیا وین

کلا یک شجر ہے۔ ابن حبان، بروایت الجعفی، ابن عبد الرحمن بن عبد بن ابیہ عن حدیث و خضع
۸۵ آدمی سو گنا گنہگار ہو گا۔ حتیٰ کہ اس کا دل اس کی زبان کے برابر نہ ہو جائے اور اس کی زبان دل کے برابر نہ ہو جائے۔ اور اس کا عمل اس کے قول کی مخالفت نہ کرے۔ اور اس کا دلی اس کی گفتگو سے محفوظ نہ ہو جائے۔ ابن دلال فی سکرہ الاخلاق

۸۶ پھر ایمان اسی شخص کے دل میں ٹھہرتا ہے جو اللہ عزوجل سے محبت رکھتا ہے۔

البیہقی، ابن شعار، بروایت ابو حویرہ رضی اللہ عنہ

۸۷ ایمانِ تجرہ ہے اس کی زیست میں جہانِ کائنات کی تفسیر ہے۔

۸۸ میں افسانہ بروایت سرِ ہریرا، وحیِ اللہ علیہ النور الباطنی فی مکارم الاخلاق بروایت وہب امین علیہ
تہنِ چتریں ہیں ایسی۔ یہ تعلق کچھ نہیں۔ نگہِ حق میں فرج کرنا، عالمِ کلام کرنا اور اپنے نفس سے افسانہ کرنا۔

۸۹ سرِ حامد۔ لطیفی فی النظم العزیز، بروایت حنا، وحیِ اللہ علیہ
دارے میں سے جوق ہے کہ ترنجِ حق ہے۔

۹۰ تمیں افسانوں کو جس نے چھ کر دیا، شہر اس نے ان کی اہمیتوں کو چھ کر دیا، گدائی میں فرج کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر
سرِ کرنا۔ افسانہ بروایت حنا، وحیِ اللہ علیہ

فرج کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر
نے خود مرے وقت میں چھ کر دیا، شہر اس نے ان کی اہمیتوں کو چھ کر دیا، گدائی میں فرج کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر
کافِ حق کرنا، وہ حق ہے۔

۹۱ اور اپنے نفس سے افسانہ کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر
فرج کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر
نے خود مرے وقت میں چھ کر دیا، شہر اس نے ان کی اہمیتوں کو چھ کر دیا، گدائی میں فرج کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر

۹۲ جس نے اپنے وقت میں چھ کر دیا، شہر اس نے ان کی اہمیتوں کو چھ کر دیا، گدائی میں فرج کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر
یقیناً اس نے افسانہ کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر

۹۳ افسانہ بروایت سرِ کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر
افسانہ بروایت سرِ کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر

۹۴ تمیں سے کوئی اس وقت تک کہ اس نے افسانہ کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر
افسانہ بروایت سرِ کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر

۹۵ تم میں سے کوئی اس وقت تک کہ اس نے افسانہ کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر
افسانہ بروایت سرِ کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر

۹۶ افسانہ بروایت سرِ کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر
افسانہ بروایت سرِ کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر

۹۷ افسانہ بروایت سرِ کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر
افسانہ بروایت سرِ کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر

۹۸ افسانہ بروایت سرِ کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر
افسانہ بروایت سرِ کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر

۹۹ افسانہ بروایت سرِ کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر
افسانہ بروایت سرِ کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر

۱۰۰ افسانہ بروایت سرِ کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر
افسانہ بروایت سرِ کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر

۱۰۱ افسانہ بروایت سرِ کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر
افسانہ بروایت سرِ کرنا، جو مصروفِ عام سے افسانہ بروایت سرِ کرنا، اپنے نفس سے افسانہ کرنا، اور ہر

اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت و نفرت کرنے لگے تو وہ اللہ عزوجل کی جانب سے ولایت کا مستحق ہو گیا، اور میرے بندوں میں سے میرے اولیاء اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب بندے وہ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں ان کا ذکر کرتا ہوں۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمرو بن الحمق

۹۹۔ بندہ ایمان کی حقیقت کا اس وقت تک اقرار نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا قصہ اور نارا نفسی اللہ عزوجل کے لئے نہ ہو جائے پس جب یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو وہ ایمان کی حقیقت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور میرے محبوب اور میرے اولیاء وہ لوگ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں ان کا ذکر کرتا ہوں۔ الطبرانی فی الاوسط، بروایت عمرو بن الحمق

اللہ کے لئے محبت اللہ کے لئے نفرت ایمان کی علامت ہے

۱۰۰۔ بندہ کامل طرح ایمان کا اقرار اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی محبت و نفرت اللہ عزوجل ہی کے لئے نہ ہو جائے پس جب وہ اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت و نفرت کرنے لگے تو وہ اللہ عزوجل کی جانب سے ولایت کا مستحق ہو گیا، اور میرے بندوں میں سے میرے اولیاء اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب بندے وہ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں ان کا ذکر کرتا ہوں۔

مسند احمد، بروایت عمرو بن الحمق

۱۰۱۔ کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ دوسرے انسانوں کے لئے بھی وہی بھلائی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، سنن سعید ابن منصور، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲۔ کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ یقین نہ کرے کہ جو نصیحت اس کو پہنچی ہے وہ چوک جانے والی نہ تھی اور جو نہیں پہنچی وہ پہنچنے والی نہ تھی۔ ص ۲۱، الطبرانی فی الکبیر، ابن عساکر، بروایت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

۱۰۳۔ ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے اور کوئی بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ دوسرے انسانوں کے لئے بھی وہی بھلائی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی ایذا دہ سازشوں سے مامون نہ ہو جائے۔

ابن عساکر، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۴۔ کوئی بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ دوسرے انسانوں کے لئے بھی وہی بھلائی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ ابن جریر، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵۔ اسلام کو آراستہ کرو، اس طرح کہ تم اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت کرو اور اللہ عزوجل ہی کے لئے نفرت۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الاحیاء بروایت السمر

۱۰۶۔ کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کو مکمل نہیں کر سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اور جب تک کہ اپنے مذاق اور شجیدہ پن میں بھی اللہ عزوجل سے نزاع ہے۔ المعرفۃ لابی نعیم بروایت ابی مہلبہ الدارمی

۱۰۷۔ کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کو مکمل نہیں کر سکتا جب تک کہ اس میں تین قصباتیں نہ پیدا ہو جائیں تگلدت میں فروغ نہ کرنا، اپنے نفس سے انصاف کرنا، اور سلام کرنا۔ الحرانی فی مکارم الاخلاق، بروایت عمار بن یاسر، الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۸۔ کھانا کھلاؤ، اور ہر ایک کو سلام کرو خواہ جان پہچان ہو یا نہیں۔

احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ اسلام میں کیا چیز بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ان کو مکہ مکرمہ والا جواب ارشاد فرمایا تھا۔

فصل سوم..... ایمان و اسلام کی فضیلت ہیں

اس فصل کے دو حصے ہیں۔

پہلا حصہ..... شہا و تمین کی فضیلت میں

۱۰۹۔ اندر اہل قیامت کے در بدر میری امت کے قید فرود کو تامل موقوف کے سامنے جائیں گے۔ پھر اس کے احوال ماموں کے ہاتھ سے بہتر اس کے سامنے پیش ہوں گے۔ برادر خجہ، باغریک پہلے ہوگا۔ پھر اندر چارک و تعالیٰ اس سے فرمائیں گے، انیہا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار نہ کیا؛ شایع احوال نہ کہنے والے اندر فخرشوں نے جو عظیم کر دیا ہو، وہ عرض کرے گا: تمہیں پروردگار۔ پھر وہ چارک و تعالیٰ اس سے فرمائیں گے، انیہا میرے پاس ہیں، تاکوئی نہ دے؟ وہ عرض کرے گا: تمہیں پروردگار۔ پھر اندر چارک و تعالیٰ اس سے فرمائیں گے، انیہا انہوں نے پاس میری ایک جنگی ہے، اور آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ پھر ایک کاغذ کا پروردگار لگا جائے گا، تمہیں میں الشہد ان لا الہ الا اللہ و الشہد ان محمداً علیہ ووسلہ ورج ہوگا۔ اندر چارک و تعالیٰ فرمائیں گے، کیا اس کو وزن نہ کرالے۔ بندہ عرض کرے گا پروردگار! اسے عظیم فخروں کے مقابلے میں یہ اتنا سا پروردگار کیا کرے گا؟ کیا جانے گا آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ اور پھر تہا پر فخروں پر ایک بلڑے میں اور اس کاغذ کے پرندے کو دوسرے پرندے میں رکھ دیا جائے گا۔ اود کاغذ کا وہ پرندہ اس قدر دوزی ہو جائے گا کہ وہ تمام باغی اڑتے پھر جائیں گے، بے شک اللہ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز وزنی نہیں، محمد، اسید، مسروق، شعب الایمان لیسچی، ہروایت ابن عمر و رضی اللہ عنہ

[illegible]

لغاري، المستعمرات للحركة، سوابق ابن عمرو

۱۱۴ لوگوں کو یہ مژدہ ملا کہ جو شخص ان خطائیں کے ساتھ اس بات کی شہادت دے کہ کفر کے سوا کوئی مہربان نہیں اور وہ تہلیل کہتا ہے اس کا وہی شریک نہیں۔ وہ خود شخص کے لئے داخل ہو جائے گا۔ عند اس علی ہدایت عمر و علی بن عبد

۱۲۔ اے ادا پروردگار! میرے یہ دو جوتے لے جاؤ اور اس دنیا کے پیچھے جو بھی میں فکس طے کر رہی کے مقصود کے ساتھ لا افسہ
 الا للہ کی شہادت دیتا ہوں تو اس کو بہت کی خوشخبری کی شانوں سے ملو۔ بہت بڑا مہر ہو۔

۱۳۳۔ اے یارین خطا۔ عاقل لوگوں میں ایمان کرنا کہ جسٹس میں خوشنیں کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔ مسند احمد، مسلم، ہروایت، عمر رضی اللہ عنہ

۱۴ اے ابنِ عرب! مجھ سے رسوا ہوا کہ ناواقفوں میں اعلان کر دو کہ غرض میں سے حوا کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا۔

فاسق شخص سے بھی دین کا کام لیا جاتا ہے

۱۵۱۔ اے قابل کفر ہے! دلو! لوگوں میں اعلان کرو کہ جو شخص کے سوا کوئی جنت میں داخل نہ ہو گا اور اللہ جبارک و تعالیٰ کسی دوسرے شخص کے لئے ایسا نہیں کیا ہو گا کہ اسے جنت میں داخل کر دے۔ بخاری، سنن ابی ہریرہ، وضعی، فتح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجروح تھے راہب شخص جو انعام کو دے رہا تھا آپ ﷺ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ شخص مجنبی ہے۔ پھر جب جنگ کا یازدہم ہوا تو اسی شخص نے اسلام کی حیات میں خوب شہادت کے ساتھ جنگ کی۔ حتیٰ کہ وہ نوکاری دھم لگا دیا۔ اس شخص کی اسلام کی راہ میں یہ جانفشانی دیکھ کر کسی یہ راسخ راسخ شخص کا سامنا نہ کیا۔ آخر بادشاہ نبوت میں سوار کیا گیا اور رسول اللہ انھیں شخص کے متعلق آپ نے یہ بھی ہونے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اس نے تو راجہ تھانہ تھانہ ایچی جن کی کہ مذکی لگا دی ہے۔ لیکن آپ ﷺ اپنی رائے مبارک پر قائم رہے۔ انعام کیا۔ اس شخص نے جنگ کے دھم سے باز آ کر خود کشی کر لی۔ مورخہ خراج بادشاہ رسالت میں پہنچا تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ بلال! اٹھ کرے ہو اور اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ انھیں جس کے جان کوئی جنت میں داخل نہ ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی قاضی شخص کے ذریعے بھی اس میں نہ ہو گا اور اللہ تعالیٰ میں۔

جو شخص اللہ اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت کے ساتھ مجھ سے اس صریحے کے اعلیٰ میں مجھ تک نہ کرے، وہ تو جنت میں داخل ہو گا۔

مستند آلاءه و عطايا: نزولت، ابو هريره رضى الله عنه

۱۱۷۔ میں ایک ایسا لڑکھا تھا جس پر ہندو موت کے وقت اس کو کہہ دیتا ہے۔ ”واگل اس کے اہل خانہ کے لئے نورین چہ تہ ہے اور اس کا نہ مہارو دے موت کے وقت اس کو کہو کہ جیسے نفی اور دھماکو ہاتھ میں۔“

نکاتی: مر ماحه، تصحیح لایم خان مروایت طلحه رضی اللہ عنہ

۱۸۔ لوگوں کو متوخری سناؤ کہ جس نے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہہ لیا اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

نعلانی، یزوات مہل سے ج۔ن۔ف. ویرا اپت زید سے حائط العیسی

۱۹۵ ہرگز خوشی نہ دینا امت کے دروازہ کی وجہ سے نہ لا لہ الا اللہ من بعدہ برافقائے کمال مگر وہ خدا کے قوت پر اس قدر بخیر کی اُمت سے ہمراہ رہا ہے۔

مسجد احمد، بجاری، پراہن عثمانیہ ملک

۱۴۔ کسی بھی ہمارے لائق، لافانی کاغذ اور دست کی بجائے ہر مٹی، گھروں پر نہایت شوقینوں کا خواہاں ہے جو ان کی جیورڈیا کیا ہو۔
خواہ اس نے چوری کی ہو اور نہ کہ ہو۔ خواہ اس نے چوری کی ہو اور نہ کہ ہو۔ خواہ اس نے چوری کی ہو اور نہ کہ ہو۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجه، ترمذی، عیسیٰ ابن ابی حمزہ

یہ مفسرین مختلف اجتہادیت میں آج سے، علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی اہمیت میں فرماتے ہیں: کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث میں ایسا نقص مگر اسے جو کسی فرد کو توبہ واجب ہو جائے یا اور دوسرے مہین کے نزدیک حدیث میں یہ معمول ہے کہ: قول جنت عام ہے اور اول اہل میں جو سب سے اسنے اعمال کی سزا جہنم کے بعد۔

۱۶۱۔ چھوڑو میری امت کے۔ لیکن خدشہ میں کہ تم ان کو جنت میں پہنچا سکتے نہ جہنم میں۔ پس میں کا فیصلہ وہ تھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس قوم سے
کے روز فرما کریں گے۔ خطبہ امروایت علی رضی اللہ

مذہبِ حقین وال کے نکتہ کے ساتھ ہے۔ مراد وہ خاص خدا ہیں جن کے دلوں میں سلاطین کی شکل کی طرف سے الہامِ اقدس کیا جاتا ہے۔ مراد ایسے کچھ وہ افراد مشتبہ بہ افعالِ اقدس ہیں جن سے ہندو اقدام مخالف شرع امور مشتبہ دیکھتے رہتے ہوں۔ تو تم ایسے قلموں سے تعزیر نہ کرو اور نہ ان پر کسی قسم کا حکم صادر کرو۔ بلکہ ان کا معافیہ دے کہ سہرا کر دو۔

۱۲۲ امیر کوئی شخص نہیں جو لایۃ اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو اور دل کے پھین کے ساتھ اس کی واپس دہن ہو۔ محمد اللہ اس کی معفرت فرمادیں۔ محمد، احمد، سقی، اس ماجہ، الصبیح لاسر حبان بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۴۳۳ تک بھی بندہ نے لا الہ الا اللہ کا تکرار نہیں کیا، پھر اس کی ہر طرح کی محکوم و اسرار جنت میں داخل ہوگا۔ منہ احمد، مسلم ہر روایت ممکن ہر مضمی اللہ عندہ
۴۳۴ ایسا کوئی شخص جبراً لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دینا ہو پھر وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ اے ایمان کی آگیاں

کراچی : مسلم پرویت عثمان بن مظفر

۱۶۵۔ اسے حجاز میں بھیجا، کوئی ہندہ نہیں جھڑل کے اعلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہوتا ہے نہ تارک و متاقل اس پر نہیں کی، مگر خراسان میں اس کے معصرت معانے عرض کیا کہ رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اطلاع دے دوں؟ چون کہ خود فتح قرآن چلے گئے تھے اس پر نہیں جواب دیا تو وہ مجھوڑ کر کہنے بیٹھ جائیں گے۔ محمد بن محمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ

۱۲۹ جنیم سے ہر شخص کو نکال لیا جائے گا جس نے لالہ، الاٹھ کا قرا کر کیا، دادوں کے دل میں جو کے کوزن برابر بھی خیر ہو۔ اور پھر ہر شخص کو نکال جائے گا۔ جس نے لالہ۔ الاٹھ کا قرا کر کیا ہو اور اس کے دل میں شرم کے کوزن برابر بھی خیر ہو۔ اور پھر ہر شخص کو نکال لیا جائے گا جس نے لالہ، الاٹھ کا قرا کر کیا ہو اور اس کے دل میں کئی کے کوزن برابر بھی خیر ہو۔

مسجد احمد، مغتاری، عظیمہ باقی، ہر ایت نیر رضی اللہ عنہ

جہنم کے ساتوں دروازوں کا بند ہونا

۱۷۔ اللہ چاہے کہ وہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ جس شخص نے بھی میری توحید کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو گا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ (بہارِ نبوی ص ۱۷۱)

حدیث صحیحہ و کلام پر مشتمل ہے ماما ہر ان کی اس کے روزہ اور برائیوں کرتے ہوئے فرماتے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں چھ کلمات ہیں اور ان سات میں بھی چھ کلمات ہوتے ہیں۔ قبلہ اور کعبہ کی وقت ان کلمات کو کعبہ سے کچھ اندر تعالیٰ اس سے دن رات کے تمام گناہ معاف فرما دیں گے۔ اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں سات کلمات ہیں اور دھرم کے بھی سات باب ہیں پندرہ اجاس کلمہ کو سولہ سے کعبہ سے کچھ اندر تعالیٰ اس پر قبضہ کرے ساتوں باب معاف فرمادے گا۔

۱۲۹۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِکُمْ مُحَمَّدٍ وَآلِکُمْ طَیِّبِیْنَ۔ اور نبی و اہل گھرانے جانے کے وقت کوئی وحشت ہوئی تو بآپ میں سوسہ چلے گئے تھے۔ اُن دن کی طرف سے کھڑے رہا ہوں کہ وہ اپنے سروں سے مٹی بھارتے ہوئے ہیں۔ یہ چارہ ہے ہیں؟

الحمد لله الذي افعلنا هذا الحزون الكبير للظلم حتى رحمة الله عليه بروايته ابن عمر رضي الله عنه
 جسر ففعل في ١٤٠٠ الاله محمد رسول الله في شبابه دى الله نارك احتلالى امي بر غلامى كى آگ حرام فرمايلى جس۔

صنعت احمد، مسلم، نورعندي، پروايت احمد، رحمتي الله عنه

۱۳۰ جس شخص نے لایۃ اللہ کی شہادت دے دی وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔ مسند البزار، بروایت عمرو رضی اللہ عنہ

۱۳۱ خوشخبری سنو! میرے پیش رو کوں کچھ بھی ملے وہ میرے شخص سے دل کے علاوہ کچھ ساتھ لایۃ اللہ الاصلیٰ شہادت دی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۱۳۲ جا آؤ دو لوگوں میں اعلان کرو کہ، جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

۱۳۳ جب قیامت کا روز ہوگا میں عرض کروں چاہو دو گناہ اور اس شخص کو جنت میں داخل کر دیجئے جس کے دل میں ایمان کا ذرہ بھی ہو۔

آپا، ہر زوجین اور آلِ حیات میں اپنے مقام کا جائز و ناجائز ہر قسم کا دخل نہ دے۔

سید احمد الصبحی دین حنیف، البصری، من فانی، الحارثی، العکرمطهر اسرارہ نے علیہ مروایہ واقعہ میں طائفہ اچھی
ان کے ہر شاگرد کو اولیٰ لقب دیا۔

۳۴: جان لے، اگر جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے، پھر وہ میری طرف سے جہنم میں داخل ہوگا۔

طہاری، مسند احمد، مشکوٰۃ ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، المعجم الاصحیح، ابویوسف، مصنف فقہ حنفی

۱۳۳۔ یہ ایک اللہ تعالیٰ نے خیر کو ہر کسی شخص پر ہر مفرحہ جاری ہے جو ہر کسی کو دے گا اے اللہ ہے۔

مسجد احمد، پراگ، ۱۹۸۵ء، جمعہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۰۷ھ

مہینہ

۱۳۶ جہاں کوکس میں اعلان ہوا کہ جبریل کے یحییٰ بن ابی کھضر کے ہر تھوہ لا ائمہ بلا منہل شہادت ہے اس کے لئے ذبح ہے۔

این طرحه، الفصحیح لای حوزہ، المسیر لاسلامیہ اینہ فیستور، پروینت حاتم، رخصی انہ ہے

میں نے اپنے

۱۴۵۔ اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ کو اور تجھے جس شخص پر مومنوں نے بلا لیا، ان کے لیے رسولِ صادق بھیجتا ہوں۔

ملک سے سمجھوتہ۔ پرویز مشرف کی جانب سے

۳۴۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت میں سے کوئی بلا اسے (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) اس طرح نہ آئے کہ اس کے ساتھ بخیر و صلاح نہ رہا ہو، مگر کہ جنت میں کے لئے (دوبارہ) بھیجا۔ (یہ صحابہ نے عرض کیا، یہوں نے بلا (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) بخیر و صلاح کر کے کیا

مطلب ہے: ”آپ اپنے غم، رونا، اپنی کمی کو اس طرح دھکی کر دے گی، اس طرح کوڑا، کھینچے، نہ دے کہ جس نے انہیں کسی کمی میں نہیں ادا کر سکتا۔“

۱۵۷ زمین تو اس سے بھی بڑھ کر کوئی کر لیتی ہے مگر اللہ تعالیٰ یہ ہے کہ لایۃ الاحیاء کی طرےت حیرت انگیز اٹکھا نہیں۔ اس پر پورے بیت محمد بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ لایۃ الاحیاء ہے کہ ایک شخص مرنے کے

مقابلہ میں دبا دیا گیا، جس میں محسن شریف قمار خیزوں سے نصرت کی خون ریزی ہوئی۔ اور ان جنگ مسلمانوں کی ایک پانی کی شہرک جملہ یوں اور شہرک مسلط۔ کہ نہ کہ محسن شریف کے خلاف لا الہ الا اللہ کے نام پر اور کچھ مسلمان بہت بے رحم ہیں۔

مسلمان نے پھر بھی اس پر حملہ کرنے کی کوشش کرنا بعد میں یہ شخص روکا، راستہ میں اسے طعنہ دیا اور کہا کہ آج کل کے قریبی قریبی

یہ سب دیکھ کر وہ بے حد غصہ ہو گیا۔ اس نے کہا: "میں نے تم کو بتایا تھا کہ تم لوگ اس شخص کو نہیں چاہو۔ اب تم اس کو چاہو۔ یہ تمہاری بات ہے۔" اس نے کہا: "میں نے تم کو بتایا تھا کہ تم لوگ اس شخص کو نہیں چاہو۔ اب تم اس کو چاہو۔ یہ تمہاری بات ہے۔"

[illegible]

گراہی کی کہ جس طرح جس کی خلق قبر ہے، باہر جاتی ہے۔ ایسا ہی یسوع مسیحین کا چلاک یہ قدر ہے کہ اس طرف سے ہے۔ ۱۹۰۶ء کے قتل و غارت

اس سے بھی بڑے کھول رکھیں گے مگر اللہ تعالیٰ جو ہے پس کہ لالہ الافغانی غصت و حسرت کو دماغ میں

یہ جملہ باتیں اور خیالات اس وقت کے مسلمانوں کے لیے بالکل نئے تھے۔

سایہ سے مت چلی ہے۔ اور جب بندہ جاہد ان لا الہ الا اللہ و الشہد ان محمد رسول اللہ کہتا ہے تو اس کے لئے جنت کے دروازے بھی کھل جاتے ہیں۔ اور جب فرشتوں کی تسبیح کے قریب سے اس کا ذکر ہوگا ہے اور وہ محمد رسول اللہ کہتا ہے تو پروردگار بائیں کاجہ اپنی رحمت فرماتے ہیں۔ السجری فی الامانہ بوقت اس مسودہ میں لکھی تھی۔

یہ حدیث بہت قویٰ ضعیف ہے۔
۱۴۹ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کوئی بندہ اس کو دل کی گہرائی کے ساتھ نہیں کہتا مگر اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔ وہ ہے لا الہ الا اللہ
لحلقہ، بروایت عمر رضی اللہ عنہ
حدیث صحیح ہے۔

۱۵۰ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کوئی بندہ اس کو دل کی گہرائی کے ساتھ نہیں کہتا مگر اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔
مسند احمد، المسند لایں بعلی، اس حزیبہ، النصیح لایں حیان، المستدرک للحاکم، بروایت عثمان رضی اللہ عنہ
راویین حدیث ضعیف ہیں۔

۱۵۱ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کوئی بندہ اس کو موت کے وقت نہیں کہتا مگر اس بندہ کی درجہ نکلے وقت اس کی گردن کی وجہ سے نئی زندگی پائی ہے۔ اور وہ کلمہ اس کے لئے قیامت کے دن اور ثابت ہوگا۔ وہ ہے لا الہ الا اللہ۔
مسند احمد، ابن ابی شیبہ، المسند لایں بعلی، المستدرک للحاکم، بروایت طلحہ بن عسید اللہ
حدیث صحیح اما حدیث ہے۔

۱۵۲ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کوئی بندہ اس کو دل کی گہرائی کے ساتھ نہیں کہتا اور اسی پر سراج ہے مگر اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادیتے ہیں۔ النصیح لایں حیان، المستدرک للحاکم، بروایت عثمان بن عمر رضی اللہ عنہ
یہ حدیث صحیح اما حدیث ہے۔

۱۵۳ مجھے ایسے ہے کہ جو بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہو تو کائنات پھٹ جائے اللہ اسے اپنے عذاب سے بچا دے فرمائیں گے۔ الذہلی، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ
حدیث ضعیف ہے۔

۱۵۴ مجھے ایسے ہے کہ جو بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہو تو کائنات پھٹ جائے اللہ اسے اپنے عذاب سے بچا دے فرمائیں گے۔ الذہلی، الخطیب، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ
حدیث ضعیف ہے۔ الجامع المعص

۱۵۵ جس نے اپنے دل اور زبان کی پابندی سے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت کے گناہ روازوں میں جس سے چاہتا ہو اٹل ہو جائے۔

ابن النعمان، بروایت عقیب بن عامر عن امی بن بحر
۱۵۶ سب سے پہلے جو جس کو اللہ عزوجل نے سب سے پہلی کتاب میں تحریر فرمایا ہے، اس اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میری رحمت غیب سے جنت کر گئی ہے۔ جو کوئی اسے شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبداً ورسولہ اس کے لئے جنت ہے۔

الذہلی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۵۷ جنت کی گواہی یہ قیامت الہیہ ہے۔ اور نعمت کی قیمت اللہ ہے۔ الذہلی، بروایت الحسن بن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۸ مجھے جو کچھ نے بیان کیا کہ اللہ چار کلمات بتائی فرماتے ہیں لا الہ الا اللہ میرا کلمہ ہے اور جو میرے کلمہ میں دشمن ہو گیا وہ میرے عذاب سے ناسم ہوا ہو گیا۔ ابن عساکر، بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۵۹ جہنم پر اس سے وہ شخص جو اللہ کی خوشنودی کے لئے لا الہ الا اللہ کہے۔ الحاکم للصحیح و حسنہ اللہ عنہ بروایت عثمان بن مالک

دوسرے قلم نویس اہل ہونگیاں ہیں۔ ان کے عقاب سے، انہوں نے جو ان کی فطرت کی روشنی اندر غور و اجرت سے متعلق کلام اور موضوعات اور
کے لئے کہ شیعہ بحث نمبر ۱۲۷ء ادا حلقہ کیجئے۔

۳۸ . اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: لا اله الا الله خیر القلہ ہے جس نے اس کو کہہ دیا میرے خدا اب سے محفوظ ہو گیا۔

ابن النجار، بروايته اُضي رضى الله عنه

۱۶۹ میں ہر دو گھنٹہ کی فاصلت میں عرض کر دوں گا چھ روزہ کا۔ دوسرے نے بھی لا الہ الا اللہ کہا، اس کے من میں میری شہ رشا قبول فرما لینے؟

اور شاد و کامیاب رہے۔ اے مہر ہے۔ اللہ بھی پورے نبی رحمتی علیہ السلام

[illegible]

المسجد لاهور، بروايت ابي رضى الله عنه

پس منظر: حضورِ کریم ﷺ نے کسی سے جو چیز انہیں اُن کے اُن کا نام نہ لیا؟ اور آپ ﷺ کو معلوم تھا کہ اس نے وہ کام کیا ہے۔ مگر اس نے کہا نہیں، قسم ہے اللہ کی جس نے سورگ کوئی معبود نہیں۔ میں نے نہیں کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اُسے جواب دیا: اور خدا کا نام۔

۱۷۴۔ میں نے ایک فرشتہ ملاقات کی، اس نے مجھے خودی کی جو کھس لاہ الاہ کی شہادت دینا ہو انتقال آم رہا ہے اس کے لئے نہت ہے۔ میں دیر بہر گتار خواہ اس نے چوری کی ہواور نہ کیا؟ خواہ اس نے چوری کی ہواور نہ کیا؟ مگر، سروایت، انوہو، رضی اللہ عنہ

[illegible]

لا انا محمد رسول الله. يقيناً اني اناك فلان يا محمد. به شرف خورشيد ميرزا محمد دافاں در اناك صياح و شوياء اور جو خاتم مس گويے۔ مہر۔ مہلا۔

۱۷۵۔ جب اللہ عز و جل نے اپنے بندہ کو یہ اطمینان دیا تو اس میں دو دوا شایعہ ہو گئیں جنہیں میں آنکھوں سے دیکھا۔ وہ کان کی دوا اور

المكتبة المشرقية بمرزا ايت بر عباسي، حسي، الله عليه

۱۱۔ اس میں نہ طاق نہ عجز و انصاف لکھی ہے۔ یہ سب جہتیں دریا کج پرچہ میں دی گئی ہیں۔

۱۷۱۔ اے اللہ والوں پر قربوں میں وحشت ہوئی۔ نہ کسی موجد، نہ کلام، نہ جہنم کے وقت، نہ گویا اب بھی تصور، کھنکھنے نے وقت، "الہ" نے اللہ والوں کی طرف نہ دیکھ، یا نہ کہ اللہ والے پر قربوں سے تھکے ہوئے چنے سبزیوں سے کھٹکا بھانڈا ہے جس پر یہ بزم ۱۷۲ سے تھا

الحديث الذي ذهبوا عليه

امداداً: دفع الاموال، ارفاق عمر قوی، الارواح لاسماعیل، من عبد العاقب النبارسی، ابن عبد کبر برزایت ابن محمدرحیمی، ۱۴۰۲ ش
 به پیشکش میرزا محمد

ابو اسحاق انہی سات سات میں دہشت دہول شمش میں اور شوقیہ وہم و فتنہ۔ یہ ہے کہ وقت قوی و فتنہ شوقیہ۔ اب میں
میر جویا نے وقت ان طرف کچھ بازو کر کے اپنے سروں سے مٹی مجھا ہے کہ اسے نہ پتہ چھوٹا ہے۔

الحمد لله الذي اذهب عنا الحزن

یہ سب لکھنا ہے۔

۱۸۸ ایسا کہلی شخص نہیں جولا الہ، لا الہ الا اللہ کی شہادت دین ہو پھر جنہم کی آگ میں کوہر ہے۔ العلہ، سزاوت عسل سے۔ مک
حدیث صحیح ہے۔

۱۸۹ جو بندہ لا الہ الا اللہ سہرت کہے تو اللہ پاک اس کو قیامت کے روز اس حال میں اللہ نہیں گئے کہ اس کا چہرہ چوہو میں۔ ات کے ساتھ کی
باندھ چکا ہو گا۔ اور اس، و اس کے جس سے بڑھ کر کسی کا عمل نہیں ہو سکا، نہ یہ کہ کوئی کسی جیسا عمل کرے یا اس سے بھی زیادہ۔

الکبر للظرفانی ہر ایت اللہ تعالیٰ صی اللہ علیہ

حدیث میں کید راوی ضعیف ہے۔

۱۹۰ میں سہمیں اپنے برادر، بھارتے۔ غارت کر رہوں گا۔ حتی کہ عرض کروں، ہر دو کار اور اس شخص کے بارے میں میری غارت گری
فرمائیے، جس نے لا الہ الا اللہ کہہ ہو۔ ہر دو کار فرمائیں گے جس کو یہ تہارا حق نہیں ہے۔ یہ میرا حق ہے۔ میرا غارت کی قسم میرے بھائی
قسم میری ہمت کی قسم میں آج پھر میں کسی بھی ایسے شخص کو بھجوں گا جس نے لا الہ الا اللہ کہہ ہو۔

الحدیث لای یعنی ہر ایت ہے۔ جس حدیث

۱۹۱ کسی نے اللہ صی کے ساتھ لا الہ الا اللہ نہیں کہا مگر وہ گناہ پر جاتا ہے اور اس کو کوئی جواب نہیں دیتا۔ ہر دو کار اور اس کے بارے میں میری غارت گری
فرمائیے۔ اس کے پاس کی طرف سے فرما۔ ترجمہ جو اللہ پر حق ہے کہ جب بھی کسی اپنے بھائی پرست کی طرف سے فرما۔ تو یہ پرست فرما۔ میں۔

الحدیث سزاوت اللہ تعالیٰ صی اللہ علیہ

۱۹۲ نہیں ہے کوئی ایسا بندہ جو لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہو مگر وہ جنت میں داخل ہو گا۔ خواہ اس نے پوری کی خواہ وہ کیا ہو۔ خواہ وہ اور
کئی ایک حکم آلود ہو۔ مسند احمد، مسند لای یعنی، ہر دو کار اور اس کے بارے میں میری غارت گری

۱۹۳ ہر دو کار اور اس کے بارے میں میری غارت گری ہے۔ جس کو اللہ یہ کہے کہ ایک حدیث میں لا الہ الا اللہ کہے
جو اللہ کی شہادت دیتا ہو مگر وہ جنت میں داخل ہو گا۔ خواہ اس نے پوری کی خواہ وہ کیا ہو۔ خواہ وہ اور
کئی ایک حکم آلود ہو۔ مسند احمد، مسند لای یعنی، ہر دو کار اور اس کے بارے میں میری غارت گری

۱۹۴ نہیں ہے کوئی ایسا بندہ جو لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہو مگر وہ جنت میں داخل ہو گا۔ خواہ اس نے پوری کی خواہ وہ کیا ہو۔ خواہ وہ اور
کئی ایک حکم آلود ہو۔ مسند احمد، مسند لای یعنی، ہر دو کار اور اس کے بارے میں میری غارت گری

۱۹۵ جو بندہ لا الہ الا اللہ سہرت کہے تو اللہ پاک اس کو قیامت کے روز اس حال میں اللہ نہیں گئے کہ اس کا چہرہ چوہو میں۔ ات کے ساتھ کی
باندھ چکا ہو گا۔ اور اس، و اس کے جس سے بڑھ کر کسی کا عمل نہیں ہو سکا، نہ یہ کہ کوئی کسی جیسا عمل کرے یا اس سے بھی زیادہ۔

الحدیث لای یعنی ہر ایت ہے۔ جس حدیث

۱۹۶ جنت کے بارے میں یہ کہہ دیا ہے میرے ساتھ کوئی پرست کی غارت گری۔ جو اس کا عمل میں اس کو عذاب نہ کریں گا۔

الحدیث لای یعنی ہر ایت ہے۔ جس حدیث

۱۹۷ لوں پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو اس کا حق ہو اور اس میں کوئی عذاب ہے وہاں نہ کریں گا۔

الحدیث لای یعنی ہر ایت ہے۔ جس حدیث

۱۹۸ جس کا انتقال کے وقت ان اللہ تعالیٰ نے ہر دو کار اور اس کے بارے میں میری غارت گری ہے۔ جس کو اللہ یہ کہے کہ ایک حدیث میں لا الہ الا اللہ کہے

۱۹۹ جس کی تمنا ہو کہ وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے ہر دو کار اور اس کے بارے میں میری غارت گری ہے۔ جس کو اللہ یہ کہے کہ ایک حدیث میں لا الہ الا اللہ کہے

۲۰۰ اللہ تعالیٰ نے ہر دو کار اور اس کے بارے میں میری غارت گری ہے۔ جس کو اللہ یہ کہے کہ ایک حدیث میں لا الہ الا اللہ کہے

الحدیث لای یعنی ہر ایت ہے۔ جس حدیث

۱۸۹ جس شخص نے لایہ اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی اور اس کی زبان اس کے ساتھ، غرض ہوگی اور اس کا دل اس پر متکثر ہو گیا تو جہنم کی آگ اس کو مجلسائے سنی، معصومہ، ابن مرقہ، شعب الایمان، المعنی، المعانی، لیسطیب رحمۃ اللہ علیہ، برویت ہی لایہ اللہ
۱۹۰ جو دل کے اخلاص کے ساتھ لایہ اللہ اللہ کی شہادت دے، جنت میں داخل ہو جائے گا۔

المصباح لایم احتاج، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

ان جہان نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۱۹۱ جس شخص نے لایہ اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی جس کی آگ اس کو نہ کھا سکے گی۔ معاذ احمد، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۹۲ جس شخص نے دل کی پیمائی کے ساتھ لایہ اللہ کی شہادت دی اور اس پر سر کیا اللہ عزوجل اس کو جہنم پر حرم کر دیں گے۔

الدر القطبی، فی الاثر، السنن للبیہقی، معصومہ، بروایت الضحیٰ، انس رضی اللہ عنہ

حضرت نصر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نکتے کا محفل دیا اس کے علاوہ کہ حدیث نکتہ

کا کلمہ دیا۔

۱۹۳ جس شخص نے لایہ اللہ کی شہادت دی اور جو کئی نمازیں محافظت کی اور کسی ایسا شخص پر بی بی سے اپنے ہاتھ پر تکیں نہ کیے تو وہ جنت میں

داخل ہو جائے گا۔ السنن للبیہقی، معصومہ، بروایت حدیث رضی اللہ عنہ

۱۹۴ جس شخص نے لایہ اللہ کی شہادت دی، میں اس کے لئے نجات ثابت ہوئی۔

المصباح لایم یعلیٰ ابن مسیح، غرض اس معصومہ عن عمر عن ابی بکر

۱۹۵ جو شخص اس کے خلاف اس کے ساتھ لایہ اللہ و شہادت محمد اعدہ و رسولہ کا قائل ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

الضرعی فی الاوسط، بروایت ابو العود، لیاوردی، انس معصومہ، بروایت ابو سعید بن ابی الجماعی

۱۹۶ جس نے دل کے اخلاص کے ساتھ جو کئی دلی کو نہ کھائے، سو کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ اور میں اللہ کا رسول ہوں تو وہ جنت میں داخل

ہو جائے گا۔ اور اس کے نماز کا تم کی، وہ نہ کہے، نہ خوراک کی، زینت، نہ کراچی، نہ لایہ اللہ جاوگ، نہ لایہ اللہ کی آگ پر حرم کر دیں گے۔

الطبرانی فی الاوسط، بروایت انس رضی اللہ عنہ، الطبرانی فی الاوسط، بروایت حبیب بن مرقہ

۱۹۷ جس نے دل کے اخلاص کے ساتھ جو کئی دلی کو نہ کھائے، سو کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ اور میں اللہ کا رسول ہوں تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اور اس کو جہنم کی آگ پر حرم کر دیں گے۔

الکعبی الطبرانی، المعنی، شعب الایمان، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ، من جبل ابن حزمہ، بروایت عبد اللہ بن سلام

۱۹۸ جس شخص نے شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور وہ بارہ افعال پائے اور

مساب آداب پائے، ان لایہ جنت میں داخل ہوگا۔ المعنی، لایم معصومہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

جنت کے سو درجہ جات ہیں

۱۹۹ جس شخص نے شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور وہ بارہ افعال پائے اور وہ بارہ افعال پائے

کے اس سے اس کی مغفرت فرمائی، خواہ وہ کبھی ہجرت کرے، یہی ایک پیمانہ ہے، جہاں اس کی، وہ اسے اس کو جہنم یا جہنم آج سے کسی

معاویہ نے غرض یہ رسول اللہ، کیا میں لوگوں میں اس خوشخبری کو اعلان نہ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، میں ان لوگوں کو اعلان کرنے کے لئے، یہ ایک

جنت کے سو درجہ جات ہیں۔ بروایت بیہقی، درمیان آئین و زمین کے درمیان عقلی مسافت ہے، اور سب سے اعلیٰ درجہ جنت الغرور ہے، جہاں

پر حرم الہی قائم ہے، اور وہ جنت ہے، اس میں جنت کی خبریں پہنچتی ہیں، اور جب تم اللہ سے کسی چیز کا سوال کرو تو جنت اللہ کی

شماره سوال : تجربہ نمبر : پرزہ نام : پکڑی رقم : غلطی

۱۔ جس شخص نے کسی شے کو دیا ہے، اس کا مالک اس کی تمام حق و عوارض کے لئے اس سے آزاد ہے۔

المسألة الثانية: هل هي حرام أم لا؟

۳۹۱ جسکی شخص نے لایا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اس کی برائیوں کو مٹا دے۔ اور اس کا اجر دے۔

انحصار برابری است و همی: ۱۵۵

۱۲۲ جس نے اللہ کو شکر کیا وہ نیک بندہ تو اس کے عباد میں ہے۔ مگر اللہ کا حمد ہے جس سے اللہ تعالیٰ اس کو بخشے اور اللہ تعالیٰ

۱۰۰

کلمہ طیبہ میں اخلاص

۲۰۔ جس نے اٹھا ہوا ہے، سو تجھ کو اللہ تعالیٰ کو روزِ جزا میں دے گا۔ جس نے اٹھا ہوا ہے، سو تجھ کو اللہ تعالیٰ کو روزِ جزا میں دے گا۔ جس نے اٹھا ہوا ہے، سو تجھ کو اللہ تعالیٰ کو روزِ جزا میں دے گا۔

۲۴۳۔ انہیں شخص نے یہ بات تو شہادت دی کہ اُنہ کے دو گھوڑے تھے۔ کئی شخصوں نے ان کا گواہی دے کر ان کے گھر میں جھانک کر دیکھا تو ان کے گھر میں کچھ بھی نہ تھا۔

ہوگا۔ اور بعد ازاں کہتے ہیں: اُمس نے اپنے بہت کچھ خواہ اس نے یورپی کی جو اور نہ کیا تھا؟۔ نے فرمایا: خواہ کسی نے یورپی کی جو اور نہ کیا

۱۰۔ جب تک سزا نہ ہو، تو قیام کی حالت میں اسے غلام نہ بنائے۔

مسجد بیانی، انجمن المعارف و تحفه امه علم، بیروت، ۱۳۵۲ هـ

پہنچاؤ کے۔

۲۰۳۔ ہمیں نے انھیں اس لئے ساتھ لیا کہ ان کو اللہ کا روبرو جانے میں مدد ملے اور جانے کی صورت جان کر ان کو غلطی سے "اف" ماریاں نہ لگ سکیں۔

نور علی کی حاضری اور اشیا سے انکی ہے۔ انکی یہ حکیمہ بخیر الخیر سے رحمة اللہ علیہ صحیح روایت دینا اور انکی صحیح

۲۰۶ جس شخص نے انھیں سے ساتھ ہوا اللہ کا یہاں دو جنت میں داخل ہو جائے گا۔ صحابہ کرام بھی اللہ تعالیٰ نے یہ جنت انہیں سے ملے۔

کھانا ایک خوبصورت اور مہلک شے ہے۔ یہ انہی کے لئے ہے جو کچھ دیکھ کر ہمارے من سے تم پر آ جاؤ۔ لکھنوی پروٹا ایسی ہی شے ہے

۴۰۰ جنس فطرس نے اے اے اللہ (عز و جل) شریف نے کہا: اور اے اے محمد! تمہیں جو نبیوں اور اہل کی زبان میں ہے، عاقل و فاضل،

اور اس بعد ان محمد رسول اللہ کا بھی تاج پہنا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو تین مرتبہ آگ چڑھا مگر وہ زبیر بن

لنضمي في الإصط براتب عدد عداد

۴۹۔ اے لایزال اللہ! کہو جنت میں: جس کو چاہے خدا تعالیٰ نے، نہ تو یہ جہنم پہنچی نہ ہو۔

الطرائق في الاوسط. سرو بت. سيمه پ. دريم. لاندره

میں۔ اے اللہ! ہر خوف کو، رشتہ کو، پہنچ سکا۔ جس طرح کہ اللہ کے ساتھ کسی کو نہ تھا یہ جسم اسے نے کوئی نئی تخلیق نہیں کیا۔

للكبر المصراى : سنة ١١٠٠ هـ

۱۲۳

و قبول جنت رحمت الہی سے ہوگا

۲۹۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے جنت کا ایک یونٹ اور آگ کے لئے تھان اس قدر بکھیر دیا جس کے لئے آسمان کی پوری مخلوق

کہتی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کوئی کیا یا حال یہ؟ حب و محرم میں کوئی آجائے نہ ہو۔ قیاب نے تو انہیں غفلت سے پیش قدمیاں لگائیں۔ ان کے لئے کوئی بہار نہ ہو تو نہ ہی پائیں تو وہ پورا بھی تب ہوئے۔ شین کھڑاں کوئی نہ تھی تو انہیں دیا۔ اور جو تھوڑے تھوڑے ان کے لئے تھے۔

[illegible]

۲۱۰۔ جس کی شہادت ایسے ہوئے کہ ان کے پاس سے غارت گری ہوئی ہو۔

۲۱۱۔ وَاَمَّا حُكْمُ رِجَالِ الْاَمَةِ فَاَنْ يَكُوْنُوا عَسَاكِرَ اَوْ اَبْدَانِ عَدُوٍّ

۲۱۔ جس شخص نے موت سے حال میں توفیق نہ کر دیا تو اس کے مانتھو لالہ زاد محمد رحمہ اللہ کی شہادت پر اس کو جنت میں داخل فرما دیا۔

[illegible]

۲۴۰ حضرت ۔۔۔ امامت اللہ تعالیٰ نے اس انتہائی عزت و کثرت والا مقام سے جس نے اہل بیت علیہم السلام کو اس قدر عزیز و محبوب بنایا ہے، ان کے لئے اہل بیت علیہم السلام کے لئے یہ ایک بڑا ہی مشکل و دشوار کام ہے۔

۴۴ غلامی والا اللہ پر اور اللہ کی دعاؤں سے پہلے کسی شے ہے۔ آپ کہتے کہ وہ ایک ایسی چیز ہے کہ اگر اسے نہ لیا جائے تو انسان کی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔

۱۱۶۔ حدیث شریف ہے۔
 ۱۱۷۔ علامہ ابن ابراہیم علیہ الرحمہ نے منسوب ہوا لوگوں سے روایت کرتے ہیں۔ جب تک کہ روایتی نہ ہو، حوالے نہ کیے گئے۔
 ۱۱۸۔ علامہ ابن کثیر نے اپنی (مکمل) تفسیر میں منسوب کی جاتی اور کچھ روایتی تو ہیں مگر یہاں بارش کی حد تک نہ لکھا گیا۔
 ۱۱۹۔ تفسیر ابن کثیر نے اسی میں لکھا ہے۔ مگر الحاق ہوا ہے، نہ مگر یہ تفسیر علیہ السلام
 ۱۲۰۔ حدیث شریف ہے۔

۳۳۳۔ اور اللہ جو کچھ چاہے کچھ کرے اور کچھ نہ کرے۔ یہ کہہ کر اس نے امانت خدائی خالصہ اللہ اس سے نفی کی مباحہ چاہنے لگا۔

[illegible]

۱۵۔ جو شخص اپنے تئوں و تعلق کے اس واسطے قوت دے کہ وہ اس وقت تک زندہ رہے کہ اس کی تائید سے اس کی

[illegible]

۳۷۔ انھیں اے اللہ عزوجل کے پاس انتہائی عزت و تکریم و بزرگی ہے۔ اس کا رد و قبول درخشاں قدم ہے جس نے اس کو اختیار کیا ہے۔ ساتھ ہی یہاں اس کے لئے شہادت و ایجاب ہو چکی اور جس نے طلاق کے ساتھ کہا، "آئی بھیجی میان" اور یہ اس کا محفوظ قرار ہو گیا۔ یہاں اس کی اللہ عزوجل سے طلاق ہو گئی اور نہ عزوجل اس کا احقر ہے۔ بلکہ یہاں اس کے لئے اولیٰم ہدایت و اعراض ہے۔ اے مھر کی ۔

۲۲۳۔ اے اللہ تعالیٰ میرا جان بھار اور اُمید نہ خالی کر کہ تیرا ہے اللہ عزوجل نے علیہ السلام کو روایت کیا کہ میں نے اپنے
 ۲۲۴۔ میں مسلسل اپنے پروردگار سے ملاش کرتا رہوں گا۔ کرتا رہوں گا حتیٰ کہ وہ کسی کروں گا پروردگار اور اپنے جنت کے بار۔ میں میری
 سقاہت کے لیے فرمائیے جس نے اے اللہ اللہ کہا کہ: کہنا بے کسی نہیں تھا یہ تیرا حق نہیں ہے۔ یہ تیرا حق ہے۔ اے اللہ تعالیٰ جس نے
 لگی ہے جس کو چھوڑ دے جس نے اے اللہ اللہ کہا کہ: اللہ عزوجل نے علیہ السلام کو روایت کیا کہ میں نے اپنے
 ۲۲۵۔ کوئی زندہ انسان حال میں نہیں مہر کرنا کہ وہ اے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو اے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو اے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو اے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو

[illegible]

۱۳۱۔ اسے تھیل میں لپیٹ کر اس نے ڈال دیا اور اس کی شہادت دی، اللہ عزوجل اس کو جہنم کی آگ میں پڑا دے گا، یہی ہے۔ اور اس کے بے گناہ دوستوں کو بھی پھانسی دی۔

[illegible]

۳۳ قیامت کے روز ائمہ عرب، اہل عرب، اقربا میں سے اہل بیت (ع) کو میرے عرض کے قریب آؤ، سمجھو کہ میں ان سے نہایت دیکھتا ہوں، عالم دوسرے کی دیکھتی ہے، دیکھتا ہے، علیہم روایت نس وصی علیہ السلام

۳۴ ائمہ عرب، اقربا میں سے اہل بیت (ع) کو میرے عرض کے قریب آؤ، سمجھو کہ میں ان سے نہایت دیکھتا ہوں، عالم دوسرے کی دیکھتی ہے، دیکھتا ہے، علیہم روایت نس وصی علیہ السلام

۱۳۶ حضرت کی وفات فرماتے ہیں کہ میں نے انھیں اور ان کے پیروں کو دیکھا ہے۔ جس نے ان کو نہ پایا، میں اسے اپنی جنت میں داخل کر دوں گا اور جو میری جنت میں داخل نہ ہو گا، میرے خلاف ہے۔ سو میں چاہوں اور تم کو ان میں رکھوں گے۔ (بخاری)

الخطب جلاله اي عيسى بن علي عليه

۱۔ مگر چرخی محمد یاقین لایا۔ یہ المنہار، سروایت اسی طریقہ رضی اللہ عنہ

بن دیکھے ایمان کی فضیلت

۱۸۹۔ اُس لہ زخمی کی بات ہے اس شخص کے لئے، کسی نے مجھے دیکھا کہ مجھ پر ان ایسا نہیں اس شخص کے لیے تو س لہ زخمی کی بات ہے اُس لہ زخمی کی بات ہے جو مجھ پر ایمان اور اجرو کیا کہ نے مجھے دیکھ نہیں۔

فيلادلفيا، ١٩٨٤. ص ١٢٠

۲۰۔ کہتا ہوں خوش کی بات ہے ایک بار اس شخص کے لئے جس نے مجھے دھواں، چھوڑا اور اس کے لئے قسمت بد، سب کچھ خوش کی بات ہے جس نے مجھے دیکھ کر اس طرح نہیں مجھ پر ایمان لایا۔

۱۵۱ خوشی کی بات ہے ایک دہائی شخص کے لیے اس نے مجھے، مجھ اور مجھ پر ایمان لایا۔ میں اس شخص کے لیے تین مرتبہ دعا کی بات ہے اس نے مجھ کو کچھ نہیں بھری مجھ پر ایمان لایا اور اس کی عین تین دن میں اس کی مرضی ادا ہوئی

[illegible]

اطرح في الكبير: مائة اسي الدار: مائة

عمر کے فرائض

۱۲۳۔ پورا کچھ عرصہ پہلے فرماتے ہیں کہ انہوں نے کچھ پرچس کوئی کی قدرت کا یقین نہ کیا تھا۔ ان کی فضا تڑپا رہی تھی۔ ان کا ذہن کھل گیا تھا۔
 ۱۲۴۔ ان کی طبیعت کو ایک نیا طرز ہے۔ انہیں کھانسی ہے۔ ان کی طبیعت میں کچھ ہے۔ ان کی طبیعت میں کچھ ہے۔ ان کی طبیعت میں کچھ ہے۔
 ۱۲۵۔ انہوں نے پورا کچھ عرصہ پہلے فرماتے ہیں کہ انہوں نے کچھ پرچس کوئی کی قدرت کا یقین نہ کیا تھا۔ ان کی فضا تڑپا رہی تھی۔ ان کا ذہن کھل گیا تھا۔
 انہوں نے پورا کچھ عرصہ پہلے فرماتے ہیں کہ انہوں نے کچھ پرچس کوئی کی قدرت کا یقین نہ کیا تھا۔ ان کی فضا تڑپا رہی تھی۔ ان کا ذہن کھل گیا تھا۔

[illegible]

۵۱۔ افسوس کہ اسے جان بوجھ کر قتل کر دیا گیا۔ افسوس کہ اسے قتل کر دیا گیا۔ افسوس کہ اسے قتل کر دیا گیا۔

مجلس مہاراجہ، ۱۰/۱۱/۱۹۷۱ء، لاہور، پاکستان

— ۱۰۰ —

۱۵۔ میں نے یہ بات سن کر کہیں نہ کہیں اس کا پورا کیا۔ سب اور میں نے کاشمیر ہوں۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ ہم پر رحم فرمائے۔

۳۲۹: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی اور شے کے بغیر (۱۹۹۳ء) حضرت شیخ رحمہ اللہ توجہ فرمائے۔

محمد نعيم احمد، محامى، بر و ابن انص رحى الله عـ

سب سے پہلے کے لئے ان کو خد میں داخل فرما دیں گے۔ اور ان کے لئے جس جہنم میں وہ داخل ہوئے ہوں گے۔

۱۷۳ ملایم محمد، الشافعی، ابو داؤد الطالیسی، ہروایت ہشویں، مجسم بروایت محمد بن مالک سے، ایک شخص میں صرف مسلمان ہی داخل ہو سکتا ہے۔ اور ائمہ باک کسی فاسق شخص کے بارے میں بھی ایسے دیکھ کر داخلہ دیتے ہیں۔

بدایت سے منتقل ایم سورجہ رتہ ۱۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۴۷۳۔ جو مجھ پر ایمان آیا۔ اسلام سے پہلے مسند بنوا۔ اور ہجرت کی، ہمیں جس شخص کے لئے جنت کے آس پاس گھر کاؤمہ اور بھوسہ اور جنت کے صحن و باغ میں گھر کاؤمہ۔ ہوں۔ اور جنت کے لئے علی بالا خالوں میں گھر کاؤمہ اور صحن و باغ میں جو ان کا شامل میں چورہ قرار ہوں اس کے قبر کا کوئی کام نہ چھوڑا۔ اور شہر کے لئے کوئی رستہ کی جگہ چھوڑی۔ کہ جب جنت میں داخل ہوں۔

[illegible]

ممنیلاً لأجاء أحمد، بخلاف ما رواه ابن أبي شيبة، وهو في نسخة

ناحق قتل و دخول جہنم کا سبب ہے

۴۶ جو شخص اس حال میں قیام کرے، اللہ کی عبادت کرتا رہا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، بارگاہِ حق کی مذکورہ قادیانی درمضمن کے روزے رکھے، عور کا برہنہ سے بچا رہا، تو یقیناً اس کے لئے جنت ہے۔ سچا جہادِ نفسی مقیم نے دریافت کیا: کیا یہ کیا چیز؟ فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرنا، اسلام کو ناجائز ٹھہرنا، جنگ کے روزِ پشت دے کر جھٹلنا۔

مسند الامام احمد، المصنف، ابن حبان، المستدرک للحاکم، میزان ابن اثیر
 ۷۷۰ ۱۔ جس شخص نے عبارت، کی گمان ہے۔ "اے نبی، میں نہیں اور محمد کے بندہ اور اس کے رسول
 ہیں اور میں علیہ السلام کہتا ہوں۔ اے نبی، میں اور اس کی اہلی کے بیٹے ہیں، اور اس کی منالی ہیں، جن کو محمد نے مریم علیہ السلام
 میں افلاک، "یا۔ اور محمد کے علم سے پیدا کئے ہیں۔ اور محمد حق ہے۔ جنم حق ہے۔ دوبارہ اٹھایا جاتا ہے۔ تو انہ جبارک و تعالیٰ نے شخص
 کو جنت کے آفتوں، اور ان میں سے جس سے جاسے میں داخل فرما دیں گے، تو وہ اس کے لئے ہی ہوں۔

۲۵۸ جنس انصاف نے دنیا سے اس حال میں رخصت کیا کہ اللہ وعدہ الاشربہ کے ساتھ عقل ایمان والہ تمام خالص اس کی عبادت کرتا تھا، غار جہنم کو نہ تھا، نہ کوہ قبا کو نہ تھا۔ تو لہذا فی قسم اس کی بہت اس حال میں آتی ہے کہ نہ باک اس سے رہی تھی۔

۱۷۹ جس شخص کی موت اس معامل میں آئے کہ وہ فائدہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ سمجھتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اور جو شخص کے ساتھ کسی کو شریک سمجھتا ہے اور جو شخص میں داخل ہوگا۔ مسند الامام احمد، الصحيح للامام مسلم و رحمۃ اللہ علیہ روایات سنن و صحیح ابی داؤد
۱۸۰۔ تم کہیں اس امت کی انہیں کے عقیدہ میں میری جان سے اس امت کا خدا کوئی پیروی ہو یا نہ ہو اس میں تم کی میرے متعلق سننا اور

مجرعہ بنی مرگیا، میری دعوت پر ایمان نہ لایا تو یقیناً وہ اصحاب جنہم میں داخل ہوگا۔

مسند الامام احمد، الصحيح للإمام مسلم و حمدہ اللہ علیہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

زندہ درگور کرنے کا برا انجام

۲۸۱۔ زندہ درگور کرنے والی اور ہونے والی دونوں جنہم میں ہوں گی۔ (۱) لایہ کہ زندہ درگور کرنے والی بعد میں اسلام کو پالے اور اس سے وابستہ ہو جائے۔ مسند الامام احمد، التلمیذی بروایت سلمہ بن یزید، اگلی سلمہ بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کے ساتھ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا۔ اور ہم نے عرض کیا کہ ہماری والدہ مملکہ زمانہ جاہلیت میں صلہ رحمی کیا کرتی تھی، مہمان نوازی کرتی تھی اور اس طرح کے دیگر نیک کام انجام دیتی تھی۔ وہ زمانہ جاہلیت ہی میں انتقال کر گئی۔ تو کیا یہ خیر کے کام اس کے لئے کچھ مومن ثابت ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ ہم نے مزید عرض کیا کہ زمانہ جاہلیت میں ہماری ایک بہن بھی تھی، جس کو ہماری اس والدہ نے زمانہ جاہلیت کی رسم کے مطابق زندہ درگور کر دیا تھا تو کیا ہماری والدہ کے نیک کام اس گناہ کو جوئیں گے؟ جب آپ ﷺ نے فرمایا زندہ درگور کرنے والی اور ہونے والی دونوں جنہم میں ہوں گی۔ (۲) لایہ کہ زندہ درگور کرنے والی بعد میں اسلام کو پالے اور اس سے وابستہ ہو جائے۔ قتالہ کے جنہم جانے کا مسئلہ تو واضح ہے، مگر قتالہ زندہ درگور ہونے والی کیوں جنہم میں جائے گی؟ اس کی وجہ زندہ درگور ہونا نہیں ہے، بلکہ اس کا دار اس مسئلہ پر ہے کہ کیا اولاد مشرکین جنہم میں جائیں گی یا جنت میں؟ اس بارے میں افسوس متعارف ہیں۔

۲۸۲۔ اے ابوسعید! جو شخص اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر، اور اللہ کے پیغمبر ہونے پر راضی ہو گیا، اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔ اور دوسرا عمل، جس کے ذریعہ بندہ جنت کے سوز جات تک پہنچ سکتا ہے، جبکہ ایک درجہ زمین و آسمان کے درمیان جتنا ہے، وہ، جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

مسند الامام احمد، الصحيح للإمام مسلم و حمدہ اللہ علیہ، التلمیذی بروایت ابی سعید

۲۸۳۔ اے معاذ بن جبل! کیا تجھے پتہ ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ سو جان لو! اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ اس کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ جو بندے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں،

اللہ ان کو عذاب نہ دے۔ مسند الامام احمد، بخاری و مسلم الجامع للترمذی، ابن ماجہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۸۴۔ جنہم سے ہر اس شخص کو نکال لیا جائے گا، جس کے دل میں ایمان کا ذرہ بھی ہوگا۔ ترمذی، بروایت ابی سعید

۲۸۵۔ اللہ تعالیٰ سب سے جگہ عذاب والے سے فرمائیں! اگر تیرے پاس زمین بھر مال ہو، تو کیا تو اس کے عوض اپنی جان چھڑانا پسند کرے گا؟ یا بندہ عرض کرے گا! جی پروردگار۔ پروردگار فرمائیں گے! میں نے تجھ سے اس سے بھی بلی چیز کا سوال کیا تھا۔ جبکہ تو ابھی آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا! یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ مگر تو شرک کرنے پر مصر رہا۔

بخاری و مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۸۶۔ قیامت کے روز ایک جنمی شخص کو کہا جائے گا! اگر تیرے پاس زمین بھر مال ہو، تو کیا تو اس کے عوض اپنی جان چھڑانا پسند کرے گا؟ یا بندہ عرض کرے گا! ہاں بلی پروردگار۔ پروردگار فرمائیں گے! میں نے تجھ سے اس سے بھی بلی چیز پسند کی تھی۔ میں نے تجھ سے عہد لیا تھا، جبکہ تو ابھی آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا! یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ مگر تو شرک کرنے پر مصر رہا۔

مسند الامام احمد، بخاری و مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۸۷۔ جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ تعالیٰ اس امت کے ہر شخص کو ایک ایک کا فر عطا فرمائیں گے۔ اور اس کو کہا جائے گا! جنہم میں جانے سے یہ تیرا فیہ ہے۔ الصحيح للإمام مسلم و حمدہ اللہ علیہ، بروایت ابی موسیٰ

ہے۔ لیکن برائی صرف ایک گنا و لکھی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے جا ملے۔

مسند الامام احمد، بخاری، الصحيح للامام مسلم و حمة اللہ علیہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۹۶۔ جب بندہ مسلمان ہو جائے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی ہر نیکی، جو اس نے پہلے کی ہو، اس کو محفوظ رکھتے ہیں۔ اور ہر برائی جو اس سے صادر ہوئی تھی، اس کو مٹا دیتے ہیں۔ پھر از سر نو معاملہ شروع ہوتا ہے اس طرح کہ ایک نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے۔ اور برائی صرف وہی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کو بھی اللہ عارف فرمادیں۔ اور وہ بہت مغفرت کرنے والا ہے۔ سو یہ بروایت ابی سعید

۲۹۷۔ اسلام اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔ اور ہجرت بھی اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتی ہے۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی عمر رضی اللہ عنہ

۲۹۸۔ جب بندہ مسلمان ہو جائے اور پھر پوری طرح اسلام کو اپنی زندگی میں بھی داخل لے، تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی ہر نیکی کو اس نے انجام دی تھی، اس کو قبول فرمائیے ہیں اور ہر برائی جو اس سے سرزد ہوئی تھی، اس کا کٹاؤ فرما دیتے ہیں۔ اور اسلام میں وہ جو عمل کرتے، اس کے ساتھ یہ معاملہ فرماتے ہیں کہ ایک نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے۔ اور برائی صرف ایک گنا رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو بھی بخیر فرمادیں۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت عطائین بسطامی

۲۹۹۔ کیا تمہیں علم نہیں ہے؟ کہ اسلام اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔ اور ہجرت بھی اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتی ہے۔ اور حج بھی اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔ السنن لمسعود، بروایت عمرو بن العاص

۳۰۰۔ اللہ تعالیٰ بندہ کو عارف فرماتے رہتے ہیں، جب تک پر وہ حاکم نہ ہو۔ دریافت کیا گیا اور وہ کیا ہے؟ فرمایا اس حال میں روئے نکلے کہ وہ مشرک ہو۔ مسند الامام احمد، بخاری فی التاریخ المسند لابی یعلیٰ، الصحيح لابن حبان، العو فی الجعلیات، المستدرک للحاکم۔

السنن لمسعود بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۰۱۔ مسلمان، جب سے اس کی ماں سے اس کو نہم دیا جائے اللہ کے سامنے کھڑے ہونے تک مسلسل اللہ کی ذمہ داری میں رہتا ہے۔ پس اگر اللہ عز و جل سے اس حال میں سامنا ہو کہ اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہو یا اخلاص کے ساتھ استغفار کرتا ہو آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم سے خلاصی لکھ دیتے ہیں۔ البزار بروایت ابی سلمہ بن عبدالرحمن عن ابیہ و لم یسمع عنہ

۳۰۲۔ نور جب سینے میں داخل ہوتا ہے تو سبز کشادہ ہو جاتا ہے۔ دریافت کیا گیا! کیا اس کی کوئی علامت ہے؟ جس سے اس کا علم ہو سکے؟ فرمایا ہاں! دھوکے گھر دینا سے پہلو چوکی کرنا۔ داگی گہری طرف متوجہ ہونا۔ اور موت کے آنے سے قبل اس کی پیادری کر لینا۔

المستدرک للحاکم و تعلقب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۳۔ اے مسلم! اسلام سے دامن گیر ہو جا۔ اور اپنے دین کو دنیا کے فوٹس فروخت نہ کر۔ ابن سعد، بروایت الشعبي مرسلہ

۳۰۴۔ اسلام لے آ رہا حتیٰ پا چاٹے گا۔ الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت اسحاق بن یحییٰ رضی اللہ عنہ

۳۰۵۔ اسلام لے آ رہا حتیٰ پا چاٹے گا۔ دریافت کیا گیا اسلام کیا ہے؟ فرمایا۔ اسلام یہ ہے کہ تیرا اول اسلام لے آئے اور مسلمان تیری زبان اور ہاتھ کی ایذا سے محفوظ ہو جائیں۔ آپ سے پوچھا گیا! کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا! ایمان، دریافت کیا گیا! ایمان کیا ہے؟ فرمایا! ایمان یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لاؤ۔ دریافت کیا گیا! کون سا ایمان افضل ہے؟ فرمایا! ہجرت کیا گیا! ہجرت کیا ہے؟ فرمایا! تم گناہوں کو چھوڑ دو۔ دریافت کیا گیا! کون سی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا! اجہاد۔ دریافت کیا گیا! اجہاد کیا ہے؟ فرمایا! اجہاد یہ ہے کہ جب کلام سے تمہارا مقابلہ ہو تو تم اس سے قتال کرو۔ اور مال قیمت میں حیثیت نہ کرو، اور بڑی نہ ڈکھادو، پھر ان کے بعد وہ سب سے افضل ہیں۔ والا یہ کہ کوئی ایسی چیز مائل کرے، گناہوں

سے ہر رات باجمہ و شعبہ اجتماع سراسر ہی ملا رہے۔ جس سے اہل تشیع میں نہ

اسلام نامن کا مذہب ہے

۳۰۶ اسلام سے بہر و مند ہو جائے مسلمان ہو نہ ہو۔ اور جان رکھو کہ ساری دھرتی انصار اس کے رسول کیا ہے۔ درمیان انبیاء ہے کہ میں تم لوگوں سے کہتا ہوں۔ میں جو شخص تم میں سے کچھ مل جائے اس کو نہ رخصت نہ کرالے۔ اور جان رکھو کہ ساری دھرتی انصار اس کے رسول کی ہے۔ بخاری، بروایت ابی ہریرہ و صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضور ﷺ نے یہ روایت کرتے ہوئے ان سے فرمایا کہ۔

۳۰۷ ایمان بہت کی قیمت ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو حق کی قیمت ہے۔ اور جنت لوگوں میں ان کے اعمال کے مطابق تقسیم ہوگی۔

۳۰۸ اللہ عزوجل کے مین تر میں جس نے ان کی غنائت کی، اللہ تعالیٰ اس کے دین کو دنیا کی نعمت فرمائیں گے۔ اور جس نے ان کو خیال نہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کو بھی اس کی پروا نہیں۔ اسلام کی حرمت، میری حرمت، اور میری قربت کی حرمت۔

۳۰۹ اسلام ایک تہ و مکرب ہے۔ جو اس میں داخل ہو گیا باغی ہو گیا اور ہجرت کشادہ نہ کرے۔ جو اس میں داخل ہو گیا باغی ہو گیا۔ اسلام کی دعوت جنگی، وہ مسلمان ہو گیا اور ہجرت کی راہ نکلی، اس نے ہجرت اختیار کی جو اس نے خیر کا کوئی کام نہ چھوڑا اور شر سے کوئی چائے نہ لیا اور چھوڑی۔ انظرانی فی التفسیر۔ بروایت معاذ بن عبد

۳۱۰ اسلام ان سے زیادہ عاجز ہے۔ اور اسلام باندہ ہوتا ہے دھرم پر کوئی چیز باقی نہیں ہوتی۔

۳۱۱ انظرانی، انظرانی فی التفسیر، بخاری و مسلم، ابی سعید، بروایت عن عبد اللہ بن عمرو العسری

اسلام ان لوگوں کو بچھا کر جس مذہب بنا دیا ہے۔ جس طرح آسمان سے پانی زمین کو بچھا کر مذہب بنا دیا ہے۔

۳۱۲ اللہ عزوجل کے مین تر میں جس نے داخل ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان ملایا، اس نے اپنے لیے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان عطا کیا، اور اس نے اس کو ایمان عطا کیا۔ ۳۱۳ میں نے اپنے آقا و سرور کو امام، دین کی راہ کی راہ، و قس سے روٹی ہے۔ اور خدا کی راہ کی راہ سے روٹی ہے۔ ۳۱۴ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان عطا کیا، اور اس نے اس کو ایمان عطا کیا۔

۳۱۵ اللہ عزوجل کے مین تر میں جس نے داخل ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان ملایا، اس نے اپنے لیے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان عطا کیا، اور اس نے اس کو ایمان عطا کیا۔ ۳۱۶ اللہ عزوجل کے مین تر میں جس نے داخل ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان ملایا، اس نے اپنے لیے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان عطا کیا، اور اس نے اس کو ایمان عطا کیا۔ ۳۱۷ اللہ عزوجل کے مین تر میں جس نے داخل ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان ملایا، اس نے اپنے لیے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان عطا کیا، اور اس نے اس کو ایمان عطا کیا۔ ۳۱۸ اللہ عزوجل کے مین تر میں جس نے داخل ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان ملایا، اس نے اپنے لیے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان عطا کیا، اور اس نے اس کو ایمان عطا کیا۔ ۳۱۹ اللہ عزوجل کے مین تر میں جس نے داخل ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان ملایا، اس نے اپنے لیے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان عطا کیا، اور اس نے اس کو ایمان عطا کیا۔ ۳۲۰ اللہ عزوجل کے مین تر میں جس نے داخل ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان ملایا، اس نے اپنے لیے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان عطا کیا، اور اس نے اس کو ایمان عطا کیا۔

۳۲۱ اللہ عزوجل کے مین تر میں جس نے داخل ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان ملایا، اس نے اپنے لیے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان عطا کیا، اور اس نے اس کو ایمان عطا کیا۔ ۳۲۲ اللہ عزوجل کے مین تر میں جس نے داخل ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان ملایا، اس نے اپنے لیے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان عطا کیا، اور اس نے اس کو ایمان عطا کیا۔ ۳۲۳ اللہ عزوجل کے مین تر میں جس نے داخل ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان ملایا، اس نے اپنے لیے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان عطا کیا، اور اس نے اس کو ایمان عطا کیا۔ ۳۲۴ اللہ عزوجل کے مین تر میں جس نے داخل ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان ملایا، اس نے اپنے لیے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان عطا کیا، اور اس نے اس کو ایمان عطا کیا۔ ۳۲۵ اللہ عزوجل کے مین تر میں جس نے داخل ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان ملایا، اس نے اپنے لیے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان عطا کیا، اور اس نے اس کو ایمان عطا کیا۔ ۳۲۶ اللہ عزوجل کے مین تر میں جس نے داخل ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان ملایا، اس نے اپنے لیے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان عطا کیا، اور اس نے اس کو ایمان عطا کیا۔ ۳۲۷ اللہ عزوجل کے مین تر میں جس نے داخل ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان ملایا، اس نے اپنے لیے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان عطا کیا، اور اس نے اس کو ایمان عطا کیا۔ ۳۲۸ اللہ عزوجل کے مین تر میں جس نے داخل ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان ملایا، اس نے اپنے لیے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان عطا کیا، اور اس نے اس کو ایمان عطا کیا۔ ۳۲۹ اللہ عزوجل کے مین تر میں جس نے داخل ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان ملایا، اس نے اپنے لیے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان عطا کیا، اور اس نے اس کو ایمان عطا کیا۔ ۳۳۰ اللہ عزوجل کے مین تر میں جس نے داخل ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان ملایا، اس نے اپنے لیے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان عطا کیا، اور اس نے اس کو ایمان عطا کیا۔

تو رات کوئی دن انصاف اور عینک۔ اسی طرح نورش کی حالت۔ میں اس سے ملتا ہوں جو میں مانے گا۔ اور اس کے ساتھ کوئی عملی سہولت نہیں۔

بعد إتمام جهده الطويل في التكبير، مردّاه من خضرة

— ۱۰۰ —

نہ تے ایں ساراں محرم طے کا کہ ایں پر کوئی پابند ہوگا۔ نصیر علی فی الکعبہ۔ دیوانہ اس محرم دھرمی اہل حق

نہ سے اس میں کچھ نہ ہوگا۔ نظر میں ہی الکی۔ بروایت اس محرم رضی اللہ عنہ

۳۳۰ قرمت کے روزِ نورِ شمعِ اہلِ بابِ اکبرِ حقولی سے جنگِ نیرِ نازِ بے ساقِ محمودِ رمضان۔ کے روزِ ازل کے سانچو اور جہانیت کے بھروسے کرنے

کے ساتھ واقعات کرے اور وہ جھٹکا پچ بندہ ہو گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ چنی کی خیانت کے ساتھ ملے ملے ہوئے کارکن، دوکاندار، سپروائز اور دیگر

مہرِ ضعیف ہے۔ تاکہ اس میں ایک ذوقِ حیاتِ مین و سٹورین مین ملے، اس کی زبانِ خدائی کے ضعیف قرار دیا ہے۔ مجمع الزوائد

فصل چہارم۔ ایمان اور اسلام کے احکام میں

یہ فصل دین پر مشتمل ہے۔ یہی فرع شادمانی کے قراء میں۔

۳۶۵۔ ان سے قتال جاری رکھو حتیٰ کہ وہ: **اِنَّ اللہَ کَہُزِلَ جُہُودِکُمْ لَہُکَی شَہَادَتِہِمْ**۔ اُنہوں نے ایسا کر لیا۔ تو انی جان اور ملی و کھنڈہ لڑایا۔ اُنہوں کے حق کی وجہ سے اور ان کا حساب لہ پر ہے۔ تصحیح: **لَا اَدْرِیْ مَسْنَدُہِ**۔ علیہ۔ مرویات میں ہر ہر اور کسی حدیث میں جس نے **اِنَّ اللہَ کَہُزِلَ جُہُودِکُمْ** اور **لَہُکَی شَہَادَتِہِمْ** کے جملے کی آئی پر مشتمل نہ جاتی ہے۔ ایک کا: **کَہُزِلَ جُہُودِکُمْ**۔ آتھد حقانی میں نے دل اور ہاں کو ختم کر دیا ہے۔ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔

مسند الامام احمد: تصحیح: **لَا اَدْرِیْ مَسْنَدُہِ**۔ مرویات: **وَاللّٰہُ یُحِبُّ مَالِکَہُ الْاَسَیْہِ**۔ کسی ایسے مسلمان کا خون نہ مارا جائے جس سے: **لَا اَدْرِیْ مَسْنَدُہِ**۔ رسول اللہ کی شہادت دینے والے مکر میں یا خون میں سے کسی ایک کی ہے۔ سے۔ ان کے قصص کے بعد زمانہ یا تو ان کو کٹا کر یا چھوڑ دیا جائے۔ **اِنَّ اللہَ اَدْرٰہُ**۔ کہہ میں سے مثلاً: **وَلِیْ**۔ اور ان کو قتل کیا جائے کہ کسی لکڑی چھوڑے گا۔ **وَاللّٰہُ یُحِبُّ مَالِکَہُ الْاَسَیْہِ**۔ سے۔ **وَاللّٰہُ یُحِبُّ مَالِکَہُ الْاَسَیْہِ**۔ اور ان کو قتل کر دیا جائے کہ کسی لکڑی چھوڑے گا۔

۳۶۶۔ **اِنَّہُ یُحِبُّ مَسْلَمَانَ**۔ کا خون نہ مارا جائے جس سے: **لَا اَدْرِیْ مَسْنَدُہِ**۔ رسول اللہ کی شہادت دینے والے مکر میں یا خون میں سے کسی ایک کی ہے۔ سے۔ **اِنَّہُ یُحِبُّ مَسْلَمَانَ**۔ کا خون نہ مارا جائے کہ کسی لکڑی چھوڑے گا۔ **وَاللّٰہُ یُحِبُّ مَالِکَہُ الْاَسَیْہِ**۔ اور ان کو قتل کر دیا جائے کہ کسی لکڑی چھوڑے گا۔ **وَاللّٰہُ یُحِبُّ مَالِکَہُ الْاَسَیْہِ**۔ اور ان کو قتل کر دیا جائے کہ کسی لکڑی چھوڑے گا۔

۳۶۷۔ **اِنَّہُ یُحِبُّ مَسْلَمَانَ**۔ کا خون نہ مارا جائے جس سے: **لَا اَدْرِیْ مَسْنَدُہِ**۔ رسول اللہ کی شہادت دینے والے مکر میں یا خون میں سے کسی ایک کی ہے۔ سے۔ **اِنَّہُ یُحِبُّ مَسْلَمَانَ**۔ کا خون نہ مارا جائے کہ کسی لکڑی چھوڑے گا۔ **وَاللّٰہُ یُحِبُّ مَالِکَہُ الْاَسَیْہِ**۔ اور ان کو قتل کر دیا جائے کہ کسی لکڑی چھوڑے گا۔ **وَاللّٰہُ یُحِبُّ مَالِکَہُ الْاَسَیْہِ**۔ اور ان کو قتل کر دیا جائے کہ کسی لکڑی چھوڑے گا۔

۳۶۸۔ **اِنَّہُ یُحِبُّ مَسْلَمَانَ**۔ کا خون نہ مارا جائے جس سے: **لَا اَدْرِیْ مَسْنَدُہِ**۔ رسول اللہ کی شہادت دینے والے مکر میں یا خون میں سے کسی ایک کی ہے۔ سے۔ **اِنَّہُ یُحِبُّ مَسْلَمَانَ**۔ کا خون نہ مارا جائے کہ کسی لکڑی چھوڑے گا۔ **وَاللّٰہُ یُحِبُّ مَالِکَہُ الْاَسَیْہِ**۔ اور ان کو قتل کر دیا جائے کہ کسی لکڑی چھوڑے گا۔ **وَاللّٰہُ یُحِبُّ مَالِکَہُ الْاَسَیْہِ**۔ اور ان کو قتل کر دیا جائے کہ کسی لکڑی چھوڑے گا۔

۳۶۹۔ **اِنَّہُ یُحِبُّ مَسْلَمَانَ**۔ کا خون نہ مارا جائے جس سے: **لَا اَدْرِیْ مَسْنَدُہِ**۔ رسول اللہ کی شہادت دینے والے مکر میں یا خون میں سے کسی ایک کی ہے۔ سے۔ **اِنَّہُ یُحِبُّ مَسْلَمَانَ**۔ کا خون نہ مارا جائے کہ کسی لکڑی چھوڑے گا۔ **وَاللّٰہُ یُحِبُّ مَالِکَہُ الْاَسَیْہِ**۔ اور ان کو قتل کر دیا جائے کہ کسی لکڑی چھوڑے گا۔ **وَاللّٰہُ یُحِبُّ مَالِکَہُ الْاَسَیْہِ**۔ اور ان کو قتل کر دیا جائے کہ کسی لکڑی چھوڑے گا۔

۳۷۰۔ **اِنَّہُ یُحِبُّ مَسْلَمَانَ**۔ کا خون نہ مارا جائے جس سے: **لَا اَدْرِیْ مَسْنَدُہِ**۔ رسول اللہ کی شہادت دینے والے مکر میں یا خون میں سے کسی ایک کی ہے۔ سے۔ **اِنَّہُ یُحِبُّ مَسْلَمَانَ**۔ کا خون نہ مارا جائے کہ کسی لکڑی چھوڑے گا۔ **وَاللّٰہُ یُحِبُّ مَالِکَہُ الْاَسَیْہِ**۔ اور ان کو قتل کر دیا جائے کہ کسی لکڑی چھوڑے گا۔ **وَاللّٰہُ یُحِبُّ مَالِکَہُ الْاَسَیْہِ**۔ اور ان کو قتل کر دیا جائے کہ کسی لکڑی چھوڑے گا۔

شہادتین کا اقرار! ازاد گمان

۱۷۴۳ء - مجھے نعرہ دیا کہ لوگوں نے جنگ بادی رخصت کر دی ہے۔ اے محمد رسول اللہ کی شہادت ہے، میں ہوں۔ سہ قلعہ کا رخ نہیں ہو رہا۔
 ۱۷۴۳ء - دینی قمار کی عمر کریں۔ اگر تمہیں سے ایسا کڑا قانون کی چٹا ہواں ہر چہ پرانہ، لوگنے تمہیں کے حق کی ہے۔ اور اے خدا
 کے رسول! تمہیں کے لئے یہ ہوا ہے کہ وہاں کے لئے بھیجی ہو۔ ہے۔ اور ہر مسلمانوں کے لئے یہ ہے کہ ان کے لئے بھیجی ہو۔ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

ص ١٢٨ من كتاب تاريخ العرب - الصبح (١٢) عن المارفتي ج ١ ص ١٢٨

[illegible]

بناؤ: انظر الى هذه الصورة - يذكّر اناس حزينين وبائسين - (حسني نفعي

میرزا محمد علی

۲۷۶ تجھے نصیحتوں سے نواہیں ہے قتل جاری رکھوں! کی کہ وہ اللہ کا حکم، مومن خدائی شہادت دینے سے باز نہ آئے گا۔ مومنوں کی ہر بات اللہ کی بات ہے۔

این ماحول برای اسناد و مدارک مناسب است

[illegible]

۱۷۳۔ مجھے شہداء کے گروہوں سے قتلے جانی تھیں۔ حتیٰ کہ اہل اسلام میں سے بھی۔ میں نے ان کے گروہوں میں سے ایک گروہ کو قتل کیا۔ ان کے گروہوں میں سے ایک گروہ کو قتل کیا۔ ان کے گروہوں میں سے ایک گروہ کو قتل کیا۔

[illegible]

۱۴۳۸ھ میں اس وقت کی مجلس کے قیام میں میر تقی میر نے اس کی بے نقصان کاروائی میں حصہ لیا۔ جو وہ خود اپنے ہاتھوں سے لکھوا کر

اور یہاں سے ہی پس منظر کا انہی تھوڑے کھنڈوں کا بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے بعد مروجہ سے معذور کسی خاصہ

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِكْرًا لِّرَبِّهِمْ وَأَوَّلَ رِصَالَةٍ تَقَابَلُوا

تین باتوں کے سوا کسی مسلمان کو قتل کرنا حرام ہے

۳۶۔ نبی و قوال سے: وہ بھی کاخوں میں ملا لٹکیں۔ جان کے بدلے جان۔ اُٹھانیں شہر و زنا کار۔ ایوان سے جرحہ ہوئے والے۔

انگریزی کی لکچر پڑھا۔۔۔ اخبار کی آمد

[illegible]

اور شرافت سے نہایت پائندہ (میرزا)۔ طبعاً ایک تلحاک، بروایت علامہ، رخصی اللہ علیہ

۳۹۳ قلعہ قلعہ میں کئی کئی سالوں تک رہا۔ جس کے کئی کئی سالوں تک رہا۔ بروایت علامہ، رخصی اللہ علیہ

۳۹۵ قلعہ قلعہ میں کئی کئی سالوں تک رہا۔ جس کے کئی کئی سالوں تک رہا۔ بروایت علامہ، رخصی اللہ علیہ

۳۹۶ قلعہ قلعہ میں کئی کئی سالوں تک رہا۔ جس کے کئی کئی سالوں تک رہا۔ بروایت علامہ، رخصی اللہ علیہ

اردو کے احکام

۳۹۷ قلعہ قلعہ میں کئی کئی سالوں تک رہا۔ جس کے کئی کئی سالوں تک رہا۔ بروایت علامہ، رخصی اللہ علیہ

۳۹۸ قلعہ قلعہ میں کئی کئی سالوں تک رہا۔ جس کے کئی کئی سالوں تک رہا۔ بروایت علامہ، رخصی اللہ علیہ

۳۹۹ قلعہ قلعہ میں کئی کئی سالوں تک رہا۔ جس کے کئی کئی سالوں تک رہا۔ بروایت علامہ، رخصی اللہ علیہ

۴۰۰ قلعہ قلعہ میں کئی کئی سالوں تک رہا۔ جس کے کئی کئی سالوں تک رہا۔ بروایت علامہ، رخصی اللہ علیہ

۴۰۱ قلعہ قلعہ میں کئی کئی سالوں تک رہا۔ جس کے کئی کئی سالوں تک رہا۔ بروایت علامہ، رخصی اللہ علیہ

۴۰۲ قلعہ قلعہ میں کئی کئی سالوں تک رہا۔ جس کے کئی کئی سالوں تک رہا۔ بروایت علامہ، رخصی اللہ علیہ

۴۰۳ قلعہ قلعہ میں کئی کئی سالوں تک رہا۔ جس کے کئی کئی سالوں تک رہا۔ بروایت علامہ، رخصی اللہ علیہ

۴۰۴ قلعہ قلعہ میں کئی کئی سالوں تک رہا۔ جس کے کئی کئی سالوں تک رہا۔ بروایت علامہ، رخصی اللہ علیہ

۴۰۵ قلعہ قلعہ میں کئی کئی سالوں تک رہا۔ جس کے کئی کئی سالوں تک رہا۔ بروایت علامہ، رخصی اللہ علیہ

[illegible]

ایمان کے مستغرق احکام میں..... ماخوذ از اکمل

۱۴۹ اے قنابو! یانی!، چیرنی کے پتوں سے عکسوں کو، ماہر غرے مانوں۔ سے نکالتے حاصل کرو

التفكير في العنبر اس شافي . مواب فداة الزهراء .

۱۳۔ واسطہ اجڑا اور قبر کے بل منظر و کراؤ نہ اور پانی اور مٹی کے پتوں سے غسل کرو۔

نقاد اس عساکرِ اہلِ حق کے اعلانِ جہاد پر حیرت و حیرت

۲۱۳ پانی اور برقی کے چٹانوں سے ٹھنسی کر دیا اور ان کے پاؤں سے نجات حاصل کر دیا۔

التصغير بالفتح أي: سمعة كقوله النحلي: يرد ابن: احمذ...

۱۴) یہی امر ہے جس سے کہیں کو بتاؤ۔ کچھ نہ ہو، جس عریضہ کا نام ہے وہ ۳ قسم کے ہے۔

۱۵۔ اے لوگو! مجھے نہ رونا دکھائی دے گا۔ میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ وہ میری موت کو آسان کرے۔

الطريق إلى الكعبه - انفس النبي صلى الله عليه وآله وسلم في الحج

مسلمانوں پر اس کا کوئی اثر نہیں تھا۔ مسلمانوں نے جو توحید پر قائم رہا، اس لیے اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو نیکو فیصلے دیے، ان سے انکار نہیں کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جو نیکو فیصلے دیے، ان سے انکار نہیں کیا۔

الطبرسی فی: الکبیر: بروایت عسکر: الطبیب فی: الکبیر: یروای عن ابن ابي عمیر: و فی: الفقه عینی

۴۔ مسلمانوں کے حق میں یا کون بھی نہیں سمجھتا کہ وہ مسلمان ہیں۔

نسب الامام احمد بن حنبل الى عبده رحيم فذكره عنه: لافد احمد بن حنبل بن ابي اسحق بن عمار بن عبد الله بن عتبة بن مسعود بن عبد الله بن عبد الوهاب بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نضر بن معد بن عدنان.

۱۸۔ مسلمان مجبور کیا ہے۔ یہ اس طرح کرتا ہے کہ اس کو دباؤ دے کہ وہ اپنی طبیعت میں ایسا کرے۔ آج کل کے حالات یہ ہیں۔

محب نے شرفاء و غریبوں کو اپنا دل دیا، اور ان کے لیے کھانا پکانا شروع کیا۔

الخطيب من الكبر. يروا بناس عبيد ربي الله

اپنے ہی حال کی غفلت میں خون بہانے لگے۔ لہذا اس کی ٹانگیں کاٹ دی گئیں۔ وہ خودکشی سے مر گیا۔

[illegible][illegible]

سنة الف عشرين مائة من قبل ان ياتي به بحاري في الخرج، ابو داود، السنن، كذا في نسخة اخرى.

۳۶۔ سحر و سب لوگوں کو ہم علامت ہے: غرض یہ کہ جان ہے یہ اپنے دلوں و دماغوں کو کھنڈ کر رکھتا ہے۔

اس صحابہ: سیدنا الامام احمد الحدادی - النخعی، اس واقعہ کا نظریہ اس کتاب: بیرونی صاحب نے لکھا ہے

۴۲ ایمان اور قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ یہ لڑائی نہیں ہے۔

حسن في التاريخ: تفرّد ابن بطيوس: رحمه الله عليه: ب: واحد علي: اسم: مدد

[illegible]

۱۳۳

[illegible]

۳۲۳۔ اصل ذمہ جن اموال، ختم و خدم، علاقوں، زمین اور چوپایوں کے ساتھ اسلام لائیں، وہ انہی کے لئے برقرار رہیں گے۔ اور پھر ان پر ان چیزوں میں صرف صدقہ زکوٰۃ عائد ہوگی۔ السن للشیعی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت بریدہ

۳۲۵۔ اصل ذمہ جن اموال، ختم و خدم، علاقوں، زمین اور چوپایوں کے ساتھ اسلام لائیں، وہ انہی کے لئے برقرار رہیں گے۔ اور پھر ان پر ان چیزوں میں صرف صدقہ زکوٰۃ عائد ہوگی۔ مسند الامام احمد، بروایت سلیمان بن بریدہ عن ابیہ

۳۲۶۔ اہل کتاب میں سے جو شخص اسلام لے آ یا اس کو وہ اب اجر نصیب ہوگا۔ اور جو حقوق ہمیں حاصل ہیں اس کو بھی حاصل ہوں گے۔ اور جو بات ہمارے لئے نقصان دہ ہے، اس کے لئے بھی نقصان دہ ہوگی۔ اور جو شرک اسلام لے آئے اس کو اکبر اجر نصیب ہوگا۔ اور جو حقوق ہمیں حاصل ہیں اس کو بھی حاصل ہوں گے۔ اور جو بات ہمارے لئے نقصان دہ ہے اس کے لئے بھی نقصان دہ ہوگی۔

مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی امامہ

۳۲۷۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کے ساتھ معوث فرمایا ہے۔ تم کہو کہ امیں نے اپنی ذات اللہ کے پردہ کی، اس کی طرف اپنا رخ کر لیا۔ اس کے لئے ہمدن یکسو ہو گیا۔ اور نماز قائم کرو۔ اور زکوٰۃ ادا کرو۔ ہر مسلمان کی جان و مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ ہر دو مسلمان بھائی بھائی ہیں، باہم مددگار ہیں۔ جان لو اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کو کوئی عمل قبول نہیں فرماتے، جو اسلام سے بہرہ مند ہونے کے بعد اس سے رشتہ توڑ لے۔ حتیٰ کہ وہ دوبارہ مشرکوں کو چھوڑ کر مسلمانوں سے نہ ملے۔ آؤ! کھو تو کسی میں تمہیں کمرے کا پیکڑ کر جہنم سے بنارہا ہوں، اور تم ہو کہ اس میں گرے جا رہے ہو۔ آگاہ رہو! میرا رب مجھے جانے والا ہے۔ آگاہ رہو۔ میرا رب مجھ سے سوال کرے گا! کیا تم نے میرے بندوں تکسیر پیغام پہنچایا؟ امیں عرض کروں گا! اب پروردگار میں نے ان تک آپ کا پیغام پہنچا دیا ہے۔ پس اسے لوگو! جو حاضرین ہیں وہ عاصی تک یہ دعوت پہنچا دیں۔ یاد رکھو! تم کو بلایا جانے والا ہے اس حال میں کہ تمہارے مونہوں پر بندش لگی ہوگی۔ پھر سب سے پہلے کسی کا جو منہ کھولیا ہوگا، وہ اس کی رائے اور عقلی ہوگی۔

یہ تمہارا دین ہے۔ جہاں پہلے جاؤ تمہارے لئے کافی ہوگا۔

مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت ابیہ عن جلد

۳۲۸۔ تو انہی کی امت کے روز لا الہ الا اللہ کو کیا جواب دے گے؟ الطبرانی فی الکبیر، بروایت اسماعیل بن زید رضی اللہ عنہ
اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت اسماء فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو اس حال میں نیروز پار کر دیا تھا کہ وہ لا الہ الا اللہ پکارا تھا۔ اس وقت آپ ﷺ نے مذکور بالا وعید فرمائی۔

۳۲۹۔ نہیں تم اس کو قتل نہ کرو اور نہ وہ تمہاری طرح معصوم الدم ہو جائے گا تمہارے اس کو قتل کرنے سے پیشتر۔ اور تم اس کی طرح معصوم الدم ہو جاؤ گے اس کے حکم لا الہ الا اللہ کہنے سے پیشتر۔

مسند الامام احمد، بخاری، الصحيح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، مسند البزار، بروایت المقداد بن عمرو البکدی

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں سوال کیا تھا کہ یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے۔ اگر میری کسی کافر سے مذہب بیز ہو، اور ہم باہم برسر پیکار ہو جائیں بازائی کے دوران وہ میرے ہاتھ پر گوار کا وار کرے اس کو کھات ڈالے، اور پھر میرے حملہ سے بچنے کے لئے وہ کسی درخت کی آڑ لے لیتا ہے اور اس وقت کہتا ہے میں اللہ کے لئے مسلمان ہوا۔ تو کیا میں اب اس کو قتل کر سکتا ہوں؟ یہ سن کر آپ ﷺ نے مذکور بالا جواب مرحمت فرمایا۔

۳۳۰۔ جو شخص اسلام میں اچھا کردار پائے اس سے زمانہ جاہلیت کی لغزشوں کے بارے میں باز پرس نہ ہوگی۔ اور جو اسلام میں بھی برائی کا شیوہ نہ چھوڑے اس سے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۳۱۔ جو اسلام سے وابستہ ہو گیا، اس پر چیزیں نہیں ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ

۴۵۳۔ اے آدمی بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ چوری نہ کرو۔ زنا کا روئے نہ کرو۔ خون نہ گولیں نہ رو۔ دینی کھانا نہ کھو۔ گھڑ پر نہ سوار ہو۔ نہ کھو۔ اور کسی نیک بات میں سہری نہ فرمائی نہ کرو۔ جس نے اس بیعت کی پاسداری کی اس کا جہان ہے۔ اور کوئی اس میں سے کسی جرم کا مرتکب نہ ہو، اور دنیا میں اس پر عذاب ہو نہ کیا، تو وہ اس جہان کے لئے کفار اور پاکیزگی ہوگا۔ اور جس کو کھانا پانہ نے پرورش فرمائی، اس کا حساب آخرت میں اللہ عزوجل پر ہے خود معاف فرما لے خواہ ظاہر دے۔ بھاری مروایت عباد بن الصامت

عورتوں کی بیعت

- ۴۵۴۔ میں عورتوں کے ساتھ کوئی چیز چھوئے۔ الاوسط للطبرانی: رحمۃ اللہ علیہ، مروایت عقیلہ بنت عہد
۴۵۵۔ میں تم سے بیعت نہ لوں، جب تک کہ اپنی بھیلیوں کی حالت تبدیل نہ کر لے، تو پادرسوں کی تمہیلیاں تیں۔

مورداد: ۵، مروایت عاتقہ بنت ابی اسید

بیعت رضوان

- ۴۵۶۔ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، ان اشخاص میں سے کوئی جہنم میں داخل نہ ہوگا۔

مسند الامام احمد، ابوداؤد، ترمذی، مروایت حابر رضی اللہ عنہ، الصحيح للامام مسلم، رحمۃ اللہ علیہ، مروایت ابو مسعود
۴۵۷۔ جس نے درخت کے نیچے بیعت کی، وہ جہنم میں داخل نہ ہوگا۔ اسے سرخ لکھتے والے کے۔ ترمذی، مروایت حابر

بیعت رضوان..... از اکمال

- ۴۵۸۔ تم سب کی مغفرت کروں گی، جو اسے سرخ لکھتے والے کے۔ المستدرک للحاکم، مروایت حابر

بیعت کے احکام

- ۴۵۹۔ میں تم سے بیعت لیتا ہوں کہ تم کوئی عبادت نہ کرے گا، نہ از قاتم نہ کرے گا۔ نہ پورا کرے گا۔ مسلمان کی غیر خودی نہ کرے گا۔ دل نہ شک سے چارے گا۔ المستدرک للحاکم، مروایت ابو ہریر

۴۶۰۔ میں ان چیزوں پر تم سے بیعت چاہوں، کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اللہ نے جس شخص کو کھتر مقرر کیا ہے اس کو نہ حق نہ کرو۔ نہ ناکاری سے باز نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ اور شراب نوشی نہ کرو۔ اور کوئی جن میں سے نبی جرم کا مرتکب ہو، اور دنیا میں اس پر عذاب ہو، یا تو وہ اس جہان کے لئے کفار اور پاکیزگی نہ ہوگا۔ اور جس جہان پر اللہ نے پرورش فرمائی، ان کا حساب آخرت میں اللہ عزوجل پر ہے۔ اور جو ان گناہوں سے باز رہیں، ان کے لئے جنت کا سامن ہو۔ الاوسط للطبرانی: رحمۃ اللہ علیہ، حباب بن علی، عمرو بن شعیب، عن ابیہ عن حماد
۴۶۱۔ میں اس سے بیعت لیتا ہوں چاہا پر اور پانچوں کے لئے فرض ہجرت کا مکمل مطلق ہو چکا ہے۔

السنن للبیہقی: رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، مروایت جعی بن امیہ

- ۴۶۲۔ اصل ہجرت ہجرت کا قیام حاصل نہ کر کے چھ مہینے۔ اس پر صرف اسلام اور جہاد پر بیعت نہ رہا۔

الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم، مروایت معاذ بن معاذ

- ۴۶۳۔ جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے کوئی بیعت نہ کی تھی، اور وہ جہلیہ کی موت مرا۔ مسند الامام احمد، ابن سعد، مروایت ابو ہریر

۳۶۳۔ جو شخص بغیر امام کے مراد وہ جاہلیت کی موت مراد مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت، معاویہ

۳۶۵۔ تم میں سے ہر وہ فرد میری طرف نکل آؤ، جو اپنی قوم کی نمائندگی کریں گے۔ جس طرح یحییٰ بن مریم کے عواری تھے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ اس کو چھوڑ کر دوسرے کو آگے کیا جائے گا، کیونکہ جبرئیل علیہ السلام افراد کو منتخب فرمائیں گے۔ ابن اسحاق، ابن سعد، بروایت عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ بیعت عقبہ میں شامل افراد کو حضور ﷺ نے یہ تعہد فرمایا تھا۔

تین باتوں پر بیعت کرنا

۳۶۶۔ تم میں سے کون ان تین باتوں پر میری بیعت کرتا ہے؟ کہہ دیجئے! آؤ میں تم کو پڑھ کر سناؤں کہ تمہارے پروردگار نے تم پر کیا حرام فرمایا ہے؟ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ جس نے اس کی پابندی کی، اس کا اجر اللہ پر ہے۔ اور جس نے کچھ کوتاہی کی، اور اللہ نے دنیاوی میں اس کی گرفت فرمائی تو یہ اس کی سزا اور کفارہ ہوگی۔ اور جس کو اللہ نے آخرت تک مہلت عطا کی، اس کا حساب اللہ پر ہے، خواہ وہ باز پرس کریں خواہ معاف فرما دیں۔

عبد بن حبیب فی تفسیر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردودہ، المستدرک للحاکم بروایت عبادہ بن الصامت
۳۶۷۔ تم میں سے جو ان تین باتوں پر میری بیعت کرتا ہے۔ کہہ دیجئے! آؤ میں تم کو پڑھ کر سناؤں کہ تمہارے پروردگار نے تم پر کیا حرام فرمایا ہے؟ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ جس نے اس کی پابندی کی، اس کا اجر اللہ پر ہے۔ اور جس نے کچھ کوتاہی کی، اور اللہ نے دنیاوی میں اس کی گرفت فرمائی، تو یہ اس کی سزا اور کفارہ ہوگی۔ اور جس کو اللہ نے آخرت تک مہلت عطا کی، اس کا حساب اللہ پر ہے، خواہ وہ باز پرس کریں خواہ معاف فرما دیں۔

المستدرک للحاکم بروایت عبادہ بن الصامت
۳۶۸۔ اے معاویہ! میری وقت کی سنو اور اطاعت کرو۔ حالات خواہ کیسے ہوں۔ (یعنی ہو، یا سالی) تمہیں اچھا محسوس ہو، یا ناگوار۔ خواہ وہ تم پر اور کو ترجیح دیں، یا تمہارا مال کھلیج میں اور تمہیں مزا دیں (ہر حال میں ان کی اطاعت کرو) لا یہ کہ اللہ کی حکمت کھانا فرمائی ہو تو پیچھے ہٹ جاؤ۔
الصحیح لایمن حبان او الطبرانی فی الکبیر، بروایت عباد بن الصامت

آٹھ باتوں پر بیعت کرنا

۳۶۹۔ کیا تم بھی انہی چیزوں پر میری بیعت نہیں کرتے، جن پر عورتوں نے میری بیعت کی ہے؟ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ چوری نہ کرو۔ زنا کاری سے باز رہو، اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ کوئی کھانا جھوٹ گھڑ کر بہتان طرازی نہ کرو۔ اور کسی نیک بات میں میری نافرمانی نہ کرو۔ اگر کوئی ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہوا، اور دنیا میں اس پر سزا اخذ ہو گیا، تو وہ اس گناہ کے لئے کفارہ اور پاکیزگی ہوگا۔ اور جس گناہ پر اللہ نے پرہیزگاری فرمائی، اس کا حساب آخرت میں اللہ عزوجل پر ہے، خواہ وہ معاف فرما دے خواہ عذاب دے۔

النسائی، ابن سعد، بروایت عبادہ بن الصامت

۳۷۰۔ بہر حال جس چیز کا میں تم سے اپنے پروردگار کے لئے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس کی عبادت بجا آؤ، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور جس چیز کا میں تم سے اپنے لئے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جن چیزوں سے اپنی اہلیانیت کرتے ہو، ان سے میری بھی حفاظت کرو۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت حبان و رضی اللہ عنہ

۳۷۱۔ بہر حال جس چیز کا میں تم سے اپنے پروردگار کے لئے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس پر ایمان لاؤ، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور جس چیز کا میں تم سے اپنے لئے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ میری بیعت نہ کرو۔ میں تمہیں سیدھی راہ پر لگا دوں گا۔ اور میں اپنے

۳۸۵ تقدیر خدا کا کار ہے۔ سو جو شخص بھی بری تقدیر پر ایمان نہ لایا یا جو ایمان سے بری ہے۔

۳۸۶ المسند لابی یحییٰ۔ بروایت ابن جریر وہ رضی اللہ عنہ انسان اولیٰ سے تقدیر کے مسئلہ میں اہل بیت آئے، لیکن بھی اس کی حقیقت کہ تمہیں نہ مانتی نہ ہوگی۔ لہذا خدا کے دوزخی مختلف بھی کوئی پست ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس لئے انسان کو چاہئے کہ اس معاملہ میں عقل سر تسلیم خم کرے، بغیر چاروں کار نہ سمجھے۔ اور اس میدان میں صرف دلی سے بیش اثر کرے۔

۳۸۷ جو شخص اللہ کے فیصلہ قطعاً اپنی پراختی نہ ہو اور تقدیر خداوندی پر ایمان نہ لایا، وہ اللہ کے سوا حق اور نہ۔ حقائق نرے۔

الأوسط للطبرانی ورحمة اللہ علیہ، بروایت ابن جریر وہ رضی اللہ عنہ

۳۸۸ کوئی تدبیر و احتیاط تقدیر خداوندی کو نہیں بدل سکتی۔ المستورک للہاکم، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۸۹ تقدیر تو حیر پرستی کا نظام ہے۔ جس جواز کی تحدید کا قائل ہو، اور تقدیر اپنی پراختی نہ لے، یہ متیقان سے نہ مضبوط کرے کو تھا میں۔

الأوسط للطبرانی ورحمة اللہ علیہ، بروایت ابن عباس

۳۹۰ اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو ان کی عمریں، ان کے اعمال، ان کے رزق کی مقدار بھی لکھ دی۔

مخطبہ مہلبادی بروایت ابن جریر وہ رضی اللہ عنہ

۳۹۱ اللہ واپس نے بھی ان کے ذکر، علیہ اسلام کو لکھا، اور سے ہی ماکن پیدا فرمایا تھا، اور تو ان کو بھی لکھا، یہاں سے ہی کافر پیدا فرمایا تھا۔

ابوداؤد، الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۹۲ نیک بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیش میں نیک بخت ہو گیا تھا۔ اور بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیش میں بد بخت ہو گیا تھا۔

الأوسط للطبرانی ورحمة اللہ علیہ، بروایت ابن جریر وہ رضی اللہ عنہ

۳۹۳ اللہ واپس ہر بندہ کی پانچ چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کر ان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ عمر، رزق، زندق، و ما سے قیام اور عید یا شقی۔

مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن مسعود

۳۹۴ تقدیر اللہ ہر بندہ کی پانچ چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کر ان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ عمل، عمر، رزق، زندق، و ما سے قیام۔

طبرانی فی الکبیر، بروایت ابن مسعود

۳۹۵ اللہ تعالیٰ مخلوق کی پانچ چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کر ان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ پیدائش، و صاف و اخلاق، رزق، و صحت، زندق۔

ابن عساکر، بروایت ابن مسعود

۳۹۶ اللہ تعالیٰ تمام بندوں کو دنیا کے امور کے متعلق آجین از سن کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے فیصلہ فرما کر فارغ ہو چکے ہیں۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن مسعود

۳۹۷ اللہ تعالیٰ ان آدمی چار چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کر ان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ پیدائش، و صاف و اخلاق، رزق، و صحت، زندق۔

الأوسط للطبرانی ورحمة اللہ علیہ، ابن مسعود

۳۹۸ آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ تمام بندوں کو مقرر کرنے، دنیا کے تمام امور کے متعلق فیصلہ

فرمانے سے فارغ ہو چکے ہیں۔ مسند الامام احمد، ترمذی، بروایت ابن مسعود

۳۹۹ آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے، و بعد عرش خداوندی اچھی پائی پر مستقر تھی، اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کے

مقرر و مقرر فرما دیے۔ ابوداؤد و ترمذی۔ المسند الصحیح للإمام مسلم ورحمة اللہ علیہ، بروایت ابن مسعود

۴۰۰ ہر چیز تقدیر سے متعلق ہے، حتیٰ کہ عمر اور عقل خداوندی بھی۔

مسند الامام احمد، المسند الصحیح للإمام مسلم ورحمة اللہ علیہ، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کے درمیان ایک باتھ کا فاصلہ جاتا ہے۔ لیکن اس پر فریڈ تھا، اہل نسب آہتا ہے۔ اور وہ اہل سنت کے گھس کرے لگتا ہے۔ اور انجام کار منت مگر دائم ہو گا ہے۔ عاصی و عصیہ پر اہل حق معصوم

اعمال کا وار وید اور خاتمہ پر ہے

۵۵۔ جنھیں سچ کوئی شخص لکھا ہوا نہیں جانتے کے مکمل کردار ہوتا ہے۔ جب کہ وہ اہل جہنم میں شامل ہوتا ہے۔ بعض مرتبہ کوئی شخص کو ہر اہل جہنم کے مکمل کردار ہوتا ہے۔ جب کہ وہ اہل جنت کے مکمل کردار ہوتا ہے۔ معاشی و معاشیہ، پروا دہت میں سے سعد اور بخاری نے یہ اضافہ کر کے ۱۱۱ اور ۱۱۲ اہل کیا اور وہ اہل جہنم میں آتے۔

[illegible]

۱۹۷۷ء کے انقلابی انقلابات نے مگر انجی مگر اچھا، ہاتھیں بولنے والی اور تقدیر الی تمنا اور کاش کا کاش کی وقت مت کرو، نہ کہ جس نے
ایسا کر شروع کروا، تمنا ہی نہیں کاڑھو جسے حلقہ مرآت عمر

اولاداً ومم سے عبد

۵۴۸ - اللہ تعالیٰ نے آخری قسط عطا فرمائی۔ ہم کی ریشہ سے نکلے اور ان سے شہادت لی کہ میں تمہارا دوسرا لڑکا نہیں ہوں سب نے جیسا کہ ان کو کہیں نہیں؟ پھر خدا تعالیٰ نے ان میں سے انصاف پر ہمیں ہوا ایک کے ہرے میں فرمایا: اے جنت میں جا میں گئے۔ اور دوسری کی بات میرے لئے ہے۔ پھر میں ان میں سے ایک کے اور میں جنت میں جاؤں گا۔ اور اسی جنت میں ہوگا اور اسی جنت میں جنم کے اعمال کی توفیق ہوگی۔

محسة الغزير: الطرائي في الكبير يهفي في الاسماء: برز اسم فنان من حكمه

۵۲۹ اللہ سے دو کو پیادہ فرمایا پھر ان کو پشت پر پہنچا اور اس وقت کہ پھر تو اس سے من کی اولاد کا ایک گروہ نکلا اللہ نے فرمایا میں نے ان کو جنت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور یہ منگی منی گروہ ملے جانتے تھے پھر ان کی پشت پر اپنے دست قدرت کو پھر تو اس من کی اولاد کا ایک گروہ نکلا اللہ نے فرمایا میں نے ان کو جنت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور یہ جنتی گروہ ملے۔

تذہبی نہیں بندہ جو سنت کے لئے پیدا فرماتے ہیں۔ اس کو اس کے عکس میں مصروف فرما دیتے ہیں۔ مگر کہ وہ جتنی افعال پر مشغول رہے۔ پھر اتنے قابل اس کو جنت میں داخل فرما دیتے ہیں۔ اور وہ تذہبی نہیں بندہ جو اپنے لئے پیدا فرماتے ہیں۔ اس کو اس کے عکس میں مصروف فرما دیتے ہیں۔ جس طرح کہ وہ کچھ بھی افعال پر مشغول رہے۔ اور پھر اتنے قابل اس کو جہنم میں داخل فرما دیتے ہیں۔

مالک، صاحب امام احمد، پر دہرود، نور مدنی، المندک نلجاکم، مرد اینہ عشر رسی اللہ علیہ

مسیحی اللہ نے آرمینیا کے راجا اور ان کی تمام والدینوں کی پشت سے نکلنا اور فرمایا یہ جنت کے لئے ہیں اور جنت کوئی پردہ نہیں۔ اور یہ جنہیں نے
نیک شے اور مجھے تو بنایا، انھیں مسلمانا دلا۔ ابو ذرؓ نہ تیری ہی رویت عبد الرحمن میں فتادہ لکھی

اسد اللہ بک نے آپ منٹکی بھرنی اور فرمایا یہ بھرنی رخت سے رخت نکالیں گے۔ پھر دوسری منٹکی بھرنی اور فرمایا یہ بھرنی رخت سے رخت نکالیں گے۔

۵۴۲ کوئی بدوہش یا تشکیک نہ ہو، بلکہ اگرچہ کتب کبریٰ و اقوال پر ان کا بیان کمال سے علامہ کی شہادت ہے۔ اور اس بات کی شہادت ہے کہ کتب بدوہشوں میں جس نے مجھے حق کے ساتھ بحث فرمید ہے۔ موت و ہر بحث نصرت پر ایمان رکھے۔ اور انکی برائی تصور پر ایمان نہ رکھے۔۔۔۔۔ علامہ ابو حامد محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کو یہ روایت علی بن ابی حمزہ

خداوند - ۷. (۱۲) تہ ہیں۔ زمین اور آسمان ۱۲

۵۳۔ اے نبی! کہہ دے کہ جو تم کو پہنچا، اس نے ان کی برکت سے پہنچا ہے۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کا اجر و ثواب ہے۔

صبری، احسانی، مرزبان، طهرانی و رحیمی

۵۴۴ اے کا جی اچھے نہیں ہو سکتا ہے سب پر اچھا رہا ہے، اور جب اپنے آپ پر اچھا رہی ہو تو سب میں تھے، مجھ سے غلطی کے اس نکتے کی فکر

ریاضیات - مبداء و مبدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم : سید الفطیحة، ابودرداء، ابن مسعود، ابوہریرہ، عائشہ

۲۳۵۔ جو ہوتے آئی زمانہ اور ایک بل ہست کے اہل پر ظار بندہ بناتے۔ لیکن خاتمہ میں خاتمہ کے مقابل پر ہو جاتے۔ اور ہنہ نکات

آئی نہ خیر، اس وقت اس شخص کے پاس پکارا نہ ہو۔ ہے۔ نہیں مانتا کہ اس شخص کے پاس یہ ہو رہا ہے۔

فخرج الإمام عسور حبل الخب، برأى ابن عمرو بن قنبر.

۵۶۔ نیکو شخص ادا اور سزاوار ہونا چاہیے اور بہت مہربان اور مہربان نہیں ہے۔ شکر و تحسین جو کلمہ ادا کرنے کے لئے ہے۔

[illegible][illegible]

۵۴۹ امام عبد السلام نے فرمایا: جب اسلام کو پانچ سو سال ہو جائے گا تو فریادیں اٹھیں گی کہ ہم نے اپنے

۱۰۔ عتہ رت۔ پیچہ خریدی اور پھر اس میں کھجور لگا کر ادا کیا۔ یہ عہدہ تو وہاں پر رحلت میں سکونت رکھنے۔ پھر آپ نے اپنے گھروں کی بدولت یہ

نہ، اپنے آپ، راحت سے نکلاؤ؟ اور ان باتوں سے محروم نہ رہو؟ یہ واسطہ ہے کہ ان باتوں سے محروم نہ رہو۔

وہ اپنے لئے منتخب فرما لیا ہے۔ لیکن ہم نے اپنا اور آپ پر تو اتنا زور دیا ہے کہ وہاں کے لوگوں نے آپ کو جیسے ہی دیکھا اس وقت پر دھڑکنے لگے۔

جس امر سے پہلی قسم میں میری چھٹائی سے پہلے عورتوں کی آواز آتی ہے، علیہ جو بڑی صبا امام پر مابہ ہوئے۔

مسئله الاماره - بيني و بياي و مسقط - ابو ذر و ابو سعید - ابو ذر و ابو سعید - ابو ذر و ابو سعید

آدم و ہویٰ علیہ السلام میں منظرہ

۲۴۵۔ مہینہ۔ اگلے ماہ کے ارادہ سے کئی اے۔ مراد ہے۔ تجھے آدم کی زیارت کروائے، انھوں نے اے کو اور مستقام لوگوں کو جنت

سے نکال دیا۔ اُس وقت وہ بھی جیڑے سے غور کیا۔ مولیٰ نے اس طرح سے فرمایا: "اے صاحبِ نظر! یہ جو اچھا اور بدیہی انسان ہے، کیا اس پر تو غور کرتے

لہذا انہی میں سے کسی ایک پر ایمان لے کر آنا اور باقی کو چھوڑ دینا بہتر ہے۔

ان کے ہجرت کیوں آپ نے ضرور دیکھ لی؟ آپ کی جنت سے جولوہا "ہم مایہ" کے قریب انہم کون نہ؟ قریب مایہ میں مہر کی ہوس۔ اور پخت

ایک مقام پر ان کے تفسیر کوئی شخص نے عدالتوں کے سامنے چیلنج کیا تو ان کے جواب میں انھوں نے کہا کہ یہ صرف ایک تفسیر ہے۔ یہ ایک اصول ہے۔

انہی نوابوں میں سے ایک نواب علی محمد خان تھا۔ ان کے والد کا نام نواب علی محمد خان تھا۔ ان کے والد کا نام نواب علی محمد خان تھا۔

یہ امت کرتے ہیں، جو اللہ نے مجھ سے پہلے میرے سے ایسی برائی کئی کئی بار کیا، اسلام دنیا پر لایا، میں نے اسے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۵۵۰۔ اللہ تعالیٰ تمام اعداد و شمار اور ہر شے کے مجموعہ امور کے حلقوں آسمان اور زمین کے پیدا کرنے سے بچا جس ہزار سال پہلے فیصلہ فرما کر فارغ ہو چکے ہیں۔ بحراہی فی الکبیر، بروایت ابن عمر
۵۵۱۔ اللہ تعالیٰ چار چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کر ان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ پیدا کرنا، اوصاف و اخلاق، رزق و مدت زندگی۔

۵۵۲۔ اللہ پاک ہر بندے کی پانچ چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کر ان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ عمل، عمر، رزق، زندگی، جائے قیام۔
الصبوان فی الکبیر، بروایت ابن عمر

فرقہ قدیر و مرید کی خدمت میں

۵۵۳۔ میں امت کے مجوسی تقدیر خدہ کو جھٹلانے والے ہیں۔ لہذا اگر وہ مرض میں مبتلا ہو جائیں، تو ان کی عیادت کو نہ چاہو۔
اگر مرید جائیں، تو ان کے جنازے میں حاضر نہ ہو۔ اور اگر ان سے ملاقات ہو جائے تو ان کو سلام نہ کرو۔ منہ جہ، بروایت حمزہ
۵۵۴۔ ہر امت میں کچھ بگڑی ہوئی چیزیں ہوتی ہیں۔ اور اس امت کے بگڑی ہوئی چیزیں جو اللہ کی تقدیر کا انکار کرتے ہیں۔ لہذا اگر وہ مرض میں مبتلا ہو جائیں، تو ان کی عیادت کو نہ چاہو۔ اور اگر مرید جائیں، تو ان کے جنازے میں حاضر نہ ہو۔ مستند الامام احمد، بروایت ابن عمر
۵۵۵۔ ہر امت میں کچھ بگڑی ہوئی چیزیں ہوتی ہیں۔ اور اس امت کے بگڑی ہوئی چیزیں جو اللہ کی تقدیر کا انکار کرتے ہیں۔ لہذا اگر وہ مرض میں مبتلا ہو جائیں، تو ان کی عیادت کو نہ چاہو۔ اور اگر مرید جائیں، تو ان کے جنازے میں حاضر نہ ہو۔ اور وہ دنیاوی شے کے لئے غور اللہ تعالیٰ ضرور نکالیں گے ساتھ حشر فرمائیں گے۔ بخاری و مسلم، السامی، بروایت حمزہ
۵۵۶۔ ہر امت مکمل خیر کے قریب ہے۔ جب تک کہ اللہ ان اور تقدیر کے مسئلہ میں نا الجحے۔ الضبونی فی الکبیر بروایت ابن عمر
۵۵۷۔ مغایب میری امت میں ایسی باتیں ہیں، جو تقدیر کا انکار کرتی ہیں۔

مستند الامام احمد، المستدرک للحاکم بروایت ابن عمر وحی اللہ علیہ
۵۵۸۔ میری امت کی دو نعمتوں کا سلام بھی کوئی شخص نہیں ہے۔ نزعہ اولیٰ قدرہ جو بحاری فی التاریخ، البدائی، ابن ماجہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ، بروایت حمزہ، خطیب، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ، الاوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن سعد
۵۵۹۔ میری امت کی دو نعمتوں کو قیامت کے روز میری شرافت حاصل نہ ہوگی۔

مرحومہ نور محمد علیہ بروایت انس، الاوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ، بروایت حمزہ
۵۶۰۔ میری امت کی دو نعمتیں قیامت کے روز خوش پر ہاتھ سے نہیں نکلیں۔ اور نہ جنت میں داخل ہو سکیں گی۔

قدیر و مرید الاوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت انس
۵۶۱۔ میں اپنی امت کو انتہائی بھینچنے سے تباہ کرتا ہوں کہ وہ تقدیر کے مسئلہ میں کبھی نہ الجھیں۔ خطیب، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۵۶۲۔ میں اپنی امت کو انتہائی سختی سے تباہ کرتا ہوں کہ وہ تقدیر کے مسئلہ میں کبھی نہ الجھیں۔ اور اس مسئلہ کے متعلق انہیں زمانہ میں موت کے برترین افراد سمجھیں گے۔ جو دائود، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۶۳۔ سزا نہیں دی کہ زندگی میں تقدیر پر بغاوت کی گئی ہے۔ الدارقطی فی المنی، بروایت علی
۵۶۴۔ تقدیر کے ساتھ شرافت و بر خاستگی زندگی اور دوزخ سے بات چیت کرنے میں شامل نہ۔

مستند الامام احمد، جو دائود، المستدرک للحاکم بروایت ابن عمر
۵۶۵۔ تقدیر سے انکار کرنا، کھنگڑا خدائی کا کردار ہے۔ میں ہی غاصم، الطبرانی فی الکبیر، جو دائود، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۵۶۶۔ اسی مسئلے کو بھی فقہاء میں اختلاف ہے۔ ہادی جرجانی نے کہا ہے کہ آیت میں "وہ" سے مراد وہ ہیں جو آیت میں مذکور ہیں۔
 ۵۶۷۔ چنانچہ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۵۶۸۔ چنانچہ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۶۹۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۷۰۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۷۱۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۷۲۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۷۳۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۷۴۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔

ایمان و تقدیر . . . از اکمال

۵۷۵۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۵۷۶۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۵۷۷۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۵۷۸۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۵۷۹۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۸۰۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۵۸۱۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۵۸۲۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۵۸۳۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۵۸۴۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۸۵۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۸۶۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۵۸۷۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۵۸۸۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۵۸۹۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۵۹۰۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۹۱۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۵۹۲۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۵۹۳۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۵۹۴۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۵۹۵۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۹۶۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۵۹۷۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۵۹۸۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۵۹۹۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔
 ۶۰۰۔ امام جعفر نے اس مسئلے کو صحیح قرار دیا ہے۔

ابو عوانہ عن عبد اللہ بن ابی بکر بن انس عن جده عن حذیفہ بن اسید

۵۷۵۔ جب نطفہ رحم مادر میں استقرار پکڑ لیتا ہے، اور اس پر چالیس یوم گزر جاتے ہیں تو رحم کا فرشتہ آتا ہے اور اس کی ہڈیاں، گوشت، خون، بال، کھال، کان اور آنکھ وغیرہ سب چیزوں کی صورت بناتا ہے۔ فرشتہ پھر بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اسے پروردگار یہ ذکر ہوگا یا مؤث؟ یہ شقی ہوگا یا سعید؟ تو پروردگار اپنی مشیت کے مطابق جواب دیتے ہیں۔ اور فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ اور اس صحیفہ کو ہمیشہ کے لئے لپیٹ دیتا ہے، آئندہ قیامت تک اس کو کھولا نہیں جائے گا۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت حذیفہ بن اسید
۵۷۶۔ جب رحم میں سے کسی کی رحم مادر میں تخلیق کی جاتی ہے تو چالیس دن میں وہ ایک نطفہ کی شکل میں آتا ہے، پھر اسے ہی ذوال میں دو ٹنڈ خوں کی شکل اختیار کرتا ہے، پھر اسے ہی ذوال میں دو ٹنڈ اہانتے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجتے ہیں اور اس کو چار باتوں کا حکم کیا جاتا ہے۔ کہ لکھو اس کا قلم، رزق، زندگی اور اس کا بد بخت یا نیک بخت ہوگا۔ پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ تینا بعض اوقات کوئی شخص اہل جنت کے اعمال کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک کاغذ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، لیکن اس پر خوش خداوندی غالب آ جاتا ہے۔ اور وہ اہل جنت کے عمل کرنے لگتا ہے۔ اور انجام کار جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات کوئی شخص اہل جہنم کے اعمال کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک کاغذ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، لیکن اس پر خوش خداوندی غالب آ جاتا ہے۔ اور وہ اہل جنت کے عمل کرنے لگتا ہے۔ اور انجام کار جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

مسند الامام احمد، بخاری، الصحيح للإمام مسلم وحملة الله عليه، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود
۵۷۷۔ جب نطفہ کو چالیس راتیں بیت جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو حکم میں پیدا ہونے والی جان پر مکمل بنایا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا فرمانا چاہتے ہیں تو فرشتہ بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتا ہے اسے پروردگار! یہ ذکر ہوگا یا مؤث؟ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے اور اس صحیفہ کو ہمیشہ کے لئے لپیٹ دیتا ہے، آئندہ اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت حذیفہ بن اسید
۵۷۸۔ مادر رحم میں جب نطفہ پر چالیس راتیں گزر جاتی ہیں۔ تو ایک فرشتہ اس کی صورت بناتا ہے۔ اور بارگاہِ الہی سے پوچھتا ہے اسے پروردگار! یہ جان مذکر ہے یا مؤث؟ پھر اللہ تعالیٰ مشیت کے مطابق اس کو مذکر یا مؤث کر دیتے ہیں۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے پروردگار! اس کو درست اور صحیح سالم پیدا کرنا ہے یا کچھ تبدیلی کرنی ہے؟ پروردگار اس کے متعلق بھی فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے پروردگار! اس کو شقی کہوں یا سعید؟

پھر پروردگار عزوجل اپنی مشیت کے مطابق اس کو نیک بخت یا بد بخت پیدا فرماتے ہیں۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت حذیفہ بن اسید
۵۷۹۔ اللہ تعالیٰ ہر پیدا ہونے والی جان کے متعلق اس کے مادر رحم میں ہی فیصلہ فرمادیتے ہیں کہ وہ نیک بخت ہوگا یا بد بخت۔

ابو نعیم عن ثابت الحارث الانصاری
۵۸۰۔ کوئی بچی دارقوس ایسا نہیں ہے، جس کے لئے اللہ نے جنت اور جہنم دونوں میں جگہ نہ بنائی ہو۔ اور اس کے لئے شقاوت یا سعادت نہ لکھی ہو۔ اشتہار کیا گیا! تو کیا ہم بھروسہ نہ کر سکتے ہیں؟ فرمایا نہیں، عمل کرتے رہو۔ اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کے نہ بیٹھو۔ کیونکہ ہر شخص جس کام کے لئے پیدا ہوا ہے اسی کی اس کو قوت بھی ہوتی ہے۔ پس سعادت مندوں کے لئے سعادت مندوں کے اعمال آسان کر دیے جاتے ہیں۔ اور بد بختوں کے لئے بد بختوں کے اعمال آسان کر دیے جاتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی فہما من اعطی والنقی وصدق بالحسنی یعنی جس نے مطاق اور تقویٰ اختیار کیا اور ابھی بات کی تعمید یق کی۔

مسند الامام احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، بروایت علی
۵۸۱۔ آدمی اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے۔ جبکہ کتاب میں وہ جنمی لکھا ہوتا ہے۔ لہذا موت سے چند لمحات قبل اس کی حالت بدل جاتی ہے اور وہ اہل جہنم کے عمل شروع کر دیتا ہے۔ اور مر کر جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات اس کے برعکس آدمی اہل جہنم کے عمل کرتا

۵۹۰۔ بعض مرتبہ کوئی شخص ظاہر انگوں کی نگاہوں میں اہل جنت کے قتل کرتا رہتا ہے، جب کے وہ اہل جہنم میں شامل ہوتا ہے۔ بعض مرتبہ کوئی شخص ظاہر انگوں کی نگاہوں میں اہل جہنم کے قتل کرتا رہتا ہے، جب کے وہ اہل جنت میں شامل ہوتا ہے۔ اور اعمال کا دار و مدار خاتمہ پر ہے۔

۵۹۱۔ رافق بندہ کو باطنی تلاش کرتا ہے، جس طرح موت اس کو تلاش کرتی ہے۔
 ۵۹۲۔ کوئی بندہ طویل ترین مدت تک مومن رہتا ہے۔ پھر مزید طویل ترین مدت تک مومن رہتا ہے۔ اور پھر انتقال کر جاتا ہے، مگر اس کے باوجود اللہ عزوجل اس پر پرفراختہ اور ناز ارض ہوتے ہیں۔ اور بعض مرتبہ اس کے برعکس کوئی بندہ طویل ترین مدت تک کافر رہتا ہے۔ پھر مزید طویل ترین مدت تک کافر رہتا ہے۔ اور پھر انتقال کر جاتا ہے، مگر اس کے باوجود اللہ عزوجل اس سے راضی اور خوش ہوتے ہیں۔ اور جو اس حال میں مرا کہ عنعنہ زنی اور چغل خوردی، اور بندہ گان خدا کو برے القاب سے ستاواں کی عادت تھی، تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی یہ نشانی مقرر فرمائیں گے کہ اس کے دونوں انگوں کو اس کی ناک پر دبا دیں گے۔ الطبرانی فی الکبیر۔ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۹۳۔ اگر تم اس درست کے پاس نہ آتے تو حقیقاً بہر صورت یہ کجگوں تمہارے پاس آ جائیں۔
 الطبرانی فی الکبیر، شعب الامعان، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۵۹۴۔ بندہ اپنی عمر کے طویل زمانہ تک یا ننگہ پوری زندگی تک اہل جنت کے قتل انجام دیتا رہتا ہے جبکہ وہ اللہ کے پاس اہل جہنم میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور کبھی بندہ طویل زمانہ تک یا اپنی زندگی کے بیشتر زمانہ تک اہل جہنم کا قتل کرتا ہے، جبکہ وہ اللہ کے پاس اہل جنت میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔ خطاط، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا
 ۵۹۵۔ بندہ مومن بیچارہ ہے اور مومن بن کر بیٹھتا ہے۔ لیکن کافر ہو کر مرنے لگتا ہے۔ اور کبھی اس کے قتل بندہ کافر پیدا ہوتا ہے اور کفر کی حالت میں بیٹھتا ہے مگر مومن ہو کر مرنے لگتا ہے۔ بسا اوقات بندہ ایک زمانہ تک قتل کرتا رہتا ہے۔ لیکن پھر کتاب کا لکھا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ شقاوت کی موت مرتا ہے۔ اور بسا اوقات اس کے برعکس بندہ ایک زمانہ تک شقاوت کے قتل کرتا رہتا ہے۔ لیکن پھر کتاب کا لکھا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ سعادت کی موت مرتا ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن مسعود

۵۹۶۔ سب سے بڑا خوف اپنی امت کے بارے میں جو مجھے امن گیر ہے، وہ یہ ہے کہ لوگ ستارہ شناسوں کی تصدیق کرنا شروع ہو جائیں گے۔ اور تقدیر خداوندی کا انکار کرنا شروع ہو جائیں گے۔ اور جب تک خیر و شر، غم و شگم اور دنیا کی تقدیر پر کامل ایمان نہ رہیں گے، ہرگز ایمان کی طاقت نہ پائیں گے۔ ابن الجوزی بروایت النسائی
 ۵۹۷۔ میری امت اس دین کو مسلسل مضبوطی کے ساتھ تھامے رہے گی، تا وقتیکہ وہ تقدیر کو نہ جھٹلائیں۔ اور جب وہ تقدیر کو جھٹلائے لگیں گے تو یہی ان کی ہلاکت کا زمانہ ہوگا۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی موسیٰ
 ۵۹۸۔ ہر وہ کار کی سب سے پہلے تخلیق شدہ چیز قلم ہے۔ پھر جب ہر درکار نے اسکو بیچا کر لیا تو اس سے فرمایا اللہ۔ اس نے دریافت کیا کیا لکھوں؟ فرمایا اللہ یہ لکھو۔ جس جو کچھ بھی قیامت تک ہونے والا تھا، سارا اس لکھری لکھ دیا گیا۔ ابو حاتم، ابن ابی شیبہ، ابن مہزیار، حویر، المسند لابی یعلیٰ الطبرانی فی الکبیر، السنن لسعید، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۵۹۹۔ تم سے پہلے لوگوں کی ہلاکت کا سبب ان کا اپنے انبیاء سے کلمت سوال اور آپس میں اختلاف کرنا تھا۔ اور یہاں تک کوئی شخص اس وقت تک ہرگز مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اسے کبھی بری تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت عسود
 ۶۰۰۔ تم قنار کے بارے میں جھگڑتے ہوئے وہ مصلوں میں پٹ گئے۔ جبکہ اسی وجہ سے تم سے پہلی اقوام قنار ہلاکت میں جا گریں۔ سنو! یہ دشمن و حرم کی کتاب سے۔ اس میں اہل جہنم اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کے قاتل و قہر کے نام ہیں۔ اور آخر میں لکھا ہوا ہے ان میں سے کبھی ایک فرد کی کمی بھی نہیں ہو سکتی۔ اور ایک فریق جنت میں ہے۔ اور ایک فریق جہنم میں۔

اور یہ کتاب بھی دشمن و حرم کی ہے۔ اس میں اہل جنت اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کے قاتل و قہر کے نام ہیں۔ اور آخر میں

کھڑا ہے ان میں سے بھی ایک فرد کی بھی نہیں ہو سکتی اور ایک فریق جنت میں نہ اور ایک فریق جہنم میں۔

الذی فطری فی الامور بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

حدیث مذکور کا یہ مطلب ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ اپنے دولت مندوں سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ کتاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین قلم سے مسلسل لکھ رہے ہیں۔ جب آپ ﷺ نے خود وہ خطاب فرمایا۔

۶۰۱ اہل جنت اپنے اور اپنے باپا کے لئے، ما کے ساتھ لکھ رہے ہیں۔ اس میں قیامت تک کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ اہل جہنم اپنے اور اپنے باپا اور قبائل کے لئے، ما کے ساتھ لکھ رہے ہیں۔ اس میں قیامت تک کوئی زیادتی نہیں ہو سکتی۔ یہی سعادت مندوں پر مبنی سعادتوں کی راہیں عمل جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ ان پر آواز سے کہتے ہیں کہ وہ لکھو ان کو، لکھو ان کو۔ لیکن پھر غفلت خداوندی ہوتا ہے۔ اور سعادت ان پر چھا جاتی ہے۔ اور شکایت کی طاقت سے ان کو کمال ملتی ہے۔ اور یہی اہل شکایت پر بھی سعادت کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ مگر ان کی غرضیں کی جانی ہیں کہ ان کے لئے لکھو ان کو، لکھو ان کو۔ لیکن پھر بدل خداوندی ہوتا ہے۔ اور شکایت ان پر چھ جاتی ہے۔ اور سعادت ان سے انھوں کو ملتی ہے۔ اور ایک کوئی کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔ جس کے لئے اس کو پیر کیا گیا ہے۔ الطریقہ فی الحکیم، بروایت عبداللہ بن مسعود

۶۰۲ کیا کرتا ہے جو دنیا سے تیار ہو وہ گارڈ پالکھائیں کی کتاب ہے اس میں اہل جنت اور ان کے باپا اور اداواران کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔ اور آخر میں لکھا ہوا ہے انھیں اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ کتاب کرامہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پورا پورا پھر ہم کو اس کی کیا کیا؟ جبکہ اس امر سے فراغت ہو چکی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا سو سے رہو اور قریب قریب رہو۔ کہ جو صاحب جنت کا نام اس جنت کے عمل پر ہوگا۔ خواہ پیسے کی مثال کرنا ہو یا جو صاحب جہنم کا نام اس جہنم کے عمل پر ہوگا۔ خواہ پہلے سے ہی اداواران رہا ہو۔ تو تیار رہا۔ یہ دونوں کے نقصان سے کارن ہو چکے ہیں۔ اور تیار رہا۔ اب کھلی سے بھی کارن ہو چکا ہے۔ ایک فریق جنت میں ہے اور ایک فریق جہنم میں۔ اور اداواران کا درجہ اور فائز پر ہے۔ ان میں جو بروایت رحل من اللہ ص ۵۵

۶۰۳ قریب ہے کہ تم نہیں مریں تن جاننا میرے پاس جبرئیل ہوا اسلام آجنا اور کہا یا محمدانی است کی خبر لیکن۔ وہ وہو سے ہٹ رہی ہے۔

الطریقہ فی الحکیم، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

راوی کہتے ہیں اچھا میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دلاؤ کہ ان کے نام میں بحث کر رہے تھے۔ پھر رسول اللہ ان کے پاس تشریف لائے۔ اور ان کو وہ خطاب فرمایا۔

۶۰۴ اللہ حق نے تعویذ و پیغام دیا۔ اور ان کی مریں اہل اور رزق بھی لکھ رکھے۔ اللہ تعالیٰ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۰۵ اہل کتاب نے تمام سچوں کے فیصلوں سے غائب ہو گئے۔ اور ایک اسی کے حقائق عمل میں مصروف ہیں۔ سعادت مند سعادت کے نعمت پر تیار ہوئے۔ باقی اہل شکایت و شکایت کا کس نام سے تیار ہے۔

صداۃ الامام احمد، ترمذی، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

پس منظر اللہ نے جو حق اللہ نے اپنے ہاتھ دیا اس میں سوال کیا تھا کہ بڑا جو عمل اس پر انجام دیتا ہے۔ وہ اگر کوئی معاملہ ہوتا ہے یا پہلے سے اس کے ہاتھ میں خدا کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے؟ جب آپ ﷺ نے خود وہ جواب مرحمت فرمایا۔

۶۰۶ ان سے ہٹا۔ ہم نے خود فیصلہ اللہ تعالیٰ نے حسن اور کج کا تعین کیا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔

۶۰۷ جس کے بارے میں قلم خود لکھ ہو چکا ہے۔ اور ہر مرتبہ جاری ہو چکے ہیں۔ عمل کرتے رہو۔ کہ کون کون ایک کوئی کی توفیق حاصل ہوئی۔ یہ اس کے لئے ان پیدا کیا جاتا ہے۔ اور آپ ﷺ نے یہ بتایا کہ یہ سعادت لکھی خدا صانع عطی و تقویٰ و صدقہ و الحسب فی البسیرہ للبسیرہ جتنا جس نے دیکھا یا لکھا تو فی اختیار کیا اور ان کی بات کی توفیق کی۔ ہم اس کو کون کون کام میں بہتہ دیر گئے۔

عبدلہ بن مسعود، ابن عباس، ابن قانع بروایت بشیر بن کعب العدوی

پس منظر۔ ایک ماہ کے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ رسول اللہ انسان کس طرح کی بنا، اپنا انجام دیتے؟ جب آپ ﷺ نے مذکور

جواب مرحمت فرمایا۔

اس حدیث کے مرسل ہونے کو ترجیح دی گئی ہے، کیونکہ راوی اول کی آپ ﷺ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

مسند الامام احمد، الصحيح للإمام مسلم ورحمة الله عليه، ابو عوالہ، الصحيح لابن حبان بروایت جابر

۶۰۷۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں! میری معرفت کی حاضرت میرے بندوں کے دلوں میں ہے۔

۶۰۸۔ مجھے جبرئیل نے کہا اللہ عزوجل فرماتے ہیں! اے محمد جو شخص مجھ پر ایمان لایا، مگر خیر و شر تقدیر پر ایمان نہ لایا، تو وہ میرے سوا اپنا کوئی اور پروردگار تلاش کر لے۔ الشیواری فی اللقباء، بروایت علی رضی اللہ عنہ

اس روایت میں محمد بن مکی کا شاگرد مگر نہیں ہے۔

۶۰۹۔ شقی اور سعید ہر ایک کے متعلق قلم چل چکا ہے۔ اور چار چیزوں سے فراغت پا چکا ہے۔ تحقیق، اخلاق، رزق اور عمر۔

الدیلمی بروایت ابن مسعود

۶۱۰۔ آخر زمانہ میں میری امت پر تقدیر ایک باب منکشف ہوگا، جس کا کوئی سدا باب نہ ہو سکے گا۔ جس میں اس سے نجات کے لئے یہی آیت کفایت کر سکے گی۔

ماصاب من مصیبة فی الارض ولا فی السمک الا فی کتاب

کوئی مصیبت دھرتی پر اور خود تم پر نہیں پڑتی مگر جس کتاب کے کہ ہم اس کو پیدا کریں ایک کتاب میں ہے۔

الدیلمی بروایت سلیم بن جابر الہجیمی

۶۱۱۔ آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے پہلے ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے تمام تقدیروں کو مقدر کر دیا ہے، اور ان کو لکھ دیا ہے۔

مسند الامام احمد، ترمذی، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمرو

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکور حدیث کو حسن صحیح اور قریب لکھا ہے۔

۶۱۲۔ آدم علیہ السلام کی موی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، تو موی علیہ السلام نے کہا! آپ وہی آدم ہیں، جن کو اللہ نے اپنے وسیع قدرت

سے پیدا کیا، اور اپنی جنت میں رہائش بخشی، اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا۔ پھر آپ نے جو کیا، کیا، اور اپنی ذریت کو جنت سے نکال دیا؟

آدم علیہ السلام نے فرمایا! آپ وہی موی ہیں! جن کو اللہ نے اپنی رسالت کے لئے منتخب فرمایا، اور آپ کو اپنے ساتھ شرف کلام سے بخشا، اور آپ کو راز و نیاز کے لئے اپنے قریب کیا؟ موی علیہ السلام نے فرمایا! جی ہاں۔ آدم علیہ السلام نے کہا! کیا میرا وجود مقرر ہے یا تقدیر کا؟ موی علیہ السلام نے کہا! تقدیر کا۔ اور آدم علیہ السلام موی علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت حنبل وابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۳۔ اگر کوئی بندہ رزق سے فرار ہو۔ تو رزق اس کو موت کی طرح تلاش کرے گا۔ ابن عساکر، بروایت ابی الدرداء

۶۱۴۔ اگر پروردگار عزوجل تمام اہل زمین و آسمان کو عذاب دیں، تو یہ پروردگار کا ان پر قطعاً ظلم نہ ہوگا۔ اور اگر ان پر اپنی رحمت برساتیں، تو اس کی یہ رحمت ان کے اعمال کی وجہ سے نہیں، بلکہ ان سے کہیں بڑھ کر ہوگی۔

اور اگر تو اس کی راہ میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے، تو پروردگار اس کو اس وقت تک ہرگز قبول نہ فرمائیں گے۔ جب تک کہ

تو تقدیر پر ایمان نہ لائے، اور اس بات کا یقین نہ رکھے کہ تجھ کو پہنچنے والی مصیبت ہرگز ٹٹنے والی نہ تھی، اور جس سے تو محفوظ رہا، وہ ہرگز تجھ کو پہنچنے والی نہ تھی۔ اور اگر اس کے سوا کسی اعتقاد پر تیری موت آئی تو تو سیدھا جہنم میں جاے گا۔ ابو داؤد الطیالسی، مسند الامام احمد، بروایت ربیع

مسند الامام احمد، عبد بن حمید ترمذی، المسند لابی یعلیٰ، الصحيح لابن حبان، الطبرانی فی الکبیر، حبیب المقدسی شعب الایمان، بروایت ابی بن کعب و زید بن ثابت و حذیفہ و ابن مسعود

۶۱۵۔ اگر پروردگار عزوجل تمام اہل زمین و آسمان کو عذاب دیں، تو یہ پروردگار کا ان پر قطعاً ظلم نہ ہوگا۔ اور اگر ان کو اپنی رحمت میں داخل

[illegible]

۶۱۶ ضمیں سے اپنا کوئی شخص جو موت کی آغوش میں چلا جائے۔ اور یہی بڑا اور بھی اس کی کوئی مثال نہ ملے۔ اے وہ جو خداوند تعالیٰ میں اچھے کاموں سے پہلے گور نہیں گئے۔ انصاری علیہ السلام پر واجب عذق
تھا۔ جس سے آپ گور نہ کرنا کہتے تھے۔ نہ کوئی بھی طرح بخشنہ نہ رکھتے تھے۔

جس نے اپنا پیش قدمی کر کے عقلی زندگی میں اس سے قیمتی کے دروازہ پر پہنچا دی اور اس کے خوش بولوں کو بلا کر دے دیا۔
نچلے اور جس نے اسے ہمارے میں سمجھ کر کہیں اس نے اس کے بارے میں ہانڈیوں سے بھری۔

۶۱۸۔ وہاں مقام پر جس سے ملنے اللہ نے کسی کو پیدا فرمایا: اللہ کے لئے تمہارے رب کی اس بات کو یقین ہے۔

۹۱۸ درختوں سے فیصلہ تھا، لیکن ہر ایک میں ہوا کی قدر مرصعہ الہی کی برائیاں نکالا، اور ان سے کوئی ایک درخت ۱۵ گز سے

۶۲۔ نظم و انضام و ایسے استعمار پر دیگر ممالک و اقوام میں دیکھنا نہ پڑے گا۔ جس میں دیکھنا وہاں کے عوام کے جسم میں نہ پڑے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم: مسوولینِ علمی و تحقیقی کی کتاب ہے۔ اس میں اس منہ پر اور ان کے آپاؤ اور انہماک سے اس کے قلم کاروں نے جو کچھ لکھا ہے۔

مجموعہ فارسی لغت، دستور و نسخہ کی کتاب ہے۔ اس میں اعلیٰ قسم اور ان کے آداب اور اجرت اور ان کے فرائض وغیرہ کا ذکر ہے۔

[illegible]

۱۶۶ - ایک اور خوش فہم و دلدار شخص کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے والدین سے کہا کہ تم میری تعلیم کرو، تو ان کا جواب یہ تھا کہ ہم تو خود غلام ہیں، ہمیں کونسا علم ہوگا۔

آئندہ کے لئے مفید ہو گی۔ اور اسی طرح انہی کی بیخ کنی میں، غیرت کا بہت بڑا حصہ ہے جس کے متعلق قرآن اشفاق ہے کہ تمہاری فحشی سے تمہارے وجود کو بچاؤ۔

۶۶۶ تقدیر کے تحت ہی ہمیں یہ کرنا پڑا۔ یہ تقدیر مارا ہے، اس بات سے باز ہو جائیں پر انشاء کر کے کہ ان کو نشانہ نہ کرو۔

۱۲۳ کوئی طرح اس وقت تک نہ ہو سکتی ہے جب تک کہ غریبہ المؤمنین پر ایمان نہ آئے۔ الطوبیٰ فی التفسیر برائت سہیل ص ۴۴

۲۶۵ مجھے کوئی مصیبت نہیں پہنچی، مگر وہاں جہالت سے میری قسمت میں نقص جا چکی تھی، اہلیتاً ہم سیدہ امسالہ امجدی ثانیہ کے قلاب میں تھے۔

ہیں، انکو بروی کہتے ہیں کہ امام علی رضی اللہ عنہ نے رسالتِ مآب میں سے استنساخ کیا یا رسول اللہ! آپ کے ہر سانچے میں ازلی فرقہ ہے

تکلیف پہنچتی ہے؟ اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے مذکورہ بالا جواب مرحمت فرمایا تھا۔

۱۲۶۔ کوئی بندہ اللہ سے ڈرنے کا حق اس وقت تک اور انہیں کر سکتا۔ جب تک کہ یقین نہ کرے کہ جو مصیبت اس کو پہنچی ہے وہ ہرگز بچوک کرنے والی نہ تھی اور جو نہیں پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔ العطب، بروایت انس

۱۲۷۔ کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی عداوت نہیں پاسکتا۔ جب تک کہ یقین نہ کرے کہ جو مصیبت اس کو پہنچی ہے وہ ہرگز خطا ہونے والی نہ تھی۔ ابی عاصم، السنن لمعید، بروایت انس

۱۲۸۔ کوئی تدبیر و احتیاط تقدیر خداوندی کو نہیں ٹال سکتی۔ لیکن دعا نازل شدہ اور قیر نازل شدہ ہر مصیبت کے لئے سودمند ہے، کیونکہ کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو دعا اس سے جاملتی ہے، اور یوں وہ دونوں قیامت تک ایک دوسرے کو چھپانے کی کوشش کرتی ہیں۔

ابو داؤد، المستدرک للحاکم و تعطب، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۲۹۔ اے زیرِ اُردق عرش خداوندی سے زمین کی گہرائوں تک کھلا ہوا ہے۔ اور اللہ ہر بندہ کو اس کی ہمت اور رحمت کے بقدر رزق عطا کرتا ہے۔ العطب، بروایت الربیع رضی اللہ عنہ

۱۳۰۔ اے سراق! جس بات پر تقدیر کا قلم خشک ہو چکا ہے، اور تقدیر کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس کے لئے عمل کرتے رہو۔ یقیناً ہر ایک کو ایسی کوفتیں ہوتی ہیں۔ الطبرانی فی الکبیر، سر الخد بن مالک

۱۳۱۔ اے لڑکے! اللہ کے حقوق کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ کے حقوق کی حفاظت کر تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا۔ اور جان لے اور جب تو سوال کرے تو صرف اللہ ہی کے آگے دست سوال دراز کر۔ اور جب دعا مانگے تو اللہ ہی سے دعا مانگ کہ اگر ساری امت اس بات پر متفق ہو جائے کہ تجھ کو کوئی نفع پہنچائے۔ جبکہ اللہ نے وہ نفع تیرے حق میں نہیں لکھا، تو تمام لوگ اس پر قادر نہیں ہو سکتے۔ اور اگر ساری امت اس بات پر متفق ہو جائے کہ تجھ کو کوئی ضرر پہنچائے۔ جبکہ اللہ نے وہ ضرر تیرے حق میں نہیں لکھا، تو تمام لوگ اس پر قادر نہیں ہو سکتے۔ ہر چیز کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ قلم خشک ہو چکے ہیں۔ سمجھئے ہمیشہ کی لئے پیٹ دیئے گئے ہیں۔ شعب الایمان، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فرائی اور خوشحالی میں اللہ کو یاد رکھنا

۱۳۲۔ اے لڑکے! کیا میں تجھ کو ایسی بات نہ بتاؤں، جو تیرے لئے نفع رساں ہو۔ اللہ کے حقوق کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ کے حقوق کی حفاظت کر تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا۔ فرائی و خوشحالی میں اللہ کو یاد رکھو جو تجھے خلی و خذت میں یاد رکھے گا۔ یہ یقین کر لے کہ جو مصیبت تجھ کو پہنچی ہے وہ ہرگز بچوکے والی نہ تھی اور جو نہیں پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔ اور یقین کر کہ اگر تمام مخلوق اس بات پر مجتمع ہو جائے کہ تجھے کوئی چیز عطا کرے، مگر پروردگار کی یہ منشاء نہ ہو تو وہ تمام لوگ اپنے فیصلہ پر قادر نہیں ہو سکتے۔ اور اگر تمام مخلوق تجھ سے کوئی چیز چھیننا چاہے، مگر پروردگار وہ چیز تجھے عطا کرنا چاہے تو ساری مخلوق اپنے فیصلہ پر قادر نہیں ہو سکتی۔

قیامت تک رہنا ہونے والی تمام چیزوں کو قلم خشک کر خشک ہو چکا ہے۔ اور یاد رکھ! جب تو سوال کرے تو صرف اللہ ہی کے آگے دست سوال دراز کر۔ اور جب دعا مانگے تو اللہ ہی سے دعا مانگ۔ اور جب تو کسی سے حفاظت اور پناہ طلب کرے تو اللہ ہی سے طلب کر۔ شکر اور یقین کے ساتھ اللہ کی عبادت کر۔ جان لے کہ ناپسند اور کراہت آمیز چیز پر صبر کرنا خیر کثیر کا باعث ہے۔ اور نصرت خداوندی بھی صبر پر موقوف ہے۔ کشادگی مصیبت و کرب کے ساتھ ہے۔ اور ہر گھمی کے ساتھ دو گنا آسانی ہے۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ الصحیح لایم حبان، بروایت ابی سعید

۱۳۳۔ اے نوجوان! کیا میں تجھے نفع دینے والی چند باتوں کا تختہ نہ دوں؟ اور نہ کھادوں؟ اللہ کے حقوق کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ کے حقوق کی حفاظت کر تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا۔ اور جب تو دعا مانگے تو اللہ ہی سے دعا مانگ۔

اور جان لے لیا امت تک رہا، ہونے والی تمام چیزوں کو قسم کھ کر کھنگ ہو چکا ہے۔ اگر تمام مخلوقات میرے لئے کسی چیز کا ارادہ کریں جو میرے لئے نہ لگتی ہو تو وہ تمام مخلوقات اپنے فیصلہ پر قادر نہیں ہوسکتیں۔ اور جان لے انصرفت خداوندی میرے برحق ہے۔ کفار کی مصیبت اگر آپ کے ساتھ ہے۔ اور ہر جگہ کے ساتھ دو گنا آسانی ہے۔ الطہر فی الکعبہ۔ بروایت عبد اللہ بن جعفر

۶۳۳ اسے کعبہ یہ بھی اس وقت قدر سے ہیں۔ انصالح لامن جان۔ بروایت کعب بن مالک حضرت کعب بنی نعمر بن مالک نے آرا حضرت علیؑ سے استفادہ کیا تھا کہ نبی رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ علاج کرتے ہیں، اور چونکہ آپؐ کرتے ہیں یادگیر شاہین کو ہم بطور تدبیر استعمال کرتے ہیں، اور تقدیر خداوندی کو بدل سکتے ہیں؟ تب آپؐ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔

۶۳۵ جس بات کا فیصلہ کرنا چاہیں (دو واقعہ ذکر ہے) کہ اللہ جل جلالہ، جلوت ہی الافراد، مخلوقہ برویت انس و جنی اللہ عا

فرع: قدر یہ اور مرجیہ کی مذمت میں..... از الکمال

۶۳۶ اللہ عزوجل نے مجھ سے قبل پچھتے جن چیزوں کو بھی مبعوث فرمایا، ہر ایک کے بعد اس کی امت میں مرجیہ اور قدر یہ ضرور پہنچا دئے۔ جو ان کے بعد وہی امتوں کو نکلادیا ہوں پڑا لے رہے۔ آگاہ ہوا کہ اللہ عزوجل نے مرجیہ اور قدر یہ ہر سزا دنیا کی زبانوں سے لعنت فرمائی ہے۔ قرار امیر کی پست امت، لعنت مرحوم ہے۔ اس پر آخرت میں طرب نہ ہوگا، اس کا مذاب تو دنیا کی میں ہے، اسے میری امت کے دیگر لوگوں کے، جو جنت میں قطعاً داخل ہی نہ ہوں گے مرجیہ اور قدر یہ۔ ابن عبد کبر، بروایت معاذ

آپؐ کا ارشاد کہ اس امت پر آخرت میں عذاب نہ ہوگا، اس کا مذاب تو دنیا کی میں ہے اس کا مقصود ہے کہ آخرت میں بن کو دینی مذاب نہ ہوگا، جو کناہ گاریں دو بھلا خیرت میں ضرور داخل ہو جائیں گے اسے مرجیہ اور قدر یہ کہہ دو تقدیر کے انکار کی بنا پر کفر سے مرکب ہوں گے اور پھر کفر کی وجہ سے دینی مذاب کی لعنت میں گرفتار ہوں گے۔

۶۳۷ میری امت کے دشمنوں پر اللہ تعالیٰ نے سزا دنیا کی زبانوں سے لعنت فرمائی ہے قدر یہ اور مرجیہ جو کہتے ہیں کہ ایمان فقط زبان سے اقرار کا کام ہے۔ جس میں کس ضرورت کی کس اللہ دوس اللہ لیس و حمد اللہ علیہ، بروایت حذیفہ

۶۳۸ مرجیہ پر سزا غیر کی نہ توں سے لعنت کی گئی ہے۔ جو کہتے ہیں کہ ایمان تو فی باطن کا کام ہے۔ حاکم فی التلخیص، بروایت اسماعیل

۶۳۹ اللہ تعالیٰ نے جس بھی چیز کو مبعوث فرمایا، اس کی امت میں قدر یہ اور مرجیہ ضرور پہنچا دیں۔ جو ان کی امت کو خراب کرتے رہے۔ آگاہ

۶۴۰ اللہ تعالیٰ نے قدر یہ اور مرجیہ ہر سزا دنیا کی زبانوں سے لعنت فرمائی ہے۔ الطہر فی الکعبہ، بروایت معاذ ابو ذر اور بروایت ابن مسعود

۶۴۱ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے قبل جس چیز کو مبعوث فرمایا اور اس کی امت میں سیدھی سادہ جمع ہوئی، تو ضرور مرجیہ اور قدر یہ نے ان کے دشمنان اور زمینداروں میں۔ آگاہ ہوا اللہ تعالیٰ نے قدر یہ اور مرجیہ ہر سزا دنیا کی زبانوں سے لعنت فرمائی ہے بخواران میں سے آخری میں ہوں۔

ابن العسوی فی الوصیات، بروایت ابن عمر

۶۴۲ میری امت کے چار گروہوں کا اقسام میں کوئی حصہ ہے نہ جنت میں کوئی حصہ۔ نہ شافعی میری شافعی نصیب ہوگی۔ لودہ پر درنگاوان کی طرف تھکر رحمت فرمائیں گے دشمنان سے شکوہ ہوں گے۔ حکمان کے لئے دردناک عذاب ہوگا مرجیہ اور قدر یہ ہمیں اور فلسفہ۔

الفرودس للہ لیس و حمد اللہ علیہ بروایت اسم

اس روایت میں ایک راوی اسحاق میں ملتا ہے۔

۶۴۳ میری امت کے دشمنوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، اعلیٰ قدر اور اعلیٰ رجاہ اور ولاہ، بروایت معاذ

۶۴۴ میری امت کے دشمنوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، مرجیہ اور قدر یہ۔ روایت کیا گیا امر یہ کہ میں؟ فرمایا، جو ایمان میں محض توں

کے قائل ہیں اور عمل کا انکار کرتے ہیں۔ وہ وقت کیا تھا؟ اللہ یہ کون ہیں؟ فرمایا جو عمر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے منظور نہیں مانتے۔

الس لیس لیسہی وحیۃ اللہ عنہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۰ میری امت کے دو طبقہ ہوں گا۔ علم میں کوئی گھٹن نہیں، اللہ میری قوم سے ہے، وہ جو کہہ کر تجھے فائدہ دے اور وہی تو ان کے ساتھ

جو کہہ کرے نہ لے، وہ محبوب ہے۔ بخروا من اللہ شیء وحیۃ اللہ علیہ بروایت عمر سعد

۹۳۱ ہر امت میں کوئی کلمہ ہے جس سے میں۔ اور میری امت کے نبی قتل ہو گیا۔

لیسہی فی اللہ، بروایت حفص بن غنیم، سند احمد بروایت ابن عباس

۹۳۲ قدرتی قوتیں ہی اللہ کی عبادت سے ہو کر زندگی پر قائم ہوتی ہیں۔ وہ جو اللہ کی روایت اس

۹۳۳ قدرتی قوتیں امت کے نبی ہیں۔ الصبیح للصبحی وحیۃ اللہ علیہ فی نان بعد روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۴ ہر امت میں کوئی کلمہ ہے جس سے میں۔ اور قدرتی قوتیں ہی امت کے نبی ہیں۔ جس سے وہ دنیا میں تو ان کی عبادت نہ

کروا، اگرچہ ان کی قوتیں ان کے نبی سے مراد ہیں۔ سند احمد بروایت ابن عمر

۹۳۵ میری امت کے نبی ہیں جو میں ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت میری کتاب میں لکھی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ وَالَّتِي فِيهَا يَلْتَمِزُ

"اور جو لوگ لہجے، انہوں نے اس غلط فہمی کا انکار کر دیا اور اللہ کے شرع کو دیا"

وہ جو اللہ سے علی علیہ السلام نے کتاب اللہ میں لکھی ہے، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۶ شایع تم میرے بعد قیام میری زندگی میں۔ حق کہ ایک قوم کو یہ جو دروازہ میری قدرت سے کھولا گیا، اس کے نبی نے نبیوں

کو دیا، یہ کہ ان کی باتوں کا انداز میری کتاب میں لکھا ہے۔ میری کتاب میں لکھی صورت حال یہ ہے کہ ان سے تم اللہ کے

برائی کا اعلان کرو۔ نظریہ ہی ان کی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۹۳۷ اول جو چیزیں اللہ کا حکم سے ہی اور اس کا حکم سے ہی جس طرح کہ برتن کا انداز کر دیا جاتا ہے، وہ لوگوں کا قدرت خداوندی میں

کا اثر ہوگا۔ اللہ کے اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۳۸ قدرتی قوتیں جو کہہ کرے ہیں کہ قدرت میری کتاب میں لکھی ہے۔ یہ تو میری کتاب میں لکھی ہے۔ میری کتاب میں

سے کوئی تعلق نہ لگتا ہے۔ اولیٰ اللہ۔ اولیٰ اللہ۔ اولیٰ اللہ۔

۹۳۹ میں امت میں جس میں کوئی کلمہ ہوگا، وہ اللہ کی عبادت سے ہے۔

سند احمد بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۹۴۰ عقربہ آفرینان میں کلمہ قوم آفرین، جو قدرت کو اجنبی لگے۔ وہ میں امت کے نبی ہوں گے۔ جس کو اللہ میں دیکھ سوجا میں

ان کی عبادت کو دیکھا۔ اور اگرچہ میں تو ان کے نبی ہوں، وہ اللہ کی عبادت سے ہے۔

۹۴۱ میرے بعد آفرینان میں کلمہ قوم آفرین، جو قدرت کو اجنبی لگے۔ وہ میں امت کے نبی ہوں، وہ اللہ کی عبادت سے ہے۔

۹۴۲ عقربہ آفرینان میں کلمہ قوم آفرین، جو قدرت کو اجنبی لگے۔ وہ میں امت کے نبی ہوں، وہ اللہ کی عبادت سے ہے۔

۹۴۳ عقربہ آفرینان میں کلمہ قوم آفرین، جو قدرت کو اجنبی لگے۔ وہ میں امت کے نبی ہوں، وہ اللہ کی عبادت سے ہے۔

۹۴۴ عقربہ آفرینان میں کلمہ قوم آفرین، جو قدرت کو اجنبی لگے۔ وہ میں امت کے نبی ہوں، وہ اللہ کی عبادت سے ہے۔

۹۴۵ عقربہ آفرینان میں کلمہ قوم آفرین، جو قدرت کو اجنبی لگے۔ وہ میں امت کے نبی ہوں، وہ اللہ کی عبادت سے ہے۔

۹۴۶ عقربہ آفرینان میں کلمہ قوم آفرین، جو قدرت کو اجنبی لگے۔ وہ میں امت کے نبی ہوں، وہ اللہ کی عبادت سے ہے۔

۹۴۷ عقربہ آفرینان میں کلمہ قوم آفرین، جو قدرت کو اجنبی لگے۔ وہ میں امت کے نبی ہوں، وہ اللہ کی عبادت سے ہے۔

۹۴۸ عقربہ آفرینان میں کلمہ قوم آفرین، جو قدرت کو اجنبی لگے۔ وہ میں امت کے نبی ہوں، وہ اللہ کی عبادت سے ہے۔

۹۴۹ عقربہ آفرینان میں کلمہ قوم آفرین، جو قدرت کو اجنبی لگے۔ وہ میں امت کے نبی ہوں، وہ اللہ کی عبادت سے ہے۔

۹۵۰ عقربہ آفرینان میں کلمہ قوم آفرین، جو قدرت کو اجنبی لگے۔ وہ میں امت کے نبی ہوں، وہ اللہ کی عبادت سے ہے۔

ہو۔ القیادہ و نہال کا گروہ ہے۔ حاکم بھی قاضی نے بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۵۸۔ دو جہادیں۔ جنت میں داخل نہ ہوں گی۔ قدر یہ اور مرد یہ۔ ابو داؤد، بروایت ابی بکر

۶۵۹۔ میری امت کے دو گروہ جنت میں داخل نہ ہوں گے قدر یہ اور مرد یہ۔ ابو داؤد، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۶۶۰۔ اگر فرقہ قدر یہ یا مرد یہ کا کوئی شخص مر جائے اور تین یا چار اہل بیت کی قبر کو کھود جائے تو یقیناً اس کا رخ قبر میں نہ ملے گا۔

المستدرک للحاکم، بروایت معروف الحیاط عن والہ

اس روایت میں معروف ثانی جو راوی ہے، بہت زیادہ کٹر ائمہ حدیث ہے۔ لہذا اس روایت کی صحت پر اہل بیت کی کیا جائے گی۔

از سبطی رحمۃ اللہ علیہ

۶۶۱۔ کوئی امت سوائے شرک باللہ کے کسی اور گناہ کی وجہ سے قعر بجا کرتی میں نہ پڑی، اور شرک کی تحریم و ابتدا محض محمد رب باللہ سے ہوئی۔

ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۶۲۔ کوئی امت سوائے شرک باللہ کے کسی اور گناہ کی وجہ سے قعر بجا کرتی میں نہ پڑی، اور کوئی امت شرک کی نجاست میں اس وقت تک نہ

لموٹ ہوئے جب تک کہ محمد رب باللہ میں مبتلا نہ ہوئے۔

الطبرانی فی الکبیر، تمام، ابن عساکر بروایت یحییٰ بن القاسم عن ابیہ عن جددہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۶۶۳۔ جس نے ہمت اور استطاعت کو اپنی ذات پر منحصر سمجھا اس نے کفر کیا۔ الفردوس للہلبلی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس

۶۶۴۔ جو کہے کہ تقدیر کی حقیقت کچھ نہیں اس کو قتل کر دو۔ الفردوس للہلبلی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۶۵۔ جس نے تقدیر کو جیٹا پایا محض ہوا اس نے میرے لئے ہوئے دین سے کفر کیا۔ ابو داؤد بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۶۶۔ تجھے موت اس وقت تک نہیں آسکتی جب تک کہ ایسی قوم کے بارے میں نہ سن لے جو تقدیر کا انکار کرے گی اور بندوں کو گناہوں میں

جبتا کرے گی۔ اپنی بات کا محور اور مرکز نصاریٰ کا قول تھا۔ کسی۔ پس تو اللہ کے لئے ان سے بیزار ہو کر اعلیٰ کر دینا۔

الخطیب بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۶۷۔ یہ دین کا امر مسلسل درست قائم رہے گا، جب تک کہ لوگ اولاد اور تقدیر کے متعلق بحث و مباحثہ نہ کریں۔

المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۶۸۔ شیطان نے ایک مرتبہ ملک شام میں گاؤں گاؤں کی، جس کے نتیجہ میں شام کی وہ تباہی آ پائی تقدیر کی منہ پر ہو چکی۔

السنن للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ، ابن عساکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۶۹۔ قیامت کے روز ایک متادی نہادے کا خبردار! آج اللہ کے دشمن کھڑے ہو جائیں اور وہ قدر یہ ہیں۔ ابن راہویہ، المستدرک للبیہقی

فصل ہفتم..... مؤمنین کی صفات میں

۶۷۰۔ مؤمن کے اخلاق میں سے ہے کہ وہ دین میں قوی ہو۔ نرمی و مہربانی میں امتیاز پیش نظر ہو۔ اس کا ایمان یقین کے ساتھ مستحکم

ہو۔ علم کا حریص ہو۔ ناراضگی میں شفقت کا دامن نہ چھوئے۔ تو تکرری میں میاں نہ روی کو اختیار کرے۔ فاقہ کشی کی حالت میں استغناء اور جمال

کو لوٹا رکھے۔ حرص و طمع سے محفوظ رہے۔ محال یہ کہ وہ باطنی طور پر دنیا سے بھلی بات پر مستقیم رہے۔ راوحہ ایت میں خوشی کے ساتھ گامزن رہے۔

شبوت اور ہوس پرستی کا غلام نہ ہو۔ مشقت زد و پرہیزگار نہ ہو۔

بہرگانہ خدا میں سے مؤمن بندہ ہوگی۔ چنانچہ ان کے علم، ان کے دوست کے بارے میں گناہ کا مرتب نہیں ہوتا۔ امانت میں خیانت

کا مرتب نہیں ہوتا۔ جسد، طبع، خلق اور لغت پاری سے کوسوں دور رہتا ہے۔ حق بات کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔ خواہ اس موقع پر موجود نہ

۲۰۔ برے افعال کے مرتکب کی سزا ایسا ہو جاتا ہے۔

نہر میں خلیجوں، مغللوں کے ساتھ مستحق ہو گئے۔ اور اپنی ذمہ داری کو اعلیٰ عوام کا حق اور حقوق کا دفاع
میں سے نہیں پہچانتے، خوش آسانی کے مواقع پر غفلت رہتے ہیں۔ موجودہ حکومتی پالیسی کرتے ہوئے غرضی پالیسیوں کو
یقیناً کسی جگہ سے نہیں اٹکے گا۔ حصول غرضی خاطر لوگوں سے نہیں جوں دیکھا ہے۔ انہوں نے کوئی ٹیم تشکیل نہ دی ہے۔
ٹیم قائم کیا جائے گا۔ جسے تمام مسائل کے حل کے لیے ایک ایسا ہے۔ الحکیم عوامی جذبہ و عبادت

[illegible][illegible]

۱۷۷۰ء : سلطان ماساچو اٹھنے کے لیے امریکا میں آئے۔ ان کا بڑا بیٹا "جیمس" کی مخالفت کرتا رہا اور اس کی عدم موجودگی میں اس کی بیٹی "ایلیزابت" نے اس کی جگہ لے لی۔

۱۶۔ طبیعت میں برائی۔ یہ لاف مچاتے ہوئے خود کو برا انسان سمجھتے ہیں، لیکن ان کے دل میں برائی نہیں ہے۔

مذہب کا معنی دینی تشکیلات ہے۔ اس سے بالکل الگ چیز اور اپنے دل سے بالکل نفرت سے دیکھنا چاہیے۔ اس کا اصل معنی یہ ہے کہ جو شخص دین کے لئے جان و مال قربان کرے۔

۹-۹-۱۹۸۱ء کو لاہور میں انتقال فرمایا۔ خاتونِ محترمہ نے ۱۹۸۱ء میں ۷۰ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ خاتونِ محترمہ نے ۱۹۸۱ء میں ۷۰ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

مؤمن محبت سے کام لیتا ہے

۶۹۰۔ مہمان نوازی محبت، اخلاقیات سے دور ہو کر محبت میں اور جو کسی کے محبت و اسطے نہ رکھے اور جو خواہش کوئی
 ہو کہ میں اس کے محبت و اخلاقیات میں کوئی نقصان نہ ہو۔ جو کوئی بھی سجدت و بطور محبت و اسطے نہ رکھے اور جو خواہش کوئی
 ہو کہ میں اس کے محبت و اخلاقیات میں کوئی نقصان نہ ہو۔ جو کوئی بھی سجدت و بطور محبت و اسطے نہ رکھے اور جو خواہش کوئی

۴۸۱. مائیں فیض سے تھکتے ہیں اور ان کا سب سے زیادہ فیض بہت مختصر ہے۔ صحیح السلفیہ، مروجہ اور عربیہ و راجیہ الخ
۴۸۲. مائیں فیض سے رنج و غم محسوس کرتے ہیں۔ اور ان میں بعض اس کو بار بار نہیں دیکھتے۔

۱۹۳۔ اس میں جو حوالے دیئے گئے ہیں وہ سب جہاں ان کا نام نہیں پہنچاؤں گے وہاں سے ان کو "سالی کے ساتھ نکالتے" اور وہ اپنے حوالے میں آتے۔ یہاں تک کہ بعضی بڑے بزرگ اس معاملہ میں مدد دے۔

۶۸۶ میں ایمان میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ اس کے بعد جس کے متعلق میں نے نوٹ کیا تھا کہ ایمان کے لئے یوں ثابت ہے۔ جس میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ اس کے بعد

۲۹۵ نوں سنے کن بول کا اگھار ہو جا تا ہے۔ (مستند: رک الخاکیہ۔ بروہیت مبعوذ

۳۸۶ مؤمن اپنے شانہ پر فکا اور خوش سے فحلبہ شعبہ الاہیان بروجنہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۸۔ جو صاحب کو اس سے پہلے جولی دیکھتے تھے، ان میں ان کی اہلکاروں پر بھی شکوت ہے۔ اس کی سزا دینی سے جو حاکم سے
۶۹۔ انہوں نے ان کی یہ اہلکاروں پر بھی شکوت کی۔

۶۶۹ م. میں جو کہ کئی فلمیں بنی تھیں وہ تھیں: "میں بھی ایک آغا خان"۔ "نئی شہار"۔ "نئی حصار"۔

۶۹۹ مومن کو دنیا میں کوئی بھی تکلیف پہنچا ہے کوئی افسوس نہیں، افسوس تو کا کر کو ہے۔ انصاف ہی فی الحکم۔ ہر واقعہ میں سمجھنا ہے کہ مومن کو افسوس اس سے نہیں ہے کہ اس کو کسی کا اہل خرد سے کس ضرور سے کچھ، اختلاف کا فائدہ ہے کہ اگر وہ اپنی دنیا میں سمجھتا ہے تو آخرت میں اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

۹۱۰ نہ مگر عقل مند! انکو اور جو شہرہ ہوتا ہے۔ سفہا بھی مرزا بنیں! جسی افسانہ

۶۹۱ نو میں پہلی بھینٹ اور نرم خواہش کا مالک ہوتا ہے۔ مٹی کرہ کی بڑی امیر ہوتی ہے۔ جسے تمہیں اس کی یہ قولی کا خیال پڑے گا۔

۶۴۴ عجمی کے مضر اور مادی فروعیت کا کالک ہوتا ہے۔ جو ان شخص اسی حال پر اس دنیا سے کوچ کر جائے وہ مکرر عبادت مند ہے۔

۱۹۳ م مہینہ سراسر نفع و مسماں ہوتا ہے، اگر تم کو اس کے ہر لمحہ چھوئے تو تم کو نفع پہنچے گا۔ انورس نے مشورہ کیا، مجھے پہنچے۔ سارا دن اس کے

[illegible]

۱۹۳۔ علامہ کی ایک سطر اور نو لہجہ کی ہے۔ جیسے اوس کی کے ماکہ پر۔ میر کی مثل چڑ۔ زون اور کی کا تصور یا اس کا لاجا تا ہے کہ تو فرمایا: میں نے ساتھ چل رہا ہوں۔ اور اس کی سخت چوٹی پر غور کیا تا کہ تو اس بھی کی ہوتا ہے۔

۱۹۵۔ تمام مضمینین علیہ فرامی، مہ جی، انراں کا قضیہ برقیقہ زود بخلا ہے تب بھی اس کا سارا کھجائی کی جیت سے بچا رہا یہ امر اتنی کے راجہ
پرنشیاں ہوتا تھا۔ الفصحی السلسلہ۔ برواہب القعاس من منیر

مومن جسم واحد کی طرح ہے

۶۹۹۔ تو ہم سوچیں آج کے روز کی زندگی میں ان کے کاموں کو تکلیف دہ ہے تو ہمارا شکر تکلیف کی لپیٹ میں آجاتا ہے، اور اگر نہ شکر تکلیف دہ ہوتا تو کیا ہم بھی ان کے کاموں کی لپیٹ میں آجاتے۔ محمد احمد، الخیر المعلوم، بروہا، شہنشاہ، منیر

۹۹۷ ایمان کی کامرانی غفلت سے ممکن ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات پر غور کرنے کی توفیق دے کہ ہم ایمان کی کامرانی کیلئے غفلت سے بچیں۔ آمین۔

168 التاریخ المسماة بحمد الله عليه، ابو داؤد۔ المستدرک للحکمہ۔ مروایت ابو هريره وحی نقحہ، عن الربیع بن مہزیہ۔
قد۔ نے انکار فرمایا ہے کہ اسے نو مسلم بننے کے جسم پر، اور تکلیف کی کوئی نشان پائی چھوئے۔

ملفوظات از حضرت آية الله العظمى: محمد باقر نوري

۶۹۔ جب تجھے میری سخی بھی محسوس ہو اور رائی سے نڈل گرفت ہو تو غماز میں ہے۔

۷۰۔ عبدالحکیم لظہر ہی رحمة اللہ علیہ الصلیح لایمن جان المستدرک للحاکم شعب الإیمان الطیاب بروایت ابن اعماد
میں کوئی بھی مردی ہو اور رائی سے نڈل گرفت ہو تو غماز میں ہے۔ لظہر لظہر ہی رحمة اللہ علیہ بروایت سی موسیٰ رضی اللہ عنہ
۷۱۔ غماز میں رائی کے چہرے پر غریب کی جاتی ہے تو ایمان اس کے دل میں بولتا ہے۔

۷۲۔ لظہر لظہر ہی رحمة اللہ علیہ المستدرک للحاکم بروایت اسحاق بن رید
۷۳۔ غماز میں سب سے زیادہ غماز کا وہ غماز ہے جو اپنی زیادہ غرت رائی کی گرفت میں رہے۔ اس عاجز پر وہیت میں رضی اللہ عنہ
۷۴۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔

۷۵۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔

۷۶۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔
۷۷۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔
۷۸۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔

۷۹۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔
۸۰۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔

۸۱۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔
۸۲۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔

۸۳۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔
۸۴۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔

۸۵۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔
۸۶۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔

۸۷۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔
۸۸۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔

۸۹۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔
۹۰۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔

۹۱۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔ غماز میں غماز ترین غماز ہے جس کے غماز میں سب میں غماز ہیں۔

- ۷۱۸ مؤمن اگر مسترد ہیں کسی کمزوری پر مبتلا ہو رہی ہوگی اقبال کے لئے یہ امور ماں پیدا کریں گے۔ اس میں حصہ ہوا ہے
۷۱۹ نہ وہ اور نہ قیامت تک کوئی مؤمن ہوگا مگر اس کا عسایہ اس کو زندہ چھپے گا۔ اگر عید نکلاش فی جمعہ: بن اخبار بروایت علی رضی اللہ عنہ
۷۲۰ مؤمنی اللہ نڈن اعلیت کرنے والا نورش کوئیں ہوگا۔

مسند احمد الاذات بخاری و حجة اللہ علیہ الصلیح لایں حدیث مستلوك الحداکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۷۲۱ مؤمن خیر کے سنے سے بھی سیر نہیں ہوگا حتیٰ کہ جنت میں چھا جائے۔

- الصحيح للترمذی و حجة اللہ علیہ الصلیح لایں حدیث ابن عباس بروایت ابن مسعود
۷۲۲ ہجرت سے چھ کرواؤں کے سوا کسی چیز کو نہیں مانگئے۔ الاوسط للطبرانی و حجة اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۷۲۳ مؤمن ایک ہی سوار ہے۔ سیدہ ام حبشبؓ کا منہ محمد بن ابی بنی و مسلم بن الحنفیہؓ دواؤں و حجة اللہ علیہ ابن مسعود بروایت
یوہرہ رضی اللہ عنہ مسند احمد ابن مسعود بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

- ۷۲۴ انفس الناس و جوارحہم یؤمنون بآیاتہم و آیانہم۔ الکبیر للطبرانی و حجة اللہ علیہ بروایت کتب ابن مالک
۷۲۵ مؤمنین کی اموال آپس میں ایک دوسرے کی مسافت سے مل گئی ہیں۔ تہذیب نواری آیہ اوم نے کے چرے نہیں آئیے ہوتے۔
الاذات بخاری و حجة اللہ علیہ الکبیر للطبرانی و حجة اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

مومن ہر حال میں نافع ہے

- ۷۲۶ مؤمن کی مثال عطر فروشن کی ہے اگر کوئی اس کے ساتھ بیٹھے گا تو حقے نکلے گا اگر نہ تو چاہے گا تو نکلے گا اگر اس سے شکرت کرے گا
نفلہ سے گا۔ الکبیر للطبرانی و حجة اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۷۲۷ مؤمن کی مثال بھور کے درخت کی ہے اس سے جو کچھ لوگوں کی پریشانی ہے۔

- الکبیر للطبرانی و حجة اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۷۲۸ مؤمن مؤمن سے ملنا اور نہ مکرر نہ ہونے کی مثال غارت کی ہے جو ایک دوسرے کو قوت دیتا ہے۔
تذریع الخفایہ و حجة اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۷۲۹ مؤمن کی مثال بھور کے درخت کی ہے۔ چاہا چھوٹا ہے اور اچھا بھلا دیتا ہے۔

- الکبیر للطبرانی و حجة اللہ علیہ الصلیح لایں حدیث ابن عباس بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۷۳۰ مؤمن کی مثال زہرا کی ہے جو کبھی جھک جاتی ہے تو کبھی سیدھی ہو جاتی ہے۔ العسہ لایں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ
۷۳۱ مؤمن کی مثال زہرا کی ہے جو کبھی مڑتی ہو جاتی ہے اور کبھی نہ مڑتی ہو جاتی ہے۔

- مسند احمد بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۷۳۲ مؤمن کی مثال زہرا کی ہے جو کبھی سیدھی اور سرخ ہو جاتی ہے۔ اور کبھی مثال سنوڑ کی طرف ہے۔ جو کبھی سیدھا سرخ ہو جاتی ہے
کبھی اپنا تک چم و فکر چاہتا ہے کہ اس میں کبھی نہیں ہوتا۔ مسند احمد بروایت جابر رضی اللہ عنہ

- ۷۳۳ مؤمن کی مثال گھٹی کے نوٹیز پڑا ہے کی ہے۔ ہوا آتی ہے تو اس کو ٹھکے پر بھجور کر دیتی ہے۔ جب سواروں پر ہوا آتی ہے تو وہ
سیدھا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مؤمن کو مصائب و حالات سے بچا دیتے ہیں اور کافر سنوڑ کی طرح ہے۔ کہ ہمیشہ سیدھا سرخ ہوتا ہے۔ چر بھی ہندی
دب جاتا ہے اس کی کچھ بھی قیادت نہیں۔

۷۶۔ مسلمان کا بھائی ہے اور کچھ کو اپنی اور درخت کوئی ہے۔ اور وہوں فقہانہ پر ایک دوسرے سے بدتر ہے۔

ملفوظات: م. ر. اسد مصطفیٰ و طابعہ قمبران، نغمہ

علاوہ ازیں کئی چاروں میں کلاسیک لٹریچر ضرورت کے موافق پڑھنا پڑھنا ہے۔ دوسرا حصہ ادیبوں کی آغیز پر ایک دوسرے کی ہر طرف سے جس میں لکھنا لکھنا ہے۔ مثلاً دو شعراء ان اعلیٰ سے پہنچی ہوئی کے خلاف ایک دوسرے کی ہر طرف سے۔

[illegible]

الانكسار

۱۹۸۰ء میں کہن دو ہے جس سے نہایت اگلی تھی جو۔ دو مسمان تو دو شخص سے جس کی زبان اور ہاتھوں کی آواز۔۔۔ وہ سب سے مسمان تکلیف دہ تھی۔۔۔ اور وہ جو ہے چاروں کو طے پا کر کہ۔۔۔ اس قسم سے اس ذات کی جس کے آئینہ میں یہی دنیا ہے، کوئی ایسا بندہ نیست میں وہ اس شخص کو ملے جس کی آواز اور اس میں سے اس کے مسمان تکلیف دہ ہیں۔

[illegible]

الحصیح لایہ حاکم - تنکیر لطیفی و حمد اللہ علیہ - المنسجہ کا ٹیڈ کم سو تہ فساد میں عبد
المنعم مسلمانوں میں صیبت و فضل و کرم ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایتھت ہے: ہر مسلمان تعفو و رحمت و احسان و احصیح
لایہ حاکم الحریص علیہ لم یکنوا من الاحقاق مرویت جامع البکیر للضرائی و حمد اللہ علیہ - الفخر السلی بیوت - عمر بن فاضل الدنای
ادب صیبت و فضل اس میں مسلمان کا ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایتھت ہے: ہر مسلمان تعفو و رحمت و احسان و احصیح

۷۴۰ ما میں وہ شخص ہے جس کی زندگی اس سے شگفتہ ہو، جو ان کی اس نسبت میں راحت و آرام میں ہو۔

تو چو در ایت تن و صی اده خد

مسلمان کے مسلمان پر حقوق

[illegible]

www.ck12.org

۵۵۴ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ جب کسی سے طلاق ہو تو اس کے سلام کا جواب دے۔ یہی اس نے سلام کیا ہو یا اس سے بھی بڑھ کر۔ جب اس سے کوئی مشورہ طلب کرے تو اس کی غیر غرضی طلب رکھے۔ جب وہ اپنے دشمنوں کے خلاف عدو طلب کرے تو اس کی مدد نہ کرے۔ جب اس سے دوست راز کیا کرے تو اس کو قوی و آسان اور سب کو دھمکا دے۔ جب دشمن کے خلاف عدو طلب کرے تو اس کی بات دوڑا کر دے۔ لیکن اگر مسلمان سے خلاف طلب کرے تو انکار کر دے۔ اگر عدو حال طلب کرے تو دے دے۔ اور فقیرانہ کے سوال کو رات کرے۔ یہی وہ کرم یعنی اللہ تعالیٰ نے اختیار کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، فقیر پالو، اور جو فقیر دھمکا کر کرم نہ لے سکرے بھرا احتساب کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سا مدد مراد ہے؟ الزنا، بھینس کی ہڈی، اور پیوند کا پھل جس سے لوگ سڑتی وغیرہ کاٹتے ہیں۔ یہی کرم یعنی اللہ تعالیٰ نے بھرا اختیار کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سا فقیر مراد ہے؟ فقیر، غریب، باندی۔

۵۵۵ بغلوب مر سعیاں، طاہر و دی، امیر انسکیو، امر قلع بروایت الحارث بن شریح اسمیری
مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ اس کی عظیم روٹھکا، اس کو سوا کر دے، و تقویٰ یہاں ہے۔ اس کی حرف اٹھا کر، اس نے اسے اور محبت کرنے والوں کے درمیان جدائی نہیں ہوئی مگر کسی ایک کی طرف سے بی بات یہ دے کے ساتھ اور دینی بات سراسر بددینی ہے۔

۵۵۶ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ جب وہ نہیں ضرور داند ہو جاتا ہے تو اس کی ہر موجودگی میں اس کی حفاظت کر دے۔ اور اس کے سامان کو کچھ بھال کر دے۔ اور اس کو اس کی کھانے کے لئے دے۔ الحارثی امیر مکرورہ، لاہلاق بروایت العظلم بن عبدالحسن حنفی
۵۵۷ اس کو اس میں ایک دوسرے کے خیر خواہ اور ایک دوسرے کو پابنے والے ہیں تو ان کے اہل اور کرم پیدا ہوئے۔ اور قاسم کو ایک دوسرے کو دھمکا دینے والے ہیں ایک دوسرے کو پناہ دھانے کی فکر میں رہتے ہیں تو ان کی جائے مسکنت اور جماعت بدلتی ہیں۔

۵۵۸ عبد لورقی الحسینی، ابو سعید بروایت اس القرد بن عبدالحسن رحمۃ اللہ علیہ بروایت علی
توہ سنوں کو ابھی محبت اور شفقت درست میں ایک قسم کی حرج، کیے گئے اور ان کا ایک غصہ تظیف میں بڑ جائے تو وہ انہماں کی وجہ سے بیواری وری دیکھ مٹا دیتا ہے۔ الصبیح للخلو، رحمۃ اللہ علیہ، بروایت النضر بن سبیر
۵۵۹ تمام مسلمان ایک قسم کی ہمت اور شجاعت ہیں۔ تو سارا انہماں ہے تو سارا انہماں ہے تو سارا انہماں ہے۔

۵۶۰ تمام مسلمان ایک قسم کی ہمت اور شجاعت ہیں۔ تو سارا انہماں ہے تو سارا انہماں ہے تو سارا انہماں ہے۔
۵۶۱ تمام مسلمان ایک قسم کی ہمت اور شجاعت ہیں۔ تو سارا انہماں ہے تو سارا انہماں ہے تو سارا انہماں ہے۔
۵۶۲ تمام مسلمان ایک قسم کی ہمت اور شجاعت ہیں۔ تو سارا انہماں ہے تو سارا انہماں ہے تو سارا انہماں ہے۔

۵۶۳ تمام مسلمان ایک قسم کی ہمت اور شجاعت ہیں۔ تو سارا انہماں ہے تو سارا انہماں ہے تو سارا انہماں ہے۔
۵۶۴ تمام مسلمان ایک قسم کی ہمت اور شجاعت ہیں۔ تو سارا انہماں ہے تو سارا انہماں ہے تو سارا انہماں ہے۔
۵۶۵ تمام مسلمان ایک قسم کی ہمت اور شجاعت ہیں۔ تو سارا انہماں ہے تو سارا انہماں ہے تو سارا انہماں ہے۔

۵۶۶ تمام مسلمان ایک قسم کی ہمت اور شجاعت ہیں۔ تو سارا انہماں ہے تو سارا انہماں ہے تو سارا انہماں ہے۔
۵۶۷ تمام مسلمان ایک قسم کی ہمت اور شجاعت ہیں۔ تو سارا انہماں ہے تو سارا انہماں ہے تو سارا انہماں ہے۔
۵۶۸ تمام مسلمان ایک قسم کی ہمت اور شجاعت ہیں۔ تو سارا انہماں ہے تو سارا انہماں ہے تو سارا انہماں ہے۔

۶۵۔ "اگر وہ اس کے بھائی کی شہرہ و شہسوار بنی، تو نہ کہہ سکتے کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔

۶۶۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۶۷۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۶۸۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۶۹۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۷۰۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۷۱۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۷۲۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۷۳۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۷۴۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۷۵۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۷۶۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۷۷۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۷۸۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۷۹۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۸۰۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۸۱۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۸۲۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۸۳۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۸۴۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۸۵۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۸۶۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۸۷۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۸۸۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۸۹۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

۹۰۔ "میں نے اس سے کہا کہ یہ اس کی بہن ہے۔" (میں نے اس سے کہا)

الفرقة من الهدى راحة الله عليه، يورأيت النبي رضى الله عنه

لیکن اس روایت میں ابو معین الحسن بن الحسن الرازی مقتدر ہیں۔

۹۲۔ نہ کوئی مؤمن گنہگار نہ خدا بندہ و گنہگار نہ کسی ایذا اور ممانعت کے ضرور سابقہ ہے۔ گاہ ابو سعید سعید بن محمد بن علی بن

عمرو بن قيس الأسدي في معجمه، ابن النجار يروى عنه عبد الله بن أحمد بن عمرو بن أبيه عن علي بن حجاج أباه عن علي بن

لیکن میزان میں مصطفیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ نسخہ جس سے یہ حدیث نکل کی گئی ہے، من گھڑت اور باطل ہے، جس کی کوئی اصل نہیں۔ مگر وہ صمد اللہ یا اس کے والد کی طرف سے وضع شدہ ہے۔

۸۳۔ مومنوں میں سب سے افضل و مومن ہے، جس کا قالب عظیم یعنی حسد و کینہ و بغیرہ سے پاک صاف ہو، اور اس کی زبان سچائی کی عادی ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے استفسار کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی عظیم القاب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو حق، مگر ہوں گی آزمائش سے پاک صاف ہو، حسد اور کینہ و بغیرہ سے پاک دل رکھتا ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے پھر استفسار کیا، ان صفات کے حامل شخص کے بعد کس کا مرتبہ ہو سکتا ہے؟ تو فرمایا: وہ لوگ جو دنیا سے خائف اور آخرت کو محبوب رکھنے والے ہیں، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے پھر استفسار کیا، ان کے بعد کس کا مرتبہ ہو سکتا ہے؟ تو فرمایا: وہ مومن جو عمدہ اخلاق سے متصف ہو۔

الحكيم، البحر المحیط فی معارج الاخلاق بروایت ابن عمر ورضی اللہ عنہ

۷۸۵۔ مومنین میں سب سے افضل وہ مومن ہے کہ جب وہ سوال کرے تو عطا کیا جائے، برہماتین منتخب کنز العجائب! اگر اس سے سوال

کیا جائے تو وہ عطا کرے اور اگر اس کو محروم رکھا جائے تو مستحق ہو جائے۔ خطیب، عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جده

۸۰۔ بے شک مومن و راستہ سے کوئی تکلیف و دشمنی دور کرنے پر بھی اجڑتا ہے۔ سیدھی راہ پر گامزن رہنے میں بھی اجڑتا ہے۔ کسی سے بھی گفتگو کرنے پر بھی اجڑتا ہے۔ دودھ کا ملبہ دینے میں بھی اجڑتا ہے۔ سختی کہ اس بات پر بھی اجڑتا ہے کہ اس نے کپڑے میں سامان بہت رکھا تھا اس نے اس کو چھونے کے لئے ہاتھ کا یا ہاتھ سامان کی جگہ سے چوک گیا تو اس ذرا سی امریک پر بیٹھائی پر بھی اجڑتا ہے۔

المسند لابي يعلى - بروايت الى

۸۷۔ کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے کہ میں کیوں ہنسا؟ مجھے پروردگار کے اپنے بندے کے لئے فیصلہ پر تعجب ہوا کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے لئے جو بھی فیصلہ فرماتے ہیں وہ اس کے لئے سراسر خیر کا باعث ہوتا ہے۔ اور ایسا کوئی بندہ نہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ سراسر خیر کا فیصلہ فرمائیں سوائے مسلم بن عبد اللہ کے۔ (الحلیہ بروایت صحیح)

۸۷۔ اللہ کا فیصلہ مسلم بندہ کے لئے عجیب تر ہے۔ کہ اگر اس کو کوئی خیر پہنچتی ہے، تو شکر ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے اجر سے نوازتا ہے۔ اور اگر کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے اجر سے نوازتا ہے۔ اور اللہ کے لئے جو فیصلہ بھی مسلمانوں کے لئے پایا خیر کا سرچشمہ ہے۔ (الکسیر الطبری، رحمۃ اللہ علیہ، بروایت صہب)

۷۸۔ مومن کے لئے اللہ کے فیصلہ پر مجھے توجہ ہے کہ اگر اس کو کوئی اہلانی پہنچتی ہے تو وہ اللہ کی حمد کرتا ہے اور اس کا شکر بجا لاتا ہے۔ اور اگر کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ کی حمد کرتا ہے اور صبر کرتا ہے۔ اور مومن کو ہر چیز میں اجر دیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس القلم بھی اجر دیا جاتا ہے۔ خود نبی نبوی کے لئے ہے۔ عسند احمد، عبد بن حمید، السنن للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعد بن وہب سعد بن ابی وقاص

۷۔ مؤمن کی مثال اس درخت کی ہے جس کا پتہ نہیں کرتا، یعنی غمور۔ الطبرانی فی الکبیر روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۔ مسلمان شخص کی مثال اس درخت کی ہے جس کا پتہ کریمہ جڑ تانبہ ہے۔

الكبير للطبراني رحمه الله عليه، الخطيب يرواه ابن عمر رضي الله عنه

۹۔ یونین کی مثال شہدائی مہمی کی سی ہے۔ جو کھانی مہمی مودے ہے اور یونین مہمی مودے ہے۔ اگر کسی چیز پر بیٹھ جائے تو اس کو توڑنے سے نہ اب کرتی ہے۔ اور یونین کی مثال سونے کے اس عمدہ ٹکڑے کی ہے، جس کو کھینچ میں خوب پھول گیا اور ہودو میں عمدہ ہو کر نکلے، اور پھر وزن کیا

- ۸۰۱ جو مصیبت سے ڈرتا ہے اور تنگی کی امید رکھتا ہے اور مومن ہے۔ بلکہ طحاوی بروایت حمزہ رضی اللہ عنہ
 ۸۰۲ جو مصیبت سے ڈرتا ہے اور تنگی کی امید رکھتا ہے جس پر اس کے مومن ہونے کی علامت ہے۔

الصحيح للحارثي رحمه الله عليه في التلخيص بروایت حمزہ رضی اللہ عنہ

- ۸۰۳ جس شخص کو اس کا مومن ہونا اور پریشان کر دے اور مومن ہے۔ الطبرانی فی الکبیر السنن للعلاکم بروایت علی
 ۸۰۴ جس شخص کو اپنا گناہ اور گناہوں سے ڈرتا ہے اور تنگی سے دل خوش ہو تو وہ مومن ہے۔ الطبرانی فی الکبیر السنن للعلاکم عن ابی امامہ لحام
 بروایت ابی امامہ وحمزہ السنن لابن جلی الوصف السنن فی مشہد بروایت حمزہ
 یہ حدیث صحیح ہے۔

- ۸۰۵ جس شخص کو اپنا گناہ اور گناہوں سے ڈرتا ہے اور تنگی سے دل خوش ہو تو اس کے مومن ہونے کی علامت ہے۔

الحارثي في التلخيص بروایت حمزہ رضی اللہ عنہ

- ۸۰۶ جس سے کوئی برائی سرزد ہوئی اور سرزد ہونے کے وقت اس کا دل اسکو ملاست کر رہا تھا، یا کوئی تنگی کی، اس پر اس کا دل خوش ہوا تو وہ
 مومن ہے۔ مسند احمد، السنن للعلاکم للطبرانی وحمزہ رضی اللہ عنہ، بروایت ابی موسیٰ
 ۸۰۷ مومن پر کھدو بال، گرد و آلودگی ہوئی حالت دوپٹے پر اسے کپڑے آگے پڑا کر اندر پر کوئی قسم کھائے تو اس کی قوم سے بری
 قرار دیں گے۔ ابن ابی حاتم، السنن للعلاکم، بروایت حمزہ

- ۸۰۸ مومن پر آدم کے خوف مسلط رہتے ہیں۔ سابقہ گناہ و مظلوم نہیں اللہ عزوجل اس کے ہارے میں کھانچا صادر فرمائیں گے اور بقیہ
 گناہات بذاتی معلوم نہیں اس میں کن کن ہلاکت خیز گناہوں سے واسطہ پڑے گا۔ ابن الملک ملاحظا
 ۸۰۹ مومن اپنی خست حالات کے درمیان زندگی بسر کرتا ہے جو مومن اس سے حسد رکھتا ہے۔ منافق اس سے نفرت اور بغض رکھتا ہے۔ کافر
 اس سے قتال کرتا رہتا ہے۔ خود اس کا لکھ اس سے نزاع کرتا رہتا ہے۔ اور شیطان ٹھیک اس کو گمراہ کرنے کے لئے کھات لگائے
 رہتا ہے۔ ابن لان عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

- ۸۱۰ مومن کا گھر برکتوں کا گودا ہے۔ کھانا سوکھے گوشت سے ہوتے ہیں۔ کپڑے چمچے پڑا ہوتے اور وسیع ہوتے ہیں۔ پرانہ ہال پر
 ہوتا ہے۔ لیکن اس کا دل خوش ہے۔ نہ کہ وہ بدست اور گناہ سے ہوتا ہے۔ اور کوئی چیز اس سے سلاحتی کے بغیر صادر نہیں ہوتی۔

العلیمی عن امام عن انس

- ۸۱۱ مومن کی زبان پر ایک فرشتہ مقبول ہوتا ہے، جو کلام کرتا ہے۔ اور کافر کی زبان پر ایک شیطان ہوتا ہے، جو زور و ہوائی کرتا ہے۔ اور
 مومن اللہ کا حبیب ہے۔ اللہ اس کے کام کرتا ہے۔ العلیمی عن امام عن انس

- ۸۱۲ مومن عقل مند، حین مضبوط، شبہات سے اعتقاد کرنے والا، حاجت قدم، شکر و ادا کار، عالم اور پرہیزگار ہوتا ہے۔ اور منافق کتھن،
 عیب نو، عیب خیز، کس شبہ سے اعتقاد کرنے والا نہ حرام سے احتراز کرنے والا، رات کو کھڑی ہونے والے کی مانند، جس کو کوئی پردہ نہیں ہوتی کہ
 کہاں سے کہلایا؟ کہاں غریب کیا؟ العلیمی عن امام عن انس

- ۸۱۳ مومن دنیا میں واقعی مسافر کی طرح ہے۔ جو دنیا کے مسرورین سے انس حاصل کرتا ہے۔ اس کے شریک نہ ہوں کی تاکید کرتا ہے۔ وہ ہم
 الناس اس کے پاس آتے آتے ہیں لیکن وہ اپنے حال میں مستغرق رہتا ہے۔ انسانیت اس سے امن میں ہوتی ہے۔ لیکن خود اس کا جسم اس کی
 طرف سے مشقت میں پڑا ہوتا ہے۔ ابو نعیم بروایت یحییٰ بن حکم عن ابیہ عن حمزہ

- ۸۱۴ مومن بقرآن سے انس کی اکثر ترغیبات سے باز رکھتا ہے۔ لا وسطا للطبرانی وحمزہ رضی اللہ عنہ، بروایت حمزہ

گریہ وزاری کرنے والے

۸۱۵۔ میری امت کے بہترین لوگ جن کی مجھے مزا اعلیٰ نے خبر دی، وہ لوگ ہیں جو ظاہر اتوا اپنے رب کی رحمت کی وجہ سے ہشتے ہیں۔ لیکن درون دل اپنے رب کے عذاب کی وجہ سے گریہ وزاری کرتے ہیں۔ خدا کے پاکیزہ گھروں یعنی مساجد میں صبح و شام اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ اپنی زبانوں سے اللہ کو امید و بیم کی حالت میں پکارتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں کو پست و بلند کرتے ہوئے اس سے بھیک مانگتے ہیں۔ دل کی گہرائیوں کے ساتھ اس کو بار بار یاد کرتے ہیں۔ آوازوں کو پران کا بوجھ انتہائی خفیف ہے۔ لیکن اپنی ذات کا وہیوں نے گراں بار کر رکھا ہے۔ جذباتی کی مانند اللہ کی بھڑکی پر عاجزی کے ساتھ ٹکے قدم چلتے ہیں نہ مدح سرائی سے ان کو کوئی سروکار، بلایتی عجب اسے اترا ہٹ و بڑا الی جاتے ہیں وقار و ملکیت کے ساتھ قدم اٹھاتے ہیں۔ خدا سے فریاد کے وقت ویلہ کا سہارا لیتے ہیں۔ تلاوت قرآن ان کا مشغلہ ہے۔ رات و دن قرآنوں سے تفریب حاصل کرتے ہیں۔ مومن جھونا جو میسر ہو خوشی سے زیب تن کر لیتے ہیں۔ آواز ایسے ہی بندوں کے جلو میں خدا کے گنبدان فرشتے حاضر رہتے ہیں۔ یہ لوگ خدا کی عطا کردہ فرست سے ہند گان خدا کے چہروں کو بڑھ لیتے ہیں۔ دنیا میں مہرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کے جسم و دلیاں، تو کھوپ آفرست میں مستغرق ہوتے ہیں۔ انہیں کوئی فکر و متغیر نہیں ہوتی سوائے آگے کے۔ انہوں نے اپنی قبروں کا گوشہ تیار کر لیا ہے۔ اپنے راستے کا اجازت نامہ ساتھ لے لیا ہے۔ مقام محشر میں خدا کے سامنے کھڑے ہونے کی تیاری کر لی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی!

«ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعَبَدَ»

پس لئے کہ جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور میرے عذاب سے ڈرا۔ الحلیہ، المستدرک للحاکم
لیکن اس پر علامہ بخاری نے شعب الایمان میں کام فرمایا ہے۔ اور ابن الجار نے عیاض بن سلیمان کے طریق سے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ علامہ صلی نے فرمایا یہ حدیث عجیب اور عکس ہے۔ عیاض نے متعلق نہیں معلوم کرو و کون تھا؟
۸۱۶۔ اے معاذ بنومن حق کے ہاتھوں اسیر ہوتا ہے۔ وہ بخوبی جانتا ہے کہ اس کے کان، نگاہ، زبان، ہاتھ، پاؤں، حکم اور شرم گاہ پر بھی ایک گنبدان ہے۔ بے شک مومن کو قرآن نے اکثر خواہشات سے روک رکھا ہے۔ اور اللہ کے حکم سے از خود اپنے اور اپنی مہلک خواہشات کے درمیان آزار بن چکا ہے۔ حتیٰ بنامن کا دل اللہ کے عذاب کی طرف سے مطمئن نہیں ہوتا۔ نہ اس کا بیجان سکون پاتا۔ نہ اس کی اضطرابی کیفیت کو تسکین ملتی ہے وہ اسی حالت میں حیران و پریشان رہتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ جلی صراط سے پار ہو جائے۔ اس کو صبح و شام موت کا کدکا لگا رہتا ہے۔ پس اتوی اس کا ہم سفر ساتھی ہے۔ قرآن اس کا رہنما ہے۔ خوف اس کا تازیانہ ہے۔ شوق اس کی سوار کی ہے۔ تدبیر و احتیاط اس کا ساتھی ہے۔ اللہ سے ڈرنا اس کا شعار ہے۔ نماز اس کی پناہ گاہ ہے۔ روز و اس کی ڈھال ہے۔ صدق اس کی جان کا نامہ ہے۔ سچائی اور راست بازی اس کی امیر و فرمانروا ہے۔ حیا اس کا وزیر ہے۔ اور ان تمام باتوں کے پس پردہ اس کا پردہ گناہات لگائے ہوئے ہے۔

اے معاذ اقامت کے روز مومن سے اس کی تمام گناہوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ حتیٰ کہ اس کے آنکھ میں سرمہ لگانے کے متعلق بھی استفسار کیا جائے گا۔ اے معاذ میں تیرے لئے بھی وہی پسند کرتا ہوں، جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔ اور تجھے بھی ان چیزوں سے باز رکھنا چاہتا ہوں، جن سے جبرئیل نے مجھے باز رکھا۔ پس میں تم کو قیامت کے روز ایسی صورت حال میں نہ پاؤں کہ جس کا میں تمہیں خدا کی طرف سے توفیق ملی ہے اس میں تم سے کوئی زیادہ سعادت مند ہو۔ الحلیہ، بروایت معاذ

۸۱۔ اے خدا کے گھر اللہ تعالیٰ نے بہت با شرف اور با عظمت بنایا ہے۔ لیکن مومن تجھ سے حرمت میں بڑھا ہوا ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۸۱۸۔ مرنے والے خدا کو قدر تیری عظمت ہے اور کسی قدر تیری حرمت ہے؟ لیکن مومن تجھ سے حرمت میں بڑھا ہوا ہے۔

شعب الایمان ابو داؤد بروایت ابن عباس

۸۱۹۔ اے بھروسہ والا اللہ تو کتنا پاکیزہ اور تیری خوشبو کتنی مہربان ہے۔ لیکن مومن تجھ سے حرمت میں بڑھا ہوا ہے۔ اللہ نے تجھے محترم بنایا اور مومن کے بھی مال، جان اور آبرو کو محترم قرار دیا ہے۔ نیز یہ کہ اس کے ساتھ کوئی بدگمانی نہ رکھی جائے اس کو بھی حرام قرار دیا ہے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۸۲۰۔ اے کعبہ تیری خوشبو کتنی مہربان ہے؟ اور اے حجر اسود تیرا کتنا عظیم حق ہے؟ لیکن اللہ کی قسم اتم و انوں سے مومن کا حق زیادہ ہے۔

الضعفاء للعلی بنی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۲۱۔ مومن اللہ کے نزدیک مقرب ملائکہ سے زیادہ عزت ہے۔ ابن النجار بروایت حکماء حدیث ابن ماجہ، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن

۸۲۲۔ مومن شہادت کے مواقع پر چمک رہا ہوتا ہے۔ الدہلیسی بروایت انس

۸۲۳۔ مومن اللہ کے اس نور کے ساتھ دیکھتا ہے، جس سے وہ پیدا کیا گیا۔ الدہلیسی بروایت انس رضی اللہ عنہ

مومنین کی تین قسمیں

۸۲۴۔ مومنین دنیا میں تین قسموں کے ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر کسی شک و شبہ میں مبتلا نہ ہوئے، اور اپنے اعمال اور اپنی جانوں کے ساتھ راہ خدا میں جہاد کیا۔ اور وہ لوگ جن سے انسان اپنے اعمال و جان کے بارے میں مطمئن ہوں۔ پھر وہ شخص جس کے سامنے کوئی ایسا ظاہر ہو، جو اللہ عز و جل کی رضا کے خاطر اس کو ترک کر دے۔ مسند احمد، الحکیم بروایت ابی سعید حدیث حسن ہے۔

۸۲۵۔ مومن کی ہر روز ایک دعا ضرور قبول کی جاتی ہے۔ لعلام فی جزء من حقیقہ بروایت ابی سعید

۸۲۶۔ مومن کی خوشبو سے بہتر کوئی خوشبو نہیں ہے۔ اور اس کی خوشبو سارے آفاق میں پھیلی ہے۔ اور اس کی خوشبو اس کا عمل اور اس پر شکر ہے۔

ابو نعیم بروایت انس

۸۲۷۔ مومن کی مثال ظاہر آجڑے گھری ہے، لیکن اگر تم اس میں داخل ہو تو سنو! پاؤں اور فاق کی مثال رنگین اور اونچے مقبرے کی طرح ہے۔ دیکھنے والے کو کاش گمراہ کا ہاتھ نہ پڑے۔ ابو نعیم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۲۸۔ مومن مومن ہو سکتا اس کا ایمان کامل ہو سکتا ہے۔ جب تک کہ اس میں تین خصوصیات پیدا نہ ہو جائیں۔ تحصیل علم، مصائب پر صبر، ہنری کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا۔ اور تین باتیں مومن فاق کی سی بن جائیں! جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وفا نہ کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ ابو نعیم بروایت علی رضی اللہ عنہ

۸۲۹۔ وہ شخص کامل ایمان مومن نہیں ہے، جو مصیبت کو نفرت نہ سمجھے۔ اور نری و آسانی کو مصیبت نہ سمجھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یہ کیسے ہو سکتا ہے، تو فرمایا کہ ہر مصیبت کے بعد نری و آسانی کے بعد باہر مصیبت تو آتی ہی ہے۔ فرمایا کوئی مومن کامل ایمان نہیں ہوتا سوائے نماز کی حالت کے۔ کیونکہ اس وقت وہ مکمل تنہا کی و علم میں ہوتا ہے۔ عرض کیا وہ کیسے کیونکر؟ تو فرمایا اس لئے کہ بندہ نماز میں اللہ سے مناجات کرتا ہے اور تیر نماز میں اذن آدم سے گفتگو کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

۸۳۰۔ مومن ایک پورا انسان ہے وہاں نہیں؟ سا با سکتا۔

مسند احمد، الصحیح للبخاری و رحمۃ اللہ علیہ، الصحیح للإمام مسلم و رحمۃ اللہ علیہ، ابو داؤد، ابن ماجہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ الضعفاء للعلی بنی رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ

کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لیے مسجد بروایت سعید بن العسب مرسلاً
 ۸۵۵ زور زخم کے چرے والوں سے انتہاب کرو، کیونکہ اگر یہ کسی بیدار کی تہ جب سے نہیں ہے تو ضرور یہ ان سے
 ابوں میں مسلمانوں سے حسد کی وجہ سے ہے۔ تفر دوس للعلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت اس عسب دھبی رحمہ
 ۸۵۶ جب تم کسی شخص کا چہرہ زرد و کھنکھ، جس کی کوئی وجہ پایہ ہی نہ ہو تو یہ اس کو اس میں غامضی کے وقت کی وجہ سے ہے۔
 من السیہ بن یحییٰ الطبرستانی بروایت اس

لیکن وہیں نے یہاں کچھ عجیب و غریب بھڑائی کی ہے۔

۸۵۷ جب اندھا کائنات اور پورا جہان جاسے تو پھر وہ اپنی آنکھوں کا ٹانگہ بے پناہ پائے کر پیدا کرے۔

مولانا قاسم علی شاہ

۸۵۸ جس شخص میں یہ چار باتیں ہوں گی، وہ غافل منافق ہو گا۔ اگر کوئی ایک شخص سے ہوئی تو کائنات کی ایک فضا نہیں رہے گی۔
 کرے۔ جب آنکھوں کے دو چھوٹے گوشے بند نہ کرے تو چھوٹے گوشے بند نہ کرے، اگر کوئی ایک شخص سے ہوئی تو کائنات کی ایک فضا نہیں رہے گی۔

مسند احمد، بخاری و مسلم۔ بروایت اس عسب دھبی رحمہ

۸۵۹ جس شخص میں یہ چار باتیں ہوں گی، وہ غافل منافق ہو گا۔ اگر کوئی ایک شخص سے ہوئی تو کائنات کی ایک فضا نہیں رہے گی۔
 کوئی نہ کرے۔ جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو کر جب کشتیوں کے قتل و کشت ہو کر
 کرے اور زانی کے وقت گالی گولچ اختیار کرے۔ بخاری و مسلم۔ بروایت اس عسب دھبی رحمہ

۸۶۰ غمگین کا رونا اس کے دل سے ہوتا ہے۔ اور منافق کا رونا اس کی میاں دلی سے ہوتا ہے۔

الصواعق المحمدیہ، رحمۃ اللہ علیہ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، العللہ بروایت حدیث

۸۶۱ منافق میں تین خصوصیات ہوتی ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد
 جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ مسند ابی یوسف بروایت عامر

۸۶۲ منافق اس کی کھڑکی کی مانند ہے، جو روئے زمین کے درمیان پریشان چکر لگاتے ہیں، مگر معلوم نہیں ہو پاتا کہ وہ کب کب کھڑکی کے ماتھے پر؟
 مسند احمد، المستدرک، الصحيح للإمام مسلم۔ رحمۃ اللہ علیہ، بروایت اس عسب دھبی رحمہ

۸۶۳ جو شخص ایسے خداوندی کا وہ درجہ ہوں جس کا مرتکب کرے جو اس کو اصل نہیں ہے تو وہ نفس منافق ہے۔

اسی القاضی بروایت ابی یوسف رحمہ

۸۶۴ منافق اپنی آنکھوں کا ٹانگہ بے پناہ پائے کرے جتنا جاسے۔ تفر دوس للعلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت علی

۸۶۵ جس شخص میں تین خصوصیات ہوں گی وہ منافق ہو گا۔ خواہ وہ روز سے رکے، نماز پڑھے، حج و عمرہ کرے، اور کہے کہ میں مسلم
 ہوں، وہ شخصیت یہ ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس
 میں خیانت کا مرتکب ہو۔ مسند ابی یوسف، الصحيح للإمام مسلم۔ رحمۃ اللہ علیہ، بروایت اس

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما

۸۶۶ میرے ساتھیوں میں بارہ اشخاص منافق ہیں، جن میں سے آٹھ تو قلعہ ہند میں داخل نہیں ہو سکتے، بارہ کہ انہی ساتھیوں کے ہاں کہ

میں داخل ہو۔ مسند احمد، الصحيح للإمام مسلم، رحمۃ اللہ علیہ، بروایت حدیث

۸۶۷ میری امت کے بارہ افراد منافق ہیں، وہ ہند میں داخل ہوں گے وہاں کی خوشبو پاکیزہ ہے، حنفی مسلمانوں کو ملے گا کہ میں داخل
 ہوں۔ ان کیسے کیا مصیبت کافی ہے کہ جہنم کا ایک چراغ ان کی پشت پر ظاہر ہو جو زمان کے ستاروں سے روشن ہو گا۔

الصحيح للإمام مسلم، رحمۃ اللہ علیہ، بروایت حدیث

[illegible]

۸۶۶۔ تادمے دودھ نکالنے کے دو پائے اقبال نے لے لیے۔ بہت عرصہ بعد ان کی راز کشی کا پتہ چلا۔ ان دنوں وہ اس میں مصروف تھے۔
کی طاقت نہیں رکھتے۔ اسلامی۔ ایسے سبھی رحمہ اللہ علیہ۔ یہاں عدم حرج ہے۔ جو وہ علی شانزدہویہ

[illegible]

دوسرا ایجاب کتاب وسنت کو لازم گزارنے کے بیان میں

[illegible]

۱۷۔ اے لوگو! میں نے ہر زبان اور چیز پر نوحیہ کتاب چھاپ دی ہے۔ تم نے اپنی فحشوں کی وجہ سے ان کو قرب کیا۔

۱۰۔ جس شمارہ میں اشتیاق نے کہا کہ جو میں کہتا ہوں، اس پر کوئی جواب نہیں دیتا، اسے اس شمارہ میں ایک جگہ لکھی گئی ہے۔

[illegible]

تو کہتا ہے کہ میں نے اپنے رب سے کہا کہ اگر وہ چاہے تو اس کو بھی بھول جائیگا۔

میں نے بھی اسے انکو صدمہ اور اس بات پر اسے

دیوانے۔ حق دینے سے بعد فرمودہ شدہ جہاد برادرہنریت سے غلط فہم دینے کا مقصد یہ ہو گیا کہ اگر مخالفہ و انحراف میں مہدیوں کی حالت انکار نہ ہو تو ان کی صورت سے حقہ (اور پھر علی کے غریب لکھی کے ساتھ) دیکھو اور اسے بعد اٹھارہ سو سے پہلے نہ بنایا گیا ہے جس میں

[illegible]

۱۰۔ میں تجھ پر اور میری زوجہ پر چڑھا۔ یہ سارا میں نے کفر سے کہہ دیا۔ اگر مراد ان کے کہنے پر ہے تو یہ تو ان کے خلاف ہے۔

این کتاب به همراه کتاب «تاریخ و فرهنگ مردم ایران» در یک جلد چاپ شده است.

۸۷۶ میں لکھا کہ وہ ان ۱۰ بیویوں میں سے چار باہویں۔ ان کو قتل کرنے کے بعد ہرگز مہر نہ ہو سکے۔ کتاب اللہ اور میری سنت اور یہ باتیں
جس میں ہم کبھی بد انگیز ہو سکتے تھے حتیٰ کہ خود کو شہر سے پاس آئیں۔ اے مسکینک للہاکم ہوا کہ اب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

احادیث سے انکار خطرناک بات ہے

۸۷۷ خبر دار قریب ہے کہ کئی شخص نے پاس میری حدیث پڑھی، اور وہ مسکینک پر تلخ ہوئے، یہ کیا ہو گا؟ کتاب اللہ اور میری سنت اور یہ باتیں
اللہ کافی ہے، میری میں جو ہاں یا میں سے اس کا طعن قراؤں گے اور جو کام یا میں سے اس کا سبب اسرار میں ہے۔
تو وہ لوگ کوئی شخص نہ تھا، نہ اسے نہ کہ جو اللہ کے رسول سے خرام قرآن پڑھا، وہی یہی ہے کہ یہ کیا کر اللہ نے فراموش کر دیا۔

ابو ہریرہ، عن اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

۸۷۸ مجھے معلوم ہے کہ کئی شخص نے پاس میری حدیث پڑھی، وہ مسکینک پر تلخ ہوئے، یہ کیا ہو گا؟ کتاب اللہ اور میری سنت اور یہ باتیں
میرنی سنت سے عرض کرے، یا نہ کہ جو میری طرف سے بھیجی، نہ کہ کسی نے اس کا قتل نہیں کیا۔ یہ وہ بھی قرآن کی طرف سے کہلی نہیں ہے۔

ابو ہریرہ، عن اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

۸۷۹ میں قریش سے کہی کہ کوئی پاس کر اس کے پاس میری باتوں میں سے کوئی حکم پر ممانعت پڑے، لیکن وہ کہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ اس میں ہم
جو کتاب میں ہیں، میں نے اس کی طرف سے نہیں کی۔ اے مسکینک اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ۔ اے مسکینک اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

۸۸۰ یہ وہ لوگ جو اللہ کے پاس میری باتوں میں سے کوئی حکم پر ممانعت پڑے، لیکن وہ کہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ اس میں ہم
یہ وہ لوگ جو اللہ کے پاس میری باتوں میں سے کوئی حکم پر ممانعت پڑے، لیکن وہ کہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ اس میں ہم
لئے وہی کہہ کر ملال ہے، نہ کوئی کوئی کتاب ہرگز ملال ہے۔ اور کسی ممانعت کی مخالفت نہیں، اور یہ اس کا کام کہ اس سے بڑا وہ
ہوئے۔ اور کئی کوئی کتاب ہے، پاس میری باتوں میں سے کوئی حکم پر ممانعت پڑے، لیکن وہ کہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ اس میں ہم
میرنی سنت سے عرض کرے، یا نہ کہ جو میری طرف سے بھیجی، نہ کہ کسی نے اس کا قتل نہیں کیا۔ یہ وہ بھی قرآن کی طرف سے کہلی نہیں ہے۔

۸۸۱ یہ وہ لوگ جو اللہ کے پاس میری باتوں میں سے کوئی حکم پر ممانعت پڑے، لیکن وہ کہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ اس میں ہم
میں سے۔ یہ وہ لوگ جو اللہ کے پاس میری باتوں میں سے کوئی حکم پر ممانعت پڑے، لیکن وہ کہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ اس میں ہم
کی طرف سے یہ باتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مثال نہیں کی کہ قرآن میں کتاب سے کہ میں نے بغیر اجازت کے داخل کیا ہے، نہ کہ میں نے
موتوں کو مارا، نہ ان کے کہیں کو مارا، نہ وہ اپنے اس کے قرض کو مارا، نہ میں نے۔ ابو ہریرہ، عن اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

۸۸۲ قریب ہے کہ کئی شخص نے پاس میری حدیث پڑھی، وہ مسکینک پر تلخ ہوئے، یہ کیا ہو گا؟ کتاب اللہ اور میری سنت اور یہ باتیں
میں جو حال یا میں سے اس کا طعن قراؤں گے اور جو کام یا میں سے اس کا سبب اسرار میں ہے۔
تو وہ لوگ کوئی شخص نہ تھا، نہ اسے نہ کہ جو اللہ کے رسول سے خرام قرآن پڑھا، وہی یہی ہے کہ یہ کیا کر اللہ نے فراموش کر دیا۔

ابو ہریرہ، عن اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

۸۸۳ یہ کتاب اللہ کے لئے نہ کہ میں نے اس کا طعن قراؤں گے اور جو کام یا میں سے اس کا سبب اسرار میں ہے۔
اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مثال نہیں کی کہ قرآن میں کتاب سے کہ میں نے بغیر اجازت کے داخل کیا ہے، نہ کہ میں نے
موتوں کو مارا، نہ ان کے کہیں کو مارا، نہ وہ اپنے اس کے قرض کو مارا، نہ میں نے۔ ابو ہریرہ، عن اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

۸۸۴ یہ وہ لوگ جو اللہ کے پاس میری باتوں میں سے کوئی حکم پر ممانعت پڑے، لیکن وہ کہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ اس میں ہم
کتاب اللہ اور میری سنت اور یہ باتیں
یہ وہ لوگ جو اللہ کے پاس میری باتوں میں سے کوئی حکم پر ممانعت پڑے، لیکن وہ کہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ اس میں ہم

۸۸۵ یہ وہ لوگ جو اللہ کے پاس میری باتوں میں سے کوئی حکم پر ممانعت پڑے، لیکن وہ کہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ اس میں ہم
یہ وہ لوگ جو اللہ کے پاس میری باتوں میں سے کوئی حکم پر ممانعت پڑے، لیکن وہ کہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ اس میں ہم
یہ وہ لوگ جو اللہ کے پاس میری باتوں میں سے کوئی حکم پر ممانعت پڑے، لیکن وہ کہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ اس میں ہم

ابو ہریرہ، عن اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

۸۸۶۔ جو مختصر ایک ہائنت بھی، جماعت سے منحرف ہوا اسی شخص نے اسلام کی مالا یعنی ہار کو اپنی گردن سے نکال پھینکا۔

عبدالرحمن، ابو ذؤاد، السنن، ۱/۲۸۸، المستدرک للحاکم، ۱/۲۸۸، فی ذی رحمۃ اللہ

قرآن کو مضبوطی سے تھا منے کا حکم

۸۸۔ یقیناً اقرب ہند پر پا ہوگا۔ استفہار کیا ہے؟ اس سے خلاصی کی یا مسرت سولی اور یہ کتاب اللہ، اس میں باقی کی خبریں ہیں تو اللہ کی بخشش کوئی بھی ہے، یہ تمہارے درمیان افتادہ ہے کہ مکمل نہر فیصلہ ہے۔ یہ ایسے قول سے کوئی بڑی کوئی نہیں ہے۔ جس نے اس کلمہ کی کسی وجہ سے ترک کیا، اللہ اس کو کائنات کر دکھ دیں گے۔ اور جس نے اس سے سوا نہیں ہو چاہیہ تلاش کی اللہ اس کو مرہ کمرہ میں گئے۔ یہ بات کی مضبوط دہی ہے۔ انسانی کا کٹر کرہ ہے۔ سیدھی راہ ہے۔ خواجہ شمس الدین عظیمیؒ نے اس سکا کج روش کا پیچہ نہیں کر سکتے۔ علماء اس سے پرہیز جوتے رہنا نہیں جس کے ساتھ مخلص نہیں۔ دوشیں۔ بار بار اصرار کرنے سے پانچ لکھ دوتہ کے کے کائنات کا کائنات نہیں دوتہ۔ یہ حق کام ہے جس سے جس بھی دور دورہ کے قرآن سنا تو بے ساختہ پکار اٹھے انہی نے غیب کلام سنا، جو چاہیہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ جس نے یہ کلمہ پڑھا۔ جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا، حل اللہ صاف کا فیصلہ کیا۔ جو اس پر عمل بجا لایا جو پایا۔ جس نے اس کی ولایت دی، اس کو یہی گمراہ کی رہنمائی کی۔ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۸۸۸۔ لائق فیری سٹوڈیو قرآن ہے، اس کا ایک سر لائق مہر اہل دست قدرت میں ہے تو دوسرا سہرا تبارے ہاتھ میں۔ لیکن اہل ناموسی سے خود بچو، جو پھر قرآن پاک کے نزول کے اور نہ اس کے بعد کسی گمراہ ہوئے۔ لکھو کتب علیہم ریحہ غیبہ۔ بروایت حبیب

۸۹۹۔ میرے پاس جبرئیل تشریف لائے اور کہا اے محمدؐ غفرلک تجھ کے بعد امت آزمائش میں مبتلا ہوگی۔ میں نے ان سے کہا تو اس سے خلاصی کی کیا سورت ہوگی اسے جبرئیلؑ نے کہا کہ اللہ کی کتاب میں اس مال کی کوئی چیز نہیں ہے تو جیسی زمینیں مل گئی ہیں جیسے تمہارے درمیان امتحانات کا نام اور فیصلہ ہے۔ اللہ کی سنبھلا دینی ہے۔ یہودی جو ہے۔ یہودی کہیں کہیں ہے۔ کوئی حقوں کوئی نہیں ہے۔ جس کی سرکش ہے اس کو توڑ کے کیا اللہ اس کو تباہ کر دے۔ میں نے اس کے ساتھ کھانا کھا لیا اور اس کو گھر واپس لے آیا۔ بار بار جہاں سے اس کا لطف نہ کر سکیں وہاں اس کے لڑائی بہت جاکر نہ ختم نہیں ہوتا۔ جس کی بات نہ کرتے۔ کچھ کہتا ہے اور اس نے نہ لیا۔ فیصلہ نہ کرے۔ میں عدل و صداقت کا فیصلہ نہ کرتا ہے۔ جیسا کہ بار بار کہتا ہے اور چاہتا ہے۔ اور جو اس سے نہ یہ قسم کرتا ہے۔ قصائے آئندہ ہے۔ بعد احمدیہ روایت یعنی رخصہ فقہیہ

۹۰۰۔ جیسے تم چاہتے ہو جو جنت میں رہو۔ اگلے لوگوں کو اس بات سے بڑا کڑا دوائے انبیاء کے متعلق افکار و فہم کرنے کے لئے

۸۹۱ یاد رکھو! تم سے پہلی اقوام میں وقت تک ہلاک نہ ہوئیں، حتیٰ کہ وہاں بیٹے و بیٹیاں جنم نہ لیں۔ کیا وہ انہی کا بعض حصہ یا بعض حصہ کے ساتھ مل کر تھے؟ اس طرح جو حال یاد آ رہا اس کو حلال سمجھو اور تمام یاد آ رہی چیزیں سمجھو اور بدقسمتیاں پر ہمت نہ ہارو۔ آمین۔

۱۹۲. قریش سے سب سے زیادہ محکمہ اور سب سے زیادہ پیر۔ قریب: پھلوس، بڑا جوانی، صبر، محکمہ سے ہے جس پر ہوا ہوا تھا۔

۸۴۳۔ نیز اسرائیل نے از خود یہ کتاب لکھی اور اس کی تہنیت کر کے لکھے اور وہ رات کو کسی پشت پر لکھی۔

۸۶۶ ہم اختلاف میں مت نہ ہو کیونکہ قرعے کے کھینچنے والے آپس میں اختلاف کرتا تو نئی چیز نے ان کو تادمہ الہی

انصحه للبحر، راحة الله عليه، بركاته وبره، ورواه ابن مسعود

[illegible]

تاریخ شریل سے اس شخص کی پہلی شناخت منہ مبین کا مہم چلائی اور پھر مجھے وہ سرا بھیجا گیا تھا، اس نے ساتھ میں نے شریل میں تھا، خود بھی
 سیدھا اور وہ بھی تھا، تاریخ شریل سے اس شخص کی، جس نے اس کی طرف توجہ کے لئے تمہیں اور تمہیں اٹھایا، کوئی شہادت کی اس عبادت کو قبول کیا۔
 جس کے ساتھ مجھے شریل میں ہے۔ یہودی و مسلمان، یہودی اس مونس

عبد الحميد، محمد بن حمزة، الشيخ الفقيه، له كتاب في تاريخ طبرستان، وكتاب في تاريخ طبرستان، وكتاب في تاريخ طبرستان.

دین اسلام یا کیترو دین ہے

۴۹۹ قرآن میں اللہ کے نزدیک محبوب ترین و عزیز ترین آدمی ملائکتوں سے پابند و مصلوف استغراء ہیں جس محمدی سے جو صلے برائیگی فرماتا ہے۔

4.. ”میں نے یہ حرام کو حیدر“! میں دے کر مچا رہا ہے۔ اور جس نے یہی سنت کی مخالفت کی مرنا کچھ ہے۔ (ا۔ فتح نمبر۔)

محکمہ برزخ عالم

[illegible]

۴۰۲ جب قادیان کی طرف سے کوئی حدیث سنو جس سے تمہارے پاس مالوم ہو کہ تمہارے پاس اس حدیث سے زیادہ صحیح حدیث ہے تو اس حدیث کو اپنے پاس رکھو۔ اور اگر اس حدیث سے تمہارے پاس کوئی حدیث ہے جو اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے تو اس حدیث کو اپنے پاس رکھو۔ اور اگر اس حدیث سے تمہارے پاس کوئی حدیث ہے جو اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے تو اس حدیث کو اپنے پاس رکھو۔

دیارِ ایشیائی کا حصہ بنے ہوئے ہیں۔ تہذیب و رسوم کے اعتبار سے ان کا جوڑ نہیں ہو سکتا۔ یہاں اور شمال میں سے کاشت کی جاتی ہے اور تھوڑا سا پھل۔
 اور میں تو رہے تو رہی۔ نے اور نے جو میں اس سے روز بول۔ لکھنؤ اور پھر ان کو نہیں ہے۔

بہارِ احبہ۔ لعل، لای علی، چار سے اسے خود پانی عیب۔

گو جہاں مانا جائے مٹاؤں کی سے کل دیتا ہے۔ مسند احمد، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم بروایت عرواض

۹۲۲ کتاب اللہ اللہ کی رحمت ہے۔ جو آسمان سے زمین تک پہنچی ہوئی ہے۔ اس میں شبہ، اس جوہر بروایت ابی سعید

۹۲۳ ہر کسی شرط جو کہ ب اللہ میں نہ ہو باطل ہے۔ خواہ موثر و نا کیوں نہ ہو؟

۹۲۴ الطبرانی ہی الکبیر بروایت ابن عباس رحمہ اللہ علیہ

۹۲۵ اس وقت تمہاری کیا شان ہوگی؟ آپ دین میں تم چودھویں رات کے چاند کی مانند ہو گے؟ جس چاند کو اس آنکھوں سے دیکھا گیا ہے
دیکھ پائے گا۔ اس حکاکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۲۶ تمہاری کیا شان ہوگی جب دین میں تم کو چاند کی مانند دیکھا جائے گا۔ ابن عباسؓ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۲۷ انور موسیٰ علیہ السلام بھی غافل ہوں اور تم ان کی اتباع کرنے لگ جاؤ۔ اور مجھے چھوڑ دو۔ تو یہ تھا تم فرما دو چاند گئے۔ نبیوں میں سے
میں تمہارے لئے منتخب کیا گیا۔ اور اقوام میں سے تم میرے لئے منتخب کئے گئے۔ شعب الایمان بروایت عبد اللہ بن الحارث

فرقہ ناجیہ کی پہچان

۹۲۸ ضرور میری امت پر بھی دلی حالات پیش آئیں گے، جو بنی اسرائیل پر پیش آئے، جس طرح کہ ایک جوڑا دوسرے جوتے کی ہو یہ توکل
ہوتا ہے۔ جی کہ تمہارا نئے کسی فرد نے طنائیا ایل ماں کے ساتھ فعلی کی عقل کی تیسری امت کا بھی کوئی فرد اس کا سرکب ہوگا۔ اور بنی اسرائیل
بجتر فردوں میں بت گئے تھے تیسری امت بجز فرد ہوں میں بت جائے گی۔ اور سوائے ایک کے سب کہ وہ جنہم میں جائیں گے۔ صاب کہ ہم
رضوان اللہ علیہم سنے پوچھو ایک کون سا فرد ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا وہ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر چرماں ہوگا۔

بخاری و مسلم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۹۲۹ جس بھی امت نے اپنے پیغمبر کے بعد باہم نزاع و اختلاف کیا یا اس کے کل باطل میں حق پر غالب آگئے۔

الأوسط للطبرانی و حصة اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۹۳۰ جس سے کتاب اللہ کی اتباع کی، وہ اللہ نے اس کو ہدایت سے نواز دیا اور قیامت کے روز نجات عطا فرمائی۔

الأوسط للطبرانی و حصة اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۹۳۱ جس نے اللہ کے مطلقان کی عزت و توقیر کی، قیامت کے روز اللہ اس کی عزت و توقیر فرمائیں گے۔

الطبرانی ہی الکبیر بروایت ابی سعید

۹۳۲ جس نے ہجرت کرنا اللہ کے سلطان کی امانت کی، اللہ اس کی امانت فرمائیں گے۔ توحید بروایت ابی سعید

۹۳۳ جس نے میری سنت کو ترک کیا یا اس نے مجھ سے محبت نہ کی، اور جس نے مجھ سے محبت نہ کی، اللہ اس کی محبت نہ کرے گا۔ میرا ساتھ صاب رہے۔

لسحری بروایت ابن

۹۳۴ جس نے میری سنت کو لیا وہ مجھ سے ہے، اور جس نے میری سنت سے انحراف کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۹۳۵ جس نے سنت کو قائم کیا، جنت میں داخل ہو گیا۔ مغیرہ لوطی فی الاثر بروایت عقیقہ رضی اللہ عنہما

۹۳۶ میری امت میں نساہر پاہوئے کے وقت جو میری سنت کو تھا ہے رکھے گا، اس کے لئے شیعہ کا اجر ہے۔

الأوسط للطبرانی و حصة اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

لئے اپنے پیر و کار سے مل کر کہنے اور تمنا کر دینا ہے کہ "میں نے کبھی حق کو چھوڑنا نہیں سیکھا ہے۔ اور میں اپنے تمام اعمال کو اللہ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔" (سورۃ النور: ۲۴)

۹۷۷ شہ قمر شہ دہلی کے چوتھے حکمران تھے۔ ان کی حکومت ۱۵۵۷ء سے ۱۵۷۲ء تک رہی۔ ان کی حکومت میں دہلی کا علاقہ وسیع تھا۔ ان کی حکومت میں دہلی کا علاقہ وسیع تھا۔ ان کی حکومت میں دہلی کا علاقہ وسیع تھا۔

الشيء المستعجب، أنت، وبدون أن تدركي، أنت، في الفكر، نظير من رحمة من خلقه، يرزأ أب، وبدون أن يدرك

۹۵۱ میں قرآن مجید کی چھ جہزے بنادی گئیں۔ ان میں سے پہلی جہزہ بنی ہزار تین سو چوبیس کے درجہ پر تھی۔ دوسری جہزہ بنی ہزار پچاس کے درجہ پر تھی۔ تیسری جہزہ بنی ہزار چوبیس کے درجہ پر تھی۔ چوتھی جہزہ بنی ہزار پچاس کے درجہ پر تھی۔ پانچویں جہزہ بنی ہزار چوبیس کے درجہ پر تھی۔ ششمی جہزہ بنی ہزار پچاس کے درجہ پر تھی۔

۹۵۰۔ خواجہ ابوالکلام آزاد کی عبارت وقول کو ملاحظہ فرمائیے: ”میں قریشی دو عالم چارین قبیلہ کے تھے۔ ان کا نام چارین قبیلہ ہے۔ اس قبیلہ کے ایک شخص نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ”تہذیب و تمدن“ ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ ”مہربان“ لفظی ہوئی ہے۔ اور مہربان خاندان کی اس عبارت: ”وہ وہ وہ“ سے مراد ہے کہ ”مہربان“ کے معنی کہ ”مہربان“ کے معنی ہیں۔ اس آئینہ کے ذریعہ میں دیکھنا کہ میرے بعض تہذیب دانوں کے بارے میں کیا تحریر ہے؟“

۹۵۳ کو باغیہ اللہ! آجیہ جب باغیہ میں نے کسی کی دعوت کو قبول کر لیا ہے۔ میں تم پر بھی یہ تکلیف چڑی میں چھوڑ کر دے گا، ہاں! ایک کلمہ پر دوسرے

تو یہ حوا ہوا ہے۔ کتاب ادا ہو، میرا امرات بلی ریت۔ ابھی خبیثہ کہہ کر۔ بعد قہار ان اداؤں کے بارے میں کہا ہے کہ وہ اداؤں
وہم کئی مہالہ ہوں گے۔ حتیٰ کہ اداؤں کو خیر کر رہے ہیں اداؤں۔ اللہ کے مہمان بن کر رہیں جو مہمان کاوی ہوں۔ اور جس کا نامی رسول علی بن
اس کے رسول۔ اسے اللہ ہوا ان سے محبت رکھنے سپہ بھی سنا۔ عجب رکھنے۔ اور جو اس سے انکس رکھنے اچھے بھی اس نے رکھنے۔

۹۵۹ اب دو نویسنده شکیلی چیرمچورس، جاب، اب، انجمن اسماء و شمسوئی سے ترجمہ و تفسیر فرمایا، مگر یہ سب جڑ سے ہوا، انجمن کی کتاب، البتہ فطرت نامی رحمتہ اللہ علیہ المصنوع لکھنا کہ، پورے اسی انتظام سے وید میں آ رہا۔

۱۰۰۰ کے قریبی حالت ہے۔ بخاری و مسلم میں ایک ایسے عرصے کا ذکر ہے کہ ۱۰۰۰

۱۵۵ افسی کہ اب اور میری صحت و فزوں باہم کبھی جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ انہیں غرض پر میرے پاس لائیں۔

لیکن صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ حدیث میں کچھ غلط ہے۔

۹۵۹ کتاب الفہام، دہلی ہے جو اس زمانہ میں پہلی بار لکھی گئی تھی۔ یہ بھی ضمیمہ میں علامہ مروت علی سعید

۹۶۰ تقریباً یہ کہ میرے ایک مرتبہ کے ساتھ آجائے، اور میں اس کی غوث پر لکھ کر دوں گا۔ آئندہ دہلی کے مفسرین

[illegible]

توجہ سے نہ رہی بات منہ سے نکلا۔ لے لے کر آئے جہاں والدین اور خیر کے پاس حاضر ہو کر آگے۔ جس کی پوزیشن سمجھا۔ یہ امری نکلا۔

بذات جس نے یہ ہے۔ پھر چنا گیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو اس کے لئے بہترین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو جو اس کے لئے بہترین ہے، چنا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو جو اس کے لئے بہترین ہے، چنا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو جو اس کے لئے بہترین ہے، چنا لیا۔

نہ ان کے لطیف و عجیب سے خیرات کے لیے جو ان کی ہر سحرانوار شام میں ہر ایک کے لیے ایک نیا ہیرو بن جاتے ہیں۔ یہ خیراتیں ہر ایک کے لیے ایک نیا ہیرو بن جاتے ہیں۔ یہ خیراتیں ہر ایک کے لیے ایک نیا ہیرو بن جاتے ہیں۔

مفتی کو ہائی کریمینل کورٹ کے جج کی حیثیت سے زیادہ اہم ہیں۔ اور میں ہر جوہن کا وہی ہوں۔ اور جس کا میں مولیٰ بنی اس کے مولیٰ بن۔ اسے اللہ جل جلالہ سے محبت رکھے۔ یہ بھی اس سے محبت رکھیے۔ اور جو اس سے دشمنی رکھے آپ بھی اس سے دشمنی رکھیے۔

الكبير نسطور بنى رحمة الله عليه. وروایت امی الطویل برویت زبعض ارفیه

۹۵۸۔ اے لوگو! مجھے لطیف و خیر ذات نے خبر دی ہے کہ کسی نبی نے اپنے سے پہلے نبی کی نصف عمر یعنی نصفی سے زیادہ زندگی نہیں پائی۔ سو قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قصصہ آجائے اور میں اس کی رحمت پر لپک کر دوں۔ اور مجھ سے بھی سوال ہوگا اور تم سے بھی سائل ہوگا۔ تم کیا کہو گے؟ سمجھا کر امیر خزانہ منہ عبیم نے عرض کیا کہ شہادت میں سے کہ آپ نے حق تبلیغ کیا اور زیادہ آپ نے فرمایا، کیا قر شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں ہضکا کا نہ دہاں کا رسول ہوں۔ اور یہ کہ جسے حق ہے، جہنم حق ہے۔ موت نے بعد دہاں افتخار پانا چاہتی ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ قبروں کے مردوں کو دوبارہ اٹھائیں گے۔ اسے اس کا اللہ تعالیٰ معبود ہے۔ اور میں ہشتین کا سولی ہوں۔ ان کے انکس سے زیادہ ان پر داہت رکھا ہوا ہے جس کا میں سولی ہوں علی بھی اس کے سولی ہیں اس کے اللہ جو انکس دوست رکھے آپ بھی ان کو موت رکھئے۔ اور جو ان سے دشمنی رکھے آپ بھی ان سے دشمنی رکھئے۔ میں تمہارے لئے آگے جانے والا ہوں۔ اور تم میرے پیٹا خوش پر آگے۔ جس کی چوڑائی منہا سے میری تک ہوگی اس میں ستاروں کی طرح ان تعداد سونے چاندی کے اور غورے ہوں گے۔ اور حسب قر میرے پاس آؤ گے۔ شمس تم سے ان دو عظیم چیزوں کے بارے میں سولی کہیں گا۔ کہ ان کے بارے میں تمہارا کیا ہوا؟ اہل حق میں سے یہی اللہ کی کتاب ہے۔ جس کا ایک سر اللہ عزوجل کے وجہ قدرت میں ہے تو دوسرا تمہارے ہاتھ میں۔ اس کا خطبہ سولی سے تمام اقوام پر نازل ہوا ہے۔ اور دوسرا امیر خاندان اہل بیت ہے۔ اور مجھے لطیف و خیر ذات نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں بھی فتم ہوں گے جنی کہ میرے پاس خوش پر آئیں۔

انحکیم للطیرانی کی انکسور: ایست ایسی الطویل عن حدیقه = اسباب

۴۵۹۔ اے لوگو! کوئی نئی بحث نہیں ہوئے مگر انہوں نے اپنے سے پہلے نبی کی نصف عمر بھی زندگی پائی۔ سو عرب سے کہ میرے پاس میرے رب کا قصہ دے جائے، لاہر میں اس کی دعوت پر ایک کبر و شو میں تمام شیعہ کی چڑچوڑ سے جاہ بابوں کی قسم اٹھانے کے بعد ہرگز بھی کراچی میں نہ ہوئے۔ اور وہ قادیانی کتاب ہے۔ الکفر المظہر، فی رحمة اللہ علیہ، بروایت زبدین والہم

۴۶۰ جب تک میں تھکاتا نہ ہو، میری اطاعت کرتے رہو اور جسے مقرر کر جاؤ تو کتابت کو لازمی طور پر تھا لینا۔ اس کے خلاف مطالبہ کرنا اور جہاد میں شریعت پر قانون ملک نہ لانا۔ گمراہی کے دھوکے میں مصروف اور قلوب سے نکل جانا۔

انقر دوس للذهبي رحمه الله عليه برب ايت معاذ ربي. ففعل

۹۱۱ میں محمدانی خوشبرہوں۔ میں محمدانی خوشبرہوں۔ میرے بعد کوئی خوشبرہ نہ آئے گا۔ مجھے ابتدائی کلمات۔ اشتقاقی کلمات اور جان کلمات دیئے گئے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ کچھ سے کچھ دارو کے ہیں، اور باطن میں مرض کی کیا ایجاد ہے۔ اور میرے ساتھ اپنے لیے اور اپنی امت کے لئے عقیقے کا طلبگار ہوں جو جب تک میں تپ رہے دو میاں ہوں۔ مجھ سے سن کن کر قضاعت کرنے رہو۔ جب مجھے افعال حاصل جائے۔ تو کتاب اللہ کو لازم پکڑ لو۔ اس کے مقابل کو طوائف کچھ اور لازم پکڑاؤ۔ صمد احمد، مرزا ابین عمر، دھنی لالہ عسکری

۹۶۲۔ سب سے افضل ہات کتاب اللہ کی ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ ہر مادی و دینی میں نئی چیز نادر و نایاب ہے اور ہر بدعت کفری ہے۔ جس نے مال بھجور ادا اس کے اہل و عیال کے لئے ہے۔ اور جس نے ترغیب یا بایعہ آم اہل و غیرہ بھجور نہ دی۔

اس کا ترجمہ ہے۔: الاوسط العرفی و حمة اللہ علیہ، بروایت جلیل و رضی اللہ عنہ

۱۹۳۔ سب سے عجیب کتاب اللہ کی ہے سب سے عظیم مرتبہ محمد ﷺ کا مرتبہ ہے۔ اور سب سے جہیزین سرور ہیں جس کی پیدائش ۱۲۸۵

ہیں۔ اور ہر بدعت کو کراہی ہے۔ مسند امام احمد، روایت میں مسعود

۱۹۳ کتاب اللہ پر مبنی کرتے رہو، جو بات مشتبہ ہو جائے اسکو اہل علم سے دریافت کر لو اور جہیں خبر دیں گے اور تو انکو اور تعمیل پر مبنی رہنا
لاؤ۔ جو اس فرقہ پر مبنی اہل علم کو اس میں ہر چیز کا بیان ہے۔ یہ سچ ہے کہ وہ آراء مقبول الشافعیہ بھی ہے۔ اور اب یہ حواجم ہے جس کی حاجت

۹۷۳ میں سے تمام کچی اور تر کھی گئی تھیں۔ چھوڑ دو۔ کچرہ کو غم سے پہلے دیکھ ہی بہت بڑا کہ ہوئے کہ انہوں نے نکلتے سے اس کو کہا: اب
 اٹھو، اٹھو۔ اے مخالف کرنا شروع کرنا تھا۔ پس اب میں تم کو کچرہ غم میں تو اس کو پٹی دھت کے پتھر پھینکا، اور جسے کی پٹی سے کھینچ
 کر لیں تو، تو اس کے بالواسطہ مظاہر میں وحشت افغ علیہ، بروایت انھیں

عمل سے بچنے کے لئے سوالات نقصان دہ ہیں

[illegible]

انصیح الامر حیان بر این برادر بود: ای عیسیٰ بن محمد

[illegible]

۹۵۶ غفر یہ میری امت کے بعض لوگ آئیں گے، جو قرآن میں بعض مواضع سے اور بعض مواضع پر کھلم کھلا نہیں آتے۔ ان کو اس کو ظن قرار دے لیجئے، اور اس کی مشابہت میں غور و فکر کریں گے۔ اور وہ ان اہل باطن میں اگر قرار دیں گے کہ وہ اپنے رب کے دین میں یہی راہ و گنجین ہیں۔ یہ وہ تہذیب کو گمراہ آئے ہیں، اور یہی امت کے غمناک و غمناک ہیں جو جہنم کے منتظر ہیں۔

[illegible]

۹۷۔ تمہیں انہوں نے کتاب خدا تعالیٰ کی آیات کو اس قدر آہستہ اور غلط فہمی سے پڑھایا کہ تم نے ان کی حقیقت کو نہ سمجھا۔

مسلم احمد . مراد ابن عربی غریب رحیمی اللہ تعالیٰ

۹۔ ازخیر والے تم مراغے سے چٹنی تو ہم اسی جہ سے تیار ہو کر یاد ہو نہیں اگر وہ اپنے غیاء سے استسالیہ کو کہنے نکلیں۔ امیر کو یہ سہرا نہ دینی
ایات میں مودودہ پیش کرتے ہیں۔ بے شک قرآن میں ایسا لکھا نہیں ہو کہ جس کی آیات، انجس میں مودودہ ہیں، بلکہ ان کی آیات آج کل
میں کہ دوسرے مضمون کی تصدیق کرتا ہے۔ جس کا فقرہ ہے ان پر بھی جو یہ کہ مودودہ سے تیار لایا لایا ہو اس کو کسی عالم پر نہیں لایا۔

۹۹۔ جب قرآن تلاوت کرتے ہوئے کسی بات کی تحقیق نہ ہو تو اس میں توقف کر لیں اور اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو اس بات کی تحقیق سے آگاہ کرے۔

تبرعوا بغيره من أموالكم في سبيل الله

۲۸۰۔ اسی طرح بعض نے انفس پر اصرار فرماتے ہیں، ان کو جس ہی نسبت سے زائل ہو جائے، وہ انفس کی بات ہے، ایسی بات، اگر قرآنی حقیقت ان سے کبھی تجاوز نہ کرے، ان انفس کی بات نہ ہو، مگر قرآن میں یہ دعویٰ ہے کہ وہ ان کے کفر پر بھی ناجائز ہے، اور بہت سی باتیں اسے بطریق کی بھول کر توہینات کے گھٹس قرار دیتے رہتے ہیں۔

۴۹۔ اہل حق و اہل حق نے جن افراتفراف مقرر کرانے ہیں، ان کو کسی بہت بڑا مال میٹھوا رہا ہے۔ وہ بھی مقرب قرآنی ہیں ان سے کسی کا تعلق نہ ہو، نہ پیش اشیاء، نہ اقرار و اعتراف، نہ قرب کی جگہ نہ ہو، نہ بیت ہی اشیاء سے غیر کی، نہ قبول و نسیان کے کھلے قہر و نظر و حجت نہ ہو، نہ موت نہ ہو، نہ ان کی کوئی حشر و شقت نہ ہو، نہ جگہ ان کو قبول نہ ہو۔ (الاسطی الطریقہ) وسعۃ اللہ عنہ، وہ اہل حق ہی کے لئے ہے، جسی اللہ عنہ

۹۶۔ اپنا ختم سے کوئی شیئہ سواری پر نہیں ملے گا یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس توحید کی حرام کردہ چیزوں کے ساتھ ایسا نہیں کیا ہے جس سے انھیں بھی بعض شیئہ کا تصور ہو اور وہ خود گمراہی میں پڑ جائیں۔ لیکن اگرچہ یہ سب باتیں صحیح ہیں مگر یہاں سے

۲۶۔ جس نے مصائب سوار ہو کر توڑ ڈالے، ایک دن تمام مسلمان ہاتھ ملاتے تھے تو قیاس ہے اس نے انسان کی دنیا کر دیتے تھے۔

الإمام لأحمد بن محمد بن الحسين بن علي بن عبد الله بن عبد الرحمن بن عبد الوهاب بن عبد المحسن بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان.

یہ سب باتیں سن کر میری طرف سے ایک عجیب سا سوال اٹھ اٹھا۔

ان کے پاس ایک بڑا بڑا گلاب تھا جس کی موت پہلی ہی موت تھی۔ اور جیسی کہ ان کے لئے موت تھی۔

یہ مسلمانوں کی جماعت ہے۔ انھیں جو عبادت اور ایسی چیزیں ملتی ہیں جن سے ان کی قومیں اور ممالک بڑھتی ہیں، ان کے لئے یہ مسلمانوں کی جماعت ہے۔ انھیں جو عبادت اور ایسی چیزیں ملتی ہیں جن سے ان کی قومیں اور ممالک بڑھتی ہیں، ان کے لئے یہ مسلمانوں کی جماعت ہے۔

قیامت کے روز ان جہنم وال کو اپنے دس پشت نصیب کئے ہوں گے۔ اور جو شخص اس محل میں مرا کہ امام احمد عتہ علیہ السلام نے جس میں تیرہ تودہ اور اشہ

جاییت کیا کرتا ہے۔ البتہ اگر کمال کا حکم ہو، اس کے لئے اس میں عیب و قصور نہ ہوگا۔

[illegible]

۱۴۱۰ھ میں جس محل کے دوست۔ جے محمدی انجمنیہ، یا ہجرت کے بعد اراکیت اختیار کرتے ہوئے باطلیت میں آ گئے، انہیں انہیں کے ہجرت

کے لئے تھے۔ ان کے پاس ایک عورت تھی جس کا نام بھی وہی تھا۔

میں نے اس وقت سے جب کہ وہ میری زندگی میں آئے، ان کے ساتھ ساتھ ہی ان کے دل و جان سے

۱۴۳۳ھ کو اُن کی شہادت پر جمعہ کے اجتماع سے غافل وادمانیہ اسلام ائی کو چھوڑ دینے والے مسلمانوں کی روایت حدیث

۴۳۔ جس نے جماعت سے ملحد کو اختیار دیا وہ اپنے پیروں کے ملحد بن گیا۔ اس لئے کہ یہ ہونہواری ہے۔

فمن يجيب المضطر اذا دعاه ويكشف السوء ويجعلكم خلاصا، الا ان

کائنات ہے جو مظہرِ جمال و جوابِ دعا ہے۔ جب وہ لای و پائے رہتا ہے اور وہ لای کی پریشانی کو دور کرتا ہے۔ اور تم کو زمین کی غفلت

[illegible]

۴۳۔ یوحنا عیسیٰ سے انکار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نے اپنے رب کو نہیں پہچاننا۔

اسی تیبہ، الحکیر لہاروی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت امین سرحدی

جو جس قدر اختیار ہے اس کے لئے ضرورتاً کوئی بھی مو۔ القلمی مواہت ہی نہ دینی کہ عہ

[illegible]

۱۰۳۸۔ دیکھئے کہ ان میں سے کون کون سے ایسے ہیں جو ان کے لئے بھی آیتوں میں مذکور ہیں۔

۱۰۴۔ دین میں تائید آسانی سے کر دیا جائے گی۔ یہی جس قیاس و اصل نہیں، اور سب سے پہلے قیاس کرنے والا، شخص یا شخصیت تھی۔

المدينه: بروجرد - غني: جسی احمد

ہم سے مل کر آپس میں ہر قسم کے اختلافات حل کرتے آئے ہیں۔ کیونکہ وہ ہر قسم کے قرآن و حدیث کے صحیح احکام سے پوری طرح

۱۰۔ شیطان نے قیاس ایں طرح کیا کہ یہ کی اس میں سنی ہے۔ میرا کہ سے یہ افراد ہیں، اور میں تو نصرت حق ہے اور کہ

۱۰۰

۱۵۴۱ جس نے اپنی رائے سے تین میں کلامیہ ماننے والے دین میں تھوڑی بہت زد کیا۔ تعلیمی بروایت انس و حنیف رحمہ اللہ
 ۱۵۴۲ بنی اسرائیل بہت فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت کے حریزوں کے زیادہ ہوں گے۔ اور سب سے زیادہ حضرت رحمان فریق، ان میں اپنی رائے سے صرف ترقی کرنے والے ہو گئے۔ وہ اللہ کی حرام کردہ اشیاء و احوال قرار دیں گے۔ اور اللہ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام بتلا دیں گے۔
 الکبیر للظہری و حجة الله عليه، الکتاب (بسم الله و حجة الله عليه، العلبہ، کور و بروایت عوف بن مالک رحمہ اللہ رحمہ اللہ صریح مضبوط ہے۔

۱۵۴۳ بنی اسرائیل ایک فرقوں میں بٹ گئے تھے۔ ستر فرقے فخر بلاکت میں پڑے۔ صرف ایک فرقہ نہایت پاکیزہ تھا، اور میری امت ہجرت فرقوں میں منتظر ہو جائے گی۔ صرف ایک فرقہ نہایت پاکیزہ رہے گا۔ اور اللہ کی حرام کردہ اشیاء و احوال قرار دیں گے۔ اور اللہ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام بتلا دیں گے۔

۱۵۴۴ بنی اسرائیل نے اپنے دین میں بہت فرقے بنائے تھے۔ اور میری امت تیرہ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سب جہنم میں جائیں گے۔ اور ان میں ایک فرقہ کے علاوہ جماعت ہے۔ اور میری امت میں سے ایسے فرقے نکلیں گے کہ ہوائے نفسانی و فواحشات ان کی رنگ و بے میں اسی طرح مریت کر جائے گی۔ جس طرح کسی کو کوئی پتھر نکالتا ہے۔ اس پر پتھر پانی ان کی رنگ و بے اور پر پر جو زمین اٹھایا ہو جائے گی۔

۱۵۴۵ مسند احمد، الکبیر للظہری و حجة الله عليه، المستدرک للحاکم، بروایت عوف بن مالک رحمہ اللہ رحمہ اللہ
 ۱۵۴۶ بنی اسرائیل بہت فرقوں میں بٹ گئے تھے۔ اور میری امت تیرہ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سب جہنم میں جائیں گے۔ اور ان میں ایک فرقہ کے علاوہ جماعت ہے۔ اور میری امت میں سے ایسے فرقے نکلیں گے کہ ہوائے نفسانی و فواحشات ان کی رنگ و بے میں اسی طرح مریت کر جائے گی۔ جس طرح کسی کو کوئی پتھر نکالتا ہے۔ اس پر پتھر پانی ان کی رنگ و بے اور پر پر جو زمین اٹھایا ہو جائے گی۔

۱۵۴۷ بنی اسرائیل نے اپنے دین میں بہت فرقے بنائے تھے۔ اور میری امت تیرہ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سب جہنم میں جائیں گے۔ اور ان میں ایک فرقہ کے علاوہ جماعت ہے۔ اور میری امت میں سے ایسے فرقے نکلیں گے کہ ہوائے نفسانی و فواحشات ان کی رنگ و بے میں اسی طرح مریت کر جائے گی۔ جس طرح کسی کو کوئی پتھر نکالتا ہے۔ اس پر پتھر پانی ان کی رنگ و بے اور پر پر جو زمین اٹھایا ہو جائے گی۔

۱۵۴۸ بنی اسرائیل نے اپنے دین میں بہت فرقے بنائے تھے۔ اور میری امت تیرہ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سب جہنم میں جائیں گے۔ اور ان میں ایک فرقہ کے علاوہ جماعت ہے۔ اور میری امت میں سے ایسے فرقے نکلیں گے کہ ہوائے نفسانی و فواحشات ان کی رنگ و بے میں اسی طرح مریت کر جائے گی۔ جس طرح کسی کو کوئی پتھر نکالتا ہے۔ اس پر پتھر پانی ان کی رنگ و بے اور پر پر جو زمین اٹھایا ہو جائے گی۔

۱۵۴۹ بنی اسرائیل نے اپنے دین میں بہت فرقے بنائے تھے۔ اور میری امت تیرہ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سب جہنم میں جائیں گے۔ اور ان میں ایک فرقہ کے علاوہ جماعت ہے۔ اور میری امت میں سے ایسے فرقے نکلیں گے کہ ہوائے نفسانی و فواحشات ان کی رنگ و بے میں اسی طرح مریت کر جائے گی۔ جس طرح کسی کو کوئی پتھر نکالتا ہے۔ اس پر پتھر پانی ان کی رنگ و بے اور پر پر جو زمین اٹھایا ہو جائے گی۔

۱۵۵۰ بنی اسرائیل نے اپنے دین میں بہت فرقے بنائے تھے۔ اور میری امت تیرہ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سب جہنم میں جائیں گے۔ اور ان میں ایک فرقہ کے علاوہ جماعت ہے۔ اور میری امت میں سے ایسے فرقے نکلیں گے کہ ہوائے نفسانی و فواحشات ان کی رنگ و بے میں اسی طرح مریت کر جائے گی۔ جس طرح کسی کو کوئی پتھر نکالتا ہے۔ اس پر پتھر پانی ان کی رنگ و بے اور پر پر جو زمین اٹھایا ہو جائے گی۔

۱۵۵۱ بنی اسرائیل نے اپنے دین میں بہت فرقے بنائے تھے۔ اور میری امت تیرہ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سب جہنم میں جائیں گے۔ اور ان میں ایک فرقہ کے علاوہ جماعت ہے۔ اور میری امت میں سے ایسے فرقے نکلیں گے کہ ہوائے نفسانی و فواحشات ان کی رنگ و بے میں اسی طرح مریت کر جائے گی۔ جس طرح کسی کو کوئی پتھر نکالتا ہے۔ اس پر پتھر پانی ان کی رنگ و بے اور پر پر جو زمین اٹھایا ہو جائے گی۔

تم سے بھڑکتا ہوا ہے۔ ایسے لوگ اپنے خط و بارہا میں کتابِ طوطی کو حق سمجھنے والے ماسکین، ابلین کا سر پہ پاکیں گے۔

الحكمه من الصالح بن الطريف عن شيخ من أهل المذاهب

۱۰۰۰۔ آج کے روزنامہ اپنے پڑھندگان کی واضح مجلس پر قائم ہے۔ دوسرا مضمون مفتی محمد عین عثمانی کے بارے میں ہے۔ اور اہل مذاہن جہلا بھی گئے ہیں۔ پھر مغرب میں غم میں دہشتہ مراہٹ کے راجا میں گئے۔ جہالت کا نشانہ اور نادانی زندگی کی محبت کا نشانہ۔ دامن قریب قریب یہ دینی حالت بدل چکی ہے۔ پھر تیسرا مضمون مفتی محمد عین عثمانی کے بارے میں ہے۔ اور اہل مذاہن جہلا بھی گئے ہیں۔ دامن قریب قریب یہ دینی حالت بدل چکی ہے۔ پھر تیسرا مضمون مفتی محمد عین عثمانی کے بارے میں ہے۔ اور اہل مذاہن جہلا بھی گئے ہیں۔ دامن قریب قریب یہ دینی حالت بدل چکی ہے۔

۱۷۷ میری موت کے بعد وفات میں جلا ہونے سے وقت جو میری حالت کو تھا، رکھے گا، وہ شاید ۱۶۰۰ ہوا ہے۔

الأوسط لسطرا مني رحمه الله عليه، التحليه، برأيت امرى هريزاً رضى الله عنه

۴۷۔ جس نے دنیا میں اللہ کے سلطان کا اگر کام کیا تو موت کے روز اللہ اس کا کام فرمائیں گے ساور جس نے دنیا میں سلطان الہی کی توہین کی اللہ قامت کے روز اس کو ذلیل فرمائیں گے۔

مسند احمد، التاريخ النجاشي، رحمة الله عليه، الروياني الكبير للطبراني رحمة الله عليه، هرايت ابي بكر فرسي الله به

۱۷۳۳ء۔ جس نے وہ بحرِ اوقیانوس کی اہانت کی انڈیا کی تہلیل فرمائی تھی۔ جس نے وہ بحرِ اوقیانوس کے سلطان کی توجہ و عزت کی انڈیا کی کرام فرمائی تھی۔ الکبیر الطبراس (رحمۃ اللہ علیہ) روایت یہی بیکرا رخصی اللہ علیہ

۱۰۷۴ جو سلطان بھی کی طرف اس مضمحلہ اراکے سے چلا کر اس کو قتل کرے گا، اللہ قیامت کے، دوسری عذاب سے اس کو قتل فرمائے گا جو اس کے لئے ذخیرہ کر رکھا ہے۔ انسحری فی الامم، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۵۱۔ سب سے اوّل فرقہ جو رائج زمین پر خطائے کثافت کی غرض سے چلے بھا۔ بعد ازاں کو قیامت سے قبل ہی قعر خلافت میں اُوال
دارکن شد۔ بدیع بنی روایت حقیقہ وضی اللہ علیہ

اجتماع سنت و خول جنت کا سبب ہے

۱۷۷۶ء میں پروردگار کی قسم! اسی کے قبضہ قدرت میں کیا میری جان ہے۔ غریب ہفت میں داخل ہو کے اس دن کے اس شخص کے جس نے بیکار سارا دن نہ کی اجازت سے بلکہ کے ہوئے اذیت کی طرح نکل گیا۔ وہ صاحب بازار مولیٰ اللہ جنت میں داخل ہونے سے کس کو تارک ہوگا؟

[illegible]

۱۷۔ اپنے اہل ملت کی تعمیر نو اور خودی و کھان کے مرطلب ہوں اور برادری کی فائدہ مند خدمات پر جمو، اور برصیت پر عمل پیرا رہو۔ اور برصیت

۱۸۷۸ء کی پہلی قبل ان گھنٹی کی گواہی کے بعد سے کارکنوں کو خواہ وہ کیا کار کے مرگب ہوں، درپردہ امریکی اقتدار میں نہا، چھوڑ دیا ہر امریکے

۱۰-۹-۱۱: خیرم فرمے، اسی شخص پر جو قابلِ قبلہ ہے، تحقیق صرف زنی کو نہ سے اپنی زبان کو روک لے۔ لایہ کہ اپنی مقدر و بجزئی کے موافق عمرہ

مذاہق قبول کرنے کی شرط

۱۸۰۰ء عربی و عجمی و مسلمین کرتے رہا۔ جب تک کہ وہ عجمی ہی تھے، محمد زب اورین کے حکام میں اشتباہ نہ تھا جسے خواجہ دوک اور
انگریزوں نے اس میں شمولیت ثابت نہ کی۔ کاروبار انگریزوں کے ساتھ پیدا ہوا تھا جس سے جوہر محمد زب نے اسے چھوڑ دیا۔
انگریزوں نے اسے حاضر ہونا چاہا، ان کے جواب پر، ان کو ہتھیار نہیں دیے۔ ان کے لئے ایسے ہی نہیں دیے گئے۔ ان کے لئے انگریزی
لے گئے اور ان کو قلعہ کراچی میں رکھا گیا۔ ان کی حالت خراب تھی اور ان کو قلعہ کراچی میں رکھا گیا۔ ان کی حالت خراب تھی اور ان کو قلعہ کراچی میں رکھا گیا۔
ان کے لئے انگریزوں نے اس میں شمولیت ثابت نہ کی۔ کاروبار انگریزوں کے ساتھ پیدا ہوا تھا جس سے جوہر محمد زب نے اسے چھوڑ دیا۔
انگریزوں نے اسے حاضر ہونا چاہا، ان کے جواب پر، ان کو ہتھیار نہیں دیے۔ ان کے لئے ایسے ہی نہیں دیے گئے۔ ان کے لئے انگریزی
لے گئے اور ان کو قلعہ کراچی میں رکھا گیا۔ ان کی حالت خراب تھی اور ان کو قلعہ کراچی میں رکھا گیا۔ ان کی حالت خراب تھی اور ان کو قلعہ کراچی میں رکھا گیا۔

الحمد لله الذي جعل في خلقه رحمةً وهدىً، وهدىً في خلقه رحمةً وهدىً.

[illegible]

نعم... لكم فردا نلت امره سبحانه وحسب الله

[illegible]

۳۰۔ اٹلی کے پانچویں صدر نکسٹا کی وفات پارلیمانی عمل و عادی اور انجمن عدلیہ کے فیصلے کی روایت سے ہے۔
۳۱۔ اٹلی کے صدر کی وزارت عدلیہ کے سربراہ ہیں۔

۴۶۔ تیسری۔ وہی اس وقت تک کہ اس کو چھوڑ دیا جائے۔ یہی مذکور ہے کہ اس نے اس کو چھوڑ دیا۔
الحکمہ۔ نو بصرہ الصلوات فی الامامہ۔ مغرب عن ابن عمر وریسی مدع
اور اس کے لئے ہے کہ اس کو چھوڑ دیا۔

۱۹۵۱ء میں ہجرت کو پی کی مصلحت سے مجھ سے فیصلہ ملی یا میں اس کی میزبان کو خانہ میں مراواں کا اور زور کو اس وقت تک رہا کہ اس نے آپ کو مار دیا۔ ۱۹۵۱ء میں جب کہ میرا بہن عبدالحق سرکار تھیں۔

۱۶۱۔ یہی سارے اعلیٰ اعلیٰ ہائی کورٹ میں جس طرح قانون اعلیٰ کورٹ میں ہے۔

الدلعى جازى من اسيه على

۱۰۔ انسان میں حقیقی ترقی اور کمال کے لئے مجھے میں اس سے زیادہ اہمیت ملی، جو کہ اپنے ہی کی تعلیمات سے حاصل کر کے اس میں اپنی تعمیراتی کوششوں کو ملا۔ (انوارِ اوسری امت میں عاشقِ باریک نظر)۔

۱۰۔ ہر معنی نرواب بحیثی ہن حقلہ عن سہ عہدہ کی عہدہ

[illegible]

۱۰۹۰ء جب قرمچی نو جوانوں کو کھوکھلے مسلمان کی حیثیت پر پونڈ سے لے کر سب سے زیادہ نفرتی حالت میں تھوڑے عرصے میں بھرتی کر لیا گیا اور ان کی حالت میں کچھ زیادہ موافقت نہیں ملے ہوئے تھے۔ ان کو قصبات و ضلع میں اور قریب قریب ہر جگہ بکھیر دیا گیا۔ ان کے نظارے پر جمعہ علیہ السلام کی موصی و موصیہ علیہ السلام

۱۰۹۲+ جنہوں نے اس شخص کو یہ اطلاع دی کہ وہ غلطی سے اپنے ہاتھ سے تواریخ میں غلطی واقعہ متنبہ نہیں ہے۔ ان لوگوں کو اس پر ہر
۱۰۹۳+ میں ملاحظہ کرنے والے فرما رہے تھے کہ ان کے ہاتھ میں غلطی واقعہ متنبہ نہیں ہے۔ ان لوگوں کو اس پر ہر

لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، وهو على كل شيء قدير

فصل في البدء

۱۰۹۳۔ احمدیہ میں جتنا نوری ہے دالہ ام اور کمر قزوئی نے والا نہیں دیکھا وہ راہ شریعت کی توحید ہے (۱۹۷۰ء) یہ مثنوی خانقاہ النجفیہ ہے۔

۱۰۹۰ دہشت ہفت چھٹی ہے۔ ابو حاتم الحارثی کی خبر یہ روایت ہے امامہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے علم کے ساتھ روایت کے حکم کے بعد

۱۹۳۵ء کی برصغیر شریعتی انجمنوں کی - تعلیم، مردانہ امور، عیسائی اقلیت

۱۶۷۔ حضرت ذوالفقار علی خان صاحب نے بہت سے درویشوں سے درجہ لیا ہے۔

۱۵۹۷ء میں جنس نے یہ سب کچھ جاننے کی سہولتیں فراہم کی ہیں۔

۱۰۷ کی آہ کے کوئی پتہ نہ مل سکا۔ ان کے مشابہات ان کے ساتھ تھے۔ عرصہ جمعہ، صوبہ سندھ میں رہے۔

۱۰۰ جو شخص اس راست میں اپنی چیزیں دلا کر دے گا انہیں لاکھوں اور سو تھوڑے لوگوں کا انجی تلوہا اس نے مے سے ملے گا۔ حق تعالیٰ کا اجر ہے۔

[illegible]

الحکیم للظہور رحمۃ اللہ علیہ۔ انیس لکھ عکاسی خانہ

۱۱۴ اِس نے اِسے بے رحمی سے قتل کر دیا اور اِس کی لاش کو اِس کے گھر کے دروازے پر لٹا دیا۔ اِس نے اِس کی لاش کو اِس کے گھر کے دروازے پر لٹا دیا۔ اِس نے اِس کی لاش کو اِس کے گھر کے دروازے پر لٹا دیا۔

التحليل لم يظهر أي زيادة في حموضة اللعاب، بل إن حموضة اللعاب قد انخفضت.

۱۱۰۳۔ اللہ نے کسی بدعتی شخص کے عمل کو قبول فرماتے سے انکار فرما دیا ہے۔ جب تک کہ وہ اس بدعت سے کنارہ کش نہ ہو جائے۔

ابن ماجہ، مسند ابی یوسف، بیروانی، ابن عباس وحسن ابن فضال

۱۱۰۴۔ کسی بدعتی سے دنیا کا پاک ہو جاؤ اور حقیقت اسلام کی کھلی فتح ہے۔

الحطیب، ابو یوسف، ترمذی، رحمۃ اللہ علیہ، السنن للبیہقی، بیروانی، ابن عباس وحسن ابن فضال

۱۱۰۵۔ پروردگار و ملائکہ نے صاحب بدعت کے لئے توبہ کا دروازہ بند کر دیا ہے۔

ابن ابی لیلیٰ، الاوسط للطبرانی، رحمۃ اللہ علیہ، شعب الایمان، المسند لابی یوسف، انصاری، بیروانی، ابن عباس وحسن ابن فضال

۱۱۰۶۔ مسلمانوں پر پختہ پختہ ہونے کا۔ جو اس کی ترویج میں اقدار آجائے گا۔ مومنوں کو اس امر میں جو بدعت ظاہری طرف آئے ہوئے

۱۱۰۷۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۰۸۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۰۹۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۱۰۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۱۱۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۱۲۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۱۳۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۱۴۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۱۵۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۱۶۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۱۷۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۱۸۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۱۹۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۲۰۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۲۱۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۲۲۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۲۳۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۲۴۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۲۵۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۲۶۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۲۷۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۲۸۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۲۹۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

۱۱۳۰۔ بدعتی شخص چونکہ بدعت کو شریعت میں خیال کر کے اپنی بدعت کو اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مطلب ہے

بدعت و تشیع..... الاکمال

۱۱۳۱۔ تشیع کرتے ہو۔ اور کسی نئی بدعت میں نہ پڑو، بلکہ یہ دین تمہارے لئے کافی اور کافی ہے۔

الکیم، الطبرانی، رحمۃ اللہ علیہ، بیروانی، ابن عباس وحسن ابن فضال

۱۱۳۲۔ بدعت سے کافیا اعتنا کر دو۔ حتیٰ کہ بدعت صریح گمراہی ہے۔ اور ہر گمراہی جھگڑا کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

ابن عباس، مکرر روایت میں

۱۱۳۳۔ جب کوئی شخص بدعت کو اپنا شیوہ بنا لیتا ہے تو شیطان اس سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ اور وہ بدعت میں منہمک ہو جاتا ہے۔ اور شیطان

۱۱۳۴۔ میں پر خورشید و نفع و دشمنیت جاری کر دیتا ہے۔ جو بعد روایت ابن عباس وحسن ابن فضال

۱۳۳ اتھ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس نے ایک مٹی انجم ہوئی اس کے لئے اس کا دل مشکل ہے۔ یا اس میں بھی انسان کر سکتا ہوں۔ اور جس سے کوئی نشوونہ مراد ہوگی تو اس کی سراسر اس کے مشکل ہے۔ بلکہ میں تم کو اس سے کہتا ہوں کہ میں اس کو بھی بخشاؤں۔ اس۔ اور جس نے۔ میں کی وصیت ہے کہ میں نے پھر مجھ سے اس حال میں آگاہ کر میرے۔ تو میں کو نہ پرکھ نہ پھر اتھ تعالیٰ میں اس کے لئے ہی تھ نہ مطلقہ مطلقہ کا۔ اور جو باشت مجھ بھی میرے قریب آیا ہیں۔ تو مجھ میں اس کی طرف ہر دوں کا۔ اور جو باشت مجھ سے قریب۔ وہ میں ہاں مجھ اس کی طرف ہر دوں کا۔ اور جو میری طرف ہاں کر آیا ہیں اس کی طرف ہر دوں کر آیا ہیں گا۔ مستحکم۔ ہر دوں۔ المستصحیح لمسلم۔ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۳۴ اتھ تعالیٰ فرماتے ہیں اسے ان کی قوم اور ان کو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں تجھے اپنے دل میں یاد کروں گا اور ان کو مجھے کسی مجلس میں یاد کرے گا تو میں تجھے اس سے بہتر مجلس میں یاد کروں گا۔ اور ان کو باشت مجھ میں میرے قریب آئے گا تو میں ان سے باشت مجھ سے قریب آئے گا اور ان کو باشت مجھ میں میرے قریب آئے تو میں ان کو مجھ میں میرے قریب آئے گا اور ان کو میری طرف چل کر آئے گا میں میری طرف ہر دوں کر آیا ہیں۔

۱۳۵ اتھ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے دشمن کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس سے ساتھ ہوتا ہوں۔ اور وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور وہ کسی مجلس میں میرے قریب آئے گا تو میں اس سے بہتر مجلس میں اس کو یاد کرتا ہوں۔ اور وہ میری طرف باشت مجھ میں قریب آئے گا تو میں اس کی طرف باشت ہوں۔ اور وہ ایک باشت میری طرف جنت کرتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف جنت کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اس کی طرف ہر دوں کر آیا ہوں۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، المستصحیح للترمذی، رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ، بروایت ابی ہریرہ

اللہ تعالیٰ بندہ کی توجہ سے خوش ہوتا ہے

۱۳۶ اتھ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے دشمن کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس سے ساتھ ہوتا ہوں۔ اور وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور وہ کسی مجلس میں میرے قریب آئے گا تو میں اس سے بہتر مجلس میں اس کو یاد کرتا ہوں۔ اور وہ میری طرف باشت مجھ میں قریب آئے گا تو میں اس کی طرف باشت ہوں۔ اور وہ ایک باشت میری طرف جنت کرتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف جنت کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اس کی طرف ہر دوں کر آیا ہوں۔

۱۳۷ اتھ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے دشمن کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس سے ساتھ ہوتا ہوں۔ اور وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور وہ کسی مجلس میں میرے قریب آئے گا تو میں اس سے بہتر مجلس میں اس کو یاد کرتا ہوں۔ اور وہ میری طرف باشت مجھ میں قریب آئے گا تو میں اس کی طرف باشت ہوں۔ اور وہ ایک باشت میری طرف جنت کرتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف جنت کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اس کی طرف ہر دوں کر آیا ہوں۔

المستصحیح للترمذی، رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، المستصحیح للترمذی، رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۳۸ اتھ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے دشمن کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس سے ساتھ ہوتا ہوں۔ اور وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور وہ کسی مجلس میں میرے قریب آئے گا تو میں اس سے بہتر مجلس میں اس کو یاد کرتا ہوں۔ اور وہ میری طرف باشت مجھ میں قریب آئے گا تو میں اس کی طرف باشت ہوں۔ اور وہ ایک باشت میری طرف جنت کرتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف جنت کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اس کی طرف ہر دوں کر آیا ہوں۔

۱۳۹ اتھ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے دشمن کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس سے ساتھ ہوتا ہوں۔ اور وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور وہ کسی مجلس میں میرے قریب آئے گا تو میں اس سے بہتر مجلس میں اس کو یاد کرتا ہوں۔ اور وہ میری طرف باشت مجھ میں قریب آئے گا تو میں اس کی طرف باشت ہوں۔ اور وہ ایک باشت میری طرف جنت کرتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف جنت کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اس کی طرف ہر دوں کر آیا ہوں۔

المستصحیح لمسلم، ابن ماجہ، بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۵۱۔ جب تمہاری پہن کی بھائی لڑائی ہو جائے تو کہو: یہ ہے جس کی اللہ احقر ہے۔

مسند احمد، بروایت ابی عبد اللہ رحمہ اللہ

۱۵۲۔ جب تم مکر سے بے نقاب ہو جاؤ تو کہو: اللہ نے آؤ کو اپنی صورت پر بیجا فرمایا ہے۔

التکبیر للطرطوسی، رحمۃ اللہ علیہ فی السنۃ مروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۔ جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چمکے، نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے۔

مسند احمد بروایت ابی عبد اللہ

۱۵۴۔ جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چمکے، نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے۔

التکبیر للطرطوسی، رحمۃ اللہ علیہ فی السنۃ مروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۵۵۔ جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چمکے، نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے۔

المصنف عبدالرزاق، مسند احمد، مسند ابی یوسف، مسند ابی داؤد، مسند ابی حاتم، مسند ابی عبد اللہ رحمہ اللہ

۱۵۶۔ جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چمکے، نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے۔

مسند ابی یوسف، مسند ابی حاتم، مسند ابی داؤد، مسند ابی حاتم، مسند ابی عبد اللہ رحمہ اللہ

۱۵۷۔ جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چمکے، نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے۔

مسند ابی یوسف، مسند ابی حاتم، مسند ابی داؤد، مسند ابی حاتم، مسند ابی عبد اللہ رحمہ اللہ

۱۵۸۔ جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چمکے، نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے۔

مسند ابی یوسف، مسند ابی حاتم، مسند ابی داؤد، مسند ابی حاتم، مسند ابی عبد اللہ رحمہ اللہ

۱۵۹۔ جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چمکے، نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے۔

مسند ابی یوسف، مسند ابی حاتم، مسند ابی داؤد، مسند ابی حاتم، مسند ابی عبد اللہ رحمہ اللہ

۱۶۰۔ جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چمکے، نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے۔

مسند ابی یوسف، مسند ابی حاتم، مسند ابی داؤد، مسند ابی حاتم، مسند ابی عبد اللہ رحمہ اللہ

۱۶۱۔ جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چمکے، نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے۔

مسند ابی یوسف، مسند ابی حاتم، مسند ابی داؤد، مسند ابی حاتم، مسند ابی عبد اللہ رحمہ اللہ

۱۶۲۔ جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چمکے، نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے۔

مسند ابی یوسف، مسند ابی حاتم، مسند ابی داؤد، مسند ابی حاتم، مسند ابی عبد اللہ رحمہ اللہ

۱۶۳۔ جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چمکے، نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے۔

مسند ابی یوسف، مسند ابی حاتم، مسند ابی داؤد، مسند ابی حاتم، مسند ابی عبد اللہ رحمہ اللہ

۱۶۴۔ جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چمکے، نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے۔

مسند ابی یوسف، مسند ابی حاتم، مسند ابی داؤد، مسند ابی حاتم، مسند ابی عبد اللہ رحمہ اللہ

۱۶۵۔ جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چمکے، نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے نہ لڑے نہ اترے۔

مسند ابی یوسف، مسند ابی حاتم، مسند ابی داؤد، مسند ابی حاتم، مسند ابی عبد اللہ رحمہ اللہ

مصر کی تمام امارات میں غلبہ برقرار رہا۔

۱۵۲۔ میں نے اپنے رب کو ایک نوجوان کی صورت میں دیکھا، اس کے باوجود اقبال تھے، وہ نے سکے و دولت پینے کو سے تھرا۔

یہ ہے پر بھی نہ ملے کی یاد دہانی۔ انکسیر للظفر فی راحة الله عليه لی التمتع وابتام عطف

۱۵۳۔ میں نے اپنے رب کو ایک نوجوان کی صورت میں دیکھا، اس نے انکسیر للظفر فی راحة الله عليه لی التمتع وابتام عطف

ظفر وکلیہ وکلیہ وکلیہ۔ انکسیر للظفر فی راحة الله عليه لی التمتع وابتام عطف

اللہ کے کسی ولی کو ایذا مت دو

۱۵۵۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے میرے کسی ولی کی نافرمانی کی، اللہ کے لئے عذاب ہوگا، یہی ہے اللہ تعالیٰ کا حکم۔

پس جو ہے وہ اس وقت تک تجھے نہیں ملے گا جب تک کہ میرے فرض کو نہ ادا کرے۔ اور میرے بندوں کو ملے گا۔ اور میرے غیب سے حاصل

کر لیا جاتا ہے۔ جس کی اس کو اپنا محبوب بنالیا ہو۔ پھر میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی نگاہوں کو جانوں میں

سے دور کرتا ہے۔ اور اس کی زبان میں جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ اور اس کا دل بن جاتا ہوں جس سے وہ سمجھتا ہے۔ جس سے وہ

پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دے دوں۔ اور جب وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو دے دوں۔ اور جب وہ مجھ سے دعا کرے تو میں اس سے

تو میں اس کی دعا کرتا ہوں۔ اور میرے بندوں کو ملے گا۔ انکسیر للظفر فی راحة الله عليه لی التمتع وابتام عطف

۱۵۶۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے میرے کسی ولی کو ایذا دیا، اللہ کے لئے عذاب ہوگا، یہی ہے اللہ تعالیٰ کا حکم۔

پس جو ہے وہ اس وقت تک تجھے نہیں ملے گا جب تک کہ میرے فرض کو نہ ادا کرے۔ اور میرے بندوں کو ملے گا۔ اور میرے غیب سے حاصل

کر لیا جاتا ہے۔ جس کی اس کو اپنا محبوب بنالیا ہو۔ پھر میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی نگاہوں کو جانوں میں

سے دور کرتا ہے۔ اور اس کی زبان میں جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ اور اس کا دل بن جاتا ہوں جس سے وہ سمجھتا ہے۔ جس سے وہ

پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دے دوں۔ اور جب وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو دے دوں۔ اور جب وہ مجھ سے دعا کرے تو میں اس سے

تو میں اس کی دعا کرتا ہوں۔ اور میرے بندوں کو ملے گا۔ انکسیر للظفر فی راحة الله عليه لی التمتع وابتام عطف

۱۵۷۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے میرے کسی ولی کو ایذا دیا، اللہ کے لئے عذاب ہوگا، یہی ہے اللہ تعالیٰ کا حکم۔

پس جو ہے وہ اس وقت تک تجھے نہیں ملے گا جب تک کہ میرے فرض کو نہ ادا کرے۔ اور میرے بندوں کو ملے گا۔ اور میرے غیب سے حاصل

کر لیا جاتا ہے۔ جس کی اس کو اپنا محبوب بنالیا ہو۔ پھر میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی نگاہوں کو جانوں میں

سے دور کرتا ہے۔ اور اس کی زبان میں جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ اور اس کا دل بن جاتا ہوں جس سے وہ سمجھتا ہے۔ جس سے وہ

پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دے دوں۔ اور جب وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو دے دوں۔ اور جب وہ مجھ سے دعا کرے تو میں اس سے

تو میں اس کی دعا کرتا ہوں۔ اور میرے بندوں کو ملے گا۔ انکسیر للظفر فی راحة الله عليه لی التمتع وابتام عطف

۱۵۸۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے میرے کسی ولی کو ایذا دیا، اللہ کے لئے عذاب ہوگا، یہی ہے اللہ تعالیٰ کا حکم۔

پس جو ہے وہ اس وقت تک تجھے نہیں ملے گا جب تک کہ میرے فرض کو نہ ادا کرے۔ اور میرے بندوں کو ملے گا۔ اور میرے غیب سے حاصل

کر لیا جاتا ہے۔ جس کی اس کو اپنا محبوب بنالیا ہو۔ پھر میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی نگاہوں کو جانوں میں

سے دور کرتا ہے۔ اور اس کی زبان میں جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ اور اس کا دل بن جاتا ہوں جس سے وہ سمجھتا ہے۔ جس سے وہ

پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دے دوں۔ اور جب وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو دے دوں۔ اور جب وہ مجھ سے دعا کرے تو میں اس سے

تو میں اس کی دعا کرتا ہوں۔ اور میرے بندوں کو ملے گا۔ انکسیر للظفر فی راحة الله عليه لی التمتع وابتام عطف

کی زبان میں جاتا ہوں جس سے اوکھام کرتا ہے۔ وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔ اور مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔ اور میں کسی چیز میں متروک کا فائدہ نہیں ہوتا اس لئے کہ جب میرے ہنر سے کسی کا آخری وقت پکارتا ہے اور اس کو جاننے کا پتہ دیتا ہے تو اس سے نہیں ملتا کسی کی برائی کو نہ کرتا ہوں۔

— محمد احمد، الحکیم المدللانی، علی، الألوصل للشراسی، وجمعة الفہ علیہ، انو نعم فی الفضل، انفس بیہی، جمعة الفہ علیہ، لی، الوصل، بن عساکی، بر وابت عائشہ وحنی، الفہ

[illegible]

اگر یہ شخص سے حال کرتا ہے تو میں اس کو مضائقہ ہوں۔ اور اگر مجھے دیکارتہ ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔

۵۹ ۱۱۱؎ کہتے ہیں کہ جو آدمی اللہ کے قرب سے بڑھ کر صمیم تر ہوگا کہ وہ ان فرشتوں کی اس کیلئے قرب جو میں نے ان پر فرض کر دی ہے میں۔ بحسب ابن عباس کہ وہ آدمی جس سے اللہ

[illegible]

۱۶۱۔ انتہا تک وقوفی فرماتے ہیں جس سے یہ سب کچھ دور سے نہ ہوتے مگر لی اس نے مجھے کدورت کی محبت دی وہی دور میں کئی چیز ہیں تو رد کا کچھ نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جب میرے ہندے کا غری وقت تو پہنچتا ہے اور وہ موت کو اپنا کرتے ہیں جب میں کسی کو اپنی گونا گونا چیزوں اور یہ اوقات میرا دوست عام میں مجھ سے فنی کا سامنا کرتا ہے لیکن میں اس کو فخر و فاقہ میں رکھتا ہوں۔ اگر میں اس کو غصے سے دیکھتا ہوں تو میں اس کے لئے انتہائی رازت ہو۔ اور یہ اوقات میرا حاکم دوست مجھ سے فخر و فاقہ کا غصے ہوتا ہے لیکن میں اس کو فخر و فاقہ سے نہیں لگتا۔ اور اگر میں اس کو فخر و فاقہ میں سمجھتا ہوں تو اس کے لئے سمجھت دیکھتا ہوں۔

[illegible]

۱۶۲ ترجمہ: جان و زمین اللہ کی مخلوق میں ہیں۔ لہٰذا ہمیں پروردگار سے خوف رکھنا چاہیے۔

۱۴۳۱ھ کا وہاں دستِ مہارک غیرت پر ہے۔ اس کو کوئی خروجی نہیں کہیں کہ کھانا، دین راستہ دہیڑے۔ یہ غرضی سنی ہے کہ وہاں سے اٹھ کر اتریں وہاں کو پیدا کیا اس قدر خروجی ہو گا۔ جہاں لگتا ہے اب تک اس کے خوف بھگت میں کوئی سرِ بھگتی کی نہیں آئی۔ اس کا حال دہیڑے پر ہے۔

۱۱۳۔ بے شک تمام ہی آدمی کے قلوب ایک قلب کی مانند تھے وہ انھیں کے درمیان ہیں جس طرح پوچھا جاتا ہے۔

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين، وهدانا لهذا الدين الذي هو خير الدين.

۱۱۵۔ یہ فلکِ قمر علی آدم کے ثوب ایک قصب کی، تھوڑی سی اور بھٹیوں کے درمیان ہیں۔ اس چوہتاہ ان کو بھیگورنا ہے۔ اس چوہتاہ سے ان کو کچھ نیسا ہے۔ اس چوہتاہ سے ان کو کچھ نیسا ہے۔ اس چوہتاہ سے ان کو کچھ نیسا ہے۔

۱۶۹ ہزار کی کابل زمینیں کی دوا اٹھیوں کے درمیان رہتا ہے۔ چاہے تو ان کی کچی روکڑ نہ لاور چاہے تو مسیدھا سنگھم رکھے اور ہزاروں مجاہدانہ کے ہاتھوں میں جوتی ہے تا تو اس کو نصرت دے کر تاسے اور دوسری نفس کو کشتی میں اور تھکنا کر تاسے۔ اور اقربا مت تک جیسی سلام ہاں دوسرے ملک ہے۔

مَكْرُومًا وَمَا فِي رَحْمَةِ رَبِّهِ عَلَيْهِ سَلاَمٌ

۷۱۔ اے اسطر! توئی ایسے ثوابی نہیں ہے کہ اس کا دل اللہ تعالیٰ کی دوائیگیوں سے درمیان ہے۔ دوائیگی مثبتیت سے اسے تقسیم نہ ہوگا۔
 ۷۲۔ اے الصالح! لڑو دی رحمة اللہ علیہ، بروایت علامہ محمد رحیمی رحمہ اللہ

۱۶۸ کوئی سبزی نہیں ہے جو رخصتی کی دو انگلیوں کے درمیان مقلعہ نہ ہو۔ وہ اپنی حیثیت سے اس کو مستحکم کرتے یا تاج و تاجہ۔ اور صحیح ان کے
کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کو قوتِ منت تک باور نہیں آتا کہ اس کو حیرت العجبی، المرازہ، معروض، لائق الاعدی

۱۲۶ قاسم میرزاں اللہ کے ہاتھوں میں ہیں۔ انہیں تو سزا ملنے کو ہے تو کسی نوعیت کی چٹکارا نہ دے۔ اور اسی آدھ مکتوں پروردگار عزوجل کی انکلیوں میں ہے! ان انکلیوں کے درمیان ہے وہ جسے جانے لڑھا کر دے اور اسے پڑے میرے تلواریں۔

اس فاسح الکبر للقرآن رحمه الله علیه، ابن سعد بن غزاة، شعبه الطبعی، ابن سعد بن عروان بن عمرو بن قنطکه
 بن عزیق بن فاسح الکبر للقرآن رحمه الله علیه، ابن سعد بن غزاة، شعبه الطبعی، ابن سعد بن عروان بن عمرو بن قنطکه

۱۔ اس مسئلہ پر بیہوشی میں ڈال دیا جائے گا اور مسئلہ چھوڑ دینے کی ہل دیں۔ عربی کتب پر اعتراضات کا مقدمہ ہائے ان میں رکھ دینے سے بیہوشی میں بعض حصوں میں کھس جائیں گے۔ اور بیہوشی کی تین کی عزت کی تمام باتیں سے مرئی فہم الیں جس اور بات میں آخرت فراموشی کا شکی رہے گی۔ حتیٰ کہ ائمہ عالیہ ائمہ اہل سنت و فراموشی کے لئے اور بیہوشی پر ائمہ میں گئے۔ اور ان کو ثابت ہے جاتی ہے جاتے ائمہ ائمہ میں شہادت دے فرما میں گئے محمد احمد عدس محمد۔ محمد صالح۔ علیہ۔ الصالحین للتعویذ و معہ ائمہ عدس۔ و عرب المسلمانی ابو یوسف۔ الصالحین لای عین۔ مروایت اس رسم بقہ

[illegible]

۳۔ مسلمان بھائیوں میں اہل بیت کے بارے میں کسی چاروں رسول کی مثال میں مزید کسی کلمہ پر غور کیا تو مبارک اس میں خودی کے اور ہونا اس کی بجائے۔ لہذا بعضی فی الواقعہ سر و ذہن اس کی طرف سے ص ۴۷

الاکمال

۱۱۹۸ اسلام غربت و انجمنی حالت میں انصار اور مخترب ہی انجمنی حالت میں لوٹ جائے گا سو خوشخبری ہو اگر براء کے لئے یہ کرم برصمان
قدیم کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر براء کون ہیں؟ فرمایا جو دین کھلا کر کے وقت اس کی اصلاح کریں۔

الکبیر للظہر انی و حجة الله عليه، بروایت سہر بن سعد الکبیر للظہر انی و حجة الله عليه، الإمامہ، بروایت حداد صلی اللہ علیہ
۱۱۹۹ اسلام غربت و انجمنی حالت میں انصار اور مخترب ہی انجمنی حالت میں لوٹ جائے گا سو قرب قیامت میں خوشخبری ہو اگر براء کے لئے۔

نعم بن حنظلہ فی النعم بروایت معاذہ، مرویاً
۱۲۰۰ اسلام غربت و انجمنی حالت میں انصار اور مخترب ہی انجمنی حالت میں لوٹ جائے گا۔ سو ایسے دن خوشخبری ہو اگر براء کے لئے، جب لوگ
فقر و خساد کا شکار ہو جائیں گے۔ اور قسم ہے انہی کی جس کے ہاتھ میں ہلاکت قسم کی جہاں ہے اسامیہ ان دو مسجدوں کی طرف اس طرف سے
کو قطع ہو جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف لپک آتا ہے۔ سعد بن سعد بن علی و خاص

۱۲۰۱ اسلام غربت و انجمنی حالت میں انصار اور مخترب ہی انجمنی حالت میں لوٹ جائے گا۔ سو ایسے دن خوشخبری ہو اگر براء کے لئے، جب لوگ
فقر و خساد کا شکار ہو جائیں گے۔ اور قسم ہے انہی کی جس کے ہاتھ میں بیری جان ہے۔ ایمان دین کی طرف بول چیری سے آنے کو جس طرح
سیا پ قلیب میرا ٹانگا پاتا جاتا ہے۔ اور قسم ہے انہی کی جس کے ہاتھ میں بیری جان ہے۔ اسلام ان دو مسجدوں کی طرف اس طرف سے
کو قطع ہو جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف لپک کر اٹھتا ہے۔ حداد بن حنظلہ و خاص

۱۲۰۲ اسلام مدینہ کے درمیان ہی قطع ہو کر رو جائے گا۔ جس طرح سانپ اپنے بل میں بچیں، ذکر ہو جاتا ہے۔ پھر ایسا۔ جس طرح
اپنے اعراب و ناول سے اعانت کے طلب گار ہوں گے تو اس آواز پر چلیں، رواں شا سے علاج کار اور پیچھے رو جائے، ناول میں۔ یہ سحر
و اختیار و تکیس سے اور پھر ان کے اور دم کے مابین جھک جائے گی۔ فکیہ للظہر انی و حجة الله عليه، بروایت حداد بن حنظلہ و خاص
۱۲۰۳ قریب ہے کہ اسلام دوسرے شہروں کو مجھڑ کر مدینہ میں آ جائے۔ جس طرح سانپ اپنے بل میں آ کر پڑتا ہے۔

الرمضہ بنی الامیہ بروایت امیہ بن ابی امیہ و خاص
۱۲۰۴ اسلام مدینہ کی طرف بول چیری سے آئے گا جس طرح سیلاب خشک میرا ٹانگا پاتا جاتا ہے۔ العطبہ بروایت حداد بن حنظلہ و خاص

فصل سوم..... دل کے خطرات و تغیر کے بیان میں

۱۲۰۵ دل بادشاہ ہے۔ دیگر بیخ اعضا اس کے لشکر ہیں۔ کسی جب بادشاہ درست ہوتا ہے تو اس کے لشکر بھی درست رہتے ہیں۔ جب
بادشاہ کفر یا حسد یا تشدد بھی مگر جاتے ہیں۔ دونوں کھن نہ بھرنے والے برتن ہیں۔ نکاح اولیٰ ہے۔ زبان ترجمان ہے۔ دونوں ہاتھ دوپڑ ہیں۔
دونوں کانیں دو تھمد ہیں۔ پھر حمت ہے۔ نکی ٹھک دھوک ہے۔ دونوں گروے کمرہ دماغ ہیں۔ پیچھے دماغ ہے۔

شعب الإیمان بروایت امیہ بن ابی امیہ و خاص
۱۲۰۶ دونوں آنکھیں اور زہن ہیں۔ دونوں کان نہ بھرنے والے برتن ہیں۔ زبان ترجمان ہے۔ دونوں ہاتھ دوپڑ ہیں۔ دونوں کانیں
دو تھمد ہیں۔ پھر حمت ہے۔ نکی ٹھک دھوک ہے۔ دونوں گروے کمرہ دماغ ہیں۔ دل بادشاہ ہے۔ پس جب بادشاہ درست ہوتا ہے تو اس کی تمام
بھی درست رہتی ہے۔ جب بادشاہ کفر یا حسد بھی مگر جاتی ہے۔

الوشیح فی العظمة ابو نعیم فی الطب، بروایت امیہ بن سعد، الحکیم بروایت حداد

[illegible]

مذہب احمدیہ، تصحیح فضیلہ، سہ ماہی، ایف ایچ بی آر سی، لاہور

۱۰۹۔ ہر ایک پر ایک روپیہ ٹیکس ہوتا ہے۔ یہ ٹیکس کاغذات پر لگا کر پانچ فی آف واپس دیا جاتا ہے۔ ہر ایک کو ایک ہالڈنگ اسٹاک اور ایک ہیڈ آف اسٹاک دیا جاتا ہے۔

۲۱۵۔ اہل کربلا میں سے جو آج کے بے شک کے لیے جہاد کیا، ان کی مثال چھوٹی حرمہ، شہسوار کی طرح سے لکھنوی کی، تھوڑے عرصے میں گواہوں کی آغوش میں رہتی ہیں۔ امیر المظاہر، حضرت امیر غنیہ، ابو جابر، ابو جابر

نی مثل صحر، میں نے یہ کہہ کر ہاتھ کے اٹھ کر وہیں اٹھ بیٹھی تھی۔ اب وہ کہتا ہے کہ میں

۱۴۔ ابن ادریس نے امام احمد بن حنبل سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو ان کے ساتھ ایک اونٹ تھا جس پر وہ سوار تھے اور اس کی پیٹھ پر کچھ چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔

منہ احمد۔ اعتراف کے لئے شکریہ۔ پیر ۱۱ - ۱۲ - ۱۳

اسی آواز کا دل تڑپا بیٹا، خود سے بھڑکنے لگا، حیات سے زیادہ حیران دل سے، طبع آزمائی پر اب بھی عجب تاثر ہے۔

۱۲۶ من گرجیوں نے جو ہاتھ سے انڈون میں مارت سے لے کر ہر درجہ تک شہر چلائے۔

ابن ابي عمير: في الاخلاص: المصطفى لبعثكم. شعبه الاعراب. برز اب ج عباد

۱۹۵۰ء - آری کیس کیس کی دوا لکھیں گے اور میں نہ دیتا ہے۔ چاہے تو سید محمد مستقیم لکھے، دے چاہے تو اس کوئی دوا دے۔ اور میں دوا دیتا ہوں۔

ملا احمد، اور مزاحیہ الیمنٹ کے قطع کو برزخ میں

۱۲۹۹ قمری میں انھوں نے مائیں میں ۹۱ سال و ۱۱ ماہ کی عمر میں انتقال فرمایا۔

م. ر. ج. ۱۳۸۵، اردیبهشت ماه، هفته نامه طب، معاونت بهداشتی، دانشگاه علوم پزشکی، تهران

خاتہ ۱۰۔ فیک تو مری تو رہے، نے تصور الہ قوس فی مانند تعالیٰ ہوا انیسویں صدی میں ہوں ہیں۔ جسے بات، ہوا، القہر چمکتا ہے۔

www.ameerulsharq.com برائے اعلیٰ معیار کی تحریریں

۱۹۸۸ء کے انفرادیوں کے یہاں کوئی نہیں ہے۔ فرانس کا کل اشد انقلاب ۱۸۱۱ء انگلیوں کے درمیان ہے۔ داخلی شہریت کے اس کو مستقیم۔ کے باقی

۴۱۹ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو جو کچھ چاہا ہے اسے عطا کیا ہے۔

۱۶۱۔ اے نفوسِ اندھا، میرے جس کی بصر ہے، اُن کی بصر ہے، بلکہ اندھا خود نے اُن کی بصر ہے۔

[illegible]

۱۴۱۔ قسم ہے اے افسوس کی جس نے تقدیر میری ہاں ہے اگر تیرا دل و جان نہ موت کی چوڑی چٹان میں نہ دھکی دیا ہو تو حق ہے کہ وہ شے غم سے بھرا ہو کہ نہ تیرے دل کے ساتھ تو نہ رہا چٹان و جوار میں نہ تیرے اس جھڑپے کی آواز نہ دہرائی ہو۔

مَدَامُ، التَّجَرُّعُ بِمَدَامُ، وَهُوَ حَمْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ، أَيْ بِرَأْسِهِ حَقَّقَةُ الْأَرْبَعِ

الاکمال

۱۲۲۲ جب آدمی کا سر درست ہوتا ہے تو اس کا سارا جسم درست ہوتا ہے۔ جب دل غیبت سوچ سے توجہ راہِ شہادت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

نور النبی، نور النبی فی الطب، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۳ انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جب وہ صحیح ہو جاتا ہے تو سارا جسم صحیح ہوتا ہے۔ جب وہ بیمار ہو جاتا ہے تو سارا جسم بیمار ہوتا ہے۔

نور النبی، نور النبی فی الطب، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، شعب الایمان، بروایت سعد بن عبد اللہ

۱۲۲۴ زمین میں اللہ کے کچھ برحق ہیں۔ اور اللہ کو سب سے زیادہ محبوب برحق وہ ہیں جو نرم و صاف تھریں۔ ہوں۔ اور اللہ کے یہ برحق زمین

میں اللہ کے صالحین بندوں کے قلوب ہیں۔ علیہ، بروایت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۲۲۵ زمین میں اللہ کے کچھ برحق ہیں، یا رکھو اور قلوب ہیں۔ اور اللہ کو سب سے زیادہ محبوب برحق وہ ہیں جو نرم و صاف تھریں۔ ہوں اور صوفیوں

ہوں۔ بحاری، کے سب سے زیادہ عزیزان ہوں اور اگر انہوں سے صاف تھریں۔ ہوں۔ اور اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں مشغول و مست ہوں۔

الحکم، بروایت سعد بن عبد اللہ

۱۲۲۶ قلوب چار قسم کے ہیں۔

ایک تو وہ قلوب جو صاف تھریں جیسے چراغ روشن ہو۔ وہ لوگوں کا قلب ہے جو اس میں نور کا چراغ روشن ہے۔

دوسرا وہ قلوب جو پردہ میں مستور اور بند ہو، اگر کا قلب ہے ماس پر نور کا چراغ روشن ہے۔

دوسرا وہ قلوب جو اندھ بن کر رہ جاتے ہیں، اگر وہ اللہ کی آواز سے آواز نہ دے سکیں، پھر نور کا چراغ روشن نہیں ہو سکتا۔

چوتھا وہ قلوب جو غلامانہ ہو، اور ایسا قلب ہے جس میں ایک وقت ایمان کی روشنی تھی، اور اللہ کی حکمت تھی، اس میں ایمان کی مثال

ایسی ہے جیسے کوئی ترکاری، جس کو وہ پانی میں ڈال دے، اور پانی میں فروغی کر دیتا ہے۔ اور اس میں نور کی مثال اس، جو نور کی ہے، جس کو وہ پانی اور نور

میں نہ دے سکتا۔ جیسے ہیں، پس ان لوگوں کا قلوب میں سے جو غائب تھے، قلوب ان کی کھلیں نہ جاسکتے۔

مسند احمد، الاوسط للطبرانی، رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو سعید

حدیث صحیح، ہے، بروایت ابو سعید رضی اللہ عنہ

حدیث مؤلف ہے، اس میں بروایت سلمان موقوف

۱۲۲۷ ہاں پر ایک بات سامنے آتی ہے، چاند کی مانند اگر چاند اپنی تاب و تاب پر ہو کہ چاند یا اس کی روشنی پر چھایا جاتا ہے۔

چاند اول چھایا ہے تو وہ چاند ضرور نکلتا ہو جاتا ہے۔ الاوسط للطبرانی، رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۲۲۸ اس میں کی مثال جیسے صحرا میں چلتے ہوئے کہ نہ چاند ہے، جس کو کہ ان کی آفتاب ملتی رہتی ہیں۔

نور الایمان، البکر لفظی، رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو سعید

۱۲۲۹ دل کی مثال جیسے صحرا میں چلتے ہوئے کہ نہ چاند ہے، جس کو کہ ان کی آفتاب ملتی رہتی ہیں۔

نور الایمان، ابو سعید رضی اللہ عنہ، بروایت ابو سعید

چوتھی فصل شیطان اور اس کے وساوس کے بیان میں

۱۲۳۰ ہمیں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ تجھے کس نے پیدا کیا؟ اللہ نے پیدا کیا، شیطان کہتا ہے

اللہ کس نے پیدا کیا؟ تو جب ہمیں سے کسی کو اس صورت حال سے وابستہ پڑھو کہ کہے: اے اللہ! اور سولہ تو یہ کہ اس کے واسطے کہ

۱۲۳۱۔ مگر بعد ازاں مرویبت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اس نے اس وقت میں صلیب پر چڑھا۔ ۳۳

۱۲۳۱۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی امت میں مشکل مسئلہ پیش کیا، جس کی حقیقت کو سمجھنے کی توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا انسان اللہ کو جس نے پیدا کیا، اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا۔

۱۲۳۲۔ اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا۔

اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا۔

۱۲۳۳۔ شیطان کے پاس سر ہے۔ چائے والی ٹی ہے۔ اور گھوڑے والی ٹی ہے۔ چائے والی ٹی تو بیوقوف ہے، گھوڑے والی ٹی تو خدا ہے۔ اور اس کا سر ہے۔ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا۔

۱۲۳۴۔ شیطان کے پاس سر ہے۔ چائے والی ٹی ہے۔ اور گھوڑے والی ٹی ہے۔ چائے والی ٹی تو بیوقوف ہے، گھوڑے والی ٹی تو خدا ہے۔ اور اس کا سر ہے۔ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا۔

۱۲۳۵۔ اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا۔

۱۲۳۶۔ اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا۔

۱۲۳۷۔ اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا۔

۱۲۳۸۔ اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا۔

۱۲۳۹۔ اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا۔

۱۲۴۰۔ اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا۔

۱۲۴۱۔ اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا۔

۱۲۴۲۔ اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا۔

شیطان کی بدافعت

۱۲۴۳۔ اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا۔

۱۲۴۴۔ اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا۔

۱۲۴۵۔ اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا، اللہ صلیب پر چڑھا۔

کرے تو اس کو جاننا چاہئے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور پھر اس کا شکر کرنا چاہئے۔ اور جو پہلی صورت محسوس کرے تو اسے شیطان سے اللہ کی بناء

مانگنی چاہئے۔ الصحيح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، السنائی، الصحيح لابن حبان، بروایت ابن مسعود

۱۲۴۱۔ لوگ مسلسل باہم سوال و جواب کا سلسلہ جاری رکھیں حتیٰ کہ کہا جائے گا کہ اللہ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جو ایسی بات پائے تو کہہ دے: امنت باللہ ورسولہ۔ السنن لابی داؤد، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۴۲۔ تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے ساتھ دور قریب ہر وقت ساتھ نہ ہوں ایک دنوں میں سے دوسرا فرشتوں میں سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے استفسار کیا: اور آپ؟ فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی، لیکن اس پر اللہ نے میری مدد فرمادی ہے، وہ میرا مطلع ہو گیا ہے، اب مجھے سوائے خیر کے کسی بات تخم نہیں کرتا۔ مسند احمد، الصحيح لمسلم، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۲۴۳۔ تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے ساتھ شیطان نہ ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے استفسار کیا: اور آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی، لیکن اس پر اللہ نے میری مدد فرمادی ہے، وہ میرا مطلع ہو گیا ہے۔

الصحيح لمسلم، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۲۴۴۔ یوں مت کہہ: شیطان کا ناس ہو، براہو۔ کیونکہ اس سے وہ شفیق میں آ کر پھول جاتا ہے، حتیٰ کہ ایک کمرے کے بقدر پھول جاتا ہے۔ اور کہتا ہے میں نے اس کو اپنی قوت و طاقت کے بل بوتے پر کر لیا۔ بلکہ اس کو اس کے بجائے بسم اللہ کہہ لینی چاہئے، کیونکہ جب بندہ بسم اللہ کہتا ہے تو شیطان حقیر و چھوٹا ہوتا ہوا مثل کبھی کے ہو جاتا ہے۔

مسند احمد، السنن لابی داؤد، السنائی، المسند ذک للحاکم، بروایت والد ابی الملیح

۱۲۴۵۔ جو شخص یہ وساوس محسوس کرے اس کو چاہئے کہ متن بار کہے: امنت باللہ ورسولہ۔ کیونکہ یہ گمراہان و وساوس کو دفع کر دے گا۔

۱۲۴۶۔ شیطان اس بات سے تکلیف مانتا ہو گیا ہے کہ اب نمازی اس کی پرستش کریں گے۔ لیکن مسلمانوں کے آپس میں پھوٹ ڈالنے اور فتنہ و فساد برپا کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ مسند احمد، الصحيح لمسلم، الصحيح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۲۴۷۔ تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ نے پیدا کیا۔ شیطان کہتا ہے: اچھا زمین کو کس نے پیدا کیا؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ نے پیدا کیا۔ پھر شیطان کہتا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جب تم میں سے کسی کو ایسی صورت حال سے واسطہ پڑے تو وہ کہے: امنت باللہ ورسولہ۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۲۴۸۔ لوگوں میں یہ سوال اٹھے گا کہ اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۴۹۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری امت مسلسل بحث و تمحیص میں مبتلا رہے گی۔ حتیٰ کہ کہنے لگے گی: تمام مخلوق کو تو اللہ نے پیدا کیا لیکن کو کس نے پیدا کیا؟ مسند احمد، الصحيح لمسلم، وابو عوالہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۵۰۔ شیطان اس سے باز نہ آئے گا کہ تم میں سے کسی سے کہے: کس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا؟ وہ کہے گا اللہ نے۔ شیطان کہے گا: تجھ کو کس نے پیدا کیا؟ وہ کہے گا اللہ نے۔ شیطان کہے گا اور اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ پس جب کوئی اس بات کو محسوس کرے تو یوں کہہ لے: امنت باللہ ورسولہ۔ الصحيح لابن حبان، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۲۵۱۔ لوگ مسلسل اس بات کو دہرائیں گے کہ اللہ ہر چیز سے پہلے تھا لیکن اللہ سے پہلے کیا تھا؟

السنائی، بروایت المعمر بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث فقہیہ ہے۔

۱۲۵۲: کوکب مسطلیٰ پر ہر پیر کے متعلق بحث و تجویز میں جتو ہو جائیں گے حتیٰ کہ ہمیں کے آؤ تمام دنیا سے ملے اللہ تعالیٰ سے جس نے تھا؟ ہمیں جب فرمایا کہ تم کہہ دو ہر پیر سے ملے اللہ تعالیٰ اور اللہ سے ملے کچھ نہ ہو۔ اور وہی تمام پیروں کے آؤ فرمیں ہم سے ہاں سے بعد کہو نہیں کہ اور وہ ہر پیر پر غالب و بادا ہے۔ اس سے اور کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ اس سے اور سارے دنیا کی کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اور وہ ہر پیر کا خوب ہم دیکھتے والا ہے۔

۱۲۵۳: کوکب مسطلیٰ اس سوال کو دہرائیں گے کہ اللہ ہر پیر سے پہلے تھا لیکن اللہ سے پہلے کیا تھا؟

مسند احمد، مکرر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۵۴: کوکب مسطلیٰ اس سوال کو دہرائیں گے کہ اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا؟ اسکو یہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۲۵۵: انسان کے پاس شیطان ہے؟ اسے اس کو کب سے کہہ آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ اور جواب دیا ہے اللہ نے پیدا کیا۔ شیطان کب سے اچھا زمین کو کس نے پیدا کیا؟ اور جواب دیا ہے اللہ نے پیدا کیا۔ پھر شیطان کہتا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جب تم میں سے کسی کو انکی صورت حالی سے واسطہ پڑے تو کہے: امنت باللہ ورسوله

الکبیر للظہری رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر و اس میں ایک مادی ابن ابیہ بھی ہیں مجمع الزوائد ج ۱ ص ۲۲

۱۲۵۶: اس کے ساتھ لوگوں کو فرمایا جو ہے؟ اسناد ابی یحییٰ روایت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو پیدا کیا تو آپ نے مجھے مبارکباد کی کہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔

۱۲۵۷: یہ تو میں ایمان ہے۔ شیطان اولاً اس سے بلا خدا کرتا ہے اس سے بندہ محفوظ رہے تو پھر اس میں پڑ جاتا ہے۔

السنن، بروایت عبد بن حمزہ بن الحسن النعمانی عن عروہ عن عبد اللہ بن ولید عن عاصم

صحابہ کرام و مفسرین اللہ علیہم نے آپ ﷺ سے دوسرے کے دوسرے عرض کیا کہ اسے کب پیدا کیا؟ اس کو یہ حدیثیں دہرائیں کہ تم کو کبیر سے جس نے کہہ آسمان سے اُترایا ہے۔ ہمیں اس سے زیادہ فائدہ ہے کہ ان دوسروں کو کو کبیر زہن پر لایا جائے۔ تو آپ ﷺ نے نہ کہہ کر وہ جواب دیا۔

۱۲۵۸: یہ تو واضح اور آسان ایمان ہے۔ مسند احمد، بروایت حفصہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کا شکوہ کیا تو آپ ﷺ نے نہ کہہ کر وہ جواب دیا۔

۱۲۵۹: یہ تو صحیح آسان ہے۔ الصبیح نسیم، المستطیٰ لابی ولفرد السنن، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ الاوسط للظہری رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۲۶۰: اس کلام سے تو میں کسی کا منہ بند پڑتا ہے۔ الاوسط للظہری رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو سلمہ رضی اللہ عنہما

ایک شخص نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ میں اپنے نفس میں ایسا مجسمہ پیدا کر رکھا ہوں کہ اگر ان کو کبیر بن پر لایا جائے تو میرے اہل بیت و ملاح ہو جائیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے نہ کہہ کر وہ جواب دیا کہ اگر وہ ایسا مجسمہ میں نے پیدا کر رکھا ہے تو میرے اہل بیت و ملاح ہو جائیں گے۔

مجمع الزوائد ج ۱ ص ۲۲

۱۲۶۱: خدا ہر مرد و عورت کے لئے ہے، جس نے اس کے کمر و سر نہ لگائے وہ دوزخ میں آئے گا۔

مسند احمد، السنن لابی داؤد بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۲۶۲: تمام قرینہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، جس نے شیطان کی تہمت کو قبول دوسرا مادی بن لگ کر رکھا۔

ابوداؤد الطبرانی، الکبیر للظہری رحمۃ اللہ علیہ، شعب الإیمان، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۲۶۳: تمام قرینہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، شیطان اس بات سے کہ لوگوں کو بتائے کہ میری دین مرز میں سے کسی کی پرستش کی جائے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آپ کو کبھی نہ کہا کہ میں اپنے اہل میرا بیت دنیاوت ہوں، ہاں باتا میں انسان ہوں م

۴۶۳ ۶۶۳ مصری الخراج نے یہ محض غلامی لاچارگی کی کتاب القوسہ عن ابراہیم

۱۵۶۵ نماز میں دعا میں تائید: یہ سب باتیں ایمان میں ہے اور دعا میں ان کی طرح کوئی چیز نہیں ہے۔ لہذا اور اسی بدوہد کے لیے یہ ایک ایسی دعا ہے۔

۱۹۶۱ء ایٹم بم کی طرح فیب بھڑک اٹھی ہے۔ جس کو دوائی اور کئے قلاب پر اٹانے رکھتا ہے اس کے زاری سے وہ اس قلاب میں شیوے اور لذت کی موت والا رہتا ہے۔ اور طرح طرح کی ترسیلیں دیتا ہے۔ اور اس کے قلاب پر دوسرا انگلیز کی موت ہے۔ فنی کو اس کا اپنے رہنے کی بات کے متعلق شکوک و شبہات کا شکار بناتا ہے۔ چھوٹا بڑھاپہ نہ چاہے۔

اعرف يا الله السميع العليم من الشيطان الرجيم واعوذ بالله ان يحضرور ان الله هو السميع العليم

ہم نے خوشخبریاں غریبوں کو پہنچانے اور ان کی مشکلات کو دور کرنے کے لیے ایک دفعہ سروس متعارف کرایا ہے۔

۱۵۔ اور ملازم شیطان کی چہرے کی مانند ایک پونگ کا ہوتی ہے، جب اس آواز سے کہہ کر سے غافل ہوتا ہے تو وہ شیطان اپنی چوٹی کے راجہ سے قرب کے کان میں اس۔ اتنا ہی شروع کر دیتا ہے، پھر جب اس آواز اللہ کا ذکر کرے، اسے اس شیطان کی پیچھے بہت سے آواز اور اپنی ساری کھینچ لیتا ہے۔ اس لیے اس کا کام اس چہرے ہے۔ اس شخص فی التوبہ فی الحکون۔ رایت من رسی اللہ ص۔

۱۶۸۸ء کے جہاں کے کئے ایک سو ساٹھ سال پہلے ہوتا ہے جس جب وہ عظیم الشان دل کا پروردگار نے اپنے انوکھے انداز میں اس کو دکھایا ہے۔

المهمي. اني خباكم. ج. رانته عانته. رسي. له عبا

اس روایت میں یہ راوی کہ ہیں شیوخان میں ابی انکرہ ہیں اور فضیل ان کے معصوم فرماتے ہیں یہ انہی کی بات ہے عادیہ بن ابی اسب
جن کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

نماز میں ہوا خارج ہونے کا وسوسہ

۱۴۹۹ شیطانی تم بھی ہے مگر کئے پھر آگے اور ادنیٰ نماز میں مشغولی ہوتے ہے۔ شیطان اس کی مقصد و حکمت ہے اور اس نے اس میں یہ دنیا کا پھنسا کر رکھا ہے کہ اس کی خواہش اور حاجت بھی ہے اور اس کا بغض و نفرت بھی ہے۔ اور ان کا یہ خواہش و نفرت بھی ہے کہ اس کی آواز نہ سنے۔ اس میں رہنے کی ہرگز کامیابی نہیں ہو سکتی۔

الکبر لمطهرانی رحمة الله علیه، پروریت اس خاص : فی فہمہ

۱۴۷۰ شیخان تم میں سے کسی کے پاس آتا نہ اور اس کو دہر کے دہر میں چھوڑ دیتا نہ تو وہ اس وقت تک کہ نہ نہ دیکھنے تک کہ آواز نہ سن کر اپنے گھر کے ٹھکانے پہنچتا اور اس پر ہجوم کے کئے کاٹوٹا دیا اور کئے کے الگ الگ لفظیں جس طرح وہ علم پر مبنی تھیں ان کے دوسری عبارت

۱۷۴۔ جب خرمیں سے کوئی نواز میں مشغول ہوتا تو شیطان اس کے پاس آتا اور اس میں خرمیوں کو اپنے ہاتھوں کو بیٹھانے کی فرخ شیطان اس کو بھوکے کرتا ہے، جب وہ بھوکوں کی طرح ہوتے تو اس کو اپنی سرین کے قریب آکر رکھ دیتا ہوتا ہے کہ اگر وہ کھائے تو اس کے ہاتھوں کو بیٹھانے سے روک دیتا ہے اور وہ اس کو بھوکے کرتا ہے کہ وہ کھائے تو اس کے ہاتھوں کو بیٹھانے سے روک دیتا ہے۔

۱۷۷۲ جب تم میں سے کوئی مسجد میں رہتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور جس طرح کوئی اپنے جانور کو کچھ کے ساتھ لے کر شیطان اس کو کچھ کے لگاتا ہے، جب وہ سرگرم ہو جاتا ہے تو شیطان اچھا کھانا اور کڑواں کے ساتھ اس کے ساتھ لے آتا ہے۔

۱۷۷۳ مسند احمد، ابو الشیخ فی الشواہد بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 جب تجھے یہ سوہنہ گزرے تو تو اپنی شہادت کی انگلی اپنی دائیں ماں میں دھجھو اور اللہ کہہ لے کہ میں یہ شیطان سے لے کر نکلی ہوں۔
 ۱۷۷۴ ابن مسعود کہہ شیطان کا اس ہونہ ہو۔ کیونکہ اس سے دو ٹوٹی محسوس آکر پھول جاتا ہے، حتیٰ کہ ایک کمرے کے بعد پھول جاتا ہے۔ اور کہتا ہے میں نے اس کو اپنی قوت و طاقت کے عمل پر توجہ دیکر لیا۔ بلکہ اس کو اس کے بجائے تم کہتے کہہ لیں چاہئے، کیونکہ جب بندہ ہم اللہ کے ساتھ ہے تو شیطان حقیر و چھوٹا ہوتا ہے اور اس کی کھٹی کے ہو جاتا ہے۔

۱۷۷۵ مسند احمد، السنن لابن داؤد، الترمذی، السنن لابن یعلیٰ، ابوداؤد، الکبیر للطبرانی، رحمۃ اللہ علیہ، ابن انس فی عمل البیہ والصلیہ، المستدرک للحاکم، الدار الفطنی فی الافراد، السنن لمعجم، بروایت ابن الطبرانی، مسند احمد، السنن، الصحیح لابن حبان، بروایت ابن نعیم، المعجم عن ربیع السیوطی
 ۱۷۷۶ تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے ساتھ شیطان نہ ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے انتظار کیا اور آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی، لیکن اس پر اللہ نے میری مدد فرمائی ہے اور میرا مطلع ہو گیا ہے۔

۱۷۷۷ مسند احمد، المعجم لابن یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، رحمۃ اللہ علیہ، ابن انس لمعجم، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما
 ۱۷۷۸ تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے ساتھ شیطان نہ ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا کہ نہ آپ؟ فرمایا ہاں نہیں، ہاں ہی ہوں لیکن ساتھ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی ہے اور آپ میرا مطلع ہو گیا ہے اور مجھے خبر ہے کہ کوئی شخص نہیں کرتا۔

۱۷۷۹ الکبیر للطبرانی، رحمۃ اللہ علیہ، بروایت المعجم رضی اللہ عنہ
 ۱۷۸۰ تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے ساتھ شیطان نہ ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی، لیکن اس پر اللہ نے میری مدد فرمائی ہے اور میرا مطلع ہو گیا ہے۔ اور تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اپنے عمل کے زور پر بہشت میں داخل ہو جائے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور نہ آپ؟ فرمایا ہاں نہیں، لیکن اللہ نے مجھے اپنی رحمت میں دھوپ لیا ہے۔

۱۷۸۱ الصحیح لابن حبان، السنن، الکبیر للطبرانی، رحمۃ اللہ علیہ، بروایت شویک من طریق
 ۱۷۸۲ ما بخفی عنہ انہ یطیفر فیہ جس میں شریعت کی اس کے سوا کسی روایت سے اللہ نہیں۔

۱۷۸۳ کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جس کے لئے اللہ نے اس کی تمکین کے لئے خالق فرشتے مقرر نہ کیے ہوں تو مخلوق خدا اس کو ملک کیا کرتی؟ تمہارا فرشتے مسلسل ان کو قلع کرتے رہے ہیں۔ اللہ عزوجل شیطان کو حفاظت کا حکم فرمادیتے ہیں، اور وہ اس کی طاقت پر زیادہ نصیحت دیتے ہیں، ان سے دینے میں بخلوت محفوظ میں اس کے مقدمہ میں نہیں ہوتی۔ لیکن جو نصیحت اس کے مقدمہ میں نہیں جانتی ہے، اس کو فرشتے بڑا درد پیش کرتے۔ اگر نہ تو ان میں ان میں دیر مرنے والوں کو کچھ بولنے کو نصیحت دینے کے وہ اپنے ہیں تو ان میں کھول کر نہ اس طرح پہاڑوں و درجوں پر جگہ میں کسی مردار پر کھینک کے بہت سے بہت اے چلے ہیں۔ اللہ ہی بروایت ابن عمرو

۱۷۸۴ مسلمان کی تمکین کے لئے میں سو ساتھ فرشتے مقرر ہوتے ہیں، جو تم سے ہر لمحہ مقررہ نصیحت کو ملاتے رہتے ہیں، ان میں سے کوئی فرشتہ آگاہ کی حفاظت کے لئے مقرر ہوتا ہے جس سے وہ اس طرح اس کی حفاظت کرتے ہیں جس طرح کرمی کے دن شہد کے پیالہ سے کھینکوں کو یاد دہار دیا جاتا ہے۔ اگر وہ ان کو بھی ملتی تو قبر خراب ہو جائے تو ان میں کرمی کے کچھ پتوں و درجوں پر جگہ میں دائیں اپنے ہاتھ

پھیلائے منہ کھولے اس کی ہلاکت کی تاک میں ہیں۔ اور اگر بندہ کو چمک چمکنے تک اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے تو شیاطین اس کو ایک لیں۔

ابن ابی الدلیالی مکتاۃ الشیطان، ابن قانع، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

شیطان وسوسے میں ڈالتا ہے

۱۲۸۰۔ شیطان مجھ پر آگ کے شرار سے ڈال رہا تھا تا کہ میری نماز خراب کرے میں نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا اور اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو مجھ سے چھوٹ نہ پاتا حتیٰ کہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھا دیا جاتا۔ اور بدینے کے بچے اس کو دیکھتے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المعصن لعبدالرزاق، مسند احمد، البیہقی، السنن للبیہقی، بروایت جابر بن مسعود رضی اللہ عنہ
 ۱۲۸۱۔ شیطان نے نماز میں میرے سامنے سے گزرا جابا، میں نے اس کو گردن سے دبوچ لیا۔ حتیٰ کہ میں نے اس کی زبان کی تختی اپنے ہاتھ پر محسوس کی۔ اور اللہ کی قسم اگر میرے بھائی سلیمان کی بات نہ ہوتی تو وہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھا جاتا۔ اور بدینے کے بچے اس کے گرد گھومتے۔ الدارقطنی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بیہقی، مسلم، بروایت جابر بن مسعود رضی اللہ عنہ

حضرت سلیمان کو جنوں پر حکومت حاصل تھی۔ اور انہوں نے وعافر بنی کہ یا اللہ مجھے ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو تیسر نہ ہو۔ اس وجہ سے حضور ﷺ نے انہیں جن کو نہ پکڑا کہ کہیں ان کی اس تمکراتی میں ایک کو نہ مجھے شرکت حاصل نہ ہو، یہ شخص محبت اور قنوتی تعلق کی خاطر آپ نے ایسا فرمایا۔

۱۲۸۲۔ دشمن خدا انہیں میرے پاس آگ کا کھٹولے کراتا یا تا کہ میرے چہرے پر ڈال دے، میں نے تین بار کہا اے اللہ منک بچر میں نے تین بار کہا العنک بلعہ اللہ الثامۃ۔ لیکن وہ چھپنے نہ ہتا تو میں نے ارادہ کیا کہ اس کو پکڑ لوں لیکن اگر میرے بھائی سلیمان کی وعادہ ہوتی تو وہ شیطان صبح کو پکڑ لیتا اور بدینے کے بچے اس سے کھیتے۔ الصحيح للمسلم، الترمذی، بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
 ۱۲۸۳۔ اس شیطان نے میرے قدموں پر آگ کا ایک شعلہ ڈال دیا تا کہ میری نماز قاعدہ کر دے، لیکن میں نے اس کو پھینک دیا اور اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو وہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھا جاتا۔ اور بدینے کے بچے اس کے گرد گھومتے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جابر بن مسعود رضی اللہ عنہ
 پس منظر:۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی نماز پڑھاتے ہوئے سامنے کسی چیز کو دھتکارنے لگے، پھر نماز سے فراغت کے بعد ہمارے سوال کرنے پر نہ کور وادشا دیا اور فرمایا۔

۱۲۸۴۔ شیطان میرے پاس آیا اور مجھ سے بار بار نصیحت کرنے لگا میں نے اس کو ملحق سے پکڑ لیا۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ا میں نے اس کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک کہ میں نے اس کی زبان کی تختی اپنے ہاتھ پر محسوس نہ کی۔ اور اللہ کی قسم اگر میرے بھائی سلیمان کی وعادہ ہوتی تو وہ مسجد میں بڑھتا اور اس کا گھٹا کھینچتا رہا۔ حتیٰ کہ میں نے اس کے قہقہ کی تختی اپنی ان دو انگلیوں پر محسوس کی۔ اگر میرے بھائی سلیمان کی وعادہ ہوتی تو وہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ صبح کو پکڑ لیتا اور بدینے کے بچے اس سے کھیتے۔ پس اگر کوئی ایسا کر سکتا ہے کہ اس کے بعد قبضہ کے درمیان نماز کے دوران کوئی نہ آئے تو وہ اس پر عمل کرے۔

مسند احمد، بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۲۸۶۔ شیطان نماز میں میرے سامنے سے گزرا، میں نے اس کو پکڑا اور گردن سے دبوچ لیا۔ حتیٰ کہ میں نے اس کی زبان کی تختی اپنے ہاتھ پر محسوس کی۔ اور وہ کہنے لگا اودہ مار دیا، مار دیا۔ اگر سلیمان علیہ السلام کی وعادہ ہوتی تو وہ صبح کو مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ پکڑ لیتا اور بدینے کے بچے اس کی طرف دیکھ دیتے۔ مسند احمد، السنن للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۶۸ شیطان میرے پاس پہنچا میں نے اس کو ٹھکرک دیا اور اُس میں اس کو پھرنے لگا، دوسرے کے سنتوں میں سے کسی سنتوں کے ساتھ بدعتوں میں نہ رہنے کے لئے اور اچھے۔ المستدرک للحاکم، بروایت عبد اللہ بن مسعود

۱۶۹ میں نے کسی نماز کے لئے نکلا، دوسرے نے دروازے پر بیٹھ کر تھکانا دیا اور مجھے حرام دہائی کر میں نے اس کے ہاویں کے کسی کو محسوس کیا پھر میں نے اس پر پڑا پھر اس کے کوا گھونٹا حتیٰ کہ میں نے اس کی زبان کی ٹنگی اپنے ہاتھ میں رکھ لی۔ ابو حنیفہ، ماہنامہ اسلامیات۔

۱۷۰ کہتی تو بھیج کر لے لیا، وہ کہ میں نے اس کی طرف دیکھتے۔ عبد بن مسعود و عمر بن مسعود بروایت ابن مسعود

شیطان کا تاج پہنانا

۱۷۱ صبح کے وقت ہمیں اپنے لشکر بھیجتا ہے۔ کہتے ہیں۔ میں نے آج کسی مسلمان کو کمرہ کیا، وہ مجھ میں اس کو تاج پہن کر رکھ رہا ہے۔ اور وہ اس کے پاس اپنا سر کراشت لاتے ہیں، ایک شخص نے میں ایک شخص کو درخت لے کر مسلسل معصوفہ دیا حتیٰ کہ پلا خراس نے اپنی بیوی کو اراق لے لیا۔ شیطان بتا رہا ہے کہ یہ کون کی امر کا سر اٹھا نہیں دیا، میں نے کہ یہ بدعتوں کی کالے پھر اور اس کے ہاتھ ہے، کہ پلا۔ تو میں مسلسل اس پر محنت میں معصوفہ دیا حتیٰ کہ اس نے اپنے والدین سے رشوت لے لیا۔ شیطان کہتا ہے کہ یہ کوئی امر کا سر اٹھا نہیں دیا، ممکن ہے کہ پلا پھر اسے سلوک کرنے لگے۔ پلا ایک اور آگے آگے جاتا کہتا ہے میں غلام ہمارے کے ساتھ مسلسل معصوفہ دیا، باقی کہ وہ شراب میں ڈھلا ہوئی یا شہوان کہتا ہے میں تو اول کوئی کام کرتا ہے۔ پھر شیطان اس کو تاج پہناتا ہے۔

الکبر للعلم منی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، بروایت ابن مسعود

۱۷۲ میں اپنے غم کو مٹانے پر بیٹھا ہے۔ اور اپنے غم کو مٹانے پر بیٹھا ہے، میں وہاں بیت کے ساتھ اللہ عزوجل کے ہاتھ کہتے ہیں کہ میں نے کسی کو کھنڈر میں سے پھر اپنے لشکر کو بھیجا ہے، اور پھر چھٹا ہے، وہاں کوئی کوئی نہ کرے۔ پلا شیطان کہتا ہے۔ کہتے ہیں۔ ابھی میں کو کہتا ہے میں ایک سال کی جھینسا پہنتا، یہ میں جو تم نے اس کو کمرہ کیا یا آج میں تم سے تھک گیا، اور میں محبت میں وہاں کو پڑھا ہوا ہے۔ الکبر للعلم منی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک بروایت ابن مسعود

فصل پنجم... جاہلیت کے اخلاق اور حسب و نسب پر غم کی مذمت

۱۷۳ جب تم کسی وجہ یا نیت کی نسبت پر غم کرنا لگتے ہو، تو کہو: اے اللہ! میں نے جو کچھ کرنا کوئی نیت کے ساتھ بھی مستحق ہوں۔

مسند احمد، السنن، الصحیح لابن حبان، المستدرک للعلم منی رحمۃ اللہ علیہ، التاج، بروایت ابن مسعود

۱۷۴ کہتے ہیں: عرب میں بطور مذمت کے خطاب کے استعمال ہوتی تھی۔ جس میں یہ تھا کہ تم جاہلیت میں کو کچھ کرنے سے منع کیا گیا۔

۱۷۵ جب تم کسی کو جاہلیت کی نسبتوں پر غم کرنا لگتے ہو، تو کہو: اے اللہ! میں نے جو کچھ کرنا کوئی نیت کے ساتھ بھی مستحق ہوں۔

مسند احمد، المستدرک للعلم منی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن مسعود

۱۷۶ جو شخص اپنی عزت و قیمر کو خاطر اپنے نو ذرا بڑا کرے، ساتھ ہیبت جتنا ہے وہ ہاتھ میں اپنی کے ساتھ دھال ہو گا۔

مسند احمد، السنن، الصحیح لابن حبان، المستدرک للعلم منی رحمۃ اللہ علیہ، التاج، بروایت ابن مسعود

ماہنامہ اسلامیات، ماہنامہ اسلامیات، ماہنامہ اسلامیات

۱۷۷ اللہ نے تم سے جاہلیت کے حق پر غم کرنا اور پھر غم کرنا کو منع کر دیا ہے۔ جو شخص اپنی عزت و قیمر کو خاطر اپنے نو ذرا بڑا کرے، ساتھ ہیبت جتنا ہے وہ ہاتھ میں اپنی کے ساتھ دھال ہو گا۔

تخلیق میں سے ہے۔ جس کو کو کچھ نہیں پھر غم کرنا کو منع کر دیا ہے۔ جو شخص اپنی عزت و قیمر کو خاطر اپنے نو ذرا بڑا کرے، ساتھ ہیبت جتنا ہے وہ ہاتھ میں اپنی کے ساتھ دھال ہو گا۔

ہیں۔ یاد رہے کہ یہ جانوروں سے بھی زیادہ جو غلامت و گندگی کو اپنی ناک سے سونگھتے پھرتے ہیں اللہ کے نزدیک اہل قرین ہیں۔

مسند احمد، مسند ابی داؤد، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

شرح فتح، مکتلہ الجعل الذی بدھدہ الحرا باھدہ

یعنی دو بھیرا کی مانند جانور جو کسی میں شہادت دے۔ البیہ فی غریب الحدیث ج ۱ ص ۳۰۲

۱۲۹۵۔ اقوام قبائل والے اپنے سرور آپادہ اور فقر سے باز آ جائیں۔ ایسے گھری حالت میں چلے جائے واسطے کہ جنہم کے گئے ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ جانوروں سے بھی زیادہ جو غلامت و گندگی کو اپنی ناک سے سونگھتے پھرتے ہیں۔ اللہ کے نزدیک اہل قرین ہیں۔ اللہ نے قرےء جاہلیت کے تھکر و تاراج و اجداد پر فقر و غرور کو فروغ کرا دیا ہے۔ سو من گھڑی ہو یا فاسق شی سب آدمی کے بیٹے ہیں۔ اور ہم ہی تخلیق مگر سے ہے۔

المصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۹۶۔ اے لوگو! اللہ نے تم سے جاہلیت کے تھکر و تاراج و اجداد پر فقر کے ساتھ اپنی عظمت کے لئے کوشش فرمادی ہے۔ دوام و کثرت انہم پر متقسم ہیں۔ یا رساؤ کی تعظیم، یہ اللہ کے ہاں با عزت و کرم ہے۔ دوسرا کائنات و کائنات تعظیم، یہ اللہ کے ہاں پست مرتبہ ہے۔ اور سب انسان آدمی کے فرزند ہیں۔ اور آدمی کو اللہ نے ان کی سے پہلے فرمایا ہے۔ المصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما۔

۱۲۹۷۔ عہد موسوی علیہ السلام میں دو شخصوں نے اپنے اپنا حسب و نسب بیان کیا، ایک نے کہا میں قحطان بن قحطان بن قحطان ہوں، میں اس طرح اس نے سات پشتوں کو گنوا دیا۔ دوسرے سے کہا تو بتا! میری ماں تم ہو، تو کون ہے؟ دوسرے نے کہا میں قحطان بن قحطان بن قحطان ہوں۔ اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بت فرمائی کہ ان کو ہوا سے جو پشتوں تک اپنے نسب بیان کرنے والے تو واقعی ہونے کے ساتھ جنہم میں دوسروں میں گناہ اور اسے دو پشتوں تک اپنے نسب پر اکتفاء کرنے والے تو جنت میں ان کا تیرا سماجی ہوگا۔

المستدرک، نصب الإیمان، العیاض، بروایت ابی

عبداللہ بن جعفر نے اس کہانیت کی اس کے صحابہ و اہل بیت صحیح کے صحابہ پر سوائے یزید بن زیاد بن ابی الجحش کے اور اور بھی شہادت کی ہے۔

معجم ج ۸ ص ۵۵

الاکمال

۱۲۹۸۔ عہد موسوی علیہ السلام میں دو شخصوں نے اپنا اپنا حسب و نسب بیان کیا، ایک کا فرقہ دوسرا مسلم تھا۔ کافر نے تو آپادہ تک اپنے نسب بیان کیا۔ مسلم نے کہا: میں قحطان بن قحطان ہوں اور باقی سے اپنی برکت کا اظہار کرتا ہوں۔ تو موسیٰ کا فرقہ وہودی آجینچہ دیکھنے لگا اسے اپنے نسب بیان کرنے والا اہتمام سے متعلق فیصلہ کر دیا گیا ہے، نیز اسے کافر! تو پشتوں تک اپنے نسب بیان کرنے والے تو واقعی ہونے کے ساتھ جنہم میں دوسروں میں گناہ اور اسے دو پشتوں تک اپنے نسب پر اکتفاء کرنے والے تو جنت میں ان کا تیرا سماجی ہوگا۔ تو مسلم سے پھر باقی سے تمرا حسب و ایمان، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۲۹۹۔ عہد موسوی علیہ السلام میں دو شخصوں نے اپنا اپنا حسب و نسب بیان کیا، ایک کا فرقہ دوسرا مسلم تھا۔ کافر نے کہا میں قحطان بن قحطان ہوں اس طرح اس نے سات پشتوں کو گنوا دیا۔ دوسرے سے کہا تو بتا! میری ماں تم ہو، تو کون ہے؟ دوسرے نے کہا میں قحطان بن قحطان بن قحطان ہوں اور باقی سے اپنی برکت کا اظہار کرتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے انگوٹھ میں منہ کی نروائی اور ذوق بیچ کر لیا پھر لے لیا قہر سے متعلق فیصلہ کر دیا گیا ہے، نیز اسے دو پشتوں تک اپنے نسب بیان کرنے والے تو جنہم میں ان کی دس کی تعداد ہو گئی کرے گا۔ اور اسے دو پشتوں تک اپنے نسب پر اکتفاء کرنے والے تو اہل اسلام کا فرقہ ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ، رجال احمد، سنن الطبرانی، رجال المصحیح معجم ج ۸ ص ۵۶

۱۳۰۰۔ تمہارے یہ انساب کسی کے لئے گالی اور برتری کی چیز نہیں ہیں۔ اسے عوام اہم اہم پر صانع کی طرح ہو، اب تم اس کو بھرو۔ کسی کو کسی پر فوقیت و برتری حاصل نہیں، مگر تقویٰ و عمل صانع کے ساتھ۔ کسی کے برابر سب ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ فاضل، ہنریاں گو، بخیل اور بزدل ہو۔ مسند احمد، ابن جریر، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عقیق بن عامر، شرح ابن ابی شیبہ، عطف الصانع ان لیسوا۔
اس کی وضاحت یہ ہے کہ "عطف الصانع" ایسے صانع یعنی برتن کو کہتے ہیں جو بھرنے کے قریب تر ہو لیکن مکمل بھرا ہوا نہ ہو۔ تو مقصود یہ ہے کہ اسے بنی آدم سب نسبت میں ان بھرے صانع کی طرح ایک باپ کی اولاد ہو یعنی ہم رو بہ و ہم رتبہ ہو، اور باقی ماندہ صانع کو برکت تمہارے اپنے اپنے عمل پر موقوف ہے۔ الفائق ج ۲ ص ۳۶۳

۱۳۰۱۔ تمہارے یہ انساب کسی کے لئے گالی اور برتری کی چیز نہیں ہیں۔ اہم سب عوام ہو، اور اس۔ کسی کو کسی پر فوقیت و برتری حاصل نہیں، مگر دین و تقویٰ کی وجہ سے۔ کسی کے پرانے ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ فاضل، ہنریاں گو، بخیل ہو۔

شعب الایمان، بروایت عقیق بن عامر رحمۃ اللہ علیہ
۱۳۰۲۔ جو قبائل کے ساتھ اپنی فائز و نسبت کرے، اس کو انہی کے ساتھ کردہ اور اس کو نسبت کے ساتھ مت پکارو۔ ابن ابی شیبہ، بروایت ابن
۱۳۰۳۔ جو جاہلیت کی آیتوں پر فخر و شفی جتائے، اسے دور کردہ اور اس کو کسی کلیت کے ساتھ بھی مت پکارو۔

مسند احمد، الصلیح لابن حبان، المروانی فی الاثر، بروایت ابی
۱۳۰۴۔ ایام جاہلیت میں مر جانے والے اپنے آباء پر فخر و گھمنڈ مت کرو، جو ہم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ ایہ گندگی میں منہ مارنے والا کھریا کی مانند جانوران سے بدرجہا بہتر ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المنصف لعبدالواقد، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما
۱۳۰۵۔ ایام جاہلیت میں مر جانے والے اپنے آباء پر فخر و گھمنڈ مت کرو، جو ہم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ ایہ گندگی میں منہ مارنے والا کھریا کی مانند جانوران ایام جاہلیت میں مر جانے والوں سے بدرجہا بہتر ہے۔

ابوداؤد الطیالسی، مسند احمد، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما
علامہ ثقی فرماتے ہیں مسند احمد کے رجال صحیح ہیں۔ معجم ج ۸ ص ۸۵

فصل ششم..... متفرقات کے بیان میں

۱۳۰۶۔ ہر نومو لو و فخر تا سلام پر پید ا ہوتا ہے۔ حتی کہ وہ بات چیت کرنے کے لائق ہوتا ہے، پھر اس کے مال باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا نجوی بنادیتے ہیں۔ المسند لابی بعلی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بیہقی، بروایت الامودان سربع
۱۳۰۷۔ ہر نومو لو و فخرت پر پید ا ہوتا ہے، پھر اس کے مال باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مشرک بنادیتے ہیں۔ پھر چھا گیا۔ اور اس سے قبل جو مر گئے؟ قرم یا! اللہ بہتر جانتا ہے، جس پر وہ عمل کرنے والے تھے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
شرح..... یعنی جو بچے سن شعور تک پہنچتے سے قبل وفات پا گئے اور وہ کافروں کے بچے ہیں ان کا کیا ہوگا؟ تو اس معاملہ کو ضرور اللہ نے اللہ کے سپرد فرما دیا۔ اور یہی قنطار اور مناسب طریقہ ہے۔

۱۳۰۸۔ ہر نومو لو و فخرت پر پید ا ہوتا ہے، پھر اس کے مال باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا نجوی بنادیتے ہیں۔ جس طرح جانور درست اعضاء والا بچہ جلتا ہے، کہ تم اس میں کوئی تک کتا یا گولی اور مشو کتا دیکھتے ہو؟ بخاری و مسلم، السنن لابی داؤد، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۱۳۰۹۔ کوئی زانی زنا کے وقت مومن نہیں رہتا، اور کوئی چوری کے وقت مومن نہیں رہتا، اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی

کر سکتے تھے۔ اور اللہ کی قسم، یا اپنے حمل (۳) پر زور ہے گا حق تعالیٰ ایک سوار ضحاک سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی اور کے قوف کو اس کی گھیر کے بغیر چلا جائے گا اور بچھڑے سے ٹھوکر لگا کر اس کی گھیر کے بغیر تم مجھ سے باز رہو۔

مسند احمد، الصحيح للبخاری ورحمۃ اللہ علیہ، السنن لابی داؤد، التصحیح للترمذی ورحمۃ اللہ علیہ، بروایت خیاب رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۲۱ ہجری پالی اور ہجری کے پانچ سو سے قبل کروادمان فکر کے باول سے کلمات حاصل کرو۔

التکبیر للطرطوسی ورحمۃ اللہ علیہ، بروایت واللف رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۲۲ ہجری سے ان فقرے کے باول اور زور ملت تختی دیکھ کر اسے مسند احمد، السنن لابی داؤد، بروایت ابی کلبہ

الاکمال

۱۳۲۳ ایمان قیصر کی طرح ہے، جس کو آدمی بھی نہیں سن کر لیتا ہے اور کبھی اتار بھیجتا ہے۔

الحکمہ وابن مرفوعہ عن عبدہ بن عبد اللہ بن خالد بن معقل عن ابیہ بن جندہ

ضعیف روایت ہے۔ المعجم ص ۱۲۴

۱۳۲۴ کوئی زنا کرنے کے وقت مؤمن نہیں رہتا اور کوئی بد چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا اور کوئی کافراقت کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔

الصغیر، للعلی ورحمۃ اللہ علیہ مسند احمد، السنن، الصحيح للبخاری ورحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ اور مسند عبد الرزاق نے اس کا اضافہ کر کے کوئی زنا کرنے کے وقت بھی مؤمن نہیں رہتا۔

۱۳۲۵ کوئی زانیہ کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی چور چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔

الاصطی اللطوفی ورحمۃ اللہ علیہ، بروایت عطاء رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی سعید رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۲۶ کوئی آدمی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی آدمی شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اس حالت میں ایمان اس سے سلب کر دیا جاتا ہے۔ اور اس وقت تک نہیں ادا ہے جب تک کہ وہ توبہ کر لے، پس اگر توبہ کر لیتا ہے (توبہ درجہ اس کی توبہ قبول فرمائیے) اور ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔ العلہ، بروایت ابی حریزہ رحمۃ اللہ علیہ

زنا کے وقت ایمان سلب ہو جانا

۱۳۲۷ کوئی آدمی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی آدمی چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کسی کی ذمی شراب نوشی پر آ کر ڈالنے کے وقت نہ سہرے پتا پس اگر توبہ کر لیتا ہے تو پھر درجہ اس کی توبہ قبول فرمائیے۔ مسند الزہرا، التکبیر للطرطوسی ورحمۃ اللہ علیہ، العطوبہ، من طریق

عکرمہ عن ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ اس پر ابو موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ واپس عمر رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۲۸ کوئی زانیہ کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اس سے ایمان سلب کر دیا جاتا ہے جس کو توبہ کر لیتا ہے تو ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

الاصطی اللطوفی ورحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی سعید رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۲۹ کوئی چور چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی زانیہ کے وقت مؤمن نہیں رہتا، ایمان اللہ کے ہاں اس سے بہت کرم و مہربانی ہے۔ مسند الزہرا، بروایت ابو حریزہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۳۰ جس نے زنا کا ارتکاب کیا اور ایمان سلب کر لیا، جس نے ظہر کر اور چور کے شراب نوشی کی وہ ایمان سے نکل گیا اور جس نے کسی عمل

نئی پڑاؤ ذلہ حلا نکدہ گوہ اس کی طرف سے اس کی طرف سے اٹھائے و تھہ ہے جس کو اہل ایمان سے نکل گیا۔ ان لائق عن شریک غیر معصوم
 ۱۳۳۱ مسلمان و ایمان کی مثال میں گھوڑے کی سی ہے جو اپنے احاطہ میں بندھا ہوا ہے۔ چکر لگا ۳۵ ہے پھر اپنے مرکز کی طرف موڑ ۳۵ ہے۔
 اسی طرف مسلمان بھول سے خطا کر بیٹھتا ہے لیکن پھر ایمان کی طرف رجوع کر لیتا ہے۔ جس کو اپنا خدا ناکر ہو گیا اور معروف و نامتوین کو کھلا کر دے
 میں اجازت، مسند احمد، مسند لابن علی، الصحیح لابن حبان، المعین، شعب، الزیاد، السبع، بروایت ابی سعید محمد بن عبد اللہ
 ۱۳۳۲ مسلمان ایمان کی مثال میں گھوڑے کی سی ہے جو اپنے احاطہ میں بندھا ہوا ہے۔ چکر لگا ۳۵ ہے پھر اپنے مرکز کی طرف موڑ
 کرتا ہے۔ اسی طرف مسلمان کوئی نہ دیکھتا ہے لیکن پھر ایمان کی طرف رجوع کر لیتا ہے۔ جس کو اپنا خدا ناکر ہو گیا اور ایمان
 نیکی و بھلائی کا رخ نہ کر لیتا ہے بلکہ اس کی طرف مناسک رکھتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہما
 اس حدیث کا معنی ہے۔

۱۳۴۳ء کسی نومیں کوں کے ایمان سے بولی گئی تھی یہی حال ملتا۔ اس فرخ کس کا فرزند بولی دھان خرمہ نہیں بکال سکتا۔

۱۳۳۹ - ابنا سوا اللہ ہے ذوالعبر کا رمضان تھا ہے رجب و ابنا سوا اللہ فی جمعہ اترے آبی کسی سو زمین کے سر پر آوارہ کو کر کو کر کے کر رہا ہے۔
 ٹپکن اس کے باوجود چھوڑ دیں۔ یہ سحر کرنے کا سوا تھا۔ اللہ سے مروا توں شہر سے انشا علی فراہم کرنے لگا اور تھوڑے کا پانہ کے

۳۵ جس نے کسی کوٹ کے بغیر اللہ ارادے کے رسول سے بیعت رکھی، وہ جہنم میں سے لڑو اور ان سے بھی بیعت کر لی اور اس پر ہدایت مبینی انقراس نے نزدیک آگ میں ڈالنے کی مخرج جو نکلیا وہ جہنم میں لے آئے ایمان کو مگر یہ جہنم میں فرمایا اس نے ایمان کی پکڑ پائی۔

ہر یک فطرت پر پیدا ہوتا ہے

۱۳۶۔ جو پیدا ہوئے وہ ابھی اٹھادسویں کافروں کے ہاں جسم لے یا مسطرہ کے ہاں آٹا بھڑتہ امام پر ہی پیدا ہوتا ہے۔ لیکن شیاطین ان کے پاس آتے ہیں اور ان کو ان کے دیندہ اہل سنت سے جھگڑاتے ہیں۔ ہمیں یہودیوں اور نصاریٰ کی انجلیوں کا پتہ ہے۔ اور ان کو گندے ساتھیوں پر طعن مہربانوں کو شریک کرنے کا حکم دیتے ہیں جن کے لئے اللہ نے کوئی دلیل کارل نہیں کر لی۔ لیکن حکم مودبت مس وحی اللہ علیہ

۳۳۷۔ ہر انسان کو اس کی ماہ فطرت پر حتم ہے۔ پھر اس کے لئے باپ اس کو سودی و غیرائی و بگوتی دکھاتے ہیں۔ پس اگر ماں باپ مسلمان ہوں تو خود سودی بھی مسلمان بناتا ہے۔ اور اگرچہ جب اس کی ماں اس کو خود دیتی ہے تو جس کو شیطاں شر مکاہ کے پاس چلے گئے۔ ہر سوائے عربیہ ادا اس کے فرزند کے۔ شعب الایمان، بروایت ابو حریرہ و حسن ابن علیہ

۱۴۳۸ ہر مولود و فطرت پر مضحکہ خیز ہے۔ اور اس کے ماں باپ اس کے بددینی و انحراف کو دیکھتے ہیں، ایسے اذیت کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو کیا تمنا اس کوئی ناک کاٹ کر کٹا پاتے ہو؟ بالآخر خود ہی اس کا گریہ، کان و غمیر و کانٹے ڈالتے ہو۔ سو یہ کرم، رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا، رسول اللہ! اگرچہ کچھ نیک کمالات میں وفات دینا اس سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا اللہ غیب نہ نکات و نہ کما نقل کرتے والے تھے۔

۱۳۴۰ - انیس کے افضل لایمین جو نے کی کھاست یہ ہے کہ ان کو اس بات کا کاش یقین : وہ جانتے کہ وہ جہاں بھی : وہ خدا اس کے ساتھ
ہو جگہ : جوت : شعب الايمان : عزالت : عبدلین کھاست : رسی اللہ علیہ

۱۳۶۰ - بغداد کا انقلاب : ارمان یہ ہے کہ اس کاوش یقیناً جو ہم نے گیارہ جہاں بھی ہو، اہل اس کے ساتھ ہر جگہ سونجھا ہے۔

۳۲۱۔ فتنہ کی خبر نے مایوسہ اسلام میں اٹل ہوئے۔ وہ المستعرب حکم کے بموجب عادلین انعام دہی لے کر شہر آئے۔ مایوسہ نے شہر کے لوگوں کے لئے دعا کی کہ ان کو بے گناہ قرار دیا جائے۔

۳۵۲ بیچے اور گئے سائنس، مسلمانوں کے ذہن، انکسار، ظلم، انی، رحمت اللہ علیہ، ہر وہ سب معصومین ماحہ

۱۴۴۰ھ میں جوہاں بیگم نے قلعہ حیدر آباد میں ایک مسجد بنوائی۔ اس کی تعمیر میں جوہاں بیگم نے اپنے خزانے سے بڑی رقم خرچ کی۔ اس مسجد کی تعمیر میں جوہاں بیگم نے اپنے خزانے سے بڑی رقم خرچ کی۔ اس مسجد کی تعمیر میں جوہاں بیگم نے اپنے خزانے سے بڑی رقم خرچ کی۔

۱۳۴۲ - اسلام آباد کے ایک مدرسہ کے طالب علم نے ایک خط لکھا جس میں ان کا کہنا تھا کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ ساتھ اپنے دوستوں کے ساتھ بھی ایک مدرسہ میں داخلہ لے گا۔

[illegible]

۳۶۶ عہد احمدی الخیر للکثیرین۔ وہ ان علیہ السلام کی دعا کو، (عن ابی یوسف) حنفیہ ائمہ علیہم السلام نے اپنے لیے بھی لیا ہے اور ان کے بعد ان کے

۳۰۰ اہل علم و دیوبند سے اس افواجی مجبور وائرین نے نہیں قیود سے زمر کے تمام ہیروان تجوہ اڑیاں لے گئیں۔

۱۳۹۸ - کتب و روزنی انصرافی - مکتبہ اہل سنت و اہل توحید، لاہور، پاکستان

۱۳۶۹: ترمذی ہیئت میں ہے کہ ترمذی نے کہا کہ میری بات میں کسی شخص کو مجھ سے زیادہ اہم قرار دینا جائز نہیں ہے۔ اہل بیت سے جو شخص ملے

۱۳۳۰ء میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کی وفات کے بعد ان کی صاحبزادی نے ان کی جگہ لے لی۔ ان کی وفات کے بعد ان کی صاحبزادی نے ان کی جگہ لے لی۔

۳۵۔ اے اللہ! تم نے اس کو جو کھانا تیار فرمایا ہے، میں نے اس کو بخیر استعمال کیا ہے اور اس کی حکمت کو پہچان لیا ہے۔

اور میں نے سترہ ماہ کی وجہ سے زہر کھایا تھا اس نے کبھی چہرہ نہ دیکھا تھا اس کی اور اس کی مملکت کو کھانے کے لئے مرزا لے گیا اور اسے شہر میں لے گیا۔ یہاں تک کہ اس کی ایک مہلت اور اس کی وجہ سے اس کو کھانا نہ ملا۔ سو جب شہر میں گیا تو اس کی مملکت کے لئے کھانا نہ ملا۔

عبداللہ نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ وہ اس شخص کو دیکھ کر پہچان نہ سکتا تھا۔

1058

٢٥٣٢

۱۳۲۰

نہدیم، پر غائب - اے اللہ! یہی اچھا ہے۔

ایمان تین چیزوں کے مجموعے کا نام ہے

۱۳۶۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ ایمان کس چیز کا نام ہے؟ آپ نے فرمایا قلنی معرفت، انفرادی ایمان اور عمل کا مجموعہ ہے۔ موعود عروس حمدان فی فوائد

۱۳۶۲ اہل بیت رضی اللہ عنہم سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایمان ایمان سے قرار کرتے ہیں میں یقین رکھتا ہوں اور اعتقاد کے ساتھ عمل کیا جائے گا نام ہے۔ علامہ غفرلہ جہاد بن حاتم نے فرمایا ہے۔ اس کی انسانی حیثیت ضعیف ہے۔

۱۳۶۳ از مسند طاہرہ رضی اللہ عنہ ابن مسعود بن عمار بن العارث، اہل طہمان الدارانی سے روایت کرتے ہیں کہ ابو طہمان الدارانی نے کہا میں نے عمار بن مسعود بن عمار بن العارث سے سنا کہ کہتے ہیں میں نے اپنے چچا عبد العارث بن العارث سے سنا کہ فرمادے تھے کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور میں اپنی قوم کے حاضر ہونے والے دیگر فراسیت ساؤن میں حاضر تھا۔ ہم نے حضور ﷺ کو عرض کیا، آپ نے جواب مرحمت فرمایا۔ پھر ہم نے حضور سے گفتگو کی، آپ کو ہماری گفتگو منظور نہ ہوئی تو آپ نے پوچھا تم کون سے قبیلے کے لوگ ہو؟ ہم نے عرض کیا ہم یمن ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہر قول کی ایک حقیقت ہوتی ہے تمہارا اس قول فعال کی حقیقت کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا چند باتیں اس قول کی حقیقت ہیں۔ پانچ کا آپ نے ہمیں حکم فرمایا اور دیگر پانچ میں آپ کے قاصدوں کے ذریعہ معلوم ہو گیا۔ اور آخری پانچ وہ ہیں جن کے ساتھ ہم زمانہ جو حسیات میں متعلق ہو گئے تھے۔ اور ہم اب تک بن باتوں پر عمل فرماتے ہیں اور یہ کیا آپ کی ممانعت فرمادے گی۔ آپ نے اعتقاد فرمایا میری کجی ہوئی پانچ باتیں کوئی ہیں؟ ہم نے عرض کیا آپ نے ہمیں حکم کیا کہ ہم اللہ پر اور اس کے مالک پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولان پر ایمان لائیں اور پانچ میں یہ کہ اچھی اور بدی قدر پر بھی ایمان لائیں۔ آپ نے فرمایا اور وہ پانچ چیزیں ہیں جو قاصدوں نے ہمیں کوئی ہیں؟ ہم نے عرض کیا آپ کے قاصدوں نے ہم کو حکم دیا کہ ہم اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ حق ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور آپ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور یہ کہ ہر فرض نماز کا قدر کر لیں۔ فاضل زکوۃ اور ان کے۔ رمضان کے روزے رکھیں۔ اور اگر جانے کی استطاعت ہو تو بیت المقدج بھی کریں۔ آپ نے ہر چہ امتحان فرماتے ہوئے کہا اور وہ پانچ باتیں کوئی ہیں جن کو تم نے زمانہ جاہلیت میں اپنا یا؟ ہم نے عرض کیا خرافاتی کے وقت شکر کرنا، مصیبت کے وقت سہم کرنا، ملاقات کے وقت حق کو بلا اعتقاد الہی پر راضی رہنا اور دشمنوں پر مصیبت آنے پر بے وقوفی نہ کرنا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یہ تو جو غیہ الہیہ لوگ ہیں۔ ان خصال کو اپنانے سے ممکن ہے کہ موت کی نصیبت پائیں۔ پھر آپ ہماری طرف منکرات ہوئے متوجہ ہوئے اور فرمایا میں مزید پانچ باتوں کی تم کو بطور عام نصیحت کرتا ہوں تاکہ اللہ تمہارا لئے خیر کی تمام خصوصیات مل جائے۔ جن میں چیزوں سے بچنا ہے۔ کہ جس جگہ رہنا پسند کر لیں وہ اس کی تعمیر نہ کرو۔ جو چیز کو کھل کھنڈ سے چھوٹ جانے والی ہے اس میں مقابلہ باندی نہ کرو۔ اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم کو جانا ہے۔ اور اس میں روکتے نہ کرو۔ جس کی طرف تم کو گناہ کرتا ہے اور جہاں نہیں جیتا۔ اور نہ جاتا۔ اللہ و رک للعالمہ

۱۳۶۴ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام ایک امراہ کی صورت میں رسول اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے۔ رسول اکرم ﷺ کی صورت میں ان کو پہچان نہ سکے۔ جبریل علیہ السلام نے کہا اے محمد ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان ہے کہ اللہ پر ایمان آخرت پر ایمان ہو۔ کتاب اللہ پر ایمان ہو۔ رسول پر ایمان بعد الموت پر ایمان لانا، نیز اچھی رشتہ پر بھی ایمان لانا۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا اگر میں ان پر ایمان لے آؤں تو کیا میں اس میں جو چاہوں جو؟ آپ ﷺ نے فرمایا بالکل۔ جبریل علیہ السلام نے کہا آپ نے یہ فرمایا۔ پھر اعتقاد کیا اسلام کیا ہے؟ کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوۃ ادا کرو۔ ریت مت کھا کج کرو۔ صیام رکھو۔

روز سے رکھو۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر میں ان کو بھالوں تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے جی فرمایا۔ پھر استفسار کیا: احسان کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی عبادت میں کرو کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو۔ پس اگر یہ کیفیت نہیں حاصل ہوتی اور تم اللہ کو نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہارا نہیں دیکھ رہا ہے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے جی فرمایا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام لوٹ گئے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کی حاشاں میں لٹے، مگر نہ پاسکے۔ پھر آپ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام تھے۔ تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ ہر بلائیں دوسری روایت کے، تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ بخرو

فصل دوم..... اسلام کی حقیقت کے بیان میں

۱۳۶۵۔ از مسند صدیق رضی اللہ عنہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو اسلام سکھاتے تھے۔ اور فرماتے تھے اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اللہ کی فرض کرو، نماز کو اس کے وقت پر ادا کرو، کیونکہ اس کی کوتاہی میں جلاکت کا اندیشہ ہے۔ اور اپنے نفس کی فحشی کے ساتھ ادا نہ کی ذکوہ کرو۔ اور رمضان کے روزے رکھو۔ اور جس کو خلافت سوچی لی ہو، اس کی سنو اور اطاعت کرو۔

المصنف لعبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، وسنن طبری، الامام، ابن جریر

۱۳۶۶۔ از مسند عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک امراہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہا: امیر المؤمنین! مجھے دین کی تعلیم دیجئے۔ آپ نے فرمایا: کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ مایہ صیام کے روزے رکھو۔ اور تم خابہ کے مکلف ہو، لہذا کسی کے اندرونی معاملات کی نوہ میں نہ پڑو۔ اور ہر ایسی چیز کے اختیار کرنے سے اجتناب کرو جس سے حیا کی جاتی ہے۔ پھر اگر تم اللہ سے ملاقات کرو تو کہہ دینا مجھے ان باتوں کا عمر نے نظم دیا تھا۔

شعب الایمان، الاصبہانی فی الحجۃ

علامہ نسائی نے فرمایا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔ کیونکہ حضرت حسن نے حضرت عمر کو نہیں پایا۔ عیدین عبد الرحمن اسی کے حوالے سے آجود آئے والی سنہ ابن عمر میں یہ حدیث اس مرسل مذکور ہے۔ زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۶۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایمان کی زینت چار اشیا ہیں۔ نماز، زکوٰۃ، جہاد اور امانت داری۔ ابن ابی شیبہ

۱۳۶۸۔ حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک امراہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا، اور کہا: امیر المؤمنین! مجھے دین کی تعلیم دیجئے۔ آپ نے فرمایا: کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ مایہ صیام کے روزے رکھو۔ اور تم خابہ کے مکلف ہو، لہذا کسی کے اندرونی معاملات کی نوہ میں نہ پڑو۔ اور ہر ایسی چیز کے اختیار کرنے سے اجتناب کرو جس سے حیا کی جاتی ہے۔ پھر اگر تم اللہ سے ملاقات کرو تو کہہ دینا مجھے ان باتوں کا عمر نے نظم دیا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے عبد اللہ ان باتوں کو مضبوطی سے تمام کرو۔ پھر جب پروردگار سے ملاقات ہو تو جو جی آئے کہو۔

الکامل لابن عدی ورحمۃ اللہ علیہ، شعب الایمان، الدلائل

ایمان کی مضبوطی چار چیزوں میں

۱۳۶۹۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایمان کی مضبوطی چار اشیا ہیں۔ اپنے وقت پر نماز قائم کرنا، نفس کی رضا و رعبت کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنا، سدا رچی کرنا اور عہد کی پاسداری کرنا۔ سو جس نے ان میں سے کسی کو ترک کر دیا اس نے اسلام کا ایک مضبوط ٹکڑا چھوڑ دیا۔

ابو یعلیٰ الخلیلی فی جزاء من حدیثہ

۱۳۵۰۔ از منہ علی رضی اللہ عنہ حضرت علی و حضرت ابو زبیر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بجا، تین چیزوں پر ہے۔ اہل "لا الہ الا اللہ" موقع کسی گمراہ کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہو۔ اور نہ ان پر شرک کرنے کی شہادت دو۔ اور تھوہر سے منجانب اللہ ہونے کی معرفت۔ خواہ اونچی ہوں یا بری۔ اور یہ کہ جب سے اللہ نے محمد کو مبعوث کیا۔ تب سے آخری مسلم جماعت تک جہاد جاری و ساری رہے گا۔ کسی ظالم کا ظلم اور کسی عادل کا عدل اس کو گزند نہ پہنچا سکے گا۔ الاوسط للفظر ابی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ طبرانی فرماتے ہیں کہ اس روایت کو زری ابن جریج اور ازہری سے اسماعیل کے سوا کوئی اور روایت کرنے والا نہیں ہے۔

عن اسماعیل بن یحیی الدیمی عن سفیان بن سعید عن الحارث عن علی و عن الأوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن سعید بن المسیب عن علی و عن ابن جویع عن ابی الزبیر عن رسول اللہ ﷺ

۱۳۵۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایمان کے قائم ہونے کے تین سہارے ہیں۔ ایمان، نماز اور جماعت۔ پس کوئی نماز ایمان کے بغیر مقبول نہیں۔ پھر جس نے ایمان اختیار کیا، نماز ادا کی، اور جس نے نماز ادا کی، جماعت کے ساتھ شامل ہوا۔ اور جو جماعت سے باشت بجزی جہاد ہوا، اس نے اسلام کا قلاوہ اپنی گردن سے نکال پیچھا کیا۔ میں علی شہید فی ایمان، اللہ اکبر

حدیث کے الفاظ "انما ایمان ثلاثہ" اتنی "کاترجمہ کیا گیا ہے، ایمان کے قائم ہونے کے تین سہارے ہیں۔ ایمانی اُطریقہ کی جمع ہے۔ ایمانی چوبیس کے تین کوئے جن پر باندھ رکھی جاتی ہے۔ اس مناسبت سے اس کاترجمہ سہارا کیا گیا ہے۔ معنادار الصحاح ج ۱ ص ۳۹

۱۳۵۲۔ جناب حارث سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے روایت کی کہ: نماز ایمان کا ستون ہے۔ جہاد اُمل کی کوبان ہے۔ اور زکوٰۃ اس کو پختہ کرتی ہے۔ یہ فرمان آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ ابو یوسف علی ہدیہ

۱۳۵۳۔ از منہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یوزحاص راہی، جس کو حاکم بن عمارہ ۳۵ تھا، نجی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ! میں ایک انتہائی بوڑھا آدمی ہوں اور قرآن سیکھنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ لیکن اس بات کی مین یقین کے ساتھ شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں۔ پھر جرب دو بوڑھا آپ کی خدمت سے اٹھ کر چلا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: آدمی فقیہ ہے، یا فرمایا تمہارا ساتھی فقیہ ہے۔ ابن عساکر

۱۳۵۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم کو حضور ﷺ سے زیادہ سوال کرنے سے ممانعت کی گئی تھی تو ہماری یہ خواہش ہوتی تھی کہ آپ کے پاس کوئی دیہاتی شخص آکر سوال کرے اور ہم بھی اسے سنیں۔ تو ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد! ہمارے پاس حیرانیک قاصد آیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ تم اس بات کا دعویٰ کرتے ہو کہ اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ کیا یہ سچ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ یہ یہانی نے پوچھا: آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ آپ نے فرمایا: اللہ نے۔ یہ یہانی نے پھر پوچھا: زمین کو کس نے پیدا کیا؟ فرمایا: اللہ نے۔ پھر پوچھا: ان پہاڑوں کو ان کی جگہ کس نے نصب کیا؟ فرمایا: اللہ نے۔ پوچھا: اس میں ان منافع کو کس نے رکھا؟ فرمایا: اللہ نے۔ پھر یہ یہانی نے کہا: پس آپ کو اس ذات کی قسم اور اس کا واسطہ! جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا پہاڑوں کو نصب کیا اور ان میں منافع کو رکھا۔ کیا واقعی اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا بالکل۔ یہ یہانی نے کہا: اور آپ کے قاصد کا خیال ہے کہ ہمارے دن و رات میں پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں؟ فرمایا: اس نے سچ کہا۔ یہ یہانی نے کہا: آپ کو اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث فرمایا، کیا واقعی اللہ نے اس کا آپ کو حکم فرمایا ہے؟ فرمایا بالکل۔ یہ یہانی نے کہا: قسم! جس نے آپ کو مبعوث فرمایا، کیا واقعی اللہ نے اس کا آپ کو حکم فرمایا ہے؟ فرمایا بالکل۔ پھر یہ یہانی نے کہا: قسم! جس نے آپ کو مبعوث فرمایا، کیا واقعی اللہ نے اس کا آپ کو حکم فرمایا ہے؟ فرمایا بالکل۔ پھر جب یہ یہانی چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر اس نے سچ کہا ہے تو جنت میں ضرور داخل ہو جائے گا۔ بخرد

۱۳۵۵۔ تم "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ ماہ صیام کے روزے رکھو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتے ہو۔ اور لوگوں کے لئے بھی اس چیز سے کراہت کرو جس سے اپنی ذات کے

لئے کہ بہت کرتے ہیں۔ لکھنؤ کے مولانا رحمۃ اللہ علیہ، روایت جویہ

جیسی منظر... ایک شخص نے آکر حضور ﷺ سے اسلام کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے یہ جواب عطا فرمایا۔

۱۳۷۹ از مسند جہیز پر جہیز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک ایرانی شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے اسلام سکھائیے آپ نے فرمایا: جہیز
اس بات کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ اور صیام کے
روزے رکھو۔ بیت اللہ کا رخ کرو۔ تو ان کے لئے وہی پندہ کر دیا جو انی ذات کے لئے پسند کرتے ہو۔ اور انہوں نے اسے بھی اس چیز سے نراست
کر دیا جس سے اپنی ذات کے لئے کہ بہت کرتے ہو۔ اس میں حیرت

۱۳۸۰ از مسند شمس بن معاذ یہ المیر کی سکیم رضی اللہ عنہ میں معاویہ سے مروی ہے کہ وہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول
اللہ! ہمارے وہ آپ کو اس بات کے ساتھ سمجھوتہ کیا ہے کہ فرمایا یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز قائم کرو،
زکوٰۃ ادا کرو اور ہر مسلمان کی جان و مال دوسرے مسلمان کے لئے حرام ہے۔ اس سکیم میں معاویہ یہ تیرا دین ہے۔ تو جس میں بھی ہو یہ جہیز۔
کافی ہے۔ صلوات علیہ

دوسروں کے لئے وہی پندہ کر دیا جو اپنے لئے پسند ہو

۱۳۸۱ از مسند سر تہ رضی اللہ عنہ میں مالک بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور ﷺ سے تھو
سوال کرنے کی غرض سے حاضر ہوا مجھے بتایا گیا کہ آپ میدانِ عرفات میں ہیں۔ میرا آپ کے پاس پہنچا اور اونٹنی کی مہار میں نے تھو
ٹی۔ آپ کے ساتھ اب یہ یاد کر رکھو جو پہنچے اگر آپ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور معلوم ہو کہ اس کی کیا عادت ہے؟ پھر میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ! مجھے ایسا کوئی عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت سے قریب تر اور جہنم سے بعید کر دے؟ آپ نے فرمایا کہ چھوڑ دو مجھے یہ بات کہی ہے،
مگر حقیقت یہ بہت بڑی اور عظیم بات ہے۔ پھر آپ نے کچھ حکومت اختیار کیا اور پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ کر فرمایا تم اللہ کی عبادت
کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، صیام کے روزے رکھو۔ انہوں نے اسے اپنے
لئے چاہے ہو۔ اور جو بات کہو ان کو سننے کے لئے پسند کرتے ہو لوگوں کے لئے بھی اس کو چھوڑ دو۔ اب باقی کیا رہا چھوڑ دو۔ اس سوسر

۱۳۸۲ از مسند عبد اللہ بن العنبر عبد اللہ بن عامر السخنی سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے متعلق خبر ملی کہ میں آپ کی تلاش میں تھا۔ کسی
نے مجھے بتایا کہ آپ ﷺ دہلی میں ہیں۔ میں آپ کے پاس پہنچا اور آپ کی ساری کی گھل میں نے تھو
ٹی۔ پھر میں نے کہا میں آپ سے دو چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا یہ کہ مجھے کیا چیز جہنم سے نجات دلائے گی اور کیا چیز جنت میں داخل
کا سبب بنے گی۔ پھر آپ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ چھوڑ دو مجھے یہ بات کہی ہے مگر حقیقت یہ بہت بڑی اور عظیم بات
ہے۔ اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، صیام کے روزے رکھو۔ اور انہوں نے
سوال کیا اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی ان کے ساتھ بھی کرو۔ اور جو بات کہو ان کو سننے کے لئے پسند کرتے ہو لوگوں کے لئے بھی اس کو چھوڑ دو۔
اب ساری کا راستہ چھوڑ دو۔ علیہ السلام

۱۳۸۰ از مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دین پانچ اشیاء کا نام ہے۔ ان میں سے
اللہ کی کوہماری کے بغیر جو نہ فرمائیں گے اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اس کے بندے ہیں۔
نور اللہ پر اس کے ملائکہ پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر اور جنت و جہنم پر اور اس موت کے بعد ایک مرتبہ اور بار و نصاب سے دین و ایمان
لائے یہ ایک چیز ہوئی۔ اور دوسری نماز ہے اور سچا گمانہ نور اسلام کا ستون ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان کو دوزخ و جہنم کو ان کے ہے کہ بغیر قبول نہ
فرمائیں گے۔ اور جس نے ان کو اچھا نہ دیا لیکن رمضان کے روزے جو چھوڑ کر دینے جب بھی اللہ تعالیٰ ان کو قبول نہ فرمائیں گے۔

دیکھا کریں۔ جس نے اسلام کے ساتھ کسی کو شریک یا اللہ کا کوئی کمال نہیں دیا اور میرا یہ دیکھنا ہے، اس پر مجھ سے سوال کرتے جا کر میرے ہندوں کو محنت پہنچے دی یا نہیں؟ جس قوم میں سے ماضی میں غائبین کی دعوت پہنچا دیں، اور تم قوم امت کے روز موعودوں پر نہیں بولے ہو؟ ہائے جاؤ گے، جس سب سے پہلے جو کسی بڑے کے بارے میں سوچی کیا بولے گا؟ وہ اس اور باتوں میں اس نے کیا یہ رسول اللہ کیا یہ عبادتیں ہیں؟ اگر یہاں اور تمہیں ہوتے یہ تمہیں کافی سونا، اور تم اس حالت میں جمع کئے جاؤ گے؟ کچھ قریش سے منہوں کے کل آئیں گے اور جو کچھ سونے پر اور چھ سواریوں کو آئیں گے۔ شعب الاسد

۱۳۵۳ عروجین روئے، معاویہ بن جحیم انشیرینی سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ذات کی جس نے آپ کو حق اور دین حق کے ساتھ مبعوث کیا کہ میرا آپ تک اس وقت تک نہیں آیا جب تک کہ نبی آدمی جانوں اور اس کا حق اقلیدوں کے شر پر اور ملک نہیں دیا کہ میں آپ کی امت پر عروسی خواہر نہ آپ پر ایمان لادوں گا اور آپ کی خدمت میں بھی نہ کروں گا۔ میں آپ کو خدا کا ارادہ دیتا ہوں کہ مجھے بتائیے کہ اللہ نے آپ کو کس وقت کے ساتھ مبعوث کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تم سے ساتھ ہے۔ میں نے پوچھا: اسلام کیسے؟ فرمایا: یہ تم اپنی ذات اللہ کے سرور کرو۔ اس کے لئے اپنے کلمہ کو فارغ کرلو۔ پوچھا: پھر اللہ کی دینی قائم ہو جائیگی۔ میں نے پوچھا: جب تم کو کلمہ ملے تو ان کو کلمہ دے اور جب تمہیں کلمہ ملے تو انہیں کلمہ دے۔ پھر یہ کہ مارو۔ براہمات نبواہر سے جانی حضرت باقرہؑ اور جبرائیلؑ سے صحبت کر لے۔ پھر اللہ سے عہد و پیمان بھی لے لی ہیں۔ پھر آپ پہنچے تھے شام کی طرف ٹھکانے ہوئے فرمایا کہ تمہیں اس سوار، چوہل اور سرور چوہل کے ساتھ ہیں۔ ان کے پاس ہے۔ اور اس چیز کو دیکھ کر کہ اگر وہ اس کی زبان ہوئی۔ تکرر

۱۳۵۴ حضرت قنارہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہمیں ذکر کیا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی انقلاب فرماتے تھے کہ: اسلام کے منصب پر اترے۔ **واللہ اللہ شہادت**، نماز کے محرمات کو قنارہؑ، اگر اللہ اللہ کے قائم کر دے مسلمان کا کلمہ کی ان وقت تک کہ یہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیام کرے۔ مروی ہے کہ میں آپ ﷺ کے طرفہ از طرفہ کے درمیان عداوت میں نے آپ کی ذات کی مکمل قیام کی اور مجھے اسے مکمل بددینے جو مجھے ہمت سے قریب اور انہر سے دور کر دے نظر ملایا اگرچہ فوجی فوجی ہوتی ہے، عمر اور حقیقت پر بہت برائی اور تمہیں بات ہے۔ لفظ قنارہؑ تم سرور لایسہ زکوۃ و کرو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ اور لوگوں کا دوست بننے کے لئے پسند کرتے ہو اوقات ان کے ساتھ بھی کرو۔ اور جو بات کہ لوگوں سے اپنے سے ناپسند کرتے ہو انہوں کے لئے بھی اس کو پھرو۔ اس بات کو کہ کلام نبویؐ اور اس حور

فصل سوم۔ ایمان کے بڑی معنی اور حصوں کے بیان میں

۱۳۵۶ ارمنہ محمد بن عبد اللہ بن مسعود بن اصحاب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس حاضر رہے۔ اور کہا کہ اللہ کی قسم اس کو آپ سے محبت نہ ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس سے ذریعہ اس کی ذات سے اس کے دل سے نہ آیا اور مجھ سے جدا نہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم آپ مجھے میری جان اور دین سے لے لے لو۔ **توبہ۔** ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۵۷ ارمنہ علی رضی اللہ عنہ، از ابوہ الرضی سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف ٹھکر کرنا اور اسے لگانے امیر المومنین بن کر گیا ہے۔ **فرمایا:** ایمان چار چیزوں پر قائم ہے: ہجر اعدائے یقین اور جہاد۔ شعب الإیمان

۱۳۵۸ قتیبہ بن جابرؑ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف ٹھکر کرنا اور اسے لگانے امیر المومنین بن کر گیا ہے۔ **فرمایا:** ایمان چار چیزوں پر قائم ہے: ہجر اعدائے یقین اور جہاد۔ شعب الإیمان

۱۳۵۹ کیا ہے؟ **فرمایا:** ایمان چار چیزوں پر قائم ہے: ہجر اعدائے یقین اور جہاد۔ شعب الإیمان

۱۳۶۰ کیا ہے؟ **فرمایا:** ایمان چار چیزوں پر قائم ہے: ہجر اعدائے یقین اور جہاد۔ شعب الإیمان

۱۳۶۱ کیا ہے؟ **فرمایا:** ایمان چار چیزوں پر قائم ہے: ہجر اعدائے یقین اور جہاد۔ شعب الإیمان

۱۳۶۲ کیا ہے؟ **فرمایا:** ایمان چار چیزوں پر قائم ہے: ہجر اعدائے یقین اور جہاد۔ شعب الإیمان

۱۳۶۳ کیا ہے؟ **فرمایا:** ایمان چار چیزوں پر قائم ہے: ہجر اعدائے یقین اور جہاد۔ شعب الإیمان

۱۳۶۴ کیا ہے؟ **فرمایا:** ایمان چار چیزوں پر قائم ہے: ہجر اعدائے یقین اور جہاد۔ شعب الإیمان

۱۳۶۵ کیا ہے؟ **فرمایا:** ایمان چار چیزوں پر قائم ہے: ہجر اعدائے یقین اور جہاد۔ شعب الإیمان

۱۳۶۶ کیا ہے؟ **فرمایا:** ایمان چار چیزوں پر قائم ہے: ہجر اعدائے یقین اور جہاد۔ شعب الإیمان

۱۳۶۷ کیا ہے؟ **فرمایا:** ایمان چار چیزوں پر قائم ہے: ہجر اعدائے یقین اور جہاد۔ شعب الإیمان

۱۳۶۸ کیا ہے؟ **فرمایا:** ایمان چار چیزوں پر قائم ہے: ہجر اعدائے یقین اور جہاد۔ شعب الإیمان

۱۳۶۹ کیا ہے؟ **فرمایا:** ایمان چار چیزوں پر قائم ہے: ہجر اعدائے یقین اور جہاد۔ شعب الإیمان

۱۳۷۰ کیا ہے؟ **فرمایا:** ایمان چار چیزوں پر قائم ہے: ہجر اعدائے یقین اور جہاد۔ شعب الإیمان

کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں آیا اور استشہاد کیا کہ یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ فرمایا صبر و تقویٰ۔
استشہاد کیا یا رسول اللہ! کونسا اسلام افضل ہے؟ فرمایا وہ جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذا سے مسلمان محفوظ رہیں۔ استشہاد کیا یا رسول اللہ! کونسی
ہجرت افضل ہے؟ فرمایا: جو برائیوں سے ہجرت یعنی کنارہ کشی کر لے۔ استشہاد کیا یا رسول اللہ! کونسا جہاد افضل ہے؟ فرمایا: جس میں خون بہہ
پڑے اور گھوڑا زخمی ہو جائے۔ استشہاد کیا یا رسول اللہ! کونسا صدق افضل ہے؟ فرمایا: کم میں سے بھی خرچ کرنا۔ استشہاد کیا یا رسول اللہ! کونسی نماز
افضل ہے؟ فرمایا: جس میں قیام طویل ہو۔ الکبیر للفظ ربی ورحمة اللہ علیہ، شعب الإیمان

۱۴۰۱۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا ایمان کی بلندی چار چیزوں میں ہے: حکم الہی پر صابر رہنا، قضاء پر راضی رہنا، توکل
میں اغماض رکھنا اور رب کے آگے جھکا رہنا۔ ابن عساکر

۱۴۰۲۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ ایمان کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا:

تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو! اور تمہارے نزدیک اللہ اور اس کا رسول ان کے سامنے ایک سے زیادہ محبوب
ہوں۔ اور تمہیں آگ میں مل جانا اس سے کہیں زیادہ محبوب ہو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، اور کسی سے بھی خواہ وہ غیر صاحب نسب ہو،
اللہ ہی کے لئے محبت کرو۔ پس جب تم اس حال کو پہنچ جاؤ کہ تو یقیناً ایمان تمہارے دل میں یوں داخل ہو جائے، جس طرح کہ پتے دن میں
پیا سے کو پانی کی محبت دل میں گھر کر جاتی ہے۔ ابن عساکر

۱۴۰۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا ایمان افضل ہے؟ فرمایا اللہ پر ایمان لاؤ
پوچھا گیا پھر کیا افضل ہے؟ فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ۔ پوچھا گیا پھر کیا؟ فرمایا: گناہوں سے پاک شیخ۔ السنی

فصل چہارم..... شہادتین کی فضیلت میں

۱۴۰۴۔ از مسند صدیق رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب رسول ﷺ حضور ﷺ کی وفات پر سخت غمزدہ اور افسوسناک تھے
حتیٰ کہ لوگ طرح طرح کے وساوس کا شکار ہو رہے تھے۔ میں بھی انہی میں سے تھا۔ میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ نے اپنے نبی کو
افعال اور میں اس دین کی نجات کے متعلق سوال نہ کر سکا! ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس بارے میں سوال کر چکا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ
مجھے سے جس نے وہ کلمہ قبول کر لیا ہو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا لیکن انہوں نے انکار فرمایا تھا۔ پس وہی اس دین کی نجات ہے۔

ابن سعد، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، المسند لأبی یعلیٰ فی الأفراد، الضعفاء للعلیانی، رحمة اللہ علیہ، شعب الإیمان، السنن لسعید
۱۴۰۵۔ عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے دل میں یہ تمنا تھی کہ کاش میں آپ ﷺ سے سوال کر لیا ہوتا کہ شیطان ہمارے دلوں
میں جو جو سے ڈالتا ہے اس کے لئے کیا چیز نجات دہندہ ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس بارے میں آپ سے پوچھ
چکا ہوں! آپ نے فرمایا تھا کہ اس کی نجات یہ ہے کہ تم وہی کلمہ کہو۔ جس کا میں نے اپنے چچا کو ان کی موت کے وقت حکم دیا تھا کہ اس کو کہہ دیں
غمر انہوں نے نہیں کیا۔ مسند احمد، المسند لأبی یعلیٰ، السنن لسعید

۱۴۰۶۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس بات کی نجات کس چیز میں ہے جس میں ہم ہیں؟ فرمایا:
جس نے لا الہ الا اللہ کی شہادت دیدی۔ یہی اس کے لئے نجات ثابت ہوگا۔

المسند لأبی یعلیٰ، ابن مسیح، الضعفاء للعلیانی، الدار القطبی فی الأفراد
۱۴۰۷۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ نفل کر جاؤ اور لوگوں میں منادی کرو کہ جس نے شہادت دی
کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس کے لئے جنت واجب ہوگی! اس نفل کو مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے طے اور مجھ سے سوال کیا تو
میں نے خبر دیدی لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ﷺ کے پاس وہاں جائیں اور آپ ﷺ سے کہیں کہ لوگوں کو نفل کرنے دیجئے کیونکہ مجھے خوف

۱۳۱۳۔ از مسند عمر رضی اللہ عنہ بنی عقباب جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب سے سنا وہ دوسری میں عید اللہ کو فرما رہے تھے کہ کیا بات ہے کہ جب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ہے میں تجھیں پر آئندہ وہاں اور پریشان نہ رہوں؟ شاید تمہیں اپنے چچا زاد بھائی کی مہرت سے کوئی ترس ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ محاذ اللہ کی بات نہیں کی۔ بلکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں ایک یہ فکر ہوتا ہوں کہ جو شخص موت کے وقت میں آکر ہے وہ وہاں نکلے وقت ایسا ہی دوں اور تیری عمر میں نہ رہے اور وہ دگر تیرے سے روزانہ کے لئے پریشان ہوگا۔ لیکن پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں پوچھ نہ سکا، اور نہ آپ نے مجھ کو اس کی خبر دی تھی بلکہ ایک وقت میرے بچے پریشان کن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دگر میں بہانہ ہوں۔ حضرت عمر کے کہنا شروع کے لئے اس پر تمام حرمیں ہیں۔ دو کونسا فکر ہے؟ فرمایا وہ کسی لالہ الاغلیہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کو پیش کیا تھا۔ حضور رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ نے کیا کہا۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، السنن، المسند لابی یعلیٰ، القاری لطیف فی الاثر، المعرف لابی نعیم رواہ مسند احمد، المسند لابی یعلیٰ، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، المعجم، السنن، مسند، عمر طلحہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
 کیا آپ کو چچا کوئی مہرت سے کوئی ترس ہے؟ اس سے خلافت ابن عمر رضی اللہ عنہ مراد ہے۔

۱۳۱۵۔ حرمین سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے: ہاں تاکہ میں ایک ایسا فکر ہوتا ہوں کہ کوئی بندہ جہنم سے اسی کو نکلیں کہتا کہ وہ مجھ ہی پر مر جائے مگر اللہ اسکو جہنم کی آگ پر حرام فرما دیں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ وہ کونسا فکر ہے؟ فرمایا اگر خلاص ہے جو اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لئے لایا کہ کونسا اور وہ کسی فکر کو توئی ہے، جس پر اللہ نے نبی کے لئے چچا کو طالب و اسرار کیا۔ وللاہ الاغلیہ کی شہادت ہے۔

مسند احمد، المسند لابی یعلیٰ، المشافعی، ابن جریر، الصحيح لابن حبان، بحاری، مسند، السنن، مسند احمد، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، المعجم، السنن، مسند، عمر طلحہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
 ۱۳۱۶۔ یحییٰ بن علی بن محمد بن عبد اللہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبد اللہ کو نکلیں والی روکھا۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں ایک ایسا فکر ہوتا ہوں کہ چچا ہوں اور اس کی روایت کے مطابق میں ایسے کلمات بولتا ہوں کہ کوئی بندہ دوست کے وقت میں کہتا کہ اس کو کشادگی مل جاتی ہے۔ اور وہ دوسری روایت کے مطابق اللہ اس کو سمیرت سے نجات دے گا اور اس کی عمر فرما دے گی۔ اور اس کی وجہ سے اس کا چچا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہو جائے۔ اور وہ خوش کن بن جائے۔ لیکن میں اس کے بارے میں قسمت سے سوال نہ کر سکا۔ حتیٰ کہ آپ کی وفات ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ کونسا فکر ہے؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا کوئی فکر میں سمیرت سے بچتا ہے؟ ہوس کی طرف، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کو ان کی موت کے وقت ہاں تھا حضرت طلحہ بن کلاب نے ہاں وہی اللہ کی قسم ہاں وہی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وللاہ الاغلیہ ہے۔

مسند احمد، المسند لابی یعلیٰ، ابن جریر، الصحيح لابن حبان، بحاری، مسند، السنن، مسند احمد، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، المعجم، السنن، مسند، عمر طلحہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
 ۱۳۱۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد فرمایا کہ میں لوگوں میں سناؤں احسان کروں کہ میں نے خلاص کے ساتھ اس بات کی شہادت دینی کہ اللہ کے ہوا کوئی محبوب نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی نہ سمجھی نہیں اور جنت میں داخل ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو دگر غدار کر کے دیکھنا میں نے تو آپ نے فرمایا پھر کچھ نہ۔

مسند احمد، المسند لابی یعلیٰ، ابن جریر، الصحيح لابن حبان، بحاری، مسند، السنن، مسند احمد، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، المعجم، السنن، مسند، عمر طلحہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
 ۱۳۱۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اللہ کو فرماتا ہوں کہ میں اللہ سے ہر وقت یہ کیا بات ہے کہ میں کوئی بیٹا بن دیا گیا کہ وہ اپنے چچا کوئی ایسا مہرت دے گا اور کوئی ہے؟ حضرت عمر نے عرض کیا ہاں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں ایک فکر ہوتا ہوں کہ چچا ہوں اور اس کی روایت کے مطابق میں ایسے کلمات بولتا ہوں کہ کوئی بندہ دوست کے وقت میں کہتا کہ اس کو کشادگی مل جاتی ہے۔ اور وہ دوسری روایت کے مطابق اللہ اس کو سمیرت سے نجات دے گا اور اس کی عمر فرما دے گی۔ اور اس کی وجہ سے اس کا چچا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہو جائے۔ اور وہ خوش کن بن جائے۔ لیکن میں اس کے بارے میں قسمت سے سوال نہ کر سکا۔ حتیٰ کہ آپ کی وفات ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ کونسا فکر ہے؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا کوئی فکر میں سمیرت سے بچتا ہے؟ ہوس کی طرف، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کو ان کی موت کے وقت ہاں تھا حضرت طلحہ بن کلاب نے ہاں وہی اللہ کی قسم ہاں وہی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وللاہ الاغلیہ ہے۔

کے ساتھ چل دیے۔ آپ عتبان بن مالک کے گھر پہنچ کر اندر آنے کے لئے اجازت طلب کی۔ پھر اجازت ملنے پر اندر داخل ہو گئے۔ پھر قرآن مجید سے قبل دریافت کیا کہ تم کہاں مجھ سے نماز پڑھوانا چاہتے ہو؟ حضرت عتبان کہتے ہیں میں نے اپنی مطلوبہ جگہ کی طرف اشارہ کر دیا۔ پھر نماز سے فراغت کے بعد ہم نے آپ کو خرمیرہ گوشت اور آنے سے تیار شدہ کھانے پر روک لیا، جو ہم نے آپ کے لئے تیار کیا تھا۔ پھر اہل محلہ کو بھی آپ کی آمد کی اطلاع ہو گئی اور آپ سے ملاقات کی خواہش میں لوگوں کا حتم فیض ہو گیا۔ حتیٰ کہ گھر لوگوں سے بھر گیا۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا مالک بن النضر بن النضر کہاں ہے؟ مجمع میں سے ایک شخص نے کہا وہ منافق آدمی ہے، اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ایسا مت کہو، کیونکہ وہ لا الہ الا اللہ کا قائل ہے اور اس کے ساتھ اللہ کی رضا کا استلاش ہے۔ لوگوں نے کہا ہم تو رسول اللہ کے چہرے اور اس کی باتوں کو منافقین ہی کی طرف مائل دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا کہنا مناسب نہیں، کیونکہ وہ لا الہ الا اللہ کا قائل ہے اور اس کے ساتھ اللہ کی رضا کا طالب ہے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! بے شک۔ پھر آپ نے فرمایا قیامت کے روز کوئی شخص اللہ کی رضا کے لئے لا الہ الا اللہ کہتا ہوا نہ آئے گا مگر اس کو آگ پر حرام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ لعنہ علیہ۔

۱۳۲۳۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے خبر دی کہ لا الہ الا اللہ کا قائل کوئی شخص جہنم میں نہ داخل ہوگا۔

رواہ ابن عساکر

۱۳۲۵۔ اسے ابو ذر لوگوں میں خوشخبری پہنچا دو کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا جنت میں داخل ہو جائے گا۔

ابو داؤد الطیالسی، بیروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

فضائل الایمان متفرقہ

۱۳۲۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہم اور تم پہلے نبی عبد مناف کہلاتے تھے آج سے ہم فقہ بنی عبد اللہ ہیں۔

التبریزی فی الاقباہ

۱۳۲۷۔ از مسند حسین بن عوف الکعمی، حسین بن عوف الکعمی سے روایت ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس جمعہ کے روز پہنچے تو آپ ﷺ نے ہم سے سوال کیا کہ ہم کون ہیں؟ ہم نے عرض کیا بنی عبد مناف۔ آپ نے فرمایا جس قریشی عبد اللہ یعنی اللہ کے بندے ہو اور اب آباد و اجداد پر فخر کرنا ترک کرو! لکیر للظہر الخی وحیہ اللہ علیہ، بروایت جہم البلوئی

۱۳۲۸۔ از صدیق رضی اللہ عنہ۔ طارق بن الشہاب رافع بن الثعالی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے اپنے نبی کو جہایت دے کر مبعوث فرمایا، لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔ بعض تو ایسے ہیں کہ وہ اسلام میں داخل ہوئے تو اللہ نے ان کو جہایت سے نوازا اور بعض ایسے ہیں کہ ان کو اسلام میں تلواریں کے ذریعہ مجبور کیا گیا پھر اللہ نے اسی کی بدولت ان کو ظہر و قلم کا نشانہ بننے سے انان بخشی، اور یہ سب اللہ کے احوال و انصاف ہیں، اور اللہ کے عباد اور ذمہ میں اللہ کے ہمسائے ہیں۔ اور جو ان پر ظلم کرے گا وہ درحقیقت اللہ کے ذمہ

کو توڑنے والا ہوگا۔ ابن زہویہ، ابن ابی عاصم، البیہقی، ابن حزمیہ

۱۳۲۹۔ سعید بن عامر جویریہ بن اسماء سے روایت کرتے ہیں کہ کسی یوم ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ابو سفیان سے سخت کلامی ہو گئی۔ ابو قافہ والد ابی بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کیا کہتے ہو ابو سفیان کو؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اباجان اللہ نے اسلام کے ذریعہ بعض گھرانوں کو جہایت سے سرفراز فرمایا، اور بعض کو پست و رسوا کیا۔ سو میرا گھرانہ گھرانوں میں شامل ہے، جن کو رفعت عطا کی گئی۔ اور ابو سفیان کا گھرانہ گھرانوں میں ہے۔ جن کو اللہ نے پست و رسوا کیا۔ ابن عساکر

۱۳۳۰۔ ابو بکر غفیر بن ابی وہب سے مروی ہے کہ قبیلہ خولان کا ایک شخص اسلام سے شرف ہو گیا تو اس کی قوم نے اس کو ظہر میں داخل کرنا چاہا اور اس پر ظلم دیا۔ حتیٰ کہ اس کو آگ میں ڈال دیا، لیکن ان کے جسم کے ذقن دو حصے مل سکے جن کو پہلے وضو کا پانی مس نہ ہوا تھا۔ وہ

جنت کے تمام دروازے کھول دیے ہیں، جس سے وہ چاہے داخل ہو جائے اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گئے تو میں آپ ﷺ کے سامنے رخ پر بیٹھ گیا۔ لیکن آپ ﷺ نے مجھ سے اپنا رخ نہ کیا موز لیا۔ میں پھر سامنے آ گیا آپ ﷺ نے پھر پھر اللہ کی موز لیا کی مرتبہ ایسا ہوا آخر چوتھی مرتبہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے مال باپ آپ پر قربان ہوں، آپ مجھ سے بدنی کیوں فرما رہے ہیں؟ پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تجھے ایک محبوب ہے یا ہمارا؟ پھر میں نے یہ صورت حال دیکھی تو میں لوٹ گیا۔

رواہ ابن عساکر

۱۳۴۵۔ عمرو بن مروان لکھی فرماتے ہیں: قبیلہ قنصلہ کا ایک شخص حضور انور ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں شہادت دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں، اور یہ چکا نہ نماز ادا کروں، اور اسی زکوٰۃ کروں، ماہِ صیام کے روزے رکھوں اور اس کی راتوں میں قیام کروں تو میں کون ہوں گا؟ فرمایا تم صدیقین اور شہداء میں شامل ہو جاؤ گے۔ یا فرمایا جو اس حالت میں وفات پا جائے دو صدیقین اور شہداء میں شامل ہوگا۔ ابن مندہ، ابن عساکر، ابن الجارود

۱۳۴۶۔ از مسند کعب رضی اللہ عنہ بن مالک: کعب رضی اللہ عنہ بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے انیس اور اوس بن اللہ ثانی کو ایام تشریق میں یہ پیغام دے کر اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ "جنت میں مومن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔ اور ایام مثنیٰ"۔ اور بمطابق دوسری روایت کے ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔ ابن جریر، ابو نعیم

۱۳۴۷۔ از مسند معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل: معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل سے مروی ہے کہ میں ایک گدھے پر، جس کا نام عقیق تھا، رسول اکرم ﷺ کے پیچھے سواری تھا۔ حضور ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا بندہ پر کیا حق ہے؟ عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اللہ کا بندہ پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی پرستش کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ جو اس کے ساتھ شرک نہ کرتا ہوں کو اپنے عذاب سے مامون رکھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ سناؤں؟ فرمایا ہاں کو خوشخبری مت سناؤ، ممکن ہے کہ وہ اپنی پراختا دو بھروسہ کر کے بیٹھ جائے۔ ابن عساکر

۱۳۴۸۔ از مسند ابی نعیم الحنفی۔ ابی نعیم الحنفی سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ایک غزوے واپس تشریف لائے۔ اور مسجد میں داخل ہو کر وہ گانہ ادا کیا، اور آپ کو یہ بات محبوب تھی کہ جب بھی سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد جا کر دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ پھر حضرت فاطمہ کے ہاں تشریف لے جاتے وچھارہ رات طہرات کے ہاں جاتے۔ تو اسی طرح ایک مرتبہ سفر سے واپس کے بعد حضرت فاطمہ کے ہاں ازواجِ مطہرات سے فتن تشریف لے گئے۔ پہنچے تو دروازے پر ہی حضرت فاطمہ سے سامنا ہو گیا۔ حضرت فاطمہ آپ ﷺ کے چہرہ انور کو بوسہ دینے لگیں، اور دوسرے الفاظ میں آپ ﷺ کے وہاں منہ مبارک اور آنکھوں کو بوسہ دینے لگیں۔ اور ساتھ میں رونے لگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے کیوں درہی ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میں دیکھ رہی ہوں کہ فقر والہاں کی وجہ سے آپ کا چہرہ انور فتن ہو گیا ہے۔ اور آپ کے کپڑے بھی بوسیدہ ہو چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ! امتِ رسول اللہ کے خیر سے والہ کو ایسے امر پر مہموت فرمایا ہے کہ روئے زمین پر کوئی ایسا گھریا نہیں رہے گا نہ چکانہ پکانہ مگر اللہ اس میں اسلام کو ضرور داخل فرما دیں گے۔ معزز کی عزت کے ساتھ، اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ۔ حتیٰ کہ یہ اسلام وہاں تک پہنچے گا، جہاں تک کہ رات اپنے تاریکی کے پردے ڈالتی ہے۔

الکسر للطبری ہی و حمة اللہ علیہ، الحلبي، المستدرک للحاکم

۱۳۴۹۔ از مسند ابی الدرداء رضی اللہ عنہ: کثیر بن عبد اللہ ابی الدرداء سے اور وہ حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور پھر اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا تھا تو اللہ پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمائے خواہ اس نے ہجرت کی ہو یا اپنے شہر میں۔ بمطابق دوسرے الفاظ کے: اسی روز میں میں وفات کر گیا ہو جہاں اس کی ماں سے اس کو ختم دیا تھا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم لوگوں کو خوشخبری نہ پہنچا دیں؟ فرمایا: جنت میں سو مرتبہ ہیں ہر دو مرتبوں کے مابین زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے۔ اللہ نے ان مراتب کو اور خدا کے عاجلین کے لئے تیار کیا ہے۔ مجھے مائتین ہشتات کا خوف ہے۔ اور میں اس قدر سواریاں بھی

نہیں پاتا کہ سب کو مہیا کر دوں، اور ان کو میرے جہاں میں جانے کے بعد پیچھے رہ جانے پر گرائی بھی گزرے گی۔ اگر یہ باتیں نہ ہوتیں تو میں کسی غزوہ سے بھی پیچھے نہ رہتا۔ اور میری تمنا ہے کہ میں رام خدا میں داخل ہو جاؤں پھر زندگی کے طے پھر جس ہو جاؤں۔

السالی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن عساکر

۱۳۵۰۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ایک حدیث بیان کرنے سے یہ خوف مائع ہے کہ کہیں تم سعی و عمل میں نرم ہوتے نہ پڑ جاؤ، وہ حدیث یہ ہے کہ میں تم کو خوشخبری سنا تا ہوں کہ "جو اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ وہ جنت میں ضرور داخل ہو جائے گا۔" ابن عساکر

۱۳۵۱۔ از مسند بدیل بن ورقاء۔ سلمہ کہتے ہیں میرے والد بدیل بن ورقاء نے ایک خط حوالہ کر کے فرمایا: اے فرزند یہ رسول اللہ کا خط ہے، اگر تم اس کو محفوظ رکھو تو تم ہمیشہ خیر و بھلائی میں رہو گے۔ جب تک کہ یہ اللہ کا نام تمہارے درمیان موجود ہے۔ قال ابن ابی عاصم لسا عبد الرحمن ابن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بشر بن عبد اللہ عن ابیہ عبد اللہ بن سلمہ ابن بدیل بن ورقاء۔ حدیثی ابی عن ابیہ عبد الرحمن بن بشر بن عبد اللہ عن ابیہ عبد اللہ بن سلمہ عن ابیہ سلمہ قال..... الخ

۱۳۵۲۔ جمیل الدارمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی سفرد پیش تھا تو فرمایا: تم رات کی تاریکی میں سفر جاری رکھیں گے، لہذا ہمارے ساتھ کوئی لاغر سواری یا ازیل سواری والا ہر کا پ نہ ہو۔ لیکن اس کے باوجود ایک شخص ایک ازیل ناقہ پر ہمارے ساتھ ہو گیا۔ اور انجام کاری ناقہ نے اس کو پھینکا اور گر دیا اور اس کی ران ٹوٹ گئی۔ پھر اسی تکلیف میں وہ چل بسا۔ آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ ادا کی اور بال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت کسی عاصی کے لئے حلال نہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، بروایت زیاد بن نعم

۱۳۵۳۔ عمارہ بن حزم، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: جو شخص ایمان کی چار چیزوں کے ساتھ آیا، وہ مسلمانوں میں شمار ہوگا اور جو کسی ایک کو ترک کر آیا، اس کو باقیہ تین کوئی نفع نہ دیں گی۔ میں نے حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا وہ کیا ہیں؟ فرمایا نماز، روزہ، صوم و رمضان اور حج۔ ابن عساکر

۱۳۵۴۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر بھر کا پ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میرے ساتھ خلوت میں ہوتے ہو تو مجھ سے سوال کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ اہم ہیں، پھر فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی پرستش کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ آپ نے پھر فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ جب بندے یہ کام کر لیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ ہے کہ وہ ان کو جنت میں داخل فرما دے۔ ابن عساکر

۱۳۵۵۔ ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: مجھے سے کسی نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا تو میں مکہ میں آپ کی حاشا کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ منیٰ میں ہیں۔ منیٰ منیٰ میں آپ کے پاس پہنچا وہاں سے معلوم ہوا کہ آپ میدان عرفات میں ہیں۔ میں وہاں آپ کے پاس پہنچا۔ اور آپ کے سامنے جا کھڑا ہوا مجھے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کا راست چھوڑ دو لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کو چھوڑ دو۔ پھر میں لوگوں سے چھوٹ کر آپ کے پاس پہنچا اور آپ کی سواری کی گھیل یا فرمایا کہ تم تمام آدمیوں اور تم دونوں کی سواریوں کی گردنیں آپس میں مل گئیں اور آپ ﷺ نے مجھے بالکل منع نہ فرمایا پھر میں نے عرض کیا میں آپ سے دو چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا: یہ کہ مجھے کیا چیز جہنم سے نجات دلائے گی اور کیا چیز جنت میں دخول کا سبب بنے گی۔ پھر آپ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا: اگرچہ تو نے مختصر سی بات کہی ہے، مگر وہ حقیقت یہ بہت بڑی اور عظیم بات ہے۔ سو یاد رکھ! کہ اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نماز قائم کرو۔ فریضہ زکوٰۃ ادا کرو۔ رمضان کے روزے رکھو۔ اور بیت اللہ کا حج و عمرہ کرو۔ اور لوگوں کا جو سلوک اپنے لئے پسند کرتے ہو، وہی

صرف متوجہ ہوئے اور مانگا اور آپ کے سرخ انگوٹھ سے مچاں بھی ملا اور فریاد کیا: "بہت بولی نے سوسن کے قاتل کے لئے مجھ سے ضمانت خریدا ہے۔"

الخطبة في الحضر والسفر

۱۳۶۵ مقدس اللہ عز سے سرواڑی ہے کہ جس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا کچھ نہیں ہے کہ اگر میرا اور کسی مشرک کا ٹکڑا ہو جائے، اور انوں کا چمکنا سے ٹوٹ جائیگی پڑیں۔ اور وہ میرا چھوڑا گاٹا لے، پھر جب میں اس کی طرف چلیں تو قرآن سے رجوع کروں تو واللہ الا اللہ کرے، تو اس سے مشکل کروں، یا نبی چھوڑ دوں، یا ظالم چھوڑ دوں۔ لیکن میں نے عرض کیا اگرچہ میں نے میرا ماتو کاٹ دیا اور آپ نے فرمایا ہاں تو وہ اس نے ایسے کر دیے ہو، دو دشمن زبیر اور آپ کا کسی حکام سے ہوا۔ پھر آپ بھیجے، فرمایا اگر تم اس کو نہیں کر، تو برا بھوکہ دینا۔ سے نقل واللہ الا اللہ کہ چاکرے تو اس کے مشرک مراد اس سے ہوتا ہے کہ اللہ الا اللہ کہنے سے نقل۔ و دو تہار کے مشرک معلوم عدم یہ ہونا ہے کہ تسمیہ، ہے اس آیت کے لئے سے نقل۔ الشافعی، المصنف بعد الطوائف، ابن ابی شیبہ، مستطاف بعد السنن لأبی داؤد، احمد بن

[illegible]

ارتد اور اس کے احکام

۱۳۶۶۔ از منہ عمر رضی اللہ عنہ۔ عبد الرحمن عطاء کی فرمائش پر کہ آپ فیصل حضرت الاموی رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا کہ اس کے حالات کے متعلق خبریت دریافت کی تو اس نے فرمایا: بخیر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تمہارے درمیان کوئی نہ نہ روئے ہوا ہے اس نے عرض کی کہ ہاں! ایک شخص سارے میں داخل ہونے کے بعد گھڑ کا منکب چومتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ عرض کیا جھڑکتے ہیں یا خوش کہتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کیا کرتے ہیں تو میں ہم صلیت کی خوشی سے عجیبی رکھتا ہوں اور میرا اس کو کبھی تمنا نہ ہوتی اور وہ کبھی تمنا نہ کرتا ہے۔ پھر میں نے بعد کرنے سے توبہ طلب کی تھی؟ اس نے جواباً کہا: ہوا ہے اور اللہ کے صریح میں ایسا آج ہے۔ اللہ میں کو توبہ ضرور تھا اور نہ میں۔ اس کا حکم یاد اور بات نہ تھک چکی تو میں اس پر بھی نہیں تھا۔

مايك... الثاني، اصطفى لعمد لروز في الغرب لانه عبيد بحاري ورملة

[illegible]

مرحۂ موت کا تقعر، شرفِ کونول عورتِ مرده ہو جائے تو اس کو شل نہ کیا جائے، جسے جب تک مرد و مسلمان نہ ہو جائے اس کو قیام میں ڈالے اور نہ جانے
 لار، میرے سر سے دن اس کو بطور حجبہ مارا ہے، جسے وہ چنے اودھ دے تو پھر کے مارو، سب سے بھی آجائے، لیکن اگر کوئی شخص کسی عورت کو شل نہ کرے
 تو اسے قتل کا جرم سمجھا جائے گا۔

۱۳۹۶ء۔ حرر رحمتہ اللہ علیہ: بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے زائد شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے اور شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے وارث مہاجر رضی اللہ عنہما کے معارف

رضی اللہ عنہ بن العاص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سوال کیا کہ ایک شخص اسلام میں داخل ہونے کے بعد کفر کا مرتکب ہوا اور پھر اسلام قبول کر کے دوبارہ کفر کا مرتکب ہوا ہے۔ حتیٰ کہ اس نے یہ حرکت کی مرتبہ کی۔ تو اب اس کا اسلام لانا قبول کیا جائے یا نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ جب تک اللہ اس سے اسلام کو قبول فرماتا ہے۔ تم بھی قبول کرتے رہو یعنی ہر بار اس کا اسلام قبول کرلو۔ اور اب اس کا اسلام پیش کر دو اگر وہ قبول کرتا ہے تو چھوڑ دو ورنہ اس کی گردن اڑا دو۔

مسند ابن الحکم

۱۳۶۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فتح کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ اور قبیلہ بکر بن وائل کے چور ادا اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ان کی تعلق پوچھا۔ بکر بن وائل کے اس گروہ نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا اسے امیر المؤمنین اور قوم اسلام سے برگشتہ ہو کر مشرکوں سے جا ملی ہے۔ لہذا اب ان کو قتل کے سوا چارہ کار نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں ان کو اسلام کی حالت میں پاؤں تو مجھے یہ ہر اس چیز سے مضروب ہے جس پر آفتاب طلوع ہوتا ہے خواہ وہ سونا چاندی ہو۔ میں نے عرض کیا اسے امیر المؤمنین اگر آپ ان کو پائیں تو آپ ان کے ساتھ کیا معاملہ فرمائیں گے؟ آپ نے مجھے فرمایا میں ان پر وہی دروازہ پیش کروں گا، جس سے وہ نکل گئے ہیں کہ وہ دوبارہ اس میں داخل ہو جائیں۔ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو میں ان کے اسلام کو قبول کر لوں گا۔ ورنہ ان کو قید خانہ کے سپرد کروں گا۔ المصنف لعبداللہ الزاوی

۱۳۶۹۔ یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتد کو ورمۃ الجذل میں اس کے بغیر لٹا دیا جب کے ہاتھوں فروخت کر دیا تھا۔ المصنف لعبداللہ الزاوی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فیصلہ کسی حکمت و سیاست پر مبنی تھا۔

۱۳۷۰۔ ازمنہ عثمان رضی اللہ عنہ۔ ابن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو ایمان کے بعد اپنی خوشی سے کفر کا مرتکب ہو جائے اس کو قتل کیا جائے گا۔ بخاری و مسلم

۱۳۷۱۔ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ بن موسیٰ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مرتد کو تین مرتبہ اسلام کی دعوت پیش فرماتے تھے۔ پھر عدم قبول کی صورت میں اس کو قتل فرما دیتے تھے۔ بخاری و مسلم

۱۳۷۲۔ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ بن موسیٰ سے مروی ہے کہ ان کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی جانب سے یہ خبر پہنچی کہ کسی انسان نے ایمان کے بعد کفر کا ارتکاب کیا۔ آپ نے اس کو تین مرتبہ اسلام کی طرف دعوت دی، لیکن اس نے انکار کیا تو آپ نے اس کو قتل فرمایا۔

المصنف لعبداللہ الزاوی، بخاری و مسلم

۱۳۷۳۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اہل عراق کی ایک قوم جو اسلام سے برگشتہ ہو گئی تھی، کو پکڑا۔ اور ان کے متعلق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لکھا، حضرت عثمان نے جواب میں لکھا کہ ان پر وہی حق اور لا الہ الا اللہ کی شہادت پیش کرو۔ اگر وہ قبول کر لیتے ہیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ ورنہ ان کو قتل کر دو۔ المصنف لعبداللہ الزاوی، بخاری و مسلم

۱۳۷۴۔ ابو عثمان ابیہی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک شخص سے، جو اسلام کے بعد کفر کا مرتکب ہو گیا تھا، ایک مہینہ تک توبہ کا مطالبہ فرماتے رہے۔ آخر تک دوا نہ ہو کر تیار ہوا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل فرما دیا۔ المصنف لعبداللہ الزاوی

۱۳۷۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مرتد سے تین مرتبہ توبہ قبول کی جائے گی۔ اس کے بعد بھی کفر کا مرتکب ہو تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ بخاری و مسلم

۱۳۷۶۔ ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اس لشکر میں شامل تھا جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بنی نادیہ کی طرف بھیجا تھا۔ ہم وہاں پہنچے ہم نے ان کو تین گروہوں میں بٹا دیا وہاں امیر لشکر نے ان میں سے ایک گروہ کو پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم پہلے نصاریٰ تھے، پھر ہم نے اسلام قبول کر لیا اور اب اسی پر حاجت قدم ہیں۔ دوسرے گروہ کو پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم پہلے بھی نصاریٰ تھے اور اب تک

[illegible]

۱۳۔ عبد الملک بن عمر فرماتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہیں وہ فرمایا: تھلہنی فہل منی سے ایک شخص مستور: ای قوبہ واپس آئے اللہ عزوجل نے اسے جی میں کیا کیا، اس نے اسامہ بن جریج کے بعد نصرانیت اختیار کر لی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تھلہنی۔ یعنی تحقیق مجھے یہ خبر ملی ہے اس نے کہ میری طرف سے آپ کو کوئی اطلاع نہیں ملی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خبر رسول ربی سے کہ تم نے نصرانیت اختیار کر لی ہے؟ اس نے کہا میں رسول نبی علیہ السلام پر کام کوئی ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا نبی علیہ السلام پر ہتھی میں بھی تو دوسرا تیرا اس کے متعلق کیا خیال ہے؟ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی فتویٰ بات کہی۔ جس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کوں وضوح دیا کہ اس کو دریں امور میں غرض نہیں کہ کفار و کافرا کہ وہ ان کو بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے اپنے برابر بیٹھے ہوئے ایک شخص سے دریافت کیا: ان سے کہتے ہیں کہ تم کفار؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے کہا تھا کہ میرا دوست مجھے یہ بتا دیا ہے۔ یہ انداز قطعی مجھ سے۔

مرند کائنات

[illegible][illegible]

امجدی محلہ سرگودھا

۱۳۹۱: معمر بن قیس اور مرثدہ بن ابی سفیان نے مروء بن جہلہ کو مرتد سمجھ کر قیدی بن جائے گا اور فرار است کرایا جاوے گا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مروء بن جہلہ کو غوثین کے مرتد بھی سمجھ کر قتل کیا تو انہیں نہ قتل کرنا اور است کرایا جاوے گا۔ اقبال العصفیہ بعد اظہار فی

۱۳۸۱ زید بن ابی بکر مد شقی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک صورت کو، جس کا صحابہ قرآن مجید تلاوت کرتے تھے، اس

کے مرتد ہونے کی بناء پر اس کو قتل کر ڈالا۔ الحسن لسعد، بخاری و مسلم

۱۳۸۴..... سعید بن عبد العزیز البکوفی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک عورت، جس کا نام ام قرق لیا جاتا تھا، اسلام کے بعد گھری میں مرکب ہو گئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس سے توبہ طلب کی، مگر اس نے توبہ کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر ڈالا۔

الدار قطنی، بخاری و مسلم

احکام متفرقہ

۱۳۸۳..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا لوگوں کے ساتھ ہمیں وی غرض ہے، جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی کہ وہ نماز قائم کرتے رہیں اور ادائیگی زکوٰۃ کرتے رہیں اور رمضان کے روزے رکھتے رہیں۔ اور پھر ان کی بیعت زندگی میں ان کو ان کے رب کے حوالہ کر کے ان کا راستہ چھوڑ دیا جائے۔

ابو محمد بن عبد اللہ بن عطاء ابو اھیمی فی کتاب الصلاۃ

۱۳۸۴..... ابی عون محمد بن عبید اللہ بن سعید اشجی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں دونوں نے فرمایا: جب کوئی شخص مسلمان ہو جائے اور وہ زمین کا مالک ہو تو ہم اس سے جزیہ لینا قطع کر دیں گے۔ فقہاء زمین کا خراج وصول کریں گے۔ ابن ابی شیبہ
مسلمان کفار پر طاقت کے بل غلبہ حاصل کر لیں اور علاقہ کو فتح کر لیں تو تمام وقت کو وہ اختیار حاصل ہوتے ہیں ایک توبہ کہ کافروں سے زمین لے لے اور مسلمانوں میں تقسیم کر دے۔ دوسرا اختیار یہ ہوتا ہے کہ کافروں کو بی زمین واپس کر دے اور ان کے افراد پر فردا فردا کچھ لازم کر دے اور ان کی زمینوں پر خراج لازم کر دے۔ یعنی پیداوار میں سے کچھ حصہ۔ ص ۱۱۶ ج ۱

۱۳۸۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اگر کسی مشرک کے پاس کوئی غلام ہو، پھر وہ غلام اسلام قبول کر لے تو اس غلام کو اس کے مشرک مالک سے بچھین لیا جائے گا اور کسی مسلمان کے ہاتھوں فروخت کر دیا جائے گا اور اس کی قیمت اس مشرک مالک کو لوٹا دی جائے گی۔

ابن ابی شیبہ

۱۳۸۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اسلام میں گرجا گھری اور عیسیٰ ہو جانے کا کوئی تصور نہیں۔ ابو عبیدہ
گرجا گھری سے مقصود وہ دنیا سے گٹ کر بالکل طہر ہو جانے کی مذمت مقصود ہے۔ اور عیسیٰ ہونے سے ممانعت کا مطلب ہے کہ آدمی نکاح سے اجتناب کرنے کے لئے عیسیٰ ہو جائے۔ یہ دونوں چیزیں انصاری نے خود اختیار کی تھیں۔ اسلام میں ان کا کوئی تصور نہیں ہے۔

۱۳۸۷..... ابوامامہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے فرمایا گھوڑوں کو جنگ کے لئے سداھاۃ اور غنیموں کے اخلاق سے اجتناب کرو۔ خزیروں کے ماحول سے بچو۔ اور اس بات سے قہقہہ اتر اڑ کرو کہ تمہارے درمیان کہیں صلیب آویزاں نہ ہو۔ ابو عبیدہ

۱۳۸۸..... عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ اہل شام کے ایک شخص نے ان کو خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے ایک اہل کتاب عورت کو جو کسی مسلمان سے حاملہ ہوئی تھی، اس کے حکم کے مسلمان بچہ کی وجہ سے مسلمانوں ہی کے قبرستان میں دفن کیا۔

المصنف لعبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، بخاری و مسلم

۱۳۸۹..... از مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے خالد بن الولید کو یثرب کی طرف بھیجا۔ خالد بن الولید نے ان کو اسلام کی دعوت دی۔ لیکن وہ اپنی زبان کی وجہ سے اچھی طرح یوں کہنے پر قادر نہ ہو سکے کہ: اے مسلمان! تم ہمیں مسلمان ہو گے۔ بلکہ ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلنے لگے: عیسا، عیسا۔ یعنی ہم اپنے پرانے دین سے پھر گئے، ہم اپنے پرانے دین سے پھر گئے۔ حضرت خالد بن خالد نے ان کو اس کا مطلب سمجھ نہ سکے وہ سمجھے کہ انہوں نے دین قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے، لہذا آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کرنے اور قیدی بنانے لگ گئے۔ اور ہم میں سے ہر شخص کو ایک ایک قیدی حوالہ کر دیا۔ حتیٰ کہ ایک دن خالد بن الولید کہنے لگے کہ ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کرے۔ میں نے

[illegible]

المجلس الأعلى للبحوث

۱۶۹۔ اس مسئلہ کی ابتدا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمائی ہے کہ اگر ایسا شخص ہو جس کا ہر عمل گنہگار ہو تو اس سے قطعاً بے گناہ ہے۔

[illegible]

وہی ہے جس نے

وہیہ پہنچا تھا کہ اس نے جس طرح اپنی اپنی محبت کو غیر مقصود بنایا ہے۔ انگریزوں نے ان تصنیفوں کو

۴۵۔ مسند علی رضی اللہ عنہ والی احادیث و روایات سے مراد ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے قرآنی شریعت کو اپنی کامرانی کے لئے بھیج دیا۔ میں اس کام کے لئے حضورؐ پر حاضر ہوا اور ان کی باتوں سے اپنے دل پر اثر کیا۔

موجودہ خطباتی، مسند احمد، الترمذی، النسائی، المعجم، التلخیص، لای فاؤ، تصحیح المرفعی، حجة الله عليه، القوافی، ابن جریر
۳۳۔ روضہ طلیق رضی اللہ عنہ میں جو طلیق رضی اللہ عنہ میں ہے کہ ایک وفد کی صورت میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر
ہوئے۔ اور عرض کیا کہ ہمارے وہاں میں ایک گرجہ ہے جسے ہم آپ ﷺ کو اپنا وطن ٹھہراتے ہیں۔ آپ ﷺ نے انہوں نے سے فرمایا
معلوم اور مفسر شاعر فرمایا: اللہ کی قسم! وہاں میں اس نبی کریم ﷺ کو اپنا وطن ٹھہراتے ہیں۔ انہوں نے سے فرمایا
کہ اس زمانہ میں ان کے پاس جو ہے وہ ان کے پاس ہے۔

۱۹۹۰ء میں جو جس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا اس کی سزا یہ حیرت انگیز تھی۔ جو جس نے لکھنؤ کے منظم کارکن میں آئی تھی ان میں ابھی لکھنؤ کے اس سے محاکمات میں کسی کی سزا جو حیرت انگیز تھی اور اس میں بھی کہہ دیا کہ وہ ان کے وہاں میں تعزیر کر دی جائے گی اور موت کو چھوڑا بھی کر دیا گیا۔

المحامي عبد الحزق في

میں ان بیویوں کو مسلمان ہو جائیں تو نکاح برقرار رہے گا

۱۵۹۵ء - اسی برصغیر میں ہی ہے کہ میں نے حضرت علامہ ابن رشد علیہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضور رحمتہ علیہ نے اس کو علم سے قائل کیا ہے بلطریق اوروں کے اور نہ کہ اس کے ساتھ کسی شخص کے ساتھ؟ اس نے انہی سہایت مضمون کو پورا پورا رد کیا۔

انجمن معارف اسلامی

۱۴۰۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے امام حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: علماء نے یہ جرح و تعدیل دونوں کے عقد و سند میں تفریق ایجاد کیا کر لی ہے۔ حبیبہ بنت علیؓ کی من عبد اللہ بن ابی جحشؓ ابنی عبد اللہؓ را یہ قانون کھلے شہید بن عبد اللہ بن عمرؓ ابنی حضرت ابراہیمؓ کے عقد کا ذکر بھی ہے۔ لیکن اس میں گمان کے نشہ کا تین میں بھی نہیں۔ اور قاضی نے اس میں

نہ کر گئی اور اپنے ہاتھوں میں سے کوئی بھوت نکال کر نہ لائی اور کسی نیک کے کام میں باغرمانی نہ کر دی، ہر سب مردوں نے بھی نہ کچا، نہ بچہ، نہ سنے اپنے ہاتھ نہ کرے کسی پھیلے دینے اور حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے سرے سے باہر اپنے ہاتھ و راز کر لیا۔ اور اس کے علاوہ جو کوئی قسم بھی دیا کہ ہم نہ نکلے جو قریب ہندوؤں اور عورتوں کو بھی شامہیدین میں شریک کیا کریں۔ اور جنگلات کے پیچھے جانے سے ہم کو نہ ماننے فرمائی۔ اور نہ دیا کہ ہم یہ نماز جو فرض نہیں ہے کسی عورت نے کیا کہ وہ بھی کسی بات کوئی ہے، جس کی مخالفت نہ کرنے کا ہم سے مہربان کرے، باغرمانی کہ تم مرنے والوں پر خود باغرمانی نہ کرو۔

۱۵۰۳۔ ابن سعد، عبد بن حمید، نکحی فی سہ، المسند لابی یعلیٰ، النکحہ نظیر بھی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مردودہ، معانی و منہم، المسند لسعد بن سہبہ ہاتھوں میں سے کوئی بھوت نکال کر نہ لائی۔ یہی روئے ہے، جس کا مطلب ہے کہ کسی سے ہر گاہ کسی نے سب میں ڈار پیرا ہوئی اور اس کو شہرہ کے ہر خوب دیا کہ یہ تمہارے تعلق سے ہے۔ ہر قسم نے اپنے ہاتھ نہ کرے میں پھیلا دینے اور حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے کمرے سے باہر اپنے ہاتھ و راز کر لیا۔ اس کا مطلب ہے کہ حضرت محمد کر کے سے باہر آئے اور عورتوں اندر نہیں۔ حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے ان عورتوں کے ہاتھوں کو دیکھا یا چھوا اور نہ ہی عورتوں نے حضرت محمد رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو دیکھا یا چھوا، غلام ہاتھوں سے، ہاتھ نہیں کر نہیں بیٹ کی تھک اختیار کر لی تھی۔

۱۵۰۴۔ از مسند عثمان رضی اللہ عنہ۔ مسند ابی عامر سے مروی ہے کہ نماز کا ایک رات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور وہ اس وقت چڑھ رہی تھی کہ حضرت سے بیٹہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں تھے نہ نماز قائم کریں گے۔ نہ توہ الا کریں گے۔ بلکہ ان کے روزے رکھیں گے۔ اور جو عورتوں کی عید میں کسی طرح کی بھی شرکت سے باز ہیں گے۔ ہر حسب انہوں نے ان باتوں پر اقرار کر لیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیٹہ لے لی۔ مسند احمد فی المسند

۱۵۰۵۔ از مسند ابو بن خلف الخزاعی۔ محمد بن واہب بن خلف سے مروی ہے کہ ان کے والدہ اسوہ نے ان کو قرآن مجید کے پاس پر روایت بیان کی کہ انہوں نے ان کے آرم پہن کر گونا گوں سے بیٹہ لے کر دیکھا کہ مرد اور عورتیں، اپنے آپ پر بڑھے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اسلام اور شہادتین پر آپ سے بیٹہ ہوئے۔ روایت کے ایک، ابی عبد اللہ بن عثمان بن شہیم کہتے ہیں میں نے چوتھے کہ شہادۃ کیا تینے ہے؟ تو محمد بن اسود رت اللہ علیہ نے فرمایا شہادت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عباد نہیں اور محمد ﷺ کے رسول ہیں۔

مسند احمد، الطبری، ابن اسکن، المسند لک لکاح، ابو یوسف

۱۵۰۶۔ از مسند ابن ماجہ، فضائل اللہ عنہ۔ حضرت انس سے مروی ہے کہ میں اس وقت تھے آپ ﷺ سے اپنی بی وامکان ہر جمعہ اجتماع پر بیٹہ ہوا۔ ابن جریر

۱۵۰۷۔ از مسند جریر رضی اللہ عنہ۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم آپ ﷺ سے عائشہ ہاتھوں پر بیٹہ ہوئے جس ہاتھوں پر عمار نہیں آپ سے بیٹہ ہو گئی۔ اور جس نے مرنے تک ان ہاتھوں میں کی گواہی نہ کی، آپ ﷺ اس کے لئے بیٹہ کے شہادتینے۔ اور جو اس حال میں مرا کہ اس سے کوئی گواہی نہ ہوئی تھی، لیکن اس پر عہد خداوندی کا نذر ہو گیا تو وہ خدا اس کے لئے کفار و کفار ت ہو گئی۔ اور جو اس حال میں مرا کہ اس سے کوئی گواہی نہ ہوئی تھی، مگر اس پر پروچا، ہاتھوں کا حساب کتاب اللہ کے ذمہ ہے۔

ابن جریر، النکحہ للطبرانی، رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۰۸۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے ﷺ نے مجھ سے نماز اور ہر مسلمان سے خیر خواہی کا پڑھ کر کے یہ بیٹہ لی۔

ابن جریر رضی اللہ علیہ

ہر مسلمان پر خیر خواہی کا حکم

۱۵۰۹۔ حضرت ج. پر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ سے (اسلام پر) بہت بے غم و سحر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یا رسول اللہ! یہ کہ تم مسلمان بنے بغیر خواہی کا سوگند دھوئے۔ اس پر حیر رہی اللہ اع

[illegible]

۱۵۱۱ء حضرت جبریل علیہ السلام نے عروہ کے کہ جس نے عرض کیا کہ وہ صلہ الہیہ سے اقدس چاہیے کہ ہم آپ کی زیارت کریں؟ اور مراقبہ میں شرط رکھیں، مدفن پہنچنے تک نہ آئے، آپ نے فرمایا کہ جو مانگے ہیں، آپ کے لئے فرمایا ہو گا۔ کہ ہر ماہ کو کسی شریعت نہ کرو، اگر قائم کرو، نہ خود ادا کرو، مسلمانوں کے غیر خواہ وہ یہود، درختہ میں سے جہاں اللہ تعالیٰ اس جہر

۱۵۱۳ء حضرت پیر پرنسپ اللہ مدظلہ سے مروی ہے کہ آپ حضرت ابن تہائمہ کی چار بیٹیوں کے ساتھ طمانہ کے ساتھ فرجیہ کا سلسلہ کی کوئی اور کافروں سے قتال نہ فرمائی تھیں۔ ابن حبان

۱۵۳۴ - حضرت جلیل القدر مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی نے اپنی مشہور کتاب "تذکرۃ الفقہاء" میں لکھا ہے کہ مولانا کا شمار فقہائے کرام میں ہوتا ہے۔

۱۵۶ "تم نے ہزاروں مٹھی باندھنے سے مراد وہی ہے کہ میں تصویر کشی سے تمام وظائف اور مصنفین کو غیر فائدہ مند سمجھتا ہوں۔ یہ محض ہر

طاقت کے مطابق اطاعت و نڈاری

315۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جریر! یہاں خود روزگار ہے، حضرت جریر نے عرض کر کے اس بات سے انکار فرمایا کہ تجھے یہاں ذات اللہ کے لیے دیکر روزگار ہے، اس نے حضرت جریر سے انھیں طلب کیا، یہ رسول اللہ ﷺ کی حکمت و استقامت تھی، ان کو آپ نے جو بات مروت سے فرمائی۔ یہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی عقل و تدبیر تھی جس کی وجہ سے ان کے بعد دوسرے لوگوں کے لئے بھی یہ نصیحتیں ہوئیں، اللہ العزیز و الرحیم فاعلمہ

[illegible]

۱۵۱۶ از مہد علیہ السلام رضی اللہ عنہ میں قصاصت علیہما (یعنی اولیاد علیہما) فرضی غنہ میں العداوت سے روایت کرتے ہیں کہ جو کہنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہایت کی کہ کھنکھاتی دیا قرقانی، خوشگوار اور نورانی اور خدا پر جو لوگوں کو ترجیح دیتی ہے۔ ہر سال میں جو ہجر وقت کی بات نہیں ہے اور اس کی اطلاع کریں گے۔ اور اہل خدمت سے حکمران کے لیے فرما دیتے کہ قرین لے۔ اور جنہاں میں نہیں ہے (حق بات) کہنے سے پہلے کہ نہیں ہے اللہ کے لیے کسی کام میں کسی ملامت کرنے والی ملامت کا خیال نہ کرنا کریں گے۔

مرام شبه، ان جو پر، المطلب لي، المختار، المختار

۱۵۱۸۔ مہاراجہ رشی اندھ عن ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ عقبہ اولیٰ میں ہم کھل گیا اور افراد تھے۔ ہم حضور ﷺ سے عزتوں کی بیعت پر بیعت ہوئے اور انکی بیعت پر رشی نے ہوا کاغذ توہم نے بیعت کی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے۔ چودہویں نہ کریں گے۔ بدکاری نہ کریں گے۔ کوئی بیعت نہ کرنا کریں گے اپنی اولاد کو اول نہ کریں گے۔ اور کسی نیک بات میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گے۔ جو جس نے ان کی بیعت کی۔ اس کے لئے جنت ہے۔ اور جس نے جو کچھ اس سے کام لیا اس کا ثواب اللہ پر ہے۔ اچھے تو عذاب دے۔ یہ مغفرت فرمادے۔ پھر آئندہ سال بھی اس بیعت کی تجدید کرنے کے لئے دیکھنا آئے۔ اس بعد ہی ابن جریر ابن عساکر نے یہ بیعت کے قرآن کریم میں عورتوں سے بیعت لینے کا قسم فرمایا اور اس میں جن جن کو اس بیعت کی بیعتوں سے بھی نہ عورتوں پر جنت ملتی تھی۔ انکی مغفرت سے کہ عورتوں کی بیعت پر بیعت ہوئے تھے۔

۱۵۱۹۔ عہدہ رشی اندھ عن ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ہم ان ساقیوں میں سے ہزاروں جنہوں نے عہدہ میں حضور ﷺ کی بیعت کی۔ اور فرمایا کہ ہم ان باتوں پر آپ سے بیعت ہوئے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے۔ چودہویں نہ کریں گے۔ بدکاری نہ کریں گے۔ کسی جان کو قتل نہ کریں گے۔ جس کو قتل نہ کرنا یا اور شریک کی بیعت ہے۔ اور نہ بیعت دار کریں گے۔ اور نہ نافرمانی کریں گے۔ اور اگر تم میں سے یہ حضور ﷺ سے بیعت ہوئے لئے جنت ہے۔ اور کسی چیز میں خیانت نہ کرنا۔ یہ تو اس کا حساب اللہ کے ہاتھ ہے۔

الصحيح لمسلم

۱۵۲۰۔ مہاراجہ رشی اندھ عن ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے دینی مہدیان لیا جس میں عورتوں سے بیعت نہ کی۔ نہ کسی ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے۔ بدکاری نہ کرنا گے۔ اپنی اولاد کو اول نہ کرنا گے۔ اور کسی نیک بات میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گے۔ کسی بیعت نہ کریں گے۔ اور کسی جان کو قتل نہ کریں گے۔ اور کسی جان کو قتل نہ کرنا یا اور شریک کی بیعت ہے۔ اور نہ بیعت دار کریں گے۔ اور نہ نافرمانی کریں گے۔ اور اگر تم میں سے یہ حضور ﷺ سے بیعت ہوئے لئے جنت ہے۔ اور کسی چیز میں خیانت نہ کرنا۔ یہ تو اس کا حساب اللہ کے ہاتھ ہے۔ اور اگر تم میں سے یہ حضور ﷺ سے بیعت ہوئے لئے جنت ہے۔ اور کسی چیز میں خیانت نہ کرنا۔ یہ تو اس کا حساب اللہ کے ہاتھ ہے۔

عن علي بن ابي طالبؓ

۱۵۲۱۔ مہاراجہ رشی اندھ عن ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری ان بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے۔ بدکاری نہ کرنا گے۔ اپنی اولاد کو اول نہ کرنا گے۔ اور کسی نیک بات میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گے۔ اور کسی جان کو قتل نہ کریں گے۔ اور کسی جان کو قتل نہ کرنا یا اور شریک کی بیعت ہے۔ اور نہ بیعت دار کریں گے۔ اور نہ نافرمانی کریں گے۔ اور اگر تم میں سے یہ حضور ﷺ سے بیعت ہوئے لئے جنت ہے۔ اور کسی چیز میں خیانت نہ کرنا۔ یہ تو اس کا حساب اللہ کے ہاتھ ہے۔ اور اگر تم میں سے یہ حضور ﷺ سے بیعت ہوئے لئے جنت ہے۔ اور کسی چیز میں خیانت نہ کرنا۔ یہ تو اس کا حساب اللہ کے ہاتھ ہے۔

عن علي بن ابي طالبؓ

۱۵۲۲۔ اسناد عبد اللہ بن عمر رشی اندھ عن ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ سے بیعت دعا کرتے تھے تو آپ ﷺ ہم کو تلقین فرماتے تھے کہ جس نے یہ بیعت کی۔ اس کے لئے جنت ہے۔ اور کسی چیز میں خیانت نہ کرنا۔ یہ تو اس کا حساب اللہ کے ہاتھ ہے۔ اور اگر تم میں سے یہ حضور ﷺ سے بیعت ہوئے لئے جنت ہے۔ اور کسی چیز میں خیانت نہ کرنا۔ یہ تو اس کا حساب اللہ کے ہاتھ ہے۔

۱۵۲۳۔ ابن عمر رشی اندھ عن ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ سے بیعت دعا کرتے تھے تو آپ ﷺ ہم کو تلقین فرماتے تھے کہ جس نے یہ بیعت کی۔ اس کے لئے جنت ہے۔ اور کسی چیز میں خیانت نہ کرنا۔ یہ تو اس کا حساب اللہ کے ہاتھ ہے۔ اور اگر تم میں سے یہ حضور ﷺ سے بیعت ہوئے لئے جنت ہے۔ اور کسی چیز میں خیانت نہ کرنا۔ یہ تو اس کا حساب اللہ کے ہاتھ ہے۔

۱۵۲۴۔ اسناد عبد اللہ بن عمر رشی اندھ عن ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ سے بیعت دعا کرتے تھے تو آپ ﷺ ہم کو تلقین فرماتے تھے کہ جس نے یہ بیعت کی۔ اس کے لئے جنت ہے۔ اور کسی چیز میں خیانت نہ کرنا۔ یہ تو اس کا حساب اللہ کے ہاتھ ہے۔ اور اگر تم میں سے یہ حضور ﷺ سے بیعت ہوئے لئے جنت ہے۔ اور کسی چیز میں خیانت نہ کرنا۔ یہ تو اس کا حساب اللہ کے ہاتھ ہے۔

۱۵۲۵۔ اسناد عبد اللہ بن عمر رشی اندھ عن ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ سے بیعت دعا کرتے تھے تو آپ ﷺ ہم کو تلقین فرماتے تھے کہ جس نے یہ بیعت کی۔ اس کے لئے جنت ہے۔ اور کسی چیز میں خیانت نہ کرنا۔ یہ تو اس کا حساب اللہ کے ہاتھ ہے۔ اور اگر تم میں سے یہ حضور ﷺ سے بیعت ہوئے لئے جنت ہے۔ اور کسی چیز میں خیانت نہ کرنا۔ یہ تو اس کا حساب اللہ کے ہاتھ ہے۔

۱۵۲۶۔ اسناد عبد اللہ بن عمر رشی اندھ عن ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ سے بیعت دعا کرتے تھے تو آپ ﷺ ہم کو تلقین فرماتے تھے کہ جس نے یہ بیعت کی۔ اس کے لئے جنت ہے۔ اور کسی چیز میں خیانت نہ کرنا۔ یہ تو اس کا حساب اللہ کے ہاتھ ہے۔ اور اگر تم میں سے یہ حضور ﷺ سے بیعت ہوئے لئے جنت ہے۔ اور کسی چیز میں خیانت نہ کرنا۔ یہ تو اس کا حساب اللہ کے ہاتھ ہے۔

۱۵۲۷۔ اسناد عبد اللہ بن عمر رشی اندھ عن ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ سے بیعت دعا کرتے تھے تو آپ ﷺ ہم کو تلقین فرماتے تھے کہ جس نے یہ بیعت کی۔ اس کے لئے جنت ہے۔ اور کسی چیز میں خیانت نہ کرنا۔ یہ تو اس کا حساب اللہ کے ہاتھ ہے۔ اور اگر تم میں سے یہ حضور ﷺ سے بیعت ہوئے لئے جنت ہے۔ اور کسی چیز میں خیانت نہ کرنا۔ یہ تو اس کا حساب اللہ کے ہاتھ ہے۔

۱۵۲۸۔ اسناد عبد اللہ بن عمر رشی اندھ عن ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ سے بیعت دعا کرتے تھے تو آپ ﷺ ہم کو تلقین فرماتے تھے کہ جس نے یہ بیعت کی۔ اس کے لئے جنت ہے۔ اور کسی چیز میں خیانت نہ کرنا۔ یہ تو اس کا حساب اللہ کے ہاتھ ہے۔ اور اگر تم میں سے یہ حضور ﷺ سے بیعت ہوئے لئے جنت ہے۔ اور کسی چیز میں خیانت نہ کرنا۔ یہ تو اس کا حساب اللہ کے ہاتھ ہے۔

بیعت عقبہ کا واقعہ

[illegible]

اسعد بن زید اور کومہاں کی باتیں شائقِ مثنوی ہیں۔ کیونکہ حضرت عباسؓ کے مولا بن ہوا، ان کے وقت، چار اہلِ امانہ کیا تھا۔ تو اسعد بنی قریظہ سے عرض کیا: یہ دارِ اللہ! مجھے امتیازِ معرفت فرمائیے کہ میں بن کوجاہِ دوس۔ جو بنی سکنی بات سے آپ کے سیرِ اطہر کو کوئی نقص نہ پہنچے گی۔ اور آپ کو گناہ وار نہ دے گا۔ تو ان کے بات سے میری عرض نہ ہوئی گا۔ فقط آپ کی دعوت پر ہمارے بیگ کہیں کی عمدت اور آپ پر ایمان اسے بنی قریظہ سے آج کر رہا ہے۔

تب جوتو نے فرمایا: جو بے تواریکیں کی تہمت نہ ہو، اس نے الحق کو کہہ دیا۔

[illegible]

بچے حضرت امجد نسبی اللہ علیہ السلام زوارہ حضرت عباسؓ کی طرف منسوب ہوئے اور فرمایا کہ ان حضرات کے متعلق ہمیں اعتدال کرنے کی وجہ سے
اعتدال نہ کرنا ہے آپ کے دل میں ہے آپ نے کہا کہ یہ میرا اعتقاد ہے دلوں میں مجھے کوئی شک نہیں ہے تو ان کے غریب اور اوروں کے
میں رہنے کا طے اور قرابت دلی آپ کو۔ کہنے کو تو فرمائی ہیں۔ اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ یہ امجد کے رسول ہیں۔ بالغہ نے اپنے حریف سے میں
ہو سکے۔ یہ کوئی شک نہیں۔ اور جو نے آئے ہیں کسی شے کے گم کے مشابہت نہ۔ اور جو آپ نے فرمایا کہ ان کے بارے
میں میرا اعتدال نہیں ہوتا ان کے بعد وہی نہ ہے۔ جو یہ بات امجد رسول اللہ نے فرمائی ہے اور ان کے بارے میں یہ امجد

۱۔ جاننا کہ میں اپنی جائیداد کا کس حصہ لے رہا ہوں۔

پھر حضرت ا۔ ع۔ م۔ نے بھی زور دیا آپ اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض فرمادے کہ رسول اللہ آپ اپنے لئے جو عہدہ ہم سے لینا چاہیں ہم اریضیں۔ اور اس لئے کہ آپ نے جو کچھ شرعاً حکماً پر ہم پر عائد فرماتا ہے اس پر ہم ضرور اذعان کریں۔

آپ نے فرمایا میں اپنے رب کے لئے تم سے یہ شرط لیتا ہوں کہ تم کسی کی حمایت کرو گے اور اسی کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے۔ اور میں جیج جس سے اپنی جان، اولاد، اور دولت کی حفاظت کرتے ہو ان سے میری امانت کی حفاظت بھی تمہارے ذمہ رہے۔ ہذا، اے نبی! کیا ہر اول اللہ اس تم کو اس کا بڑا نعمت دیتے ہیں۔ ترجمہ عن علی بن محمد بن السبیعی عن فضیل بن عیاض عن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن نعیم بن عیاد بن ابی الزہری عن الزہری عن ابراہیم بن عبد المطلب عن ابی ہاشم:

۱۵۶۔ اوسند عوف بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ عوف بن مالک الانصاری سے مروی ہے کہ ہم نے آٹھ ہجرات الرار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے رسول سے بیعت نہیں ہوئے۔ یہ بات آپ نے سنی تو ہم نے عرض کی کہ ہمارے رسول نے ہم سے بیعت کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تمہاری بیعت میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کو بیعت نہ کر سکتے۔ ان لوگوں نے کہا جتنا کہہ کر کے۔ پھر آپ نے آجہا سے فرمایا اور یہ کہ کسی بھی گھمبے کے بیعت سے سوال دراز نہ کر دیتے۔

عہدہ ان اللہ بقی اللہ علیہ وسلم ہے جس کہ میں نے اس کے بعد اس راہ قیوم میں سے کسی انوکھی دیکھا کہ اس کا کوزہ نیچے مگر یہ وہ اس نے کسی سے اٹھائے کے لئے کہا:۔۔۔ تو یوسف! میں اس حیرت انگیز عبد کبر

۱۵۰۔ کھانج: مٹی، لہجہ میں مسعود سے مروی ہے کہ میں اور میرا بھائی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! امر سے حرکت پر ہیست لیجئے۔ فرمایا: حرکت اپنے اہل کے ساتھ نہ کرینی۔ میں نے عرض کیا پھر تم کس بات پر آپ سے نہایت بولیں اور اس کا انداز فرمایا اسلام اور بیہوشی پر روٹی اور عیث اور دشمن، کہہ دیجئے ہیں میں کھانج کے بھائی سے ملاواؤں سے امر حدیث کے متعلق مواں یا تو انہوں نے فرمایا کھانج کی کہتے ہیں۔ اور اسی شہر میں مسعود مالک سے عبد اللہ بن عمر بھی یہی حکیمانہ جواب دیا۔

[illegible]

ابن ابی شیبہ اور عبد اللہ بن

۱۵۶۹ از مر ایل، مردود و سبب اللہ خانیہ۔ حضرت مردود بہت اندھ علیہ سے مروی ہے کہ یہ عجیب نقیب میں جب رسول آ کر پہنچے ستر نقیبوں کی سجاوہ کرار
ت اور تاج کی محافظ۔ یہ ستر نقیب اس وقت حضرت عباس بن عبد المطلب سے ملے آپ کی کواہستہ اندر تھام رہے تھے اور آپ نے انہوں سے
آپ پرہیز کے لئے مجھے جواب دے کے اور چند شرائط بھی مانگ لیں۔ اور ان کی قسمیں یہ مقام سے طلوع کا یا نکلے ابدان کی زمانہ تھا۔ اور ان کا منہ کس نے
امامانہ نقیب کی فراغت کی تھی۔ ابن عبدالمکر

بیعت رضوان کا ذکر

۱۵۳۰۔ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیعت شجرہ خصوصاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر کفار نے واقعہ عثمان کو کھل کر دیا ہے تو میں ان سے کئے معاہدہ کو توڑتا ہوں۔ پھر ہم آپ ﷺ سے بیعت ہوئے۔ بیعت میں صراحۃً موت کا ذکر نہ تھا بلکہ ہم نے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم میدان جنگ سے آخر دم تک راہ فرار اختیار نہ کریں گے۔ اور اس وقت ہماری تعداد تیرہ سو کے قریب تھی۔ انصطاء للعقبلی ورحمة اللہ علیہ، ابن عساکر

۱۵۳۱۔ محمد بن عثمان بن حوشب اپنے والد عثمان سے اور عثمان محمد کے والد یعنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ عزوجل نے محمد ﷺ کو ظاہر فرمایا تو میں نے چالیس شہسواروں کا دستہ عبد شمر بنی امیہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ یہ قافلہ مدینہ پہنچا تو عبد شمر نے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم سے کہا کہ تم میں سے محمد کون ہے؟ اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم نے آپ ﷺ کی طرف اشارہ کر دیا۔ عبد شمر نے کہا کہ آپ فرمائیے کہ ہمارے پاس کیا لائے ہیں؟ اگر دو گج ہوا تو ہم آپ کی اتباع کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، چٹانوں کا احترام کرو، امر بالمعروف کرو، نہی منکر کرو۔ عبد شمر نے کہا ہاں شک یہ سچ تو بہت اچھی ہے۔ لائے اپنا ہاتھ دراز کیجئے۔ (تا کہ میں آپ سے بیعت ہو جاؤں) آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ عرض کیا: عبد شمر یعنی شر کا بندہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں تم عبد خیر ہو یعنی خیر کے بندے ہو۔ پھر آپ ﷺ نے عبد خیر کو حوشب ذی ظلم کے لئے جواب لکھوا کر بھیجا۔ تو حوشب بھی ایمان لے آئے۔ ابن مندہ ابن عساکر

ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حوشب ذی ظلم نے آنحضرت ﷺ کا مبارک زمانہ تو پایا لیکن زیارت سے مشرف نہ ہو سکے۔ حضور ﷺ نے ان کے ساتھ بذریعہ جریر بن عبد اللہ مرسلست بھی فرمائی۔ اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے مسلمان روایت کیا ہے۔ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ بن محمد بن یحییٰ سے روایت کرتے ہوئے آگے ذکر فرماتے ہیں کہ احمد بن محمد نے ذی ظلم الحنفی حوشب کو حضور ﷺ کے زمانہ سے متصل طبقہ محدثین میں شمار کیا اور فرمایا کہ یہ حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور چونکہ نبی اکرم ﷺ ان کی تعریف فرما گئے تھے تو اس حوالہ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو بچپان لیا۔

۱۵۳۲۔ ایسا بن مسلمان اپنے والد سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ قریش نے عذابہ بن کرز کو بطور ہر اول دستہ کے آپ ﷺ کی طرف بھیجا تا کہ آپ کی مسکری قوت کے احوال کو کائف لے کر آئے۔ تو یہ اس بہم سے واپس آیا اور آپ ﷺ اور آپ کی مسکری کی مدح بٹاتا کرنے لگا۔ قریش نے اس کو کہا کہ تو ایک دیہاتی آدمی ہے، انہوں اپنے اسلحہ وغیرہ کی چونکا سے تجھے مرعوب کر لیا، اسی میں تیرا دل اڑ گیا ہے۔ پھر قریش نے عذابہ بن مسعود کو اس فرض کے لئے بھیجا۔ یہ آ کر آپ ﷺ سے مخاطب ہوا اور کہنے لگا: اے محمد! یہ کیا بات ہے؟ تم اللہ کی طرف دعوت دیتے ہو۔ اور اپنی قوم کے پاس دوباش قسم کے لوگوں کا تہذیب جمع کر لائے ہو؟ کوئی پتہ نہیں وہ کون ہیں کون نہیں ہیں۔ اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ اس طرح تم صلح حدیبی کا ناطقہ توڑ دو اور اپنی قرابت کی مرحمتوں کو باطل کروا کر ان کی جانوں اور مالوں سے کھیلو۔

حضور ﷺ نے ان کے جواب میں ارشاد فرمایا: بلکہ میری آمد کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں ٹوٹے ہوئے رشتوں کو پھر سے جوڑوں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ میری قوم والوں کو ان کے دین سے بہتر دین مرحمت فرمائے۔ اور ان کو ان کی معیشت سے اعلیٰ معیشت عطا فرمائے۔ یہ فیض بھی بدآخراً آپ کی مدح و ثناء دیا جاتا ہے ہوئے واپس پہنچا۔

حضرت سلمہ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد ان مسلمان قیدیوں پر، جو شرکین کے ہاتھوں میں تھے ظلم و ستم کی چلی سخت ہو گئی۔ تو حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا لیا اور چھاپا اے عمر! کیا تم اپنے مسلمان قیدی بھائیوں کو بھیرا پیغام پہنچا سکتے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! نہیں۔ کیونکہ اللہ کی قسم! ایک میں مجھ سے بڑے خاندان والا کوئی نہیں ہے۔ اور میری وجہ سے ان کو گزند پہنچنے کا قوی امکان ہے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلا کر اس مہم پر روانہ فرمایا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار ہو کر شرکین کے

[illegible]

چنانچہ مقررہ انداز میں اس کی طرف سے تمام کاموں کو جاری رکھا گیا۔

حضرت سرسختی تھو، اور ذات چیں کہ دھرم کو کہہ دیجئے۔ وقت کیا کہہ رہے تھے کہ اس سال لہجہ کے معانی نے کہا کہ ایک
اے گولڈا دیت و حرفہ: (ہم) ذات کی طرف (ہم)۔ چہرہ کی زمین کوئی شک نہ لگائی ہے کہ اس سے جس کو ہم رسول اللہ جی کے طرف
تیزی سے لپکتے۔ آپ دھرم بول کے درخت کے سایہ میں تھے، تو وہیں ہم آ۔ دھرم سے ذات ہوئے۔ اور یہی واقعہ ہے جس کے متعلق
فرمانِ وحی ہے:

بذلك قد رضى الله عن الأمر منبج اديا يعزوك تحت الشجر ذك

”اے پیغمبر! جب تک کہ تم سے ارحم الراحمین کے بیچنے سے متاثر ہو رہا ہے، اللہ اس سے خوشی نہ دے گا۔“

[illegible]

24 ابي ابي سعيد

[illegible][illegible][illegible]

۱۵۴۵ غصہ بڑا اٹھا۔ نے مروئی ہے، دوسرے نے میں نام سے رخصان میں سب سے پہلے کھنکری لگی اور سچا ۔ روایت یہ کہ وہ اس زمانہ میں تھے۔ کہنے کا بہت سے ان کے جمع ہو گئے، تاہم بعد میں ہر سب نے ان کے جدا رہ گئے۔ میں امر خدا

یوم آخرت چاہیے نہ لاق۔ اور پہلی دوزخ تھیں یہ ایمان لاکہ کیا آپ نے حج فرمایا۔ پھر سفار زیاہ اسان کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو تو کیا۔ تاکہ یہ ہو۔ دوزخ دوزخ نہیں، کچھ اہل راہ ہے۔ پھر کیا: مجھے قیامت کے متعلق خبر دینے کے کب واقع ہوگی؟ فرمایا: جس روز میں مسئلہ سرکل سے زیادہ علم نہیں رہتا۔ پھر کیا: پچھتے کی عزت کے متعلق ہم دیکھتے؟ فرمایا: یہ کہ باندی اپنی مالک کو ختم دینے لگے۔ اور تیس قہقہ ہونے لگیں۔ پھر دوسرا کٹھن چلا گیا۔ پھر جس کچھ وقت غراہ، چہرہ آپ دین سے جو چہاٹ تھرا جائے دوسرا کٹھن کھٹا، اور تیس کیا اللہ اور اس کا رسول جبرائیل جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ خبر بتائی تھی تمہیں میرا رب نے کھانے آئے تھے۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الصحيح لسمہ السنن لابی داؤد، الصحيح لترمذی ورحمۃ علیہ، السنن، ابن ماجہ، ابن حوزہ،

ابن عمر، ابن ماجہ، الصحيح لابی حنن، فی فی الدلائل

ابن خزیمہ اور ابن ابی حبان کی روایت میں یہ کہ تم غزوات قائم کرو۔ نہ کوہ اکروہ، حج وغیرہ کرو۔ غرض یا کی تروہ، اور غزوہ کبہ اور کربہ اور ابوصام کے روزند گوہ اور ابن حبان میں اس بات کا اضافہ ہے۔ لیکن اگر تم چاہو تو تم دوس کی عبادت کی خبر اسے بتاؤ۔ دوس کہ جب تم دیکھو کہ تمیر لوگ، نکلے، دوس والے، نکلے، حسوں والے، لیکن غلاموں کے کانے میں مقہ بلہ بازی کر رہے ہیں، اور وہ بارشادہاں بیٹھے ہیں۔ پوچھا گیا: ”ما العلل علیہذا؟“ یعنی فتنہ لوگ، نکلے یا قس والے، نکلے، حسوں والے تو ان میں؟ فرمایا: عرب۔ اور یہ کہ تم باغی کو کھو کر دوائی مالک کو ختم دینے لگی ہے، تو جان لو کہ یہ قیامت کی علامت ہیں۔ اور الجاہل اتر دینی کے القادح ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ کھٹے سے نہیں یہ واحد سے کھٹے سے دریافت کیا کہ تم عمر جانتے ہو سرکل کو نہ تھا؟ پھر فرمایا: یہ خبر جس کٹھن تھی، تمہیں تمہارے دین کی بات کھانے آئے تھے۔

اور باندی کے شفا یہ ہیں: وہ باند یا باندی آقاؤں کو ختم دینے لگیں گی۔ یہ عمر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے یہ اس میں سائل کو کھانے کر کے لاقہ صباہ کر، ہم صباہ اللہ علیہم، تمہیں نے اس کو کھانے کیا، لیکن وہاں اس کے کوٹھا میری نہ رہے۔ پھر آپ ﷺ نے ایک دن یہ دیکھا تھا کہ وہاں تک غیر ہے، پھر پوچھا اسے اس کی شفا یہ جانے اور اس کی کھان تھا۔ پھر آگے وہی تحصیل ہے۔

”باسمہ اللہ آقاؤں کو ختم دینے میں تمہیں“ کا مطلب یہ ہے کہ میں جس اور کو ختم دینے کی دوا ان دہاں کی اس قدر نافرمان اور سرکشی اور اس پر اپنا غم چانے والی ہوں گویا میں اس کی باندی سے ہو رہا ہوں اور اس کا بے گویوں نے بیٹے کو کیا ختم دیا۔ بلکہ اپنے مالک کو ختم لے لیا۔ یہ مطلب ہے کہ باندیاں اپنی آقاؤں کو ختم دینے لگیں گی۔

۱۵۳۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرب بھید کے ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کس سے واپس کرتے ہیں؟ کیا میں اس جہت کرتے ہیں کہ میں کے متعلق فیصلہ ہو گیا اور وہ گزرا کہ انسان میں کو ضرور نہجاہ دے گا؟ یا میں اس زمرہ ہوں؟ یا پہلے کوئی فیصلہ نہیں ہوا؟ بعد انہوں کی عرض پر مختصر یہ کہ کرے، نہ کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کس سے عہد حق ہوتا ہے جو اس کے متعلق حکم صادر ہوگا اور نہ کہ کوئی شخص نے جو تم کے کسی اور فرد نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کس کا کیا غامہ؟ لڑ، یا اہل جنت کو اہل جنت ہی کے ٹکڑ میں لگا دیا جائے۔ اور اس جہنم کو اہل جہنم ہی کے ٹکڑ میں لگا دیا جائے۔

مسند احمد، السنن لابی داؤد، السنن، ابن ماجہ،

۱۵۳۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ ہم جو کس کرتے ہیں؟ یہ اس زمرہ کو دے یا اس سے فراغت ہوتی ہے؟ فرمایا: اس کے دے میں پہلے فیصلہ ہو چکا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تو کہیں نہ پھر ہم جو کس کر کے بیٹہ جائیں؟ فرمایا: ابن خطاب اہل کربلا پر پھر کس کی تو قیامت ملتی ہے، جس کے لئے اس کو پیر کیا گیا ہے۔ جو اہل سعادت سے ہے اور سعادت ہی کا ٹکڑ کرتا ہے۔ اور جہل شکوات سے ہے وہ شکوات مل کر کھل کرتا ہے۔

مؤلف زاد الطالبی، مسند احمد

مسند نے اس روایت کو یہی تک روایت کیا ہے ”وفد لفرع منہ“ یعنی اس کے بارے میں پہلے فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور مزید یہ اضافہ بھی ہے۔ ”لنست فیہ الحصل؟“ قال لا یزال الیہ العمل قلت اذا یوجدہ“ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پھر کس کو کیا قاتلہ؟

فرمایا: "وَشَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدِي وَرَسُولِي" کا یہ لفظ ہم کل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ عرض کیا جب تو ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کرتے ہو۔ لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ لفظ صحیح ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی

"لَعَنَهُمُ شَقِيٌّ وَمَنْهُمْ سَعِيدٌ"

"ان میں سے بعض بد بخت ہیں اور بعض سعید۔"

تو میں نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ اس آیت اللہ تعالیٰ نے ہم کو کس کی طرف اشارہ کیا ہے؟ ہم تو یہ نہیں آ رہے کہ یہ لفظ خدا پر ہو چکا ہے کہ کوئی شقی ہوگا۔ انہوں نے سعید کیا نہیں؟ اور کیا یہ ہر چیز کے فیصلے پر لافٹ ہو گیا ہے۔ اور ہم ان پر عمل پختہ ہیں اسے مبرا لیکن ہر ایک اس عمل میں مصروف ہوئے اس کے لئے اس کو پہچاننا چاہیے۔

اصحیح للترمذی ورحمۃ اللہ علیہ۔ حدیث حسن غریب۔ فیصلہ دہلی علی ابن حزم اور ابن الصلوی ابن ابی حاتم۔ ابو الشیح۔ ابن مردودہ۔ ۱۵۲۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے جاب کے مقام پر خطبہ پالہ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر کہا اللہ جس کو ہدایت پر کاہل کر دے گا میں اس کو کوئی گناہ نہیں کر سکتا۔ اور جس کو ہدایت گمراہ کر دے اس کو کوئی سیدھی راہ پر نہیں لاسکتا۔ اس موقعہ تک میری راہ سب سے جہاں آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھا تھا غلامی میں جو کہ بت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ترجمان سے سوال کیا کیا یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ میں کا خیال ہے کہ اللہ کی کو گمراہ نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا اللہ کے دشمن تو جنت سے ہوتے ہیں۔ (وہی اللہ ہی نے تجھے پیدا کیا پھر ہی نے آپ کو تم کو گمراہ کر دیا ہے۔ اور وہی تجھے جہنم رسید بھی کرے گا) اللہ اگر میں سے سخت نہ کر دے گا تو ابھی تیری گردن اڑا دیتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ نے آدم کو کائنات فرمایا تو اس وقت اس کی ذریعہ کچھ چیزیں تھیں جن میں سے ایک اور اس کے لئے تو مجھ سے لوگ مختلف رہ گئے ہیں اور ان کی تقدیر بھی مختلف ہے۔

ابو داؤد فی کتابہ القبولۃ۔ ابن حزم۔ ابن ابی حاتم۔ ابو الشیح۔ ابو القاسم بن مشران فی تعالیمہ۔ اردو علی الجمعہ لعمدہ من سعید للترمذی۔ الاستقامۃ للحمصی۔ اللالکائی فی السیۃ لأصحابہائی فی الحجۃ۔ ابن حزم۔ مسند ابی حنیفہ ۱۵۲۸۔ عبد الرحمن بن ابی ناسر نے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ لائے تو آپ سے ان کو کہا کہ یہ چند لوگ اللہ کے متعلق بحث آرائی کرتے ہیں۔ قرآن آپ رضی اللہ عنہ سے خطاب دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا اے آدم تو جہنم سے پہلے لوگ صرف اسی وجہ سے توجہ حاصل کرتے تھے کہ وہ اللہ کے منہ میں بیٹھنے کو تیار تھے۔ اور جہنم سے اس آستی کی۔ اس کے بعد قدرت میں تیری زبان سے کہ: کدو میں کوئی بھی ان شخصوں کو لقمہ نہ دے منہ میں ٹھکرتے نہ دے۔ ان کے گرد ان کی گردن اتنے سے کہ گردوں کا رتہ لوگ سر جھکائے ان سے اس سے باطل نہ پیش ہو سکے۔ پھر اس میں ٹھہر کر ان کی آواز دہرائی کہ: تم کو بھڑکانے کے لئے نہ میں ملک تمام میں یہ دے دے والا مبرا بھی پیدا ہو گا۔

الاستقامۃ للحمصی۔ اللالکائی۔ ابن عساکر

۱۵۲۹۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ لفظ کہ ہر چیز تقدیر کے ساتھ مقرر ہے۔ جی کہ ہم میں اور انسانی بھی۔ سعید ورحمۃ اللہ علیہ

آدم اور موسیٰ علیہما السلام کا مناظرہ

۱۵۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عن اخطاب سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عرض کیا کہ یہ روزگار آدم علیہ السلام سے میری طاقت گرامی ہے۔ جنہوں نے ہم کو اپنے سمیت جنت سے نکالا؟ انہوں نے حضرت آدم علیہ السلام سے ان کا سامنا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ ہی ہمارے باپ آدم ہیں؟ فرمایا جی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ ہی میں اللہ تعالیٰ

روح چھوٹی؟ اور تمام اساء کی آپ کو تعلیم دی؟ اور فرشتوں سے آپ کو کچھ دیکر لیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: پھر کس بات نے آپ کو اس پر اسکیا کہ آپ نے ہم کو بھی اور اپنے آپ کو بھی جنت سے لکھوایا؟
 حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: اور تم کون ہو؟ کہا میں موسیٰ ہوں۔ فرمایا: کیا تم موسیٰ بنی اسرائیل کے پیغمبر ہو، جن کو اللہ نے اپنے ساتھ بغیر کسی قصہ کے صرف پردے کے حجاب میں کلام کرنے کا شرف بخشی؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: جی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تو کیا تم نے اپنی کتاب میں نہیں پایا کہ یہ فیصلہ تو میری تخلیق سے قبل ہی میرے لئے لکھ دیا گیا تھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: جی ہاں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تو پھر کس بات پر تم مجھے علامت کرتے ہو؟ کیا ایسی بات ہے جس کا فیصلہ مجھ سے پہلے ہو گیا تھا۔
 حضور ﷺ نے اس موقع پر فرمایا: پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

السَّن لَأَبِي دَاوُدَ، ابْنِ أَبِي عَاصِمٍ فِي السَّنَةِ، ابْنِ جُبَيْرٍ، ابْنِ خُزَيْمَةَ، أَبُو عَوْنَةَ، الشَّاشِي، ابْنِ مَدُوذٍ فِي الرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ، الْأَجَرِيُّ فِي السَّنَنِ، الْأَصْهَارِيُّ فِي الْحَجَّةِ، السَّن لَسَعِيدٍ

۱۵۵۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس امر تقدیر کو اس حال میں پایا کہ حقوق کی پیدائش سے قبل ہی اس کے متعلق فیصلہ سے فراغت ہو گئی ہے۔ اور مال کے تقبوع ہونے سے قبل اس کی تقسیم کر دی گئی ہے۔ اور لوگ تقدیر الہی کے موافق کھینچے چلے جا رہے ہیں۔ اور کوئی جی موت کے گھاٹ نہیں اترتا مگر اللہ کے ہاں اس پر رجعت ہوتی ہے، اب وہ چاہے تو اس کو عذاب کرے اور چاہے تو مفقرت کرے۔

الإستقامة للحسين

۱۵۵۲۔ از مسند علی رضی اللہ عنہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صحیح الفرقہ (جنت البقیع) میں کسی جنازہ کے ساتھ تھے، کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، اور بیٹھ گئے۔ ہم بھی آپ کے گرد و پیش بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھتری تھی، جس سے آپ زینین کر دینے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی لکھو اٹھائی، اور فرمایا: کوئی ایسا جی نہیں ہے، جس کے لئے جنت یا جہنم کا ٹھکانہ نہ لکھ دیا گیا ہو، جس کے لئے شقی یا سعید ہونا نہ لکھ دیا گیا ہو۔ تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! تو پھر کیوں نہ ہم اپنے متعلق لکھے ہوئے پر خبردار جائیں؟ اور مثل چھوڑ نہیں؟ کیونکہ جو اہل سعادت سے ہوگا وہ سعادت ہی کی طرف لوٹے گا۔ اور جو اہل شقاوت سے ہوگا وہ شقاوت ہی کی طرف لوٹے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ مثل کرتے رہو۔ ہر ایک کو مصروف کر دیا گیا ہے۔ سو جو اہل شقاوت سے ہے، اسے اہل شقاوت ہی کے مثل کی توفیق دی گئی ہے۔ اور جو اہل سعادت سے متعلق رکھتا ہے اسے اہل سعادت ہی کے مثل کی توفیق دی گئی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى﴾

”سو جس نے راضی و عطا کیا، اور پرہیزگاری اختیار کی، اور نیکی کی بات کو حق مانا تو ہم اس کو آسان راستے کی توفیق دیں گے۔“

ابو داؤد الطائسی، مسند احمد، الصحيح للبخاری ورحمة الله عليه، الصحيح لمسلم، السن لأبي داؤد، الصحيح للترمذی ورحمة الله عليه، السانی، ابن ماجہ، حشیش فی الإستقامة، المسند لأبی یعلی، الصحيح لابن حبان، شعب الإیمان

۱۵۵۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور اللہ کی حمد و ثناء، بیان کی، اور فرمایا: ایک کتاب ہے جس میں اللہ نے اہل جنت اور ان کے اساء اور انساب لکھے ہیں۔ اسی پر ان کو جمع کیا جائے گا اقامت تک۔ کبھی بھی اس میں کوئی نئی شے نہیں ہو سکتی۔ پھر فرمایا: ایک کتاب اور ہے جس میں اللہ نے اہل جہنم اور ان کے اساء اور انساب لکھے ہیں۔ اسی پر ان کو جمع کیا جائے گا اقامت تک۔ کبھی بھی اس میں کوئی نئی شے نہیں ہو سکتی۔ صاحب جنت کا خاتمہ اہل جنت ہی کے مثل پر ہوگا خواہ کیسے ہی اعمال کرتا رہا ہو۔ صاحب جہنم کا خاتمہ اہل جہنم ہی کے مثل پر ہوگا خواہ کیسے ہی اعمال کرتا رہا ہو۔ کبھی اہل سعادت میں اہل شقاوت کا طریقہ رائج ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ کہا جانے لگتا ہے کہ یہ لوگ کس بری طرح ان بد بختوں کے ہو رہے ہو گئے ہیں۔ لیکن پھر سعادت ان کو جالیتی ہے اور ان کو اس سے نجات دیتی ہے۔ اور کبھی اہل شقاوت میں اہل سعادت کا طریقہ رائج ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ کہا جانے لگتا ہے کہ یہ لوگ کس قدر نیک بختوں کے مشابہ ہو گئے ہیں۔ لیکن پھر شقاوت ان کو جالیتی ہے اور ان کو اس سے نکال لاتی ہے۔ جس کے لئے اللہ نے ام الکتاب یعنی لوح محفوظ میں سعید ہونا لکھ دیا ہے، اس

کو اندرون سے نہیں نکالے گا، جب تک کہ اس کو موت سے قبل اس سعادت کے مکمل میں نہ لگا دے۔ خواہ وہ وقت کتنی کے اور وہ جتنے کی اور حدوں کے درمیان وقفہ کے بقدر ہو۔ اور جس کے لئے اللہ نے اس اکتفا پائی کوں مخلوق میں شفیق ہونے کا وعدہ کیا ہے، اس کو اللہ ولایت بھیجے گا۔ لے گا، جب تک کہ اس کو موت سے قبل اس شہادت کے مکمل میں نہ لگا دے۔ خواہ وہ وقت کتنی کے اور وہ جتنے کی اور حدوں کے درمیان وقفہ کے بقدر ہو۔ پس غائب کا بارود بارخ تہ ہے۔ الاوسط للطریق رحمۃ اللہ علیہ ابو سہیل احمد دہساروی فی الہی العالیہ ص ۱۵۵۔ حضرت صفی رحۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم کو خط لکھا یا اس میں فرمایا اس شخص کا اسم سے کوئی مرد کا نہیں جو انجمنی بری تقدیر پر ایمان نہ رکھے۔ نہ بدعتی

۱۵۵۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ حق قسم کوئی نبی دار نہیں بیا نہیں ہے، جس کے لئے بہتک یا ایک جتنی نہ لکھ دی گئی ہو۔ میں نے اس پر ایک شخص ایسی بدعت مکرر ہوا کہ جسے جیج رسول اللہ پڑھیں گے سے نہیں فرمایا بل کرتے رہے۔ یہ تمہارے ہر شخص کو ایسی ملے گی تو جس فتنے سے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے اس پر عاصی

تقدیر مبرم کا ذکر

۱۵۵۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ امر مبرم کو بھی دفع کر دیتے ہیں۔ حضرت ابو سہیل ص ۱۵۶ ممبر وہ اصول جس منقسم ہوتی ہے امر مبرم امر مطلق، امر مبرم کا مطلب ہے جس کا وقوع قطعی یعنی ہو۔ اور امر مطلق کا مطلب ہے جو نہ ہو کے اختیار پر مشمول ہو کہ اگر وہ مایا کرے گا تب وہ اس کا وقوع ہو گا نہ نہ ہو گا۔

۱۵۵۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایمان کسی کے قلب میں اغماص کے ساتھ بیڑا اس وقت تک نہیں بنا سکتا جب تک کہ وہ عملی مشین کے ساتھ جس میں ایک مشین کا نقش دھواں بات کا یقین نہ کرے کہ جو چیز میں وہ جتنی اور بیڑا جو کئے والی تھی اور وہ جو جس چیز پر وہ بیڑا بنائے والی تھی۔ اور ہر شے تقدیر کے ساتھ مقرر ہے۔ اللہ اعلم

۱۵۵۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ان کے پاس کسی نے تقدیر کا مسئلہ پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی شبابت اور اس کے زاہدوانی انگلی اپنے منہ میں ڈالی اور پھر منہ کی اس میں ان کو پھر اور فرمایا، میں شہادت دیتا ہوں کہ وہ لکھوں گے، ہاتھ یہ عصا بھی بتائے علم کتاب میں لکھتے ہیں نہ میں تم۔ اللہ اعلم

مضمود یہ ہے کہ انسان کا ہر عمل قبول یا رد ہوتا ہے تقدیر کی سب سے تقدیر کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔

۱۵۵۹ حضرت ابن عمر اپنے والد محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ یہاں ایک ایسا شخص ہے جو حقیقت میں قدرت میں کم نہ ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر کاغذ کاغذ بونے اور فرمایا اسے اللہ کے لئے، انا کہ اللہ نے جب چاہے یہ دنیا تو نے جب چاہے یہ آفتاب تجھے پیدا کیا؟ عرض کیا۔ جب اللہ نے چاہا پیدا کیا۔ اور باشت فرمایا جب وہ چاہتا ہے تب تجھے یہ کرتا ہے جب وہ چاہتا ہے تب تجھے یہ کرتا ہے؟ عرض کیا جب وہ چاہتا ہے تب یہ کرتا ہے۔ فرمایا جب وہ چاہے گا تجھے موت دے گا جب تو چاہے گا جب تو چاہے گا؟ عرض کیا جب وہ چاہے گا موت دے گا فرمایا پھر جس وہ چاہے گا تجھے داخل کرے گا یا جہاں تو چاہے گا داخل کرے گا؟ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم اس کے ساتھ کی اور جو دے دے تو میں تمہارا یہ سر قلم نہ رہتا جس میں یہ دریا نکلیں ہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بیت تلاوت کی:

لَا مَنازِلَ لَہٗ اِلَّا اِنِّہٗ بِہٖ اَمْرٌ ۚ عَلٰہِ اَہْلِ النُّصْرٰی وَاَہْلِ السُّعْرٰی ۚ

"تمہاری جگہ نہیں چاہ سکتے مگر جو خدا کو منظور ہو۔ وہی ڈرنے کے والے اور بخشش کا مالک ہے۔"

اس میں حاتم الأصم ص ۱۵۵، اللہ اعلم، الخلیفہ فی العلمات

قضاء و قدر کا مطلب

۱۵۶۰۔ محمد بن زکریا الاعلانی سے مروی ہے کہ ہم کو عباس بن ابیہ کا رے بیان کیا وہ حضرت نکرہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ صفین سے واپس تشریف لائے تو آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر سوال کیا اے امیر المؤمنین! ہمیں بتائیے کہ کیا ہمارا شام کی طرف یہ سفر کرنا قضاء و قدر کے موجب تھا؟ فرمایا قسم ہے اس ہستی کی! جس نے دانے کو نپا کر دیا، پان کو پیدا کیا، ہم نے کوئی واہمی نہ کی، اور نہ کوئی نیکو عبور کیا مگر سب قضاء و قدر کے موجب تھا۔ شیخ نے عرض کیا پھر تو میں اللہ کے پاس اپنی جگہ واقعی پر تو آپ کی امید رکھتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے کسی باندی کو عبور کرنے اور کسی شیب میں اترنے پر بھی اجر عظیم مرحمت فرمائیں گے۔ اور یہ یاد رکھو کہ تم اپنے کسی بھی معاملہ میں کر بیٹہ و جبر و مصروف نہیں کئے جانتے اس پر شیخ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین تو کیا قضاء و قدر ہم کو اس طرف نہیں پہنچتی؟ فرمایا افسوس! شاید تم اس کو قضاء لازمی اور تقدیر قطعی سمجھ بیٹھے ہو؟ اگر یہ بات ہوتی تو خوشخبری و امید کا اہم ہو جاتیں۔ اور کارخانہ ثواب و عذاب بے کار ہو جاتا۔ اور اللہ کی طرف سے کسی گناہ گار پر کوئی ملامت ہوتی، اور نہ ہی کسی محسن پر کوئی مدحت ہوتی۔ اور کوئی محسن اس احسان کی وجہ سے گناہ کی بجائے ثواب کا زیادہ مستحق نہ ہوتا۔ لہذا یہ بات کہ انسان مجبور محض ہو کر عمل سر انجام دیتا ہے، توں کے پچھاریوں کی بات ہے۔ اور شیطان کے کارندوں، رحمان کے دشمنوں کی بات ہے۔ اور یہ لوگ اس امت کے نبوی اور قدر یہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے خیر کا اختیار بخشا، اور شر سے ڈرایا۔ اور کسی کو مغلوب و بے بس کر کے گناہ کروایا، اور نہ ہی کسی سے جبر الطاعت کروائی۔ اور نہ کسی کو مکمل مالک بنادیا۔ اور آفتا، سان و زمین اور ان میں آنکھ سے والی اشیاء کو بے مقصد پیدا کیا۔ یہ خیال کہ سب یونہی بے مقصد ہے اور حساب کتاب کا وجود نہیں ان لوگوں کا ہے جو کفر کے مرتکب ہوئے۔ سو بلا کثرت سے ان لوگوں کے لئے جو جہنم کے نگار ہیں۔ شیخ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! پھر کیا ہماری یہ ادرفت قضاء و قدر قطعی؟ فرمایا اللہ کا امر اور اس کی حکمت قطعی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

﴿وَقَضَىٰ رَبِّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ﴾

”تیرے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ تم محض اسی کی پرستش کرو۔“ ابن عباس

اس روایت کے دونوں راوی محمد بن زکریا الاعلانی اور عباس بن ابیہ کا رکذاب ہیں۔

۱۵۶۱۔ حارث رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا اے امیر المؤمنین! مجھے تقدیر کے متعلق کچھ بتا دیجئے، فرمایا: یہ انتہائی تاریک راو ہے، اس پر مت چل۔ عرض کیا: اے امیر المؤمنین! مجھے تقدیر کے متعلق کچھ بتا دیجئے، فرمایا: یہ اقواء گہرا مستدر ہے، اس میں مت گھس۔ عرض کیا اے امیر المؤمنین! مجھے تقدیر کے متعلق کچھ بتا دیجئے، فرمایا: یہ اندکار ہے، اس سے پردہ اٹھانے کی کوشش مت کر۔ عرض کیا اے امیر المؤمنین! مجھے تقدیر کے متعلق کچھ بتا دیجئے، فرمایا: اسے سائل! اچھا بتا دیجئے، پھر وہ گارنے چاہا، تجھے پیدا کیا؟ یا جیسے تو نے چاہا پیدا کیا؟ عرض کیا جیسے اللہ نے چاہا پیدا کیا۔ فرمایا اور جیسے اللہ نے چاہا تجھے کام میں لگایا یا جیسے تو نے چاہا اس کے مطابق تجھے کام میں لگایا؟ عرض کیا جیسے اس نے چاہا کام میں لگایا۔ فرمایا قیامت کے روز جس حالت میں وہ چاہے گا تجھے اٹھائے گا یا جس حالت میں تو چاہے گا ویسے اٹھائے گا؟ عرض کیا: جس حالت میں وہ چاہے گا اٹھائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا اسے سائل! بتا کیا تو اللہ سے، جو تیرے رب ہے عافیت دیتا ہے یا نہیں؟ عرض کیا ضرور۔ فرمایا تو کس چیز سے عافیت دیتا ہے، آپ اس مصیبت سے جس نے تجھے گھیر رکھا ہے یا اس مصیبت سے جس نے کسی اور کو پریشان کر رکھا ہے؟ عرض کیا اس مصیبت سے جس نے مجھے گھیر رکھا ہے۔ پھر فرمایا اے سائل! تیرا اعتقاد ہے کہ گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی پر عمل سے ابونے کی قوت صرف اس ہستی کی بدولت ہے؟ بتاؤ وہ کون سی ہستی ہے؟ عرض کیا اللہ۔ جو عالی شان اور عظیم المرتب ہے۔ فرمایا بس اسی کی تفسیر جان لے تیرا مقصود حل ہو جائے گا عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اللہ نے جو آپ کو سکھایا مجھے بھی سکھا دیجئے۔ فرمایا اس کی تفسیر یہ ہے کہ بندہ کو طاعت خداوندی کی قدرت ہے اور نہ ہی مصیبت

خداوند کی قوت اور انوں سے موازن میں اللہ کا ثانی ہے۔ اسے نہ کہیں اپنا کیا اللہ کی مشیت و ارادے کے ساتھ جبری مشیت تھی نہ اس کے لیے۔ اگر تو جبر سے کہ جبری مشیت اللہ کی مشیت کے تابع ہے تو پس جسے اپنی مشیت سے موازنہ کرنے کی طرف سے نہ کہتے کہ اس کی ارادہ خود کو مستحضر اور خیال ہے کہ جبری مشیت مستقل بالذات ہے اس میں خدائی مشیت کو کوئی اثر نہیں بجز تو یہ کہ اللہ کے ساتھ اس کی مشیت میں دعویٰ و شرک کا مرتبہ ہو چکا ہے۔ اسے سال اللہ ہی کہتی کرتا ہے اور وہی اس کی ارادہ کرتا ہے۔ اور ارادہ کا وہ دعویٰ ہے تو وہ عرض بھی اس کی طرف سے ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہاں سے نہ وقت کیا کہ اب اللہ کے امر قدرت کو کچھ بچانے کے لیے نہ ہی بالکل بچا۔ پھر آئیے دیگر حاضرین کو مخاطب ہو کر فرمایا اب جا کے تمہارا پہلی سہارا ہو جائے اللہ اور اس سے بڑھ کر تو کہہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس کوئی قدرتی شخص اور جس کا عقیدہ کہ نہ اس بخود بخش ہے ہوتا تو میں اس کی گردن دوہ چتا اور اس کو کاٹھنٹے گھونٹنے مار ڈالتا۔ کیونکہ یہ ملک یہ ملک اس امت کے یہودی، نصرانی اور گھوکے ہیں۔ میں عساکر

۱۵۶۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ یہ مرد پر تمہیں فرشتے مقرر ہیں۔ جو اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں کہ تمہیں اس پر کوئی ایسا نہ کرے۔ وہ کسی کھوپڑی میں اگر چاک نہ ہو جائے۔ یا کوئی جانور اس پر چل نہ کر پڑے۔ حتیٰ کہ جب تمہارا کاٹھنٹا جاتا ہے تو فرشتے اس کی راہ چھوڑ دیتے ہیں اور پھر پڑاؤ نہ منظور ہوتا ہے۔ وہ مشیت اس کو پہنچتی ہے۔ اس کے واسطے دلاؤ فی القلوب

۱۵۶۱ ابھیہ مرد اللہ علیہ سے مروی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص کاٹھنٹا ہوا تھا آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کو نہ بچوں کے گھر آپ رضی اللہ عنہ پر چڑھ گئے۔ اس نے کہا کہ اس پر کوئی نہیں؟ فرمایا جی ہاں عرض کیا۔ آپ اس وقت میں سے حرکت نہ تھے ہیں۔ جبکہ آپ سے جنگ جوڑی ہوئی ہے؟ فرمایا اللہ کی طرف سے ایک ذوالحال یہ کی حفاظت پر اور اسے جو میرے لئے قتلہ گاؤں گی ہے۔ میں جب خود بخود قتلہ ہوا جائے گا تو کوئی چیز مفید نہ رہے گی۔ بے شک کوئی انسان میرے دشمن ہے۔ جس پر کوئی شہانہ فرشتہ مقرر نہ ہوں کوئی بھی جانور یا کوئی اور شے اس کو نہ بچائے گا اور وہ کوئی بے پروا فرشتہ سے کہتا ہے کہ: نواز، بولا، جسے جب قدرت کا فیصلہ ۲۱۲ ہے تو وہ فرشتہ اس کی راہ چھوڑ دیتا ہے۔ وادوا فی القلوب۔ اس عساکر

ہر آدمی پر حفاظتی فرشتے مقرر ہیں

۱۵۶۲ جلی بن مروان سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رات میں مسجد جا کر نوافل ادا فرماتے تھے۔ تو ہم آپ کی جو کچھ اور ان کی فرائض سے حاضر ہونے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو ہم سے اپنی تعریف ادا کی اور فرمایا کہ چیز سے تمہیں بخوار کھائے؟ ہم نے عرض کیا ہم آپ کی جو کچھ اور ان کی فرائض سے ہمیں فرمایا کیا انسان والوں سے میری حفاظت کرتا ہے؟ ہوا یا زمین والوں سے؟ ہم نے عرض کیا زمین والوں سے۔ فرمایا زمین میں کوئی شے نقصان دہ نہیں ہو سکتی۔ ہوا یا زمین سے بے شک کوئی انسان نہیں ہے۔ جس پر فرشتہ مقرر نہ ہوں۔ جو اس سے برصیت کو دفع کرتے رہتے ہیں۔ اور ایک اور سبب اس کی حفاظت پہنچا کرتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس کی قدرتی یا جالی ہے۔ ہاں جب اس کی قدرتی جانی سے توجہ فرماتے اس سے اور تقدیر کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔ اور اللہ کی طرف سے ایک ذوالحال میری حفاظت پر میرے جو میرے لئے قتلہ گاؤں گی ہے۔ سو جب میرا وقت آ جائے گا تو مجھ سے یہ حفاظت اٹھ جائے گی۔ اور بے شک کوئی شخص ایمان کا جو اس وقت تک نہیں بچ سکتا جب تک وہ اس بات کا یقین نہ کر لے کہ جو چیز اس کو پہنچے وہ میرا چوکے والی نہ لگے اور وہ جو نہیں پہنچے وہ میرا نہ پہنچے گی۔ اب وہ دلاؤ فی القلوب۔ حبیب بن عساکر

۱۵۶۵ حضرت علی اور ابن ابی حمزہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زندگی کی آخری رات آئی تو آپ اپنی جگہ ٹھہرے نہ تھے۔ اہل خانہ کا ہتھوڑا ہاتھ پائی اور وہ بچر میں آپ کو روکنے کے لئے حیلہ ساز کی کرنے لگے۔ پھر جمع ہو کر آپ کو روک جانے کے لئے اٹھ اٹھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک کوئی انسان ایسا نہیں ہے۔ جس پر دو گلیاں فرشتے مقرر نہ ہوں۔ جو اس سے بڑھ

کے لئے شروع کر دینے اور اسی پر ہر گز ہرجا جنت میں سے ہو جاتا ہے۔ یہی گزرتہ ہرگز کرنا ہی چاہئے ہر قوموں پر کہ وہ نہ کہول پر۔

حضرت علیؓ الاستقامة، ابن عبدالمکرم

۱۵۹۵۔ از منہ علی رضی اللہ عنہ عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ جناب مجھ سے ایک قوم کا ذکر فرمایا کہ اس کا کہنا ہے کہ اللہ نے اقبال کے ہاں اور پیر کو کھنڈہ، نر، یا ہے۔ عمروؓ کہتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہؓ اس وقت سے زیادہ غصہ نہ کی بھی نہیں، کھنڈہ حتیٰ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت غلبہ سے کھڑے ہونے کا راہ فرمایا لیکن پھر غصہ نہ ہو گئے۔ اور فرمایا ان کو کہو کہ مجھے۔ میں نے نہ نہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہاں نے نبیؐ کو فرمایا کہ وہاں سے ایک قوم ہو گی جو اللہ اور قرآن کا نکال کر نہ گئے لیکن ان کو اس بات کا شعور بھی نہ ہوگا۔ جس طرح یہود و نصاریٰ نے کفر کا ارتکاب کیا رافع کہتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ پر فدا ہوں۔ یہ کس طرح ہو گا؟ فرمایا: وہ بعض تقدیر کا اثر نہ کریں گے تو بعض کا نکال کریں گے۔ میں نے عرض کیا وہ کی نہیں گے؟ فرمایا: خیر، تقدیر کی طرف سے ہے اور اثر انہیں کی طرف سے، اور پھر وہ اس پر قرآن پر بھیں گے اور اس سے غصہ استدلال کریں گے اور چل دو بیان و معرفت کے بعد قرآن کا بھی انکار کریں گے، اس میں میری امت کو ان کی طرف سے بغض و بد دوستی اور جنگ و جدل بھی پیش آئے گی۔ یہ ایسے وقت میں اس امت کے زندگی لوگ ہوں گے۔ سلطان وقت کا ظلم و ستم ان کا ہے۔ اور پند و گاہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر عافیت کی دوا مسلط فرما دیں گے جو ان کی کفارت کو فائدہ نہ دے گی۔ پھر ان کو زمین میں حبس کیا جائے گا۔ اور ہر امت اس سے بچ نہیں گے۔ سو میں اس وقت قلیل تعداد میں گئے۔ من کی خوشی بھی شہت غم سے عبادت ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ان اکثر مفسرین کی صورتوں کو بندہوں اور کھڑیوں کی صورت سے مسخ فرما دیں گے۔ پھر اسی حالت میں خروید و جان ہوگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کے لئے نبیؐ سے روپڑا۔ اور عرض کیا آپ کو پانچ سو روپڑا ہے؟ فرمایا: ان کی صفائی پر ہم کھاتے ہوئے کہ ان کو کھاتے صاب میں ہر بات گزراؤ تھوڑا روٹی ہوں گے۔ اور یہ پینے لوگ نہ ہوں گے جنہوں نے تقدیر کے انکار میں یہ بات نہ ہو گی، اس کے بعد کھانا کھاتے ہوئے ان کے ہاتھ میں ہو گئے۔ ہر کھانا اس امر انہیں تقدیر کے بھٹانے کی وجہ سے ہی گرفتار عبادت ہوئے کہ ہر بار رسول اللہ! میں آپ پر فدا ہوں جو اس کا مجھے بتائیے کہ جیسے تقدیر پر ایمان نہ لیا جائے؟ فرمایا: خدا احمد پر ایمان نہ لیا اور اس بات پر کہ میں نے ساتھ دلی بھی ضرور دے گی۔ رسول کا کام نہیں ہے۔ اور جنت و جہنم پر ایمان لاؤ۔ اور اس بات پر ایمان لاؤ کہ اللہ نے خلق علی خلق سے علی ہی اللہ کو پیدا فرمایا تھا۔ پھر مخلوق کو پیدا فرمایا اور جس کو چاہا جنت کا مال بنا دیا اور جس کو چاہا جہنم کا مال بنا دیا۔ اور یہ بلاشبہ اشیاء کی طرف سے ہر امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اور ہر ایک اس پر کھنڈہ ہے جو اس کے لئے کئے ہوئے ہوئے ہے۔ اور وہ اپنی تقدیر کی طرف بڑھتا جا رہا ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول نے انہیں بچ کر دیے۔

خدا عزوجل نے اللہ علیہ وسلم نے ان کو عمرو بن شعیب سے دو طریق کے ساتھ روایت فرمایا۔ پہلے میں جناب ابن عبدالمکرم سے۔ اور دوم۔ میں ابن سعید سے۔ سوم۔ حضرت حسن سے۔ اور حادثہ عقلی کے اس کو دوسرے دو طریق کے ساتھ روایت کیا۔ عقلی اور عبادت ذہنی سے۔ ان کو اللہ تعالیٰ علی اسحق و اسحق و اسحق و اسحق میں حیرت سے طریق سے روایت کیا اور اس کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس میں کی ایک نبیوں رو ہے۔

فرع..... فرقہ قدوسیہ کے بیان میں

۱۵۹۷۔ از منہ علی رضی اللہ عنہ حاتم بن امیہؓ سے مروی ہے کہ میں معمر بن محمدؓ کے پاس تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چند قوموں کی ایک جماعت کو فرمایا۔ اور کہنے لگی کہ اللہ کے فرزند! ہمیں بتائیے کہ ہم میں سے کس کی بات شرعیت ہے؟ فرمایا: انا و ہمیں یہ بات پیش آئی کہ کہتے تھے، ہم میں سے یہ قوموں ہے، اور دوسری ہے، اور تیسرا ہمارا ہی ہے۔ حضرت معمر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے یہ۔

[illegible]

قدردار کے چہرے مسخ ہوں گے

[illegible][illegible]

۱۶۰۱ از مر اہل کعبہ بن کعب، قرطبی، محمد بن کعب القرظی، رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اسی کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اسی پر یہ بات اہل قہر کے ہاں سے میں مان لی ہوگی ہیں، جو ان، المسحورین فی جلال وسعہ۔ اس پر کہ کتبنا بحرمان گمراہی اور جہنم میں ہیں۔ ابن عساکر

۱۶۰۲ از مر اہل کعب بن کعب، رحمۃ اللہ علیہ۔ کنون، رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے غیلان سے فرمایا، افسوس تجھ پر اے غیلان! مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ اس امت میں غیلان نامی ایک شخص ہوگا جو شیطان سے زیادہ اس پر ضرر دے گا اور بھاری ہوگا۔

۱۶۰۳ از مر اہل کعب بن کعب، رحمۃ اللہ علیہ۔ کنول، رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے غیلان سے فرمایا، افسوس تجھ پر اے غیلان! مجھے رسول اللہ ﷺ سے روایت پہنچی ہے کہ اس امت میں غیلان نامی ایک شخص ہوگا جو شیطان سے زیادہ اس پر ضرر دے گا اور بھاری ہوگا، تو تو اللہ سے ڈر اور وہ نہ بن۔ اللہ نے جو یہ ائمہ ہے، وہ اٹھو، یا ہے، وہ کسی پر غلبہ نہیں کرے، وہ اٹھو، یا ہے۔ ابو داؤد، ہی الفسوی

آٹھویں فصل..... مؤمنین کی صفات میں

۱۶۰۴ از عبدہ بن عمر رضی اللہ عنہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا تم کو سنو کہ وہ اب نہ پاؤ گے۔

اس اہل الدنیا فی الصلۃ، شعب، ویدیز

۱۶۰۵ حادث بن سید، رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا، اور عرض کیا کہ مجھے خطر ہے کہ تمہیں میں حق تعالیٰ نہ ہو، اے اب! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مانتا ہوں آپے نفس پر توفیق کا خواہش کرتا ہوں۔ اس حسرو

۱۶۰۶ محمد بن سیم، شیخ ابی حوا، رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابان بن حسن سے یہی حال یہ، تو انہوں نے فرمایا، تو غفلت کا خوف کرتے ہو، مجھے بھی اس سے اس کی خبر ہے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اس کا خبر کا کا رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، صفة المتقین

۱۶۰۷ از مسند ابی یوسف رضی اللہ عنہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا، من آمن من آمن، میں ایک دوسرے کے لئے فخر اور محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔ خود ان کے مراتب میں تفاوت، وہ، اور اس میں ایک دوسرے کے لئے تحسین کا بار اور خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ خود ان نے اس میں ایک جہت بھی لائی۔ ابی یوسف

۱۶۰۸ از مسند احمد بن محمد بن حنبل، رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، اور وہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے والدہ عزیز سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے مقام مرتب میں ہے۔ ان کے ساتھ چند اہل حق تھے، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک برتن میں دوا دوا دوا اور آپ کو پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے صرف اس ایک برتن کے دودھ کو نوش فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! تمہیں اس ذات کی قسم نے آپ کو حق کے ساتھ پہنچا دیا، ان میں سے ایک مرتبہ میں میری نہیں ہوتا۔ وہ میری جہت کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، وہ من کو ایک آنٹ میں جیتا ہے اور کہ فرما، اسے آنٹوں میں دیتا ہے۔ مسند ابی یوسف، رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، اس سے انکوئی مایوس نہ ہو، اس سے وعدہ اللہ تعالیٰ

۱۶۰۹ اس سے آنٹوں کا یہ مطلب نہیں کہ حقیقت میں اس باتیں رکھتے ہیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ چونکہ اللہ کے ہاں سے ابتدا میں کرتا جس کی وجہ شیطان اس کے ساتھ فریب طعم ہو جاتا ہے۔

۱۶۱۰ ابی یوسف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مومن دنیا میں چار طرح کے گروہوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ مومن کے ساتھ جو اس سے رشتہ اور مہر بخت کی خوشی رکھتا ہے۔ مومن، جو اس سے بغض رکھتا ہے۔ کار، جو اس کے فعل کے وہ پہنچتا ہے۔ شیطان، ان کے تو مومن رسول بن کر دیا جاتا ہے۔ ابن عساکر

۱۶۱۱ از مسند ابی عمر رضی اللہ عنہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا، مومن کی مثال کھجور کے دانہ کی

کئی کسی سے کہتا تو وہ کہتا تو، تمہیں قطع پہنچانے تو لاؤ اور اس سے مشورہ کرو کہ تمہی بھی قطع پہنچانے کا اور کڑاں ہے۔ تمہی
کو امتداد ہے تب بھی تمہی پہنچانے کا فرض ہے کہی یہ نشان بھی ملے گا۔ اسی طرح تمہی بھی ملے گا۔ صعبہ الامور

[illegible]

۱۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من یؤمن بحدیثی و یعمل بہا فاعلم انہ ینال جنتا۔ اور مجھے کوئی حدیث نہ ہے، اور میں نے اسے اپنے پیغمبر کی اس حدیث کے رد کیا، لیکن ایمان نہ لایا، اللہ کی قسم کہ اس کی جنت میں داخل نہ ہوا، یہاں پر اللہ نے اس کو جنتوں کے درمیان سے گزرنے کا حکم دیا، لیکن اس نے ان کو نہیں مانا، اس کو اللہ کی قسم کہ وہ اللہ کی

منہا اُنہیں کی صفات

۱۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَنْ كَانَتْ لَهُ حُرَّةٌ فَلْيُفْرِقْ بَيْنَهُمَا" (جو شخص کو غلام ہو تو اسے ان کے درمیان سے کسی ایک کو آزاد کر دے)۔

۱۴۔ ایک نئے مروج ہے۔ خاصہ کہ بدلتے ہوئے ماحول سے روایت کیا گیا کہ مہاشی جن سے انگریز دو جواہر ملی باقیہ تواسے نکھراں
 چھوڑ دی گئی۔ (۱۹۸۱ء)

۱۹۵۲ء: خلیفہ علی المرتضیٰ نے اہل بیت کو تین چھوٹے نقشے عطا کیے، جو قریش، یمن، حبشہ و اہل انصاریہ کے لیے تھے۔

۱۹۶۱ء میں برصغیر کی تقسیم کے بعد ہندوستان کی سرکار نے ایک قانون منظور کیا جس کے تحت ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو ایک ہی مذہب، اسلام، قرار دیا گیا۔

۱۷۔ افسوس کہ اس وقت تک ان مصلحت جاعہ ورتہ اندھیوں نے سوچا ہے کہ آپ کی تعلیمات ان عربوں کو بخشنے کے لیے کافی حاشہ دے رہی ہیں۔

ہیں تو اس کی دل پسند باتیں کرتے ہیں۔ اور جب اس کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو کچھ اور کہتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے تو اس کو نفاق شمار کرتے تھے۔ ابن عساکر

۱۶۱۸۔ از مسند عبد اللہ بن عمرو۔ رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ جس شخص میں یہ تین باتیں پائی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اس کے نفاق کی شہادت دو، جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔ اور جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو اس کو ادا کر دے۔ تو ایسے شخص کے متعلق مومن ہونے کی شہادت دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن الدجول

۱۶۱۹۔ از مسند عمار رضی اللہ عنہ۔ عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ تین اشخاص کے حق کی امانت کوئی کھلا منافق ہی کر سکتا ہے، امام مہدول، بطلانی کی نصیحت دینے والا معلم اور وہ جس پر اسلام میں بڑھاپے کی سفیدی طاری ہوگئی ہو۔ ابن عساکر

۱۶۲۰۔ سلیم بن عامر۔ معاویہ رضی اللہ عنہ ابند لی سے، جو اصحاب رسول ﷺ میں سے ہیں، روایت کرتے ہیں کہ منافق نماز پڑھتا ہے جب بھی اللہ کو چھٹاتا ہے۔ اور صدقہ کرتا ہے جب بھی اللہ کو چھٹاتا ہے۔ اور قاتل کرتا ہے تو قاتل ہو جائے پر جہنم جاتا ہے۔ ابن الدجول

۱۶۲۱۔ صلۃ بن زفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تم نے منافقین کو کیسے جان لیا؟ جب کہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی ان کو نہ جان۔ کاخنی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ بھی اس سے ناظم رہے، فرمایا ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چلا جا رہا تھا تو آپ ﷺ اپنی سواری ہی پر ہو گئے۔ میں نے کچھ لوگوں کو سنا کہ اگر ہم اس محمد کو سواری سے گرا دیں تو اس کی گردن ٹوٹ جائے گی اور اس طرح ہم اس سے آرام پا جائیں گے۔ تو یہ سن کر میں ان کے اور آپ ﷺ کے درمیان چلنے لگا اور باؤ بلند قرأت کرتے لگا خنی کہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے۔ اور آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا حذیفہ۔ آپ ﷺ نے پھر دریافت فرمایا اور یہ کون ہیں؟ میں نے ان کو کھاتے ہوئے کہا کہ فلاں فلاں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اور وہ جو کچھ کہہ رہے تھے تم نے سنا؟ میں نے عرض کیا جی اور اسی وجہ سے میں آپ کے اور ان کے درمیان چلنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ منافق ہیں فلاں فلاں اور تم کسی کو بتانا مت۔

الکبیر للطبیبی ورحمۃ اللہ علیہ

حضور ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو منافقین کے نام بتا دیے تھے۔ اور یہ اس وجہ رسول اللہ ﷺ کے راہرواں کہاتے تھے۔

منافقین کے جنازے میں شرکت نہ کرنا

۱۶۲۲۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا میر سے پاس سے گزر ہوا میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا اے حذیفہ! فلاں کا انتقال ہو گیا اس کے جنازہ میں حاضر ہو دو۔ یہ کہہ کر آپ ﷺ چلے گئے۔ جب مسجد سے نکلنے کے قریب ہوئے تو پھر مجھ پر نظر پڑی تو وہ بارہ میر سے پاس لوٹ آئے دیکھا کہ میں ابھی تک بیٹھا ہوا ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ جان گئے کہ جنازہ کسی منافق کا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ میر سے پاس آ کر کہنے لگا اے حذیفہ! میں تم کو خدا کا واسطہ بنا ہوں خدا ارادتا کہ کیا میں بھی اکلہ منافق قوم میں تو شامل نہیں ہوں؟ میں نے کہا اللہ مددگار ہو، آپ ان میں شامل نہیں ہیں لیکن آئندہ آپ کے بعد ہرگز کسی کو برکت نامہ پیش نہیں کروں گا۔ پھر میں نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ کی آنکھیں بہہ پڑی ہیں۔ ابن عساکر

باب دوم..... کتاب وسنت کو تھامنے کا بیان

۱۶۲۳۔ از مسند صدیق رضی اللہ عنہ۔ عبید اللہ بن ابی زید سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی مسئلہ کی بابت سوال کیا جاتا تو اگر وہ قرآن میں صراحتہً موجود ہوتا آپ رضی اللہ عنہ اس سے جواب مرحمت فرما دیتے۔ اور اگر قرآن میں نہ ہوتا اور حدیث

روحانی میں ایسا خواہاں ہے جواب مرحمت فرما ہے۔ اور اگر قرآن وحدیث دوسروں میں ہوگا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے متعلق ہوگا خواہ اس سے جواب مرحمت فرما ہے۔ ورنہ اگر ان میں سے کسی میں نہ ہو تو حاجی دے سے جواب نہ دیتے۔

من معد في سنة الحصى إلى حو

۱۹۳۴ء میں یہ نادرۃ العالیہ سے مروی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: "اگر وہ کہ جو طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کر لیا ہے، اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہے۔" اور ان کے دوستوں نے کہا کہ یہ ایک نادرۃ العالیہ ہے، ہم اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں جانتے۔ اور ان کے سامنے یہ طریقہ ان کے سامنے رکھا گیا۔

۱۳۵۵ھ - مولانا محمد رفیع اللہ مدظلہ العالی نے مولانا محمد رفیع اللہ مدظلہ العالی سے ملاقات کی۔ مولانا محمد رفیع اللہ مدظلہ العالی نے مولانا محمد رفیع اللہ مدظلہ العالی سے ملاقات کی۔ مولانا محمد رفیع اللہ مدظلہ العالی نے مولانا محمد رفیع اللہ مدظلہ العالی سے ملاقات کی۔

أَلَمْ تَلِكْ آيَاتُ الْكِتَابِ الْعَبِيدِ مَا الْمُدْحَلُونَ

”آلہ یہ مکمل کتاب کی آیات ہیں“

آپ نے ان آیات کی تفسیر اور احادیث فرمائی۔ اور غش بارہا میں شخص کو بھی مارا۔ اس نے کہا اے میرا دوست! میں یہ کیا قصور ہے؟ تو فرمایا: تم نے یہ کتاب دیکھ لی کہ جس کے کلمے ہیں ان سے عرض کیا تو آپ اور حضور نے جیسے میں نے کی اجازت کر لی تھی۔ فرمایا: کیا وہ اس کو توڑ رہا ہے؟ اور وہ کہتا ہے: ہاں۔ اور اس کو کھینچ کر دیکھو تو وہ کہتا ہے: اگر مجھے اطلاع ملے گی کہ تم نے اس کو توڑا ہے اس کی کوڑ بھاری ہے تو جنت ہے۔ اور وہ کہتا ہے: ہاں۔

نزول قرآن سے دوسری آسمانی کتابیں منسوخ ہو گئیں

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کا بیان اللہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مہاجر میں نے اہل کتاب کا ایک فتنہ تیار کرنے پر اس میں شیعہ کو آپ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا ہے؟ عرض کیا ایک کتاب کا نسخہ ہے، جو میں نے چاہا ہے، تاکہ ہر مہاجر میں اس طرح اضافہ ہو جائے۔ یہ سن کر رضی اللہ عنہ اس قدر غضبناک ہوئے کہ آپ کے انگوٹھے ہاتھ مبارک سرخ ہو گئے۔ مہاجر لوگوں کو جمع کرنے کے لئے نذر کا اعلان کیا کہ کیا فتنہ، نے کیا تیار، نے کیا غضبناک ہو گئے ہیں، اس لئے لوگو! حق و باطلوں نے نصرت سے محروم کر دیا۔

پھر آپ جوتے فرمادیے۔ تو کواچھے جامع قرینہ نور خرقی گھمات دیئے گئے ہیں۔ اور مجھے کام کا خلاصہ اور نچوڑ دیا گیا۔ اور میں تمہارا۔۔۔
پس صاف سنجیدی شریعت سے لے آیا ہوں۔ میں تم کو خدیبہ اور اوزر کا انکار کرتا ہوں جو باؤ اور یہ مغرب لوگ بیوقوف و فاسق ہیں جس میں یہ کثرت
کردی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کفر اور اعرض کیا۔ اہل سنت باقرضا و باسلام دینا و یک و دوسرا۔ کہیں اللہ کے رہ
ہوئے۔ اسلام کے بنی و بنے اور آپ کے رسولی ہونے کی دلیلی ہوا۔ کفر آپ کا ہی نہیں ہے۔ تمہارا ہے۔ (ع۔)

العمد (أبي يعقوب بن الحسين) ابن أبي حاتم العمدة للعقلاء رحمة الله عليه مصر ليعقوبي. (المعجم لأبي حاتم)

اور ان کا ایک اور طریقہ بھی ہے۔

۲۳۶ معاشرے عمر میں اللہ عز سے مردی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے قرآنہ کی تعلیم کے متعلق سوال کیا تو فرمایا تم میں کوئی نیکو ملک جو تم پر نازل کیا گیا ہے وہی جو نیکو اور اس پر ایمان رکھنا نیکو ہے۔

اور یہ ہے کہ

جہنم میں لڑائی شروع ہو کر رہی ہے۔ اسے لکھو: جہنم لڑنے والی اللہ لایا

۱۶۴۴ حضرت ابن عربی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جو تمہارے لئے ہیں، ان میں سے ایک کو چاہئے کہ وہ تمہارے لئے ہو، اور وہ جو تمہارے لئے ہیں، ان میں سے ایک کو چاہئے کہ وہ تمہارے لئے ہو۔

[illegible]

۱۳۴۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قرقر بن ایک قوم رہنما ہو گئی۔ جو تم سے بظہر سے تھی۔ جو قرقر بنوں کے ساتھ ان کا مخالف
 ۱۳۴۶ ابن کثیر صاحب تفسیر کی کتاب اللہ عز وجل نے لکھی ہے۔ اللہ الاصلی فی الجحدہ
 ۱۳۴۷ ابن کثیر صاحب تفسیر کی کتاب اللہ عز وجل نے لکھی ہے۔ اللہ الاصلی فی الجحدہ
 ۱۳۴۸ ابن کثیر صاحب تفسیر کی کتاب اللہ عز وجل نے لکھی ہے۔ اللہ الاصلی فی الجحدہ

جہاں انہی الناس بابو اہیو تہذیب البعۃ و ہذا النبیؑ
 "اور مجھ سے قریب رہنے والے تہذیب کے ہیں جو ان کی جڑوں کی ترسٹ میں اریہ کی خوار و مال سے۔" عمر ابن ۲۸
 یعنی عمر ہو گیا آپ کے گھر میں۔ وہاں میں خیر اہل بیت کو پیش کرتا۔ اور مجھ ہذا اہل بیت اور مجھ ہذا اہل بیت کے
 سے جو اہل بیت کا کسی سے خواہ آپ سے اس کی قربت اور شہادت داری ہو۔ اللہ اعلم

۱۹۰۸ء حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ۷۷ھ سے سوال کیا گیا کہ آپ کی امت آپ کے بعد فتنہ و فساد میں مبتلا ہو جائے گی، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کسی نے سوال کیا کہ اس سے حفاظت کیا ہوگی؟ فرمایا کہ کتاب خدا و حق، جو غالب و برتر ہے۔ بالکل اس پر عمل کیا جائے، جس سے اللہ عزوجل فرمادے گا۔ یہ صاحب حکمت و دانش کی طرف سے منقول شدہ ہے۔ ابو یوسف

۱۹۰۹ء عید الفطر میں آنکھ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو حکم اور فیصلہ کشیدہ کان کے بارے میں فرمایا کہ میں جس میں حکم کا تابع ہوں اس میں خود کو ترک کر کتاب اللہ سے رجوع کرے۔ اور تمام کتاب اللہ میرے حق میں ہے۔ جس امر کو میں نے عمل فیصلہ میں کتاب اللہ سے رجوع کیا، تو تمہاری حکومت کا کلام ہو جائے گی۔ ابن عباس

۱۲۳۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ فرمایا: ہوا خاتم قریش سے ہوں۔ حجے اور عمرے کے باعث ہر بھی جماعت سے درباری تفسیر کی۔
میں اس نے اسلام کی دہائیوں میں تھیں۔ مگر یہ بھی صحابہ و ائمہ

[illegible]

۱۶۵۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انسانو! کیا بات ہے کہ تم اس راہ سے اعراض کر رہے ہو؟ جس پر تمہارے پیش رو کا مزن تھے، اور تمہارے نبی کی سنت بھی اسی کی راہ بتاتی ہے۔ یقیناً تم سے پہلے لوگ اسی بنا پر ہلاک کئے گئے کہ انہوں نے اللہ کی کتاب کے بعض حصوں کو بعض حصوں کے ساتھ ٹکراتا شروع کر دیا تھا۔ نصیر

۱۶۵۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ امت پھر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ابن النجار

۱۶۵۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ امیر سے پاس جبرئیل علیہ السلام بکثرت آئے۔ اور فرمایا: اے محمد! تیری امت تیرے بعد اختلاف کا شکار ہو جائے گی۔ میں نے دریافت کیا، پھر اس سے گواہی کی کیا صورت ہے؟ اے جبرئیل علیہ السلام! فرمایا: کتاب خداوندی۔ جو ہر سرکش کو تباہ کر دے گی۔ اور جو اس کو مضبوطی سے قائم رکھے نجات پا جائے گا۔ جو اس کو چھوڑ بیٹھے گا برباد ہو جائے گا۔ یہ فیصلہ کن قول ہے۔ بڑی گونجائیں۔ ابن مودہ

۱۶۵۴۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو چاہتا ہے کہ اللہ تجھے جہنم جنت کے درمیان میں سکونت بخشنے؟ تو پھر تجھ پر جماعت کا دامن تھا مالا از م نہ۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۵۵۔ عبداللہ بن ربیعہ سے مروی ہے انہوں نے ایک نصرانی کی بات ذکر کی، کہ کچھ لوگ ملک شام میں ایک نصرانی کے گرد جمع ہو گئے تو اس نے ان کو آپ ﷺ کے بعد آنے والے خلفاء کی صفات بیان کی۔ پھر یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب کو پہنچی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے نصرانی کی باتیں دریافت کیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو بلوایا، اور ان سے دریافت فرمایا کہ مجھے فلاں نصرانی کی بات بتاؤ۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ایک نصرانی کا واقعہ بتایا جو آپ ﷺ کے مبارک عہد میں آپ ﷺ کے پاس وفد بجران کے ہمراہ آیا تھا۔ اور آپ ﷺ نے ان لوگوں کے اس نصرانی سے سوال کرنے کو ناپسند فرمایا تھا۔ ابن عساکر

حدود اللہ کی پابندی کرنا

۱۶۵۶۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کچھ فرماؤں مقرر فرمائے ہیں لہذا ان کو ضائع مت کرو۔ اور کچھ حدود مقرر فرمائی ہیں ان کے قریب بھی مت جاؤ۔ اور کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، سو ان کی حرمت کو مت توڑو۔ اور بہت سی چیزوں کے بارے میں سکوت اختیار فرمایا ہے، بغیر کسی بھول کے سو ان کی تکلیف میں مت پڑو۔ یہ اللہ کی رحمت ہے اس کو قبول کر لو۔ آگاہ رہو اللہ پر انجھی ہو یا میری، ضرر رساں ہو یا نفع رساں اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ وہ کسی بندے کو توفیق بخش کی گئی اور نہ ہی بندے کی حیثیت کو کامل اختیار دیا گیا۔ ابن النجار

۱۶۵۷۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انسانو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اگر تم ان کو مضبوطی سے قائم کرو تو میرے بعد ہرگز کبھی گمراہی کا شکار نہ ہو گے۔ ان میں سے ایک کا رتبہ دوسری سے بڑھا ہوا ہے۔ وہ کتاب اللہ ہے، جو اللہ کی ری ہے۔ آسمان سے زمین تک پہنچی ہوئی ہے۔ اور میری ال۔ یہ دونوں چیزیں آپ ﷺ میں مل گئی جتان ہوں گی۔ حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر آئیں۔ ابن جویہ

۱۶۵۸۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم آئیں میں گفتگو کرتے تھے کہ اور یہ کہ شر ہے۔ (یعنی یہ کہا کرتے کہ اپنی طرف سے رائے زنی کرنا شر ہے) اپنی آراء کو غلط سمجھو۔ اور جماعت کو مضبوطی سے قائم کرو۔ کیونکہ اللہ مسرت محمد ﷺ کو کسی گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۵۹۔ معمر رحمۃ اللہ علیہ باقی دو رتبہ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت عبداللہ بن سلام سے دریافت فرمایا کہ نبی اسرائیل کتنے فرقوں بٹ گئی تھی؟ عرض کیا کہ بہتر یا بہتر فرقوں میں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت بھی اسی قدر یا اس سے بھی مزید ایک فرقہ زیادہ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سوائے ایک کے سب جہنم میں جائیں گے۔ الحدیث للعللہ والافی

۱۶۶۵۔ از مسند الحارث بن الحارثی رحمۃ اللہ علیہ۔ الروث بن الحارث لا شعری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تم کو پانچ باتوں کا حکم دوں۔ پہلا کہ وہاں تک نہ جاؤ کہ اس کی اطاعت نہ کرنا۔ ہجرت الہیہ نہ کرو۔ اور جماعت نہ کرو جس نے جماعت سے ایک کو کفر کے بقدر بھی۔ دوسری اختیار کرنا کہ تو اس کی نافرمانی نہ کرے۔ اور نہ دوزخ اور نہ گنہگار بنے۔ تیسری کہ اللہ کے کبیرہ خطروں سے محفوظ رہو۔ چوتھی کہ اس کی اطاعت کرو۔

۱۶۶۶۔ از مسند زید بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ۔ زید بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک بابت بتائی کہ میں نے اسامہ کا خلق اپنی گھون سے نکال دیا تھا۔ اس میں یہی حدیث

۱۶۶۷۔ از مسند زید بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ۔ زید بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے اندر اپنے دلوں کا کعبہ چھوڑے چار ہاںوں۔ کتاب اللہ اور میرے میں۔ یہ کہ میرے ہاتھ سے نہیں اٹھیں پڑاؤ میں ہے۔ اس حدیث

۱۶۶۸۔ از مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا میں نے ایک بابت جماعت سے منع پایا اور حدیث کی موت مرا۔ اس میں یہی حدیث

ایک زمانہ آئے گا سونا چاندی نافع نہ ہوگا

۱۶۶۹۔ از مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا اس جماعت اور طاعت کو جس میں سے تمہارے گھر کی پیدائش ہوئی ہے۔ جس کا میں نے حکم فرمایا ہے۔ اور جو اس جماعت میں پانچ سو گنا سونا اور فراق بانی کے محبوب اعمال سے بھی بہتر ہیں۔ اللہ نے کسی چیز کو یہ انہیں فرمایا مگر اس کی انتہا وہی محدود رہی۔ سو یہ میں بھی ۲۰ ہویا چکا ہے۔ لہذا اب یہ نصیحتیں دوزخ کی طرف نہ لے گا۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ قرابت و دوستی داری قطع ہوں گی۔ مال و حق وصول کیا جائے گا۔ خونریزی ہوگی۔ صاحب قرابت قرابت کو شک و کرے گا مگر خود اس کا خیال نہ کرے گا۔ بھگوان کی بھرتی کے مرنے کے ہاتھ میں رکھتے دیا جائے گا۔ اسی دوران زمین گاہ کی مالک و کار ہوگی۔ ہر انسان یہ محسوس کرے گا کہ یہ آواز زمین کے ملاقا کی طرف سے آ رہی ہے۔ پھر اگر آواز میں زمین اپنے جگر کو گھٹے یعنی سونے چاندی باہر نکال چکے گی۔ لیکن اس کے بعد سونا و سونہ ہوگا اور نہ ہی تم ہوگی۔ اس میں یہی حدیث

۱۶۷۰۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے آئے کہ فرمایا تو ہم دونوں چل رہے تھے کہ ایک چھ پچھنے، تو رسول اکرم ﷺ نے ایک خطا سمجھا کر مجھے فرمایا اس کے درمیان آکر رہنا اور اس سے باہر نکلے تو بدک ہو جاؤ گے۔ تو میں اس میں بھی جبر تھا اور آپ ﷺ سے مجھے۔ بالربا یہ تھوڑی دور گئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو گھونٹنے پر مجھے پہنچا کر طعن گھوٹے ہوئے۔ میں ہر کچھ۔ ابھی نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی شرم گاہیں بھی نظر نہیں آتی۔ لاغی اور لچھے قہار ہیں۔ ہمسوا پر ہمسوا ہمسوا سا گوشت ہے۔ وہ آئے گا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سوار کرایا اور رسول اللہ ﷺ ان پر تڑپنے کی تلاوت فرماتے تھے۔ اور پھر میرے روکر چکر گئے۔ تھے کہ ان کو میری حد سے تجاوز کرنے کے تو میں ان سے سخت کھرا گیا اور پھر کیا کیا تھا آپ نے سیکڑا دیا جو کچھ بھی لڑا۔ پھر جب سنا کہ پوچھتی تو وہ جانے لگے۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ مکان سے برگشتہ ہو کر تکبیر میں بیٹھا تھے شاید انہوں نے آپ کو سوار کر رکھا تھا اسی وجہ سے طبیعت کراں باز ہو گئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا میری طبیعت عذر دیتی ہے، پھر آپ ﷺ میری گود میں رہے۔ اللہ کی رکھ راکھ استراحت پزیر ہو گئے۔ پھر دوبارہ کچھ میرے لشوار ہوئے۔ داب کے ان کے سوسوں پر قید ہوا تھا۔ وہ آئے اور ہمسوں نے۔ اللہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ پندہ ہوئی طاری ہو گئی تھی۔ تو اس وجہ سے پیچھے سے نہ دیکھ رہا تھا جس میں جلا ہو گیا۔ پھر ان میں سے کسی نے کہا اس سے نفی ہے۔ آپ ﷺ نے بھی حج عطا کی ہے۔ اس کی گواہی شاید ہو گا کہ پھر کیا اس کی تعمیل ہو رہی ہے۔ پھر کیا اس کی تعمیل ہو رہی ہے۔ اور میں اس کا عیدار ہے۔ پھر انہوں نے اس میں کہا کہ آ! اب اس کی کوئی مثال بیان کریں۔ ہم مثالی بیان کرتے ہیں۔ وہ قرآن کی آیت بیان کرنا یا تم مثالی بیان نہ

اور ہم اس کی توجہ دیکھنا کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا: اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی مرد نے قلمو نما عمارت تعمیر کرائی، پھر وہ اس کی طرف کھانے کے لئے دعوت بھیجی۔ سو جس نے اس کی دعوت کو قبول نہ کیا مرد اسے مذہب کرنے لگا۔ پھر وہ اس نے اس کی تعمیر کبھی نہ مرد اور مذہب عالمائیس ہے۔ مرد قلمو نما عمارت اسلام ہے، کھانا دعوت ہے۔ اور یہی کی چیز دہائی ہے۔ سو جس نے اس کی اجازت کی، وہ جنت میں جائے گا۔ جس نے اس کی اجازت نہ کی، وہ مذہب میں مبتلا ہوگا۔

پھر آپ کو بیاد رہے کہ اوجھ سے روپخت کیا ہے امجداتم کو کیا پھول کھلا، اعرض کیا ہے، نیا، جزا و کھلا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو پھول کھلو، سے پھر بھی جلی نہ روا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پھول کھلا، اور حق فرمودہ، ہمارے حق ہے، جو ہمارے پاس ہے، اسی حق ہے۔

انہ ۱۲ انورید رشی اللہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ کو سب پر پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا کہ رسول اللہؐ کی قرآن کی خوش فہمی سے متاثر ہو کر انہوں نے اللہ کے رسولؐ کو ان الفاظ میں پکارا کہ: اے اللہ کے رسولؐ! ہم نے تجھ کو اپنا خدا قرار دیا ہے۔ لیکن تم نے اسے بعد نماز میں اس خدا قرار دیا۔ یہاں پر کلمہ ہے: میں اللہ

۱۶۔ افسوس! مغربوں کا مرضی نہ تھا نہ انہیں۔ عقیدت مند عوام رضی اللہ عنہم سے عداوت کے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اپنی امت پر شہاب سے نازل ہوا ہے۔ حکمِ خُلق ہے۔ سب کا توام و کسب اللہ تعالیٰ مجھ کے وحش کیا ہے۔ یہ سب رسول اللہ فرمایا اور وہ اپنے نہ کرتے ہیں اور میں و غفرت میں انسانی بند عیسیٰ سے روزیوں سے ہیں۔ وہ ان کو نشان کرتے ہیں۔ جہی میں حمد و ثناء

۱۰۷۲۔ محمد علی نے وہیں انصاف سے سرحدی ہے کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانات کو اپنے غا ستارہ مٹا سوس سے یہ جو مٹ پوچھا۔ اور نہ
قرآن کی تفسیر اعلیٰ اے سے کہہ د اور میرا صحابہ میں سے کسی کو سب سے شرم نہ ہو۔ یہ جو شخص ایسا ہے۔ انھیں قہر کتاب الشرح

فصل..... بدعت کے بہان میں

۱۹۷۴ء - از مسیحہ میں برپا ہوئی۔ اس میں دینی ائمہ نے عروسی سے انکساریت پر مبنی ایک قرارداد منعقد کرنے اور ایک تحریک ایسے لوگوں میں قائم کرنے اور اس کی تحریک کرنے کے لئے درخواستیں کی گئیں۔ یہ تحریک شمس ۱۹۷۶ء میں قائم ہوئی۔ یہ تحریک قزاقوں کا کارکن ہے۔ شفاعت کا کارکن ہے۔ قزاقوں کا کارکن ہے۔ اور اس کی قیادت میں ہے۔ ان کے قیادت میں ہے۔

المصنف رحمه الله في: الحزب الثاني: الحزب الذي يرمي في النار

[illegible]

۱۹۶۶ء میں ان کی ایک نئی تصنیف اخلاقیات اور فاضل بن حداد، ان کی دینی زندگی اور حقیقت سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی صاحبِ بدعت کو اور جو اس کو تم سے پہلے آئے ہو، دیکھو کہ وہ کیا بدعت سے متعلق رہے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایسا بدعت ہے جس سے تم کو فائدہ ہو، جس میں تم کو نقص ہو، اور جس میں تم کو کوئی فائدہ نہ ہو۔

زیر نظر ہے۔

۱۶۔ سنی بھئی احمد حسن۔ یہ مروی ہے، اور ایسا کہ جس دو بڑا قتل ہو گیا، وہ جو تھم تک پڑا نہیں تھا۔ یہ وہ قوم جس کا گناہ تھا کہ یہاں سے ہٹا دیا گیا۔ جس سے ہٹا دیا گیا۔ یہ ہے اور دوسری قوم جو ہے کہ پانچ گروہوں کی کیا ضرورت ہے۔

۱۸۔ اصراف و تبذیر کے معنی ہوتے ہیں، یعنی برا تعین میں خرچہ کرنا۔ اس کے معنی ہیں: اسے کوئی حلیہ یا لباس، کھانا، وغیرہ (احسان محمد)

اللہ عز نے اپنے کسی ہم نہیں سے فرمایا تم نے حضور ﷺ کو اسلام کی صفت کس طرح بیان کرتے ہوئے سنا؟ اس نے کہا میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اسلام اونٹ کے پچ کی مانند نوخیزی و کسپہ کی ہے عالم میں اٹھا۔ پھر اس کے سامنے کے شانی دانت اٹکے۔ پھر برابر کے باقی دانت اٹکے۔ پھر باقی کے بعد والے دانت اٹکے۔ پھر اسلام اپنے مخفوان شباب کے آخری مرحلہ بڑول پر آیا اور اس کے کچلی والے دانت بھی اٹکے آئے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ بڑول کے بعد سوائے نقصان و عتزی کے کچھ نہیں رہ جاتا۔

مسند احمد، المسند لأبی یعلیٰ، بروایت رجل

اس روایت میں محمول راوی غالباً حضرت العلاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور روایت میں اسلام کو ایک اونٹ کے پنجے کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے اس کی اراقتی منازل کو بیان کیا گیا ہے۔ آخری مرحلہ بڑول کا فرمایا حالت بڑول میں اونٹ آٹھویں سال میں داخل ہو جاتا ہے اور یہ اس کی قوت کا انتہائی اور بڑھاپے کا ابتدائی زمانہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے روایت کے آخر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ بڑول کے بعد سوائے نقصان و عتزی کے کچھ نہیں رہ جاتا۔ یعنی غریب اسلام اس حالت میں پہنچ کر حاملین اسلام کی زبوں حالی کی وجہ سے اپنا عروج و اقبال گھوٹنے لگے۔

۱۶۸۹۔ از مسند عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما۔ ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام پتلی و پردیسی حالت میں اٹھا اور غریب اسی طرح لوٹ جائے گا جس طرح اٹھا تھا۔ سو غرباء کے لئے خوشی کا مقام ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ خبر پاؤں ہیں؟ فرمایا اپنے دین کی حفاظت کے لئے اس کو بے گھر کرنا ہوں کے مقام سے راہ فرار اختیار کرنے والے۔ ان کو اللہ تعالیٰ روز قیامت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ اٹھائے گا۔ ابن عساکر

۱۶۹۰۔ از مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا اسلام کی تلواریں کندہ ہو گئیں تو پھر اس کو کبھی کوئی چیز درست نہ کر سکے گی۔ ابن عساکر

یعنی اسلام کا اخطا شروع ہو گیا تو پھر اس کی ترقی نہ ہر ذوال ہی رہے گی۔

۱۶۹۱۔ از مسند عبد الرحمن بن مسعود بن حبیب العسیمی۔ عبد الرحمن بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اسلام ان دو مسجدوں کی طرف اس طرح سمت کر منحصر ہو جائے گا جس طرح سانپ اپنے بیل کی طرف پلک کر داخل ہو جاتا ہے۔ اور ایمان مدینہ کی طرف یوں تیزی سے آئے گا جس طرح سیلاب تشیب میں آٹا ٹاننا تر جاتا ہے۔ پھر اس اثنا میں عرب اپنے اطراف گوار لوگوں سے اعانت کے طلب گار ہوں گے تو ان کی آواز پر پیش روں میں سے صلح کا راہ چھوڑ دے جانے والوں میں سے محرز و اختیار لوگ اپنے ہڈ گاروں کے ہمراہ انھیں گے اور پھر ان کے اور روم کے مابین جنگ چھڑ جائے گی۔ لیکن جنگ ان پر صلح شکست میں اٹ جائے گی۔ پھر یہ اٹلا کہ کہیں نبی مقام پر بیٹھ ہوں گے اور وہاں جنگ چھڑے گی۔ اور تین دنوں تک جنگ کے شعلے بھڑکیں گے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ دونوں فریقوں سے مدد فرمائیں گے۔ حتیٰ کہ خون کا بازار اس قدر گرم ہوگا کہ گھوڑوں کے پاؤں مکمل خون میں ڈوب جائیں گے۔ جب ملائکہ بارگاہ رب اعزت میں عرض کریں گے اے اللہ! تو کیوں اپنے بندوں کی مدد نہیں فرما رہا؟ پھر رور و گار فرمائیں گے ابھی ان کے شہداء کی تعداد بڑھنے دو۔

پھر ان کے ایک تہائی لوگ شہادت پائیں گے۔ اور ایک تہائی نصرت پائیں ہو جائیں گے اور ایک تہائی بختی، جنگ کی شکایت کرتے ہوئے مذکورہ کر چلے جائیں گے اور یہ لوگ زمین میں جنس جائیں گے۔

جب اہل روم کہیں گے کہ ہم تمہیں اس وقت تک نہ چھوڑیں گے جب تک کہ تم ہماری اصل کے (مذہبی) لوگوں کو ہمارے سپرد نہ کرو۔ تو عرب جہم سے نہیں گئے کہ باوجود اہل روم کے ساتھ شامل ہو جائے۔ غم کہیں گے کیا ایمان کے بعد کفر کے مرتکب ہوتے ہو؟ کہ پہلے ہم کو اپنی حمایت میں جنگ کی چٹکی میں چسپاں اور اب انہی افعار دشمن کے حوالہ کرتے ہو؟ جب عرب ان کی اہمیت میں غضبناک ہوں گے۔ اور روم پر تسلط آور ہو جائیں گے۔ اور قتل کریں گے۔ اور اس وقت اللہ بھی غصہ میں آئیں گے اور اپنی تلوار بیزرو چلائیں گے۔ دریافت کیا گیا اے عبد اللہ بن عمر

رضی اللہ عنہ اللہ کی کموار و بیژہ کیا ہے؟ فرمایا: سو من کی کموار و بیژہ وہ پھر تمام اہل روم نیست و نابود ہو جائیں گے۔ سوائے کسی غیر کے کوئی فتح کرنے چاہئے گا۔ پھر یہ مسلمان روم کے شہروں کا رخ کریں گے۔ اور اس کے قلعوں اور شہروں کو غنیمت "اللہ اکبر" کی گونجی سے فتح کر لیں گے۔ عجب کہ کبھی کے تو اس کی دیواریں گر پڑیں گی۔ ایک بار عجب کہیں گے تو اس کی ایک دیوار گر پڑے گی۔ ایک اور بار عجب کہیں گے تو دوسری دیوار بھی گر جائے گی۔ صرف عجمی دیوار گرنے سے روہ جائے گی۔ پھر یہ رومیہ کی طرف بڑھیں گے اور اس کو بھی عجمیہ کے ساتھ فتح کر لیں گے۔ اور اس دن انیسیت کا مال کثرت کی وجہ سے انداز سے کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ابو نعیم

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پانچ بڑی جنگیں چھڑیں گی وہ ہو چکی ہیں اور باقیہ میں سے پہلی ترکہ کے ساتھ عظیم جنگ ہوگی۔ دوسری اعراس میں یعنی اہل روم کے ساتھ جس کا بھی ذکر ہو دوسری دجال کے ساتھ۔ ان کے بعد جنگ نہ ہوگی۔ اور روایت والا کے شروع میں حضرت ابن عمر کا کچھ فرمان جو یہاں مذکور نہیں ہے وہ یہ ہے کہ روم میں ایک لڑکا پیدا ہو گا جو قدرنا بہت جلد جوانی کی منازل طے کر لے گا وہ روم کی سلطنت کا مالک بنے گا اور کہے گا کہ یہ مسلمان آخر کب تک ہمارے علاقوں پر قابض رہیں گے سو یا تو میں نہ رہوں یا اس مذہب کو صفحہ آستی سے مٹا دوں گا۔ اس کے مقابلے میں مصر شام وغیرہ کے لوگ نکلیں گے جن کے ساتھ عجم بھی ہوں گے یہ دیار عرب میں جمع ہو کر روم کے خلاف جنگ ترتیب دیں گے۔ اور عرب کے اعراب کو بھی مدد کے لئے پکاریں گے جیسا کہ ذکر کیا گیا۔ یہ جنگوں میں سے سب سے عظیم ترین جنگ ہوگی۔ جس میں جیت والا مسلمانوں کی ہوگی۔ اس فتح سے فراغت ہوتے ہی مسلمانوں کو خوش کن خبر ملے گی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے ہیں یہ لوگ بیت المقدس میں مقام ایلیا پر آپ علیہ السلام سے جا کر ملیں گے۔ اور ان کے جہنم سے نکلے ہو جائیں گے۔

خلاصہ از "اللسان للعجمی بن حمدان"

فصل دل اور اس کے تغیرات کے بیان میں

۱۶۹۲۔ از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انتظاماً روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جو بسا اوقات حاضر دماغ رہتا ہو اور نہ حاضر عقل، اور اس کی یادداشت بھی برقرار نہ رہتی ہو اور بسا اوقات اس کا دماغ اور عقل کام کرنے لگ جاتے ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ہم شیعوں نے کہا: ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ اسے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دل بھی چاند کی مانند گرہن ہو جاتا ہے۔ جس جب یہ کیفیت دل پر طاری ہوئی ہے تو اس کا دماغ عقل اور یادداشت بھی مآف ہو جاتی ہے۔ اور جب اس کیفیت کے باطل دل سے چھٹنے میں تو دماغ عقل اور یادداشت سب دوبارہ دولت آتی ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاسراف

۱۶۹۳۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہمیں کسی نے ذکر کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ میں اپنے دل کا تو مالک نہیں ہوں۔ لیکن اس کے سوا میں عدل کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہوں۔ ابن جریر

۱۶۹۴۔ از مسند انس رضی اللہ عنہ۔ زید الرقاشی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے تھے:

یا مقلب القلوب ثبت قلبي علی دینک

"اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔"

اس پر بھی یہ کرامتیں اللہ تعالیٰ نے سوال کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اب بھی ہم پر خوف کرتے ہیں جبکہ ہم آپ پر اور آپ کے لئے ہوتے دین پر ایمان لے آئے ہیں؟ آپ ﷺ نے انھیں سے اشارہ فرمایا: اتقوا! دل بعد وقت رحمت کی انھیں کے درمیان متحرک رہتا ہے۔

ابن ابی شیبہ، الدارقطنی فی الصفات

۱۹۹۵۔ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

باصقلب الفلوب لبث قلبی علی دننگ

”اسے ازلوں کے گھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھے“

اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اب بھی ہم پر ہرارتے ہیں، جبکہ ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور آپ کے لئے دعا کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا جانو! اتمام تکونی۔ کہ ازل سے خدا کی رحمت انہیں کے درمیان میں۔

البدو قطعی فی الصعات

۱۹۹۶۔ از مسند حنظل بن الریح لا سیدی۔ حنظل لا سیدی، جو رسول اللہ ﷺ کے کاتبین میں شامل ہیں، فرماتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے جنت و جہنم کا ذکر کیا تو ہم پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ گویا ہم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر میں کھڑا ہوا، اور اپنے اہل خانہ کی طرف چلا گیا اور وہاں اپنے اہل خانہ کی تسکین میں مشغول ہو گیا۔ پھر مجھے حضور ﷺ کی تسکین میں طاری ہونے والی وہ کیفیت یاد آئی۔ میں نکلا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اور عرض کیا: اے ابو بکر! ہمیں تو نماز میں ہو گیا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: ہم جب نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور آپ ہم سے جنت و جہنم کا ذکر فرماتے ہیں تو گویا وہاں مرقی آنکھوں کے سامنے ہے۔ پھر جب ہم وہاں سے نکلتے ہیں تو زلزلہ اور زلزلوں کے ساتھ ہوا و صوب اور بے جا چیزوں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اور اس وقت کو بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے۔ پھر میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حنظل! اگر اہل وعیال کے پاس بھی تمہاری وہی کیفیت برقرار ہے جو میرے پاس ہوتی ہے تو فرشتے تم سے ستروں پر مصروف کرتے لگیں۔ دوسری روایت میں ان کا اضافہ ہے لیکن اسے حنظل! یہ تو وقت و وقت کی بات ہوتی ہے۔ محسن سر سفیان، تونسہ

۱۹۹۷۔ حضرت لا سیدی، سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اہل وعیال کے پاس بھی تمہاری وہی کیفیت برقرار ہے جو میرے پاس ہوتی ہے تو فرشتے تم پر اپنے دل کا سایہ کرتے لگیں۔ ابو داؤد الطحاوی، بیہودہ۔

اللہ تعالیٰ طلب مغفرت کو پسند فرماتے ہیں

۱۹۹۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ جب ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں تو ہمارے قلوب پر دقت طاری ہوتی ہے اور دلیا سے ہم بے رغبت ہوتے ہیں اور آخرت کا شوق ہمارے دلوں پر طاری ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے پاس سے جانے کے بعد بھی تمہاری وہی کیفیت برقرار ہے جو میرے پاس ہوتی ہے تو فرشتے تمہاری زیارت کو آئیں۔ اور وہاں پہنچتے ہیں تو تمہارے لئے مصافحہ کرتے لگیں۔ لیکن اگر تم سے کہہ دوئے معدوم ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ دوسری ایسی قوم کو بلائے گا جو تمہارے لئے مصافحہ کرے گی کہ ان کی زبان سے تمہارے لئے شہادت آئے گی۔ پھر وہ اللہ سے مغفرت کے طلبکار ہوں گے تو ان سے جو کچھ بھی سرزد ہوا ان سب کے ہاں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں گے اور اسے کوئی پروا نہیں۔ ابو نعیم

۱۹۹۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ جب ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں تو ہمارے قلوب پر دقت طاری ہوتی ہے اور دلیا سے ہم بے رغبت ہوتے ہیں اور آخرت کا شوق ہمارے دلوں پر طاری ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسی حال پر ہو۔ جو میرے پاس ہوتا ہے تو فرشتے تمہاری زیارت کو آئیں۔ اور وہاں پہنچتے ہیں تو تمہارے لئے مصافحہ کرتے لگیں۔ لیکن اگر تم سے کہہ دوئے معدوم ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ دوسری ایسی قوم کو بلائے گا جو تمہارے لئے شہادت آئے گی۔ پھر وہ اللہ سے مغفرت کے طلبکار ہوں گے تو ان سے جو کچھ بھی سرزد ہوا ان سب کے ہاں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں گے اور اسے

تاریخ: ۱۴۰۲/۰۵/۰۵

۱۰۔ امام غزالی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اللہ کی حمد و ثناء کے لیے پیدا کیا ہے۔ اگر انسان اللہ کی حمد و ثناء کو چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کو اللہ کی حمد و ثناء کے لیے پیدا کیا ہے۔ اگر انسان اللہ کی حمد و ثناء کو چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کو اللہ کی حمد و ثناء کے لیے پیدا کیا ہے۔

[illegible]

۱۷۶۔ ازمنا ابن عربی رحمہ اللہ عن موعظہ بن عربی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہاری آسمان سے آئی ہو، زمین کی، اللہ تعالیٰ انبیاء میں سے اور انہوں کے درمیان، سچے ہیں، وہ مجھے چاہتا ہے، بن کو سامنے لانا ہے۔ پھر وہ چلے گئے۔

لَهُمْ مَصْرُفٌ مُّغْتَرِبٌ هَؤُلَاءِ هِيَ الْفُتُوحُ أَلَمْ تَعْلَمْ

میں دلوں کے دھیمے والے امور سے دلہا اپنی حلاوت افزا رہا رہا کی کہ خرف پھیرا ہے۔ میں حساس

۱۷۰۳ از مہدولین مسجد اقصیٰ القدس، حضرت امان مسعود علی النجاشی سے مروی ہے کہ فرمایا: "ہم کو کیا بات ہے جو مجھ پر نہ ہو جو تکبر کی آئی دہم ہو۔" (طحاوی ص ۲۷۰ و ۲۷۱) امام احمد بن محمد بن عیسیٰ بن ابی یوسف نے کتاب الوصیہ

فصل . شیطان اور اس کے وساوس کے بیان میں

۴۴۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! چاہے کھلے عامی تو دنیا کا چاہے سے مروی ہے کہ عظمت کا یہ ریش نہ ہونے لکس کا خزانہ مانی۔ اگر مئی کا خزانہ ہے، تو اس کے ریش کا یہ ہونے لکس کا خزانہ مانی۔ اگر مئی کا خزانہ ہے، تو اس کے ریش کا یہ ہونے لکس کا خزانہ مانی۔ اگر مئی کا خزانہ ہے، تو اس کے ریش کا یہ ہونے لکس کا خزانہ مانی۔

۱۰۷۱ھ : تاج الدین محمد بن علاء الدین خلجی نے گجرات میں ہندوؤں کے خلاف بغاوت کو دبانے کے لیے ایک فوج بھیجی۔

۱۰۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت مروی ہے کہ انیس ایک شخص نے کہا اے صاحبِ پس ایہ تمہاری بات ہے نہ انیس سو اس نے فرمودہ میں انا باحیثے وافر میں نہیں سو رہا یہ صبر یعنی میں اس حد تک جس حد کو

[illegible]

نوناہ مارنے کے بعد اگلے روز کوہستان میں ہوا اور وہاں تک پہنچے۔ پھر وہاں سے لڑا گیا اور آخر میں لڑی کے لئے چلے گئے۔ لڑی کا جیتنا چھوٹا تھا۔ پھر وہاں سے لڑی کے لئے چلے گئے۔ لڑی کا جیتنا چھوٹا تھا۔ پھر وہاں سے لڑی کے لئے چلے گئے۔ لڑی کا جیتنا چھوٹا تھا۔

۱۹۵۷ء میں مولانا محمد علی احمد سمرونی ہجرت کر کے پاکستان آئے۔ انھوں نے پاکستان کی فکری و ادبی زندگی میں ایک نیا دور لایا۔ انھوں نے ۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۰ء تک پاکستان کی فکری و ادبی زندگی میں ایک نیا دور لایا۔ انھوں نے ۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۰ء تک پاکستان کی فکری و ادبی زندگی میں ایک نیا دور لایا۔

ایمان سے، مگر وہ جو دینا ایمان سے کہیں سادہ

۱۱۰۔ از منہ عبید بن رفاعہ مروی ہے کہ نبی اسرائیل کی ایک عورت پر شیطان کا اثر ہو گیا۔ شیطان نے اس کے اہل خانہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ اس کا علاج صرف فلاں راہب کے پاس ہے۔ اور راہب موصوعہ میں رہتا تھا۔ اس عورت کے اہل خانہ نے اس راہب سے مسلسل بات چیت کی، حتیٰ کہ اس راہب نے عورت کو قبول کر لیا۔ پھر شیطان اس راہب کے پاس آ کر دوسرا اندازنی کرنے لگا حتیٰ کہ وہ راہب عورت کے ساتھ لحد کا کاری میں ملوث ہو گیا اور اس کو معاملہ کر دیا۔ پھر شیطان آ کر کہنے لگا کہ اس کے اہل خانہ تمہیں گے تو توراؤ نہیں دے جو ہائے گاہ۔ لہذا ایسا کر کہ اس عورت کو قتل کر کے دفن کر دے۔ جب وہ آئیں تو کہہ دیا کہ وہ مر گئی تھی، میں نے اس کو دفن کر دیا ہے۔ سو اس نے عیسائی کیا اور اس کو قتل کر کے دفن کر دیا۔ اس کے اہل خانہ آئے تو شیطان نے ان کے دل میں ڈالا کہ اس نے خود قتل کر کے اسے دفن کیا ہے۔ انہوں نے آ کر اس سے یہ سوال کیا۔ اس نے کہا وہ مر گئی تھی، میں نے اس کو دفن کر دیا ہے۔ شیطان نے اس راہب کو مڑے اور لٹایا کہ دیکھ! میں ہی اس عورت پر اثر انداز ہوا تھا۔ اور اس کے اہل خانہ کے دل میں یہ بات ڈالی تھی کہ اس کا علاج صرف تیرے پاس ہے۔ پھر میں نے تجھے دوسرے میں مبتلا کیا، کہ اس کو قتل کر کے دفن کر دے۔ پھر میں نے ہی اس کے اہل خانہ کے دل میں ڈالا کہ تو نے اس کو خود قتل کر کے دفن کر دیا ہے۔ تو اب تو میری قوت کا اندازہ کرتی چکا ہے۔ سو اب اگر تو میری بات مان لے تو میں تجھے نجات دلوا سکتا ہوں۔ بس مجھے دو جگہ سے کر دے۔ راہب نے شیطان کو دو جگہ سے گرا دیے۔ یہی مطلب ہے اس فرمان باری کا:

﴿يا كاشف الشيطان اذقل للانسان اكفرو فلما اكفرو قال اني بئىء منك﴾

”شیطان کی مثال تو یہ ہے کہ وہ انسان کو کہتا ہے کہ کفر کر! جب وہ کفر کر لیتا ہے تو کہتا ہے کہ میں تجھ سے بڑی ہوں۔“

ابن ابی الدیہامی مکان الدیہامی، ابن عساکر، شعب الامان

۱۱۱۔ عبید بن رفاعہ از ترقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے نماز اور قرأت میں دوسرا ڈالتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس شیطان کا نام خنزیر ہے۔ پس جب تجھے اس کا احساس ہو تو اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے۔ اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگ لے۔ الفاضل لعبد الرزاقی، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الصحيح لمسلم

۱۱۲۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے دلوں میں ایسے وساوس محسوس کرتے ہیں کہ اگر ہمیں دینا اور اس کا سزا و سزا مان مل جائے تب بھی ہم اس کے عوض ان خیالات کو زبان پر لانا پسند نہیں کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا واقعی تم ایسے خیالات پاتے ہو؟ عرض کیا جی یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو خاص ایمان ہے۔ محمد بن عثمان الاذہعی فی کتاب الوسوسۃ

۱۱۳۔ شیر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں اپنے ماموں کے عمو اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے ماموں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا اے ام المؤمنین! ہم میں سے کوئی شخص اپنے نکس میں ایسی بات پاتا ہے کہ اگر اس کو ظاہر کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے اور اگر مخفی رکھے تو اس کی آخرت خراب ہونے کا سوال ہے؟ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار اللہ اکبر کہا اور فرمایا اس کا احساس بھی مؤمن ہی کو ہوتا ہے۔ محمد بن عثمان الاذہعی فی کتاب الوسوسۃ ایمان کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔

۱۱۴۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ آدمی کی فقہت میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ اس بات کا اندازہ کر سکے کہ دین کی فتنہ و جھوٹ بوجھ میں اضافہ ہو رہا ہے یا نقصان ہو رہا ہے؟ اور آدمی کی فہم و دانائی میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھے کہ شیطان کے حملے کس کس جانب سے ہو رہے ہیں؟ محمد بن عثمان الاذہعی فی کتاب الوسوسۃ

۱۱۵۔ از منہ ما معلوم۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی حارثہ انصاریؓ نے کسی شخص نے ان کو خبر دی کہ حضور ﷺ کے کچھ صحابہ کرام حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے کہ ہم شیطان کے ایسے ۷۶ سے اپنے سینوں میں پاتے ہیں، کہ ہم میں سے کوئی ٹریسا تارے کی بلندی سے نیچے گرے۔ اس کو یہ اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ اس دوسرے کو زبان پر لائے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا واقعی تم یہ خیال پاتے ہو؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: یہ تو کھلا ایمان ہے۔ شیطان تو اس سے بھی نیچے گرا جاتا ہے لیکن بندہ اگر اس سے محفوظ نہ ہو جائے تو اس میں مبتلا کر دیتا ہے۔ محمد بن عثمان الاذہعی فی کتاب الوسوسۃ

۱۷۱۔ ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں دوران حج ایک حلقہ میں پہنچا تو اس میں ایسے دو شخصوں کو پایا جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا۔ دونوں بھاگی تھے۔ میرا مکان ہے کہ ان میں سے ایک کا نام محمد تھا۔ دونوں دوسرے مشتعل آپ ﷺ سے متقول حدیث کا ذکر کر رہے تھے۔ کہ کئی نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر کوئی آسمان سے نیچے گر جائے اس کو یا اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ وہ ان دوسروں کو ٹوک رہا ہو یا لا۔ آپ ﷺ نے وہ بات کیا یہ بات تم کو پیش کی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نبی یا رسول اللہ! فرمادے۔ تو میں ایمان ہے۔ ثابت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اس موقع پر کہا: کاش! اللہ مجھے اس ایمان سے بھی نجات دے دے۔ اس پر ان دونوں بھائیوں نے مجھے سختی سے تھڑکا کر اس سے منع کیا۔ کہا کہ ہم تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث نقل کر رہے ہیں اور تو بے کاندہ مجھے اس سے بچ کر راست میں رکھے۔ انہوی

حدیث غریب ہے۔

۱۷۲۔ عبد اللہ بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ یا کہ شیطان انسان کو مضروب یا مارنا فضول جیسی معمولی معمولی باتوں میں مشغول رکھتا ہے۔

۱۷۳۔ عجم کہتے ہیں کہ امیر عوام بن حوشب نے خبر دی کہ ۱۱۱ ہجری میں حضرت عبداللہ علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہا کہ تابعہ کے دوسرا مذاہبی سب سے پہلے وضو میں شروع ہوتی ہے۔ ثمن لسبعہ

فصل..... اخلاقی جاہلیت کی مذمت میں

۱۷۴۔ از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ قبیلہ بنی سلیم کے ایک شخص، جس کو عہدہ کہا جاتا تھا، سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میرا والد کے ایک عہدہ مالک کے زیر میں مقیم بن فرزان کے کھڑا تھے۔ انہوں نے سورۃ الفترۃ کے صحاب کے حوالے سے لوگوں کو پکارنا شروع کیا۔ اور دوسرا وہی بھی آل شہین کے حوالے سے لوگوں کو پکارنے لگا۔ یہ جاہلیت کا غرور و غرور تھا تو میں اس پر غصہ آور ہوا۔ اس نے بھی مجھ پر غصہ کیا اور کہنے لگا مجھ سے اور وہ۔ میں نے اس کے نیچے سے ہوائی کانٹا پکڑ لیا۔ اور اس کی مڑھی اپنی منہ تمام لی۔ اور اسے پکڑ کر حضرت جب کے پاس لے آیا۔ جب نے ان کو چوں کر یہ۔ اور ان کی اوپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ خلافت میں لکھ بھیجی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دے مانی فرمایا: کہ اگر وہ تمہارا قیدی ہے۔ اور جاہلیت کے دعویٰ پر مصر ہے تو اس کی سزا ہے زنا ہے۔ لیکن اگر وہ جس نظر بند ہے تو اس کو رکھ دو۔ اور اس سے بیعت نہ کرو اور اس کی راہ بھڑو۔ معصدا بن شہان الغزالی حنفیہ

۱۷۵۔ لعلہ الغزالی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابھر لکھ تو ایک شخص کو اپنی بوائی کا دعویٰ کرتے ہوئے سنا۔ میں نے کہا: بوائی کا فرزند کہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا: اگر تو صاحب دین ہے تو تو واقعی مکرم متی ہے۔ اور اگر تو صاحب عقل و فراست ہے تب بھی تو صاحب مروت و عزت ہے۔ اور اگر تو صاحب مال ہے تو بھی تو صاحب شرافت ہے۔ اور اگر یہ کچھ بھی نہیں تو تیرے اور ایک عہدے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ السنوی، السنکری فی الاما

۱۷۶۔ از مسند ابی بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ۔ ابی بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عہد نبوی ﷺ میں وہ شخص آج میں حسب نسب بیان کرنے لگے۔ ایک نے کہا میں قوی بن قحطان بن قحطان ہوں۔ لیکن یہ تو کوئی ہے! حیرتی بات تھی کچھ نیچے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عہد مسویں علیہ السلام میں وہ آدمی آج میں حسب نسب بیان کرنے لگے۔ ابی بن عبد اللہ۔ عہد محمد

آج کے عہد مکمل و آج کے عہد مکمل حدیث صحیحہ جو اس میں گزر چکی ہے۔

۱۷۷۔ از ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے متقول ہے، فرمایا: ہم کو حکم ہے کہ جب ہم کسی کو جاہلیت کی طرف نسبت کرتے

دیکھیں تو اس کو باپ کے سوا انہی کے ساتھ لازم لازم کہیں۔ اور اس کو نیت کے، تجھ نہ پکاریں۔

اس حکم، العطیف فی المعرف، السانی، هم، اس سعید، المسد لابی یحییٰ

۱۷۲۳ عمرہ ورمہ اللہ علیہ من شویب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد شہب زادت بتعلیق سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے درمیان بات چیت کی۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے عمر! میں نے فرمایا اللہ! اے حصص! عمر رضی اللہ عنہ کے کسی مددگار کا نام ہے مجھے خبر تو یہاں تک ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حصص! میں نے فرمایا: اے حصص! ابھی آپ نے عالمی قبائل والا دعویٰ کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نام پڑھ کر اس کا جواب دیا کہ:

ابن عبدکرم

۱۷۲۴ از سید محمد بن حیدر رضی اللہ عنہ۔ سید بن حکیم نے والد حکیم سے روایت کیا کہ اپنے والد معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے عمر! میں نے فرمایا: اے حصص! عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے حصص! میں نے فرمایا: اے حصص! ابھی آپ نے عالمی قبائل والا دعویٰ کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نام پڑھ کر اس کا جواب دیا کہ:

۱۷۲۵ از سید محمد بن حیدر رضی اللہ عنہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرمایا جب اہل زرارہ عسکرت میں گئے تھے اس وقت زرارہ اور ان میں کئی کئی تھے اس وقت ان کو حضور صراحت فرمائی کہ: اے عمر! میں نے فرمایا: اے حصص! عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے حصص! میں نے فرمایا: اے حصص! ابھی آپ نے عالمی قبائل والا دعویٰ کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نام پڑھ کر اس کا جواب دیا کہ:

۱۷۲۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان کے پاس آئے کہ: اے عمر! میں نے فرمایا: اے حصص! عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے حصص! میں نے فرمایا: اے حصص! ابھی آپ نے عالمی قبائل والا دعویٰ کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نام پڑھ کر اس کا جواب دیا کہ:

۱۷۲۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! میں نے فرمایا: اے حصص! عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے حصص! میں نے فرمایا: اے حصص! ابھی آپ نے عالمی قبائل والا دعویٰ کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نام پڑھ کر اس کا جواب دیا کہ:

۱۷۲۸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! میں نے فرمایا: اے حصص! عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے حصص! میں نے فرمایا: اے حصص! ابھی آپ نے عالمی قبائل والا دعویٰ کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نام پڑھ کر اس کا جواب دیا کہ:

چوتھا باب..... امور متفرقہ کے بیان میں

۱۷۲۹ از سید محمد بن حیدر رضی اللہ عنہ۔ سید بن حکیم نے والد حکیم سے روایت کیا کہ اپنے والد معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے عمر! میں نے فرمایا: اے حصص! عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے حصص! میں نے فرمایا: اے حصص! ابھی آپ نے عالمی قبائل والا دعویٰ کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نام پڑھ کر اس کا جواب دیا کہ:

تو وہ یسیدی بھی کھینچتی جاتی ہے۔ پس جب ایمان کامل ہو جاتا ہے تو سارا دل سپید اور صاف شفاف ہو جاتا ہے۔ اور اتفاق دل میں ایک سیاحت کی مانند شروع ہوتا ہے۔ پھر پیچھے پیچھے اتفاق بڑھتا جاتا ہے، دو دل کی سیائی بھی بڑھتی جاتی ہے۔ پس جب اتفاق کامل ہو جاتا ہے تو سارا دل سیاہ پڑ جاتا ہے۔ اللہ کی قسم اگر تم کسی مومن دل کو چھو کر دیکھو تو اس کو سپید پاؤ۔ اور اگر تم کسی منافق دل کو چھو کر دیکھو تو اس کو سیاہ پاؤ گے۔

ابن الصبارک فی الزہد، ابو عبد فی العریب، وسنة وحسن فی الإستقامة، شعب الإیمان، اللالیکنالی فی السنة، الاصبهانی فی الحجة

اللہ تعالیٰ کی نہ ابتداء ہے نہ انتہاء

۱۷۳۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا۔ اور آپ سے سوال کیا کہ ہمارے رب کب سے ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر رنگ غصہ کی وجہ سے بدل گیا۔ اور فرمایا جب کچھ نہ تھا وہ جب بھی تھا۔ اور جس طرح ازل میں تھا اسی طرح آج بھی ہے۔ اور وجود عدم کی کیفیات کچھ نہ تھیں وہ جب سے ہے۔ نہ ابتدا تھی اور نہ ہی کوئی انتہاء تھی، وہ جب سے ہے۔ اس کی ذات کے آگے تمام غایات ختم ہیں۔ بلکہ وہی ہر غایت کی غایت ہے۔

اس منظران کلام نے یہودی پر دواثر کیا کہ اس نے اسلام قبول کر لیا۔ ابن عساکر

۱۷۳۶۔ (اصحیح بن حبان سے مروی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا یا امیر المومنین! اللہ کب سے موجود ہوا؟ ہم اس کی طرف نیکیے اور اس قدر اس کو زد و کوب کیا، کہ قریب تھا کہ اس کی جان لے بیٹھتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسکو چھوڑ دو۔ پھر خود اس سے مخاطب ہوئے، کہ اے یہود کے بھائی! جو میں تجھے کہوں اسے اپنے کانوں سے سن۔ اور دل میں اس کو محفوظ رکھ۔ میں تجھے حیرتی کتاب ہی سے، جو موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے کرائے، جواب دوں گا۔ اگر تو نے اپنی کتاب پڑھ کر یا اور بھی ہوگی تو میری بات کو اس کی مانند پائے گا۔

سن ”و کب وجود میں آیا“ یہ اس ذات کے متعلق پوچھا جاسکتا ہے، جو پہلے موجود نہ ہو۔ پھر وجود میں آئی ہو۔ سیر حال جو اتنی لازوال ہو، وہ بغیر کسی کیفیت کے ہوتی ہے۔ اور بغیر حدوث و وجود میں آئے موجود ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ سے لازوال ہے۔ وہ ابتداء سے بھی پہلے سے ہے۔ اور انتہاء سے بھی آخر میں سبب وہ بغیر کسی کیفیت و غایت و انتہاء کے لازوال ہے۔ اس پر تمام غایات منقطع ہو جاتی ہیں۔ وہ ہر غایت کی غایت ہے۔

اس بات کو سن کر یہودی رو پڑا۔ اور عرض کیا یا امیر المومنین! اللہ کی قسم! یہ بات حرفاً حرفاً تو اراق میں موجود ہے۔ وہاب میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ الاصبهانی فی الحجة

۱۷۳۷۔ محمد بن احق، نعمان بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ چالیس یہودی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ ہمیں اپنے رب کے اوصاف بیان کرو، جو آسمان میں ہے۔ کہ وہ کن کیفیات کے ساتھ ہے؟ ایسے وجود پذیر ہوا! کب ہوا! اور کب چنے پر وہ مستوی ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے گرد و پرور استوفہ سے۔ اور یہ پرواہ نہ کرو کہ کسی اور سے بھی سوال کرو گے۔

میرا پروردگار عز و جل وہ ایسی اول ترین ہستی ہے، جس کی کسی چیز سے ابتدا نہیں ہوتی۔ جس کی کسی چیز سے ترکیب نہیں ہوتی۔ وہ کسی موجود کی کیفیت کا نا نہیں۔ اور نہ ہی کسی جسمانی چیز کے کا نام ہے، جو نظروں میں قریب و دور ہو سکتا ہو۔ وہ کسی پردے میں محجوب نہیں کہ جگہ چھٹائی ہو۔ وہ کسی حادثے و وقوع سے وجود پذیر نہیں ہوا، کہ اس کو کافی کہا جاسکے۔ بلکہ وہ اس بات سے عظیم و بالاتر ہے کہ اشیاء کی کیفیات، خواہ جو بھی ہوں، کے ساتھ متعلق ہو۔ وہ زوال پذیر ہوا، اور نہ کبھی ہوگا۔ نہ اس کی ایک شان تھی، اور نہ دوسری سے تبدیل ہوگی۔ آخر اس کو کس طرح اجسام و اشیاء کے ساتھ متعلق کیا جاسکتا ہے؟ اور کیسے فصیح ترین زبانوں کے ساتھ اس کی صفات بیان کی جاسکتی ہیں؟ وہ اشیاء میں داخل ہی نہیں تھا کہ کہا جائے کہ اس نے وجود پایا۔ اور نہ کسی چیز سے اس کی بناء ہوئی کہ کہا جائے وہ بن گیا۔ بلکہ وہ ہر کیفیت سے آزاد ہے۔ وہ شے و رنگ سے قریب

تر ہے۔ جسم و شہادت میں ہر شے سے بابت تر ہے۔ اس پر بندوں کا ایک لحظہ، اور ایک لفظ کا گھٹنا ایک قدم کا قریب، فنا اور نیک قدم کا دور دورہ، انہی کی تاریک رات کے آخری پیر میں، موجب بھی ان چیزوں کی شکل و حرکت اللہ سے بھی نہیں آتی۔ چور کوں رات سنہ، جب ہو بھر گئے دن کے آفتاب کے پائے اپنے گھوڑوں کی رات کا ٹھوٹی لہو رات کی دشمنی و دشمنی سمیت اس سے پوشیدہ نہیں ہوتا۔ اپنی غمازوں سمیت آنے والی رات اور اپنی غماز پاشیوں سمیت جانے والے دن کی کوئی یکنیت اس سے اوائل نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ اپنی قدرت معصیہ میں ہوجا ہے، اس پر پورے طرے مادی دیکھتا ہے۔ وہ ہر کلون و مکان، ہر لکھ و گھڑی، ہر اشتہار و حدیث کو خوب جاننے والا ہے۔ حدیث امانت صرف گفتوگو پر مبنی ہے۔ حدیث کارکنہ اس کے سوا، ہر ایک کو یہ ہے۔ اس نے اشیاء کو پہلے سے کسی غے شدہ اصول کے مطابق تخلیق نہیں کر لیا۔ اور نہ ہی اس نے اشیاء کی مدد سے پیدا کیا۔ بلکہ جس کو یہ ہے چاہیہ انہی اور اس کی تخلیق کو مکمل و ناقص کر دیا۔ اور اس کی صورت نوری کی۔ اور ان کی شکل ستاروں میں جیتے۔ محو شے کی کہ کو بدست نہیں۔ اس کو اپنی مخلوق کی شاعت سے ذرا بھر غصہ نہیں۔ پکارنے والوں کی حاجت، رات کی نماز کا واسطہ ہے۔ لہذا کہ آسمان و زمین کی وسعتوں میں اس کی عظمت پر اسرا عقیدہ ہیں۔ بوسیدہ ہو جانے والے سروں کے ذریعہ اور کا کما مائیں کو یوں ہے۔ اس طرح جیسے جی پھر نے والوں کے تخلیق اس کا علم۔ پسندہ ابلا آسمانوں کے اندر جو پھر ہے اس کو اس طرح معلوم ہے۔ جس طرح پست زمینوں کے ارباب تک کا علم ہے۔ اس کا علم ہر چیز کو یہ ہے۔ اس کو آوازوں کے اختلاف سے چند خبر اپنی پریشانی کا سامنا نہیں۔ طرح طرح کی باریکی اس کو یقین اس سے۔ سے شغفوں نہیں کرتیں۔ اور ہر طرح کی گفتہ آوازوں کو سن کر ہر چہ سمجھتا ہے، وہ بھی اعلیٰ و جہاں کے ان کے ساتھ ہواؤں سے صاحب تدبیر، بحیرہ اور تمام امور کا بخوبی جاننے والا ہے۔ زندہ و زندہ ہے، ہر جہاں سے ملتا ہے۔ اس نے سوزی۔ یہ "عالم"۔ اوستہ۔ اوستہ کے بختے اور ہزرت اور ہر گز ریح اصوات کے بھنے کو یہ علم ہے۔ وہ پگیزہ و عالی شان ہر طرح کی حیثیات سے ہم آواز ہوتا ہے۔ جس نے مکان کیا کہ ہر رات یہ خود دیکھتا ہے، وہ در حقیقت اپنے خالق و معبود سے جا مل ہے۔ اور جس نے کہا کہ کون و مکان اس کو گھیرے ہوئے ہیں۔ وہ حیران پریشان اور متحیر ہے۔ جہاں وہ جہاں کے بے جسم ہر مکان کو گھیرے ہوئے ہے۔ پس اگر وہ مکلف انسان اور خود جس کی صفات قرآنی کے خلاف بیان کر سکے جو تو اتنی ہی کر کے دکھا کہ ایسے خبریں علیہ السلام ہر مکمل علیہ السلام ہر اسرار شائیں علیہ السلام کی صفات ہر شکل و صورت بیان کر سکتے؟ خدا جس کو اپنی شکل مخلوق کی ہی نیست، نیست بیان نہیں کر سکتا جو خالق و معبود کی نیست و نیست بیان کرتے ہوئے ہے؟ کیا نیست ہوا کرتا نیست رات، نہ کہ نہ کی نیست کا اور ایک ہی نہیں کر سکتا؟ پھر جائے کہ اس ذات کا اور ایک کر کے۔ جسے دیکھ آتی ہے اور نہ اپنے اور جو جگہ نہیں زمین میں سے اور اور کے درمیان سے۔ وہ سب ان کا ہے۔ اور اور میں تعلیم کا اور اور کے سب

صاحبِ حلۃ: ہر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ نعمان کی حدیث ہے۔ لکن اسکا نقل نے بھی اس کو اس طرح مرسل اور ایذا کیا ہے۔

۱۷۳۸) از حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ میں

سائنس و طبیعت میں اسلام کا موقف: فضل احمد دہلوی کے مکتبہ المصطفیٰ لکچرل ریزی

اسلام کے معنی ہیں کسی شے کی جگہ پر ہم تسلیم کر لیا جائے۔ لا محنت عمر یعنی اللہ عز و اس سعی کے خیال سے لفظ ملا ہو رہا ہے۔

سید علی: سید کا پسر ہے مجھے

۱۲۶۹ - انقلابی بنیاد رکھنے کے لیے سب سے پہلے وہاں کے لوگوں کو اس بات پر متوجہ کیا گیا کہ ان کے ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ ان کے لیے ہی ہے۔

جہاں وہ اس کے ساتھ رہتا ہے، وہاں اس کے لئے ایک خاص جگہ ہے۔ یہی جگہ ہے کہ جس پر اس کا دل چلتا ہے۔

[illegible]

مراسلہ معہ ذیل خبریں ارسال فرمائی: بندہ جب کسی شے کے متعلق کہتا ہے کہ اللہ کے واسطے اس کام نہ تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا بندہ

اس وقت سے عاجز ہو گیا کہ وہ ان لڑائی کے بیرون و تناسل میں عیاں

۱۷۴۸ م۔ ہمیں قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؓ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ یہ ساری باتیں، کہ رسول اکرم ﷺ نے نبیؐ کی خواہش کے پارہی سے لکھا ہے۔ اے اللہ کی طرف سے

اسلام لے آئے اس نے کہا میں وہن حق کا مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا اسلام لے آؤ اس نے کہا میں آپ سے پہلے ہی مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو جھوٹ بولتا ہے۔ اسلام سے تجھے تین مانع رکاوٹ ہیں۔ اللہ کے لئے تیرے ہوا کو مانا، تیرے خنزیر کھانا، تیرے شراب پینا۔ لیکن اس شبہ ۱۵۴۳۔ مسور بن خرمزہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسلام کو ظاہر فرمایا اور پھر ایک وقت تمام اہل مکہ مسلمان ہو گئے۔ جبکہ ابھی نماز بھی فرض نہیں ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ اگر آپ ﷺ بہرہ والی آیت سعادۃ فرما کر بہرہ و کرتے تو سب لوگ عہد و پزیر ہو جاتے تھے۔ حتیٰ کہ کثرت از وجہام کی وجہ بعض لوگ عہد و نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن پھر سردار بن قریش طائف سے آ گئے ولید بن خنیسہ و ابوجہل وغیرہ تو انہوں نے ان لوگوں کو کہا تم اپنے آپابی دین کو چھوڑ بیٹھے ہو؟ پھر یہ لوگ کافر ہو گئے۔ ابن عباس

۱۵۴۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص چٹھی باندی لئے حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں مر گئی ہے اور اس کے ذمہ ایک مؤمن جان آ زاد کرنا واجب ہے تو کیا یہ اس کی طرف سے نکاح کرے گی؟ آپ ﷺ نے اس باندی کے مؤمنہ ہونے کی تصدیق کرنے کے لئے اس سے باندی پوچھا اللہ کہاں ہے؟ باندی نے سر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ باندی نے عرض کیا اللہ کے رسول۔ تو آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا اکی کو آ زاد کر دو، کیونکہ یہ بھی مؤمنہ ہے۔

۱۵۴۵۔ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کے پاس باندی تھی جو اس کی بکریاں چرتی تھی۔ روز میں مالک کی ایک ایسی بکری بھی تھی جو اسے بہت مرغوب و پسندیدہ تھی۔ جس کے متعلق مالک کا ارادہ تھا کہ وہ بکری آپ ﷺ کو بذریعہ کرے گا۔ لیکن سوء اتفاق سے بھیڑے لے آ کر اسی بکری پر حمل کیا اور اس کے تھمن کھینچ لئے۔ مالک کو فصد آیا تو اس نے چرواہی باندی کو بت پر طمانچہ رسید کیا۔ لیکن پھر رام ہو کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اس کے ذمہ پہلے سے ایک مؤمن جان آ زاد کرنا واجب تھا۔ تو طمانچہ مارتے وقت اسے خیال آیا کہ اب اسی کو آ زاد کر دیا جائے؟ آپ ﷺ نے اس باندی کو پوچھا اور اس سے سوال کیا: کیا تو لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتی ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس بات کی بھی کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس بات کی بھی کہ مرا اور مرنے کے بعد وہ بارو اٹھایا جائے؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس بات کی بھی کہ جنت و جہنم برحق ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ تو اس کے بعد آپ ﷺ نے مالک کو فرمایا اس کو آ زاد کر سکتے ہو اور روکنے کا بھی اختیار ہے۔ المصنف لعلہ الخیر

۱۵۴۶۔ عیسیٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی باندی کو تجھیز رسید کر دیا تھا۔ پھر وہ اسے لے کر بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے اس کی آزادی کے متعلق مشورہ طلب کیا۔ آپ ﷺ نے اس باندی کے مؤمنہ ہونے کی تصدیق کرنے کے لئے اس باندی سے پوچھا: اللہ کہاں ہے؟ باندی نے سر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ باندی نے عرض کیا اللہ کے رسول۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ پھر آپ نے بعث بعد الموت اور جنت و جہنم کا تذکرہ بھی فرمایا پھر اس شخص سے فرمایا اکی کو آ زاد کر دو، کیونکہ یہ بھی مؤمنہ ہے۔ المصنف لعلہ الخیر

الکتاب الثانی

از حرف ہمزہ۔ ذکر واذکار از قسم الاقوال

یہ کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول..... ذکر اور اس کی فضیلت کے بیان میں

۱۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے اعمال نامہ لکھنے کے سوا زمین میں گھومتے پھرتے ہیں، وہ اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ ایسی قوم

۱۷۵۹ قیامت کے دن سب سے اعلیٰ مرتبہ کے لوگوں کو اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے ہوں گے۔

مسجد احمد الكواجر طابوا عدي في حكمة الله طوبى له و اولاد ابني سعد بن مسعود

۶۰ تا۔ یہ تھا افضل مہم "لان الہ الا اللہ" ہے اور یہ ہے قطعی دعویٰ مستحق ہے۔

مترادف: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ رَاٰی فِیْ خَلْقِکَ سِرَّ اَهْلِیْ بِاَقْبَرِیْ وَجْهٍ لِّیْ

۷۔ لا انا ولا اهل بيوتي من اهل النار۔ میں نہ ہوں نہ میری بیوی نہ میری اولاد۔ یہ سب جہنم کے لوگ ہیں۔

مراد من هذا القول أن المراد بالعبادة ليس بمعنى الكسب لأن عبادي رحمة غذاهم من ربي أي طهره وذهب الغضب

۷۶۔ یہاں پر کے ختم ہو کر اس شخص کو راجہ دیا، جس نے اندلی رقصا کے لئے لالائی الاٹھ "کئی ہو۔"

سحر و سولہ روزہ غیب سے مانگنا : حضرت علیؓ

۹۳۔ اے تمہاری زبانیں میں ایچے بند ہے، تو ہر قسم کی بات کو چھپا کر رکھو، اور اس کے جواب میں نہ کہو۔

۱۔ محمد حسد ابن مرحوم طبرانی - بعد کو - باب ابن قریبہ - ابن حبشیہ ابن خدا

۹۶۔ اہل حق فرما رہے ہیں کہ اگرچہ کچھ لوگ جو میرا نام کرتے ہیں وہ تو اپنے دوست و دشمن سے ملاقات کرتے رہتے ہیں۔

[illegible]

مشی کی انجیلا مقرر ہے۔ اور یہی انجیلا جو کہ ہے۔ جس پر تم جانتے ہو، ہر سے۔ کیونکہ یہ جاننا مکمل آسان ہے۔ — کلاس روم

کتابخانه ملی افغانستان، وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه، کابل

۱۰۔ خدو نے مکی کے قریب ترین رستہ کے آخری پہرے میں ۱۰۵۰ھ میں ان کو قہم لے کر پہنچا، مگر ان کی مہمانی میں اللہ کو کٹھن اور پامانہ

المعنى: لم يصحح تلميذى وحيداً من علمه، المستعرك: المعارك، المصطف: المعقب، رحمه الله عليه: فهو من شدة

یہ سب سے پہلے تھا۔ اگلے روز صبح اٹھ کر دیکھا تو سب سے پہلے میری آنکھوں پر پانی کی قطرے پڑ رہے تھے۔

ہے۔ انا خود بھی وہ بے پناہ مرنے والے نہیں ہوں۔ ہمارے پاس جو عیسائی اور مسلمان ہیں ان کے لئے ان کے احوال و حال

$$-\frac{1}{\sqrt{\pi}} \int_0^x \frac{f(t)}{(x-t)^{1/2}} dt = -\frac{1}{\sqrt{\pi}} \int_0^x f(t) d\left(\frac{2}{\sqrt{x-t}}\right)$$

المحمد کی لقا کا کہنا صحیح ہے۔ اس سے اس کا نام بھی پورا ہے اور اس کا بھی پورا ہے۔

۱۰۱۹۔ "میں نے اپنے دل سے اس کی طرف سے ہر شے کو نکال دیا۔" ۱۰۲۰۔

بعد از آنکه این کار را تمام کرد، به طرف دروازه بازگشت و در آنجا ایستاد و به طرف دروازه نگاه کرد.

۱۰۔ کچھ پرانی عیسائی علوم کے ناپائیدار کتب خانے، یعنی تھنوں کے، آئندہ اسلام کی باتوں پر جو ان میں داخل ہو چکا ہو، اسے طے

نہایت دلچسپ اور دلکش ہے۔ اس کا گہرا اثر ہے کہ اس نے

قلباً، ہے البتہ۔ یہ ہر گھمگھٹھس کے، ہر درد، ہر غم، ہر غصہ، ہر غول، ہر زحمت، ہر کھٹکھٹکی، ہر حسرت سے بھری قلبی انجیا، ہر شہ

میں نے کہا، میں بھی پتھر بھائی بن گئی۔ اس کے چہرے پر یہ لکھا ہوا تھا کہ "پتھر بھائی کا کتا"۔

یہاں شہر کے "الہ احمد" کے محلہ کے اسی کٹر خاتمہ پر کسی کی منتقلی ہوئی۔

اندر این مقامی که در آنحصار می‌نخوابد لایق مردی بی‌ایم و شریک و بی‌ایم و شریک

۱۰۰۔ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع الدین صاحب دہلی نے فرمایا ہے کہ میرے والدین کا نام محمد احمد تھا اور ان کے والد کا نام محمد علی تھا۔

۱۰۰۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ تم ان لوگوں میں نہ رہو، جو کہ تیری زبان پر تو انبیاء کی خبریں ہیں، لیکن ان کے دل میں تو ان کے خلاف ہے۔ (صحیح مسلم)

۱۷۷۴۔ منہ بول بیخ گوش سے چھڑ کر انگریزی میں مولودہ جانے والے جہت سے کہے۔ یہ انہوں نے کہا میں نے وہی وہاں سے
۱۷۷۵۔ اوقیہ مرت کے روز ایک چھپتا ہوا ہے۔

۱۷۷۶۔ بخاری و سنن۔ المصنف کے بعد حکم مرواہ جوہر بردہ رضی اللہ عنہ انکب لظہری و حمد اللہ علیہ و آیت میں اللہ و رضی اللہ عنہ
۱۷۷۷۔ جوہر بردہ ان پر ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔

۱۷۷۸۔ حمد اللہ مرواہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۱۷۷۹۔ شیخان میں آج کے دن پر بیان لکھتے ہیں انگریزی میں ہے۔ جس میں جب اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو فوراً حمد و
۱۷۸۰۔ جوہر بردہ۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔
۱۷۸۱۔ اللہ تعالیٰ کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔

۱۷۸۲۔ شعب الایمان مرواہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۱۷۸۳۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔
۱۷۸۴۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔

۱۷۸۵۔ شعب الایمان مرواہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۱۷۸۶۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔

۱۷۸۷۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔
۱۷۸۸۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔

۱۷۸۹۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔
۱۷۹۰۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔

۱۷۹۱۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔
۱۷۹۲۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔
۱۷۹۳۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔

۱۷۹۴۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔

اولیاء اللہ کی پہچان

۱۷۹۵۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔

۱۷۹۶۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔

۱۷۹۷۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔
۱۷۹۸۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔

۱۷۹۹۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔

۱۸۰۰۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔

۱۸۰۱۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔

۱۸۰۲۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔

۱۸۰۳۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔

۱۸۰۴۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے۔

۱۹۰۶ء کو جنم لیا۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہی ہوئی اور پھر اسلامیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔

لا اوسط ناظر امی رحمة الله علیہ در باب ای سورسی در فی الفہ

۹۰۴ : انصاف سے بچنے کا وسیع دروازہ ہے اور یہ دروازہ ہر کسی کے لیے

۱۸۰۳ء واپس محمد آقا کو ان کے ہم سفر سے اقبال شمع کے والد (احمد علی خان) نے محمد علی خان علیہ السلام کے واسطے سے عرض کیا کہ جس نے

[illegible]

۴۶۶: ”اے جاندار! کہے جاؤں جو میرے والد ہیں، اچھے نہیں ہیں، وہ اللہ کے غلام ہیں۔“

انکسیر ہضمیہ، رجبہ فاعہ غلبہ، معی الاجان، روپیہ معاذ رسی افہ عہ

۱۸۔ "وَلَا تَقْرَأُ الْکِتَابَ" یہ بھی منقطع ہے۔ "تو اس سے ایک کتاب پڑھ" سے کہ اس کو اس کتاب کی مغفرت ہو گئی۔

[illegible]

کائنات کی تخلیق کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے، اسے منہ سے نکال دیا۔

۲۰۰۹ کوئی قمریہ نہ ہے، نہ کہ اس کے لئے سورج، مگر سورج کی روشنی ہے۔ سورج سے جو روشنی آتی ہے، وہ تو ان لوگوں کے سامنے ہے، جو انہیں دیکھ سکتے ہیں۔

نفسی و معنوی پروات مریضی میں مدد ملے

۱۸۰۰ء کی مجلس میں منعِ ذبحِ اہلِ کفر کی غلط فہمی پھیلنے لگی تھی۔ اسی دوران میں ایک شخص نے ایک ایسے خط لکھا جس میں اس کی مجلس کے لئے قیامت کے دن سزا کا بیان کیا گیا۔

[illegible]

۱۶) دینی تعلیم میں انہیں کھینچ کر لایا جائے گا۔ انہیں دینی تعلیم سے محروم نہ رہیں۔ انہیں دینی تعلیم سے محروم نہ رہیں۔ انہیں دینی تعلیم سے محروم نہ رہیں۔

تاریخ و جغرافیہ - تصحیح نثر محمدی - جمعۃ المذہب - لکھنؤ - ۱۹۵۷ء - ۱۰۱۰

۱۹۱۰ء میں یہ محال میں آیا تو احمدیوں کے بغیر اور کسی اور بھی بغیر اٹھ جاتی ہے تو وہاں سے جیسے ہزاروں مردوں کے لئے تھے۔

اللباس - بعد الاكل بوقت حاجز رمي فيه

۱۹۳ جزق مریضی میں صبح و شام کھانا کر کے بغیر اور کبھی کبھار چائے وغیرہ کے بغیر کھانا کھاتا ہے تو روزانہ سے چھتے پر ۱۱/۱۱ سے نوے نمک

زبان: انگلیسی

۱۸۶۔ اسی طرح ان کے صاحبزادے مولانا غلام محسن صاحب نے بھی ایک کتاب "تذکرۃ شہداء و شہداء" کے نام سے شائع کی ہے۔

.....

۱۸۱۵ء کو نجد کے اہل تشیع کے ساتھ "دوران الاصلہ" کی جنگیں کھڑی ہو گئیں۔ انہوں نے اہل تشیع کے خلاف "چھاپہ" لگائی۔

جی۔ جتنی مردم مرثر بر توشع جانا ہے دسے تک کہ ہندو بہنوں نے اجتناب کرتی رہے۔

المصباح للمعتمد، رحمه الله عليه، في بيان هجرته، صلى الله عليه

۱۹۱۴ء: "لا الہ الا انت" ہے پڑھ کر کوئی نہ کر افسوس میں ہے۔ اور متعلقہ نے پڑھ کر کوئی نہ افسوس نہیں ہے۔

انكسار انوار في حوضه علمه، وادراكه ان الله تعالى قد غلب

انہی کے لئے کہ ان کی مثال بھی یہ ہیں تو دیکھ تو میں محمد رضا اور ماضیوں نے وہاں اللہ عزوجل سے دعا کی کہ میں اس مردِ شہید
اور ان کی بی بی کویت کا رشتہ سے جو ان کی بی بی سے بھرتے ہیں۔ اور ان کو بھی شہیدوں کے درجہ میں لے کر ان کی بی بی کویت سے
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کی بی بی کویت سے بھرتے ہیں۔ اور ان کو بھی شہیدوں کے درجہ میں لے کر ان کی بی بی کویت سے
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کی بی بی کویت سے بھرتے ہیں۔ اور ان کو بھی شہیدوں کے درجہ میں لے کر ان کی بی بی کویت سے

سید شمس الدین نے اپنے فرائض کو ادا کیا اور وہ اپنے والدین کے ساتھ مدفون ہوئے۔

[illegible]

انسانی زندگی میں ان کے افعال اور اعمال ان کے اندر سے اترتے ہیں۔

— *St. John's wort*

$$u_1(t) = \frac{1}{2} \left(1 + \frac{1}{2} \cos \frac{t}{2} \right) \quad \text{and} \quad u_2(t) = \frac{1}{2} \left(1 - \frac{1}{2} \cos \frac{t}{2} \right) \quad \text{for } t \in [0, 2\pi].$$

پول واد ایسی انجمن ہے جس نے صنعت کیلئے معاشیات کو فروغ دیا۔

[illegible]

۱۶۴۔ مولانا کا یہ خیالات نے نواب کی غیرت والہ کے ذہن پر بڑا گہرا اثر کیا اور اس نے ان کے لئے کئی بار ان کے پاس جا کر ان کے خیالات سے ان کی بات کی۔

$$S_{\text{eff}} = \int d^4x \left[-\frac{1}{2} (\partial_\mu \phi)^2 + \frac{1}{2} m^2 \phi^2 + \lambda \phi^4 \right]$$

[illegible]

۱۳۹- ہونے پر یہاں سے اٹھ کر اپنے گھر پہنچتے ہیں۔ ان کے ساتھ بیٹے اور بیٹی بھی تھے۔

[illegible]

کثرت کا اہم قضاوت قلب کا سہیب ہے

[illegible]

تاریخ و تمدن ایران ۳۱

[illegible]

۱۹۵۰ء میں ان کا شمار کر کے ہوئے۔ سو اہل کونکوت پکڑنے کے لیے پہلے ان لوگوں کی بجائی آئی ہے۔ وہ آج بھی ایک ہے۔
 جس نے ان کو دیکھا ہے۔ وہ ان کو دیکھتا ہے۔

[illegible][illegible]

۱۳۴۸ خدای کریم! میں نے جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لو جس نے مجھے کسی دن بھی یاد کیا ہو یا کسی سورتی پر مجھ سے ذرا ہو۔

الضاحیح لہرمذی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم برکاتہما فیہ، فی الفہم

۱۸۴۳ فقہ تعالیٰ حسب کسی پتہ کا ذکر فرما تے ہیں تو اس کا، موصوفہ جو ظلم و ستم پر مبنی ہوگا ہے۔ المصلح کرم علیہ السلام بروایت محمد بن حنفیہ ۱۸۴۴

از کمال

۱۸۳۲ء قیامت کے روز اللہ کے نزدیک سب سے بلند مرتبہ دو نوٹے ہوں گے جو کھڑے کے ساتھ اللہ کا گم کرتے تھے۔ جو پہلا گمیاں کی سبیل اللہ جبار کرنے والے لوگوں میں صفحہ ۱۲۱ جو کفر و مشرکین سے اس قدر دشمنی رکھتی کریں کہ ان کی شمشیر ٹوٹ جائے، اور غرض اور ہو جائے۔

تو ان کا کثرت کے ساتھ انکار کر دیا۔ انہوں نے اس سے بھی انھیں روک دیا۔

۱۰. مرتضیٰ کا قریبی اہل علم و فضل سے جس حد تک تعلیم سے جس اہل شاعری کی تذکرہ مروجہ ہے، یہی اہل علم

۱۸۳۶ فرماں میں صوبہ سرحد کے حکمرانوں کے ساتھ مل کر لڑنے کا حکم دیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

مفسر، بشر سے جو صحیح فہم رکھوں مبالغہ سب سے زیادہ اچکا متفق ہے، اور کون سا مذہب اور سب سے زیادہ اچکا مستحق ہے، اسی طریقہ پر نہ تو کوئی طرح اور نہ دین سے متعلق سوال کا کیا جواب آسکتا ہے، جسے سب کے جواب میں نہ کہہ سکیں، اور نہ اس پر غور کیا۔

۱۹۳۲ء کا انوکھا کرشمہ ہے۔ کہو، کیونکہ اللہ کے ارادے کے برخلاف کرنا کوئی شے محبوب نہیں اور یہ ہے کہ سب سے پہلے ہمیں اپنا ارادہ اس کے ارادے سے ہم کر کے یکساں کرنا چاہیے۔ اور اسے تو یہ بات دانی نہیں۔ مگر کوئی اور اس طرح کار کرنا قصداً کیا ہے، اگر وہ اس پر یقین ہو جائے تو یہ علم خدا کیسے ہو سکتا ہے کہ اس نے ارادہ کیا ہے۔

شعب الامم و االن معاد و علی بن عبد ربیع و غیرہ۔

۱۹۷۸ء کے لئے ایک تفصیل ہے۔ جو اس کے شعبہ کی کئی کئی طرح کے ایس جی کل کو ملا کر ملے اور اس کے ساتھ ساتھ

نعم الإيمان، بروايت أبي حمزة: رضي الله عنه.

[illegible]

۱۸۰ صبح ۱۱ بجے کا ٹرین جو اس کلوار پر توڑنے سے زیادہ دیر ہو گئی۔ اور دوبارہ اس ٹرین کے بھی۔

ان شاہیں کی سرحد کی تھیں، مگر روایت اور عصر و جہی فطرت انہیں تباہ

[illegible]

۱۰۔ انیس قومی سے زیادہ کوئی ملک خطاب نہ انداز سے زیادہ جت سے دیئے اور انہیں کیا۔ تمام انہیں اللہ عظیم نے عرض کیا: اے ہستیوں! اللہ تعالیٰ نے تم کو اللہ کے عظیم نام سے پکارا ہے۔ اے یہ کہ تم اپنی قوم کے ساتھ اس قدر کد و نرے رہا ہے۔ مجھ کو دینی کے ساتھ

اسم ب. قبة، مداح، الكرم، العبد، قتي. عمة، أمة، حنيفة، مروان، بن، بهاد، رجب، قبة، عمة

۱۵۶۔ تم میں سے کون کونساں ایسا ہے کہ وہ بیوی کو رات کی سہتات پر اداشت کرنے اور مال غریبی نہ کرنے سے بھی بخل رکھو، اور ان

انہی لہجہ کے سوا اس روایت میں کوئی شکم فرماؤ نہیں ہے۔

۱۸۶۲۔ جوتم اللہ کا ذکر کرتے ہو، شیخ وجمیر وجمیل یہ سب عرش خداوندی کے گرد و گردش رہتے ہیں۔ شہد کی کھپوں کی مانند ان کی جھنڈا ہوتی ہے، اس طرح وہ اپنے پر ہٹنے والے کا ذکر کرتی رہتی ہیں۔ تو کیا اب بھی کوئی یہ پسند نہ کرے گا کہ تمہن کے ہاں ہمیشہ اس کا کوئی ذکر کرانے والا رہے۔ الحکمہ بروایت النعمان بن بشیر

۱۸۶۳۔ جوتم اللہ کا ذکر کرتے ہو، شیخ وجمیر وجمیل یہ سب عرش خداوندی کے گرد و گردش رہتے ہیں۔ شہد کی کھپوں کی مانند ان کی جھنڈا ہوتی ہے، اس طرح وہ اپنے پر ہٹنے والے کا ذکر کرتی رہتی ہیں۔ تو کیا اب بھی کوئی یہ پسند نہ کرے گا کہ تمہن کے ہاں ہمیشہ اس کا کوئی ذکر کرانے والا رہے۔ مسند احمد، ابن ابی شہہ، الکبیر للظہری رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت النعمان بن بشیر

۱۸۶۴۔ جس طرح دونوں ہوتے پتہ چس میں نہیں ملتے، اسی طرح کوئی آسمان اس کھڑک کو اوپر چانے کے لئے بند نہیں ہوتا، حتیٰ کہ وہ عرش پر چاہتا ہے۔ اور شہد کی کھپ کی مانند اس کی آواز ہوتی ہے، وہ اپنے پر ہٹنے والے کے لئے شفاعت کرتا ہے۔ الدیلمی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۶۵۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی اسے موسیٰ کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ تیرے گھر میں رہوں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے آگے جبرہ میں گر پڑے۔ اور عرض کیا: پروردگار! آپ میرے ساتھ میرے گھر میں رہیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسے موسیٰ کیا تجھے علم نہیں کہ جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اور بند وہاں کہیں مجھے تلاش کرتا ہے، پالیتا ہے۔

ابن النعمان فی التوحید فی الذکر بروایت حاتم رضی اللہ عنہ

اس میں ایک راوی محمد بن قسطلانی ہے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس سے بھی روایت نہیں کرتا۔ اور محمد بن قسطلانی سلم بن مسلم المدائنی سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان کی روایت زیادہ اعلیٰ سے روایت کرتے ہیں جو قوی نہیں ہے۔

۱۸۶۶۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ مجھے خلوت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو خلوت میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے

تو میں اس کو اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ الکبیر للظہری رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۸۶۷۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بندہ مجھے اپنے دل میں یاد نہیں کرتے مگر میں اس کو ملائکہ کی مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ اور کوئی بندہ کسی مجلس میں مجھے

یاد نہیں کرتے مگر میں رفیع اعلیٰ میں اس کو یاد کرتا ہوں۔ الکبیر للظہری رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۶۸۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے

تو میں اس کو اس سے بہتر اور بڑی مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ ابن ابی شہہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۶۹۔ تمہارے پروردگار عزوجل کا فرمان ہے: بندہ جب تک میرا ذکر کرتا رہتا ہے اور اس کے اوقات میرے لئے متحرک رہتے ہیں، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ ابن عساکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

ذکر کرنے والا اللہ کا محبوب ہے

۱۸۷۰۔ موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں: اے پروردگار! میں جاننا چاہتا ہوں کہ کونسا بندہ تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تا کہ میں بھی اس سے

محبت رکھوں۔ فرمایا: جب تو کسی کو دیکھے کہ وہ تکبر کے ساتھ میرا ذکر کر رہا ہے، تو مجھے لے کہ میں نے ہی اس کو اس میں مصروف کیا ہے۔ اور

میں اس سے محبت رکھتا ہوں۔ اور جب تو کسی بندہ کو دیکھے کہ وہ میرا ذکر نہیں کر رہا تو بیان لے کہ میں نے ہی اس کو اس سے باز رکھا ہے۔ اور

میں اس سے بغض رکھتا ہوں۔ الدارقطنی فی الافراد، ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۸۷۱۔ موسیٰ علیہ السلام نے ہارگاہ رب اعزت میں عرض کیا: اے پروردگار! کیا تو مجھ سے قریب ہے کہ میں تجھ سے مرگوشیاں اور سنا جانت

کروں؟ یا دور ہے کہ میں تجھے پکاروں؟ کیونکہ میں تیری آواز کو محسوس کر رہا ہوں، پر تجھے نہیں دیکھ پا رہا! اس کو کہاں ہے؟ اللہ نے فرمایا: میں

جہنم دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ پس میں نے ان سب کی مغفرت کر دی ہے۔ عرض کرتے ہیں: پروردگار! آپ کا ایک گنہگار بندہ ان میں شامل نہیں تھا بلکہ وہ اپنی کسی حاجت کے لئے آیا تھا۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: یہ ایسے ہم نشین ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ ان الشاھین فی الترفیب فی الذکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رائن الشاھین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ذکر میں یہ حدیث احسن اور اسح الشد ہے۔

۱۸۷۹۔ آپ ﷺ نے اپنے ساتھی نبی ایک مجلس کے متعلق فرمایا: اللہ کا ذکر کر رہے تھے تو سب سے پہلے یہ کہ ان پر اتنی رحمی، جب ان کے قریب پہنچی تو ان میں سے ایک شخص نے کوئی باطل بات کہی جس سے وہ دوبارہ اٹھ اٹھی۔ ابن عباس کو بروایت سعد بن مسعود مروی ہے۔

۱۸۸۰۔ ہر ایسی مجلس جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہو، ملائکہ اس کو گھیر لیتے ہیں حتیٰ کہ کہتے ہیں اللہ تمہیں برکت دے، ذکر اور زیادہ کرو۔ ذکر ان میں بڑھتا رہتا ہے، اور فرشتے ان پر پھیلائے رہتے ہیں۔ ابو الشیخ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۱۔ کوئی قوم اللہ کے ذکر پر جمع نہیں ہوئی مگر ملائکہ ان پر بھیجا جاتے ہیں اور رحمت ان کو وحاپ بھیجی ہے۔

حدیث ضعیف ہے۔

۱۸۸۲۔ ذوق اللہ التیمی فی المجلس الذی املہ امامہانی عن ابیہ عبدالوہاب عن ابیہ ابی الحسن عبدالعزیز عن ابیہ بکرم العارث عن ابیہ اسد عن ابی سلیمان عن ابیہ الاسود عن ابیہ صفیان عن ابیہ یزید، عن ابیہ اکبہ عن ابیہ الہیثم عن ابیہ عبداللہ التیمی، ورواہ ابن الجارمن طریقہ، قال الذہبی اکثرہ لاء الابیاء لا ذکر لہم فی تاریخ و لاقی اسماء الرجال العلای فی الوضی المعلومہ

۱۸۸۳۔ اسے کوئی فرشتگان خدا کی کچھ جماعتیں زمین پر ذکر کی مجلس میں آتی اور ٹھہر جاتی ہیں۔ سو تم جنت کے باغات میں چہ کرو۔ دریافت کیا گیا جنت کے باغات کہاں ہیں؟ فرمایا ذکر کی مجلس۔ پس تم بھی صبح و شام اللہ کے ذکر میں مشغول رہو۔ اور اپنے دلوں کو بھی اس کے ذکر سے منور کرو۔ جو اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ جانتا چاہتا ہو اس کو چاہئے کہ اپنے ہاں اللہ کا مرتبہ دیکھ لے ا کیونکہ اللہ تعالیٰ بندہ کو اس مرتبہ میں رکھتے ہیں جس میں بندہ اپنے دل میں اللہ کو مرتبہ دیتا ہے۔ المستدرک للحاکم۔

ان جہنم میں سے کسی قسم تم پر کسی جہنم و شک کی وجہ سے نہیں لی، بلکہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے۔ انہوں نے آ کر مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری جہنم ملائکہ پر فر فرما رہے ہیں۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، الصحيح لصلو، الصحيح للترمذی، رحمۃ اللہ علیہ، النسائی، الصحيح لابن حبان بروایت معاویہ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۴۔ جب تمہارا جنت کے باغات سے گذرے تو وہاں بیٹھ جایا کرو۔ دریافت کیا گیا: جنت کے باغات کیا ہیں؟ فرمایا: اہل ذکر کے حلقے۔

ابن الشاہین بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۵۔ جب تمہارا جنت کے باغات سے گذرے تو ان میں خوب چہ کرو، دریافت کیا گیا: جنت کے باغات کیا ہیں؟ فرمایا: اہل ذکر کے حلقے۔ مسند احمد، صحيح الترمذی، رحمۃ اللہ علیہ، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ابن الشاہین فی الترفیب فی الذکر، شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۶۔ کہاں ہیں بازی لے جانے والے؟ جو مجلس اللہ کے ذکر کی کے ہوئے؟ جو جنت کے باغات میں چہ کرنا چاہتے؟ ذکر خوب کیا کرتے۔

الکبیر للطنطری رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعد بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۷۔ جو جنت کے باغات میں چہ کرنا چاہتے؟ اس کو چاہئے کہ ذکر زیادہ کیا کرے۔

ابن ابی شیبہ، الکبیر للطنطری رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاویہ حبان

۱۸۸۸۔ کوئی قوم اللہ کے ذکر کے لئے نہیں ملتی مگر آسمان سے ایک منادی انہیں دعا دیتا ہے کہ اے اللہ! تمہاری مغفرت کر دی گئی۔

مسند احمد، المسند لابن یعلیٰ، الأوسط للطنطری رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعد بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹ کوئی قوم اللہ کے ذکر کے لئے مجتہد نہیں ہوئی مگر آسمان سے ایک ستارہ انہیں نازل ہوا کہ اٹھو انہما کی مغفرت لڑائی کی۔ اور نہایت پرانیائیں ٹکیوں سے بدل دی گئیں۔ شعب الایمان بروایت عبدالحکم

۱۸۹۰ کوئی قوم اللہ کے ذکر پر مجتہد نہیں ہوئی مگر پھر وہ اٹھتی ہے تو ان کو کہا جاتا ہے اٹھو انہما کی مغفرت لڑائی کی۔

۱۸۹۱ جو قوم اللہ سے بدل کا کرکھنیں اس کی رستہ کے لئے کرنے مجتہد ہے تو ان کو اللہ نے بدل دی جاتی ہے۔ اٹھو انہما کی مغفرت لڑائی کی۔ اور نہایت پرانیائیں ٹکیوں سے بدل دی گئیں۔ ابن الاشعری فی الترقیب فی اللہ کریم اللہ علیہ

۱۸۹۲ جو قوم اللہ سے بدل کا کرکھنیں اس کی رستہ کو ان کے لئے کرتی ہے تو ان کو اللہ نے بدل دی جاتی ہے۔ اٹھو انہما کی مغفرت لڑائی کی۔ اور نہایت پرانیائیں ٹکیوں سے بدل دی گئیں۔ ابو موسیٰ مرویہ العطلیہ

حدیث شریف ہے۔

۱۸۹۳ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایک قوم کو فخر نہیں دے گا کہ ان کے چہروں میں نور میاں ہوگا۔ وہ نور وہ نور ہے جس پر جو افراد ہوں گے۔ لوگ وہ لوگ آئینہ نگاہیں ان پر اٹھائیں گے۔ مگر وہ انہما ہوں گے۔ وہ تو محض اللہ کی محبت میں مختلف تھاں اور مختلف باروں سے لوگ ہوں گے۔ وہ جو اللہ کے ذکر کے لئے مجتہد ہوئے ہوں گے۔ اور اس کا ذکر کرتے ہوں گے۔

الکبیر للظہر فی روضة اللہ علیہ بروایت ابن العزاد، وحی اللہ

۱۸۹۴ ذکر اللہ کے ساتھ کثرت کا کام کرو۔ کیونکہ ذکر اللہ کے ساتھ کثرت کا کام ہے۔ کثرت کا کام ہے۔ اور لوگوں میں اللہ سے زیادہ اور کسی اقلیت میں نہیں ہے۔ مولانا شیخ فی الثواب بروایت ابن عمر، وحی اللہ

۱۸۹۵ ذکر اللہ کے ساتھ کثرت کا کام سے اعتقاد کرو۔ کیونکہ ذکر اللہ کے ساتھ کثرت کا کام ہے۔ کثرت کا کام ہے۔ اور لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ اور کسی اقلیت میں نہیں ہے۔ مولانا شیخ فی الثواب بروایت ابن عمر، وحی اللہ

نقد فرمایا حدیث فریب ہے۔ ابن النعمان فی الترقیب فی اللہ کریم اللہ علیہ

۱۸۹۶ اب اللہ کثرت کا کام سے اعتقاد کرو۔ کیونکہ ذکر اللہ کے ساتھ کثرت کا کام ہے۔ کثرت کا کام ہے۔ اور لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ اور کسی اقلیت میں نہیں ہے۔ مولانا شیخ فی الثواب بروایت ابن عمر، وحی اللہ

۱۸۹۷ ان قدر اللہ کا ذکر کرو کہ پہچانے گئے تم کو یاد کرنا۔ ابن النعمان فی الترقیب فی اللہ کریم اللہ علیہ

۱۸۹۸ ان کثرت سے اللہ کا ذکر کرو کہ تم کو یاد کرنا۔ ابن النعمان فی الترقیب فی اللہ کریم اللہ علیہ

ابن ابی حنیہ، معنی احمد فی الترقیب فی اللہ کریم اللہ علیہ

۱۸۹۹ اس امت کے بہترین لوگ وہ ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ یاد کرنا۔ اور ان امت کے بہترین لوگ وہ ہیں، جو محض خدائی کرتے ہیں۔ اور انہما کے اور یہاں تفریق یہ ہے کہ انہما کے پاس اللہ کا ذکر کرنا ہے تو وہ پھر پرستار کرتے ہیں۔

البحر الفی فی معارف الاخلاق من طریق عبد الرحمن بن عبد عن امی مالک الانصاری

۱۹۰۰ کیا میں تمہیں اس امت کے بہترین لوگ یاد کرنا۔ اور ان امت کے بہترین لوگ وہ ہیں، جو محض خدائی کرتے ہیں۔ اور انہما کے اور یہاں تفریق یہ ہے کہ انہما کے پاس اللہ کا ذکر کرنا ہے تو وہ پھر پرستار کرتے ہیں۔

ابن النعمان فی الترقیب فی اللہ کریم اللہ علیہ

۱۹۰۱ ان قدر اللہ کا ذکر کرو کہ پہچانے گئے تم کو یاد کرنا۔ ابن النعمان فی الترقیب فی اللہ کریم اللہ علیہ

۱۹۰۲ ان قدر اللہ کا ذکر کرو کہ پہچانے گئے تم کو یاد کرنا۔ ابن النعمان فی الترقیب فی اللہ کریم اللہ علیہ

۱۹۰۳ ان قدر اللہ کا ذکر کرو کہ پہچانے گئے تم کو یاد کرنا۔ ابن النعمان فی الترقیب فی اللہ کریم اللہ علیہ

پر بہتان تراشی کے مواقع حقائق کرتے ہیں۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس، وحی اللہ صہابت پرندہ
 ۱۹۰۲۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندوں میں میرے دست، اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب ترین افراد وہ ہیں کہ میرے
 ذکر کے ساتھ ان کا ذکر کیا جاتا ہے اور ان کے ذکر کے ساتھ میرا ذکر کیا جاتا ہے۔ المسند، الحدیث بروایت عمرو بن الجموح
 ۱۹۰۳۔ یہ کہ تمام ہونے تک ہر دو تمہاری زبان اللہ عزوجل کی یاد میں ترنما رہے۔ اسے اس حدیث بروایت معاذ رضی اللہ عنہ
 حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عرض کیا یا رسول اللہ! کونسا عمل سب سے بہتر؟ تو فرمایا: ان میں سے رسول کے اقرب ترین ہے۔ تو آپ صبر
 نے ذکر کردہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۰۴۔ اور لوگ، جو اللہ کے ذکر میں دھبہ لٹکان رہتے ہیں۔ وہ جنت میں جتنے مسکراتے داخل ہوں گے۔

ابن السعین فی صریح فی ذکر روایت فی خود رضی اللہ عنہ، ابو الشیخ فی قلوب بروایت ابن النعمان، وحی اللہ عنہ ابن ابی شیبہ موقوف

سب سے افضل ترین عمل

۱۹۰۵۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ قیامت کے روز اہل ارض میں سب سے افضل ترین عمل کس کا ہوگا؟ وہ شخص جو ہر روز اخلاص کے ساتھ سورہ
 "لا الہ الا انت وحدہ لا شریک لہ" کا ورد کرے۔ والا یہ کوئی اس سے زیادہ یہ عمل کرے۔ وہ اس سے بڑھ سکتا ہے۔

الحدیث بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶۔ تم ساری رات دن سمیت ذکر کرو اور سارا دن رات سمیت ذکر کرو۔ کیا میں تجھے اس سے بھی بڑھ کر عمل بتاؤں؟ یہ ہے کہ تم اس
 کلمات کا ورد کرو:

الحمد لله عبيد ما خلق، والحمد لله ملا ما خلق، والحمد لله عدد ما خلق، والحمد لله عدد ما احصى، والحمد لله
 عدد ما احصى كتابه، والحمد لله عدد كل شيء، والحمد لله ملا كل شيء، وسبحان الله عدد ما خلق،
 وسبحان الله ملا ما خلق، وسبحان الله عدد ما خلق، وسبحان الله عدد ما احصى
 كتابه، وسبحان عبقرك من بعدك

"تمام تر ہمیں مخلوقات کی تعداد بھراؤنی کے لئے ہیں۔ تمام تر ہمیں مخلوق بھراؤنی کے لئے ہیں۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے،
 سب کی تعداد برابر اللہ کی بڑائی ہو۔ لوح تقدیر میں جو کچھ ہے سب کے برابر اللہ کی بڑائی ہو۔ برجی کے بقدر اللہ کی بڑائی
 ہو۔ برجی تر ہمیں اللہ ہی کے لئے ہوں۔ مخلوقات کی تعداد بھراؤنی کی بڑائی ہو۔ مخلوق بھراؤنی کی بڑائی ہو۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ
 ہے سب کی تعداد برابر اللہ کی بڑائی ہو۔ لوح تقدیر میں جو کچھ ہے سب کے برابر اللہ کی بڑائی ہو۔ برجی کی تعداد برابر اللہ کی بڑائی
 ہو۔ برجی بھراؤنی کی بڑائی ہو۔ تم ان کلمات کو کئی گونہ پڑھاؤ اور وہی کلمہ کلمات۔"

النسائی، وابن حزمۃ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ وسبوحہ وابن عساکر، السنن لمسلم، ابن النعمان، الکبیر للطبرانی رحمۃ
 اللہ علیہ بروایت فی الصلوات، وحی اللہ عنہ۔

۱۹۰۷۔ مومن علیہ سلام نے دعا گو رہا کہ حضرت میں عرض کیا اے پروردگار! مجھے کوئی ایسا عمل سکھا جس کے ذریعہ میں تجھے یاد کیا کروں اور اس
 کے واسطے تجھ سے مانگا کروں۔ ارشاد باری ہوا اے مومن علیہ السلام! "لا الہ الا اللہ" کہہ کر عرض کیا اے پروردگار! یہ کلمہ جس سے سب بہت
 کہتے ہیں۔ ارشاد باری ہو۔ "لا الہ الا اللہ" کہہ کر عرض کیا اے پروردگار! یہ کلمہ جس سے سب کوئی معبود نہیں۔ لیکن میں تو یہ مانگا جانتا ہوں
 ہوں، جو پہلے میرے لئے خاص نہ ہو۔ ارشاد باری ہوا اے مومن علیہ السلام! اگر ساتویں آسمان اور ان میں میرے سوا جو کچھ یاد ہے، اور
 ساتویں زمین آگے ملے جس رکھ دے جائیں اور اس سے چلے جس "لا الہ الا اللہ" پڑھاؤ اور چلے تو "لا الہ الا اللہ" والا چلے ان سب

پیر پور، اپنا کمال حاصل دلائی، بطوریکہ، نتیجہ میں حسن، مستند کے لحاظ سے، اس کا نام، پیر پور، ہی رہا۔

الحكم بغيره (صلى الله عليه وآله) بولائه ابن عمر : حس الله فيها

۹۰۹۔ جو یہ دلائل والا اللہ کو "کتبا ہے" اللہ تعالیٰ اس کی پوری حقانی جان پہنچم۔ سنا اور فرما دے جسے اور ایسا ہی کیا۔ کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تحفہ جان پہنچم سے اور فرماتے ہیں۔ اور جو بندہ اس گل کو چاہے کہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو پہنچم کے عمل آئے۔ نہ رحمت فرماتے ہیں۔ ایک ہی لفظ ہی: جسے اللہ غیب سے رویت میں لایا۔ جسے اللہ

۱۹۶۰ء۔ ملازمین میں جو اندھا کھڑا کرکڑا ہے، ان کو قومی بانیہ ہر ذکر کرتا ہے، ان کو کہا جاتا ہے کہ اس سے آسمان کھلتا ہے، ان کو کہتے ہیں کہ ان کو اس طرح سے بھی نہ مارو، تو سب سمجھتے ہیں کہ یہ تو جی تو ہے۔

[illegible]

1940ء سے وہ ان کیسات میں سے کوئی ایک نہیں تھا۔ "Z" عورت کو باپسول اللہ میں آپ کے پاس حاضر ہونے سے قبل ایک کمرہ میں
بربر پر رکتی کرنا تھا۔ فرمایا کیا میں اس سے آسان نکلتا ہوں؟ ان دنوں میں اس سے بھی زیادہ بڑی ہوں گے، ان دنوں کا بچہ شہر
میں نہیں ہے، وہ اپنے گھر میں نہیں رہتا۔

[illegible]

۱۹۱۳ء کو جہاں گیسر بنیاد کا کارکن محمد عثمان کے ساتھ سہ ماہی علاقے سے حجر چیلہ آئے۔ جب تک کوئی برائی سرزد نہ ہوئے ان کے بعد کوئی نیک
انجام دے گا کہ وہاں برائی نہ پھوٹے۔ سر الشیخ ابی القریب ابی الدکون رہنے جو ذریعہ صی انعام
۱۹۱۴ء میں بنوہ میں بنوہ کے کارکنوں کو کھانہ پکھانہ سے سبھاں نے وحمہدہ کے قتل کے لئے ان کی امداد دی تھی۔

[illegible]

کامیاب اندر نہ تھے، اور جو اپنے اور قرآن کے دیگر کمران کی کچھ بچوں کو اس سے اس کا ہر لایا ہے۔ گھر کے کچھ لڑکے اور بچے وہ رہ گئے تھے۔

اعذارهم للمعصية ورحمة من هلهم سوابق من غير رضی الله عنهم

ذکر انہی شکر کی بجائے اور یہ ہے

۱۹۱۵: پروردگار عزوجل فرماتے ہیں، اے مومن! تم وہب تو یہ یاد کر رہا ہے خود حقیقت میرا شکرا ادا کرتا ہے اور جب مجھ سے فعلیات و تجویز

۱۹۲۵۔ جس نے کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کیا اور افعال سے بڑی ہو گیا۔

ابن الشاہین فی الترغیب فی الذکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

اس روایت کے راوی ثقہ لوگ ہیں۔

۱۹۲۶۔ اللہ تعالیٰ نے محبت کی علامت ذکر اللہ سے محبت ہے اور اللہ سے بغض کی علامت، اللہ عزوجل کے ذکر سے بغض ہے۔

ابن الشاہین فی الترغیب فی الذکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۹۲۷۔ جب تک خود کر خدا میں مشغول رہے گا نماز و رات میں رہے گا خواہ تو کھڑا ہو یا بیٹھا بازار میں ہو یا مجلس میں یا جہاں کہیں بھی ہو۔

شعب الإیمان بروایت یحییٰ بن ابی کثیر۔ مرسل

۱۹۲۸۔ اے مومنوں کی خواہش اتم پر جلیل و نفع اور اللہ سے قریب ہے اور غفلت میں نہ پڑو، ورنہ رحمت سے محروم ہو جاؤ گی۔ اور انگیلوں کے چودوں پر شاہد ہو کرو، کیونکہ ان اعضاء سے بھی سال ہو گا اور یہ کلام کریں گے۔

مسند احمد ابن سعد، الذکیر لفظ ابی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ہانی بن علفان عن عبد حبیب بن یسار عن عبد بن مسعود

۱۹۲۹۔ وہ ذکر جس کو نگہبان فرشتے بھی نہ سکیں، اس ذکر پر جس کو فرشتے نہ سکیں، مگر یہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

ابن ابی العمیاء، شعب الإیمان بروایت عبد شہ رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۹۳۰۔ اللہ تعالیٰ فرمائیے کہ جہنم سے ہر اس شخص کو نکال دو جس نے مجھے کبھی یاد کیا ہو یا کسی مقام پر مجھ سے زار ہو۔

ابن الشاہین فی الترغیب فی الذکر شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

اس میں ایک راوی مبارک بن فضال ہے، جس کو ایک جماعت نے اللہ دہری نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۹۳۱۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائیے کہ اب غریب مجمع راہی کہ تم کا ضمیر بوجہ کا دھچکا جائے گا، اہل زمین ہیں؟ ارشاد ہو گا: وہ

جو مسامد ہیں، اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ مسامد، المسد لفظی بطن، فمن لم یجد، الصبیح لایب جان، ابن الشاہین فی الترغیب فی

الذکر شعب الإیمان بروایت ابی سعد رضی اللہ عنہ

۱۹۳۲۔ تم کیا؟ تم کہہ رہے تھے ہم نے دیکھ کر ہمت نہ ہار لی، ہر روزی ہے تو مجھے بھی فراہم ہوئی، تو کہہ رہے تھے تمہارا میں شریک ہو جاؤں۔

المستدرک للحاکم بروایت مسلم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ فیہ جماعت نے امر اور بیعت سے ذکر اللہ میں مشغول تھے، کہ آپ حج کا ان کے پاس سے زور بھاری آپ نے نہ درم

ارشاد فرمایا۔

باب دوم۔... اسماء حسنی کے بیان میں

۱۹۳۳۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں سے اسلام گرا ہی ہیں، یعنی سو سے ایک کم، وہ ان کو دیکھنے کے لئے جہنم میں داخل ہو گا۔

بخاری و مسلم، الصحيح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عساکر ہر راب عبد ربیع بن عبد

۱۹۳۳۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں سے اسلام گرا ہی ہیں، یعنی سو سے ایک کم، جو ان کو یہ ذکر کرنے کے لئے جہنم میں فرما دیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہے اور حال کو پسند

کرنا ہے بخاری و مسلم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۵۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں سے اسلام گرا ہی ہیں، یعنی سو سے ایک کم، اللہ تعالیٰ ہے اور حق ہے اور حق کو پسند کرتا ہے۔ اور جو اللہ ان کے ساتھ اللہ کو یہ ذکر

یہ سن کر آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۵۰۔ قسم سے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تو نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا، جس کے ذریعہ جب دعا کی جاتی ہے، قبول ہوئی ہے۔ اور اس کے ذریعہ جو مانگا جاتا ہے، ملتا ہوتا ہے۔

مسند احمد، السانی، الصحيح لابن حبان، بروایت انس رضی اللہ عنہ

اليلهم انى استلک بان لک الحمد لاله الا انت الحنان المنان بديع السموات والارض ذو الجلال والاكرام

”اے اللہ میں تجھ سے اس واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ تمام تحریشیں تجھے ہی لائق تھیں۔ تیرے سوا کوئی محبوب نہیں۔ تو بڑا شفقت فرمائیے والا اور احسان کرنے والا ہے۔ آسمان وزمین کو یہ مثل پیش کرنے والا ہے۔ اسے بڑی بڑی عظمت والے الٰہ بیٹھ زندہ والے ہیں۔ تھے تو سنبھالنے والے!“

یہ سن کر آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

تیسرا باب..... الحوقلة کے بیان میں

۱۹۵۱۔ کیا میں تم کو وہ نعمت بتاؤں جو عرش کے نیچے جنت سے ہے؟ یہ کہ تم کہو۔

”لاحول ولا قوة الا بالله“

”بند و سب یہ کلمہ کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میرا بندہ مسلمان ہو گیا اور میرے سامنے اسے تعظیم فرم ہو گیا۔“

المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۲۔ کیا میں تم کو جنت کے درازوں میں سے ایک دروازہ بتاؤں؟ ”لاحول ولا قوة الا بالله“ ہے۔

مسند احمد، الصحيح للترمذی، رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، بروایت قیس بن سعد بن عبادہ

۱۹۵۳۔ ”لاحول ولا قوة الا بالله“ کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ باتوں سے سبب ہے کہ دروازہ کھلا جائے۔ جن میں سے اونی قسم ہے۔

المستدرک للحاکم، رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۴۔ ”لاحول ولا قوة الا بالله“ اعلیٰ آسمان کا کلام ہے۔ الشراح للطبرانی، رحمۃ اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۹۵۵۔ جس پر اللہ نے کوئی نعمت نازل فرمائی ہو، اور وہ اس کو آئندہ وہی باقی رکھنا چاہتا ہو، وہ ان کو کثرت سے ”لاحول ولا قوة الا بالله“ پڑھنا چاہئے۔ الکبیر للطبرانی، رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عقیل بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶۔ ”لاحول ولا قوة الا بالله“ کثرت سے پھاریں گی اور اسے۔ جن میں سے اونی بیماری دیکھو۔

ابن ابی الدنیا، الفرج عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷۔ ”لاحول ولا قوة الا بالله“ کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔

الکمال لابن عدی، رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک لابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی ابوب

۱۹۵۸۔ ”لاحول ولا قوة الا بالله“ کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔

الکمال لابن عدی، رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۹۔ جنت میں کثرت سے ارشاد کیا کہ: ”کیونکہ اس کا پانی مٹھا اور اس کی مٹی مدہ ہے۔“ ”لاحول ولا قوة الا بالله“ پڑھ کر کثرت سے

ارشاد کیا کہ: ”الکبیر للطبرانی، رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۹۶۰۔ کہا میں نہیں "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کی تفسیر نہ تاکں؟ وہ کہ مجھے کسی مصیبت سے بچنے کی طاقت اللہ کی عنایت کے بغیر نہیں ہے۔ اور کسی نیکی کی قوت اللہ کی مدد کے سوا نہیں ہے۔ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے یہی بتایا ہے اسے اس کا نام مبارک۔

۱۹۶۱۔ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ ٹکڑے مصائب کے دوران سے بڑھ کر ہے۔ جن میں سے کوئی تم ہے۔

۱۹۶۲۔ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ چند کفرانوں میں سے ہے اور جو اس کو کثرت سے پڑھے گا نقصان کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور جس کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے اسے دوزخ جہاں کی بھلائیوں میں سے ہو جائیں گے۔

۱۹۶۳۔ روئے زمین پر کوئی ایسا بندہ نہیں ہے، جو کہ:

"لا اله الا الله والله اكبر لاحول ولا قوۃ الا باللہ"

"مگر اس کی تمام خطاؤں کا کفارہ ہو جائے گا۔" خود اس کی جہانگ کے بقدر ہوں۔"

۱۹۶۴۔ اسے پورا کرنا جس تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بناتا ہے اور "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" ہے۔

۱۹۶۵۔ اسے حازم "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔

۱۹۶۶۔ اے عبداللہ بن عباس! تجھے ایک ایسا کلمہ بتاؤں، جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" ہے۔

مسئلہ احمد، بخاری، و مسلم بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۶۷۔ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ پڑھنے والے سے ٹکڑے مصائب کے دوران سے بڑھ کر ہے۔ جن میں سے کوئی تم ہے۔

۱۹۶۸۔ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" پڑھنے والے سے ٹکڑے مصائب کے دوران سے بڑھ کر ہے۔ جن میں سے کوئی تم ہے۔

۱۹۶۹۔ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" جس نے کہا اس کے لئے یہ ٹکڑے چارویں کی دعا ہے۔ جن میں سے سب سے بڑا ہے۔

۱۹۷۰۔ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ اور اس میں ٹکڑے سے بڑھ کر ہے۔

۱۹۷۱۔ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ جس نے اس کو کہا اللہ تعالیٰ اس سے سزا دے گا اور اس سے بڑھ کر ہے۔ جن میں سے کوئی تم ہے۔

۱۹۷۲ جب بندہ "لا اِلهَ اِلَّا اللہ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تہدق فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے کج کہا اور جب بندہ "لا اِلهَ اِلَّا اللہ" لا حول ولا قوۃ الا باللہ" کہتا ہے تو اس کو بہیم کی آس میں چھوٹی۔

۱۹۷۳ الصعدی رحمہ اللہ کو فی تاریخہ، اسماعیل بن عبد اللہ الطائفی فی الأرمین، الدیلمی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے کہا میں نے "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" کہا ہے۔ سعد احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ امام ترمذی رحمہ اللہ طبع فرماتے ہیں یہ حدیث سن کر مجھے بہت مسرت ہوئی۔ ابن سعد الحدادی رحمہ اللہ کبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ۔ شعب الإیمان بروایت فیس بن سعد بن عطاءة سعد احمد بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۴ جب مجھے آنکھوں کی میر کرائی مٹی حضرت امیر علیہ السلام پر میرا گھر ہو تو آپ علیہ السلام نے حضرت جریر بن عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا آپ کے ساتھ یہ کون ہیں؟ کہا محمد۔ اس پر انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور مجھے سلام کیا۔ اور کہا اچھی امت کو کہا کہ جنت میں کثرت سے درخت اکاشک۔ کیونکہ اس کی مٹی محمد ہے۔ اور زمین کشادہ ہے۔ میں نے کہا جنت کے درخت کیا ہیں؟ فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ شعب الإیمان بروایت ابو یوسف

جنت میں درخت لگائیں

۱۹۷۵ جس رات مجھے میر کرائی مٹی حضرت امیر علیہ السلام پر میرا گھر ہو تو آپ علیہ السلام حضرت جریر بن عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا آپ کے ساتھ یہ کون ہیں؟ کہا محمد۔ اس پر انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور مجھے سلام کیا۔ اور کہا اچھی امت کو کہا کہ جنت میں کثرت سے درخت اکاشک۔ کیونکہ اس کی مٹی محمد ہے۔ اور زمین کشادہ ہے۔ میں نے کہا جنت کے درخت کیا ہیں؟ فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

صعد احمد، الصعدی لاسی علی الصحیح لابی حیان، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لمسلم بروایت ابی یوسف ۱۹۷۶ جس رات مجھے میر کرائی مٹی حضرت امیر علیہ السلام پر میرا گھر ہو تو آپ علیہ السلام نے حضرت جریر بن عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا آپ کے ساتھ یہ کون ہیں؟ کہا محمد۔ اس پر انہوں نے کہا اچھی امت کو کہا کہ جنت میں کثرت سے درخت اکاشک۔ کیونکہ اس کی مٹی محمد ہے۔ اور زمین کشادہ ہے۔ میں نے کہا جنت کے درخت کیا ہیں؟ فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

۱۹۷۷ الصصح لابی حیان بروایت ابی یوسف کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتاؤں؟ لا حول ولا قوۃ الا باللہ جنت میں ہے۔

شعب الإیمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ۱۹۷۸ کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتاؤں؟ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

۱۹۷۹ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی یوسف کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتاؤں؟ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

۱۹۸۰ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتاؤں؟ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

۱۹۸۱ شعب الحدادی رحمہ اللہ کبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی یوسف کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتاؤں؟ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

۱۹۸۲ ابی یوسف کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتاؤں؟ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

۱۹۸۳ ابی یوسف کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتاؤں؟ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

۱۹۳۳ "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" ہے یعنی اس نے کوئی اشیاء نہ کر سکتا اور نہ ہی جو چاہتا ہے۔

۱۹۳۴ "تہذیبی میں طوطو تکلموں میں مسعودی یہ کہ میں نے مالک کے علی بن حکم الصبیح لہذا ہر پردہ جس کا خدا ہے خدا" یا میں کہیں "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" میں کہتا ہوں کہ میں نے اس کی نصیحت سے اپنے آپ کو نجات دلائی ہے اور اس نے اپنے آپ کو اس کی قوت العالی سے بچا ہے۔" مجھے یہ بات یاد ہے کہ اس نے اس کی قوت سے بچا ہے۔

۱۹۳۵ "تہذیبی میں مسعودی یہ کہ میں نے مالک کے علی بن حکم الصبیح لہذا ہر پردہ جس کا خدا ہے خدا"

باب چہارم تحقیق کے بیان میں

۱۹۳۶ "تہذیبی میں مسعودی یہ کہ میں نے مالک کے علی بن حکم الصبیح لہذا ہر پردہ جس کا خدا ہے خدا"

۱۹۳۷ "تہذیبی میں مسعودی یہ کہ میں نے مالک کے علی بن حکم الصبیح لہذا ہر پردہ جس کا خدا ہے خدا"

۱۹۳۸ "تہذیبی میں مسعودی یہ کہ میں نے مالک کے علی بن حکم الصبیح لہذا ہر پردہ جس کا خدا ہے خدا"

۱۹۳۹ "تہذیبی میں مسعودی یہ کہ میں نے مالک کے علی بن حکم الصبیح لہذا ہر پردہ جس کا خدا ہے خدا"

۱۹۴۰ "تہذیبی میں مسعودی یہ کہ میں نے مالک کے علی بن حکم الصبیح لہذا ہر پردہ جس کا خدا ہے خدا"

۱۹۴۱ "تہذیبی میں مسعودی یہ کہ میں نے مالک کے علی بن حکم الصبیح لہذا ہر پردہ جس کا خدا ہے خدا"

۱۹۴۲ "تہذیبی میں مسعودی یہ کہ میں نے مالک کے علی بن حکم الصبیح لہذا ہر پردہ جس کا خدا ہے خدا"

۱۹۴۳ "تہذیبی میں مسعودی یہ کہ میں نے مالک کے علی بن حکم الصبیح لہذا ہر پردہ جس کا خدا ہے خدا"

۱۹۴۴ "تہذیبی میں مسعودی یہ کہ میں نے مالک کے علی بن حکم الصبیح لہذا ہر پردہ جس کا خدا ہے خدا"

۱۹۴۵ "تہذیبی میں مسعودی یہ کہ میں نے مالک کے علی بن حکم الصبیح لہذا ہر پردہ جس کا خدا ہے خدا"

۱۹۴۶ "تہذیبی میں مسعودی یہ کہ میں نے مالک کے علی بن حکم الصبیح لہذا ہر پردہ جس کا خدا ہے خدا"

۱۹۴۷ "تہذیبی میں مسعودی یہ کہ میں نے مالک کے علی بن حکم الصبیح لہذا ہر پردہ جس کا خدا ہے خدا"

۱۹۴۸ "تہذیبی میں مسعودی یہ کہ میں نے مالک کے علی بن حکم الصبیح لہذا ہر پردہ جس کا خدا ہے خدا"

کواپنی عزت و طاقت کے ساتھ عظیم کر دیا۔ کثرت سے پڑھا کرو۔

۱۹۹۔ "سبحان اللہ وبحمدہ" یہ دو متصل کلمے کثرت سے کہا کرو۔ آثار میں علی رضی اللہ عنہ

۱۹۹۸۔ ہم کو عظم ہے کہ فرض نمازوں کے بعد تینیس بار "سبحان اللہ" اور تینیس بار "الحمد للہ" اور چونتیس بار "اللہ اکبر" کہا کریں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء، رضی اللہ عنہ

۱۹۹۹۔ اللہ تعالیٰ نے کلام میں سے چار کلمات کو منتخب فرمایا ہے "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" سو جو فرض "سبحان اللہ" کہتا ہے اس کیلئے میں نیکی لکھی جاتی ہیں۔ اور جس خطائیں منائی جاتی ہیں۔ اور جو "اللہ اکبر" کہتا ہے اس کو بھی اتنی قدر اہم جڑتا ہے۔

اور جو "لا الہ الا اللہ" کہتا ہے اس کو بھی اتنی قدر اہم جڑتا ہے۔ اور جو اپنی طرف سے "الحمد للہ رب العالمین" کہتا ہے اس کیلئے میں نیکی لکھی جاتی ہیں۔ اور جس خطائیں منائی جاتی ہیں۔ مسند احمد المستدرک للحاکم للضیاء بروایت ابی سعید و ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما

۲۰۰۰۔ کیا میں تجھے اس سے بجز بھڑکائی نہ بتاؤں؟ "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" کہہ لے۔ بڑھکے کے بدلہ جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔ ابن ماجہ، المستدرک للحاکم بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۱۔ "سبحان اللہ" نصف میزان ہے۔ "الحمد للہ" اس کو بھر دیتا ہے۔ "لا الہ الا اللہ" اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب مائل نہیں مٹتی کہ اس کی بارگاہ میں پہنچا پاتا ہے۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۰۰۲۔ بہترین کلمات چار ہیں "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" کسی سے ابتدا کرو کوئی خیر نہیں۔ ابن النجار بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۳۔ "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" خطائوں کو ہی طرح مٹا کر دیتا ہے جس طرح درخت موسم سرما میں تندرستی و باؤں کی وجہ سے پتے گرا دیتے ہیں۔ مسند احمد، الحلیہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۰۴۔ تجھ پر "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" لازم ہے۔ کیونکہ یہ کلمات گناہوں کو اس طرح مارتے کہ دیتے ہیں، جیسے درخت چٹوں کو۔ ابن ماجہ، بروایت ابی الدرداء، رضی اللہ عنہ

۲۰۰۵۔ تم پر "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" و لا حول ولا قوۃ الا باللہ" یہ پائی گئے لازم ہیں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۶۔ اے خواتین! تم پر "سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ" اور "سبحان الملک القدوس" کا دور لازم ہے۔ اور ان کو اپنی انگلیوں کے پوروں پر شمار کرنے کا معمول بناؤ۔ کیونکہ ان سے بھی سوال ہوگا اور ان کو بولا جائے گا۔ غفلت میں نہ پڑو ورنہ تم بھی رحمت سے محروم ہو جاؤ گی۔

۲۰۰۷۔ دو کلمے ایسے ہیں، جو زبان پر لگتے ہیں۔ میزان میں گرا افتدہ ہیں۔ زمین کے ہاں محبوب ترین ہیں۔ "سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم"

۲۰۰۸۔ مسند احمد، ابن ماجہ بخاری و مسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹۔ مجھے "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" کہنا ان تمام چیزوں سے بڑھا محبوب ہے، جن پر آفتاب اپنی کرنیں ڈالتا ہے۔ مسند احمد، الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۰۔ کوئی شکار دام یا دیش آتا اور کوئی درخت نہیں کاٹا جاتا مگر محض ان کی تسبیح کو ضائع کرنے کی وجہ سے۔

۲۰۱۱۔ اللہ کو کوئی کلام محبوب ہے، جس کو ملائکہ نے پسند فرمایا ہے یعنی "سبحان ربی وبحمدہ، سبحان ربی وبحمدہ، سبحان ربی وبحمدہ، سبحان ربی وبحمدہ، سبحان ربی وبحمدہ"

۲۰۱۱۔ صحیح الترمذی رحمہ اللہ علیہ المستدرک للحاکم الصحیح لاسی حال بروایت ہی ہو: وصی اللہ علیہ
 ۲۰۱۲۔ "سبحان اللہ والہ الا اللہ" کے تہرہ سے لے کر بارگاہِ پائندہ فرماتے ہیں۔ "وآخر ان شئ یخلف عن امرنا شیء"۔ "تو میں" سبحان اللہ
 والحمد للہ ولا الہ الا اللہ" کے اکثر "لکیر لکیر" ہی رحمہ اللہ علیہ بروایت ہی ہو: "وہی اے اے
 ۲۰۱۳۔ "سبحان اللہ" سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر" کے تہرہ کو گناہ میں گھڑتے ہیں، جس طرح اس وقت کے بچے گھڑتے ہیں۔
 تصحیح الترمذی رحمہ اللہ علیہ بروایت ہی ہو: وصی اللہ علیہ

۲۰۱۴۔ "سبحان اللہ" اور اللہ اکبر صدقہ ہے کُلّ شئ، معزی و معلو بروایت ہی ہو: "عندہ فی اللہ علیہ
 ۲۰۱۵۔ "سبحان اللہ" و الحمد للہ، سو، کیوں جس نے اس کو پائندہ پار کیا، اس کے لئے اس کی نیکیاں بھی جاتی ہیں اور اس کے لئے اس کی نیکیاں
 کے لئے نیکیاں بھی جاتی ہیں اور جس نے سو پار کیا، اس کے لئے نیکیاں بھی جاتی ہیں۔ جو اضافہ کرتے ہوئے اللہ کی اس بات پر
 اضافہ کرتے ہوئے ہیں۔ اور جو اللہ سے مغفرت کا پکار پکار کر اللہ کی مغفرت فرماتے ہیں۔

۲۰۱۶۔ تصحیح الترمذی رحمہ اللہ علیہ بروایت ہی ہو: وصی اللہ علیہ
 ۲۰۱۷۔ میں نے اس بات سے کُلّ شئ، "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔

۲۰۱۸۔ الفردوس المعتبر: رحمہ اللہ علیہ بروایت ہی ہو: "وہی اے اے
 ۲۰۱۹۔ جس نے اللہ کی ماز کے بعد پارس سبحان اللہ" کہا، اللہ سوا اللہ الا اللہ" کیا، اس کے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں خواہ وہ
 ۲۰۲۰۔ کُلّ شئ میں کُلّ شئ ہو۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔

۲۰۲۱۔ تصحیح الترمذی رحمہ اللہ علیہ بروایت ہی ہو: "وہی اے اے
 ۲۰۲۲۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔
 ۲۰۲۳۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔

۲۰۲۴۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔
 ۲۰۲۵۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔
 ۲۰۲۶۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔

۲۰۲۷۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔
 ۲۰۲۸۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔

الکمال

۲۰۲۹۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔
 ۲۰۳۰۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔

۲۰۳۱۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔
 ۲۰۳۲۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔

۲۰۳۳۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔ "سبحان اللہ" کے تہرہ کو کُلّ شئ میں لیں۔

۲۰۲۱۔ کہ مروی ہے۔ صحیح ابن حبانہ و صحیح ابی نعیم

یہ روایت بھی بہت زیادہ کافی ہے۔ حدیث کا معنی کا مایاب، اور بھی ایسی ہے جو معنی ہے جو مشافہ ہے۔ کہ جو اب میں کہا جائے گا کہ وہ نہیں ہے۔ وہ ایسی ہے جو معنی کا لگا کر دے دے کہ جو اب میں کہو گا مایاب نہیں ہے۔

۲۰۲۲۔ الفصل الاکبر پر نکاحات ہیں مسجل اللہ والحمد لله ولا اله الا الله والہ اکبر۔ غرض کہ اس نے یہ روایت کر لی ہے۔

اس میں ہے الصبیح لاہو حیدر، مروی ہے صحیح ابن حبانہ و صحیح ابی نعیم

۲۰۲۵۔ جب میں تم کو حدیث کہوں تو چار حالت رہیں گی اللہ نہ کرے کہ وہ چار حالت میں سے ایک ہو جائے۔ وہ چار حالت یہ ہیں۔ کہ میں نے تم کو حدیث کر لی ہے کہ وہ کوئی طرح نہیں۔ ”سبحان اللہ والحمد لله ولا اله الا الله والہ اکبر“ ابو داؤد الطیلسی اور ابی نعیم و صحیح ابی نعیم

۲۰۲۶۔ یہ ایک عجیب حدیث ہے کہ میں نے یہ حدیث کہی ہے کہ ”سبحان اللہ والحمد لله“

الصبیح نعیم مروی ہے ابی نعیم و صحیح ابی نعیم

۲۰۲۷۔ حدیث کو پندرہ بار کہہ کر دے کہ ”سبحان ربی و الحمد لله“۔ الزیاتی نے اس حدیث کی روایت کی ہے

۲۰۲۸۔ چار نکاحات کہ میں نے تم کو حدیث کہی ہے اور ان میں سے ایک کو ”سبحان اللہ والحمد لله ولا اله الا الله والہ اکبر“

نکاحات کے احکام۔ حدیث ابی نعیم، ابو النبیح الدلمی، مروی ہے ابو نعیم و صحیح ابی نعیم

۲۰۲۹۔ جب میں نے تم کو حدیث کہی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے کہ میں نے تم کو حدیث کہی ہے کہ ”سبحان ربی و الحمد لله“۔ ابی نعیم و صحیح ابی نعیم

۲۰۳۰۔ جب میں نے تم کو حدیث کہی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے کہ میں نے تم کو حدیث کہی ہے کہ ”سبحان ربی و الحمد لله“۔ ابی نعیم و صحیح ابی نعیم

۲۰۳۱۔ جب میں نے تم کو حدیث کہی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے کہ میں نے تم کو حدیث کہی ہے کہ ”سبحان ربی و الحمد لله“۔ ابی نعیم و صحیح ابی نعیم

۲۰۳۲۔ ”سبحان اللہ والحمد لله ولا اله الا الله والہ اکبر“۔ ابی نعیم و صحیح ابی نعیم

۲۰۳۳۔ ”سبحان اللہ والحمد لله ولا اله الا الله والہ اکبر“۔ ابی نعیم و صحیح ابی نعیم

۲۰۳۴۔ ”سبحان اللہ والحمد لله ولا اله الا الله والہ اکبر“۔ ابی نعیم و صحیح ابی نعیم

۲۰۳۵۔ ”سبحان اللہ والحمد لله ولا اله الا الله والہ اکبر“۔ ابی نعیم و صحیح ابی نعیم

باقیات الصالحات

غرض کہ میں نے تم کو حدیث کہی ہے کہ ”سبحان ربی و الحمد لله“۔ ابی نعیم و صحیح ابی نعیم

۲۰۳۶۔ ”سبحان اللہ والحمد لله ولا اله الا الله والہ اکبر“۔ ابی نعیم و صحیح ابی نعیم

۲۰۳۷۔ ”سبحان اللہ والحمد لله ولا اله الا الله والہ اکبر“۔ ابی نعیم و صحیح ابی نعیم

ابو الدرداء ان کو محفوظ کر لے، اس سے پہلے کہ میرے دوران کے درمیان کوئی شے حاکم ہو جائے۔ کیونکہ یہ باقیات صالحات ہیں۔ نیز یہ جنت کے خزانے سے ہیں۔ ابن عساکر بروایت ابی الدرداء وحسب اللہ عنہ

۲۰۳۳ "لا اله الا الله، سبحان الله، الحمد لله والله الاكبر" گناہوں کو ایسے ہی زائل کرتے ہیں، جیسے اس درخت کے پتے گر رہے ہیں۔

ابن صہری فی اعاليہ بروایت ابی سعید وحسب اللہ عنہ

۲۰۳۵ "تجوید" سبحان الله الحمد لله ولا اله الا الله" لازم ہے۔ کیونکہ یہ گناہوں کو ایسے ہی گراتے ہیں، جیسے درخت اپنے پتوں کو گراتا ہے۔ ابن ماجہ بروایت ابی الدرداء وحسب اللہ عنہ

۲۰۳۶ "بندہ" سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله الاكبر ولا حول ولا قوة الا بالله" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا بندہ مسلمان ہو گیا اور میرے آگے سر تسلیم خم ہو گیا ہے۔ المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ وحسب اللہ عنہ

۲۰۳۷ "بندہ" جب ان کلمات کو کہتا ہے تو ایک فرشتہ ان کو اپنے پر میں رکھ کر آسمان کی طرف لٹکتا ہے اور ملائکہ کسی کسی جماعت پر سے گزر رہے ہوتے تو وہ ملائکہ ان کلمات پر اور ان کے قائلین پر رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کے آگے اپنے پر پھیلا دیتے ہیں۔ وہ جہنمات یہ ہیں: "سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله الاكبر ولا حول ولا قوة الا بالله" اور بندہ کا "سبحان الله" کہنا اللہ کو تمام اللہ شے سے منزہ کر دیتا ہے۔

ابن ابی شیبہ بروایت موسیٰ بن طلحہ عنہ

درست لفظ غالباً تخریج اللہ ہے۔

۲۰۳۸ "جنت میں جنس میداں ہے۔ لہذا اس میں مکث سے شجر کاری کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی شجر کاری کیا ہے؟ فرمایا: "سبحان الله الحمد لله ولا اله الا الله والله الاكبر"۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت مسلمان

۲۰۳۹ "الحلیۃ الاسراء" میں، میری حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اے محمد اپنی امت کو میرا سلام کہنا اور ان کو خبر دینا کہ جنت کی مٹی ہمہ اور پانی میٹھا ہے۔ وہ جنس میداں ہے۔ اس کے درخت "سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله

والله الاكبر ولا حول ولا قوة الا بالله" ہیں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن مسعود وحسب اللہ عنہ

۲۰۴۰ "جس رات مجھے آسمانوں کی یہ گرائی تھی، آسمان پر ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اے محمد اپنی امت کو میرا سلام دینے کا اور یہ خبر بھی، کہ جنت کا پانی میٹھا ہے۔ اس کا پانی تو شکروار ہے۔ جنت وہ جنس میداں ہے۔ اس کے درخت "سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله الاكبر" ہیں۔ ابن شاہین فی التریغ فی الذکر، بروایت ابن مسعود وحسب اللہ عنہ

۲۰۴۱ "جب اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا فرمایا، اس کے درخت وغیرہ "سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله الاكبر ولا حول ولا قوة الا بالله" قرار دیے۔ پھر جنت کو ناطق ہو کر فرمایا اے جنت مؤمنین! غدا پاگلے۔ تو مجھ سے کلام کر! جنت حکم رہی ہے گویا ہوئی، آپ

اللہ ہیں۔ آپ کے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ آپ ہمیشہ زندہ رہنے والے اور ہر شے کو قائم فرمانے والے ہیں۔ اور حق باوجود میں داخل ہوا، سعادت وغیرہ زندہ ہوا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا میں اپنی عزت اور حقوق پر اپنی بڑائی کی قسم اٹھاتا ہوں کہ اسے جنت چھو میں نہ آ، پر مضر شخص،

بروقت شراب کا دھت اور عقل خود داخل نہ ہوں گے۔ التبریزی فی الاقطاب بروایت ابن مسعود وحسب اللہ عنہ

۲۰۴۲ "حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا: اے پروردگار! جو تیری حمد بیان کرے، اس کی کیا جزا ہے؟ فرمایا: ہمہ شجر کی چابی ہے۔ شجر ہمہ کو رب العالمین کے عرض تک لے جاتا ہے۔ پھر سوال عرض کیا، اور جو تیری تسبیح سبحان اللہ کرے، اس کی کیا جزا ہے؟ فرمایا: تسبیح کی حقیقت اللہ رب العالمین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ ہی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۳ "میں تمہارے لئے اس سے سب سے اعلیٰ اور افضل چیز بناتا ہوں:

سبحان الله عدد ما خلق في السماء، سبحان الله عدد ما خلق في الارض سبحان الله عدد ما هو خالق والله

اكبر مثل ذالك الحمد لله مثل ذالك ولا حول ولا قوة الا بالله مثل ذالك

۴۔ اور میرے سچے ساتھیوں نے مجھے یہاں تک پہنچا دیا کہ میں نے اپنے حقوق کی غلامی سے بے پروائی کی بدولت سب کو رزق پہنچا دیا ہے۔

اسی لیے روایت صحابہ رضی اللہ عنہ

۲۰۹۔ اے مجھے اپنے میں جو چیزیں برکت والی ہیں، میرا دل میں بھارت اور زمین کے مال محبوب ہیں، یہاں اہل انجیل و مسیحیان و ہندو مسلم۔

مسند احمد، الصحيح لمبخاري وحمد في علمه من ابي شاذيه، الموطوع لشمس، الصحيح للنسائي رحمه الله عليه، الصحيح لابن

۵۰۰ پراگندہ ابرہہ پرہہ ہستی اللہ علیہ

۲۰۳۔ ”بسم اللہ“ ائمہ پر اس سے ”الحمد لله“ کی کئی روایات آتی ہیں۔ یہاں تک کہ بعض نے کہا ہے:

طہارت نصف دیان ہے۔ نماز، زکوٰۃ، حن ہے۔ عمر و رخصتی ہے۔ قرآن مجت ہے تیرے حق شب و تیرے غفل۔ ما انسان یخ کو

بمقام ہے واپسی میں فروخت کرتا ہے۔ یا تو اس کو جنس سے آزاد کرے والا ہو جائے یا شیطان کے ہاتھوں میں فروغ دے کر کھائے اور قہر جائے میں

ایکس نے کہا ہے کہ یہ راقیہ ایک ایسی سنگت ہے جس کا مقصد

موجودہ مآثر ادا کرنے والا

۲۵۱ جس نے سہرت "سبحان اقصیٰ حمدا" پڑھ کر اے سونے آ زانو گردنے کا ثواب لوگا۔ اور جس نے سہرت "الحمد لله"

کہہ اس کے لئے سو گھوڑے معززین، دیکھام کے راجہ اعلیٰ دینے کا ثواب ہو گا اور جس نے سہ قریب "افد اکجیو" کہا، انہ کے لئے سوا دواہن خدیس

قبر بن کریمہ کا شواہد ہوگا۔ الکبیر لکھنؤ میں رحمت اللہ علیہ شعبہ الإحصاء پر وایب اسی عالیہ و جلی علیہ علیہ

۲۵۳ جس نے صبح شام سرورِ اقصیٰ "سبحانہ" سبوح و جمود کی کئی کئی بار تکریم کے ساتھ پڑھا وہ سب سے زیادہ جگہ

منہ گزریا ہوا زمانہ نصیب لاری حنائی العنبر کج الحاکمہ ابویں نور مرید فارسی الخ

۱۰۳۴ "اللہ مجھ کو سہارا بن کر دو" کے لئے سہارا بننے والے پانچ سو آدمیوں کو ملے ہوئے ہیں ان سے بھی بہتر ہے "الحمد لله" سب سے بہتر۔

وہ تو نے سوچا کہ: "خدا کا نام پڑھ کر دعا مانگوں، یہ تو میری جگہ ہے۔" سبحان اللہ! وہ بارگاہِ حق سے نفی اسلامائیس۔ کہہ سنا:

اللہ کے لئے توبہ کرنے سے بھی بہتر ہے۔ (رواۃ الامام ابو یوسف)۔ قہر کوئی گناہ نہ تھی، غمگاہ اور کوئی انکس و اس سے آگے نہ جو سنگم۔

— صاحبہ! اللہ پر ہے ایمانی

۵۰ "بحارِ حق" کی تفسیر کے لئے "معارف" اور "تذکرہ" کے ذریعہ "الحمد للہ" سے رابطہ قائم ہے۔

موتوں کے بعد رات کے اندھ اٹھ رہے تھے کہ پھر جاکا "اللہ اکبر" سوچ کر کہو اور حیرت کے لئے سبازت اپنے ہاں سمیت ہوتا ہوا گئے۔

ہوں، اے میرے چچا، اور لا الہ الا انت! اے خالق کائنات! اے مہربان! تو شکر کے بعد تجھے کوئی عبادت بھی نہیں ہے۔

الكبير للقرنيس (حجة الله عليه و آله و سلم)

شباب کے بعد تھے نو جوانوں کو پہنچنے کے واسطے کہ وہ اپنے حلقہ کے رہائشیوں کو بلاتے۔

۴۵۵ جس نے صریحاً "لا الہ الا اللہ" کہا، وہ صریحاً مسلمان اللہ کے کہہ دینے کے لئے اس غلام کو روک رہے ہیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۲۰۵۶۔ زمین بھگت کا تہیہ دایا گیا ہے۔ لڑنے والے غائب و خاثر نہیں ہوئے۔ ہر فرد کو فراہم کیے جو تین تیس ہزار لاکھ روپے کے اندر آئے ہیں۔

“الحملقة” جزء من باب الله أكبر “هي الجملة من حيث كذا من عجزا

تہ بھی اللہ ان کو عذاب میں مبتلا نہ کرے گا۔

سو جب میں گذر جاؤں گا تو قیامت تک کے لئے غیب الہی سے امن کے واسطے تمہارے اندر استغفار چھوڑ جاؤں گا۔

الصحيح للترمذی ورحمة الله عليه بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۳۹۸۲ کیا میں تجھے میرا استغفار نہ بتاؤں؟ (اودیہ ہے)

اللهم انت ربی لا اله الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک وانا علی عہدک ما استطعت اعوذ بک من

شر ما صنعت، ابوء لک بمعصیتک علی واپوء بذنبی فاغفر لی ذنوبی انه لا یغفر الذنوب الا انت

”اے اللہ تو ہی میرا رب ہے۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا۔ میں تیرا بند ہوں۔ اپنی امت و وصیت کے بقدر

تیرے ساتھ کئے ہوئے عہد و پیمان پر کاربند ہوں۔ اور اپنے کاموں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیری مجھ پر نعمتوں

کا قرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کو بھی قرار دیتی ہوں۔ پس میرے گناہوں کو بخش دے۔ یعنی تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشے

”وَأُوْفِیْ بِعَہْدِیْ“

جو بندہ شام کو پہنچے اور صبح کے قبل اس کی موت آجاتی ہے تو اس کے لئے رستہ واجب ہو جاتی ہے۔ اور جو بندہ صبح کو پہنچتا ہے

اور شام کے قبل اس کی موت آجاتی ہے تو اس کے لئے رستہ واجب ہو جاتی ہے۔ للصحيح للترمذی ورحمة الله عليه بروایت شہادہ اس میں

۳۹۸۳ جس نے استغفار کو اپنے لئے لازم کر لیا، اللہ تعالیٰ اس کو چرخے سے نجات کا رستہ فراہم فرمائے گا۔ میں گئے اور ہر شکل آسان فرمادیں

کے۔ اور اس کو ایسی ہر جگہ سے روزی پہنچاؤں گا۔ جہاں اس کو دوسرا گناہ نہ ہوگا۔ ابوداؤد، اسیر ماجہ بروایت اس علی رضی اللہ عنہ

۳۹۸۴ کیا میں تجھے ایسے نکات نہ سکھاؤں کہ جب تم انکی کہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری معصیت فرمادیں گے۔ وہ وہ کہیں گے۔ ہو

لا اله الا الله العلي العظيم لا اله الا الله الحليم الكريم لا اله الا الله سبحانه رب السموات ورب الارض

العظيم الحمد لله رب العالمين

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو عالی شان اور عظیم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو زیادہ ارادہ کریم ذات ہے۔ اللہ کے سوا کوئی

معبود نہیں، جو رحیم ہے۔ پاک اور آقاؤں کا رب اور مومنوں کا رب ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو مہربان ہے۔ جنہوں

کا پروردگار ہے۔“ الصحيح للترمذی ورحمة الله عليه بروایت عیسیٰ رضی اللہ عنہ

غلیب نے اس کو ان الفاظ میں روایت کیا ہے: جب تم ان کلمات کو گواہانِ حق و مخلوق رب اللہ علیہ رحمۃ اللہ رات کے برابر تمہارے گناہ

ہوں گے تب بھی اللہ تمہاری ساری نفاذ کر بخش دیں گے۔

۳۹۸۵ سب سے بہتر و استغفار ہے۔ اغفر لی ما حکم ورحمة الله عليه بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۹۸۶ میری امت کے ہجرتین افراد ہیں، کہ جب ان سے روایتی ہر فرد ہو جائے تو استغفار کر لیتے ہیں اور جہان سے کوئی مثل کا سوا نجات

پہنچاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں۔ اور جب ستر ہزار گنہگار ہوتے ہیں تو خدا کی رحمت قبول کرتے ہوئے نماز میں قنواؤں میں غفلت کرتے ہیں۔

الامام مطہر لفظی ورحمة الله عليه بروایت حاکم رضی اللہ عنہ

۳۹۸۷ کیا میں تجھے میرا استغفار نہ بتاؤں؟ (اودیہ ہے)

اللهم انت ربی لا اله الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک وانا علی عہدک ما استطعت اعوذ بک من

شر ما صنعت، ابوء لک بمعصیتک علی واپوء بذنبی فاغفر لی ذنوبی انه لا یغفر الذنوب الا انت

”اے اللہ تو ہی میرا رب ہے۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا۔ میں تیرا بند ہوں۔ اپنی امت و وصیت کے بقدر

تیرے ساتھ کئے ہوئے عہد و پیمان پر کاربند ہوں۔ اور اپنے کاموں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیری مجھ پر نعمتوں

کا قرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کو بھی قرار دیتی ہوں۔ پس میرے گناہوں کو بخش دے۔ یعنی تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشے

”میں نے یہ سنا ہے کہ آپ کی طبیعت کا علاج جازبوس اور جس کے سوا کوئی دوا نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ سے رہا ہے۔ اور ہر شے اسی کے ساتھ قائم ہے۔ اور میں اپنی طرف سے دوا چاہتا ہوں۔“

انصافدارک احداثم - دیوبند ایر عریضہ 2 جہی ۱۰۰۰

[illegible]
$$\chi^2_{\text{min}} = 1.1$$

استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم وانزل آية

میں نے یہ سنا ہے کہ انہوں نے پیشکش کا خط بھیج دیا ہے جس کے ساتھ ان کی پرستش کی تحفہ بھیجا ہے۔ وہ ہمیشہ سے زہر ہے۔ اور جس نے ان کی کے بارے میں سنا ہے۔ اس میں ان کی کٹاف۔ جو اس وقت تک اب ہوتے ہوئے۔

[illegible]

من بعد انچه که در این مقام مشاهده شد، حکم نظر می رسد که باید از هر یک از عوامل مذکور به روشی جداگانه و مستقل به بررسی پرداخت.

و بدین ترتیب، جدول زیر را می توان تهیه کرد:

جدول اول: بررسی وضعیت مالی و اقتصادی شرکت

من علمه فکر کرد که در راه احدی کسی از عهد امن نمی‌شود و از آن بی‌مهری می‌کند و می‌گوید: «خداوند و معاضد او را در علیهم»

۴۴۰: حق تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ یہ سب کاموں میں کامیاب ہو۔

[illegible]

الآن، برقرار می‌رساند که تلبه بر این نبی و آنک استعری

[illegible][illegible]

عَدَسٌ حَمْدًا اِنَّ اِسْمِي فِي حَقِّكَ نَهْزُجُ زَاهِدًا اَنْتَ اَنْتَ لَمَعَدَةُ اِنْسِي عَلَى مَرْوَانِ حَسْبُ اِيَّاكَ

[illegible][illegible]

1. *Phragmites australis* (Cav.) Trin. ex Steud.

میں نے اس شخص کو دیکھا تھا۔ وہ ایک بڑے بڑے گھر میں رہتا تھا۔

۲۱۱۵: میں نے وہ شخص بسترِ سنتِ یارِ مودت پر سنا تھا کہ مایہوں۔ مسندِ محمد پر ابھی ابھی وہ وحیِ اللہ علیہ

۲۶۔ ایسے خلیفہ تو اس وقت نہ کر سکتے تھے کہ وہ کیا؟ شیخ تو دن رات میں سو مرتبہ استغفار کرتے رہیں۔

مسند احمد، الباب: الصحة للنفوس رحمة الله عليه ابن داود الطائفي، رقم: ١٠٠٠٠، مسند احمد، ج ١، ص ١٠٠٠

المسألة الأولى: يعلى الروياني شعب الإيمان الحية. السنن الحية: مودت حبيفة؛ رضي الله عنه

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ میں تیرا دل آدلی ہوں تو آپ عجز نے خود کو جواب فرمایا۔

۴۷۱ - اے لڑکوں! تم سے تو یہ استفادہ ضرور ہے کہ اگر وہ میں بھی اپنی رات بسر سہا پاوے تو اُن کے چہرے پر تو یہ استغفار لکھ کر رہتا ہے۔ اے ہنسی شونہ منہ

أحمد، ملكم لفظی ای رحمة الله علیہ اس مرد دین پرور است میر برقع عن حسن من المذهب جوس، المحکم مراءت ای برقع عن الآخر

دوسری فصل..... تعویذ کے بیان میں

۲۰۹۔ میر نے جلد کا زیادہ لکھا ہے، میر نے مختصر کیا ہے کہ تاہم میر نے محمد احمد علی ابن عبد العزیز ابن علی

۲۱۰ خداوند فرماتا ہے: اے نبی! تم کو اللہ نے اپنے رسول کے طور پر منتخب کیا ہے۔ تم کو اللہ نے اپنے رسول کے طور پر منتخب کیا ہے۔ تم کو اللہ نے اپنے رسول کے طور پر منتخب کیا ہے۔

زادوا لى - لا يصح لهم ان ياتوا بغير اذن من الله عز وجل

شیطان کو پروردگار نے تمہاری بجائے داس کے شر سے اللہ کی عبادت کو ملحوظ کر دیا ہے۔ یہی وہ ہر پروردگار ہے۔

۲۸ جن کلمات کے مرتبہ نمونہ کیا جاوے گا کہ ”نہا میں ان میں سے افضل کلام نہ ہو گا۔“ اور قرآن اور دوسرے کتب میں ”فصل“ نمودار ہے

اغلة ابرق اعد ذيب النسر الكبر خطي حجة اخ عليه بروايت متضمنة لمؤرخي مصر

۱۹۶۲ میں ایک ایسا گلہ اٹھایا کہ انھوں نے انھیں اس کو کہہ دیا کہ جو وہ اس واقعہ میں سب سے پہلے ہو گئے، انھوں نے اس سے

السلطان اقبال جیسے کشمکشوں کو لے کر وہاں اور اس میں نہیں آئے۔ مستقل اصول، بہتری و مساوی، انسانی ہدایت سلیبی ہی ص 3

٣١٢٣ اعز ذبانه لدى لا اله الا انت لدى لاتعمرت والحق والانس يموتون.

میں بتاؤ، تمہا ہوں اُن کی آہ۔ سو اگوئی، معبود نہیں۔ تجھے بھی فرما نہیں، چنگیز جن، فارس، مملوکوں کے گھات اترنے والی ہے

[illegible]

٢٢٣ أعيدك ياغداً الواحد المصدق الذي لم يند، ولم ير له ولم يكن به كقول أحد من مشر ماتجده باعناعان

”اے مومن! میں تجھے اس پروردگار سے بتاؤں جو تم کو بتا رہا ہے۔ جس نے تم کو تمہارا رب اور اس کا نام پکارا ہے۔“

ہے۔ اور کوئی اس کا اس سرور و شہرتی نہیں۔“

ان کلمات کے ساتھ توبہ کرو۔ نے یہ کلمات سے سرتوبہ ہو: نہیں کہا ہے۔

٤ . اجماع، ابن دناود، الصحيح للترمذي (عدة ان محله مروي بن معاوية) ص ١٢٥

مرافقہ شریعتیہ کو ذکر ہے تو اجماع کے باوجود کسی وجہ سے اعتراف ہوا ہے۔

۱۲۵۰ عیادتک باجہ الاحمد اٹھمنہ ہادی لم یفلد راسم بولد ولم یکن لد کتبر احمد من لیر متعجد با عثمان

”میں مجھے اس ذوق کی بے انتہا محبت ہے جو کتابوں کو پڑھنے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ ہے جس نے مجھے دیکھ دیا ہے کہ اس کو کبھی بھولنا ہے۔“

اد کوئی ایسا کام نہ کرے جو اس کی طبیعت کے خلاف ہو۔

یہ سورۃ انہماض مثالی قرآن کے برابر ہے۔ جس نے ان کے ہاتھ معزز کیا، اس نے اللہ کی اس محبوبہ سے ساتھ ہوا یہ جس سے وہ اپنے

اے دوستو! تمہارے لیے ایک نیا دور ہے۔

۲۱۳۶ میں جنہم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔ مسیح و جال کے قہر سے اللہ کی پناہ مانگو۔ رزق کی دولت کے قہر سے اللہ کی پناہ مانگو۔ ان اہل شیعہ روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۷ میں کلمہ اور قریش سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ عرض کیا کیا آپ کلمہ قریش کے برابر فرماتے ہیں انفرمایا جی ہاں۔

مسند احمد۔ عدین حبیب السد لای علی الصصحح لاین حدان المسند ک للحاکم السعید بروایت ابی سعید

باب ششم..... آپ ﷺ پر ورود کے بیان میں

۲۱۳۸ میرے پاس میرے پروردگار کا ایک قاصد آیا اور کہا: آپ کی امت کا پروردگار آپ پر ایک درود بھیجے گا، اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور اس پر انبیاء متواتر کے اور اس کے دس درجہ بلند فرمائیں گے۔ مسند احمد السعید بروایت ابی طلحہ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۹ ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ شعب الایمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ الکمال لاین عدی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ السعید بروایت الحسن و خالد بن معدان

۲۱۴۰ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ وہ ملائکہ کی حاضری کا دن ہے۔ اور کوئی مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر وہ ضرور مجھ پر پڑھنے والے کی فراغت تک پیش کر دیا جاتا ہے۔ ابن ماجہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۴۱ ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ انس مجھ پر زیادہ درود بھیجئے والا ہوتا ہے وہی مجھ سے قریب تر ہوتا ہے۔ شعب الایمان بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۲ ہر جمعہ کے دن اور اس کی رات مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ جو ایسا کرے گا میں روز محشر والے کے لئے قوام اور شفاعت کندہ و خواں گا۔ شعب الایمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳ مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ تمہارا مجھ پر درود بھیجنے تمہارے لئے انہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔ اور میرے لئے درجہ و وسیلہ طلب کرو۔ کیونکہ میرے سب کے ہاں میرا مقام وسیلہ پر فائز ہوتا ہے تمہارے لئے شفاعت کا باعث ہوگا۔

ابن عساکر بروایت الحسن بن علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں بخیل ترین شخص وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ العزات مروایت عوف بن مالک

۲۱۴۴ درود محشر مجھ سے قریب تر و بخشش ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجئے والا ہوگا۔ تاریخ لیخاری رحمۃ اللہ علیہ الصصحح للرمذی رحمۃ اللہ علیہ الصصحح لاین حدان مروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۴۵ لوگوں میں بخیل شخص وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ مسند احمد السعید بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۴۶ مسند احمد السعید بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ فی الصصحح للرمذی رحمۃ اللہ علیہ السعید بروایت الحسن بن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۴۷ تم جہاں کہیں بھی دو۔ مجھ پر درود بھیجو۔ یہ کہ مجھ پر تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت الحسن بن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۴۸ ہذاک درود شخص جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اور ہذاک درود شخص جس پر مامور سلطان آجائے اور اس کی بخشش سے اس کی پناہ ہے۔ اور ہذاک درود شخص جس کے پاس اس کے والدین یا سب سے کوئی جائیں اور وہ اس کو اس کی خدمت کی بدولت دست میں داخل نہ کرادیں۔ الصصحح للرمذی رحمۃ اللہ علیہ المسند ک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹ مجھ پر درود بھیجنے میں سزا ہے نور ثابت ہوگا۔ جس نے جمعہ کے روز مجھ پر راقی مرتبہ درود بھیجا اس کے اسی سال کے کتا و عاف کر دے جائیں گے۔ الاثر فی فی الصصحح للرمذی فی الاثر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۹۱ محمد بن یحییٰ نے سادات و روایان کو کتب اللہ نے میری تحریر کے ایک فرشتہ کو عطا فرمایا ہے۔ میں جب میری امت کو اپنی فہم سمجھا رہا ہوں۔

الانکسار

۱۹۲۔ مجھ پر روز بروز کڑا کرنا کہ جسہ و لہار و بڑھنا تہرہ دے لے یا کٹہڑی کی کامیاب ہے۔ اور تانتہ سے میرے لئے مقام واسطہ مانگو۔ سب پر کام نہش
 تہہ خیمہ نے عرض کیا، وسیر کیا ہے؟ فرمایا، یہ جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ جسے ایک شخص کے واسطے تو جس جس کو کرنا ۱۵۰ چھ مہینے سے کہ جس کی
 روح چھ مہینوں میں حیات مانو ۱۵۰ لاکھ روپیہ تہہ ہو ضرورت ہو رہی ہے اللہ

۲۰۳۔ ان حکماء کو جب نبی علیہ السلام نے خبر سے بخبر میں شمار کیا، اور کہا کہ اس خط پر چودھویں روپ عزت کی طرف سے نازل ہے۔

[illegible]

شعب الايمان ص ٢٠٢ في حاشية - الله يلهمي برؤا ابن حجر زحبي في حاشية

27. 1982

”اے اللہ! اگر اور بھی چار دواؤں کا نام فرما دے، جیسے آپ نے ابراہیمؑ اور اس کے چار ساتھیوں کے بارے میں فرمایا ہے۔“

Fig. 3

”اے منہ انحر اہل محمد پر اور اہل قرآن پر کیسے آپ نے ایسا چڑھا دیا؟“ انہوں نے فرمایا: ”میں نے یہ محنت کر لی، جیسے آپ نے اپنا ایمان میں برکت کا فرمایا۔“

۱۰۰ سالہ عرصے میں یہ شہر قائم و معلوم ہے۔ عد الرایٰ مرد اہل محمد بن قسطنطین و غیرہ

PL 47

اسے انداز لینی چاہیے اور ہر گھنٹہ کے دوران میں کچھ پروگراموں کو فراہم کیجیے۔ آپ نے لیبر انیم کے بہت سے نازک فیصلے۔ آپ نے ایک آپ۔ اس کے لئے

نور محمد علی

1. $\frac{1}{2}$ 2. $\frac{1}{2}$

[illegible][illegible]

جس منکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ سچا گروہ رضی اللہ عنہم نے قاپ حب سے طرخ کیا۔ یہ دلیل اللہ! ہمیں چودکی رات اور دن کو قاپ پر کھڑے سے روزہ چاند کا قہم کا ہے۔ اور کائنات پر اٹھنے کا سب سے اچھا روزہ وہی ہے جو ”پہنہ کر لیو آپ تو اپنے بھائی کے بارے میں جس حب سے قاپ حبہ نے اللہ راہ فرمایا۔“

اس روایت کا راسی انصاف استیلاں ہے۔ سجاد زکوة اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی ترمذی روایت میں حضرت میں جس نے مجھ پر برا روایہ بیان کیا

اس خاتون ارقیہ مٹ کر رہ جائے، پس مقرب اخصانہ بنے، تو اس کے لئے عیسیٰ شفاعت واجب ہو جائے گی۔

محمد احمد 'ابن خاتم پروٹ روٹفع بن خاتم

Page

”اے اللہ! اے ابراہیم، نازل فرما اور اللہ کو قیامت کے روز اپنے پاس مقرب کر کے رکھنے کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔“ (مسند احمد) بحکم بطریقہ اربعۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام روزِ اربعہ میں

۲۱۰۔ اللہ سے میرے لئے تمام پسند قابل امور سے بہرہ رام ہوں گی اللہ مجھے سے غرض کیا، و پل کیا ہے؟ قرآن یہ سنت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ لئے ایک غرض کے سوا اور غرضیں حاصل کر نہ سکتا۔ اور مجھے نصیحت کے کہ میں تمام شخص ۱۱۱۔

۲۸۔ اللہ سے میرے لئے مقامِ نبویؐ، ملکِ ککبوتؑ، پندہ (پاکستان) میں میرے لئے اسی کی یاد میں قبریں کرتے ہوئے قیامت کے دن، شہر اسی کے لئے مقرر کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی شہدۃ الاوسط (نظر ہی: حجة اللہ علیہ) اس مردِ نبویؐ کو بت لیں جس نے اسی اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے لئے مقامِ نبویؐ، ملکِ ککبوتؑ، پندہ (پاکستان) میں میرے لئے اسی کی یاد میں قبریں کرتے ہوئے قیامت کے دن، شہر اسی کے لئے مقرر کیا جائے گا۔

۲۱۸۔ کہتے اندر سے میرے لئے مقامِ اعلیٰ کا نام لے لے میری شفاعتِ حلال ہوگی۔ میں منہرِ مودت سے نصیحت ہے۔
 ۲۱۹۔ جب تم مجھ پر ۱۰۰۰ سو سو اونچے طرح سے ۱۰۰۰ سو سو کیونکر نہیں غلامیں کرو مجھ پر وحش یا جانے گا۔ ہم حقِ تعالیٰ کے انکار و بدیت اسی
 نے اس کی غصہ سے اس صورت میں اس کا جو اس کے لئے کافی ہے۔

5- 197

”انہذا ائیں جنہیں ۱۲ برتنیں سید المرسلین پر تازی فرما، جو انہیں غنائم بخشن ہیں۔ چ کے بندے اور رسول ہیں امام فاضل، قضا الخیر اور امام الحرمین ہیں۔ اسے انہیں ان کو اس مقام محمد بن قاضی فرما، جس پر زمین و آفرین رشک نہ کرے۔“

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنی مرضی کے مطابق دے گا۔

۱۵۰۔ تم مجھ پر اپنے ماسواں اور عطیات سے مانتے خوش گئے ہو۔ اور سو مجھ پر ان کی طرف سے اور ہر عجب۔

سیدین مرسل صحیح ہے۔

[illegible]

جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھا میں خود اس کو سنوں گا اور جس نے درود پڑھا اللہ سے اس پر ایک قسمی قہر فرمایا ہے اور جو اس کو مجھ پر پڑھا ہے اور اس کے بعد اس کو دعا کی آخرت کے کاموں کی خدمت کرنی چاہی ہے۔ اور میں اس کے لئے گواہ اور شہد عت کنندہ ہوں۔

انور کا نسب از بعض النقطہ پروانہ ابو البرہہ رضی اللہ عنہ

۳۲۸۸۔ جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر روزِ پنجہ میں خود راں کھنساں گا اور جس نے دن سے پانچ ماں کا بھی مجھے علم ہو جائے گا۔

اموالطبخ مروا اب^۳ بو هر بره رضى الله عنه

۲۱۹ میری قبر کو عید نہاک اور اسے نئے خروں و قیرستان نہاک۔ اور تمہیں جس کہیں ہو مجھ پر اور اسلام بھیجے۔ تمہارا اور ہوسام مجھ تک پہنچا دے گا۔

الحديث مروي عن علي بن الحسين عن أبيه عن حماد

میری قبر عہدہ بناؤ، کا مطلب ہے کہ اس کو اس پر شریک و جہت ہر حق شریک نہ کرو۔ جیسے کہ فی زمانہ دین کے معترضوں کے ساتھ سلوک کیا جا رہا ہے۔

۳۲۰۰ کوئی مجھ پر سزا نہیں کرنا، مگر اللہ تعالیٰ میری روح مجھ میں اودھاتا ہے اور میں اس کے سامنے کجاویں ہوں۔

برداؤنا سن للمبتهق رحمه الله عليه مروا بت ابو هريرة رضي الله عنه

۲۶۸ کوئی بندہ کبھی پروردگار نہیں سمجھتا، مگر خاکسار اس پر اس وقت تک کئے لئے وہ کرتے رہتے ہیں، جب تک کہ وہ کچھ پروردگار سمجھتا ہے۔ ہاں

ہندو کا اختیار ہے، اس میں کسی کرے یا خلاف کرے منصب الٰہی مان ہوا ہے علم میں یہ ہے

۳۶۰- تمہارے ذہن میں سب سے افضل جہ کا وہ ہے کہ اس میں آدمی کی تخلیق ہوئی۔ پھر اسی میں اللہ کی روح قبض ہوئی۔ اسی میں سرورِ اولیٰ ہوئی۔ چونکہ جانتے کہ گواہوں میں اللہ پر کثرت سے ارادہ پر صحت و تہجد اور کھجور پیش کر دیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ارادہ پر صحت پاب رہیں تو کس کس کا جہاد ہے؟ فرمایا: جو کھجور کھائے، زین بن زینہ کے جہاد پر فرمادے جس میں۔

ممد احمد اسامی نیہہ الخانی، بدواؤد امن ساحہ العلومی ابن عربیہ، ملخص ابن حبان المستدرک للحاکم

الكبير للعلماني ورحمة الله عليه، السنن لم يهفي رحمة له عنده. السنن لسعيد بن وهب الزبيدي ابن من اهل النخعي

مصنف نے یہ روایت ”کتاب الفصول“ میں بیان کی تو وہیں شہداء بن اوفیٰ وادی کا حوالہ دیا ہے۔ امام حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ مصنف کو حتم ہے۔

۲۸۳ کوئی بندہ مجھ پر دوسرے شخص کی طرح غمگین نہ ہو سکتا ہے۔ اس وقت کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ یہی

بند کا اختیار ہے، اس میں کمی کرنے یا اضافہ کرنے۔ شعبہ لایمان پروایت عاصم بن دہقہ

۴۴۰ کوئی بندہ مجھ پر دراز نہیں بھیجتا، مگر آپ فرشتہ اس نے کراہن پر جاتا ہے، حتیٰ کہ زمین کی اوجھو میں اس کو پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس کو کچھ بندے کی قبر پر لے جاؤ، یہ اس کے پڑنے والے کے لئے استفادہ کرے گا اور میرے بندے کی آنکھیں اس سے روشنی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ پر روایت عالم شریف رضی اللہ عنہا

۲۲۵ جس نے مجھ پر درود بھیجا، خدا تعالیٰ اس پر رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پس تمہارا قصداً ہے اس میں کی گزریا خفا کر۔

المعاني في الكنيسة الشعب الإلهي هو رايب غامض من جهة

۲۲۰۹ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ نازل فرمائے گا۔ پس ہندو کا اختیار ہے اس میں کمی کرنے یا کثرت کرنے۔

شعبہ ایمان و روایت کی طبع

۴۴۷۷ جس نے مجھ کو ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ یہ ایک فرشتہ مقرب ہے، جو ایسا درود کو مجھ تک

وَمِنْ كُنْهَائِهِ أَنَّكَ بَرٌّ لِلْعَدُوِّ رَحِمَةً فَهَذَا عَلَيْهِ بِرُؤَايَا سَيِّئَةِ أَمَلِهِ وَهِيَ أَنَّهُ عَدُوٌّ

نے مجھ پر ایک مرتبہ دوا پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رشتہ داروں کو زلزلہ فرمائے گا۔

ابو وازد الطیلسی السانی، ابن النبی یزید بن زکی رطبی اده عنه

سناں کہ آپ کی امت کا کوئی بندہ آپ پر ایک بار درود نہیں پڑھے گا مگر اللہ اور اس کے فرشتے اس پر دس بار رحمتیں بھیجیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس ابی طلحہ

۲۲۱۰۔ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار رحمتیں بھیجیں گے۔ اور جو آپ پر ایک بار سلام بھیجے گا میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار سلام بھیجیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس ابی طلحہ

۲۲۱۱۔ جبرئیل ابھی میرے پاس آئے اور کہا اپنی امت کو خوشخبری سنائیے کہ جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا وہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور دس برائیاں مٹائی جائیں گی۔ اور دس درجات بلند کئے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اس کو دس ہی جواب مرحمت فرمائیں گے، جس طرح اس نے کہا۔ اور درود آپ پر درود قیامت پیش کیا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۱۲۔ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اے محمد آپ کے رب فرماتے ہیں: کیا آپ اس سے خوش نہیں ہیں؟ آپ کی امت کا کوئی بندہ آپ پر ایک بار درود نہیں پڑھے گا مگر میں اللہ اس پر دس بار رحمتیں بھیجوں گا۔ اور آپ کی امت کا کوئی بندہ آپ پر ایک بار سلام نہیں بھیجے گا مگر میں اللہ اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔ السنن ابی یوسف بروایت عبد اللہ بن ابی طلحہ عن ابیہ

۲۲۱۳۔ جبرئیل ابھی میرے پاس آئے اور کہا اے محمد! جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا وہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور دس برائیاں مٹائی جائیں گی۔ اور دس درجات بلند کئے جائیں گے۔ ابن النجار السنن لسعد بروایت سہیل بن سعد

۲۲۱۴۔ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمتیں بھیجے گا۔

الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ فی تاریخہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

پس منظر: حضور ﷺ نے ایک مرتبہ بعد از انتہائی طویل فرمایا۔ پھر جب آپ ﷺ نے کعبہ سے سر القدس اٹھایا تو آپ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے اس حدیث کے مانند الفاظ اور اشارہ فرمائے۔ علامہ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے اور شیخین کی شرائط پر اترتی ہے۔ لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کعبہ حشر کے متعلق اضافہ بھی محنت کو پہنچتا ہے یا نہیں واللہ اعلم۔

۲۲۱۵۔ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیں گے۔

مسند احمد، الصحيح لابن حبان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۱۶۔ میرے پاس میرے پروردگار کا ایک قاصد آیا اور خبر دی ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت فرمائیں گے۔ شعب الإیمان بروایت ابی طلحہ

ایک بار درود دس رحمتوں کا سبب ہے

۲۲۱۷۔ مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھو کیونکہ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت فرمائیں گے۔

ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۱۸۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی آواز سننے کی طاقت دی اور وہ قیامت تک کے لئے میری قبر پر کھڑا رہے گا۔ مجھ کو بھی پروردگار نے پڑھنا، مگر وہ فرشتہ اس کے نام اور اس کے والد کے نام کے ساتھ مجھے کہتا ہے کہ اے محمد! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے شہادت دی ہے کہ میں اس پر درود کے بدلے دس بار رحمت بھیجوں۔ ابن النجار بروایت عثمان بن ہاشم

۲۲۱۹۔ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اے محمد میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ نے آپ کو آپ کی امت کی طرف سے کیا عطا کیا اور آپ کی امت کو آپ کی بدولت کیا عطا ہوا؟ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائیں گے۔

[illegible]

۱۹۱۵ء میں یہ برطانیہ میں آئیں جاترہ حضرت جبرائیل علیہ السلام۔۔۔ میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے لکھی کہ محمد میں آپ کو فطرتی اور دینی نعمت کا فیضان ہے۔ فرمایا کہ یہ آپ پر ہوا ہے جس کا میں بھی اس پر فطرتی کچھ سمجھتا تھا۔ وہ جواب دیا کہ ایسے کچھ سمجھ بھی اس پر نعمت کا مالک نہ ہوں گا۔ آپ جہنم جاتے ہیں۔ میں کہیں نہیں جاتا۔ حضرت کے لہجہ سے کہے کہ تیرا ہوا ہو گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ: بِحَمْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَرَدَّ يَدَيْهِ عَنِ الْمَوْتِ - بِمَحْرَبِ

۴۴۱ مجھ سے چرکین نے تم کو اب مرنے سے گاموں کو اس کی پٹیاں ٹھیک کر۔۔۔ السحری فی تاریخہ ابن عساکر مرواہ ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ

۳۴۲ مجھ سے جو کہیں گے، آپ کی بات کا پورا قصہ یہ ہے۔ وہ سچے کاموں میں لگے ہیں اور ان کے لئے اس پر ایمان ہے کہ وہ اپنے

اسلامی تعلیم کے لیے ایک نیا راستہ ہے۔ اس واقعہ کو اس واقعہ سے حل کیا

[illegible]

انکسیر لاطر ہی: حجتہ اعلیٰ علیہ السلام ہی جو دد ہے۔

۲۱۲۲ چو مجمع حوائج ارباب و رعیت کے بعد ارباب کی طاعت کی صورت اور حجت کی باتوں نے۔ وہ بھی گھر سے باہر نکلے گئے۔

مسجد احمدیہ برائے اس عظیم و بڑی امانت

۴۴۵ اے مجھے کہنا ہے، جسکے چکر میں طرہ اسلام اب بھی رہا ہے اور سے نفس کو لئے ہیں۔ انہوں نے ایک غرض خیزی دلی سے کیا جو ہندو مجھ

پروگرام: دورہ بیچنے والی کے لئے مٹی ٹیکیاں کھلیں جائیں گی اور ان کے لئے دوپہر کا پلٹہ کے جائے گا۔ اور اس کی دس ٹاپیکس ملناؤں
میں سے۔ نیز جیسے میں نے اردو زبان کا کچھ کوشش کر رہی ہوں گا اور اس کا جواب بھی مجھے پتہ چلا ہے گا۔

عبداللہ: فی مرد است اسی طلعتہ رضی اللہ عنہ

اپنی حالتِ دُعا و دعا کرتے ہیں: میری آہ پہنچتی ہے خدمتِ میں، سرِ بلند، تو، سمجھا کہ آپ آج کا کس قسم کا دروغ ہیں۔ میں نے سب کچھ
 چھوڑنے کا ارادہ کیا۔

۳۳۹۔ ہے یا اچھے مسلمان ہے، کہ میں چار غوثی نہ کروں "جبکہ جو نہیں ہے، السلام اللہ اچھی دھ سے چھاپوڑ گئے ہیں۔ نہیں ہے۔

اسے محرمات کے لئے اُٹھا آئے کہ طرف بھیجے۔ اور یہ فرمایا: اے کی امت کا جو رتبہ آپ پر ایک سو اور بیس کا واقعہ میں کئے گئے ہیں انہیں

تعلیم کے تجربہ کار اہل مدارس کے اور ایسی کئی دوسری جمعیتوں نے۔ ان لوگوں کی مدد سے علمی و ادبی تنظیم کے لئے وہی انتہا

... اس کے کال کے لئے کئی بار اسے رستہ پر بلانے کے لئے...

مگر یہ حقیقت ہے کہ ان لوگوں نے اللہ عزوجل سے دعا کی کہ جس نے ان کو ایمان دیا وہ ان کو گمراہ کر دے۔

فرمانِ اعلیٰ: محمد احمید خاں نے یہ سب اظہارِ رائے اور غور و فکر کے بغیر نہیں کیے۔ ان کے شعراء، مفسرین و محققین نے یہاں تک

۴۴۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے قربان کر دیا۔

تقریباً نصف گھنٹہ بعد، راجا کو روک دیا۔ اس کے نام اور اس کے والد کے بارے میں جاننے لگا۔ اس کے بعد اس کے پاس گئے۔

خداوند متعال را شکر و سپاس و تعظیم و تهنیت عرض می‌نمایم و از حضرت امام جعفر صادق علیه السلام نقل می‌کنم که فرمود: «مَنْ شَكَرَ مَا آتَاهُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ زِيدَ فِي رِزْقِهِ» هر کس شکر آن را که خداوند متعال از فضل خود بر او نازل کرده، در رزق او بیفزاید.

الحکماء نے جو حقیقتیں عیسائیوں کو بتائیں، ان کے لیے یہ حقیقتیں نیا کھانا بن گئیں۔

۱۔ حکومت آزاد کشمیر کے تحت قائم کی گئی ہے۔

۱۸۸۸ء میں ہونے والی جنگوں کے نتیجے میں مسلمانوں کی زمینیں اور جائیدادیں ضبط کر لی گئیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں لاکھوں مضامین کی ضرورت ہے۔

”اللہ اور اس کے ملائکہ نبی پر درود بھیجتے ہیں“۔

۲۲۲۸۔ اسی جے سے مضمین کو اس کا نظم دیا گیا کہ اس پر ان کو اگر سے نواز دے۔ قدیس بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ
جس کی خواہش و غلبہ کہ کل روز قیامت اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ اس پر خوش ہو تو اس کو چاہئے کہ کچھ پر درود
کثرت کرے۔ ابو الطیلسی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۲۹۔ جب توفیقہ علی میرے یاد آوے خیرت کے سارے فہم کی طرف سے کافی سہولت کا۔ عبد اللہ بن احمد بن عبد
کسی شخص نے آپ پر درود کیا کیا کر میں اپنے غلے نماز کا سارا وقت آپ پر درود کے لئے صرف کردوں تو کیسا ہے؟ تو آپ پر درود نے یہ
جواب ارشاد فرمایا: عیدان۔ ابن شہیر

۲۲۳۰۔ اب ابن شہیر نے اصرار کیا کہ میں عرض کر یا رسول اللہ! میں نے عرض کر کے کہ پناہ سارا اعلیٰ وقت آپ پر درود کے لئے وقف
کردوں تو آپ پر درود نے یہ جواب ارشاد فرمایا: لکیر للظلمانی ورحمۃ اللہ علیہ
مکہ میں جہان بن مقدس ابن ابی عمر نے یہ طریق سے روایت کرتے ہیں کہ کسی شخص نے آپ پر درود کیا کہ اگر میں اپنے غلے
نماز کا سارا وقت آپ پر درود کے لئے صرف کردوں تو کیسا ہے؟ تو آپ پر درود نے یہ جواب ارشاد فرمایا: شعب الإیمان
مکہ میں بنی جہان بن مقدس نے یہ طریق سے روایت فرمایا کہ حدیث محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔

۲۲۳۱۔ محمد بن ابی الفضل کا جہاد نام کر۔ کیونکہ یہ میں خرواٹ سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔ ہر کچھ پر درود پڑھنا ان سب کے برابر ہے۔

۲۲۳۲۔ ابو الطیلسی بروایت عبد اللہ بن العواد
جس نے کچھ پر درود میں سورہ تبارک پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی سہولت پڑھائی فرمائی۔ میں نے۔ ستر آخرت سے اور میں دنیا سے متعلق ہوں گی۔

۲۲۳۳۔ ابن الجار بروایت جعفر رضی اللہ عنہ
جس نے کچھ پر درود میں ہزار مرتبہ درود پڑھا اور اس دنیا سے کوئی نہ کرے گا۔ حتیٰ کہ اس کو جنت کی بشارت ملے گی۔

۲۲۳۴۔ ابو الشیخ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۲۳۵۔ جب جمعہ کا دن اور اس کی رات ہو، کچھ پر کثرت سے درود بھیجے۔ اللہ تعالیٰ اس کی معرفت برویت جعفر بن سلیم

۲۲۳۶۔ جو کہ ان کچھ پر کثرت سے درود بھیجے۔ کہ کچھ جمعہ کے دن کا قہار اور درود کچھ پر پیش کیا جائے۔

۲۲۳۷۔ الجمعہ تک للعاک۔ شعب الإیمان بروایت ابن مسعود لانتہی
جمعہ کے روشن دن اور اس کی روشن رات کچھ پر کثرت سے درود بھیجے۔ کیونکہ تمہارا درود کچھ پر پیش کیا جائے۔

۲۲۳۸۔ روز قیامت ہر قوم پر فرق میں سے کچھ سے قریب ترین شخص درود کا جو پڑھا جس کچھ پر جب سے زیادہ درود پڑھا ہوگا۔ جس نے کچھ
پر جمعہ کے دن اور اس کی رات میں سورہ تبارک پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی سہولت پڑھائی فرمائی۔ میں نے۔ ستر آخرت سے اور میں دنیا سے متعلق ہوں
گی۔ بچہ تختی اس درود پر ایک فرشتہ فرستادینے جو اس درود کو لے کر میری قبر میں آئے گا جس طرف قبر سے لئے کوئی دیہ لے
کر آئے۔ اور ہر درود فرشتہ پڑھنے والے کا اور اس کے والد کا موم اور قلیل تک کا نام لے کر بھیجے فرشتہ۔ اور میں اس کو اپنے پاس موجود ایک
غیر بیانی میں محفوظ کر دوں گا۔ شعب الإیمان ابن عباس رضی اللہ عنہما بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۲۳۹۔ اللہ تعالیٰ کے کلمہ ملائکہ میں جو درود سے پھر اس کے ہیں۔ اور صرف جمعہ کے دن اور اس کی رات کو کثرت سے پڑھتے ہیں ان کے
باتھوں میں سونے کے علم اور جانتی کی روایت اور نور کی باتھ ہوتی ہیں۔ اور صرف کچھ پر پڑھا گیا اور دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بروایت علی رضی اللہ عنہ
۲۲۴۰۔ جس نے کچھ پر جمعہ کے دن درود پڑھا، چنانچہ اس کے لئے قیامت کے روز میرے پاس شفاعت ہے گا۔

۲۲۴۱۔ قدیس بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۰۔ آپس نے بھی پر جھوٹے این میں سحر سے رو رو کر عداوت کی۔ مگر وہ اس حال میں تھے کہ اگر کسی کے ساتھ بے غور ہو کر آئے۔

۱۳۳۰ء جنس نے مجھ پر چڑھنے اور اس کی رات میں سرسبز درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کی مداخلت و طرف فرمائیں گے۔ سزا آخرت سے
وہیں انیاسے نقلیں دیں گی۔ پھر بدلتی اس درود پر ایک قریشی فرزند فرمایا جسے جہاں درود کے لئے میری قبر میں آئے گا جس میں تمہارے
لئے کوئی حد ہے۔ آنا ہے۔ اور میری موت کے بعد مجھ پر اطمینان کی خاطر کمال درست ہے۔

۱۳۰۰ء جس نے ان کی کتاب میں مجموعہ پر پورا پوری اس میں لکھو تو انکار میں دقت تک اس کے لئے احتیاط قرار دے دیں گے۔ سب تک و
 ہر اور اس سے پہلے لا اسطے ملطرتی وجمہ امہ علیہ روایت اور ہر وہ وصی امہ

[illegible]

۲۳۔ آؤں کے قتل کے لئے یہ کچن کے کرائس کے، جس پر آؤں کی جاکے اور اوجھے پر آؤں کے بیجے۔

[illegible]

۲۵۱۔ "وَقَدْ قَامَ لَنَا مِنْ حَيْثُ كُنَّا نَكْفُرُ بِاللَّهِ وَرَبِّهِ وَنَكْفُرُ بِأَنفُسِنَا وَنَكْفُرُ بِمَا كُنَّا نَكْفُرُ بِهِ" (سورہ بقرہ: ۱۶۵)۔

۱۲۵۲ مجھے سوار کے پیالہ کی مانند محض ضرورت کی تھی۔ وہ پیالہ کہ سو روپياں میں بولی جاتا ہے اس میں کوئی جملہ کاروبار نہ ہے۔ وہ اپنے کام کے واسطے میر جلال کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اگر پیالے کی خواہش بولی ہے تو چاہیے کہ جہاں وہ اپنے جی کے طلب نہیں سمجھتی تو اس سے ہاتھ نہ کر لیا کرتے۔ بلکہ اس میں بھی ضرورت نہیں ہوتی تو اس کو زمین پر اتار دیتے ہیں۔ سو پہلے دوسلوں کو کہہ دیتا ہوں کہ اگر وہ بنگالی دیہات کے مال و خزانہ کا سے بکارت لکھنے پر آمادہ نہ ہو۔ اس وقت اس روایت کا حق و حقیقت ہے۔

۳۵۳ مجھے صابر کے بیانی، نندہ کی ضرورت کی کمی مدد بنانے کی وجہ سے اور اگرچہ میرا سڑک قاصد کرنا ہی نہیں تھا، بات تو یوں لگتی تھی۔ اور پھر ان بیانی سے یہ سڑک لہجے سے بچا کر ضرورت کی حاجت پوری سے تو اٹھانے کو کر لیا ہے اور اگرچہ میری کی طلب سوز سے تو ان کی لہجے سے لیکن انسانی کی محفل ضرورت

الفرقان، صحابی، مسلم، ابو داؤد، مرویات عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۶۷۔ دو شخص جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں باہر ہے۔ وہ کاف ہیں، نیک کار اور مردِ فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور وہ شخص جو قرآن پڑھتا ہے، مانتا ہے اور اس کے لئے اہلِ حق ہے۔ مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ مرویات عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۶۸۔ قرآن کا کافی خیانت اور کاف کائنات ہے۔ ابن عساکر، ابوزید، تفسیر وحشی رحمہ اللہ عنہ

۳۶۹۔ قرآن سکھو، اس کو پڑھو، پھر سنو۔ قرآن کی مثال ایسی ہے کہ جس شخص نے اس کو سکھا یا پھر پڑھا اور اس کے ساتھ رات کو ان میں پڑھتے ہوئے قیام کیا۔ وہ شخص ملک کی اس قسطنطنیہ کی مانند ہے، جس کا کل ہوا ہے اور اس کی خوشبو سرے مکان میں مہک رہی ہے، اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن کو سکھا یا پھر سننے میں لے ہوئے ہو گیا وہ اس ملک کی قسطنطنیہ کی مانند ہے، جس کا کل ہندو ہے۔

۳۷۰۔ قرآن پڑھو اور اس پر عمل کرو اور اس سے اگلی شکر دہائی میں خیانت سے کام لو اور اس کے ساتھ پڑھنا اور سننا اور اس کو سننے کرنے کا زبردستی نہ کرو، مسند احمد، المسند لابی، علی، تفسیر الطبرسی، رحمۃ اللہ علیہ، شعب (ابن ابی) مرویات عبدالرحمن بن مسعود

۳۷۱۔ قرآن پڑھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دل کو خدا سے جدا نہیں کرتے، جس نے قرآن کو پڑھا اور سننا اور روایت ہی نہ کرنا، صلی اللہ علیہ وسلم، جنت کے درجہ، آیات قرآنیہ کے بقول ہیں۔ سو جو قاری قرآن جنت میں داخل ہوا ان سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔

۳۷۲۔ جنت کے درجات آیات قرآنیہ کے بقول ہیں، سو جو قاری قرآن جنت میں داخل ہوا ان سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔ ابن عربی، ابو حنیفہ، مرویات عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۷۳۔ جنت کے درجات آیات قرآنیہ کے بقول ہیں، سو جو قاری قرآن جنت میں داخل ہوا ان سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔ شعب (ابن ابی) مرویات عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۷۴۔ جنت کے درجات آیات قرآنیہ کے بقول ہیں، سو جو قاری قرآن جنت میں داخل ہوا ان سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔ شعب (ابن ابی) مرویات عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۷۵۔ جنت کے درجات آیات قرآنیہ کے بقول ہیں، سو جو قاری قرآن جنت میں داخل ہوا ان سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔ شعب (ابن ابی) مرویات عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۷۶۔ جنت کے درجات آیات قرآنیہ کے بقول ہیں، سو جو قاری قرآن جنت میں داخل ہوا ان سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔ شعب (ابن ابی) مرویات عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۷۷۔ جنت کے درجات آیات قرآنیہ کے بقول ہیں، سو جو قاری قرآن جنت میں داخل ہوا ان سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔ شعب (ابن ابی) مرویات عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۷۸۔ جنت کے درجات آیات قرآنیہ کے بقول ہیں، سو جو قاری قرآن جنت میں داخل ہوا ان سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔ شعب (ابن ابی) مرویات عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۷۹۔ جنت کے درجات آیات قرآنیہ کے بقول ہیں، سو جو قاری قرآن جنت میں داخل ہوا ان سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔ شعب (ابن ابی) مرویات عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۸۰۔ جنت کے درجات آیات قرآنیہ کے بقول ہیں، سو جو قاری قرآن جنت میں داخل ہوا ان سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔ شعب (ابن ابی) مرویات عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۸۱۔ جنت کے درجات آیات قرآنیہ کے بقول ہیں، سو جو قاری قرآن جنت میں داخل ہوا ان سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔ شعب (ابن ابی) مرویات عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۸۳ قاری جب قرآن پڑھتا ہے اور پھول یا زری قطعی کرتا ہے یا دھکی ہے تو فرشتہ اس کو ای طرح کہتا ہے جس طرح نازل کیا گیا تھا۔

الفرودوس للعلیمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۸۵ یہ قرآن ہرگز اس شخص پر نہ آتا جس کے لئے اللہ کے مقرر کردہ اجر و ثواب اس سے کم ہو۔

قرآن اللہ تعالیٰ کا دسترخوان ہے

۲۲۸۶ ہر مہربان اپنا دسترخوان پیش کرنا پسند کرتا ہے۔ اور اللہ کا دسترخوان قرآن ہے۔ جو اس کو مت چھوڑو۔ شعب الایمان بروایت مسلم

۲۲۸۷ اللہ کے پاس اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے جس کے ہاتھ کے جوہر اس سے نکلتے ہیں۔ یعنی قرآن۔

مسند احمد فی الترمذی تصحیح الترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت حبرین بطور مرفوعاً المعمر کہ قلعاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۸۸ اہل قرآن اہل جنت کے خیمہ دار ہیں۔ ان کو ملے۔ اللہ کے بروایت ابن عباس

۲۲۸۹ صالحین قرآن قیامت کے روز اہل جنت کے خیمہ دار ہوں گے۔ ان کو ملے۔ اللہ کے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۹۰ قرآن اہل جنت کے سردار ہوں گے۔ ان کو ملے۔ اللہ کے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۹۱ اور ہر جس میں قرآن پڑھا ہے، اہل آسمان کے لئے ایسے چمکا ہے جیسے آتش کے لئے ستارے۔

شعب الایمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۹۲ حامل قرآن مہذب جنت پر ازخبر ترقی کرنا چاہئے گا۔ الفرودوس للعلیمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت مسلم

۲۲۹۳ کتاب اللہ کے حائل کے لئے مسلمانوں کے بیت المال میں ہر مالی دوسرا برابر ہے۔

الفرودوس للعلیمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت مالک العظامی

۲۲۹۴ حامل قرآن اسلام کا مجتہد اٹھائے ہوئے ہے۔ جس نے اس کی توجہ قرار دے لی، اس نے اللہ کی توجہ قرار دے لی۔ اور جس نے اس کی

اہانت کی، اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ الفرودوس للعلیمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

اس روایت میں ایک راوی، کہہ رہے ہیں جو اہل صدق میں سے ہیں۔ معراج و العیدین ص ۱۲۲

۲۲۹۵ صالحین قرآن مولود اللہ ہیں۔ جس نے ان سے دشمنی مولیٰ، اس نے اور حقیقت اللہ سے بیگمہ مولیٰ ہے۔ جس نے ان سے دوستی

نہ کی اور حقیقت اللہ سے دوستی کی، الفرودوس للعلیمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۹۶ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن کو سیکھیں اور اس کو سکھائیں۔ ان کو اللہ باریت سے

۲۲۹۷ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن کو پڑھیں اور اس کو پڑھائیں۔ ان انشیرکس۔ اس مرقیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۹۸ یہاں کوئی کوئی قائم ہے، اس شخص کے لئے جو قیامت کے روز اس حدیث سے اٹھتا ہے کہ میں کاہن قرآن محمد انور بخش اور محمد بن

سید بنو۔ الفرودوس للعلیمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۹۹ حامل قرآن کی فضیلت اس شخص پر جو حامل قرآن نہیں ہے، ایسی ہے جیسے غائب کی فضیلت مکتوب پر۔

الفرودوس للعلیمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۳۰۰ قرآن و عقیبتی سے تمام دین کو مامور اور مشوق ہے۔ کیونکہ یہ پڑھنا اور سننا کا کام ہے۔ اہل اس کا شوق ہے اور وہی طالب سائنس

کی تشبیہ و تمثیل میں پائے جاتے ہیں۔ اہل سائنس کا اور اس کے امثال سے عبرت حاصل کرو۔

ابن شاہین فی السنۃ ابن مرقیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۳۰۷ قرآن کی فضیلت تو ہر مکار اور برائی کے لیے ہے جسے دشمن کی فضیلت تمام حق پر۔

المصدق لابی یحییٰ فی مدحہ شعب الإیمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

دیکھ کر قرآن پڑھنے کی فضیلت

۲۳۰۸ قرآن دیکھ کر قرآن پڑھنے کی فضیلت عامی شخص پر جو دیکھے قرآن پڑھ رہا ہے، لیکن ہے جسے قرآن کی فضیلت معلوم نہ ہو۔

بی عبدہ فی فضلہ بروایت بعض الصحابہ

۲۳۰۹ نماز میں قرآن کی تلاوت غیر نماز کی حالت سے فضیلت رکھتی ہے۔ اور غیر نماز میں قرآن کی تلاوت دیگر تسبیح و تکبیر پر فضیلت رکھتی ہے۔ و تسبیح حمد سے فضیلت رکھتی ہے۔ صدقہ روزے سے فضیلت رکھتا ہے۔ اور روزہ انجم سے فضیلت رکھتا ہے۔

لداؤ قطبی فی الامداد، شعب الإیمان بروایت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۱۰ آدمی کو یہ بدشت کے زور پر تلاوت قرآن ہزار بار فضیلت رکھتا ہے۔ اور قرآن میں دیکھ کر تلاوت ہزار بار فضیلت پائی ہے۔

لکبیر للطرطوسی و حجة اللہ علیہ شعب الإیمان بروایت ابو موسیٰ القاسمی

۲۳۱۱ تیرا دیکھ کر قرآن پڑھنا بدشت کے زور پر پڑھنے سے بہت اعلیٰ و فضیلت رکھتا ہے، اچھے فرض میں فضیلت رکھتا ہے۔

ابن جریر طبری بروایت عمرو بن اوس

۲۳۱۲ قرآن ایسا شے ہے کہ جس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور ایسا مٹی ہے جس کا دھوکا تسلیم کیا جاتا ہے۔ جس نے قرآن کو اپنے قریب رکھا، کوئی شخص اس کو دھوکا نہ دے گا۔ اور جس نے اس کو دھوکا دیا، اسے جہنم کا کمرہ کرے گا۔

المصدق لابی یحییٰ شعب الإیمان بروایت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ لکبیر للطرطوسی و حجة اللہ علیہ شعب الإیمان بروایت ابو سعید رضی اللہ عنہ حدیث شریف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۸

۲۳۱۳ قرآن ایسی شے ہے کہ جس کے سمون کے بعد فقر و فاقاں کا شائبہ نہیں رہتا۔ اس کے بغیر غنی کا تصور نہیں۔

المصدق لابی یحییٰ محمد بن نصر بروایت اس رضی اللہ عنہ

۲۳۱۴ قرآن میں لکھنا نہیں ہزار حرف کا مجموعہ ہے۔ جس نے اس کو ہزار بار کتاب کی امید کے ساتھ پڑھا اس کیلئے ہر حرف کے بدلہ ایک روزہ ملے گا۔ انقباض للطرطوسی و حجة اللہ علیہ بروایت عمرو رضی اللہ عنہ

حدیث شریف ہے۔ المعجم ۱۰۶

۲۳۱۵ قرآن کما ہے نعمت اور مالی کا ذخیرہ اور اپنا مستحق ہے۔ شعب الإیمان بروایت ابو جہل

۲۳۱۶ قرآن تمام ہے۔ المعجم فی شئی الامداد۔ انقباض بروایت اس رضی اللہ عنہ

۲۳۱۷ قرآن کی ہر آیت جنت کا ایک درجہ ہے اور ہر حرف میں ایک روشن چراغ ہے۔ العللہ بروایت ابو عمرو رضی اللہ عنہما

۲۳۱۸ اگر قرآن کسی چیز سے ملے، تو آگ میں اس کی جگہ نہ ملے گی۔

لکبیر للطرطوسی و حجة اللہ علیہ بروایت عقیب بن عامر بروایت عصمان مالک

۲۳۱۹ اگر قرآن کسی چیز سے ملے، تو نہ کر دیا جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے نہ جاوے گا۔

المصدق لابی یحییٰ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۲۰ ہر حرف قرآن قبول ہوتا ہے۔ شعب الإیمان بروایت اس رضی اللہ عنہ

۲۳۲۱ حامل قرآن کی دعا قبول ہوتی ہے۔ القریبوس للطلحی و حجة اللہ علیہ بروایت سی احمد

قرآن پڑھنے والے کو تاج پہنایا جائے گا

۲۳۲۹ قرآن قیامت سے روزے کے کار کما سے پروردگار اس کو صنعت عزت سے نوازیں۔ پھر اس پڑھنے والے کو ایک مائے پیمانہ پہنائے گا۔ قرآن پڑھنے والا صدقہ اضافہ فرمائے لے لے اس کو اس صنعت عزت سے تاج پہنائے گا۔ قرآن پڑھنے والے کے منہ پر اس کو ایسی رضا و خوشنودی کا پیراں عطا ہوئے گی کہ پروردگار اس سے دائمی خوشی ہو جائے گی۔ اور اس کو کہا جائے گا چڑھتا چڑھتا ہمارے کو ہر حرف کے عوض ایک نیکی دی جائے گی۔ اس لئے ہر روز قرآن پڑھنا۔ اللہ تک للہاکم مرویت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۳۰ صاحب قرآن کو پڑھنے کے لئے چاروں طرف سے اجر سے لپکتی چاندی کے پیرے پہنائے جائیں گے۔ تیری مثال وہ قرآن پڑھنے والے ہے جہاں میری آخری آیت کی امت قائم ہو۔ سند احمد۔ ابن ماجہ۔ ابن حبان۔ المستدرک للحاکم۔ روایت ابن عسرو

۲۳۳۱ صاحب قرآن جب جنت میں داخل ہوگا اس کو کہا جائے گا قرآن پڑھتا پڑھتا تیری امت قائم ہو۔ ہر آیت پر ایک ایسا نیکو قرآن کرتا جائے گا جس کی نسبت اس کو خود کلام اللہ میں سے قرآنی آیت پڑھے۔ سند احمد۔ ابن ماجہ۔ مروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۳۳۲ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب بندہ میرے ذکر کو مشغولیت اور قرآن کی وجہ سے سو اسی گنہگاروں کو سزا دے گا تو میں اس کو مانگنے والوں سے افضل قرار دوں گا۔ قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر انکی ہے، جیسے جس کی فضیلت تمام نعمتوں پر۔

۲۳۳۳ الصبیح للربی وحیدہ اللہ علیہ روزی ابی سعید رضی اللہ عنہ
جو شخص قرآن پڑھنے کے بعد اس کو بھول جائے اسے قیامت کے روز کئے ہوئے چھوڑ دیں۔ اور ہر محبت کے کاموں کے لئے۔

۲۳۳۴ صاحب الدارم، الکبیر تنظیم ابی حمزہ اللہ علیہ الصبیح لاجل حلال مرویت سعد بن عبادہ
جس نے قرآن پڑھا پھر مٹا دیا اور اس کی تکرار نہ کی اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام قرار دیا اس کو جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے حلال خاندان میں سے اس کیسے افراد جن کے لئے ایہم واجب ہو جائے گی، اس کے لئے اس کی شفاعت قبول فرمائے۔

۲۳۳۵ الصبیح للربی وحیدہ اللہ علیہ ابن ماجہ مروایت عیسیٰ رضی اللہ عنہ
میں نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا، اس کے والدین کو قیامت کے روز ایک ایسا عقیق پہنایا جائے گا، جس کی روشنی میں آفتاب کی روشنی و آواز کرنے والی ہوگی۔ تو پھر خود اس کے والد کے متعلق فرمایا کیا خیال ہے؟

۲۳۳۶ مسند احمد، ابو داؤد، المستدرک للحاکم مروایت سعد بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۳۳۷ قرآن پڑھنے میں سات سو مرتبے کا ذکر ہے، جس کا قرآن اس کو چھین لے۔ جسے صحیح لکھنا مرویت ابی عسیر رضی اللہ عنہ
۲۳۳۸ جس شخص کی مثال، جو قرآن پڑھتا ہے، اس کو ترقی حاصل کی، اللہ سے جس کی خوشبو بھی عطر اور آئینہ بھی چھایا اور اس میں سبکی کی مثال، جو قرآن نہیں پڑھتا، گھبراہٹ میں ہے۔ جس کا اللہ تو عطر و خوشبو تک سے محروم ہے۔ اور اس کو فرق کی مثال، جو قرآن پڑھتا ہے، اسے شامہ چھوٹی کی طرح ہے۔ جس کی خوشبو، دیکھنا والا اللہ ہے۔ اور اس کو فرق کی مثال، جو قرآن نہیں پڑھتا، اس کے لئے شامہ بڑی کی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشبو بھی نہ دے۔

۲۳۳۹ جس شخص کی مثال، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اگر اللہ تعالیٰ کو خوشبو اور پینے کی پانی اور بے ہم نہیں کی مثال ہو، جس کو خوشبو والے پانی سے۔ اور ان کی شعلہ شعلہ آواز ہو، جس کے لئے اللہ تعالیٰ کی خوشبو اور پانی سے۔

۲۳۴۰ اس شخص کی مثال، جو قرآن پڑھتا ہے، اس کو ترقی حاصل کی، اللہ سے جس کی خوشبو بھی عطر اور آئینہ بھی چھایا اور اس میں سبکی کی مثال، جو قرآن نہیں پڑھتا، گھبراہٹ میں ہے۔ جس کا اللہ تو عطر و خوشبو تک سے محروم ہے۔ اور اس کو فرق کی مثال، جو قرآن پڑھتا ہے، اسے شامہ چھوٹی کی طرح ہے۔ جس کی خوشبو، دیکھنا والا اللہ ہے۔ اور اس کو فرق کی مثال، جو قرآن نہیں پڑھتا، اس کے لئے شامہ بڑی کی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشبو بھی نہ دے۔

کو بہترین ذریعہ نہیں کہ کوئی غمزدہ کے ساتھ غصہ کرے۔ ہر کسی ہاتھ کے ساتھ جواب دہ کا بیجا نکر ہے۔ چاہے اس کے بیٹے میں اندھا قیام ہے۔
 طعنہ دہک للہاکم ک شعب الایمان ہر و این ابن عمرو

جنت میں صاحب قرآن کا اونچا مقام

۲۳۸۸ جس نے قبل قرآن یاد کر لیا اس کو تہائی ہر نبوت عطا کر دیا گیا۔ اور جس نے نصف قرآن یاد کر لیا اس کو نصف ہر نبوت عطا کر دیا گیا۔ اور جس نے دو تہائی قرآن یاد کر لیا اس کو دو تہائی ہر نبوت عطا کر دیا گیا اور جس نے مکمل قرآن یاد کر لیا اس کو مکمل ہر نبوت عطا کر دیا گیا۔ صرف یہ کاس پروتی نہیں کرتی۔ اور اس کو کہا جائے گا پڑھتا جا پڑھتا جا۔ پھر وہ آیت پڑھ کر ایک ایک وجہ بلند ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ قرآن کا آخری مقام آجائے گا۔ پھر اس کو کہا جائے گا کہ اپنی نعمیٰ بزرگ۔ وہ بھی بزرگ ہے۔ گا۔ پھر اس سے پوچھا جائے گا کیا جانے ہوشیار بنی ہوئی نہیں کیا ہے؟ کہ کھانے کا ناک تاجہ میں جنت القلہ کی روانہ اور دوسری میں جنت الخمر کی روانہ ہے۔

ابن الانباری فی الصحاح: شعب الإیمان: ابن عباس: کبر مردی است این امامت را کسی اقامه
 ملازمین کردی: و اما امام علی: نے اس روایت کو کون مغلط روایات میں شمار کیا ہے۔ لیکن یہ بات درست نہیں۔

الحطاب يروايت ابن عمر رضي الله عنهما

۱۳۳۸ھ میں نے قرآن پڑھا، اس نے نبوتِ الہی، بیسیلوں کے درمیان بے نیل، صرف یہ کہ اس پر وہی نہیں کرتی۔ اور جس نے قرآن پڑھا، پھر اس نے کسی اور نے ای کی مشن و جو حرکت والے کے متعلق تمہیں کہ اس سے افضل لغت ہے۔ یہ تو حقیقت ہے اس نے ذہن و ہمت جو تعلیم خیال کیا اور افضل ترین نعمت کی حضور و تادمہ کی کہ اور حاصل قرآن کو سنا ہے جس کی بے یقین کے ساتھ وہی ہے تو نعمت ہو کہ کسی قصہ ہو کہ ساتھ حاضر کر۔ اور کسی خستہ طبع کے ساتھ حق و باری کا مسلک کرے۔ بلکہ اسے حیات کی کیفیت قرآن کی ہے سے تلواریں، نہ ہم نے

محمد بن نصر الکبیر للظہر ابی رجمۃ اللہ علیہ ہر و ابنت ابن عمرو بن جسی اللہ عنہ ابن ابی سہمۃ عنہ یقول

۲۱۵۰۔ جس نے قرآن مجید اس نے کسی اور دنیاوی شان و شوکت والے کے متعلق گمان کیا کہ وہ اس سے افضل نعمت ہے۔ تو درحقیقت اس نے دلیل و ہمت پر جو حکیم شال کیا، اور افضل ترین نعمت کی خدمات و اقدار کی۔ یہ اور حاصل قرآن کریم کو مانتا ہے۔ ہمیں کبھی نہ ملے گا۔ مگر جتنی چیزیں ہم نے اس سے حاصل کی ہیں۔ ان کی کمال و عظمت کا پتہ دے گا۔ بلکہ اسے چاہئے کہ غفلت قرآنی کی جو ہے۔ طور و ثمر سے کام لے۔ (ملاحظہ ہو ابوبکر بن عمر رحمہ اللہ عموماً)

کتاب الخطب بروایت ابن عمر و علی ابن عیسیٰ

۲۳۵ ترجمہ: میں نے اپنے حق و قانون کی خاطر اور اس کے لئے جان و مال قربان کر دیئے ہیں۔

۲۵۱ تم میں اپنے من اور منہ کی کسی وہ سے جو قرآن کی تعلیم اور امت کے لیے اس عساکر کو دین عثمان

۲۳۶۳ تم میں باقر بن عثمان دواتِ حق کو لکھے اور اسے سکھائے۔ اور قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر انبیاء سے جیسے اللہ کی عظمت تمام

ظلموں پر۔ نیز کہ قرآن کا طبع بھی وہی ہے اس لیے تو اسے جس طرح اللہ نے چاہا وہی ہے۔

تم میں کچھ نہیں ہے جو قرآن میں ہے اور نہ ہے۔ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِکَ الْکَرِیْمِ اَنْیُّوْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰتِہِ الْاَمْنِ مَسْعُوْرٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۳۵۵: تمہیں ابتر ہی شخص ہوے جو قرآن از محض اور دھماکے حامل قرآن کی دعا قبول ہوتی ہے۔ عہدہ جو مثلاً کے قول ہوتا ہے۔

شعب انزيمان پروتھين امي اساعاف يه نهي الله عه

[illegible]

کہو۔ اللہ تمہیں ہر طرف سے پہنچائیں۔ یہ بھی فرماتے گا۔ میں نہیں کہتا کہ "اللہ" ایک طرف ہے۔ بلکہ اللہ ایک طرف ہے۔ جس پر اس نے کیا ہے۔ اور میں کی کوئی بات نہیں کہ وہ ٹانگہ پر ٹانگہ اور سرے کوٹ وغیرہ سے سورہ بقرہ کو رک کے پیچھے پائی کی آیات کو نہ کہ شیطان اس صحرے میں گھومتا ہے۔ جس میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔ گھروں میں سے نہ لی دویران صحرہ و دل ہے۔ اور کہہ اے اللہ سے خالی دو۔

اس میں شیخ محمد بن عمر بن ابی ایوب فی کتاب الصحاح المستدرک للحاکم شعب الإیمان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۵۷ افضل ترین عبادت تلاوت قرآن ہے۔ اُن کا ہے بروایت امیر ابن جابر مکی۔ ابو نعیم السجری فی الإیمان بروایت انس و صوفیہ عن

۲۳۵۸ میری امت کی افضل ترین عبادت وہ کہہ کر تلاوت قرآن کرتا ہے۔ الحاکم بروایت عطاء بن العاصم

۲۳۵۹ میری امت کی افضل ترین عبادت قرآن تلاوت ہے۔ شعب الإیمان سجری فی الإیمان بروایت سعد بن مسعود

۲۳۶۰ قرآن کی فضیلت تمام مکالموں پر ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت تمام مخلوق پر ایسی ہے۔ ابو نعیم السجری بروایت شہر بن حوشب حرمی

۲۳۶۱ قرآن کی فضیلت تمام مکالموں پر ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت تمام مخلوق پر۔ کیونکہ وہی اس کا کائنات پروردگار ہے اور وہی اپنے اور خدا۔

ابن السحار بروایت شعبان

تمہارے پاس ہرگز اس سے بڑھ کر چیز نہیں ملے جانتے جو غلوں کی ذات سے ملے گی ہے یعنی قرآن۔

المستدرک للحاکم بروایت حماد بن عمار

قرآن پاک افضلیت کا بیان

۲۳۶۲ قرآن اللہ کے سوا ہر چیز سے افضل ہے۔ قرآن کی فضیلت تمام مکالموں پر ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت تمام مخلوق پر۔ جس سے قرآن کی توقیر کی۔ اس نے اللہ کی توقیر کی۔ جس نے قرآن کی توقیر کی اس نے اللہ کے حق کی بات کی۔ اللہ کے ہاں قرآن کی حرمت و عظمت ایسی ہے جیسے کہ والد کے ہاں اپنی اولاد کی۔ قرآن ایسا شفاء کا کنوہ ہے جس کی شفا سے قبول کی جاتی ہے اور سیاحی ہے جس کا وہن شہیر کیا جاتا ہے۔ جس کے لئے قرآن نے شفا کی دین کی تھی۔ جس کے خلاف جھگڑا کیا اسے تسلیم کیا گیا۔ جس نے اس کو اپنے لئے آئے رکھا۔ یہ اس کو شہادت تک پہنچا دے گا۔ اور جس نے اس کو پس پشت ڈال دیا اسے جہنم تک پہنچا دے گا۔ ماسلمین قرآن ہی اللہ کی رحمت کے سائے میں ہیں۔ اس کے نور کے ساتھ مصنف ہیں۔ کلام الہی کو سمجھنے والے ہیں۔ جس سے ان سے دھنیں موملیں۔ اس نے درحقیقت اللہ سے جبکہ موملیں۔ جس نے ان سے دھنیں موملیں۔ درحقیقت اللہ سے دھن کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے حاملین کتاب اللہ اس کی کتاب کی عزت و عظمت قائم کرو اور اللہ کی اس کا جواب دو۔ ورنہ سے یہ کہ رحمت کرے گا اور وہی مخلوق کے ہاں بھی تم کو ہر امر پر کر دے گا۔ سننے کے لئے قرآن کی طرف کان لگائے والے سے دنیا کی خلیفہ و خلیفہ بنائی ہے۔ اور جو سننے والے سے آخرت کی نصیحت مانع نہ کر دیتی جاتی ہے۔ قرآن کی ایک بات سننے والے کے لئے پورے سے بہتر ہے۔ اور قرآن کی ایک آیت تلاوت کرنے والے کے لئے پورا آسمان نے تجھے تمہارا شہادہ ہے۔ بہتر ہے قرآن میں ایک سورت ہے جس کا والد نے اس مفسر سے پکارا ہے۔ اس سے پڑھنے والے کو اللہ کے ہاں یاد دہانے کا۔ یہ سورت اس کے لئے قیصر و مدبر ہے۔ یہ قرآن کے پاس سے سننے سے کہے گی۔ اور یہ "سورہ پشیم" ہے۔

یہ حدیث حسن ہے اس کی سند میں مشکوٰۃ سے کم سے کم درجہ کی ہے۔ المستدرک بروایت محمد بن علی حرمی

المستدرک للحاکم فی تاریخہ بروایت محمد بن الفضل بن علی بن ابی طالب موصی

۲۳۶۳ قرآن اللہ کے ہاں آسمان و زمین اور جو جہان میں ہے۔ سب سے زیادہ محبوب ہے۔ ابو نعیم بروایت ابن عمر

۲۳۱۲ قرآن کے تحت جڑ کے ساتھ دو کلام لائے۔ لکھنؤ لائبریری و جمعۃ اللہ علیہ۔ میں قلعہ بروہنہ الحکیم میں عصر
نہ ۲۳۱۳ نو ہفتہ۔ تہ جرجنگلی ہے۔ بدھوں کے سوا کسی اور پیر کے ساتھ لکھا گیا اور غربی مصل نہیں کر سکتے تھے قرآن۔

۲۳۱۴ عطیہ ابن مندہ بروہنہ روستا میں رطلان عن حبیب بن موی۔ وحی اللہ علیہ
روہنہ اس نے مسمیٰ اور چنے کے ساتھ لکھا گیا اور قریب مصل نہیں کر سکتے۔ جو خود اس سے لکھی ہے۔ تقریباً قرآن۔

۲۳۱۵ اس مسمیٰ بروہنہ روستا میں رطلان عن حبیب بن موی۔
۲۳۱۶ آئینہ مصفیٰ میں تمام نوہ کیونکہ بروہنہ لکھنؤ کا کلام ہے۔ اسی ان کا نام ہے۔ اور اس کے مٹانے سے جہت حاصل ہو۔

۲۳۱۷ جو مسمیٰ میں صفات القدرہ بروہنہ علی۔ وحی اللہ علیہ
۲۳۱۸ اس میں ہندوئی مشیت کمرہ ہے۔

۲۳۱۹ قرآن میں ان کے کھنڈوں سے تراویح کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
تہ۔ مٹائی ہو گئے۔ نو الطبع و ابو عبد ربہ بن علی رضی اللہ عنہ

۲۳۲۰ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
۲۳۲۱ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
۲۳۲۲ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے

قرآن کے مختلف مضامین

۲۳۲۳ قرآن مختلف مضامین پر مبنی ہے۔ اس میں ہر ایک مضمون کا نام اور کتابت و تہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
۲۳۲۴ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
۲۳۲۵ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے

۲۳۲۶ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
۲۳۲۷ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
۲۳۲۸ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے

۲۳۲۹ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
۲۳۳۰ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
۲۳۳۱ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے

۲۳۳۲ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
۲۳۳۳ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
۲۳۳۴ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے

۲۳۳۵ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
۲۳۳۶ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
۲۳۳۷ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے

۲۳۳۸ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
۲۳۳۹ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
۲۳۴۰ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے

۲۳۴۱ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
۲۳۴۲ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
۲۳۴۳ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے

۲۳۴۴ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
۲۳۴۵ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
۲۳۴۶ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے

۲۳۴۷ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
۲۳۴۸ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے
۲۳۴۹ قرآن میں ان کے کھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھ تہ میں خود لکھا گیا اور ہے۔ میں طرح طرح کے مٹانے سے مٹا ہوا ہے

کے سینوں سے فوراً نکل جاتے والا ہے۔ تو مٹی کے نیکی سے بھی زیادہ۔

پانچ آدمی نے رات کے پہلے چھاس آیات کی تلاوت کرنی، اسے پانچ مہینے میں شمار کیا جائے گا۔ جس نے سو آیات کی ۴۴ آیت کرئی، اسے پانچین اعلیٰ شمار، ہندوں میں سمجھا جائے گا۔ اور جس نے دو سو آیات کی ۱۱۴ آیت کرئی، اس رات سے متعلق قرآن اس نے خلافِ نبوت نہیں کرتے گا اور جس نے رات کے وقت پانچ سو سے زائد آیت کی تلاوت کر لی، اس کے لئے جنت کا خزانہ ہوگا۔

ابو نصر مرویہ ابن انس رضی اللہ عنہ

۳۳۷۲ ہزار کو، جس نے قرآن سیکھ کر اسے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

اسے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

قرآن سیکھنے سکھانے کی فضیلت

۳۳۷۶ جس نے قرآن سیکھ کر اسے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

والا ہوں گا۔ ابن عباس روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قرآن سیکھے اور اسے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

۳۳۷۷ اسے علیٰ قرآن سیکھ کر اسے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

۳۳۷۸ قرآن سیکھ کر اسے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

۳۳۷۹ قرآن سیکھ کر اسے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

۳۳۸۰ جو قرآن پڑھے، اس کے لئے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

۳۳۸۱ جس نے قرآن کو جبرائی میں پڑھا، اس کے لئے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

۳۳۸۲ جس نے قرآن کو جبرائی میں پڑھا، اس کے لئے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

۳۳۸۳ جس نے قرآن کو جبرائی میں پڑھا، اس کے لئے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

۳۳۸۴ جس نے قرآن کو جبرائی میں پڑھا، اس کے لئے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

۳۳۸۵ جس نے قرآن کو جبرائی میں پڑھا، اس کے لئے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

۳۳۸۶ جس نے قرآن کو جبرائی میں پڑھا، اس کے لئے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

۳۳۸۷ جس نے قرآن کو جبرائی میں پڑھا، اس کے لئے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

۳۳۸۸ جس نے قرآن کو جبرائی میں پڑھا، اس کے لئے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

۳۳۸۹ جس نے قرآن کو جبرائی میں پڑھا، اس کے لئے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

۳۳۹۰ جس نے قرآن کو جبرائی میں پڑھا، اس کے لئے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

۳۳۹۱ جس نے قرآن کو جبرائی میں پڑھا، اس کے لئے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

۳۳۹۲ جس نے قرآن کو جبرائی میں پڑھا، اس کے لئے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

۳۳۹۳ جس نے قرآن کو جبرائی میں پڑھا، اس کے لئے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

۳۳۹۴ جس نے قرآن کو جبرائی میں پڑھا، اس کے لئے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

۳۳۹۵ جس نے قرآن کو جبرائی میں پڑھا، اس کے لئے دس سو کوٹھارہ سو پچاس ہزار سو پچاس میں اس کو جنت تک لے جانے کا وعدہ فرمایا جو اس نے

جنہم کی آگ پر حرام فرما دیں گے۔ اور کاتبین، نیکو کاروں اور مہربانوں کی رفاقت میں فرمائیں گے۔ حتیٰ کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو یہ قرآن اس کے لئے جنت ہوگا۔ الصّٰہِرُ للطَّيْبِ الرَّحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا

۲۳۰۰۔ یہ قرآن جو تمہارے ہاں آویزاں ہیں تمہیں غفلت میں نہ ڈال دیں کہ تم ان کو قبول جاؤ۔ بے شک اللہ تعالیٰ ایسے ولی کو نواب میں جتانہیں کرتا جس نے قرآن کو محفوظ کر رکھا۔ الحکیم و رب اہل امامۃ رضى الله عنه

۲۳۰۱۔ اندھاں بندے کو طبیب نہ فرمائیں گے جس نے قرآن کو یاد کر رکھا ہو۔ الدیلمی بروایت عقبہ بن عامر

۲۳۰۲۔ اگر قرآن کو کسی چیز سے میں کر دیا جائے اور اُس میں ذال و حاء کے قواف گناہ کو گناہ نہ سمجھا جائے۔ حسن احمد بن ابی عقیقہ۔ عاف

۲۳۰۳ اگر قرآن کسی چیز سے ہو تو آگ اس کو جلا نہ سکی۔ ابن الصبرہ، الحکم بربوایت عقیلین عامر

۲۳۰۴ اگر قرآن کسی چیز سے ہو تو آگ اس کو جلا نہ سکی۔ ابن الصبرہ، الحکم بربوایت عقیلین عامر

الكبير للظفر إلى رحمة الله عليه بروایت سهل بن سعد، شعب الإيمان بروایت علي بن غانم

میں کیے بغیر پڑھا اس کے لئے ہزار کی پیاں لکھی جائیں گی۔ الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الایمان بروایت اوس الطفی

۲۰۶۔ اس کے سخت تریف میں دیکھئے پر پابندی و دروہم کیا جب تک دنیا میں رہے گا اس کو انھوں سے فائدہ و نفع نہ ہوگا۔
ابو الشیخ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۳۰۸۔ جس نے ہر روز قرآن کی دو آیات دیکھ کر پڑھیں، اس کی قبر کے آس پاس والی سات قبروں کے لئے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

کی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے والدین سے عذاب جاکر کریں گے خواہ وہ مشرک بنی ہوں نہ ہوں۔

اس روایت میں ابو نعیل بن عیاض، یحییٰ بن سعد سے روایت کرتے ہیں۔ اور محمد بن کا خیال ہے کہ انہیں کی روایت مجاز بنین سے درست نہیں ہوتی۔ بخلاف شافعی کے۔ لیکن علامہ شمس الدین زہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں فی الجملہ ان کی روایت کو قابلِ استدلال حاصل

۲۴۰۰ جیسے، نہ وہ ان بات کی تلاوت کرتا اور نہ میرٹ پر اٹھتا اور نہ وہ ان کے ساتھ

۲۴۱۰۔ جس نے راہِ خدا میں ہزار آیات کی تلاوت کر لی، قیامت کے روز اس کا نام یحییٰ بن مسمیٰ، شہداء اور صالحین کے ساتھ لکھا جائے گا۔

6- أنقذ رفات 6 أبناء الكبير لظفر بن أبي رحمه الله عليه، مستأجداً ابن السبي، المستأجداً لمجاهد، الصحيح للترمذي رحمه الله عليه برواية معاذ بن السبي رضي الله عنه

۲۲۱۔ جس نے رات کے پہر چائیس آیات کی تلاوت کر لی، اسے قاضیین میں شمار کر لیا جائے گا۔ اور جس نے سو آیات کی تلاوت کر لی، اسے قاضیین اطاعت شعار بندوں میں لکھا جائے گا۔ اور جس نے دو سو آیات کی تلاوت کر لی، اس رات کی بابت قرآن اس کے خلاف محبت

میں کرے گا۔ اور جس نے رات کے وقت پانچ سو آیات کی تلاوت کر لی، اس کے لئے جنت کا خزانہ ہوگا۔

شعب الإیمان بروایت النسائی رحمہ اللہ

۲۴۱۶۔ جس نے رات کو تیس آیات کی تلاوت کی، اس رات کوئی درندہ یا چور اس کو ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ بلکہ وہ اور اس کے اہل خانہ اور مال سب فخر و عافیت میں رہیں گے حتیٰ کہ صبح ہو جائے۔ (الدہلیسی، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما)

[illegible]

اسی سرزدیہ ہوا زینت نے لکھی

۴۱۳۔ جس نے زلزلہ کی درداشت کے ساتھ بارگاہِ کفر کو تباہ کر دیا تو اللہ تعالیٰ رحمت میں جس کے لئے ایک ایسا عذبتِ جہان ہے۔ مگر کوئی ان لوگوں کے بچے کی طرح نہ رہے۔ پھر دراصل جو نے اسے تو اس کو مدحہ جانی ہے کی مسلمات و قطعات میں نہ بچے۔

سات دن میں ختم قرآن

۲۴۱۶۔ جس نے سات دن میں قرآنِ مجید پڑھا، اللہ اس کو پچیس سال کی عمر عطا فرمائے گا۔ لیکن تین دن سے کم میں پڑھا تو پچاس سال کی عمر ملے گی۔

۱۹۷۱ء جس نے ملت دن میں قرآن مجید کی توبہ مقررین کا کمال ہے۔ اور جس نے پانچ دن میں قرآن مجید کی توبہ صدیقین کا کمال ہے اور جس نے تھو دن میں قرآن مجید کی توبہ عین کا کمال ہے اور جس نے اس مشقت سے جس میں نہیں جھکتا کہ قرآن کی حفاظت دھوئے۔ ولایہ کوئی دولت بھر مشقت اٹھائے۔ یا سورہ شروع کرے اور اس کو آخر تک پہنچے۔ نہ کاروائی کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔ نے عرض کیا: دوسرا اللہ ایسا بخشنے والا ہے کہ ہم بھی قرآن کی مانند ہوں۔ بلکہ جو اس میں مشاغل اور غصت محسوس کرتے تو وہ زمین تلاوت سے اس کی ناکائے۔

اس کی وجہ سے وہ ایک مہذبہ قوم بن گئی

۳۹۱۵: انہوں نے قرآن مجید اور اس پر مبنی تفسیریں اور سچے مسلمانوں کے ساتھ ہی مرگیا۔ انہوں نے کوآپاقت کے روز کا تئیں لڑنے کا ارادہ کیا تھا۔

مذہب کے لیے قربانی

[illegible]

۳۷۰۔ افسوس ہے قرآن پر حاد، دن رات ایسی فی کلمات کی۔ اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام بلاتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن اس نے نوشت
جست اور بک وپے میں ہنسائے گئے۔ اور کائناتیں، نیلگوہ اور مردار و رشتہ کی دولت میں ہر قسم کا نہیں لے۔ حتیٰ کہ جب قیمت کاہن آئے تو وہ
قرآن کی سب سے جنت ہو کر اور قرآن کو ہانکا وہ بے عزت میں کہے گا کہ پروردگار ہر شخص کو اپنے میں سے کئے اپنی اجرت لیتا تھا سو اس
مقرر کے۔ یہ شب روز بھٹی میں بے پرواہ رہتا تھا۔ میرے حلال کو حلال اور حرام کو حرام مانتا تھا۔ پس پروردگار کا اس کو نواز دیتے۔ ہر گز اس شخص

کو بادشاہ کا تاج پہنا یا جاسے گا اور عزت و کرامت کا کھل نہیب تن کین جائے گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن سے فرما کر گیا ہے: کیا اب تو راضی ہے؟ وہ کہے گا: پروردگار! میں تو اس کے لئے اس سے زیادہ کا خواہشمند تھا۔ رب اللہ تعالیٰ ہر دائیہ سلطنت اس کے دائیں اور پروردگار ابدی میں اچھریں مرحمت فرمائیں گے۔ پھر خدا تعالیٰ قرآن سے فرمائیں گے: کیا اب تو راضی ہے؟ وہ کہے گا: پروردگار! جی پروردگار! اب میں راضی ہوں۔ اور جو شخص اس قرآن کو کن رسیدگی کے بعد حاصل کرے گا اور اس میں اس کے لئے اللہ تعالیٰ اس کو جزا و اجر مرحمت فرمائیں گے۔

حطب الزہدین مروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۳۱۔ جو شخص اپنے بچے کو قرآن پڑھائے تو قیامت کے روز اس کے والدین کو بادشاہت کا تاج و درابہا لباس پہنا دیں گے کسی انسان کی

نظر سے ایسا لباس نہ گذرے گا۔ ابن عباس کہہ روایت اہل ہن اہل عیسیٰ علی وجہ ابن حیرۃ عن معاذ بن جبل

مصنف رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے۔ ابن مرداویہ ضعیف ہے۔ نیز روایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

۳۳۲۔ قرآن اپنے قاری کے لئے قیامت کے روز دنیاوی بھلا شفاعت کندہ ہوگا۔ یادگار یہ حدیث حضرت میں سمجھ گیا کہ اس کے ساتھ آرام کا معاملہ فرمائیے اس کو عزت و کرامت کا تاج پہنا دیا جائے گا۔ قرآن پھر کہے گا پروردگار! میں اور خدا تعالیٰ فرمائیے۔ پھر اس کو عزت و کرامت کا کھل پروردگار! یہ ہے۔ قرآن پھر کہے گا پروردگار! اب میں اور خدا تعالیٰ فرمائیے کہ اس کو اپنی رضا کا پروردگار دیکھئے۔ کہ اس کی رضا کے بعد کوئی شے بڑی نہیں۔ ابو ہریرہ روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ عنہ

۳۳۳۔ قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا تو قرآن کہے گا: یا رب! اس کو خلعت مرحمت فرمائیے۔ اس کو عزت و کرامت کا تاج پہنا دیا جائے گا۔ قرآن پھر کہے گا پروردگار! اب میں اور خدا تعالیٰ فرمائیے کہ اس کو اپنی رضا کا پروردگار دیکھئے۔ تو پروردگار اس کو رضا کا پروردگار فرمادیں گے۔ اور اس کو کہا جائے گا: قرآن پڑھتا اور اس کو ہر امت کے بدلے ایک ایک نیک عباد کی جائے گی۔

بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۳۴۔ جنت کے درجات کی تعداد یا جو قرآنیہ کے بقدر ہے۔ ہمارے قرآن میں سے جو فقرہ جنت میں داخل ہوگا اس سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔

ابن مرداویہ روایت عائشہ رضی اللہ عنہا

جنت کے درجات کی تعداد

۳۳۵۔ جنت کے درجہ کی تعداد یا جنت قرآنیہ کے بقدر ہے۔ ہر آیت کے مقابلہ میں ایک ایک درجہ ہے۔ قرآن کی آیات چھ ہزار و سوسول

ہیں۔ جنت کے ہر درجہ میں آسمان و زمین کی مسافت ہے۔ اس طرح یہ جنتی شخص قرآن کے ذریعہ جنت کے اعلیٰ ممکن سب سے بلند درجہ تک پہنچ جائے گا۔ جس کے سر ہزار ستون ہیں۔ اور اوائل عمارت ایک باقوت ہے۔ جو کہ دن و رات کی مسافت سے روشن

نظر آتا ہے۔ ابوداؤد بن عباس رضی اللہ عنہما

۳۳۶۔ قرآن میں لاکھ ستائیس ہزار حروف کا مجموعہ ہے۔ جس نے اس کو پورا پورا شہادت کی سید کے ساتھ پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے بدلہ

ایک درجہ ملے گا۔ ابواسمٰط الطبرانی و حاتم بن عبد اللہ بن ابی نعیم حصری فی الإیمان و القلوب عمر رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے مصنف فرماتے ہیں ہر حرف کی روایت سند و متن دونوں ضعیف رکھتے ہیں۔ نیز اس میں قرآن کے مضمون کی مخالفت بھی ہے۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ عمارت منسوب ہوگی جو جب مضمون کی خاطر ہر حرف کی روایت ہو جو حدیث ثابت ہو۔

خلاصہ کلام:..... افسوس کہ اس حدیث ضعیف ہے اور سمجھنے والا

۳۳۷۔ جس نے صلیب تمام میں نماز میں قرآن پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض سو تین سو ہوگی۔ جس نے بیچ کر نماز میں قرآن پڑھا

اس کے لئے ہر حرف کے عوض پچاس ہوگی۔ جس نے خیر نماز کے پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض بیس ہوگی۔ جس نے قرآن

کوناسی کے لئے ہر حرف کے عوض ایک نیکی ہوگی۔ اللہ بھی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۳۸ نماز میں قرآن پڑھنا پھر نماز میں قرآن پڑھنے سے افضل و بہتر ہے۔ پھر نماز میں قرآن پڑھنا دوسرے بڑا ذکر ہے۔ پھر ہے۔ ذکر صدقہ سے بہتر ہے۔ صدقہ روزے سے بہتر ہے۔ روزہ انجم سے ذوالحجہ ہے۔ عمل کے بغیر کون کا اعتبار نہیں۔ عمل اور قول ہر دو کا نیت کے بغیر اعتبار نہیں۔ عمل بولی اور نیت کی چیز کا اتباع سنت کے بغیر اعتبار نہیں۔ ابو نعیم السخری فی الإیمان فی رایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کا مضمون اسند و سند ہر دو ضعیف ہیں۔

۳۳۹ جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف سنا، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اس خطائیں ٹوٹی جائیں گی۔ اس اور جات بلند کئے جائیں گے۔ جس نے دیکھ کر نماز میں قرآن پڑھا، اس کے لئے ہر حرف کے عوض پچاس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ پچاس خطائیں ٹوٹی جائیں گی۔ پچاس اور جات بلند کئے جائیں گے۔

۳۴۰ ہر جس نے حلف ترم میں نماز میں قرآن کا ایک حرف پڑھا، اس کے لئے اس کے عوض سو نیکیاں لکھی جائیں گی۔ سو خطائیں ٹوٹی جائیں گی۔ سو اور جات بلند کئے جائیں گے۔ سو اور جس نے اتنا پڑھا کہ نہ تک پہنچا یا اللہ اس کی دعا قبول فرمائیں گے فرمودہ خبر کیوں نہ ہو جائے۔

۳۴۱ انکسائل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الإیمان بروایت ابن حبان رضی اللہ عنہما ۳۴۱ ہر قرآن کی فاتحہ جس جہتی کسی کے قرآن شروع کرتے وقت حاضر ہو وہ گویا کہ وہ خدا کی عترت کی جہت میں شریک ہوا۔ جو تم قرآن پڑھا حاضر ہو وہ گویا کہ ملی نصیحت کی تعلیم کے ساتھ ہوا محمد بن نصر ابن المضر جس بروایت ابن قلابہ ہر صلا ۳۴۲ ہر قرآن کی فاتحہ جس حاضر ہوا وہ گویا کہ وہ خدا کی اڑے جانے والے عترت کی جہت میں شریک ہوا۔ جو تم قرآن پڑھا حاضر ہو وہ گویا کہ ملی نصیحت کی تعلیم کے ساتھ ہوا حاضر ہوا۔ بڑا شیخ۔ لہذا بی بی بروایت مختلف شمار کے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔ ۳۴۳ قرآن پڑھنا اور قرآن پڑھنے کا راز ملتا ہے۔

مسند احمد الصالح للبحاری رحمۃ اللہ علیہ، الصالح للسلیم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک شخص نے سورۃ کہف کی تلاوت کی تو گھر میں بڑھ ایک جانور بدلتے لگا دیکھا تو ایک بادل سا چھا ہوا ہے۔ اس کا ذکر آپ ﷺ سے کیا تو آپ نے ذکرہ جواب ارشاد فرمایا۔

سورۃ کہف کی فضیلت

۳۴۴ اسے اسیدِ رحمت کہتے ہیں۔ کیونکہ لاکھ تیری آواز سن رہے تھے۔ اگر تو میں جی پڑھتا تو آسمان زمین کے درمیان بادل کا ساما آجانا روا فرمایا جاتا، جسے تمام لوگ دیکھتے اور اس میں ملائکہ ہوتے۔ انکبیر للعلوی رحمۃ اللہ علیہ بروایت محمود بن سعید عن اسید بن مسیر حضرت اسید رضی اللہ عنہ بن جعفر سے مروی ہے کہ انہوں نے رات کے پیر تلاوت شروع کی۔ ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ وہ اپنے دائرے میں چکر کاٹنے لگا۔ تو انہوں نے تلاوت متوقف کر دی اور حضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ذکرہ جواب مرحمت فرمایا۔

۳۴۵ اسے اسیدِ رحمت کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ تو ایک فرشتہ تھا، جو قرآن سن رہا تھا۔ محمد بن زوافی رحمۃ اللہ علیہ انکبیر للعلوی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی ہریرہ حضرت اسید رضی اللہ عنہ بن جعفر شرب کو نماز میں مشغول تھے۔ وہ غور فرماتے ہیں۔ اچانک میں نے دیکھا کہ مجھے ابر کے نکلنے سے ڈھانپ لیا اور اس میں چراغ سے جس رہے ہیں۔ تو میں نے نماز متوقف کر دی اور حضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ذکرہ جواب مرحمت فرمایا۔

۳۴۶ کوئی تو جمع ہو کر کتاب اللہ کا جس میں اور نہیں کرتی، محمد بن اسد کی مہمان بن جاتی ہے۔ اور ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس شخص سے کھڑے ہو جائیں یا کسی اور گفتگو میں مصروف ہو جائیں۔

اور جو بندہ اس غطرہ کے خوش نظر ہو کہیں غم نہ پیدا ہو جائے، علم کی تلاش و جستجو میں نکل کر نہ ابھو۔ یا کوئی بندہ اس خوف کے دامن گیر ہوئے پر کہ کہیں غم نہ جائے، اس کو ٹھٹھے اور قفل کرنے کی غرض سے نکلا۔ دو شب درود جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف غازی کی طرح ہوگا۔ درحقیقت اس کا کل پیچھے چھوڑ جائے، اس کا حسب نسب اس کو کسی آگے نہیں بڑھا سکتا۔

الکعبہ المطہرہ فی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی اسود بن

۳۳۶۔ اللہ کے گمراہوں میں سے کسی گمراہ کوئی قوم جمع ہو کر تہذیب اخلاقی تلاوت اور آہل میں اس کا درجہ نہیں دیتی، مگر ان پر سکنت زلی ہوئی ہے۔ محنت ان کو نہ عانت لگتی ہے اور ملائکہ ان کو تحیر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر خیر اپنے پاس حاضر غائب سے کرتا ہے۔ یہ ہیں۔ اور جس کو اس کا کل پیچھے چھوڑ جائے، اس کا حسب نسب اس کو کسی آگے نہیں بڑھا سکتا۔ المسند لمحمد بن ابی اسود بن رحمۃ اللہ علیہ

۳۳۷۔ جس گمراہی اللہ کی کتاب کی تلاوت کی جاتی ہے، اس بزرگ گمراہی ملائکہ حاضر فرماتے ہیں۔ شیاطین اور انکی اثرات ہاں سے دفعتاً ہوجاتے ہیں۔ اس گمراہوں میں دعوت ذرا فنی خوب ہو جاتی ہے۔ خیر بڑھ جاتا ہے، شر کم ہوجاتا ہے۔ ملائکہ وہاں سے ملنے جاتے ہیں۔ اس گمراہوں کے درود حق وغیرہ میں حسرت و غمگینی ہو جاتی ہے۔ خیر کم ہوجاتا ہے۔ شر بڑھ جاتا ہے۔

محدثین نصر بروایت ابی اسود بن رحمۃ اللہ علیہ بن ابی شیبہ محمد بن نصر بروایت ابی اسود بن رحمۃ اللہ علیہ مولود

۳۳۸۔ عجمی بن ذریاعلی السلام نے بنی اسرائیل کو فرمایا: اے نبی اسرائیل! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم فرماتا ہے: اس کی کتاب پڑھو۔ اور اس کی کتاب پڑھنے والوں کی مثال یوں ہے کہ ایک قوم اپنے تئیں ہے۔ ان کا دشمن اس قلعہ کا رخ کرتا ہے۔ پہلی قلعہ قلعہ کے برابر گوشہ پر ہوتا دیتے ہیں۔ دشمن آکر جس پر غلبہ کا بھی رخ کرتا ہے وہاں محاذ بھی لگتا ہے کہ چوکس پڑتا ہے، جو اس کو ہر طرف سے دیکھ لیتے ہیں۔ تو اس کی مثال قرآن پڑھنے والوں کی ہے۔ جو اپنے قلعہ حفاظت کا، میں محفوظ و پرامن ہیں۔

السنن للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ بروایت علی بن رحمۃ اللہ علیہ

۳۳۹۔ اسے محاذ اگر خوفناک ہے۔ سعادت مندوں کی زندگی کا شہیدوں کی موت کا ایام حشر کی نجات کا ایام خوف سے امن کا ایام کیوں کے دن روشنی کا؟ جتنے دن سناٹے کا ایسا دیکھا کہ دن سیرابی کا ہے سر و سامانی کے دن، دن افسانہ کا، گمراہی دیکھنے کے دن سیرابی کا، تو قرآن کو سننے سے گمراہوں کو بڑھاپے شک و دھوکہ نہ کرے۔ شیطان سے حفاظت ہے اور میزان عمل میں گراں وزن ہے۔

المسلم بروایت عیسیٰ بن الحارث

۳۴۰۔ اللہ چارک و قتالی فرماتے ہیں: جس کو تلاوت قرآن نے مجھ سے دعا سوال کرنے سے مشغول رکھا، میں اس کو شکر گزاروں سے افضل

عطا کروں گا، بن الاثیر فی الوفاء ویومعو الدانی فی حیات القراء بروایت ابی سعید

۳۴۱۔ دل بھی ہو سکتی، اخذ نہ آوہ ہو جاتے ہیں۔ روشن کیا گیا یا رسول اللہ! ان کی جلا کیا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ قرآن۔

محمد بن نصر، البخاری فی اعتقاد القلوب، اللہ علیہ، شعب الإیمان، المعطب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۴۲۔ اس کی تلاوت قرآن کریم گمراہیوں کو اس سے روکتا ہے۔ المسند لمحمد بن ابی اسود بن رحمۃ اللہ علیہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی حدیث کہتے ہیں آپ ﷺ کو کسی نے کہا کہ فلاں شخص رات کو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے لیکن سناٹے کو چوری کرتا ہے تو آپ ﷺ نے مذکور جواب ارشاد فرمایا۔

۳۴۳۔ جس نے قرآن پڑھا اور اس کی تفسیر و معانی کو بھی جان لیا لیکن پھر بھی اس پر عمل نہ کیا تو وہ جتنا کہ جہنم میں پائے۔

ابو نعیم بروایت ابی اسود رضی اللہ عنہ

۳۳۵۲ جس نے جب بلوفت سے نکل کر قرآن پڑھا یا اسے بچپن ہی میں نکتہ دراصلی عطا ہو گیا۔

ابن مردودہ شعب الایمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۳۳۵۳ جس نے قرآن پڑھا کر اپنے اللہ کے پاس کی ایک دعا ضرور قبول ہوگی اب اس کا اختیار ہے خود دریافتی میں اس سے کچھ مانگ لے

یا آخرت کے لئے کچھ مانگ کر خود کرے۔ عبدالحق طحاوی فی تاریخ دارالبرکات جامعہ رضی اللہ عنہ

۳۳۵۴ جو آدمی دین و آخرت کا علم جمع کرنے کا خواہشمند ہو وہ قرآن میں خود مشورہ کرے۔ ابن ابی نعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۳۵۵ قرآن کا پیر، نیکو کار، سب قرآن فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ ابو نعیم، جو قرآن کو پڑھتا ہے اور مشقت نہ تھوڑے اس کو پیر، نیکو کار۔

الصحيح لایمن حبان بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۳۵۶ جس شخص کو قرآن ارا مین کی دولت عطا ہوئی اور اس اتری پھل کی مانند ہے، جس کا لاکھ بی اچھا اور خوشبو بھی ہو۔ اور جس شخص قرآن

ارایان بروائی دولت سے محروم ہو، وہاں اس کے طرح ہے۔ ذائقہ تلخ خوشبو بھی ندارد۔ اور اس شخص کی مثال، جس کا ایمان تو عطا ہو لیکن قرآن کی

دولت سے محروم ہے، مجبور کی مانند ہے۔ جس کا اللہ تو عطا ہوتا ہے لیکن خوشبودار ہو کہ نہیں ہوتی۔ اور اس شخص کی مثال، جس کو قرآن عطا ہو لیکن

ایمان کی دولت سے محروم ہے، بیکار پھول کی طرح ہے۔ جس کا لاکھ بی اچھا اور خوشبو بھی ہو۔ تصحیح ابن حبان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۳۵۷ قرآن اور منافقوں کی مثال اس پانی زمین اور دھن کی ہے۔ جو غرور مردہ ہو جاتی تھی۔ ہلنے لگے اس پر بارش برسی تو وہ زمین

پیدا تھی۔ اللہ نے مزید سوسا دیا، دھن رسائی تو زمین حیدر شاہد و درودنا ہو گئی۔ یہ مسلسل بر سر ہوا حتی کہ وہاں بہ پڑیں اور زمین

کی جھل سے پانی نکلتا ہے اور اٹھتا شروع ہوئے۔ اللہ نے زمین سے اس کی زب زبست اور اسواں اور چاندی کا ریش نکالا۔ تو جس قرآن

نے بھی انسانوں کے ساتھ بھی برتاؤ کیا۔ موصیہ الدلبی بروایت ابن عباس

۳۳۵۸ کوئی شخص مردہ محبت ایسا نہیں جس کا جنت میں کوئی صاحب نہ ہو۔ اگر کوئی قرآن پڑھتا ہے تو وہ اس کے لئے محل فیہ کرتا

ہے۔ اگر تھک کر ہے تو اس کے لئے برکت لگاتا ہے۔ اس میں قرآن کی شجہ کی مدد، ہاتھ نہ رک جاتا ہے تو ابھی رک جائے۔

الصحيح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ فی تارخہ الدلبی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

اس میں ایک لای بچنی بن حید ہے، ہاتھ برفی رتہ خطیہ فرماتے ہیں اس کی بروایت ابن عباس۔

۳۳۵۹ کتب ایک ہی عنوان اور ایک ہی بحث میں نازل ہوئی تھی۔ جب قرآن سات حصوں میں سات اوقات میں نازل ہوا ہے، ٹھیک امر،

عادل، جہاد، حکم، اختیار اور مثال۔ سو اس کے مثال کو مثال اور دھم تو حرام ہوتا ہے۔ جس کا ترجمہ ہوا ہے، اس کی تفسیر اور جس سے ممانعت کی گئی ہے،

اس سے باز رہو۔ مثلاً سے بہرہ حاصل کرو، حکم یعنی ناقابل تاویل آیات و احکام پر عمل پیر ہو۔ فتاویٰ یعنی مکتبہ المعانی آیات پر مکتبہ میں

پڑنے والے ایمان لے آئے، عیال جو ہمیشہ پر ایمان لگتا ہے تو وہ یہ سب بتا دے پورا دکانی طرف سے۔

ابن حزم، ابو نعیم، رحمۃ اللہ علیہ المستدرک للحاکم ابو نعیم السجری فی الإیضہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۳۶۰ تم پڑھاؤ قرآن لازماً ہے، شعب الایمان

واللہ وحی اللہ عنہ۔ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔

۳۳۶۱ اللہ عزوجل نے کوئی ایسی امت نازل نہیں کی، جس کا ظاہری دہانہ یعنی منہ ہو۔ جو حرف کی ایک حد ہے، اور ہر حد کی ابتداء ہے۔

ابو نعیم، رحمۃ اللہ علیہ ابو نعیم السجری فی الإیضہ بروایت ابن مسعود

۳۳۶۲ قرآن شخص دولت کا نام نہیں بلکہ شخص روایت کرنے کا نام نہیں۔ جب قرآن عبارت اور علم ہر ایت سمجھنے کا نام ہے۔

الدلبی مروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۳۶۳ جنت میں ایک نہر ہے، جس کو دین کہا جاتا ہے اس پر چھان کا ایک شہر آباد ہے اس کے مرنے چاندی کے مرنے پر اور اللہ سے

ہیں۔ وہ مائل قرآن کے لئے ہوگا، ابن عباس رضی اللہ عنہ

اس میں ایک ایسی کیفیت مندرجہ ہے۔

۱۳۶۵۔ ماحطین قرآن میں جنت کے فضا، جس میں کاویہ مردانہ تہذیب کے تہذیب اور شہداء علیہ السلام جنت کے دل ہیں۔ اور انبیاء علیہ السلام جنت کے سردار ہیں۔ اس معجزہ مرویت میں وہی اللہ علیہ

۱۳۶۵۔ قرآن مبارک میں ہے۔ البغوی وحده اللہ علیہ فی لایعہ مرویت: رجل حسان

۱۳۶۶۔ قرآن کسکس یا کسکس میں مذکور ہیں ہوا کہ نالغی میں نازل ہوا ہے۔ ابو نعیم بروایت ابو نعیم

عرب ہی کا تیلہ بنی کریمین کو کاف سے اور قبیہ بنی کریمین کو کاف سے بدل دیا تھا۔ یہ بھی کسی وجہ سے ہوا کہ دست سے ملنے ہے۔ اس وجہ سے قرآن میں اس کو متناہی نہیں کیا گیا۔ العرب لاس فیہ ج ۲ ص ۴۰۳

۱۳۶۷۔ قرآن میں شخص پر مشکل اور دشوار ہے۔ اگر اس سے طبیعت میں کراہت و رباہی رکھتا ہو۔ اور اس میں ہے اس شخص پر جو اس کا شیخ ہو۔ اور یہ پہلے کہ قول ہے۔ اور یہ کہ جس کی اس شخص پر مشکل اور دشوار ہے۔ جو اس سے طبیعت میں کراہت و رباہی رکھتا ہو۔ لیکن جس نے میری حدیث کو نظر میں سے تھا اور اس کو تھا۔ حفظ کیا تو یہ بھی قرآن کے ساتھ آئے گی۔ اور جس نے قرآن وحدیث میں سستی و کجانی نہ کی اس نے اپنے را آخرت میں خیر دیا تھا۔ ابو نعیم بروایت الحکمہ بن عیوب

قرآن وحدیث سے محبت کرو

۱۳۶۸۔ قرآن میں شخص پر دشوار ہے۔ اگر اس سے طبیعت میں کراہی رکھتا ہو۔ اور اس میں ہے اس شخص پر جو اس کا شیخ ہو۔ اور میری حدیث میں ہے اس شخص پر دشوار ہے۔ جو اس سے طبیعت میں کراہت رکھتا ہو۔ لیکن اپنے تہذیب قرآن میں ہے۔ جس نے میری حدیث کو سنا تھا اور حفظ کیا۔ پھر اس پر عمل کیا تو یہ حدیث و روایت قرآن کے ساتھ آئے گی۔ جس نے میری حدیث میں لاپرواہی کا ثبوت دیا اس نے قرآن میں بھی سستی و کجانی نہ کی۔ قرآن وحدیث میں سستی و کجانی نہ کی۔ اس نے اپنے را آخرت میں خیر دیا تھا۔

الخطیب فی التمام بروایت الحکمہ بن عیوب

۱۳۶۹۔ قرآن کا لقب مراتب دینیات رکھتا ہے۔ جس میں تمام دینیات میں اس کے خاص ہیں۔ جو ابو نعیم مرویت میں ہے۔ اس میں وہی اللہ علیہ

۱۳۷۰۔ قرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے۔ جس کا صواب قرآن اور کلام اللہ ہے۔ اس کے لئے رب کی عظمت کرے۔

ابو نعیم بروایت حوسر بن الضحاك بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۷۱۔ تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ کتب کے دہائی و پچاس و تیس جاتے اور دوسرا۔ کو ان والی اوصیاء میں کسی کتاب اور اہل حق کے بکراؤ؟ تو وہ شخص صحیح سویرے مسجد کو جائے اور کتاب ان کی روایات نہ کہہ کر یا سبک کر دے۔ یہ اس کے لئے حق دو اوصیاء سے بدتر ہے۔ اسی طرح تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ اس طرح اوصیاء سے اور چار چار سے۔ اسی طرح اوصیاء کی تعداد سے آیت کی تعداد بدتر ہے۔

ابو داؤد۔ السنن الاپی بطی، الکبیر للطرسمی وحده اللہ علیہ۔ شعب الایمان بروایت عیوب بن عباس رضی اللہ عنہ

۱۳۷۲۔ آگاہی ہو اپنے رب کا شائق ہے۔ وہ اس کا کام سے۔ کیونکہ قرآن کی مٹل مٹل کہ اس تھلی کی کی ہے جس کا نام کھول دیا گیا۔ اور اس کی خوشبو دیکھ کر جو سو پھوٹ پڑی ہو۔ نہ بھلی بروایت حوسر بن عباس رضی اللہ عنہ

۱۳۷۳۔ کیا میں تم کو بات میں اس سے زیادہ نصیحتاؤں والا نہ بناؤں؟ وہ شخص جو قرآن کی آیات کو نہ لے۔

ابو داؤد۔ السنن الاپی بطی، الکبیر للطرسمی وحده اللہ علیہ۔ شعب الایمان بروایت عیوب بن عباس رضی اللہ عنہ

۱۳۷۴۔ قرآن میں شفاعت کنندہ ہے۔ جس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ اور انبیاء میں ہے۔ جس کا دعویٰ تسلیم کیا جائے۔ تو اس سے دن

جس کے لئے قرآن نے شہادت کر دی وہ نبیات پامیلا اور اس روز جس کے خلاف اعراس کی ہو، اللہ اس کو جہنم میں اوندھا کر دیں گے۔

معتمد بر شهر بر زمین اسی رہی اللہ علیہ

[illegible]

۲۶۶۔ قرآنِ قیامت کے دن اپنے پرہیزگاروں کے پاس آئے گا جس وقت وہ اس کے تحت گناہ گروں کے وہ مسلمان سے کہے گا میں وہی ہوں جس سے تم محبت کرتے تھے اور اس کی بے حدائی کی پریشانی نہ ہونے لگی۔ جو تمہیں بھوکا پیاسا اور مسلسل محنت و مشقت میں ڈال رہا تھا۔ وہ بندہ کہے گا شریعہ قرآن ہے۔ پھر قرآن اس کو ساتھ لے کر پورا دروازہ موزوں کے پاس پھینکے گا۔ پھر وہاں مسطرت اس کے رانگیں اور پرانا ابداء باہر کھینچے گا۔ اور اس کے سر پر موزہ و عیلت کا تاج دکھایا جائے گا اور اس کے والدین و اہلیہ و بانیان نہ بے تہ کیا جائے گا۔ ساری دنیا کو بھی اس کی قیامت پیش و کھینچ دی جائے گی۔ والدین کی نگاہیں اس کی طرف سے جبکہ ہمارے ایمان و ایمان کے لیے تھے۔ اب اس کا تمہارا اولاد اس کے قرآن پر چھنے کی وجہ سے اس کی نظر سے سب سے پہلے رہے گا۔

۷۷۔ اول کتاب ایک ہی عنوان اور ایک ہی لغت میں شامل ہوئی تھی۔ جب قرآن سے عنوان اور سات لغات پر مبنی ہوا ہے۔ نئی، امر، اعلان، حرام، محرم، تنقیہ اور امثال۔ سو اس کے طالع کو طالع اور حرام کو حرام جان۔ جس کا حکم ہو ہے اس کی عقل کر۔ جس سے نہ نص کی گئی ہے اس سے باز رہو۔ محرم یعنی ناقطعیہ طالع آیات و احکام پر عمل چارہ۔ تنقیہ مشتبه معنی آیات پر مبنی میں ہے بظہار ایمان ہے اور ناقطعیہ لقب اختیار کرو۔ مثالی سے عبرت حاصل کرو اور جان کو جو سب اللہ کی طرف سے ہے۔

الكبير (الطاهر) : رحمة الله عليه (و) است عمر بن مينا

۲۴۸۔ جس سال میں کچھ مکی قزاق تاجیکیوں پر ان کے گھر کی غارتگری کی، غارت شدہ قلعہ و اماں کے نظریہ ہندو مت کے حامیوں نے یہ فرمایا: جس مہجے سے

من نوح، ابن قنبريس، الكرمي الطبراني، رحمة الله عليه، ثم مورق فلحاحكم. ابن مرقويه، شعب الإيمان، البصري سعيد بن روايت

ابن عباس رضی اللہ عنہما

قرآن کو کھینچ کر پڑھنا ہے۔ وہ ملایہ صوفیہ کرنے والے کی طرح ہے۔ اور جو پرست آواز میں قرآن پڑھتا ہے وہ غلیظ صوفیہ کرنے والے کی مانند ہے۔ الحکمہ نظر میں اسے حق علیہ رویت ہی حاصل

۲۲۸۰ ہے ثلث تین ہے وقت گزرتا ہے جس میں کچھ بھی کلام الہی نہیں۔ قرآن پڑھتے رہا ہر حرف پڑھنے کیسے میں نہیں بڑھ کر۔ "آلہ" حرف ہے۔ بلکہ الف۔ ہ۔ ی۔ م۔ ی۔ محمد جدا حرف ہیں۔ صلوات اللہ علیہ اجمعین۔

[illegible]

۲۵۹۶ اللہ تعالیٰ اس قبر آج کے جس سے بہت ہی اقوام کو رفعت و بلندی دلا فرما رہا ہے اور بہت ہی اقوام کو نقصان و زحمت کا شکار کر رہے ہیں۔

المصنف: إمامنا العلامة محمد باقر المجلسي

۲۶۶۳ اللہ تعالیٰ غضب میں نہیں آتے اور جب آتے ہیں تو ظالم و فاسق کے لیے ہی ہیں۔ یہ سب مشغول ہو جاتے ہیں۔ پھر سب

پروردگار زمین کی طرف دیکھتے ہیں اور کچن کو قرآن پڑھتا پاتے ہیں تو نرٹی سے بھر جاتے ہیں۔

۲۳۸۸۔ القائل لمن عدی رحمة الله عليه، الشيرازي في الألقاب، انه يعني، ابي عساكر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما مصطفیٰ فرماتے ہیں حدیث منکر ہے۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو کتب منکر سے اہ بیت میں شمار کیا ہے۔

۲۳۸۹۔ جب اللہ تعالیٰ غضب میں آتے ہیں تو خداوند غضب الہی کی وجہ سے شیخ محمد مشغول ہو جاتے ہیں۔ بحرہب پروردگار جنہیں قرآن کی طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے بھر جاتے ہیں۔ الدبسی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۹۰۔ اللہ تعالیٰ قرآن کے لئے قہر فرماتے ہیں اور اسی قہر کے اثر سے سختے ہیں۔ الدبسی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۹۱۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کو قرآن کی عبادت فرمائیں گے۔ دو گویں کو محسوس ہوگا کہ قرآن سے پہلے کبھی ناشی نہیں۔ پھر انہیں اسی کو پکاریں گے اور انہیں بھول جائیں گے۔ الدبسی بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۹۲۔ قرآن کا ترجمہ کرو۔ اس کو اپنے بچے پھر دوں دے دوں۔ بلکہ اسی اشیاء پر کھنکھن سے ملاؤ جو کبھی سے ملاؤ چکے اپنی سے سناؤ۔ الدبسی بروایت علقمہ رضی اللہ عنہا

۲۳۹۳۔ جب حامل قرآن مرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ زمین کو ختم فرماتے ہیں اس کا وقت نکال دیا۔ زمین عرض کرتی ہے: الہی اے میں کیسے اس کا گوشت کھاؤں؟ یہ سنا کر اللہ کا حکم اس کے ذہن میں ہے۔ الدبسی بروایت حمزہ رضی اللہ عنہ

۲۳۹۴۔ اللہ کی رحمت قرآن ہے۔ الدبسی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

فصل دوم۔۔۔ سورہ آیات قرآنیہ اور بسم اللہ کے فضائل میں

۲۳۹۵۔ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" ہر کتاب کی محتاج ہے۔ الخطیب فی الجامع بروایت سی حصہ ص ۱۸۰

۲۳۹۶۔ ہر کتاب کا نشان امر جس کی ابتداء "بسم اللہ" سے نہ کی جائے وہ بے برکت ہوتا ہے۔

عبد القادر الروہانی فی الاربعین بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۱ کمال

۲۳۹۷۔ سنو کیا میں تمہیں اسی کی آیت نہ بتاؤں جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے خدمت میں توحش پر ازل میں ہوئی۔ وہ تصدیق

اللہ تعالیٰ حضرت النوح علیہ السلام سے ہے۔ انکبیر للظہری رحمۃ اللہ علیہ بروایت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے بعد میرے بوائے

۲۳۹۸۔ مسجد سے نہ نکلو۔ یہ واقعہ ہر تمہیں ایک سورہ کی ایک آیت نہ بتاؤں جو حضرت عیسا بن داؤد علیہ السلام کے بعد میرے بوائے پر ازل میں ہوئی۔ پھر آپ اللہ سے اسی شخص سے دریافت کیا تم کس چیز سے اپنی نماز قرآن کی تابتہ کرتے ہو؟ عرض کیا بسم اللہ

النوح علیہ السلام سے فرمایا: اے میں کہیں۔ واسطہ للظہری رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابوہریرہ

حدیث صحیحہ ہے۔

۲۳۹۹۔ جس نے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پھونڈ دی اس نے کتاب اللہ کی ایک آیت پھونڈ دی۔ مجھ پر اس کتاب کی آیات ہزل ہوئیں اے میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کہی ہے۔ الدبسی بروایت طلحہ بن حیدر

سورۃ فاتحہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَفِظْ لَهُ رَبِّ الْعَبِيدِ ۝ الرَّاحِمِ الرَّحِيمِ ۝ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝ إِيَّاكَ نَعْتَذِرُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ إِنَّمَا
الْبَصْرُ الْمُسْتَقِيمُ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ خَيْرٌ مِمَّا يَتَّبِعُونَ وَلَا تَصْطَلِ لِمُنَافٍ ۝ ۱ ۝

۳۹۵۔۔۔ دینے کا حق تھا لیکن قرآن کے مساوی ہے۔ محمد بن حنفیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۴۹۹ اللہ تعالیٰ نے انجیل، توراہ میں بھی ام القرآن جس سے تبارک عزوجل فرمائی اور وہ وہاں پڑھی جانے والی سات آیات میں۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے رسول اور میرے بند کے درمیان جو تقسیم شدہ ہے اس میں جو جنت کے سوا ہیں وہ اس کو عطا ہوں گے۔

[illegible]

۲۳۹۸ غامضہ لکھنا اس چیز کی طرف سے بھی کفایت کرتی ہے جس کے لئے قرآن کافی نہیں۔ اُرفاخو الخدب کہ ایک بڑے میں اذقرآن کو دوسرے بڑے میں دکھایا جائے تو نہ تو قرآن پرست مرتد ہو جاتا ہے۔

۳۴۹۰ تاریخ التَّائِبِ ذَرِّے کے بھائی شفا دہلوی ہے۔ السنن للسميد، الصحيح لابن حنن، وضعه الإيدان، بوزيد لى سعيد دهرى، عد عہ
بولالبيح فى التواہى برواہت ابوہریرہ رضى اللہ عنہ و ابى سعد رضى اللہ عنہ

۱۵۰۰ فائدہ کتاب ہری، فی سہ سٹا، ہے۔ نع، (یعنی عبدالملک بن عبد مرسل)

۳۵۰۔ فتوح الکتاب عرب کے پروفز نے سے مازل کی مٹی ہے۔ بن داہریہ بروایت عمی رسی بخلاف

۱۵۰۶ ہندوؤں کی گھر میں آجی الکتاب موروثی انگریزی مزد لے تو اس زبان میں گھر والوں کو کسی انسانیت! جن کی نظر جن میں ایک سختی۔

۲۵۰۲ افضل القرآن کا ترجمہ و تفسیر ہے۔ المستدرک للحاکم، شعب الإحصاء بروایت النسخ و طبعی افق عند
۲۵۰۳ چرچہ میں عرش کے نیچے فرما نے ہے کہ میں امام الکتاب سورۃ النور میں ہے کہ اے نبی! آیات سورۃ کو پڑھ۔

۲۵۰۵ الحمد للہ رب العالمین! انا قرأت، انا الکتاب، اور روح النبیؐ پر ایمان لایا جانے والی سات آیات ہے۔
 سورۃ البقرۃ فی آیت کا چہرے بھی ڈر ہو اس سے اہل الحرمین سے غرکندہ کی آیت مراد ہیں
 التکبیر نطقیو اسی رحمتہ فہ علیہ المولحیح، الفصیح، وروایت اسی امام احمد رحمہ اللہ علیہ

فاتحہ بند و اور رب کے درمیان منقسم ہے

۲۵۰۔ اللہ سے مجھ پر جن چیزوں کا فائز انسان فرماتا ہے، انہی میں مجھے فرمایا کہ تجھے فائز اللہ کا عطا کر رہا ہوں اور یہ ہے تیرا حق

۳۵۱۹ الحمد للہ رب العالمین سات آیات ہیں ان میں سے ایک "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" ہے۔ اور یہ سبج مثانی اور قرآن کریم ہے۔ یہی ام القرآن ہے۔ یہی فاتحہ الکتاب ہے۔ بسن للہی ورحمة اللہ علیہ وعلیہ۔ نوہرہ برحق رضی اللہ عنہ
۳۵۲۰ یہ ضعیف ہے۔ نقل شد ۱۳۵

۳۵۲۱ اللہ نے مجھ پر جن چیزوں کا عافیاں انسان فرمایا ہے، انہی میں مجھ پر فرمایا میں۔ جسے فاتحہ الکتاب دھار کر پڑھوں اور یہ میرے عرش کے نیچے فرماؤں میں سے ہے۔ اس کو میں نے اپنے دوستوں کے درمیان نصف نصف تقسیم کر رکھا ہے۔

۳۵۲۲ من الضعیف۔ ر۔ شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ
نصف نصف تقسیم کر لیا ہے۔ یعنی الحمد۔ سات ایک یوم اللہ میں رب کی تائید۔ واثار ہے۔ ایک ایک تعبد وایاک فستعین مشرک بتار اللہ ناسے آفریکہ بدو کے لئے ہے۔

۳۵۲۱ فاتحہ الکتاب عرش کے نیچے فرماؤں میں سے قابل قبول ہے۔ اللہ صی بروایت علی رضی اللہ عنہ
۳۵۲۲ جس نے ام القرآن اور قل ہو اللہ احد پڑھی، ان کو اللہ نے ایک تہائی قرآن پڑھا۔ اور ہم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

سورة البقرة

۳۵۲۳ قرآن میں افضل ترین سورت سورۃ البقرہ ہے۔ اس میں عظیم ترین آیت آیت الکرسی ہے۔ شیطان جو کہ جس سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے اس سے نکل جاتا ہے۔ المعول وہن الضعیف۔ محمد بن نصر بروایت الحسن مرسل
۳۵۲۴ اپنے گھروں میں سورۃ البقرہ پڑھا کر، کیونکہ شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا۔ جس میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہو۔

۳۵۲۵ الحمد للہ رب العالمین۔ شعب الإیمان بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ
۳۵۲۶ قرآن میں افضل ترین سورت سورۃ البقرہ ہے۔ اور افضل ترین آیت آیت الکرسی ہے۔ اللہ صی بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ
۳۵۲۷ جس نے اپنے گھر میں سات کے چار سورۃ البقرہ پڑھی، شیطان اس گھر میں سات تک داخل نہ ہوگا۔ اور جس نے اس کو اپنے گھر میں پڑھا جس دن تک وہ اس سے ہوگا۔

۳۵۲۸ الحمد للہ رب العالمین۔ شعب الإیمان بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ
۳۵۲۹ ہر چیز کی کوہان بلندی ہوتی ہے۔ اور قرآن کی کوہان سورۃ البقرہ ہے۔ اس میں ایک آیت ہے، جو ایسا قرآن ہے کہ اس کا سراپا ہے۔ وہ آیت الکرسی ہے۔ الصحيح للترمذی ورحمة اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۳۵۳۰ مجھے پہلے سنا تھا کہ سورۃ البقرہ کی گئی اور ابوج مونی نے اسلام یعنی انجیل کی تختوں سے خطا طوا سن اور جو ایم سلطان مئی میں۔ اور سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کی آخری آیات قرآن کے نیچے سے نکالی گئیں۔

۳۵۳۱ الفاتحہ لسبحانی ورحمة اللہ علیہ۔ ابن الضعیف بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ
۳۵۳۲ مجھے یہ سورۃ البقرہ کی آخری آیات عرش کے نیچے سے نکالی ہیں۔ جو پہلے کسی کی کو عطا نہیں ہوئی۔

۳۵۳۳ الحمد للہ رب العالمین۔ شعب الإیمان بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ۔ مسلمہ بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ
۳۵۳۴ اپنے گھر میں سورۃ البقرہ پڑھا کر، وہ ان کو آبرو سن نہ دے گا۔ جس نے سورۃ البقرہ پڑھی اسے جنت میں تازیانہ پائی جائے گا۔

۳۵۳۵ شعب الإیمان۔ رواہ الصلصال
۳۵۳۶ جس نے سورۃ البقرہ پڑھی اسے جنت میں تازیانہ پائی جائے گا۔ شعب الإیمان بروایت الصلصال

۳۵۳۷ جس نے سورۃ البقرہ پڑھی اسے جنت میں تازیانہ پائی جائے گا۔ اور جس نے سورۃ البقرہ پڑھی اسے جنت میں تازیانہ پائی جائے گا۔

”آپ سے کہیں۔ اہل ایمان اس کی تائید کرتے ہیں۔“ - تقریریں، لدھیانہ، جمعہ غائبہ بروز جمعہ، ۱۲ سبتمبر ۱۹۷۸ء

۴۵۳ - مجھے آج انگریزی نکتہ افروز میں کچھ اشعار لکھ کر دے، اور جلد ملے علیہ، ابن اللطیف سے مراد ابنت الحسن مرسلہ

۲۵۳۳۔ افسانے، طرزِ نگارش، جدوجہد، انگریزی، مضمون، اس کو اصول، ہنر سے صحت کے اصول، شے، افسانہ

تصحيح لاسم خانہ پر رايت اسی عبارت

۲۵۳۵۔ بس نے رات نے ہر سحر و بقرہ کی آغوشِ امانت میں جس کے لئے کوئی حوجا نہیں تھی، چرواہے سے مسعود صاحب، اپنے ایک

۱۳۶: آية الكرسي ختمت في آيات. هو الشيخ علي بن

۲۵۴ اور آج بھی مہل قرآن ہیں۔ (وٹھانٹھانے والی ہیں۔ اللہ ان کو بہت محبوب رکھتا ہے۔ وہ حور و قابیضہ کی خزانہ ہوتی ہیں۔)

اسم دور للديلم وحضارة عليهم: ابن ابراهيم بن ابي الفوارس

۲۵۳۸ سورۃ البقرہ: ۱۸۵ اے نبی! جو لوگوں نے تجھے شرعاً منع کیا ہے

عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من أحب أن يحسن عيشه فليحسن إلى أهله.

۳۵۰ قرآن مجید و تفسیر آن، ج ۱، مکتبۃ المدین، ۱۴۰۲ هـ، ص ۱۸۰.

فَمَا أَصْبَرُ أَنْ لَا يَبْزُقَ إِلَيْنَا حَرْفًا مِنْ رَبِّهِ فَالْحَكِيمُ

[illegible][illegible]

انہی خیالات سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے لوگ ہیں جن کی زندگیوں میں یہ خیالات نے گہرا اثر ڈالا ہے۔ ان کے خیالات نے ان کی زندگیوں میں گہرا اثر ڈالا ہے۔ ان کے خیالات نے ان کی زندگیوں میں گہرا اثر ڈالا ہے۔

از جمله این آثار، کتاب «تاریخ اسلام» اثر علامه محمد باقر مجلسی است که در این باره نیز به تفصیل در کتاب «تاریخ اسلام» اثر علامه محمد باقر مجلسی به تفصیل آمده است.

۲۵۶) عقد نکاح کے حصول کو پیش کرے ہے (وہ جو یہاں تک ایک ماہ پہنچ گیا کہ جو غرض کے چاہا ہے۔) کی ہے (۱۰۱) ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ

بزرگوار! یہ بات کی خبر میں میں ہنسی جاتی مگر شیخ ملازمین رات کے سحر میں مجھ سے ملے اور یہ سچا ہوا۔

محرر، ومعلم، انكليزي، البندوك، المحاكم، المندلا، من غير

۲۵۹۲ جس نے راستے میں میر مراد کو قتل کیا، آخری ذراعت حیدر علی کے لئے تھی۔ وجہ یہ تھی۔

عبدالله محمد باقری، زمنه فاین برجامه پروژست این مسوولارشی، نه خید

سورة العمران

۲۵۴۳ انس نے ہمارے مولود کو بہت پرانے زمانے میں بھی دیکھا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت عمران اور اس کی بیوی خدیجہ علیہما السلام صلی اللہ علیہما وسلم کے پاس گئے۔

طریقہ عالمی و متحدہ ہو گا۔ یہی قیامِ امن کی ایک نئی تعبیر اور اس کی ایک نئی شکل ہے۔

[illegible][illegible]

... (The text is too blurry to transcribe accurately) ...

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial v^j} \right) = \frac{\partial L}{\partial x^j}$

... ..

فہرست کتب و رسائل: کتابت المکتبہ المملوکیہ، قادیان

[illegible]

تکملے ہیں اور ان کے بیچ سے روشنی نکلے رہتی ہے۔ وہ دسے واپس ہیں۔ یا صرف دھندلے رنگوں کے والوں میں جو اپنے سر پہان میں طرف سے
تے چھڑات ہیں مساجد الفحیہ لیسلم الفحیہ لب مدی حیدر علیہ السلام کے لئے جو ان کے لئے ہے۔

۲۵۳۹۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو غائب و نامعلوم فرمایا جسے جہالت کے اندھیرے میں اپنے دروازہ شرف و کرامت کے دروازے میں صورتِ اعلیٰ کے ہر دروازہ پر جہالتی حوالہ شروع کرانے سے پہلے جہالتِ بقدر اور سورج جہالتی کی نظیر غائب ہے۔

الأوسط لعرضي رحمه الله عليه الحجة مرة في أسبوعين في سنة

اللاکھان

۲۵۲ قرآن مجید بطور ترین ص ۳۰۰ سے سورۃ البقرہ ص ۱۰۱ آیت آیت ۱۰۱ تک ہے۔ تعلیمی ہی جامعہ سرگودھا، راجستھان

[illegible]

۱۔ دعوہ الکفر ثانیہ و اس پر جمعۃ اللہ علیہ السلام و اس کے بعد اس پر بار

۱۵۰۹ ہر شے کی ایجاد و کشف یعنی عظمت و جلال الہی کی پیرا پوری ہے۔ قرآن کی وہ دین اور اس کی مفسر و تعلیمت حیرت انگیز ہے۔ جس نے اپنے

کچھ عرصے کے پہرے، آج اہل حق پر بھی شیطان اس کھر میں تین رات تک ایسا ہیجھکے گا اور جس نے حق کو اپنے کھڑے میں جھکا کر رکھا ہے وہ

[illegible]

كل ما تاتى به الكمال لاس غنى وحمد فله عليه مراتب اسمى الطرقات. صلى الله عليه

۵۵۔ مگر کون باطل کی بات کہے پڑے۔ دوسرے نے سخت دُعا کی، مگر کون باطل کی بات کہے پڑے۔ دوسرے نے سخت دُعا کی، مگر کون باطل کی بات کہے پڑے۔

جس کی عینکوں کی طرف سے بھاگتا ہے۔ اس کی شکل کو دیکھ کر ہر آدمی کی حالت ہی چلی ہے۔ حیران ہیں کہ یہ تو ان کی مرادوں سے بڑا عجیب

۱۵۵۱ میں "جہاد" کا ذکر ہے۔ اہم صورت قرآن کا فیصلہ ہے۔ اس کو شیعوں اور کئیوں کا محبوب برکت ہے اور اس کا۔

ترجمہ: موجبِ مسرت ہے۔ باطل لوگوں کی کجی سے متشکک نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ رحمتِ اقدسہ سے ہمیں نصیب فرمے۔

۲۵۷- کس سے سورۃ البقرہ پڑھی اسے دس ہفتے عید ملے گا، دس سال عید ملے گا۔

تبع الإمام بن عبد البر رحمه الله في هذا القول.

۲۵۵۵۔ محمدؐ نے سورۃ الفتح پڑھی اسے جنت محمدیؐ میں پہنچایا جانے لگا۔ اوسے سورۃ ہمت اور عبود

آیہ والہکم... ازاو کمال

۲۵۵ مروجہ بحثوں کے لئے سورۃ بقرہ کی ان روایات "وَالْهٰكُمُ الْاِلٰهُ وَاحِدٌ" سے بڑھ کر کوئی نکتہ نہیں ہے۔

الدكتور محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله

آیۃ النکری..... از الہ کمال

۳۵۵۷ سورۃ البقرۃ جس میں قرآن کی تمام آیات کی سراد آیت ہے کسی کفر میں نہیں پڑھی جاتی، مگر شیطان اس سے نکل جاتا ہے۔ اور وہ

سرورۃ آیت النکری ہے۔ المستدرک للحاکم شعب الإیمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۵۸ البقرۃ جس میں قرآن کی تمام آیات کی سرورۃ آیت ہے کہ ایسے کفر میں نکل پڑھی جاتی جس میں شیطان، دھوکہ دہی سے نکل

جاتا ہے۔ اور وہ سرورۃ آیت النکری ہے۔ المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۵۹ اے ابومنزرا! کیا بات ہے جو قرآن میں سب سے عظیم آیت کوئی ہے؟ عرض کیا: آیۃ النکری۔ فرمایا: اے ابومنزرا! یہ تم جیسے لوگوں کے

ہو جس میں اس آیت کی جس کے بغیر قدرت میں میری جان ہے اقامت کے دن اس کی ایک زبان ہوگی وہ ہونٹ ہوں گے اور یہ پایۂ عرش

کے پاس خدا وہ بادشاہی پاکی بیان کر رہی ہوگی۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن مسعود، عبد بن مسعود، عبد الرحمن بن مسعود، عبد بن مسعود

۳۵۶۰ قرآن کی سب سے عظمت والی آیت آیۃ النکری ہے۔ سب سے عظیم والی آیت "اللہ اعلم بسرہ" اور عبد اللہ بن مسعود، عبد الرحمن بن مسعود، عبد بن مسعود، عبد بن مسعود

سے خوف زدہ کرنے والی آیت "لن یصلیٰ علیک من بعدک غریب" اور عبد اللہ بن مسعود، عبد الرحمن بن مسعود، عبد بن مسعود، عبد بن مسعود

کتابت میں آیت "قل یا عباد اللہ انکم فی اللہ کما فی الارض" اور عبد اللہ بن مسعود، عبد الرحمن بن مسعود، عبد بن مسعود، عبد بن مسعود

۳۵۶۱ میرا حال وہی کہہ گیا اگرچہ وہ ہے جو آیت النکری ہے مسلسل شہداء تو اس سے کہیں تیز تر مخاطب تھا عرض کیا نہیں فرمایا وہ شیطان تھا۔

الصحيح لم يلقه في رواية عبد الله بن مسعود، عبد الرحمن بن مسعود، عبد بن مسعود، عبد بن مسعود

۳۵۶۲ دو قسم سے پہنچ کر گیا اگرچہ بھولا ہے۔

المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما الذکر للفظ ای وحیۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس

۳۵۶۳ بحث آیۃ النکری عرش کے نیچے عطا ہوئی ہیں، جو پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئی۔ الفیضی بروایت عبد اللہ بن مسعود

۳۵۶۴ جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ النکری پڑھی دوسری نماز تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔ اور اس پر نبی یا صدیق یا شہید کے ہونے

کے بھی مواہب نہیں کی۔ شعب الإیمان بروایت حسن رضی اللہ عنہ

حدیث شعیف ہے۔

۳۵۶۵ جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ النکری پڑھی دوسری نماز تک وہ اللہ کی حفاظت اور مسند رہے گا۔

الذکر للفظ ای وحیۃ اللہ علیہ بروایت الحسن بن علی رضی اللہ عنہ الفیضی بروایت عبد اللہ بن مسعود

۳۵۶۶ جس نے آیۃ النکری پڑھی اللہ کے سوا کوئی اس کی روح قبض نہ کرے گا۔ العظیمی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۵۶۷ جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ النکری پڑھی، ازوالہ الجلال وہ کرامت کے سوا کوئی اس کی روح قبض نہ کرے گا۔ اور یہ شخص نبیا و مرسلین

طرف سے لائے والے کی طرح ہوگا جو حق کی شہادت ہو گیا۔ الذکر للحکم بروایت عبد اللہ بن مسعود

حدیث روایت میں القطار ہے۔

ہر فرض نماز کے بعد آیۃ النکری پڑھنا

۳۵۶۸ جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ النکری پڑھی، ازوالہ الجلال وہ کرامت کے سوا کوئی اس کی روح قبض نہ کرے گا۔ اور یہ شخص نبی و مرسلین

طرف سے لڑنے والے ایک مرتب ہوگا جو کئی کوشید ہوگی جو۔ ابن النبی والصلی بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ
 ۲۵۶۹۔ جس نے ہر فرض نماز کے بعد ایہ انگری پڑھی، اس کو خود بخود جنت سے موت کے سوا کوئی شے مانع نہیں۔ اور جس نے اس کو ستر پہنچنے
 وقت پر عارضہ حال اس کے گھر اور اس کے پڑوسی کے گھر و مائیں یا اس کے گھروں کی حفاظت فرمائی۔

شعب الایمان بروایت علی رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۲۵۷۰۔ جس نے ہر فرض نماز کے بعد ایہ انگری پڑھی، اس کو خود بخود جنت سے موت کے سوا کوئی شے مانع نہیں ہوگی۔

ابن النبی بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۲۵۷۱۔ جس نے ہر فرض نماز کے بعد ایہ انگری پڑھی، اس کو خود بخود جنت سے موت کے سوا کوئی شے مانع نہیں۔ وہ مرتے ہی جنت میں داخل
 ہو جائے گا۔ شعب الاحیاء بروایت المصلح

۲۵۷۲۔ جس نے ہر فرض نماز کے بعد ایہ انگری پڑھی، وہ اللہ احد پڑھی، اس کو خود بخود جنت سے موت کے سوا کوئی شے مانع نہیں۔

الکبر للضرابی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۲۵۷۳۔ مجھے سورۃ البقرۃ کی آخری آیات قرآن کے نیچے سے عطا کی گئیں ہیں۔ اور یہ کچھ سے قبل کسی نبی کو عطا نہیں ہوئی۔

مسند احمد شعب الایمان السمری بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

سورۃ البقرۃ کی آخری آیات کا جہد بھی ذکر ہوا ہے اس میں الزمونی سے آخر تک کی آیات مراد ہیں۔

۲۵۷۴۔ جس نے رات کو سورۃ البقرۃ کی آخری آیات ختم تک پڑھیں اس کے لئے یہ اس رات کے کمال کی طرف سے کافی ہو جائیں گی۔

الذہبی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

سورۃ آل عمران..... از الاکمال

۲۵۷۵۔ جس نے آل عمران کی آیات سمن شہد اللہ لا الہ الاہو والملائکہ واولو العلم عند اللہ الاسلام تک پڑھیں
 پھر کہادنا شہد بجا شہد اللہ بہ واستودع اللہ ہذہ الشہادۃ وہی فی عند اللہ رقیعۃ نور میں بھی شہادت دیا ہوں جس کی اند شہادت
 دیتے ہیں اور اپنی یہ شہادت اللہ کے پاس بطور ماتحت رکھوا دی ہوں۔ تو جو جب قیامت کا دن ہوگا وہاں بندے کو۔ چائے گا تو اللہ تعالیٰ
 فرمائیں گے: اے بندے نے میرے پاس ایک ماتحت رکھوائی تھی اور میں سب سے زیادہ محمد کے قاتل کا حق دار ہوں۔ مگر میرے بندے
 کو جنت میں داخل کر دو۔ ابو الشیخ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۵۷۶۔ بے سوچے اس شخص پر جس نے یہ بات پڑھی:

"ان فی خلق السموات والأرض" مانع الی عمران ۱۰۔

"بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور ارباب دان کے بریل بدل مآ نے ہائے میں عمن والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔"

لیکن اس میں کچھ غور کر لے کیا۔ الذہبی بروایت علی رضی اللہ عنہ

دور روشن سورتیں..... از الاکمال

۲۵۷۷۔ دور روشن سورتیں یعنی سورۃ البقرۃ و سورۃ آل عمران پڑھ کر۔ وہ روزِ حشر اپنے پڑھنے والوں پر اہل کی مانند چھ جائیں گی یا نہ۔
 اور صرف پڑھوں کے دو فوہوں کی۔ لہذا کہیں کی اور اپنے پڑھنے والوں کی غایت میں پھڑکیں۔ سورۃ البقرۃ پڑھو۔ کیونکہ اس کا پڑھنا باعث

عقد کی۔ انکسیر للظہر اسی رحمتہ اللہ علیہ مرزا اب اس نعمت و عسی اللہ علیہ

سورة القدر عليه السلام

۱۵۸۱ مجھے سورہ محمد اور اس کی آیتوں نے سفید بانوں والی تازیانہ، کبیر لطیف انی، حجتہ اللہ علیہ سرور رب حقیق حامی و صبی اللہ علیہ توجہ کچھ کا فرمان مجھے سورہ محمد اور اس کی آیتوں نے سفید بانوں والی تازیانہ کا ہرے کے ان بیوتوں میں قیامت کی پہلوانیوں کا کٹر ہے۔ اور بیوتوں میں سر اور دوسری بیعت سورہ میں جس کا دل کی حدت میں ملاحظہ فرمیں۔

۲۵۹۷ مجھے سورہ صافات کی آیتوں سورہ الفاتحہ سورہ البقرہ سورہ آل عمران اور سورہ النساء نے سنبھالیں۔ اے اللہ کر دیا۔

انکسب منظر ایی رحمتہ کا علمہ برآں ہے۔ مہدی مہدی

المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما العداوت لحاکم مروعت، ای حکمران مروءت پر عدو ہے۔
مجھے یہ معلوم ہے کہ اس کی صورت عموماً زانیہ کی بہنوں کے سفید بالوں والا گروہ یا سب مروءہ بروایت میں ہوگی

۲۵۸

۱۵۹۔ محصورہ دہلی کی پہلی صورت واقعہ دورہ القادسیہ، دورہ افغانیہ، دورہ کورٹ اور دورہ سال مسافرت نے سفید بالوں والا گروہ

۲۵۹ مجھے سوچنا پڑا کہ میں کی بہنوں اور اگلی اقوام کے حالات نے ہوزھا کر دیا۔ (یعنی حسانہ کی روایت محمد بن علی بن مسعود) اگلی قوم کے حالات نے ہوزھا کر دیا۔ سورہ عہود میں اگلی اقوام کے حالات مذکور ہیں ان کی طرف اشارہ ہے۔

۲۵۱۲۔ مجھے سرورِ مہدوی اور اس کی بیوی اور قیامت کے ذکر اور غنی التوام کے حالات نے بڑھ چڑھا کر دیا۔

المؤلفان أحمد بن محمد بن أبي النضر في تفسيره أبو الحسن بن علي بن فضال

سورہ سبحان

۵۳ آیت الاحزاب: الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا "اے ایمان والو! اب جس کا حق ہے کہ تم پر نہیں اتاری گئی میں جس کو تم نے بنا لیا تم نے انجانے۔ یہ سوانہ بنی اسرائیل کی آخری آیت ہے۔ لیکن لفظ انہی رحمة اللہ علیہ ہر اہل مہدویت میں اس

الانكسار

[illegible]

المديح: م. و. ايت. م. عوص. رطبي. فله عفا

سورة الكهف

۱۵۹۰ء کیا میں تم کو ایسا دوست نہ بناؤں جس کی عظمت سے آسمان و زمین کا خلا بھی نہ ہے۔ اور اس سے کہنے والے کو بھی اتنی ہی مرگ ہے۔ اور اس کو جود کے رفوہ پر مٹا ہے۔ سرے پر جو تک و زور ہے۔ میں یوم کے اس کے گناہ معاف کر دے جاتے ہیں۔ اور خلیج جوتے

وقت اس کی آخری پانچ آیات پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کو جس وقت بھی وہ چاہے بیدار فرما دیتے ہیں۔ اور سورت سورۃ الکہف ہے۔

ابن مردودہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۵۹۲۔ سورۃ الکہف کو رات میں "حائلہ" کہا گیا کیونکہ یہ اپنے قاری اور جنم کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔

شعب الإیمان بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

۲۵۹۷۔ سورۃ الکہف، جس کو رات میں "حائلہ" کہا گیا یہ اپنے قاری اور جنم کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔

شعب الإیمان، الفرہوس للعلی بن ریحہ رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۵۹۸۔ جس نے جمعہ کو سورۃ الکہف پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کے گھر کے درمیان تک نور روشن فرما دیں گے۔

شعب الإیمان بروایت ابن عباس

۲۵۹۹۔ جس نے سورۃ الکہف کی آخری اس آیات پڑھیں، وہ دجال کے قتل سے محفوظ ہو جائے گا۔

الصحيح للمروزي رحمه الله عليه او الساني بروايته ابى الدرداء رضي الله عنه

۲۶۰۰۔ جس نے سورۃ الکہف کی اول تین آیات پڑھیں، وہ دجال کے قتل سے محفوظ ہو جائے گا۔

الصحيح للمروزي رحمه الله عليه بروايته ابى الدرداء رضي الله عنه

۲۶۰۱۔ جس نے سورۃ الکہف کی اول اس آیات حفظ کر لیں، وہ دجال کے قتل سے محفوظ ہو جائے گا۔

مسند احمد، الصحيح لعلامة ابن خزيمة، الساني بروايته ابى الدرداء رضي الله عنه

الاکمال

۲۶۰۲۔ کیا میں تم کو ایسی سورت نہ بتاؤں جس کی عظمت سے آسمان زمین کا فائدہ بھی نہ رہے۔ اور اس کے کھینچنے والے کو بھی تنہا ہی

اجرت ملے۔ اور جو اس کو جو کہ روز پڑھتا ہے، دوسرے جو تک اور جو تین ایام کے اس کے گناہ عاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جو شخص سورت

وقت اس کی آخری پانچ آیات پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کو جس وقت بھی وہ چاہے بیدار فرما دیتے ہیں۔ اور سورت سورۃ الکہف ہے۔

ابن مردودہ الذہلی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۶۰۳۔ جس نے سورۃ الکہف کی اس آیات پڑھ لیں، وہ از سر نو تپا یا ایمان سے مگر جائے گا اور جس نے اس کو جمعہ کی رات پڑھا اس کے لئے

مناہ و بصری کے درمیان پھنا نور ہو گا اور جس نے اس کو جمعہ کے دن جو سے پہلے یا اس کے بعد پڑھا اس کی دوسرے جمعہ تک حفاظت کی

جائے گی۔ اگر ان دونوں جمعوں کے درمیان فروع دجال ہو گیا تو وہ اس کا پیچھا نہ کر سکیگا۔ مولف شیخ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

ابن عباس ایک راوی ہے۔

۲۶۰۴۔ جس نے کہف جو کہ کن پڑھی اور وہ دن تک ہر روز سے محفوظ رہے گا۔ اگر وہ جانی نکلا اس سے بھی بامقرب رہے گا۔

ابن مردودہ السنن لعلامة بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۶۰۵۔ جس نے جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھی، اس کے قدموں سے آسمان تک نور چمکے گا جو حقیت کے دن اس کے لئے روشن ہو جائے

گا۔ اور دونوں جمعوں کے درمیان کھلا نور کی تابانی ہو جائے گی۔ ابن مردودہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۶۰۶۔ جس نے سورت الکہف پڑھی، تین دن تک گناہوں سے محفوظ رہے گا۔ ابن حبان بروایت ابی رضی اللہ عنہ

۲۶۰۷۔ جس نے سورۃ الکہف کی آخری اس آیات پڑھیں، وہ دجال کے قتل سے محفوظ ہو جائے گا۔

ابن عیسیٰ فی فضائلہ، مسند احمد، الصحيح لعلامة الساني، ابن حبان، الصحيح لابن حبان بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۶۰۸ جس نے سورۃ الکہف کی اول شہادت پڑھ لی وہ جہاں کے فتنے سے محفوظ ہو جائے گا۔

الصحيح للمذہب رحمۃ اللہ علیہ بروایت من الدرۃ وحسن اللہ علیہ

حدیث حسن و صحیح ہے۔

۲۶۰۹ جس نے سوتے وقت کہف کی دس آیات پڑھیں وہ جہاں کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ اور جس نے کہف کی آخری آیات سے دس دقت

پڑھیں وہ قیامت کے دن دوزخ میں پڑاؤ میں نہ پڑے گا۔ اس میں درود ہے بروایت علامہ رحمہ اللہ علیہ

۲۶۱۰ جس نے سورۃ الکہف پڑھی، جیسے وہ نازل ہوئی تھی، تو قیامت کے دن اس کے مقام سے نکلے گا اور وہی نور ہوگا اور جس نے اس کی آخری دس آیات پڑھ لی وہ دوزخ میں نہ پڑے گا اور اس کی پڑھاؤں سے ہو سکے گا۔

الاصحح للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ المستدرک للحاکم ابن مردودہ السنن للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ السنن لمسلم بروایت ابن سعد
۲۶۱۱ جس نے سورۃ الکہف کا اول و آخر پڑھا تو قیامت کے دن وہ دوزخ میں پڑاؤ میں ہوگا۔ اور جس نے اس کو کب پڑھا اس کے لئے آسمان کا

زین نور ہوگا۔ مسند احمد الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن السنن بن مردودہ بروایت معاذ بن اسد رحمہ اللہ علیہ

۲۶۱۲ جس نے سورۃ الکہف پڑھی، جیسے وہ نازل ہوئی تھی تو اس کے پڑھنے کے مقام سے نکلے گا اور وہی نور ہوگا۔ اور جس نے سورۃ الکہف سے دس دقت

"سبحانک اللہم و بحمدک اللہم ان لا الہ الا انت المستغفرک و التوب الیک" اسے پڑھا تو اس کی پاکی پہن کر تینوں

ادب آپ کی گھر کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں سوش آپ سے توبہ و استغفار کرتا ہوں تو ان کلمات کو ایک ہی جگہ پڑھ کر

عرش کے نیچے رکھ دیا ہے کہ کبھی کسی کا پڑھنا سے دعا قیامت کے دن اس کو پائے گا۔ الصصحح للمذہب رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن سعد

۲۶۱۳ جس گھر میں سورۃ الکہف پڑھی جاتی ہے شیطان اس رات گھر اس گھر میں داخل نہیں ہوگا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن مردودہ ابو التیج فی التواب بروایت عبد اللہ بن علی

۲۶۱۴ سورۃ الکہف جس کو رات میں "تک" کہا گیا ہے یا اپنے قاری اور جنم کے درمیان رکھ دیا جاتی ہے۔ الصصحح بروایت ابن عمرو

اس میں طبعاً ابن قاری مکر اللہ بہ ہے۔

۲۶۱۵ سورۃ الکہف جب نازل ہوئی اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تھے۔ الصصحح بروایت من الدرۃ وحسن اللہ علیہ

۲۶۱۶ اگر میری ہمت پورے کہف کی آخری آیات کے سوا کچھ نازل نہ ہوتے تب بھی ان کے لئے کافی تھا۔ ابو نعیم بروایت ابن حبیب

سورۃ الحج

۲۶۱۷ سورۃ الحج کو تھپہ قرآن پر دوزخوں کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے۔

المستدرک للحاکم ابو داؤد فی مرسلہ حلق بروایت معاذ بن عبد اللہ

۲۶۱۸ سورۃ الحج کو دوزخوں کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے۔ ابو یوسف نے بھی کہا ہے کہ اسے تھپہ دوزخوں کو نہ پڑھے۔

مسند احمد لمحمد بن یوسف المستدرک للحاکم الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت حنفی بن عامر

قد اطلع یعنی سورۃ المؤمنون

۳۰۹ مجھ پر اس کی آیات نازل ہوئی ہیں، جس نے ان پر عمل کیا جنت میں داخل ہو جائے گا۔ شروع آیات "قد افصح" سے دس آیات تک۔

الصصحح للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت حمزہ رحمہ اللہ علیہ

۲۶۲۰ مجھ پر اس کی آیات نازل ہوئی ہیں جس نے ان پہلے کیا جسے میں اہل ہو جائے گا۔ "قَدْ طَلَعَ" سے اس کی آیت نکلی۔

مسند احمد، المستدرک، المعجم، بروایت عمر بن عبد

الحوامیم..... ہر وہ سورت جس کی ابتدا اتم سے ہو

۲۶۲۱ ہر اتم سات ہیں، جنہم نے دروازے بھی سات ہیں، ہر حاتم ایسا دیکھو دروازے پر کھڑی ہو جائے گی سارے کے لیے: اسے خدا اور مجھ

مجھ پر ایمان مارا اور میری قرأت کی اسے اس دروازے سے اٹھ سکے شیعہ الإمامان بروایت اہل بیت بن مروان مہر

۲۶۲۲ جو کہ قرآن کا ترجمہ ہے، ابو الصبیح علی بن یوسف، روایت جس، جسے اللہ تعالیٰ مستدرک، المعجم، بروایت ابن مسعود، رضی اللہ عنہ

۲۶۲۳ حاتم، اتم کے بغیر اس میں اس میں دروازے ہیں

سورۃ یس

۲۶۲۴ ہر اتم کا اس ہوتا ہے اور قرآن کا اس میں ہے۔ جس نے یس پڑھی اللہ اس کی قرأت پر اس قرآن پر اٹھ کا ثواب کھاتے ہیں۔

الذامی، الصحيح للترمذی، رحمة اللہ علیہ بروایت ابن مسعود، رضی اللہ عنہ

۲۶۲۵ جس نے ہر اتم پڑھی اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ شیعہ الإمامان بروایت ابو ہریرہ، رضی اللہ عنہ

۲۶۲۶ جس نے رات کو یس پڑھی اس کو بخشش ملے گی۔ اہل بیت بروایت ابن مسعود، رضی اللہ عنہ

۲۶۲۷ جس نے ایک بار یس پڑھی گویا دس مرتبہ قرآن پڑھا، شیعہ الإمامان بروایت ابن مسعود

۲۶۲۸ جس نے ایک بار یس پڑھی جو دس مرتبہ قرآن پڑھا، شیعہ الإمامان بروایت ابو ہریرہ، رضی اللہ عنہ

۲۶۲۹ جس نے اتم کی رات کے لئے یس پڑھی اللہ اس کے گناہوں کو بخشے گا۔ یس اس کو اپنے مردوں پر بھی پڑھا کرے۔

شیعہ الإمامان بروایت اہل بیت

سورۃ الزمر

۲۶۳۰ مجھے یہ سورتیں ہیں کہ مجھے ساری دنیا اس آیت کے عوض دی جائے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّکَ اَعْلٰی السَّمٰوٰتِ اَعْلٰی السُّبُوْحِ

لا یقصر عن رحمة اللہ تعالیٰ احمد بروایت یحییٰ

سورۃ الدخان

۲۶۳۱ جس نے کسی رات حم الدخان پڑھی، وہ سب کو اس حال میں لے جائے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کر رہے ہوں گے۔

الصحيح للترمذی، رحمة اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ، رضی اللہ عنہ

۲۶۳۲ جس نے جس کی رات حم الدخان پڑھی، اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

الصحيح للترمذی، رحمة اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ، رضی اللہ عنہ

۲۶۳۳ جس نے کسی رات حم الدخان پڑھی، اس کے گناہوں کو بخشے گا۔ یہ سب کو معاف کر دے گا کہ جس نے اسے پڑھا، بروایت ابن مسعود

۲۹۳۳ "میں نے جو کچھ دات یاں نے دین محمد بن ابی القحطانی سے کہے دات شرا یہ کہہ دیا میں نے۔"

کتب المطبوعیہ رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی نعیم رحمہ اللہ

انافتح..... یعنی سورۃ الفتح

۲۹۳۵ "ابن ابی نعیم پر اپنی موت نازل ہوئی جو مجھے ہراسی تھی۔ میں نے ابی نعیم سے کہا: "ابی نعیم! یہ سورۃ الفتح ہے۔"

فتحیہ "سبیلہ محمد الصبح للصدیق رحمۃ اللہ علیہ بخاری و مسلم بروایت ابی نعیم رحمہ اللہ

۲۹۳۶ "ابن ابی نعیم نے کہا: "ابی نعیم! یہ سورۃ الفتح ہے۔"

الصبح للصدیق بروایت ابی نعیم رحمہ اللہ

"اقتربت الساعة"..... یعنی سورۃ القمر

۲۹۳۷ "اقتربت الساعة قاری کو دات یاں میں اس وقت کہنا ہے۔ یعنی قرآن بہت سے پڑھنے والوں کے سامنے آتا ہے کہ انہی

پیر کے وقت کو جب شعب الایمان بروایت ابی نعیم رحمہ اللہ

سورۃ الرحمن

۲۹۳۸ "ابن ابی نعیم نے کہا: "ابی نعیم! یہ سورۃ الرحمن ہے۔"

۲۹۳۹ "میں نے کہا: "ابن ابی نعیم! یہ سورۃ الرحمن ہے۔"

نکدس "تم اپنے رب کی نعمتوں کو جملہ کے "بحمدہ" کہتے ہو۔ لا شئی، میں ہرگز دیکھتا ہوں کہ الحمد "پڑھو۔"

تو یہ کس قسم کے کلمہ ہے؟ میں نے کہا: "ابی نعیم! یہ سورۃ الرحمن ہے۔"

سورۃ الواقعة

۲۹۴۰ "میں نے کہا: "ابن ابی نعیم! یہ سورۃ الواقعة ہے۔"

۲۹۴۱ "ابن ابی نعیم! یہ سورۃ الواقعة ہے۔"

۲۹۴۲ "سورۃ الواقعة ہے۔"

شعب الایمان للصدیق رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی نعیم رحمہ اللہ

سورۃ الحشر

۲۹۴۳ "میں نے کہا: "ابن ابی نعیم! یہ سورۃ الحشر ہے۔"

شعب الایمان للصدیق رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی نعیم رحمہ اللہ

سورة الطلاق

۲۶۴۳ اسے پوزر اٹھائیے۔ آیت جاننا کہ اس کی آیت میں اس کو لے کر آپ سب کو کفایت کر جائے گی۔ وہ ہے تو من ینق
انہ یمجعل لہ محر جا و یورقہ من حیث لا یرحسب کہ جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے ہر مشکل سے نکلے گا راستہ اس کے ارادے
کو اس کی ہمت سے روشنی بخپائیں گے، جہاں اس کی ہمت اٹھائیں تک نہ ہوگا۔

مسند احمد الشافعی میں حاشیہ المصحیح لابن سہب المستعربک للحاکم بروایت ابن خضر وحی اللہ علیہ

سورة تبارک الذی

۲۶۴۵ قرآن کی ایک سورت تیس آیات پر مشتمل ہے۔ وہ اپنے چھنے والے کے لئے شفاعت کرتی ہے حتیٰ کہ اس کی مغفرت سردی جاتی
ہے۔ وتبارک الذی یدہ العنک ہے۔

مسند احمد الکامل لابن عثی رحمۃ اللہ علیہ المصحح لابن حبان المستعربک للحاکم بروایت ابو ہریرہ وحی اللہ علیہ
کتاب اللہ کی ایک سورت جو تیس آیات پر مشتمل ہے، اپنے چھنے والے کے لئے شفاعت کرتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کو بہنم سے
لگاوا کر جنت کی داخل کرادیتی ہے۔ نصیبتک للحاکم بروایت ابو ہریرہ وحی اللہ علیہ

۲۶۴۷ یہ غریب قیروں روکنے والی نورانی سے نجات دینے والی ہے۔ حتیٰ تبارک الذی الخ

صحیح لترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس وحی اللہ علیہ

۲۶۴۸ میری خواہش ہے کہ تبارک الذی یدہ العنک ہر آن کے آئے میں نہ۔

المستعربک للحاکم بروایت ابن عباس وحی اللہ علیہ

۲۶۴۹ سورة تبارک غریب قیروں روکنے والی ہے۔ ان مردویہ بروایت ابن مسعود وحی اللہ علیہ

سورة اذ از لزلت

۲۶۵۰ اذ از لزلت نصف قرآن کے برابر ہے۔ اور قل یا ایہا الکفرون یتقوا قرآن کے برابر ہے۔ اور قل هو اللہ احد تبارک قرآن
کے برابر ہے۔ السنن المستعربک للحاکم شعب الایمان بروایت ابن عباس وحی اللہ علیہ

۲۶۵۱ جس نے اذ از لزلت پڑھی اس کو نصف قرآن کا ثواب حاصل ہوگا۔ جس نے قل یا ایہا الکفرون پڑھی اس کو پورا قرآن
کا ثواب حاصل ہوگا۔ اور جس نے قل هو اللہ احد پڑھی اس کو تبارک قرآن کا ثواب حاصل ہوگا۔

المصحح لترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس وحی اللہ علیہ

الحاکم التکاثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایہا کثر الشکائر ۱ حتیٰ وزانہ المقابر ۲ اقلما سوف تغفلون ۳ ثم کلا سوف تغفلون ۴ کلا لم تغفلون

علمہ انقیس : لتزولوا فاجنبکم ﴿١﴾ ثم لتزوئنا عینہ البغیث ﴿٢﴾ ثم لتسلطن یزید عن العجم ﴿٣﴾
الہاکم التکاثر پر جسے عالم غوث شریف شہزاد کرتے ہیں، الایک ماجات ہے۔

المعلمة: د. سحر عبد الله

قُلْ تَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
فَاللَّهُ أَخَذَ مِنَ النَّاسِ مِيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلَ فِي سُبْحَانَكَ وَلَهُمْ يَوْمَئِذٍ عَذَابٌ مُهِينٌ

۲۹۵۳ قل ھو اللہ احسان ۱۱ قرآن کے پرے پر ہے

[illegible]

۲۳۵۴ قال هو اعلم احدیہ فی ترقیہ من کے برابر ہے۔ اور قال یہ ایسا انگفر وہی جو توفیق فرمائے کہ برابر ہے۔

۲۱۵۵۔ جس نے فی اللہ اللہ ایک آدمی کو اس سے تیار کیا قرآن مجید، مسیح، الہی، و بانی دین محمد ﷺ۔

۲۶۵۸ جس نے قاتل کو قتل نہیں کیا، وہ جہنم میں جاوے گا۔ اور اگر قاتل نے قاتل کو قتل کیا، تو اسے اللہ تعالیٰ نے جہنم میں بھیجا ہے۔

۲۱۵۷ جس سے فائدہ ہو، اللہ عزوجل کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

۲۱۵۸ جس نے قادیانے اچھڑ کر یہ روضۃ الشوقاں میں گئے اُنے جنت میں آگے نہ گئے تھے۔ اور یہ صحیحہ پر وینت حاکم پر یہ

۲۱۵۶: میں نے قبل ہوئے محمد بن عباسؓ پر بھی اہل بدعتیوں کے بھی مہل کے نہ ہو وہ فرما دیئے۔

۳۶۰۔ جس نے لڑنا، غم نہ لیا، سو بھلا ہو۔ جو نہ لڑا، وہی نہ ہو۔ جس نے اپنے جسم پر آواز نہ کی، اس نے اپنے جسم کو بچا رکھا۔ جس نے اپنے جسم کو بچا رکھا، اس نے اپنے جسم کو بچا رکھا۔

انجیر نظر سے دیکھ کر دعا اللہ علیہ پڑھ کر

نہایت غریبوں کے لئے، جو ان کا دل اور شراب لٹی، نکالیں اور حنفیہ علیہ السلام پر جو ہیں، جس نے خدا

نصف الإبداء من بين من علموا

[illegible]

میں نے اس شخص کو اور خیر خواہ نہیں سمجھا کیونکہ وہ اس کے خلاف نہیں ہے۔

۲۶۶۔ جس نے قل ہو اللہ محمد بن عبد اللہ پر پڑھی اس نے اللہ تعالیٰ سے اپنی جان خرید لی۔

الجبار، حتى في القواعد البراءة حقيقته، وهي:

۳۶۵۔ یہ توں؟ ہاں اور یہ توں زمین کی مٹی اقل ہو جائے اور زمین بڑھ جائے۔ نعمان یروایت اسے وحشی اخذ کرتا ہے۔

۳۴۶ شمارہ: شش ماہی، تمہاری کتابیں قرآن پڑھتے ہیں۔ - ترجمہ: آپ نے اپنی کتابیں ہونے لگی ہیں۔ اور اب جابا پڑھتے ہیں۔ قرآن کے بارے میں۔

مسند احمد، الصحيح للمسلم، الصحيح الترمذي راحة الله عليه بروايت ابن حجر برهانه رضي الله عنه

۲۶۷ بے شک سورۃ النحل میں کسی ہونے احمد تبارک القرآن کے لئے ہے۔ ملحاحہ برویت بن عمر اسی اندھ عہما

۲۶۶۸ کیا تم میں سے کوئی ہے کہ ہزارتہ قبائلی قبضہ چڑھایا کرے اللہ تعالیٰ نے قرآن کو تمہیں نصیب میں فرمایا ہے اب حصہ فعل

هو الله الواحد... بعد احد، تصحيح لعلو برزات في اللز، دغني، قد

۳۶۹ کیا تم میں سے کوئی تاجر ہے؟ ہرگز نہیں! تو ان پر دلیا کہ: کیا تم میں سے کوئی غلامِ خدا ہے جس نے خلیل بن عبد اللہ بن قیسؓ کے لئے اس

رات قبول قرآن پڑھا۔ صبح اتر مذی رحمت اللہ علیہ، کافی چڑھیں سی ابوب

۲۷۹ غز هو اللہ محمد اور معوذۃ شمس و شمس تاج و درجہ پیدائید تیرے لئے مرثیے سے کافی اور جائز نکاح۔ محمد اللہ ہے۔

۲۹۷۱ ذیل ہوائی احکامات کے تحت اس کا حساب قسب ہے۔ بطور دوسرے نمونہ بعضی رحمتہ اللہ علیہ مرویات ابو عمر مروی رضی اللہ عنہ:

۴۷۲ جس نے میرزا علی احمد چٹائی، کنکے چوکیا ساہی کے ساتھ عافیت دے دی تھی، اس کے لئے ایک کتب خانہ

قرطوب، الخراج بطرف مدنا، و حدة امة عليه بر و ابن اس، ص ١٠٠

یعنی اگر میں ابو نعیم کے بیان سے یہ ثابت کر سکوں کہ

مملو از طمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ يٰٓعٰزِزٌ ذُو الْبِرِّ الْعَلِیُّ (۱) مَنْ شَرٌّ مَّا خَلَقَ (۲) وَمَنْ شَرٌّ مَّقَاسٍ (۳) ذَا وَقْتٍ زَاوِیُّ سِرِّ نَفْسٍ فِی الْخَلْقِ (۴) وَمَنْ
شَرٌّ حَامِدٍ (۵) غَضَبٌ (۶)

—بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فَلْيَعِزُّوْهُ بِمَنْ لَّدَيْهِ اَلْعِزَّةُ ۝ اِنَّ اَلْعِزَّةَ مِنْ اَلْحَبِيْثَةِ ۝

۲۶۷؎ مجھ پر چھانکی آیت: اُس پر کہے ہیں: جس کا خیال کوئی نہیں سمجھ سکتی۔ "فَلَا أُعَذِّبُهُمْ الْعَذِّبِ" اور "فَلَا أُعَذِّبُهُمْ الْعَذِّبِ"۔

المصحيح ناسلم. محمد احمد، المصحيح بالتزويد. حمد الله تعالى. السليبي مروى عنه في كتاب

۲۶۷۰ معراجین پر مکتوب ہوئے۔ تم نے یہ بھی دیکھی کہ وہ کس صورت میں یہ فریاد کیا کرتے تھے۔ ان کے لیے لکھنؤ میں ایک جامعہ اسلامیہ مدرسہ قائم ہوئی جس کا نام

”فِي الْغُرُفِ كَقَلْبِي“ . فَلِغُرُفِ لِي“

۲۶۷ مجھے جبرئیلؑ نے انعام کے لیے بھیجا، جو اقبالؒ، عہودِ حرب الخلفی میں نے چڑھا دی تھا۔ یہاں پہلی بار عہودِ حرب اللہ سے آتمیں لے رہا تھا۔

میرزا محمد اسحاق صاحب الدی رحمة اللہ علیہ، اہل بیروین ہیں رعی اللہ انہ

۲۶۷۶۔ مکے میں قبل اعدا دسویں الخلق سے لے کر اسی بیسویں چیز تک ہر چیز پر اس کی ناسی و وابستہ شخصیں عامر

۴۰۰۔ اس مسئلہ سے بحث کرنے والے دو مفسرین نے بتایا کہ: اولیٰ المذہب دہریہ الفلکی اور ثانی المذہب دہریہ الخصاصی ہیں۔ اسے مقلد ادیب مفسر

سائے اور انہیں ٹھونکن کو پڑھ رہا۔ کسی سائل نے ان سے پوچھا کہ ان کی زبان پر کتنے والے ان جیسی تہ فیکس مانی۔

منذ عهد أبيه إلى اليوم، كسبوا كسبهم بغير غش ولا خداع.

۳۹-۷۰۔ اہل حق ان کے لیے توحید اور ان کی تعظیم ہی آجائے۔ مے تعلق نہ بنادگا۔ میرے درد و اہل حق میں غم نہ

۱۰۴- «...بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ» قل اعوذ برب الفلق

السامي مراديت عفتس عاير

۲۹۸۰: یازمین نذر کے بعد معلوم ہوا ہے کہ اب دورہ تصحیح ہائے عرب و اہل غنم کا دور

بقیہ متفرق سورتوں کے فضائل..... از الاموال

上

۲۶۸۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ ابراہیم، آیت ۱۲ میں تعجب و حیرت کے ساتھ فرمایا ہے: "وَمَا يَكْفُرُ لَكُمْ وَيُنَادِيَكُمْ لِيَخْلُقَ أَزْوَاجًا مِمَّا تَكْفُرُونَ"۔ اے کافر لوگو! تم کو کفر کے لئے پیدا کیا اور تم کو پکار رہا ہے کہ تم کو جو کچھ تم کفر کرتے ہو، اس میں سے تم کو جوڑ دوں گا۔

لَمْ يَمَسَّ اِنَّ اِيَّاهُمْ اَنْزَلَ مِنْهُمْ لَهْجًا رَافِعًا الَّذِي رَحِمْنَا عَلَيْهِ الْاَمَامُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْكَمَلُ الْاَبَدِيُّ الْاَبَدِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

علامہ مفتی محمد امجدیہ فرماتے ہیں: اسی روایت میں ابن ابی عمیر نے مسند شریف میں بیان کیا ہے کہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو منقطعاً رد کیا ہے۔ لیکن علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں کوئی غلطی نہ دیکھی۔ بلکہ اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

سورة المؤمنین

۴۹۶۲ اُن کو کھلی دے لیکن اسے اتنا دل آویز تھا کہ وہ افسوس سے دعا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اسے ایسا ہی بنا دے۔

۲۹۸۳: "بزرگوار! کہ فریادِ کائنات کی آواز ہے، یہ منہ ہے ربِ انعاموں، تو تمہیں ان تکلیفیں میں اس طرح غلام بنانا چاہیے کہ تمہاری ہر بات میں اللہ کی آواز ہو۔"

۲۰۸۳۔ اسی نے ”المختار فی السجود اور چوکن“ دونوں سورتوں میں سے نقل پر انہیں کو خدا پر تیرے کو بت چاہا کہ اور خدا تعالیٰ اس سے
 معذرت کریں، اور اس نے سورتا نہیں اس کی بات پر چھپیں اور اس کا نام یہاں سے لے کر یہاں جاتے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

ان میں سے ہر ایک کا ایک مخصوص اثر ہے جس کا اختیار نہیں ہے۔

۴۶۱۵۔ میں چارھو گچھوہ اس ملک اس برکات و بھاد میں۔ کوئی ٹھکانہ نہ پوچھتا ہے تو میرا جواب ہے۔ اسی شغل پر پرمی جانے تو بار میرا
 لیون بڑے۔ غور کرتا ہے تو میں نے۔ خود نہ زور دے تو میں نے۔ راجہ، اسکی بڑے تو میرا خوش روح ہے۔ میں نے بڑے

دوسرے دن، جو اپنی کسی تشدد سے پرچھے تھا اس کو پاے۔ میٹ پر چڑھ کر اسے لٹا دیا۔ اس نے کہا: "میں نے تم کو لٹا دیا ہے۔" اس نے کہا: "میں نے تم کو لٹا دیا ہے۔" اس نے کہا: "میں نے تم کو لٹا دیا ہے۔"

کواسم وہو محمد بن کی ابتدا، مکمل آتا ہے۔

سورة الدخان

۲۶۹۷ جو جس کی رات سورة الدخان پڑھے، کچھ کو مغفرت کی حالت میں آئے گا اور پورے ستائیس کا حق پانچ ہو جائے گا۔

الطبعی بروایت ابو داؤد

۲۶۹۸ جو جس کی رات سورة الدخان پڑھے، کچھ کو مغفرت کی حالت میں آئے گا اور پورے ستائیس کا حق پانچ ہو جائے گا۔

روایت ابو یوسف و احمد و شعیب ہے۔

الواقعة

۲۶۹۹ اہلِ حدیث کو سورة الواقعة سکھانا یونکہ یہ سورة الحقی ہے۔ الدیلمی بروایت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ

۲۷۰۰ جس نے ہر رات سورة الواقعة پڑھی، اس کی فاقہ طغی کی نوبت نہ آئے گی۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما

قیامت کے دن اللہ سے اس معاملہ میں ملاقات کرے گا کہ اس کا چہرہ چومو جو میرے رات کے پڑھنے کا ثمرہ ہے۔

ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بروایت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہما

۲۷۰۱ جس نے ہر رات سورة الواقعة پڑھی، اس کی فاقہ طغی کی نوبت نہ آئے گی۔

ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بروایت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہما

سورة الحديد

۲۷۰۲ سورة الحديد سر شہد منگی کے روز نازل ہوئی۔ اور اللہ نے نوبت کو بھی اس میں پہنچایا، اذن آیتوں نے اپنے بھائی کو ہی دیکھ لیا۔

ابنِ عباس رضی اللہ عنہما بروایت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما

سورة الاحقار

۲۷۰۳ جس نے سورة الاحقار پڑھی، اس کو اللہ تعالیٰ علیٰ جلیل آفرینے کا پورا پورا حق کی موت مراد۔

ابنِ عباس رضی اللہ عنہما

سورة الملک میں آیات

۲۷۰۴ سورة الملک جذاب قبر کو دیتی ہے۔ اور قرآن میں اس کا نام ہے۔ اسمعیٰ بروایت ابو یوسف و احمد و شعیب

۲۷۰۵ قرآن میں ایک سورة کا جو صرف کچھ آیات پر مشتمل ہے، اپنے پڑھنے والے کی لاش سے نکلنے کی ہے۔ حتیٰ کہ اس کی رات میں داخل

کروائی ہے۔ اور سورة کا نام ہے۔ الملک للطبرانی و احمد و ابنِ عباس رضی اللہ عنہما

۲۷۰۶ قرآن میں ایک سورة کا جو کچھ آیات پر مشتمل ہے، اپنے پڑھنے والے کے لئے وہ مغفرت لائے گا جس سے کچھ کماؤں کی مغفرت

۲۷۳۷ جو شخص مرتد کی شام بڑا دوسرے قبل ہو، اللہ احد پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کو جو بھی مانگے عطا فرمادیں گے۔

ہو النسخ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۷۳۸ جس نے ایک بار قبل ہو، اللہ احد پڑھی، اس پر برکت نازل کی جائے گی۔ اگر دوسرے پڑھی، اس پر اور اس کے قابل نمانہ پر برکت نازل کی جائے گی۔ اگر تیسرے پڑھی، تو اس پر اور اس کے بھی نمانہ اور اس کے مساوی پڑھی پر برکت نازل کی جائے گی۔ اگر بارہویں پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں وارد کر جائیں گے۔ اور جو دفعہ فرشتے آئیں، میں کہیں کے چلا اپنے بھائی کے گرد دیکھ کر آئیں۔ اگر دوسرے پڑھی تو پچیس سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ سو اے خون گوارا میں گے کہ اگر دوسرے پڑھی تو پچیس سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ سو اے خون گوارا میں گے کہ اگر دوسرے پڑھی تو چار ایسے شہیدوں کا ثواب لکھ دیں گے۔ جن کے گھوڑے زخمی ہو گئے ہوں اور انکا خون بہ گیا ہو۔ اگر بڑا دوسرے پڑھے تو وہ اس وقت تک نہ مرے گا جب تک کہ جنت میں اپنا گھر نہ کچلے۔

ابو عبد اللہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۷۳۹ جس نے تھر میں داخل ہوئے وقت قبل ہو، اللہ احد پڑھ لی، اس کے گوارا اس کے مساویوں کے ہیں سے تھر واطلاں اٹھ جائے گا۔

تکبیر للطریمی، رحمۃ اللہ علیہ بروایت حمیر

۲۷۴۰ تیرنی اس سے بہت نیچے جنت میں داخل کر دے گی۔ یعنی قبل ہو، اللہ احد سے۔

مسند احمد، الصحيح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلقاً الدوامی، حدیث حمید، الصحيح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ حشر عرب

المستدللہ علیہ، اس حزمہ الصحيح لابن حبان، المستدرک للحاکم، ابن القس بروایت ابن رضی اللہ عنہ

۲۷۴۱ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا اے محمد! احوال بہ بن معاذ یہ جزئی وفات مانگے ہیں آپ ان کی قدر بڑھا پند کرتے ہیں؟ پھر جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پر مارا جس سے درمیان کے تمام شجر وجر صاف ہو گئے اور ان کے چتر وٹا چار پائی سامنے آگئی۔ پھر آپ ﷺ نے مالک کی اداہوں کے ساتھ ان پر نماز پڑھی پھر صف میں بڑا ملائکہ پر مشتمل تھی۔ میں نے کہا اے جبرئیل! ان کو یہ تمام کس وجہ سے حاصل ہوا؟ کہا ان کی قبل ہو، اللہ احد کے ساتھ محبت کی وجہ سے یہاں آئے جاتے، اپنے گھر کو کھڑے رہاں میں ان کو بڑھتے رہتے تھے۔

مسند احمد، المسند للبخاری رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن رضی اللہ عنہ

المعوذتین

۲۷۴۲ مجھ پر آج رات ایسی آفات نازل ہوئی ہیں جن کی مثل کوئی نہیں دیکھی تھی۔ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

السنن بروایت عقیق بن عوف

۲۷۴۳ دوسروں کی کفرت کیا کرو، اللہ تعالیٰ اس کی بدولت جہنم آفریت میں بند درجات تک پہنچا، اے گاؤں و سواتین ہیں۔ جو تیر کو دشمن کرتی ہیں، شیطان کو بھگاتی ہیں۔ نیکیوں اور درجات میں اضافہ کرتی ہیں۔ میرا میں کو دشمن وار کرتی ہیں لو اپنے بڑھنے والے کو جنت کا راستہ دکھاتی ہیں۔ اللہ بھی بدولت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۷۴۴ اے جابر! قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ۔ تو نے ان کی مثل کوئی سورت نہ پڑھی ہوگی۔

السنن، الصحيح لابن حبان، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۷۴۵ اے عقیق بن عامر! تو نے کوئی سورت بخش کے پاس قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سے زیادہ محبوب اور زیادہ نفعی والی نہیں پڑھی ہوگی، انہوں نے گھر سے ہو گئے کہ یہ کچھ سے نماز میں پڑھیں تو کر لے۔

الصحيح لابن حبان، التكميل للطریمی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، كشف الاستار بروایت عقب بن حنظل

۱۷۴۸ تو نے اللہ کے پاس خلی اٹھو ذیوب الفلق سے زیادہ مریدوں کی سورت نہ پڑھی ہوگی۔

۱۷۴۹ الصبیح میں حبان، شعب، الإیمان، الکبیر، لفظی ابنی رحمۃ اللہ علیہ مروی بن علیہ من عنہ
۱۷۵۰ کسی سائل نے عرض کیا کہ میں رسول نہیں کر لہر کسی پناہ مانگنے والے نے ایک پناہ مانگی۔ ابن ابی شیبہ مروایت علیہ بن علیہ

فصل سوم..... تلاوت کے آداب میں

۱۷۵۱ لوگوں میں سب سے اچھی قرأت والا شخص وہ ہے جب قرآن پڑھے تو اس میں رنجیدہ و متعجب نہ ہو۔

۱۷۵۲ الکبیر، لفظی ابنی رحمۃ اللہ علیہ مروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما
لوگوں میں سب سے اچھی قرأت والا شخص وہ ہے جب قرآن پڑھے تو اس میں رنجیدہ نہ ہو۔

۱۷۵۳ لوگوں میں سب سے اچھی قرأت والا شخص وہ ہے جب قرآن کو پڑھتا دیکھے تو تجھے کہہ دے کہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔
۱۷۵۴ الکبیر، لفظی ابنی رحمۃ اللہ علیہ مروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۵ مہملین نصر فی کباب الصلاة، شعب، الإیمان، اللہ ربیع لفظی ابنی رحمۃ اللہ علیہ مروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما السجری فی
الإیمان مروایت ابن عمرو والنم دوس لفظی ابنی رحمۃ اللہ علیہ مروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما
۱۷۵۶ تہران سے قرآن کے ساتھ تیس سو سو کو سواک کے ساتھ صاف کر لیا کرو۔

۱۷۵۷ ابونعیم فی بحار السواک والسجری فی الإیمان مروایت علی رضی اللہ عنہ
اپنے منہ میں کو سواک کے ساتھ صاف کر دیکھو کہ قرآن کے ساتھ ہیں۔

۱۷۵۸ الکبیر فی سنن بروایت وحید مروی لفظی ابنی رحمۃ اللہ علیہ عن بعض الصحابة
اپنے منہ میں کو سواک کے ساتھ صاف کر دیکھو کہ قرآن کے ساتھ ہیں۔ شعب، الإیمان مروایت سعید

۱۷۵۹ صاب قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کے، لنگ کی طرح ہے۔ اگر وہ اس کی نگہبانی کرے گا تو وہ دے رکھے گا اور چھوڑے
گا تو وہ جاگ جائے گا۔ سعد احمد، بخاری، مسلم، تہانی، ابن ماجہ مروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۶۰ قرآن کی حفاظت کرتے رہو، میری جان کے مالک کی قسم اور لوگوں کے دلوں سے اونٹ سے اپنی دلی سے زیادہ جلدی نکل جائے
۱۷۶۱ ابنی رحمۃ اللہ علیہ بخاری، مسلم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۶۲ کتاب ابنی رحمۃ اللہ علیہ کی تمہانی کرو اور اس کو فرض لگائی۔ سے پڑھو۔ ہنسی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اور
لوگوں کے آسمانی در سے زیادہ جلدی نہ لے والا ہے۔ سعد احمد، بروایت علی بن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۳ قرآن کا ایک بھائی رکھو۔ وہ لوگوں کے دلوں سے بالور کے پانی کی دلی سے زیادہ جلدی نکل جائے والا ہے۔
۱۷۶۴ سعد احمد، بخاری، مسلم، الصبیح لفظی ابنی رحمۃ اللہ علیہ، التہانی، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۶۵ آیت سے قرآن پڑھنے والا اذان یہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ ہر پست آواز سے قرآن پڑھنے والا خیر صدقہ کرنے والے کی طرح
ہے۔ بوداد الصبیح لفظی ابنی رحمۃ اللہ علیہ تہانی، علی بن عمر رضی اللہ عنہما لفظی ابنی رحمۃ اللہ علیہ مروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۶۶ کم از کم پانچ بار قرآن حفظ کرنا ایسا ہے جیسے پتھر پر نقش۔ اور نہ رسید و کا قرآن حفظ کرنا ایسا ہے جیسے پانی پر نقش۔
۱۷۶۷ العیوب فی الجامع مروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۶۸ ہنسی تو بھل ہو کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرے تو وہ قرآن: یکہ پڑھے۔
۱۷۶۹ العللہ، شعب، الإیمان، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۷۹۱۔ کبھی اس میں تو کبھی اس میں، یعنی قرآن اور شعر۔ ابن الأمازی فی الوقف بروایت ابی بکر
 ۲۷۹۲۔ اللہ تعالیٰ اس حسن الصوت بندے کی آواز زیادہ اہتمام سے سنتے ہیں جو قرآن کو اچھی آواز میں سنوار سنوار کر اور اونچی آواز سے
 پڑھے، نسبت اس شخص کے جو اپنی گانے والی باندی کا گانہ سن رہا ہو۔

۲۷۹۳۔ الصحيح لابن حبان المستدرک للحاکم شعب الإيمان بروایت فضالة بن عید
 اللہ تعالیٰ اچھی و بلند آواز میں قرآن پڑھنے والے ایک نبی کی آواز پر جتنا کان لگاتے ہیں، اتنا کسی بڑے پر کان نہیں لگاتے۔
 مسند احمد ابو داؤد بخاری و مسلم النسائی بروایت ابو هريرة و رضى الله عنه
 ۲۷۹۴۔ حسین آواز قرآن کی زینت ہے۔ الکبیر للطبرانی و حمة الله عليه بروایت ابن مسعود و رضى الله عنه
 ۲۷۹۵۔ اپنی اچھی آواز کے ساتھ قرآن پڑھو۔ کیونکہ حسن صوت قرآن کے حسن و نکما دیتا ہے۔

۲۷۹۶۔ قرآن کو اچھی آواز کے ساتھ زینت بخشو۔ مسند احمد ابو داؤد النسائی الصحيح لابن حبان المستدرک للحاکم بروایت
 البراء بن نصر السجری فی الإبانة بروایت ابو هريرة و رضى الله عنه الدارقطی فی الأفراد الکبیر للطبرانی و حمة الله عليه بروایت ابن
 عباس و رضى الله عنه الحلیہ بروایت عائشة و رضى الله عنها
 ۲۷۹۷۔ قرآن کو اچھی آواز کے ساتھ زینت بخشو، کیونکہ حسن صوت قرآن کے حسن کو دو بار دیتا ہے۔ المستدرک للحاکم بروایت البراء
 ۲۷۹۸۔ ہر بچہ کا زور دیتا ہے اور قرآن کا زور دہ آواز ہے۔ المصنف لعبد الوہاب، القضاء بروایت ابن رجب و رضى الله عنه
 ۲۷۹۹۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کو سنوار کر نہ پڑھے۔

الصحيح للبخاری و حمة الله عليه بروایت ابو هريرة و رضى الله عنه مسند احمد ابو داؤد الصحيح لابن حبان المستدرک للحاکم بروایت
 سعد ابو داؤد بروایت ابی لبابة بن المندرک المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس و رضى الله عنه ابو داؤد بروایت عائشة و رضى الله عنها
 ۲۸۰۰۔ قرآن ہر حال میں پڑھو، لایا یہ کہ تم غسل کی حاجت میں ہو۔ ابو الحسن بن صخر فی فوائدہ بروایت علی و رضى الله عنه
 ۲۸۰۱۔ ہر ماہ میں ایک قرآن پڑھو۔ ہر دن ان میں ایک قرآن پڑھو۔ ہر ہفتہ میں ایک قرآن پڑھو۔ ہر سال اس سے کم دن میں پورا نہ کرو۔
 بخاری و مسلم ابو داؤد بروایت ابن عمر و رضى الله عنها
 ۲۸۰۲۔ ہر ماہ میں ایک قرآن پڑھو۔ ہر پچیس دن میں ایک قرآن پڑھو۔ ہر پندرہ دن میں ایک قرآن پڑھو۔ ہر دن ان میں ایک قرآن
 پڑھو۔ ہر ہفتہ میں ایک قرآن پڑھو۔ اور جس نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھ لیا اس نے قرآن کو سمجھا نہیں۔

مسند احمد بروایت ابو هريرة و رضى الله عنه
 ۲۸۰۳۔ چالیس دن میں ایک قرآن پڑھو۔ الصحيح للترمذی و حمة الله عليه بروایت ابن عمر و رضى الله عنها
 ۲۸۰۴۔ پانچ دن میں ایک قرآن پڑھو۔ الکبیر للطبرانی و حمة الله عليه بروایت ابن عمر و رضى الله عنها
 ۲۸۰۵۔ اگر وہ تین دن میں قرآن پڑھو۔ مسند احمد الکبیر للطبرانی و حمة الله عليه بروایت معین المنذر
 ۲۸۰۶۔ قرآن پڑھنا وہ جب تک کہ وہ تجھے منع کرے اور باز نہ کرے۔ پس اگر وہ تجھے منع نہیں کرتا تو تو قرآن نہیں پڑھو۔ ہر آنقرہ و سنہ للعلی
 رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ مقصود یہ کہ اپنے من میں قرآن کی تاثیر پیدا کرو کہ وہ تمہیں گناہوں سے روکنے لگ جائے اگر یہ کیفیت
 پیدا نہیں ہو رہی تو اس کو پیداکرو۔ یہ مطلب نہیں کہ اس کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤ۔
 ۲۸۰۷۔ قرآن حزان و ملال کے ساتھ پڑھو، کیونکہ یہ اسی طرح نازل ہوا ہے۔

المسند لأبی یعلیٰ الحلیہ الأوسط للطبرانی و حمة الله عليه بروایت بریدہ

۲۷۹۔ مجھ پر قرآن کا ایک حصہ اترا تو میں نے اسے پڑھا کرتے تھے، یہ اندیشہ تھا کہ میں اسے بھول گیا ہوں۔

محمد احمد، ابو ذؤانہ، من داہہ رواہت ریس بن حلیفہ

از کمال

[illegible]

۱۷۹۵: عقد جاری التی محدودہ ان شخص کے قرآن پڑھنے پر گمان لگا ہے جو قرآن کو خوش الحانیت سے پڑھا رہا ہے۔

۴۹۹۔ قرآن نام قرآن ہی میں نازل ہوا ہے۔ سورۃ قرآن و امان کے ساتھ پڑھو۔ اس مرد بہ عروست میں عیسیٰ علیہ السلام
۴۹۸۔ وہ بھی ہم میں سے تھیں جو قرآن کی کوئی کلمہ نہ پڑھتے۔

[illegible][illegible]

عبد. الممدرک محمد که او مشهور فی الا- حدیث و ایت ای علوی رضی الله عنهما، ام حور مرادیت فی افریج ای النهر و در
ضم الممدرک لنحاکم بر و بن بازنده الخلف فی العیق و الصفر مرادیت اند رضی الله ع

۴۹۹ اداواراں، ترقی چیزیں، ہنس مکھ لگتے، جتنا اب بندہ کی آواز پر بیان نکالتے ہیں، جو ان کو خود وادارے پر بند ہو،
 للعصف لعصف الفزان مرویت ہی ساتھ مہاراجہ جیو جیو انصاری فی الامۃ نوریت ہی سلفۃ

۷۹: اللہ تعالیٰ انہی چیزیں میں کانٹا نہیں لگاتا۔ ہر ایک کو اپنی زبان، کان، نگاہیں اور فرائض کا وعدہ دار ہے چاہے وہ کافر ہو۔

۲۸۰۰۔ اللہ تعالیٰ انہی کی چیز میں کون نہیں لگاتے جتنا اس بندہ کی آواز پر کان لگاتے ہیں چنانچہ ان کو بلند آواز اور خوش الحانی سے پڑھ رہا ہوں۔

المصحیح لإبن حبان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۰۱۔ انہوں نے یہ کہہ کر کہ: قرآن کو انہی کی آواز میں کیوں نہیں پڑھتا؟ انہوں نے جواب دیا: میں اس سے منع ہوں۔

۲۸۰۲۔ قرآن کو انہی کی آواز میں پڑھنا جائز ہے جو عزیمت اور توفیق الہی سے پڑھ رہا ہو۔

ابن اعمار کہہ: بروایت طاؤس عن مسروق بن ادریس عن الجری فی الإنشاء عن طاؤس عن ابن عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ

قرآن کی اشاعت کرنے کا حکم

۲۸۰۳۔ اہل قرآن قرآن کے ساتھ مکہ نہ لگاکر اور جیسا کہ ان کا حق ہے اس کی شب و روز تلاوت کرو۔ جس کی خبر و اشاعت کر دو۔ قرآن الہی سے جو احکام میں غور و فکر کرنا چاہیے تمہارا حق ہے کہ اسے اور انہی میں اس کی اہمیت طلب نہ کرو کیونکہ اہمیت میں اس کا ثواب ملے گا۔

تکبیر للعلامة ابن رجب علیہ رحمۃ اللہ شعب الإمام ابن حبان عن عاصم بن عاصم بروایت عبد اللہ بن مسعود

۲۸۰۴۔ اپنے احقر عاصم نے تم سے کہو: تم کو یہ قرآن کے راستے ہیں۔ الدیلمی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۰۵۔ قرآن پڑھتے ہو جب تک جس شخص کو کرتے ہو جو جب نصیحت ہے مگر نہ ہو تو اللہ کو یاد۔

تکبیر للعلامة ابن رجب علیہ رحمۃ اللہ شعب الإمام ابن حبان عن عاصم بن عاصم بروایت عبد اللہ بن مسعود

۲۸۰۶۔ قرآن کو یاد کرنا تمہارے حق ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۰۷۔ پڑھنا اور اسے عموماً اور اہل دار میں تکبیر کرتے ہو اور اس طرح تکبیر نہ کرنا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۰۸۔ جس طرح حق کو پکارتے ہو اسی طرح قرآن کو پکارتے ہو اور نہ پکارتے ہو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۔ اپنے بھائی کی رہنمائی کرو۔ اہل مسجد کہ لکھا کہ بروایت اہل المدینہ رضی اللہ عنہم عاصم بن عاصم نے ایک شخص کو فطرت قرآن پڑھنے سے منع کیا۔ آپ نے فرمایا: وہ پڑھتا ہے۔

۲۸۱۰۔ جب قرآن کی کوئی آیت مشتبہ ہو جائے کہ یہ فطرت ہے یا نہ فطرت قرآن کو یاد کرو۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۱۱۔ جب کوئی آیت مشتبہ ہو جائے کہ یہ فطرت قرآن پڑھنے سے نہ جزو ہو جائے پتہ نہ چلے کہ کیا پڑھنا ہے؟ تو وہ لوگوں سے پوچھو۔

المصنف للعلامة ابن رجب علیہ رحمۃ اللہ شعب الإمام ابن حبان عن عاصم بن عاصم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۱۲۔ انہی کو قرآن میں پکارتے ہو اور انہی کو قرآن میں پکارتے ہو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۱۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۱۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۱۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

ابن عمر رضی اللہ عنہما بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۱۶۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۱۷۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۱۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۱۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۲۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۳۱۔ یوں رہنا سزاوارک ہے جس نے فلاں راستہ اختیار کیا۔ بلکہ یوں کہا چاہئے مجھے فلاں راستہ چھوڑ دوں گی۔ بھلاؤں گی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِينَ

۱۸۳۶ کوئی بول مجھے شری سے قلم ملاں :- یہ ہے بجائی کی ۔ بلکہ :- ہجائی کی کئی ۔ الم :- اے :- بروٹ میں معبود صبی افہ غد

۱۹۳۳ مجھے پڑاچی مت کے اجازت نامے کے لئے ملے۔ اس وقت کے گورنر جنرل، جس کی وجہ سے سرکار نے اور مجھ پر پڑاچی مت کے لئے دیا، مجھے پڑاچی

مئے کے اور میں نے اسی سے کہہ کر کوئی مڑاؤ نہیں دیکھا کہ کسی نے سو فی سورت یا توئی بھم بھل دی۔

أولاد: العلي بن النعمان، راحة الله عليه، وأبى رضى الله عنه.

۱۸۳۳: کہیں کوئی شخص دُورِ آن پہنچے پھر اسے مجھ سے خبر دے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ملاقات کرے گا۔

الصحیح لعموم الخاری، لکیر نظریاتی و حجتہ اللہ علیہ، شعبہ اسلامیات، بروایت مجدد السلفۃ

۱۸۲۵ء کی کئی شخصیات جو آج بھی اپنے بھلائے خیر اور فی سبقت کے لئے اللہ سے گونجی رہت ہیں۔ مرقاۃ نے ان کے

ابود و دیر ایت سجد من عباد

۳۳۹ قرآن میں، حضرت محمد کریمؐ کی مہم، محض ناکہ کھڑے رہنے والی ہے، شعبہ ایجاد پر واجب نہیں، مگر

۴۹۳۷ قرآن میں حضرت زوہراؓ کی کثرت سے اس ماجہ، المستدرک للحاکم ہی است ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

قرآن مجید کے کلمہ ہے اور قرآن مجید کے الفاظ کے ساتھ ہر ایک نے اپنے اپنے انداز میں تفسیر کی ہے۔

۱۸۸۸

۱۳۳۵ھ فرماں: ایں خانہ کے مہتمم کی کی ہے۔ السجری فی الإمامہ برواہ ابی سعید

۲۸۴۰۔ دشمنانِ دین کا ہر دم میں شہر آنا سے لڑنے کے لئے عسکری قوتیں تیار کرنا اور ان کے ساتھ ساتھ دینی قوتیں بھی تیار کرنا۔

۱۸۴۲ جس نے قرآن فی التیمم پر ایسا کہ نہ ہو گی، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اُگلی کمان کھکے میں ڈالیں گے۔

الحلبة، جفني بروايت أبي الفرد، مصر، ١٩٤٤

۲۸۴۰۔ اِس نے قرآن پڑھ کر اِس کی پُرسش کی کہ اِس نے اِس کو کونساں حصہ دیا۔ اَلْعَلْبُیْہُ رَدِیْتُ اَبُو ہُرَیْرَہُ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

۱۸۴۳ جو قرآن پڑھا کر لوگوں سے کہا، اے اللہ! تیرا ست ستر درجن مہم میں آئے نکلاں کا چہرہ نکلتا ہو یوں کی کھوپڑی ہوگی، اس پر کھوست

۱۰: ایک کوئی شے ہوگی۔ شعبہ ایم اے اور فائنل مریدو

۲۸۴۶ دو طرفہ برائیاں: کسی شخص کا نام جس نے کسی کو - اس مرد کو یا عورت کو - برا کہا۔

الصحیح نکتہ ہذا رحمتہ اللہ علیہ سو وقت صلیب - جس نام سے

دانشگاه خوارزمی، مشهد، ۱۳۸۵. ۵۳۳

دیکھا کہ عربوں نے اپنے ملکوں میں پھیلنے والی حالت میں اور ان کے جو تمام کے لیے یہ ہے۔ جو اسے کہتا ہے اور

میں سے ملنا تھا۔ انی چاقی ہو کر کسی ایک انہی میں کی ملاوت نہ کی چاقی ہو کر اور وہ کیلکولیشن میں ہر ایک کو اس سے مل کر ہو رہا ہو

انقرردوم للندبلى دى حمة الله عليه دى زفت نىر هوى دى حى الله عليه

(continued)

المجلد

$$f(x) = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{x} + \frac{1}{x^2} \right) \quad \text{for } x \neq 0, \quad f(0) = 0$$

۲۸۴۔ یہ سب ترین شاہ جو ریاست اوجھیر کی است کامیروے خانے کے گادو ٹھاپ اللہ کی وہ صورت ہوئی جو کسی کو بارگاہی میں جانیں نے بظاہر کی۔

محمد بن نصر بن ابی اسود صی ۱۸۸

۱۹۴۷ء - مجبور پر ملا، چیلنج کرنے لگے۔ یہاں میں نے اس سے یہ ذکر کیا تھا کہ وہیں رک گیا کہ کسی کو قرآن میں مطلقاً اور بالکل اس نے اسے سمجھ دیا۔

اے نبی! جبکہ تو راہِ نبوت میں ہے، اللہ نے اسی پر عہد کیا

۱۳۳۸ نہیں تو ابی انھیں جو قرآنِ حریف پڑھا۔ اسے عمارِ اوقات کے ابنِ ہذیل کوڑھی سولت میں مہمات کے عمار

محمد بن یحییٰ بن زکریا بن محمد بن عبد الله

۲۹۳۷ میں کوئٹہ شہر کے رہنے والے تھے۔ یہاں سے ان کی تعلیم ہوئی۔ ان کے والدین نے ان کی تعلیم کو ختم کر دیا تھا۔ ان کے والدین نے ان کی تعلیم کو ختم کر دیا تھا۔ ان کے والدین نے ان کی تعلیم کو ختم کر دیا تھا۔

۱۸۵۰ء آئین کی تعبیر میں لکھے ہوئے یہ جملہ الفاظ تو ہوا ہے "۱۱" ہے۔ وہ لفظ کے لفظی معنی سے نہیں لے کر اس کے معنی سے لے کر لیا گیا ہے۔ لہذا اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

[illegible]

بکھڑا جھوٹا باخشا ہے۔ لکیر لکھ لے دھمکے اٹھ دلیہ ہو، موت اور معبود بھی اٹھ

۱۹۵۲ء قرآن کی تحکیماتی کرتے رہے۔ یہی قسم ہے ان انتہائی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ یہ لوگوں کے بتوں سے جھک جانے والے انسان کے ہونے کا اور علامہ بریلوی کی صحیح بات کہ ان کی جگہ پر تھے۔

۱۵۳ قرآن کی تفسیر کرتے ہوئے ہم نے ان کی کسی ایک جگہ سے اچھا نمونہ دیا ہے اور ان کی تفسیر کو اچھا

۲۸۵۴ قرآن مجید میں کمال سبب سے اس کوئی شہر باقی نہ رہا۔ اس وقت اس کو چوتھا اور اس وقت کی طرح ہے جس کو اس نے مالک نے وہی ہے۔
 ہاں جو نکلتا ہے۔ بلکہ اگر ہم اسے دیکھیں تو اسے پھر سے نکالتے ہوئے دیکھیں گے۔ یہ سب سہولتوں کی طرح قرآن ہے۔

۱۸۵۳ قہر میں کی مثال نہ دے ہوئے ہوں۔ اگر ان کا کہنا کہ ان کی بی بی کی طبیعت کے کچھ آثار ہو گئے۔ کچھ نہ ہو گئے۔

پڑے گا تو اوج نہ اٹھے گا۔ قوی جب حسب قرآن اس کو شب و روز پر محنت کرنے کا حکم دے گا تو پھر جسے کتا بھیجا یا چم نے کھا۔

۳۸۵۶ شیطان کو جو شیطان وچھوڑا شیطان دینا ہے۔ قرآن سارا درست ہے۔ حبیب اللہ کی مغفرت و عذاب نہ بنائے اور عذاب کی مغفرت نہ بنائے۔ انفقوی موابب۔ مدینہ بن علی، بغداد، ص ۱۷۱، ج ۱

یعنی شہزادوں کے واسطے بھی یہ کہ بہت زیادہ مہنگی عیوبی نمائندہ پیدا کرنے کے چھپے ہوئے اسلحہ ترک نہ کرو جا بھی سکتا ہو تو
کالی لڑکھ

۵۵۷. اے میرا دوست! میری طرف سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری ساری باتیں قبول فرمائے۔ آمین۔

۳۸۵۹ قرآن میں متکلف اور نہ متکلف کے فرق کا ذکر ہے۔ یہاں اس میں بھی وہاں کی آیت کے ساتھ انہیں سے قرآن میں اختلاف کرنا شروع کیا

۶۹۵۹۔ قرآن کے نام پر کھڑا نہ ہو۔ دوسرے افسانوں کی طرح یہ کتاب بھی لکھی گئی ہے۔

۲۰۰۰ء کے انتخابات میں تحریک ملی اتحاد نے ایک اور کامیابی حاصل کی۔ اس کی قیادت میں پیپلز پارٹی نے صوبائی اسمبلی میں ۱۱۱ میں سے ۱۰۱ نشستیں جیت لیں۔ اس کے بعد ۲۰۰۵ء کے انتخابات میں تحریک ملی اتحاد نے ایک اور کامیابی حاصل کی۔ اس کی قیادت میں پیپلز پارٹی نے صوبائی اسمبلی میں ۱۱۱ میں سے ۱۰۱ نشستیں جیت لیں۔

لَكِبَرُ لِلْفَرْقِ بَيْنَ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى - رَأْسِي : يَدُ مَنْ ذَلَّ بِالنَّاسِ فِي بَرَاءَتِ سَعْدٍ مَوْلَانِي عَمْرٍوسَ مَدَّ يَدَهُ

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ دوم

مترجم

محمد اعظمی

فاضل جامعہ دارالعلوم، کراچی

فصل چہارم تفسیر کے بیان میں

یہ نوہاؤں پر مبنی اس کے نقطہ نظر سے متعلق ساتویں باب کی تفصیلات میں سے مذکور، باب حروف الترادف، ہر حرف کی تباہی اور تکرار۔

مذہب الہامی، مصلحتوں میں سے ہے۔ جو کہ سب احوال فی سبب الہامی و فی سبب الہامی ہے۔

۲۹۸۳ سورۃ الاحقاف الحمد لله رب العالمین یعنی ہر پختہ کی جانتاں و نجات آئین میں جو کچھ قرآن مجید میں مذکور ہے۔

تشریح: قرآن مجید میں سورۃ فاتحہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کو "السبع المثانی" یا بارہا پڑھنی چاہئے والی سرت آیت کا نام رکھا۔

۴۸۸۔ السبع المتعالي سے مراد اٹھواں آیت ہے۔ المستدرک کا ترجمہ ہوتا ہے جس میں نبی پر کتب و احادیث اور
چیزوں کی تعداد گنت شمار کی جائے گی۔ یہاں چونکہ آیات اللہ تعالیٰ کے بیان سے مراد روایت ہے اس لیے کہ تفسیر میں

۱۹۸۵ سوڈان قذافی نے علیہہ تین مرتبہ (شادی کی) کیا کیا۔ مرقوم یہ دے۔ اور انہیں انہی کے دے۔

تشریح: یہاں سب کچھ کہتے ہوئے بھی بہت دھڑی ہے حتیٰ کہ انکار کرتے۔ یہ تو ان کا منصب تر بنوئے خداوندی ہے۔ ان کے لیے یہ تو خرافہ سمجھئے۔ یہ ان کو بت امری کا شرمناک عمل ہے جس کو طوطے ان کا بہت سے بول چال کا حصہ بنائی ہے۔ سب بھی

۲۹۹۔ سورتہ ۱۰۰ فی اسرار کمال کو کچا کیا

٥٨ خلیل الاول سب مبعوداً وفوا یوحنا حطیة یسوع

(۱) فحش کے اور دوازے میں (۲) جڑائی کے سرخو، (۳) بھلکے ہوئے اور مغفرت (معافیت) کے دوئے، اعلیٰ ہے۔

تین انہوں نے بائبل کو اپنا اور اپنی مریضوں کے عمل کرتے ہوئے پوچھنا شروع کیا۔ انہیں یہ بات کہ وہ کسی عہدہ، خدمت یا منصب پر ہیں، اہم سمجھا دی گئی۔ ان کے ذہن میں یہ بات کہ ان کے پاس جو چیز ہے وہ خدا

(اصل)۔ مائیکروفیلیم کے احوال اور ان کی افشاء کرنے والی حالتیں میں پوسٹ۔

[illegible]

۱۔ یہ کہ خدا کے حکم کو نہ ماننے اور اس کے احکام سے انحراف کرنے والوں کو سزا دینا۔

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتدا امت ہے

۲۹۸ رَکَدْنِکْ جَعَلَاکُمْ نِعْمَ رُحَطًا لِّکُمْ بِأَنْفَعَاءٍ عَلَى النَّاسِ وَیَکُونُ الرُّحَمَاءُ عَلَیْکُمْ مُجِبًا ۚ

انماست داری کا حکم

۲۹۵۱ لفظِ اے مر و بار و قیامت۔ احسن کالمعالم مر و بار و قیامت

تشریح: وہ مسیح من ابن ماریہ بنحسار یزود الہک وہم من ان تافہ بنحسار لایزود الہک ۵۵
 اور بعض میں کتابہ وہ ہیں کہ شتران کے پاس وہ تہہ کے (نظارہ) کا حیرانل کا اثر دین تھوہہ بلخصان سر وہ ہیں کو اثر دین کے
 ہاں امامت رکھے ہیں اثری تو ہوا نہ کریں۔

ارقہ سات شعلال کا جب مقرر روزنہ ہوتا ہے۔ مقرر ظہر کا پانچواں حصہ بنتا ہے۔

حدیث کا ذخیرہ ہے کہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ میں سے جو کچھ ایسے امانت دار ہیں، مائیکروان کے پاس ہزاروں قیدی کے برابر سنا بھی ایسا نہ تھا، اچانک وہ پس گریں گے۔

۲۸۹۲ قطار در و غبار اوقیرے اور جڑاوتی آفتان در زمین کے درمیان کھڑا ہے۔

ابن حبان، ابن ماجه، بروایت ابو هريره 4: 551 الفتحه

تکسر معنی :..... یعنی جو امتداد دہلی کی طرف نہ ہو اس کا نام اس آسان اور جین کے تھے۔ مبین کے لئے کھور و ہند اعلیٰ خبرات کرنے سے بہتر ہے۔

تلف ز بارہ ہزار اوقیہ ہے۔ اس جوہر پر وقت اسی رخصی افغانہ

کلام: ... کہ وہ اس حد کو سزا شریف کیا گیا ہے۔ یہ کہہ کر مسجد الاحادیہ ۴۱۲۰

۱۸۹۳ قسط دوم اور پندرہواں جلد - این جی پور مولانا محمد رفیع رحمانی

کتاب: ... صفحہ: ۵۲

۱۹۹۵ء - سورۃ الاحزاب - اللہ پاک نے یسوعیہ لکھنے فرمائے۔ اہل حق نے جب ان پر یہ یسوعیہ کو قرآن قرار دیا تو انہوں نے اس کو تمسخر فرمایا اور اس کے چہرے سے تختہ لٹک گیا۔

مسجد احمد - بهارای حسینیه این مسجد، فرعونیت، ابو ذر و حسانی یزدانیت جعفر و علی الله علیه. بهارای، معتمد یزدانیت انواریه

رحمى الله عنه، عبد الحميد، مختار، مصطفى، مسطوف، ساماني، ابن مباحه، عمر و لؤي الله عنه

نكح: ومن الجف والفم حرمتا عليهما شحورهما لا: معصمتا ظهورهما والحويا: ارضا اعتكف عظم (١٣٦)

اور گا۔ بے اور بکری ہیں سے اس کی بھی ان کی پرانی تہذیبوں کی سوچ پر آنتوں پر جو چر لی ہیں جو بہت سے ساتھ۔

اللہ عزوجل نے یہودی اسرائیل پر ظہورِ سحر نہ کروں، جیسا کہ طواغیت کے اور کفری نے جڑی ماسر اور ادویہ کچی، مٹرائیوں نے اس کو تو بھگوان
تیل بنایا، اور اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھائے ہوئے گئے۔ جیسے کچا چکن، بعض کو بگ اللہ کی حرام اور وہ اشیاء مختلف جیسے یہود، ہے اسٹار
کرتے ہیں۔ ان کے لئے ہے نہ کہ وہ بدشہ میر لعلت فرمائی ہے۔

مسئلہ نوں کے لئے مذکورہ ج. ا. پانگی صاف ہے جو کہ سپورٹس کے لئے حرام کیا گئی تھی۔

۳۹۶۶ . ملوثان موت ہے۔ جس جوہر، جس اس حاتم، جس مردودہ ہر رایت خانہ: جسی اللہ صفا .

تشریح: ... فارملا علیہم المطولان - الاعراب. ۱۳۳

اور ہم نے بھی جان پر طوفان۔

فأخذهم، فطوفان بهم طالعون العنكبوت ١٣

پھر پکڑا ان کو طوفان نے اور وہ کھلم کھئے۔

(اے محمد بن حسن) کہ جتنے سے تیرے ساتھ (غیر مصر، مغرب و مشرق کی افوازیں و صحیح کلمات) پہنچا کر۔
 مذکورہ حدیث میں "ذلولک" لفظ کی تشریح ہے کہ اس کے معنی ذوال اور ڈھلنے کے ہیں۔

کلام: ضعیف ظاہر ۱۔ صحیح روایات کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۱۰۸۔ یہ اہل بیت کی قسمت (اوپر مذکور) اس کی طرف سے ہے۔ ابن حزمی و روایت حذیفہ و جلی حدیث
 تشریح: ... کہ یہاں لیں ہے۔

ذکر اہل بیت (ع) و علیہ السلام علیہ السلام فی عتقہ الامم ۱۔ ۳۔

۲۱۰۹۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

تشریح: یہاں لیں ہے کہ اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۱۰۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۱۱۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۱۲۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۱۳۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۱۴۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۱۵۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۱۶۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۱۷۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۱۸۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۱۹۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۲۰۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۲۱۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۲۲۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۲۳۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۲۴۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۲۵۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۲۶۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۲۷۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۲۸۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۲۹۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۳۰۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۳۱۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۳۲۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۳۳۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

۲۱۳۴۔ یہ حدیث کی قوت اس کی طرف سے ہے۔ (بصورت کتاب) اس کے گلے میں دیا گیا ہے۔

کلام: ضعیف المرقی ۱۸۸ - ضعیف الجامع ۲۳۷۵۔

۲۹۱۶ سورۃ النحل - القیس کے ہاں ایک میں سے ایک جن تھا۔

ابو النجی فی العطیۃ، اس مرقیہ فی التفسیر ابن عبد کرم بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف ہے۔ ذخیرۃ المصابیح ۱۷۵ - ضعیف الجامع ۵۷۱ - الضعیفہ ۹۱۸۔

۲۹۱۷ سورۃ القصص - میں نے جبرئیل علیہ السلام سے سوائے کیا کر سکی مایہ السلام سے توئی مدت پوری کی تھی؟ فرمایا: ہونے میں۔ نکاح اور تم۔

مسند اسی جلی، مستدرک الحدیث بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

تشریح: سورۃ القصص میں آیت ۲۲ سے ۲۸ تک میں اس واقعہ کا ذکر ہے جس کی طرف حدیث میں اشارہ ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام نے بی بی پیکر بنتی کا نکاح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دس ہزار درہم کا تمنا کیا تھا کہ تم آجھ سال تک میرا کام کرتے رہو گے۔ اور اگر تم وہی سال چارے کرو تو تمہاری مرضی میری طرف سے کوئی دیاؤ نہیں۔ لہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دس سال چارے کر لئے۔

۲۹۱۸ سورۃ الروم - البیض جن سے نوک پر اخلاق کیا جاتا ہے۔ بطور اسی الکبیر، ابن مرقیہ بروایت دینار بن مکرمہ

تشریح: سورۃ الروم کی ابتدائی آیات میں صلیحین کا تذکرہ ہے جس کے معنی ہیں چند سال۔ اس چند سے کوئی شخص سے یا مرد سے اس کا مطلب حدیث بالا میں بیان کیا گیا ہے۔

۲۹۱۹ کیا نہیں پکارا کرتے اسے اور پھر بعض تو جن سے نو سال پر ہوا ۲۱ ہے۔ مرقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

تشریح: قرآن ہادی ہے:

الذین آمنوا ان الله ليعطيكم من فضله ما ترضون ۳۱

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا جس کا تم کو اپنی ہمت کا ثواب دے گا۔

اس آیت میں مسند میں کشمیر کا چنانا اوستہ دیا ہے: کی نعمت قرار دے۔ اس نعمت کے بعد چھ حدیث میں ارشاد فرمایا کہ اگر سب سے بڑی

نعمت جہنم سے غلامی اور جنت میں داخل ہے۔ اور جب تک کہ سب سے بڑی نعمت ہے جس کے مقابل خدا کا دیا یا بھیجے ہوگا اور اس کی رضا حاصل ہوگی۔

کلام: ضعیف المص ۵۲۹۲۔

پانچ چیزوں کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے

۲۹۲۰ پانچ چیزیں ہیں جن کا علم صرف اللہ کو ہے۔ اللہ ہی کے پاس قیمت کا علم ہے۔ وہ بارش سب بڑے کا وہی جانتا ہے ہوا، دھول

کے بارشوں میں سارا کوئی شے نہیں جو ناکھل دیا کرے گا۔ (دراستہ کل کیا کہو؟) نے گا اور کوئی شے نہیں جانتا کہ کس قدر بڑے گا۔

مسند احمد، الزوہد، ابو زبیر، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

تشریح: سورۃ لقمان کی آخری آیات کی ترجمان یہ حدیث ہے۔

۲۹۲۱ غیب کی باتیں ہیں۔ جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ کوئی نہیں جانتا کہ کس کو کیا ہوگا سوائے اللہ کے۔ نیز اللہ کے سوا کوئی نہیں

جانتا کہ راتوں میں کیا ہے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب واقع ہوگی۔ کوئی نہیں جانتا کہ کس کو کیا نامے گا اور کوئی نہیں

جانتا کہ کون سی زمین میں مرتے گا۔ سوائے اللہ کے وہ یہ بھی کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہونے لگے سوائے اللہ کے۔

مسند احمد، بخاری بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

حضور ﷺ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت

۶۹۳۳ میں جب ایک بیت اکر تہوں گا اور تو اس میں فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کر، حتیٰ کہ اپنے اندر میں سے مشورہ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

يا ايها النبی قل لا روا حلال۔ النبی قولہ عظیمہ۔ نعمتی، سانی، اس وجہ بروایت عائشہ و عمر رضی اللہ عنہما حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو غلبہ نہ کر نہ کر دیا اور نہ فرمایا تھا کہ نہ کا یہ حکم، بل ہوا ہے اس میں غور نہ کرے۔ والدین سے مشورہ نہ کرے مجھے جواب دینا فرماں الہی کا ترجمہ ہے:

”اے پیغمبر ﷺ یہ ہیں۔ سمجھ کر کہ اگر تو دنیا کی زندگی میں اس کی زندگی اور دنیا کی خواہش رکھتی ہو تو تو جس جس کو چاہے سے اس کو اور جس کو چاہے سے اس سے رخصت کر دے۔ اور اگر تو نہ اور اس کے پیغمبر اور عاقبت سے گھر (جنت) کی ہیکر ہو تو تو تمہیں تکلیف کرنے والی ہیں ان کے لئے خدا نے اور عظیم تیار کر رکھا ہے۔“ جن یہ ہیں نے حضور نبی اسلام ﷺ والی راہ کی سے یہ وہاں وہاں کا مطالبہ کیا تھا۔“

اسلام ۶۹ ۶۹

جس کی وجہ سے حضور نبی اسلام ﷺ ہوئے تو قریش اس کے کو بھی پیچیدگی کا مطالبہ کیا اور نہ اس لئے فرمان نہ دل کیا۔ چونکہ حضور علیہ السلام کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی اس لئے آپ علیہ السلام نے ان کو فرمایا کہ فیصلہ میں جلدی نہ کرنا اور والدین سے مشورہ کر لینا کیونکہ وہ بھی مشورہ دہی کے کہ اللہ رسول کو نہ چھوڑے۔ یہ تمہاری دنیا پر قناعت کر لو۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فوراً فرمایا اس میں مشاورت کی کیا ضرورت تھی آپ کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتی، زندگی جیسے بھی نہ رہے نہ اوروں کی۔ ان جواب پر آپ ﷺ نے اپنی اپنی بہت قریش ہوئے۔

ساتھ سال کی زندگی بڑی مہلت ہے

۶۹۳۴ سورۃ طہ۔ جب قیامت باروز ہوگا نہ وہی دے گی، کہاں ہیں ساتھ سال مرانے؟ اور یہ حق ہے جس کے ہارنے میں فرمان الہی ہے:

وانعم نعمکم کم ما یتدکر فیہ من تذکرۃ طہ ۳۷

”یہ تم سے تم کو دینی کی کہ اس میں جو سنا چاہتا سوچتا رہتا۔“

التمکب۔ التعمیم التعمیم للظہر من انصب۔ الامار لیس فی ہذا من غایت من غایت من غایت

کلام ۱۰۰۰۔ یہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے تصنیف الہی ص ۶۹۸۔

۶۹۳۵ ہمارے سابق تو سابق ہے۔ ہمارا پانچہ روایات یافتہ ہے۔ اور اراکائے سعادت پائے گا۔

اس میں دو روایات لیس ہیں لی اثبت بروایت عمر رضی اللہ عنہ

تشریح ۱۰۰۰۔ فرمان الہی ہے: ثم اور انشاء اللہ الحسب الذی اصحابہ یمن عبدنا فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقصد ومنہم سلفین بہ کعبیرات باذن اللہ طہ ۳۲

پھر ہم نے ان کو جو (امت محمدیہ) کو کتب کا وارث بنا دیا، ان کو پہلے بندوں میں سے منتخب کر کے تو تمہارا اس میں سے پہلے آپ پر نظر نہ کرے ہیں۔ اور کچھ نہ دیتیں اور نبی خدا کے لئے سے نکال دیا گیا ہے۔“

تشریح: ... دوسری گھڑی جمعہ کے دو خطبوں کے درمیان ہے اور عصر اور مغرب کے درمیان۔
 کلام: ... ذخیرۃ الخیر ۶۵۹۷۵ میں ضعیف کے حوالے سے اس روایت پر کلام کیا گیا ہے۔
 ۲۱۴۱ اشعور عرفہ کا دن ہے درجہ کا دن اور الحشرہ و آیات کا دن جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔

مسند رک الحاکم، السنن للبیہقی، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۳۷۔

۲۹۶۶ سورۃ الطلاق: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو چار دنیا کا ناکار کیا ہے (کہ ان کی مخالفت کریں) نماز، زکوٰۃ، روزہ اور زینت سے جس
 کرنا اور سزا دیں۔ جن کے حلقہ فرمان برقی ہے
 یوم نبلی السائر۔ سورۃ الطلاق

جس دن راز دل کو کھولنا چاہئے گا۔ شعب الایمان للبیہقی بروایت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۹۴۳ سورۃ الحجۃ کی باتوں سے مراد اللہ کی قربانی والے، وہی اللہ کی باتیں ہیں۔ در عرفہ کا دن ہے قطع قربانی کا دن ہے۔

مسند رک الحاکم، مسند احمد بروایت حاتم رضی اللہ عنہ

تشریح: ... فرمان الہی ہے

والصحر والبال عشو والشفیع والوثر

قسم ہے اس باتوں کی اور جنت اور عاقبت کی۔

یعنی زوال کوئی بدلتی باتوں کی قسم ہے اور شفیع (جنت) کی قسم قربانی کے دن کی جہاں وہ الحجہ ہوتا ہے اور عاقبت عرفہ کی قسم ہے جزا والجزا
 ہے۔

کلام: ... دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۶۲۔

۲۹۴۴ غزوت ہجرت عشرہ ذی الحجہ ہے۔ در عرفہ کا دن ہے اور یہ قطع قربانی کا دن ہے۔ مسند احمد بروایت جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۱۵۸۸۔

۲۹۳۵ سورۃ النحل: لوگوں میں سب سے بہشت قوم غزوہ کی اونٹنی کی کوچیں کاہنے والے تھا۔ اور آدم کا بیٹا (قائیل) جس نے اپنے بھائی و قتل
 کیا۔ زمین پر کوئی خون نہیں بہایا جاتا مگر اس کا منہ اس کا بھی ملتا ہے جو کہ اس کی پہلا شخص ہے جس کے گناہوں میں نہت چارہ کی۔

انظر امر فی التکبیر مسند رک الحاکم، حلیہ، بروایت اس عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۸۷۸۸ تصدیق ۱۹۸۷۔

۱۹۹۶ سورۃ النحل: ایک مشکل روزہ سنوں پر بھی غالب نہیں آتی۔ فرمان الہی ہے ان مع العصر یسران مع العصر یسران ہے
 شبہ کی گئی تاکہ آسانی ہے۔ مسند رک الحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

تشریح: ... قرآنی آیت کے طرز کلام اور عربی کرام کے اصول کے لحاظ سے واقعی یہ مطلب نکلتا ہے کہ ایک عجمی کے ساتھ دو آسانوں
 ہیں اور دو آسانوں پر ان شاء اللہ ایک عجمی غالب نہیں آسکتی لیکن یہ کلام حدیث کا نہیں ہے بلکہ یہ لوگوں سے منقول ہے اس کو حدیث کہنا
 موضوع اور غور ساخت ہے نیز لغال میں بعض بعض مقامات پر ایسی روایات درج ہیں۔ انشاء اللہ رحمان سے آگاہ رہتے جس نے اس سے
 بھلا نہ تھا۔

کلام: ... یہ روایت حدیث نہیں ہے۔ خود اس روزہ میں عزت حدیث ہے۔ دیکھئے المآثر ۱۱۶۳۔ اسکی مطابقت ۱۱۶۴۔ نیز انہی موضوعات
 ۱۳۲ تصحیح ۵۵۶۳۔ ضعیف الجامع ۵۸۶۳ تصدیق ۲۰۶۳۔ فقہ ۲۱۹۔ مشکوٰۃ ۱۱۶۳۔ کشف الخفاء ۲۰۷۵۔ حوالہ القاصد

۸۱۲۔ آخر ۱۵۱۔ القاصد ۸۷۷۔ ۸۔ المآثر ۱۵۲۱۔

(تاج) تکمیل دینے والا۔ (منسوخ) تبدیل شدہ، موقوف (نقصت والا)۔ (مٹل) مٹانوں والا۔ (محکم) واضح اور کھلے حکم والا۔ (مشتاب) بھٹی معنی والا۔ طال اور ترام۔ السجری فی الامانہ بروایت علی رضی اللہ عنہ
کلام:..... ضعیف الجامع ۱۳۹۔

۲۹۵۷۔ جس نے اپنی رائے سے قرآن میں کچھ کیا پھر وہ درست بھی ہوا تب بھی اس نے خطا کی۔

ترمذی، ابوداؤد، نسائی بروایت جندب رضی اللہ عنہ

سلف صالحین کے اقوال کا لحاظ کرنا

تشریح:..... قرآن کی تفسیر اور اس کے معنی وہی بیان کرنے پائیں جو تفسیر میں سلف صالحین سے منقول ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے احادیث اور قرآن کو ٹوٹ رکھ کر تشریح کی ہے۔ اپنی طرف سے بیان کر دے تشریح و تفسیر درست بھی ہو تب بھی بیان کرنے والا خطا کا رہے۔ کیونکہ اس نے کلام اللہ پر جسارت اور جرات کا مظاہرہ کیا کہ وہ خدا کے کلام کو از خود سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

۲۹۵۸۔ جس نے بغیر علم کے قرآن میں کوئی بات کہی وہ جھکا نا جنہم میں اٹا۔ ابوداؤد، ترمذی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۹۵۹۔ قرآن کا ہر وہ مضمون جس میں قوت کا ذکر ہو اس سے مراد اطاعت و فرمانبرداری ہے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، صحیح ابن حبان بروایت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۲۵۔

۲۹۶۰۔ قرآن کی ترتیب و تدوین تمام قمن جاب اللہ ہے۔ جبرئیل میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے حکم دیا کہ اس آیت (ان اللہ یلمز بالعدل والاحسان) (الحل: ۹۰) کو فلاں سورت کی اس جگہ رکھوں۔ مسند احمد، بروایت عثمان بن لی العاص رضی اللہ عنہ

تشریح:..... قرآن پاک ایسی آسمانی کتاب ہے جو تیس سال کے عرصے میں موقع بموقع حسب ضرورت نازل ہوئی ہے۔ نزول قرآن موجود ترتیب کے مطابق نہیں ہوا۔ یہ ترتیب بعد میں من جاب اللہ نازل کر دی ہے۔

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۶۔

۲۹۶۱۔ میرا کلام (حدیث رسول) اللہ کے کلام کو منسوخ نہیں کر سکتا۔ اللہ کا کلام میرے کلام کو منسوخ کر سکتا ہے اور اللہ کا کلام بعض بعض کو منسوخ کر سکتا ہے۔ الذکال لاین عدی سنن الدارقانی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۰۶، ضعیف الجامع ۳۲۸۵، الكشف الالہی ۶۷۰، المنافع ۱۹۰، المعبر ۱۱۱

۲۹۶۲۔ ایسا ہم علیہ السلام پر نازل ہونے والے صحیفے رمضان کی پہلی رات میں نازل ہوئے۔ تو رات چھر رمضان کو نازل ہوئی۔ زبور شریف الشارح ۱۸ رمضان کو نازل ہوئی۔ اور قرآن شریف چوبیس ۲۴ رمضان کو نازل ہوا۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت واللہ رضی اللہ عنہ
تشریح:..... قرآن ایک مرتبہ آسمان دنیا پر مذکور و تارخ میں نازل ہو گیا جبکہ روئے زمین پر محمد ﷺ پر تیس سال کے عرصے میں دفن و قیام نازل ہوتا رہا۔ جبکہ دیگر کتب سماوی اور صحائف و تفسیروں پر ایک ایک مرتبہ ہی نازل ہوئے ہیں۔

۲۹۶۳۔ اسماعیل علیہ السلام کی زبان ناپید ہو گئی تھی۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اسے لے کر میرے پاس آئے اور مجھے یاد کرادی۔

الطبرانی فی جزلہ، ابن عساکر بروایت عمر رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یعنی قرآن پاک اصل عربی زبان میں نازل شد ہے جو اسماعیل علیہ السلام کی زبان ہے۔

کلام:..... روایت ضعیف الجامع ۱۹۱۹، الضعیف ۳۶۵۔

۲۹۶۴۔ اے ابن آدم! کیا تو جانتا ہے تمام نعمت کیا ہے؟ تمام نعمت جنہم سے خلاصی اور جنت کا داخلہ ہے۔

مسند احمد، ادب البخاری، ترمذی بروایت معاذ بن الاکوع

نوٹ:۔۔۔ افسوس جو ان کے واحد بیٹے ۲۹۲۰ء پر ان کی تحریک کا حلقہ فرما گئیں۔

۴۹۶۶ جہ: لہذا، انصر۔ اشد ترین مصیبت خدا کی بات ہے۔

ابو اتحاد قداموسى قلابانىڭ قىزى بولۇپ، ئۇنىڭ ئىسمىنى ئۇنىڭ ئانىسى بىلەن بىرگە

تشریح: جبکہ یہ روایت قاضی السمر کے الفاظ کے ساتھ بھی منقول ہے جس کے معنی ہوں گے۔ مفسرین معصومیت مہر کا فائدہ ہے۔

کلام: ضمیمہ فی مع ۲۶۳۰۔

تفسیر (قرآن کریم) زنانہ جامعہ صغیر۔

۳۹۷ سورۃ فاتحہ۔ المضرط المستقیم یعنی سید محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کا راستہ ہے اور وہ خدا میں خدو و چہاں نماز ہے۔

المحرر دوحس اللدبلهجي، دروايت جانير راضي اف شاه

۲۹۶۹ اے ہدی بن عمرؓ کو کھانا دیا۔ اس سے بھگتا مے کر لالہ ہوا، اٹھ کھڑا ہوا۔ چہ جائیکہ اللہ کے رسول کو کوئی ممبروت چاہا تو اللہ آج بھیجے ہے۔

بھانک رہا ہے تاکہ اس سے جانی کوئی ہتے ہے؟ (ماورکھو) سید در فطب فعداندگی نرا (اور د مفسر) پیچہ کے صفحہ ۱۱ پر ہے (اور نصابی راہ

راست ہے بھٹکے (اور وہ انصاف نہیں کے محمد ابن محمد ہے)۔ الطبرانی اس طرح حکیم روایت غلطی میں ملتا

رب العالمین سے ہمکناری

۴۱۹: تم نے فراموش کیا ہے اسے! ابن مسعودؓ، انھو پر سورہ زلزلہ کی سزا آتی ہے، بالکل کٹ مٹی ہیں۔ تمہیں میرے لئے ہیں اور تمہو سے۔ تمہیں

خیر، ایسا آئیٹم میرے ادارہ میں نہیں ہے۔

الحمد لله رب العالمين - الرحمن الرحيم - ملك يوم الدين - محمد بن عبد الله بن عبد المطلب - علي بن أبي طالب -

تجربہ، اسرار، تہنیک، طرف سے تو محلات سے اور کچھ پر تقریق ہوا ہے۔ اور احکامات العصر اور انھیں معین۔ صراط الدین نعمت

عَلَيْهِمْ - غير المعصوب عليهم ولا القاتلین - ثمرت کے ہیں۔ الامم الظواہر فی الصحیح - ارومٹ سے ہیں کتب و احادیث

۲۹۰۰۔ سورہ فاتحہ - یہ روایت تاریک اور مبہم کی بنیاد پر ہے جس کی قرآن میں کوئی دلیل نہیں ملے۔ (غیر احمدی)۔

بجائے رہنے کے لئے ہمارے پاس ایک اور طریقہ ہے۔ اگرچہ یہ بھی ایک ایسا ہی طریقہ ہے جس سے ہمیں اپنے آپ کو بڑھانے کی ضرورت ہے، لیکن اس میں ہمیں اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ صرف اپنے آپ پر مرکوز نہیں کرنا پڑتا۔

نوٹ۔ اس رابرٹ کی پیشین گوئی چلے گیا نہ ہے نمبر ۲۸۸۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۲۹۷۔ الموضعہ معنی: اگر مرد و عورتیں اللہ کے پاس ہوں تو میں ان کے پاس سے کلام سناؤں اور صحبت و جوارح کے ساتھ ان کے درپے نہ لگاؤں۔

فصول تمام قسم کے مذاہب کو شامل ساز اور انھیں اہل تسکین قسم کا بنے ساتھ دوائے تہذیب و نظریہ فی الکبر بوزارت امور عوام و صوبہ دہلی

تشریح: انسان یا زندگی عزت میں ہے

فمن مرضى هذه الجبال المثلث والاسود والحدال في العج سفره ٤٠

”میرا جس نے مازم راہیں (ایم ایچ) چھوڑ کر قویہ کباب ہو گیا اور جس عورت سے اور نہ کیا اور نہ لارنہ چھوڑا اور نہ حج کئے مانتا ہے۔“

مذکورہ آیت میں رفقہ فسوق اور جدال تعین القاعہ آئے ہیں جن کی تشریح مذکورہ حدیث میں کیا گئی ہے۔

۱۶: ... شایعہ الی مع ۲۱۵۔

مؤمن کی نیکی میں! کھانکے پر حوائی چالی ہے۔ (علامہ طبری پر روایت ابو جریہ و رضی اللہ عنہ)

۳ الخطوط السوداء ہیں اور غل جادو کا قیہ ہے اور اقدیہ مانتے ہیں اور یہاں پر مونس قیہ الحاکم ہے۔ غلطی مردانہ سمجھ و حس لغت علیہ

نوت: ۸۹ پرورایت فی الشریعۃ ملاحظہ فرمائیں۔

اور آہستہ آہستہ حکم تحریم سے مانوس کیا گیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس اور دوسری آیت کو سن کر چھوٹی لفظ کے التفہیم میں لباسا شافیا آفرکار مامود کی یہ آیتیں جو اس وقت ہمارے سامنے ہیں "یا ایہا الذین امنوا" سے "فہل انتم منہون" تک، ازل کی کہیں کہیں جس میں صاف صاف بت پرستی کی طرح اس گندمی چیز سے بھی اجتناب کرنے کی ہدایت کی گئی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ "فہل انتم منہون" سے بت پرستی چاہے "انہیں انہیں" کو ان کے شراب کے شکرے توڑ ڈالے، اسے خالص برہاد کر دیئے۔ مہینے کی گئی وہاں میں شراب پانی کی طرح بکتی پھرتی تھی۔ سارا عرب اس گندمی شراب کو کچھ کر کر مغفرت ربانی اور محبت و اطاعت نبویؐ کی شراب بطور سے منظور ہو گیا اور اسے انہماک کے مقابلہ پر مشغول کیا۔ یہ جہاد ایسا کامیاب ہو، جس کی نظیر تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ خدا کی قدرت و محکمہ جس چیز و قرآن کریم نے اپنا پیٹا اتنی شدت سے روکا تھا آج سب سے بڑے شراب خورد ملک امریکہ وغیرہ اس کی خرابیوں اور نقصانات کے نمونوں کے کہ اس کے مناسبت پرکتے ہوئے ہیں۔ فلسفہ الحمد والمنة

۲۹۷۔ تمہاری قوم کی امتوں نے مسیح کا نواسے بنیکہ جتے ہوں کیا تم چھری لے کر ان کے کان کاٹ دو گے پھر کہو گے یہ بخیرہ اس کا دودھ ہے۔ بتوں کے نام اور ان کی کھائیں کٹ دو گے اور کہو گے یہ حرام (حرام) ہیں پھر تم ان کو اپنے اوپر اور اپنے اہل و عیال پر حرام کر لو گے جس کو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے۔ اللہ کا بازو تمہارے بازو سے زیادہ مضبوط ہے اور اللہ کی چھری تمہاری چھری سے زیادہ تیز ہے۔

مسند احمد، الطبرانی فی الکبیر ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، بروایت امی الاحوص عن ابیہ تشریح:..... مشرکین عرب کسی جانور کا دودھ بتوں کے نام وقف کر دیا کرتے تھے اس کو بخیرہ کہتے تھے۔ اور کسی جانور کو بت کے نام وقف کر کے اس کا کھانا اور اس سے کسی بھی طرح کا نفع اٹھانا اپنے اوپر حرام کر لیتے تھے۔ اس کی ممانعت مذکور حدیث میں کی گئی ہے۔ یہ حدیث سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۱۰۳ کی تشریح ہے۔ جبکہ آیت میں اور بھی ان اوصاف مذکور ہیں جن کو مشرکین اپنے لئے حرام تصور کرتے تھے۔ مذکورہ آیت کی تفسیر میں مزید تفصیل ملاحظہ کیجئے۔ آخر میں حدیث میں سمجھایا گیا ہے کہ اگر یوں کان کاٹ کر کیا کھال کاٹ کر کوئی چیز حرام کی جاسکتی ہے تو کیا خدا یہ نہیں کر سکتا اس کا بازو اور اس کی چھری تمہارے بازو اور تمہاری چھری سے زیادہ طاقتور ہیں۔

۲۹۸۔ مبنی علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے منظرہ کر لیا اور اپنے رب پر غائب آگئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو (غائب آئے کے لئے) سخت دیکھ کر تائید فرمائی تھی۔ انقول اننت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ الخ اللیلئیل بروایت ابی ہزیرہ وحی اللہ عنہ واذ قال اللہ یعیسیٰ ابن مریم ؑ انت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ قال سبحانک ما ینکون لی ان القول مالیس لی یحییٰ ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب۔ ما قلت لہم الا ما امرتہ بہ ان اعبدوا اللہ ربی وریکم وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما نزل فیہم کنت انت الرقیب علیہم والست علی کل شیء شہید ان تعذبہم فالیہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزيز الحکیم المائدہ ۱۱۲، ۱۱۸

"اور اس وقت کو بھی یاد ہو جب خدا فرمائے گا کہ اے مبنی ابن مریم! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے ساتھ اور میری والدہ کو "موجود مقرر کرو؟ وہ کہیں گے تو پاک ہے مجھے کب شایاں تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کا مجھے کچھ حق نہیں اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو تجھ کو معلوم ہوگا (کیونکہ) جو بات میرے دل میں ہے تو اسے جانتا ہے اور جو میرے ضمیر میں ہے اسے میں نہیں جانتا ہے شک تو علام الغیوب ہے۔ میں نے ان سے کچھ نہیں کہا، جو اس کے جس کا تو نے مجھے حکم دیا ہے وہ یہ کہ تم خدا کی بات نہ کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے۔ اور جب تک میں ان میں رہا ان (کے حالات) کی خبر نہ دے رہا ماب تو نے مجھے دنیا سے الٹا ہوا تو ان کا گھر اس تھا اور تو ہر چیز سے خبردار ہے اگر تو ان کو مذاب و تیرے بندے ہیں۔ اور اگر بخش دے تو (خیر) میری بات ہے) بے شک تو غائب (اور) اسکتا والا ہے۔"

مذکورہ حدیث انہی آیات کی تفسیر و تشریح ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام پر انعامات الہیہ

۲۹۷۹۔ جب قیامت کا دن ہوگا انبیاء اور ان کی امتوں کو بلایا جائے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بلایا جائے گا اللہ پاک ان کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کا اقرار فرمائیں گے۔ اللہ پاک فرمائیں گے:

بعضی ابن مریم اذکیر نعمتی علیک وعلی والدنک اذ ایدنک بروح القدس
جب خدا (عیسیٰ سے) فرمائے گا: عیسیٰ بن مریم! میرے ان اصحابوں کو یاد کر جو تم سے تم پر اور تمہاری والدہ پر کیے جب میں نے روح القدس (جبرائیل) سے تمہاری مدد کی۔
پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

النت قلت للناس اتخلدونى وامى الھین من دون اللہ۔

کیا تم نے لوگوں کو کہا تھا کہ خدا کو چھو کر مجھے اور میری والدہ کو معذور بنالو؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا انکار فرمائیں گے کہ میں نے ہرگز ایسا نہیں کیا تھا۔ پھر تساری کو بلایا جائے گا اور ان سے سوال کیا جائے گا وہ کہیں گے: جی ہاں! انہی نے ہم کو تعلیم دیا تھا۔ (اس بات کو نہ غم و فساد کی وجہ سے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بال (کھڑے ہو کر) اس قدر لمبے ہو جائیں گے کہ آپ کے سر اور بدن کے ایک ایک بال کو ایک فرشتہ تھاے گا پھر اللہ تعالیٰ کے رو بہ و فراز مال تک ان کا حساب کتاب ہو گا حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جنت نصاریٰ پر غالب آ جائے گی۔ پھر تساری کے لئے (ایک صلیب بلند کی جائے گی جس کے پیچھے چل کر وہ جہنم میں داخل ہو جائیں گے۔ ابن عساکر بروایت ابن بوردہ بن ابی موسیٰ عن ابی موسیٰ اشعری وحسنی اللہ عنہ

۲۹۸۰۔ سورۃ الانعام: پھر حال یہ آئے والا تھا لیکن بعد میں نال دیا گیا۔ مسند احمد۔ لومدی بروایت سعد وحسنی اللہ عنہ بن ابی وقاص
فائدہ:..... جب فرمان الہی نازل ہوا

قل هو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم۔ الانعام: ۶۵

”کہہ دے اس کو قدرت ہے اس پر کہ عذاب بھیجے تم پر۔“

تو نبی کریم ﷺ نے اس پر مذکور فرمان ارشاد فرمایا جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تم پر عذاب بھیجے پر پوری طرح قادر ہے لیکن اس کی رحمت ہے کہ اس نے تم پر بھیجنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو حسن فرمایا ہے یعنی ایک طریق سے یہ روایت حسن سے اور قابل اعتبار۔

۲۹۸۱۔ لم یسلوا ایہا صہم بظلم کا یہ مطلب نہیں ہے جو ہم کہہ رہے ہیں بل ظلم سے مراد حرکت ہے۔ کیا تم نے لقمان علیہ السلام کی بات نہیں سنی ان الشوک لظلم عظیم بخاری، مسلم بروایت ابن مسعود وحسنی اللہ عنہ
فائدہ:..... فرمان الہی ہے:

الذین امنوا ولم یسلوا ایہا صہم بظلم اولئک لھم الامن وھم مہتدون۔

جو لوگ یقین لے آئے اور جس عداوت نے ایمان میں کوئی کلام انہی کے واسطے سے نہ بھی ضروری نہیں یہ سچی راہ پر۔

جب مذکور فرمان باری نازل ہوا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کون ایسا شخص ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہاں ظلم سے شرک مراد ہے یعنی ایمان لانے کے بعد شرک سے کٹی اعتبار ہوتا ہے۔ یوں ہی حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بچے کو فرمایا تھا اے بچے شرک نہ کرنا۔ اللہ کی قسم شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ سورۃ لقمان: ۱۳

۲۹۸۲۔ بلاغت ہوئی امرائیل کی۔ اللہ نے ان پر چوبیس کوثر ام کیا۔ انہوں نے ان کو نرم کیا اور ان کو فروخت کر کے اس کے پیسے سے کھانے

مکرمہ برائے قرآن (مسئلہ نمبر ۱) پر اللہ نے شرابہ حرام فرمائی ہے۔ عطر لسی فی الکبیر روایت عمرو دھوی لغوی

یہود کے نقش قدم پر چلنے کی ممانعت

فائدہ: یہ بھی جاننا چاہیے کہ ہم ہندو مت کا گروہ (یہود) ایک سوراخ میں حصے تھے تم بھی اس میں حصہ لے۔ اندر سے اندر
 آج مسلمان بھی شرب، کھانسی، سہاگہ، اور مختلف شکلیں میں اس کا گروہ بن گئے ہیں۔ ان کے لئے یہ طریقہ حرام ہے اس لئے ان کا
 راجب ہے۔

[illegible]

۲۹۸۵۔ اللہ عزوجل نے مغرب تک ایک دروازہ بنایا ہے اس دروازے کا عرض (چوڑائی) ستر سال کی مسافت کے بقدر ہے وہ وہاں (غروب) کے بعد ہند نہیں آگا جب تک کہ سورج مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہو اور نہ کھڑا ہو اور نہ اُگلے سے

یوم یاقوتی بعض اہانت : یک لا ینفع نفساً الہانیا : الامم : ۵۸

من رنجور بودم و در آن وقت که در آن زمان

٢٨٨٩ من رخصته، من ثبات ان الذين فرقوا دينهم وكانوا شيعا، الانبياء: ١٥٨

جنسوں نے یہ ہیں نکالیں۔ بچے دین میں اور جو مجھے بہت سے فرقتے۔ ایسے خوب بدعتہ والے اور خواہش پرست لوگ ہیں۔ ان کی کوئی توبہ نہیں (مگر اسی پر کاہل رہتے ہوئے) ان میں سے ہر ایک کی اور اور مجھ سے بری ہیں۔

۱۹۹۷ء - اس وقت میں ان منہاجین لوگوں نے اپنے دین کو کھوئے، نکلے کی اور وہ بہت سے گروہوں میں بٹ گئے وہ بدعت اور کفر کی قس
چلنے لگے ہیں۔ (مترجمین میں پڑے ہوئے بیان کی کوئی توبہ قبول نہیں جب کہ ہر گناہگار کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے سوائے ان اصحاب
البدعت اور فواحش پرستوں کے۔ میں ان سے بری ہوں وہ مجھ سے بری ہیں۔)

فقد حكم ابن أبي حاتم، أبو النضر في التفسير، حلية الأولياء، شعب التيهيقي برواية عمر رضي الله عنه

اصحاب الیمین، اصحاب الشمال

۲۰۱۸ء سورج ایگراف۔ اللہ تعالیٰ نے ایک کھنٹی پہ فرمایا اور فیصلہ کر دیا تو پیغمبروں سے کہلایا۔ اس وقت اللہ کا عرض پائی پر تھا۔ نہ تے ال یحییٰ واپنے واہیں یا تو جس کیو اسکا اپ اشمل کو یا میں یا تو جس نیا اور محسن کے دو قول یا تو محسن (صاحب برکت) ہیں۔ چوتھا یہ ۔ ۔ صاحب یحییٰ (انہوں نے جب اب میں عرض کیا الیک وینا و صاحبک۔ حاضر جمی صحت پروردگار اور مردار ہوا کیا یا تجھی سے ہیں۔ پروردگار نے فرمایا: الموت جس بعد ان میں شہداء اب بھیگی احوں "انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں اسے پروردگار کے لیے شک ہے حق ہمارے

پروردگار ہیں۔ (اصل نسخہ میں آنکھوں کا اضافہ نہیں لیکن منتخب کنز العمال یہ اضافہ موجود ہے۔) پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے اصحاب الشمال! انہوں نے عرض کیا حاضر ہیں اے ہمارے پروردگار اور تو ہی تمام عداوتوں کا سرچشمہ ہے۔ فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ ہی ہمارے رب ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے اصحاب الاعراف! انہوں نے بھی عرض کیا: ایک ویسا وسعدیك۔ فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ ہی ہمارے رب ہیں۔ منتخب کنز العمال

پھر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ غلط ملط کر دیا۔ کسی نے ان میں سے کہا اے پروردگار! ہمیں (انچھوں اور بروہی کو) ایک دوسرے کے ساتھ کیوں غلط ملط کر دیا؟ اور خداوندی ہونا تمام لوگوں کے سامنے ان کے اپنے اپنے اعمال ہیں جن پر ہر ایک کا رتبہ ہے۔ (یہ سب سوال و جواب میں نے اس لئے کیا) کہیں تم قیامت کے دن کہو ہم اس سے غافل تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو آدم علیہ السلام کی پشت میں لوٹا دیا۔ پس اہل جنت جنت ہی کے اہل ہیں اور اہل جہنم جہنم ہی کے لائق ہیں۔ کسی نے سوال کیا یا رسول اللہ! (جب جنت اور جہنم ہر ایک کے لئے اس کے اہل لکھے جا چکے ہیں) پھر عمل کا کیا فائدہ؟ فرمایا: ہر قوم اپنے مرتبہ (جنت یا جہنم) کے مطابق ہی عمل کرتی ہے۔

عبد بن حمید، الضعفاء للعلی، العظمت لابی الشیخ، ابن مرددہ بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ
نوٹ: اس حدیث مضمون کی مکمل تفصیل سورۃ الاعراف ۲۷ پر بتایا گیا ہے۔

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۸۹ پر یہ روایت معمولی اختلاف کے ساتھ نقل کی گئی ہے اور اس کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۲۹۸۹ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا اور ان کا فیصلہ کر دیا (کہ کون جنت یا جہنم میں جائے گا تو) پھر اہل یمنین (جنت والوں) کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیا اور اہل شمال (جہنم والوں) کو بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا اے اصحاب الیمینین۔ اصحاب الیمینین نے جواب دیا: لیک وسعدیك۔ فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ بولے: ہاں شک آپ ہمارے رب ہیں۔ پھر فرمایا اے اصحاب الشمال! اصحاب الشمال بولے: لیک وسعدیك۔ فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ عرض کیا: شک آپ ہمارے رب ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو ہم غلط ملط کر دیا۔ ایک نے سوال کیا یا رب! ان کو آپس میں ملا لیا کیوں دیا۔ فرمایا: ہر ایک کے اپنے اپنے اعمال ہیں (جن سے وہ ممتاز ہو جائیں گے)۔ اب تم یہ نہ کہو کہ قیامت کے دن کہہ دو اس سے اعظم تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سب کو آدم کی پشت میں واپس کر دیا۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام: دیکھئے ۲۸۹ ذخیرۃ الحفاظ۔

۲۹۹۰ اللہ پاک موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے۔ یقیناً سنی ہوئی خبر کا حال خود آنکھوں دیکھا جیسا نہیں ہوتا۔ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو خبر دی کہ ان کی قوم گمراہ ہو چکی ہے۔ تب (غصہ میں) تورات کی تختیاں نہیں تھکی لیکن جب واپس آ کر خود دیکھا اور ان کا معاذ کیا تو (غصہ کے مارے) تورات کی تختیاں پھینک دیں۔ مسندک الحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ
نوٹ: سورۃ الاعراف آیت ۵۰ پر یہ واقعہ مذکور ہے۔

حواء علیہ السلام کی نذر

۲۹۹۱ حضرت حواء کا بچہ زندقہ نہ رہتا تھا۔ پھر آپ نے نذر مانی کہ اگر اس کا بچہ جنے گا تو اس کا نام عبدالمارث رکھیں گی۔ چنانچہ ان کا بچہ زندقہ رہا اور حواء نے اس کا نام عبدالمارث رکھ دیا۔ اور یہ سب شیطان کے بہکاوے کی وجہ سے تھا۔ مسندک الحاکم بروایت مسروقہ رضی اللہ عنہ
نوٹ: اسی جلد کے گذشتہ صفحات میں حدیث ۲۹۸۸ پر اس حدیث کی مکمل تفصیل و تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

۲۹۹۲ سورۃ البراءۃ۔ اخر البصون و گناہ گار ہیں پر اللہ کی لعنت ہو۔ الدہلی بروایت عبد اللہ بن حمران

[illegible]

ان منہ چرے، آفاق تھکے اپنے سانسے طرے ہوئے، ہوا زت میر جیت کر، نہیں بڑے۔
 ان ٹیڑھے سے پیٹنے کی آواز کی تھکوت سے معطر ہو جانے کی آواز بھی کسی نے نہ سمجھی ہوگی۔ چہ میں اپنے ہونے کا، ہوا، علی کے جسم میں، رونا
 ہوں گا (مخف میں سے چہر میں اپنے پر اور ڈاکڑا کی آواز میں، کھانے پر اور گور مجھے ملنے لاش کا موقوعہ نکالتے ہوئے، میر سے۔ اور مجھ سے ملنے
 ہالوں سے وہ کس کے ماضیوں تک نور سے غور فرما رہی تھی۔

[illegible]

وَيَقُولُ الشَّيْطَانُ نَسَاخِي الْأَمْرَ إِنَّ اللَّهَ وَعْدَكُمْ وَعْدًا كَذِبًا وَعَدَّتْكُمْ لَأَحْبَبَ إِلَيْكُمْ ۚ

جب (صاحب شایبہ) ایضاً دیکھے تو شیطان کہے گا (خیر کوسہ وقت اسے تم سے کیا تھا (وقت) بچا تھا) اور (جو باہر میں سے تم سے کیا تھا) لیکن تم اسے اندر رکھ رہے ہو۔ میں اسے حاتم طبری سے اس پر درجہ ہے۔ اسے عساکر مہربانیت غلبہ جسے ابن عبد بن عامر کلام ہے۔

امت کے بھترین لوگ

[illegible]

بندوں کو قلعہ رہے گا۔ تختہ چیں۔ زمین ان کا مات میں غور و فکر نہ کریں۔ ان کی جا نہیں، ان کا میں جہاد میں شرکت میں ان کے ساتھ ہیں۔ ان کو تم کے ساتھ کوئی فرق نہیں۔ انہیں کے قہروں کے سے سامان سبز چار لڑیا ہے۔ مغرت کے سے کے سے پروانہ (دو پروانہ) عمل کر لیا ہے۔ خدا انہیں آتے کھڑے رہے کے لئے مستعد ہو چکے ہیں۔ پھر آپ بھی نے پڑا ہے حالات کا سامنا

ذلک لہی خلاف مہامی و مخالف و عہد

”یہ خاموشی کے لئے ہے جو میرے اگلے کلمے“ دینے سے اُردو میری طرف اشارہ کرتا۔“

کلام: امام زکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث منکر اذہن قابلِ تہذیب ہے۔ اس کا پہلی میں نے کچھ علم نہیں واکوں ہے۔ "بجہا ان افکار" رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کو امام زکی نے ان کے غمناک خیالات سے مبرا کر کے ان کو روايت کیا ہے جو فقط نے اس پر گرفت فرمائی ہے اور اس کو ذخیرہ بنایا ہے۔

۳۰۰۔ مومن کو اس پر ہے کہ لا الہ الا اللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ ثابت ہے کہ اہل قبر میں (بقیہ حیات) اس کا نام پڑے گا۔ یہ قول ہادی ازجیل کا مطلب ہے۔

بیت اللہ الدین امورہ بالقول الثابت فی الحیاء الدنیاوی فی الآخرۃ۔ ترجمہ ۲۷
خدا انسانوں کے دلوں پر (کچھ اور) کچھ بات سے دنیا کی زندگی میں بھی مضبوط رکھتا ہے اور آخرت میں بھی رکھے گا۔

اصحیح ابن حبان مرسلہ برادرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۰۔ (۱) ہائی کہیں کے کتب کے قریب لکھا جائے گا وہ اس سے کراہت کرے گا۔ جب وہ اپنی اس کے ساتھ کہے قریب ہوگا اس کا چہرہ بھیجے جائے گا اور اس کے سر کی حال کر جائے گی جب اس کو کہیں کہ تو اس کی تسخیر کو کت کر اس کے پائوں کے مقام سے نکل جائیں گی۔

مرسلہ۔ مستلک الحاکم مرسلہ امی امامہ رضی اللہ عنہ

قائدہ:۔ قربان الہی کے وسیع من عاں صلیب امر علیہ:۔

راستہ پیچہ کا پانی پیا جائے گا (اور وہ اس کو کوئی گھٹن نہ پئے گا)

مذکورہ حدیث کی آیت مبارکہ کی تفسیر ہے۔ (اعوذنا اللہ من عذاب جہنم)

کلام:۔ امام زکی نے اسی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ وقال غریب۔

۳۰۰۔ (۱) ایک وقت اس بنیم کہیں سے جو مبرا کرتے ہیں۔ پھر وہ کچھ سو سال مبرا کریں گے۔ نہیں جب دیکھیں گے کہ یہ مبراں کے کسی کو کہہ نہیں تو پھر کہیں سے آکر جو کچھ لکھا کریں۔ چنانچہ کچھ سو سال تک یہی دیکھا کرتے رہیں گے۔ جب وہ دیکھیں گے کہ ان کا کوئی عجز بھی نہیں تو کچھ سو سال تک وہ اسے اپنے ساتھ رکھیں گے۔ ان ان کتاب

سواء علینا اجر عدا ام حسرتنا حالنا معیہ۔ ترجمہ ۲۸

اب ہم ضرور اسے بامبر کریں جو ہمارے حق میں برابر ہے۔ کوئی بھلا (چھلکا) معذور اور اپنی کی ہمارے سے نہ کرے۔

الطبرانی فی الکبیر وروایت کتب رضی اللہ عنہ من مالک

۳۰۰۔ سورہ اقل۔ قیامت سے جس مغرب کی طرف سے تم پر ایک سیاہ دن چھا جائے گا مجھے خواہش نہ ہو۔ وہ آسمان کی طرف بلند ہو تا وہ پھینکے گا حتیٰ کہ مارے آسمان کو بھرتے گا۔ پھر ایک آسمانی ندا دے گا کہ اے لوگو!

اسی امر اللہ فلا تستعجلوه۔ (الحل)

خدا کا حکم (عذاب) آئیے گا تو اس کے لئے عجل مت کرو۔

پھر قسم سے اس ذات کی جس کے فضل سے میری بدن سے کوئی نقص نہ آئے گا میں نے اپنی اس کو چاہی ہے۔ کوئی نقص اسے نہیں ہوگا کیونکہ اس نے اس سے کچھ نہ لے گا اور کوئی نقص اپنی عاقبت کا دلا دے گا۔ اس کے لئے نہ ہوگا۔ (کیونکہ اس سے پہلے ہی خدا کا عذاب اس کو اپنی ہیبت میں لے لے گا۔ طبرانی فی الکبیر مرسلہ رضی اللہ عنہ من علامہ

۳۰۰۔ قیامت سے قبل قرآنِ مغرب کی جہ سے ایک مہاباد اہل حال کی۔ خدا کے کا وہ آسمان کی طرف بلند ہوتا جائے گا حتیٰ کہ ہمارے آسمان اس دلوں سے چھپ جائے گا۔ پھر ایک منہ قیامت دے گا۔ تو کوئی اللہ اس آواز کو نہ کرنا چاہے۔ وہی ہے اور ایک دوسرے کو کہیں کے قسم نے یہ آواز سنائی۔ ان میں سے کوئی ایک۔ وہی اور پھر ایک دوسری بات ہے کہ جو انہی کے علاوہ کہیں گے ہاں ہاں۔ چنانچہ خدا نے اس کو کوئی اور اللہ فلا تستعجلوه (الحل) کا حکم (عذاب) آئیے گا ہے اس جلدی نہ کرو۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا قسم جہاں امت کی

جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اور انھوں نے پکڑ رکھا ہوگا (جس طرح پکڑا فرشتہ فریڈرک کو جو اپنے گم ہونے کے لئے تھان کھانے میں)۔ اگر وہ ایسا نہ دیکھ سکے۔ ایک شخص نے اپنے غور کا پونا کیا ہوگا لیکن وہ اس سے پوچھ کر پانی نہ لے سکے گا اور ایک شخص نے اپنی داغی کارورجنا کار ہوگا لیکن وہ پانی نہ پائے گا اس طرح تو سواکھ چڑا پنے دھرم کے کاموں میں مشغول ہوں گے (کہ حکم مذہب سے جوئے گا)۔

مستدرک الحاکم مرویات مفیدہ رضی اللہ عنہ

۳۰۰۶ سورۃ الزمر اس میں (وقت پڑھنے کے لئے قرآن مجید) اور رات کے نماز کے لئے پڑھنے کے لئے ہے۔

ترجمہ حسن صحیح مرویات اسی طریقہ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ... تہجد میں پڑھنے والے قرآن کی فضیلت مذکور ہے کہ صحیح میں بیان کی گئی ہے کہ رات میں ہے:

ان قرآن الفجر کان مشہوداً الاسراء ۵۸

پہلے تک کہ قرآن پڑھا جائے جب حضور (ما لک) ہے۔

اس وقت رات کے اٹھنے انسان کے احوال بدوں کے فرشتوں کے غور کر کے دیکھ رہے ہیں۔ گو اس مقرب اللہ میں دن اور رات کے ملنا اٹھتے ہو جاتے ہیں اور تہجد میں قرآن سنتے ہیں۔ اسی وجہ سے منقول ہے کہ تہجد میں جن کو شہد ہے برائے انسان کو اسے اپنی زندگی کا جزو لازم پڑھا جائے گا اور پڑھنے۔

۳۰۰۷ سورۃ الکہف: حضرت علیہ السلام نے اڑنے کو دیکھا تو اس کا سر قائم کر کے اڑا اور اسے قتل کر دیا اس پر صوفی علیہ السلام نے فرمایا: ایمان بھی ہے۔

تقلب بغير كفة بغیر نفس جبر الخلق

(موسیٰ نے) کہا آپ نے ایک بے گناہ شخص کو (حق) خیر حقہ علی کے بارے میں (ہر دو) مرویات اسی طریقہ رضی اللہ عنہ

۳۰۰۸ وہ کہہ کر کہ حضرت فضل علیہ السلام نے قتل کیا وہاں پر پیدا ہوا اور اس کے والدین کو اس کی موت ادا میں جاتا رہا جو قتل ہوئی۔

اس میں مدلول: مرویات اسی طریقہ رضی اللہ عنہ

۳۰۰۹ اللہ کے مولا علیہ السلام پر مرفوعاً میں: اگر آپ جدی نہ فرماتے تو (قہر) اس سے زیادہ قہر میں نہ فرماتے۔

مستدرک الحاکم مرویات اسی طریقہ رضی اللہ عنہ

۳۰۱۰ کیا اس کے در قیام آجانی لیے پڑے بہت زیادہ صاف اور پینے والے شخص کو عاتر کیا جائے گا۔ لیکن وہ اللہ کے ہاتھ بچھڑے پر سے زیادہ اور ان میں رکھے گا۔ اگر تم چاہو تو آیت پڑھاؤ:

ولا تفسد نعيم يوم القيامة وزنا الکہف ۵۰

پس جو قیامت کے دن ان کے لئے جگہ ملے اور ان کا نام نہیں لیں گے۔

الحکام اس عادی: شعب الامام بلہنی مرویات اسی طریقہ رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے کہ محمد بن عریضی نے کتاب الکامل للشیخ امارت پر مشتمل کتاب تخریج فیروزۃ اللغات ۳۶۳۹ پر بھی اس روایت کا ضعیف ملاحظہ فرمایا۔ بلکہ شعب ایمان میں صحیح ضعیف غیر ہر طرح کی روایات ہیں۔

۳۰۱۱ سورۃ یوسف: یوسف نے کئی دن تک صبر کیا اور اسے اس کا عذاب (جو اس وقت تک پہنچا تھا) فرمایا کہ (یوسف) کہتا تھا: اللہ کے لئے ہر شے ہے۔

واتبعوا حکم صبیہ ۱۱

اور ہم نے ان (یعنی علیہ السلام) کو ان میں سے دائی ملانی تھی۔

التاریخ للحاکم مرویات مہملہ من سعد بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

مسوکن کی قبر کی حالت

[illegible]

جہنمیوں کی تعداد میں کثرت

[illegible][illegible]

بأيها الناس اتقوا ربكم إني زلزلت الساعة شيء عظيم. فخرجوا

اے لوگو! اپنے پروردگار سے اور اپنے تمہیں تیار کیا جھوٹا شہادت ہے۔

تب آپ جو ذکر و دعا اور طاعات فرمائیے۔

[illegible]

١- حماد بن عوف بن يحيى

امت محمدیہ کی کثرت

فائدہ: دوسری روایات میں آیا ہے کہ امت محمدیہ تمام امتوں میں سب سے زیادہ شہید اور ہلاک ہو جائے گی۔ جب یہ قوم متکبر ہو جائے گی تو

کے بارے میں حدیث بلا حد و ضابطہ کی گئی ہے کہ قرآن چالیس سال کا عرصہ ہوا ہے۔

۳۰۲۰ سورۃ القصص: ساتھ فرما دیا کہ قرآن نے قرأت کے زمین پر نازل کرنے کے بعد آسمانی عذاب کے ساتھ کس قوم، اہل ذنوب، امت اور کسی مہتمی و لوگوں کو ہلاک نہیں کیا۔ سوائے اس ایکہ یعنی جس کے اہل کو اللہ عزوجل نے بتدریس کی شکل کر دی تھی۔ کیا قرآن نے اللہ عزوجل کا یہ قرآن نہیں پڑھا۔

ولقد انزلنا موسیٰ الكتاب من بعد ما هدینا القرون الاولیٰ القصص ۲۲
اور ہم نے موسیٰ کو کتاب کے ہاتھ کرنے کے بعد موسیٰ کو کتاب دی۔

سنائی، اہل البندوا، مستشرق، الحاکم ابن مردودہ، ہر بات اہل بعد و صی اللہ

۳۰۲۱ اگر تم سے سوال کیا جائے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کون سی کتاب سے پوری کی تھی؟ تو کہو جن میں سے پہلے اور کامل اور نرسال کیا جائے کہ موسیٰ نے انہوں میں کس سے شادی کی تھی؟ تو کہو جبریل سے، جبریل کو پانے کوئی تھی اور اسی نے اپنے والد (شعب علیہ السلام) کو کہا تھا اے باجان اس کو مردور کی پر رکھ کیجئے۔ مگر وہ بھی بروایت موسیٰ اللہ

نوٹ: ۱۔ سورۃ القصص: ۲۲ پر اس واقعہ کی کئی تفصیلات ملاحظہ فرمائیے۔

۳۰۲۲ اگر اس دن فرعون کہہ دیتا ہے کہ (موسیٰ) میری بھی آنکھوں کی خشک ہے جس طرح تمہاری آنکھوں کی خشک ہے۔ جیسے کہ اس کی بیوی (آسیہ) نے کہا تھا تو جہد پاک ضرور اس کو بھی بددیت سے نواز دیتے جیسے اس کی بیوی کو نواز دیا تھا۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے ہی جا رہا ہے کہ وہ مرد کر دیا گیا تھا۔ اسے عزم ہی رکھا۔ فی اللہ العالی بن بنو۔ ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ
فائدہ: ۱۔ قرآن عزوجل ہے۔

وقالت امراء فرعون لفرعون لی ولک۔ القصص: ۵

اور فرعون کی بیوی نے کہا کہ (یہ بچہ) میری اور تمہاری آنکھوں کی خشک ہے۔

اس کے جواب میں فرعون نے کہا تھا کہ میری آنکھوں کی خشک ہوگا میرے لئے یہ آنکھوں کی خشک نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بچہ میری بیوی (آسیہ) سے عذاب عزم ہوا تھا۔

اس وجہ سے اللہ نے اس کی گستاخی کی بددیت اس کو بددیت سے محروم کر دیا۔ اللہ پاک ہمیں انبیاء و اولیاء کی بددیت سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

۳۰۲۳ سورۃ النہم: کیا تم جاننے والے نہیں کہ کیا ہے؟ تمہارے (نعمت کی ابتداء) جنت کا، خدا اور ہم سے نجات ہے۔

الحکم ابن عباس رضی اللہ عنہما بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

نوٹ: ۱۔ حدیث ۲۹۹۲ بروایت گزشتہ جی ہے فقیر ہاں ملاحظہ فرمائیں۔

استغفار سے گناہ مٹ جاتا ہے

۳۰۲۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سے سوال کیا قرآن انہی کو وسیع علیکم نعمہ ظاہرہ و باطنیہ والحمد للہ ۲۰ اور اللہ نے تم پر اپنی ملامت کی اور اپنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔ کیا اس مطلب ہے؟ اللہ عزوجل علیہ السلام نے جواب ارشاد فرمایا

ظاہری نعمتیں تو اسلام اور نبیہ و اجماع اطلاق اور خدا کا تمہیں دیا ہو اور حق ہے۔ جبکہ باطنی نعمتیں اے عباس کے فرزند اور ہیں کہ یہ وہ گناہ تہا رہے عیوب لوگوں سے پردہ میں رکھے۔ نیز یہ کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں میں نے تمہیں کی وفات کے بعد اس کے ماں کا ایک تہائی حصہ ان کے لئے بھجوا دیا ہے (کہ وہ چاہے تو اس کو وہ خدا ہی وصیت کر جائے) جس کے بدلے میں اس کے کلبوں کو بخش دوں گا۔ نیز یہ وہ گناہ

فرماتے ہیں: میں مؤمن مردوں اور عورتوں کو اس کے لئے استنثار میں لگا دیتا ہوں اور اس کے ایسے ایسے گناہ چھپا لیتا ہوں کہ اگر اس کے گھر والوں کو بھی اس کا علم ہو جائے تو وہ اس کو چھوڑ دیں۔ (یہ خدا کی بالخصوص نعمتیں ہیں)۔

۳۰۴۵۔ ابن مردودہ، شعب الایمان للسیفی، الدیلمی، ابن النجار بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ (جبرئیل علیہ السلام انسانی شکل میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت دیگر صحابہ کرام بھی خدمت میں موجود تھے انہی کی تعلیم کے لئے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ! مجھے قیامت کا بتائیے کب آئے گی؟ تو آپ ﷺ نے ذیل کا فرمان ارشاد فرمایا:

سبحان اللہ! یہ قیامت کی پانچ چیزوں میں سے ہے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ان اللہ عند علم الساعة، وینزل العيث، ويعلم ما فی الارحام، وماندری نفس ماذا تکسب غداً وماندری نفس باى ارض تموت ان اللہ علیم خبیر

لقمان: آخری آیت

خدا انہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی (عاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے (کہ نہ ہے یا مادہ) اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کب اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی بے شک خدا ہی جانتے والا (اور) خبر دار ہے۔

مذکورہ آیت تلاوت فرما کر آپ ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام کو فرمایا اگر تم چاہو تو میں تم کو قیامت کی علامات بتا دیتا ہوں نہ کہ حتمی وقت۔ وہ یہ کہ تو بانی کو دیکھنے کا کردہ اپنے آقا کو پہننے کی۔ (یعنی اولاد ماں پر یوں علم چٹانے کی گویا وہ ان کی پابندی ہے نہ کہ ماں) اور تم بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے کہ وہ باندہ بالا قمار میں، ہانے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کریں گے۔ اور تم گناہوں اور جھوٹوں کو لوگوں کا سردار رہتے دیکھو گے۔ پس یہ

قیامت کی علامات اور اس کی نشانیاں ہیں۔ مسند احمد، مسند الزہری بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ مسند احمد بروایت ابی عامر رضی اللہ عنہ وابی مالک رضی اللہ عنہ، ابن عساکر بروایت ابن تیمیہ رضی اللہ عنہ

۳۰۴۶۔ بنی عامر کے ایک شخص نے حضور ﷺ سے بہت سے سوالات کئے پھر عرض کیا: کیا علم کی کوئی ایسی شے باقی ہے یا رسول اللہ! جس کا آپ کو بھی علم نہیں ہے؟ آپ رسول اکرم ﷺ نے ذیل کا فرمان ارشاد فرمایا:

ان اللہ عنده علم الساعة وینزل العيث ويعلم ما فی الارحام وماندری نفس ماذا تکسب غداً وماندری

نفس باى ارض تموت ان اللہ علیم خبیر لقمان: آخری آیت

خدا انہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی (عاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے (کہ نہ ہے یا مادہ) اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کب اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی بے شک خدا ہی جانتے والا (اور) خبر دار ہے۔

مسند احمد، عن رجل من بنی عامر

۳۰۴۷۔ سورۃ الاحزاب۔ یہ ایک پوشیدہ بات تھی اگر قرآن کے بارے میں سوال نہ کرتے تو میں تم کو نہ بتاتا، اللہ عزوجل نے وہ فرشتے مجھ پر مقرر فرمائے ہیں۔ کسی بھی مسلمان بندے کے پاس میرا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ بندہ مسلمان مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ وہ فرشتے اس سے کہتے ہیں اللہ تیری مغفرت کرے اور اللہ اور دوسرے فرشتے ان وہ فرشتوں کو کہتے ہیں: آمین۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت حکیم بن عداۃ بن عطاء عداۃ ابی بن الحسن بن علی عن ابیہ

فائدہ:..... فرمان الہی ہے:

ان اللہ وعلائکۃ یصلون علی النبی الاحزاب: ۵۶

اللہ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں۔

اس آیت سے متعلق صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے سوال کیا تھا۔ جس کے بارے میں آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۳۰۴۸۔ سورۃ سہ۔ یہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی امیر (کام) کو بھی فرمان دیتا ہے جس کو اس کا کلام کرتے ہیں پس جب پروردگار (وہی) کا کلام

فرماتے ہیں تو آسمانوں پر رحمت بھیجی عادی ہو جاتی ہے یہی اللہ تعالیٰ کے خوف کے اور جب آسمان والے اس کلام کو سنتے ہیں تو بے ہوش ہو جاتے ہیں اور ہجر (ہوش) میں آئے تو بعد ازاں سے ہنس کر جاتے ہیں۔ پھر سب سے پہلے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر اٹھاتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ ان کو وحی فرماتے ہیں۔ پھر ان میں وہی کوئے کو فرشتوں کے پاس آتے ہیں۔ جس میں آسمان پر ان کا گزر ہوتا ہے اس سے اعلیٰ جبرئیل علیہ السلام سے سوال کرتے ہیں۔ ہمارے آپ نے کیا فرمایا؟ اسے جبرئیل جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ نے حق کہا اور وہ بلند شان والی بڑی دولت ہے۔ چنانچہ اس فرشتے جبرئیل علیہ السلام کی طرف ایک دھڑ سے سے حکام کرتے ہیں۔ مگر جبرئیل علیہ السلام اس حکم کو سن کر آسمان و زمین میں جہاں کا حکم دیتا ہے بے گھر جاتے ہیں۔

اس جبریل میں اس حدیث، ابو السج فی القلعة، ابن مردودہ، البیہقی فی الاسماء والصفات، الطبرانی فی الکبیر بروایت یونس بن مسعان فائدہ دیا۔ فرمان الہی ہے:

یعلم ما یصلح فی الارض وما یوحی فیہا ومن السماء وما یوحی فیہا وهو الرحیم الغفور۔ سورہ صافات
جو خود زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس پر چڑھتا ہے سب اس کو معلوم ہے اور وہ مہربان اور بخشنے والا ہے۔

وہا یصلح من السماء اور جو آسمان سے اترتا ہے یعنی کائنات میں تصرف کے حوالہ سے ہر قسم نفاذ کی طرف سے نازل ہوتا ہے اسی کے متعلق مذکورہ حدیث میں تشریح بیان کی گئی ہے۔

سلیمان علیہ السلام کے سامنے درخت اگنا

۳۰۶۸ اللہ نے پہلی حضرت سلیمان علیہ السلام جب بھی اپنے جائے نماز میں تھکے ہوئے اپنے آگے ایک نیار درخت اگنا دیکھتے۔ آپ اس سے پوچھتے تیرا کام کیا ہے؟ اور عرض کرتا یہ سب آپ کو دانت فرماتے کہس چیز سے لئے تم پیدا کئے گئے ہو؟ اور درخت کہتا اگنا اس کا نام کے لئے مجھے یہ آیا گیا ہے۔

چنانچہ اگر وہ درخت کے لئے استعمال کا ہوتا تو اس کے لئے قلعہ بناتے اور اگر اگانے کے لئے ہوتا تو اس کو اگالیتے۔ یونہی ایک مرتبہ آپ علیہ السلام نماز ادا فرمایا ہے کہ سامنے ایک نیار درخت دیکھا آپ نے اس کا نام پوچھا تو اس نے فرخو پ بتایا۔ آپ نے پوچھا تم اس کا نام کے لئے پیدا ہوئے ہو؟ درخت نے عرض کیا اس تھک کو دوران اور خراب کرنے کے لئے۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ اعلیٰ میں ہتھیار کی۔ اب اللہ امیر ہی موت کو ان پر بھی رکھا تاکہ انسانوں کو معلوم ہو جائے کہ جن غیب کا علم نہیں ہانتے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے اس درخت میں سے زعفرانی بنائی اور اس پر ایک کھانسی لگا دی۔ (اور آپ کی موت بھی نہیں ہوئی) اور فریاد نے آپ کی لاٹھی اندر سے نکالی کہ میں اور اس میں ایک سال کا عرصہ گزرا۔ پھر اعلیٰ کوئی لوہا آپ کا لاشہ زمین پر گر آیا۔ جب انسانوں کو معلوم ہوا کہ جس امر غیب کا علم جاننے کو ایک سال تک کام کی مشقت میں مبتلا رہے۔ چنانچہ جنوں نے دیکھ کا شکر ادا کیا۔ اس آئی شکرت میں جنز وکے پاس پانی پہنچاتے ہیں جہاں کبھی بھی دوزخ۔

مسند، رک الحاکم، ابن السی، الطب لاسی، معجم، مورایت ابن عبدی، وحنی اللہ صہ

فائدہ دیا: فرخو پ اور فرخو پ کا نئے دار سب کے درخت کی، اللہ ایک درخت سے جس پر ستونوں کی طرح کے درخت چھل گئے ہیں۔ اس سے پتہ نہیں چلتا ہے۔ چنانچہ دار فرخو پ کے چار۔۔۔ کے لئے بھی اس کا استعمال ہوتا ہے مشرق و مغرب میں یہ درخت پایا جاتا ہے۔ کتب کما یہ میں اس کی تفصیل سے اطلاع دی گئی۔

کیا نام:۔ روایت معین ہے یہ کہنے کے لئے ۱۰۳۳۔

۳۰۶۹ یہ زمین کا نام ہے اللہ کی قدرت کا۔ مہارب کا ایک مرقع جس کی دھڑلہ لڑائی۔ پھان میں سے صاحب برکت اور عزت

والظاہر والباطن بیدہ الخیر یحییٰ وبیمیت وهو علی کل شیء قدید۔ (سے یعنی آسمانوں اور زمین کی کھیاں یہی ہیں) اسے عثمان الصبح و شام جس شخص نے یہ کلمات دس دس مرتبہ کہ لئے اللہ پاک اس کو چھ خصلتیں عطا فرمائے گا۔ پہلی یہ کہ اٹھیس اور اس کے لشکر سے اس کی حفاظت فرمائے گا۔ دوسری ایک قطار اس کو اجر مرت فرمائے گا (یعنی ہزار اوقیہ)۔ تیسری خصلت یہ کہ جنت میں اس کا درجہ یا حادیہا جائے گا۔ چوتھی یہ کہ حورین سے اس کی شادی کروادی جائے گی۔ پانچویں یہ کہ موت کے وقت بارہ ہزار فرشتے اس کے استقبال کے لئے حاضر ہوں گے۔ چھٹی خصلت یہ کہ اللہ پاک اس کو اتنا اجر عطا فرمائیں گے کہ گویا اس نے قرآن و تورات و انجیل اور زبور سب کی مکمل تلاوت کر لی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کو حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا ایسے حج و عمرہ کا جو بارگاہِ خدا میں قبول کر لئے گئے ہوں۔ پس اگر وہ اس دن مرا تو شہداء کے زمرے میں اٹھایا جائے گا۔

یوسف القاضي فی مسئلہ، مسند ابی یعلیٰ، الضعفاء للعقيلي، ابن ابی لیلیٰ، ابن مردودہ، نسائی فی الاسماء بروایت عثمان وحسب اللہ عنہ
کلام: مصنف فرماتے ہیں علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوع روایات میں شمار کیا ہے۔ اور یہ غیر تسلیم شدہ امر ہے۔
 ۳۰۴۱۔۔۔۔۔ سورۃ دخان کے لئے آسمان میں دو دروازے ہیں۔ ایک دروازے سے اس کا عمل آسمان پر چڑھتا ہے اور دوسرے دروازے سے اس کا رزق اترتا ہے۔

پس جب بندہ مومن وفات پا جاتا ہے تو دونوں دروازے اس پر دتے ہیں۔ یہی اس فرمان باری کا مطلب ہے:
فما یکت علیہم السماء والارض۔۔۔۔۔ سورۃ دخان: ۲۹

پھر شد تو آسمان ان پر دینا زمین۔۔۔۔۔ ترمذی، عربی، حنفی، حنفی بروایت انس وحسب اللہ عنہ
کلام: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں اس روایت کو نقل کرنے کے بعد اس کو غریب اور ضعیف قرار دیا ہے۔ لہذا یہ غیر مستند ہے۔

۳۰۴۲۔۔۔۔۔ سورۃ الاحقاف۔ قوم عادی جس ہوا سے ہلاک ہوئے وہ ہوا اللہ تعالیٰ نے ان پر صرف ایک گھنٹی کے بقدر چھوڑی تھی۔ اس ہوائے قوم عادی کے اہل دیہات اور ان کے مویشیوں کو اٹھایا اور زمین و آسمان کے درمیان لے گئی۔ پس جب قوم عادی کے شہر والوں نے اپنے اوپر بھرا ہوا پال دیکھا تو کہنے لگے یہ پال ہم پر پانی نہ سائے گا۔ لیکن ہوائے ان پر دیہات والوں کو اور ان کے مویشیوں کو اٹھا کر پھینکا (اور اہل دیہات اور اہل شہر سب کو نیست و نابود کر دیا)۔ مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطنیبی بروایت ابن عمر وحسب اللہ عنہ
نوٹ: سورۃ الاحقاف ۲۶ تا ۲۹ ایک پورا کوٹ اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتا ہے۔ تفاسیر میں رجوع فرمائیں۔

۳۰۴۳۔۔۔۔۔ سورۃ محمد۔ ہر بندہ کے چہرہ پر دو آنکھیں ہیں جن سے وہ دنیا کے معاملات کو دیکھتا ہے اور دو آنکھیں دل میں ہیں جن سے وہ آخرت کو دیکھتا ہے۔ لہذا جب اللہ پاک کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرما لیتے ہیں تو اس کے دل کی دونوں آنکھیں کھلو کر دیتے ہیں۔ پس وہ ان غائب کی چیزوں کو مشاہدہ کرتا ہے جن کا اس کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے۔
 چنانچہ وہ غیب پر غیب کے ساتھ ایمان لے آتا ہے۔ اور اگر خدا کو اس کے ساتھ بھلائی منظور ہو تو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ام علیٰ قلوب افلاہا۔ سورہ محمد: ۲۳

یا (اے ان کے) دلوں پر تا لگ گئے ہیں۔ مسند الذہبی عن معاذ وحسب اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے کیونکہ مسند الفروخ علامہ ذہبی کی ضعیف روایات کا مجموعہ ہے۔

۳۰۴۴۔۔۔۔۔ سورۃ الحجرات اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی وجعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم

اس سے آسان مناسب طریقے کو نافذ کرنا یہ مسئلہ (خدا کے سامنے) ٹیٹھی (اور حضورؐ) ہے۔ ہونے جس سے جو چھوٹو گھوٹا کی اور غراب میں بکڑ لیا گیا۔ اس حوالہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۰۵۹ یہ آج بھی جب یہ حساب کیا ہے؟ جس سے حسب کتاب میں جو چیز کو گوارہ بخشش کی گئی وہ خدا نے اسے موردِ اہم خبر قرار

مستند: کتاب الحاکم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے نہ کوری تھی کہ اللہ بھوتے آسان حساب کرے گا؟ اسی دورانِ رسول اللہ ﷺ کا یہ پاس سے گذرنا (تو میری دعا میں کہ نہ وہ اور خدا و خدا فرمایا)

۳۰۶۰ سورۃ الفجر: تہمادی موت کے بہت فرشتے اس آیت کو کہنے لگے، الحکمہ بروایت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول جہ سے کہنے یہ آیت میرے اوت کی گئی

یا ایہا النعمان المظننۃ العجیب

تو میں نے عرض کیا: رسول تمہاری آیت کہ تم کو دے گا؟ تو آپ ﷺ نے نہ کوری نہ فرما فرمایا۔

۳۰۶۱ سورۃ الفجر: الخائنات اللہ ہا اللہ اللہ: جب اس قوم کا ایک سرکش، بد خو اور زور پل انسان کی زندگی کی طرح کا کھڑا ہوا (اور اس نے صالح بنایا اسلام کی) تو ان کی خوشی کا وہ (اللہ) (معاذ اللہ) نہ ہی مسلم نسائی بروایت عبد اللہ بن زبعت، اصل نسخہ میں عبد اللہ بن ابی بکر (ع) سے

۳۰۶۲ سارِ خطبہ السلام کی انتہی (کو رد کرنے) کے لئے اپنی قوم کا ایک بڑا اور سرکش انسان ہونے کی طرح کا آئے۔ (خدا)

معانی: بروایت عبد اللہ بن زبعت

۳۰۶۳ سورۃ الفجر: اگر مشکل تو تھی یہ سورۃ میں ہوتا اس میں سوالی اور شہادت کی بھی ضرورت تھی، مگر تھی کے اس فقر کو نکال دے۔

بجراپ ﷺ نے عبارت فرمائی

ان مع العصور بسر (المشرع) ہے شک بھی کے ساتھ آرائی (مجھ) ہے۔

المعجم الکبیر ابن مردودہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام: (الفتح ۱۵۰) طیفی علی مع ۱۵۳۹ ضعیف ہے۔

۳۰۶۴ دعا: یہ کیا جانتے ہو انکو دیا ہے وہ بکا، شکر ہے جو میں بھی کہتا رہتا ہے۔ اپنے ساتھ والوں سے غل کر رہا ہے، اپنا اور (شکر) بھرتا ہے اور اپنے غلام کو بھوکا بیٹ رکھتا ہے۔ مصیبت میں قوم (کی) نہ شکر کرتا اور ان کو بھوکا بیٹ نکالے۔ لوگوں میں سے ایک آدمی میں معجزہ بھی ہے۔ مسند احمد دوسرے لفظی بروایت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ

۳۰۶۵ سورۃ النصر: اے اہلِ مسجد! اس حدیث میں (مجھے اپنی موت کی خبر سنائی گئی ہے۔ مسند احمد بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فاحذرو:۔۔۔ سورۃ نصر: اہلِ نازل: ہونے والی آیت میں سے جس کا مضمون حضور علیہ السلام ﷺ آپ کے سفرِ آخرت کی خبر دے گا ہے۔ کیونکہ جب ان کی بیعت ہوئی تو مسلمان ہونے لگے اور مکہ فتح ہوئی اور انھوں نے خدا سے روٹنا شروع کر دیا تھا تو آپ کو حکم ہوا کہ میں اب خدا کی طرف رجوع کر دو اور اپنی اوقات توبہ استعمال میں صرف کرو۔

تفسیر کے ذیل میں۔

ازالاکمال

۳۰۶۶ قرآن میں چند نازل ہوا ہے کہ مکہ مکرمہ نہ اور شام۔ ابن عساکر بروایت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فاحذرو:۔۔۔ نزل: وہ قرآن پاک کہ اہلِ مکہ میں نازل ہوا صرف اس وقت نازل ہوا ہے جب آپ ﷺ نے خلیفہ جہاد تک پہنچ کر

کیا تھا اور شام پکڑنے کے لئے تھے۔

۳۶۶۔ مجھ پر تین مقامات میں قرآن نازل کیا گیا: مکہ مدینہ اور شام۔ مظلوم بن سلیمان، ابن عباس کبر و اجتہاد میں اضافہ دہی اللہ علیہ

پانچویں فصل

اس باب میں تین امر ہیں۔

پہلی فرخ قرأت سبعہ کے بیان میں

۳۶۷۔ مجھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حرف پر قرآن پڑھا تو اچھا لکھ میں نے اس سے رجوع کیا اور مزید حرفوں کا پختہ کرنا رہا اور وہ بڑھاتے رہے حتیٰ کہ سات حرفوں تک پہنچ گئے۔ مسند احمد، بخاری، مسلمہ اور ابی حسان دہی اللہ علیہ وسلم
فائدہ: سات حرف سے کیا ہوئے اس میں انتہائی زیادہ اختلافات ہیں۔ ان میں سے اکثر اختلافات تفصیل کے ساتھ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب نے اپنی محکمۃ الامامہ کا کتاب علوم القرآن میں بیان فرمائے ہیں۔ پھر راجح ترین قول کو بھی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ جس کو ہم ذیل میں من و عن بغیر کسی تبصیر کے نقل کرتے ہیں۔ جزواللہ عنہما خیر العجزاء

”سبعۃ احرف“ کی رائج ترین تشریح

ہمارے نزدیک قرآن کریم کے ”سات حرف“ کی سب سے بھر تشریح اور تفسیر یہ ہے کہ حدیث میں ”حرف کے اختلاف“ سے مراد ”قرآن میں اختلاف“ ہے اور سات حرف سے مراد ”اختلاف قرأت“ کی سات روایتیں ہیں، چنانچہ قرآن میں قرآن چار سات سے نکلے ہیں، لیکن ان قراءتوں میں جو اختلافات پائے جاتے ہیں، وہ سات اقسام میں ملے ہیں، (ان سات اقسام کی تشریح آگے آ رہی ہے)۔
ہمارے علم سے مطابق یہ قولی محدثین میں سے سب سے پہلے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ملتا ہے، مشہور مفسر قرآن علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر قرآن میں لکھتے ہیں کہ ائمتہ ربیعہ کے ہاں سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب منقول ہے اس سے مراد قراءات میں مذکور ذیل سات قسم کے اختلافات ہیں:

- ۱۔ مفرج اور جمع کا اختلاف، کیا ایک قرأت میں لفظ مفرج آیا ہو اور دوسری میں سیفہ جمع، مثلاً نعمت کلمۃ ربک۔ اور کلمات ربک۔
- ۲۔ تکریم و تانیہ کا اختلاف، کیا ایک میں لفظ تکریم استعمال ہوا اور دوسری میں تکریم جیسے لا یقلل ولا لا تعلل۔
- ۳۔ ویدو اور عجب کا اختلاف، کنیز ویدو غیر بدل جائیگا۔ مثلاً هل من خالق غیر اللہ اور غیر اللہ
- ۴۔ ربی ویت کا اختلاف، جیسے ہر شون اور ہر شون
- ۵۔ اورات (حروف غمیہ) کا اختلاف، جیسے لکن الشیاطین اور لکن الشیاطین۔
- ۶۔ لفظ کلمۃ کا اختلاف، جس سے حرف بدل جائیگا، جیسے تعلمون اور یعلمون اور تفسرہا اور تفسرہا۔
- ۷۔ کجوں کا اختلاف، جیسے تفتیح، کیم، مالہ، مہ، قصر، اظہار اور اقامہ وغیرہ۔

البشایہی رحمۃ اللہ علیہ: حواشی القرآن و مناقب القرآن، حاشیہ ابن جریر، ص ۴۰ ج ۱ المصطفیٰ المصطفیٰ محاصر
پھر یہی قول علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن فضل رازی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن کثیر بن طہیب باغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور محقق ابن ابی زری رحمہم اللہ نے اختیار فرمایا ہے، (ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ، ابن فضل رازی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال، راجح الہامی۔

ص ۲۶۳ ج ۹ اور اتفاقاً ص ۴۷ میں امیر مومنین ہیں۔ اور قاضی ابن الصبیب رحمۃ اللہ علیہ کے قول فقیر القریطی رحمۃ اللہ علیہ ص ۳۵۸ میں دیکھا جاسکتا ہے) نقل ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ ج ۲ آیت کے مشہور لہجہ میں اپنا یہ قول بیان کرنے سے بھی گریز فرماتے ہیں:

”میں اس حدیث کے بارے میں اختلافات میں مبتلا رہا، اور اس پر میں (۳۰) سال سے زبردستی غور و فکر کرتا رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اس کی ایسی شرف کشی کھول دی جہاں شاہد بھی ہوگا“ بشرعی، القرآن، العشر، ص ۱۰۶ ج ۱

یہ سب حضرات اس بات پر متفق ہیں کہ حدیث میں سرت و فست سر اور اختلاف قرأت کی سات نو قسمیں ہیں، لیکن یہ ان نو قسموں کی تعین میں من حضرات کے اقوال میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ ہر ایک نے قرأت کا استخراج اپنے طور پر اللہ تعالیٰ کے مان میں ان صاحب کا استخراج سب سے زیادہ منطبق محکمہ اور جامع دانہ ہے، اور امام ابو الفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں، کہ قرأت کا اختلاف سات اقسام میں منحصر ہے:

۱۔ اسامی اختلاف، جس میں افراد شیعہ و سنی اور مذہبیہ دونوں کا اختلاف داخل ہے، (اس کی مثالیں وہی قسمت کلمۃ ربیک ہے، و دیگر ایک قرأت میں تحت کلمات و یک بھی پڑھا گیا ہے)۔

۲۔ افعال کا اختلاف، کہ کسی قرأت میں صیغہ فاعلی ہو، کسی میں مضارع اور کسی میں امر (اس کی مثال وہنا و بعدہ میں اسطرطنا ہے کہ ایک قرأت میں اس کی جہدنا بعدہ میں اسطرطنا بھی آیا ہے)۔

۳۔ وجوہ اعراب کا اختلاف، جس میں اعراب و حرکات مختلف قرآن میں مختلف ہوں (اس کی مثال لا یضار کتابہ و لا یضار کتاب اور ذوالعرش الصجد اور ذوالعرش الصجد)۔

۴۔ الفاظ کی کمی بیشی کا اختلاف، کہ ایک قرأت میں کوئی لفظ کم اور دوسری میں زیادہ ہو (مثلاً ایک قرأت میں و صاحب الذکر والانی ہے اور دوسری میں و صاحب الذکر والانی ہے اور اس میں و صاحب الذکر والانی ہے، ہاں کی طرح ایک قرأت میں فحسری من تعجبا الا لہر اور دوسری میں تعجبا تعجبا الا لہر)۔

۵۔ لفظ و تاخیر کا اختلاف، کہ ایک قرأت میں کوئی لفظ مقدم اور دوسری میں مؤخر ہے (مثلاً و صلات مسکرة العون بالحق اور صلات مسکرة الحق بالعون)۔

۶۔ بدایت کا اختلاف، کہ ایک قرأت میں ایک لفظ ہے اور دوسری قرأت میں اس لفظ کے بعد و صلات مسکرة العون بالحق اور و صلات مسکرة الحق بالعون)۔

۷۔ لہجوں کا اختلاف، جس میں فتح، ترقی، نا، ز، قمر، مد، ہمزہ، طہ، ز اور اقامہ وغیرہ کے اختلافات شامل ہیں۔ مفتح الجہادی ص ۲۴ ج ۹ (مفتح جہادی ایک قرأت میں مد کے ساتھ ہے، اور اسے مفتح کی طرح پڑھا جائے، اور دوسری میں مضارع کے ہے)۔

علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں تہجد رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی ابوالصبیب رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ وجوہ اختلاف کو بھی اس سے ملتی جلتی ہیں، البتہ امام ابو الفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ کا استخراج اس لئے زیادہ جامع معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کسی قسم کا اختلاف چھوڑ نہیں ہے۔ اس کے برخلاف، لیکن جن حضرات کی نظر نہ ہو وہ جو اس کی آخری قسم یعنی لہجوں کا اختلاف تو بیان کیا ہے، لیکن اختلاف کی کمی بیشی، مقدمہ و تاخیر و بدایت کے اختلافات کی باریک وضاحت نہیں ہے، اس کے برخلاف امام ابو الفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ کے استخراج میں یہ تمام اختلافات و وضاحت کے ساتھ جمع ہو گئے ہیں، لیکن ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے تیس سال سے زائد غور و فکر کرنے کے بعد سات اعراب و صوات و وجوہ اختلاف ہم نمون کیا ہے انہوں نے بھی امام ابو الفضل رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہی وقت کے ساتھ نقل فرمایا ہے، اور اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ ان کے مجموعی کام سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ انہیں امام ابو الفضل رحمۃ اللہ علیہ کا استخراج و غنائے استخراج اسی ہی بنا و پسند آیا ہے (الغرض فی اختصار) اختصار میں نہ ہو، و (اس کے علاوہ حافظہ تاج محمد رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے بھی یہ محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے ان تینوں قول میں امام ابو الفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ کے استخراج کو ترجیح دی ہے، کیونکہ انہوں نے علامہ ابن تہجد رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے وقت اسے کہ عذاب و جہد حسن (یہ

اچھی تو یہ ہے، لیکن امام ابو الفضل رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ وسات جو حد بیان کر کے تحریر فرمایا ہے:

قلت وقد اخذ كلام ابن قتيبة وقد

میرا خیال ہے کہ امام ابو الفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن قتیبہ کا قول اختیار کر کے اسے دو ٹوک کر دیا ہے۔ لاج الحوی ص ۶۲ ج ۹
آخر میں درمیان میں میرا اعظمیہ ہزار جہاں رحمۃ اللہ علیہ نے بھی انہی کے قول کو اختیار کر کے اس کی تائید میں مستند دلائل پیش کئے ہیں۔

ملاحظہ الفرائد فی علوم القرآن ص ۱۵۶ تا ۱۵۷ ج

بہر کیف! استقرار کی وجہ سے قرآن اختلاف ہے لیکن اس بات پر امام ہاشم رحمۃ اللہ علیہ بلا واسطہ ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ امام ابو الفضل رحمۃ اللہ علیہ، محقق ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ اور کافی باقانی پانچویں حضرات متفق ہیں، جو سات نو بیسوں میں محصور ہیں۔

احقر کی ناچیز رائے ہیں ”سہۃ ارف“ کی یہ تحریر سب سے زیادہ بہتر ہے، اعداد کا فقدان بھی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے الحاق کو مختلف طریقوں سے پڑھا جا سکتا ہے، اور یہ مختلف طریقے اپنی اپنی فہموں کے لحاظ سے سات ہیں۔ ان سات نو بیسوں کی کوئی یقین نہ ہو کہ کسی حدیث میں موجود کس ہے اس لئے یقین کے ساتھ تو کسی کے استقرار کے بارے میں کسی کہا جا سکتا کہ حدیث میں وہی مراد ہے لیکن بلا برامہ امام ابو الفضل رازی رحمۃ اللہ علیہ کا استقرار زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ موجودہ قراءات کی تمام اولوں کو جامع ہے۔

اس قول کی وجوہ ترجیح

”سہۃ ارف“ کی تحریر میں جتنے اقوال مدعیت صمد اور طہر قون کی کتابوں میں بیان ہوئے ہیں۔ ہمارے نزدیک ان سب میں یہ قول (کہ سات حروف سے ہر لہ اختلاف قراءت کی سات نو بیس ہیں) سب سے زیادہ درست، قابلِ احوال اور اطمینان بخش ہے، ہر اس کی سند عجیب و غریب ہیں:

۱۔ اس قول کے مطابق ”حروف“ اور ”قراءت“ کو دو الگ الگ چیزیں قرار دینا چاہئیں پڑتا، امام سہبائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام علی بن ابی حمزہ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال میں ایک مشترک الجھن یہ ہے کہ یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ قرآن کریم کی تلاوت میں دو قسم کے اختلافات تھے، ایک حروف کا اختلاف اور دوسرے قراءت کا اختلاف، حروف کا اختلاف سب تسلیم ہو گیا، اور قراءت کا اختلاف وہی ہے، حالانکہ احادیث کے ساتھ بڑے ذخیرہ میں کوئی ایک ضعیف مدعیت بھی ایسی نہیں ملتی جس سے یہ ثابت ہو کہ ”حروف“ اور ”قراءت“ دو الگ الگ چیزیں ہیں، احادیث میں صرف حروف کے اختلاف کا ذکر ملتا ہے اور اسی کے لئے ”حروف“ سے ”قراءت“ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، اگر ”قراءت“ ان ”حروف“ سے الگ ہوئیں تو کسی نے کسی حدیث میں ان کی طرف کوئی اشارہ تو ہونا چاہئے تھا، آخر کیا وجہ ہے کہ ”حروف“ کے اختلاف کی احادیث تو تقریباً تو ایک چٹائی ہوئی ہیں، اور قراءت کے جدا جدا اختلاف کا ذکر کسی ایک مدعیت میں بھی نہیں ہے، چھٹھائی قیاس سے یہ کہہ دیا کیوں کر ممکن ہے کہ اختلاف حروف کے علاوہ قرآن کریم کے الفاظ میں ایک دوسری قسم کا اختلاف بھی تھا؟

خود کہا بالا قول میں یا الجھن بالکل واضح ہو جاتی ہے، اس لئے کہ اس میں ”حروف“ اور ”قراءت“ کو ایک ہی چیز قرار دیا گیا ہے۔

۲۔ علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر پانچا ۴ ہے کہ سات حروف میں سے چار حروف منسوب یا متروک ہو گئے، اور صرف ایک حرف قریش ہی رہ گیا۔ (موجودہ قراءت اسی حرف قریش کی) اور اگلے کے اختلافات ہیں، اور اس نظریہ کی قیامتیں ہم آگے تحصیل کے ساتھ بیان کریں گے، مذکورہ بالا آخری قول میں یہ قیامتیں نہیں ہیں، کیونکہ اس کے مطابق ساتوں حروف آج بھی باقی اور محفوظ ہیں۔

۳۔ اس قول کے مطابق ”سات حروف“ کے معنی ملا کلمہ صحیح ہو جاتے ہیں جبکہ دوسرے اقوال میں یا ”حروف“ کے معنی میں تاویل کرنی پڑتی ہے یا ”سات“ کے مدعیت۔

۴۔ ”سہۃ ارف“ کے بارے میں جتنے علماء کے اقوال جاری نظر سے گذرے ہیں، ان میں سب سے زیادہ عظیم الشان اور مجدد رسالت ﷺ

سے قریب تر کسی امام لکھ دیتے اللہ علیہ کی ہے اور وہ علامہ غنیاء پوری رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کے مدد پر ہی ای قول کے قائل ہیں۔

۵ علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ دونوں مقررآت کے سہم اشہوت امام ہیں اور دونوں ای قول کے قائل ہیں اور مؤرخ اللہ کریم یہ قول پہلے گزر چکا ہے کہ انہوں نے نہیں (۳۰) سال سے زائد اس حدیث پر غور کرنے کے بعد اس قول کو اختیار کیا ہے۔

اس قول پر وارد ہونے والے اعتراضات اور ان کا جواب

ایک نظر ان اعتراضات پر بھی ذرا دلالت کیجئے جو اس قول پر وارد ہو سکتے ہیں اور دیکھئے گئے ہیں۔

۱ اس پر ایک اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ اس قول میں سختی و وجہ اختلاف بیان کی گئی ہے اور نہ صرف اس اور کوئی تفسیرات پہنچی ہیں، حالانکہ اختلاف نے جس وقت یہ حدیث ارشاد فرمائی اس وقت صرف کوئی یہی اصطلاحات اور تفسیرات مان چکی ہوں گی، اس وقت اماموں کے قلم سے جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے اس صورت میں ان وجوہ اختلاف کو ”سہ احرف“ قرار دینا مشکل معلوم ہوتا ہے، حافظ ابن حجر نے یہ اعتراض نقل کر کے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ:

ولا يلزم من ذلك لو هي من اذهاب اليه اهل الفقه وحجة الله عليه لاحتمال ان يكون الانحصار المذكور لم ي ذلك وقع الفلأول انما اطلع عليه بالاستقراء وفي ذلك من الحكمة البالغة مالا يخفى

فتح الباری، ص ۲۳ ج ۴

”اس سے ان تفسیرات سے اختلاف کے قول کی کمزوری لازم نہیں آتی۔ اس لئے کہ یہ ممکن ہے کہ مذکورہ انحصار اتفاق ہو گیا ہو اور اس کی اطلاع مستقر ہر کے ذریعہ ہو گئی ہو اور اس میں جو حکمت داخل ہو وہ پوشیدہ نہیں۔“

۲ امامی و حنفی کے مطابق اس جواب کا ماسل یہ ہے کہ یہ درست کیجئے بعد رسالت میں اصطلاحات مان گئی تھیں۔ اور شاید یہی وجہ ہو کہ آنحضرت ﷺ نے ”سہ احرف“ کی تشریح اس دور میں نہیں فرمائی لیکن یہ ظاہر ہے کہ یہی اصطلاحات جن مقامات سے عبارت ہیں وہ مقامات اس دور میں بھی موجود تھے، اگر آنحضرت ﷺ نے ان مقامات کے لحاظ سے وجوہ اختلاف کو سات میں مختصر قرار دے دیا ہوتا تو اس میں کیا تعجب ہے؟ ہاں اس دور میں اگر سات وجوہ اختلاف کی تفصیل بیان کی جاتی تو شاید عرصہ الطائس کی بجائے ہمارا ہوا ہی اس لئے آپ ﷺ نے اس کی تفصیل بیان فرمانے کے بجائے صرف اتنا واضح فرمادیا کہ یہ وجوہ اختلاف کل سات میں مختصر ہیں بعد میں جب یہ اصطلاحات مان گئی ہوں گیں تو علماء نے مستقر امام کے ذریعہ ان وجوہ اختلاف کو اصطلاحی الفاظ سے تعبیر کر دیا، یہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ کسی خاص شخص کے مستقراء کے بارے میں یقین کمال سے یہ کہنا تو مشکل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مراد یہی تھی لیکن جب مختلف لوگوں کا مستقراء یہ ثابت ہو رہا ہے کہ وجوہ اختلاف کل سات ہیں تو اس بات کا قریب قریب یقین ہو جاتا ہے کہ ”سہ احرف“ سے آپ ﷺ کی مراد سات وجوہ اختلاف تھیں، خواہ ان کی تفصیل بعد از ان ہو جو بعد میں مستقراء کے ذریعہ ممکن کی گئی ہے، انہوں نے ”سہ احرف“ کی تشریح اس کوئی اور صورت معقولیت کے ساتھ فرمائی تھی۔

سات حروف کے ذریعہ کیا آسانی پیدا ہوئی؟

(۲) اس قول پر دوسرا اعتراض یہ ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم کو سات حروف پر اس لئے نازل کیا گیا کہ اس کے لئے سموات و تران میں آسانی پیدا کی جائے وہ آسانی علامہ غنیاء پوری رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر تو کھنسی آتی ہے کہ تک عرب میں نصف تباہی کے لوگ تھے اور ایک قبیلے کے

میں دوسرے قیاس کی لغت پر قرآن پڑھا، مشکل تھا لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام داؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے اس قول پر ساتوں حروف ایک نکت قریشی سے متعلق ہیں، اس میں یہ بات واضح نہیں ہوئی کہ جب قرآن کریم ایک ہی لغت پر نازل کرنا تھا تو اس میں قرأت کا اختلاف باقی رکھنے کی کیا ضرورت تھی؟

اس اعتراض کی بنیاد اس بات پر ہے کہ آنحضرت ﷺ نے تلاوت قرآن میں سات حروف کی جو سہولت امت کے لئے مانگی تھی اس میں قبل عرب کا اختلاف نکت آپ ﷺ کے پیش نظر تھا، اناؤں ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی بناء پر "سات حروف" کو سات نجات عرب" سے معنی پہنائے ہیں۔ حالانکہ یہ بات سے جس کی تائید کسی حدیث سے نہیں ہوتی، اس کے برعکس ایک حدیث میں یہ کہا کہ وہ عالم ہیں جو سات نجات و وضاحت کے ساتھ یہ جان فرمادے کہ سات حروف کی آسانی طلب کرتے ہوئے آپ ﷺ کے پیش نظر کیا بات تھی؟ اناؤں ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ اصرار نقل کیا ہے کہ:

لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصَّوِّفَ وَالْفَخَّارِ وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَخْبِرِيْلَ: إِنِّي بَعَثْتُ إِلَيْكَ أَمِيْنًا فِيهِمُ الْقَبِيْحُ الْقَانِي وَالْعَجُوزُ الْكَبِيرُ وَالْأَهْلَامُ، قَالَ فَسَرَّهْمُ طَبَعًا، وَافْتَرَأَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ. بِحَوَالِهِ الْفَتْحُ لِمِ الْقُرْآنِ الْعَشْرِ. ص ۲۰ ح ۱

"رسول اللہ ﷺ ملاقات ربودہ کے چاروں نے قریب حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ہوئی۔ آپ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: میں ایک ان بن حاتم کی طرف بھیجا گیا ہوں جس میں لمبہ، کور ہوئے بھی ہیں، اور بچے بھی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کو حکم: "بجئے کہ قرآن کو سات حروف پر پڑھیں۔"

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی اس دوسری روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا:

إِنِّي بَعَثْتُ إِلَيْكَ أَمِيْنًا مِنْهُمْ الْعَجُوزُ وَالشَّيْخُ وَالْكَبِيرُ وَالْأَهْلَامُ وَالْحَارَةُ وَالْقَدِيْلُ لِمِ بَعْدُ كِتَابُ الْقَطِ

جامع الترمذی رحمۃ اللہ علیہ، ص ۱۲۸ ح ۲، لو ان جعل محرابی

"مجھے ایک ان بن حاتم کی طرف بھیجا گیا ہے، جن میں بڑھیاں بھی ہیں، بڑھے بھی، مرنے والے بھی اور بچے بھی اور اسے لوگ بھی جنہوں نے بھی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔"

اس حدیث کے الفاظ اعتراض اور وضاحت کے ساتھ بخارے ہیں کہ امت کے لئے سات حروف کی آسانی طلب کرنے میں آنحضرت ﷺ کے پیش نظر یہ بات تھی کہ آپ ﷺ ایک ہی لہراں پڑھ تو ہر ایک طرف معجز ہوئے ہیں، جس میں ہر طرح کے افراد ہیں، اگر قرآن کریم کی تلاوت کے لئے صرف ایک ہی طریقہ اختیار کر دیا، تو امت مشکل میں مبتلا ہو جائے گی، اس کے برعکس اگر کسی طریقے رکھے گئے تو یہ ممکن ہوگا کہ کوئی شخص ایک طریقے سے تلاوت پڑھا دے دوسرے طریقے سے انہی الفاظ کو ادا کر دے، اس طرح اس کی نماز اور تلاوت کی عبادات درست ہو جائیں گی، ان کو یہاں ہوتا ہے کہ بڑھوں، بڑھوں یا ان بڑھ لوگوں کی زبان پر ایک لفظ ایک طریقے سے پڑھا جاتا ہے اور اس کے لئے بڑھ بڑھ معمول فرق بھی شمار ہوتا ہے، اس لئے آپ ﷺ نے یہ آسانی طلب فرمائی کہ مشکل کوئی شخص معروف کا صیغہ اور جس نے سکھاتا اس کی جگہ دوسری قرأت کے مطابق پھول کا صیغہ ادا کر لے، یا کسی کی زبان پر صیغہ معروف نہیں پڑھتا تو وہ اس آیت کو صیغہ جمع سے پڑھ لے، کسی کے لئے لہجہ کا ایک طریقہ مشکل ہے تو دوسرا اختیار کر لے اور اس طرح اس کو پورے فرقوں میں سہولت کی آسانیاں مل جائیں گی۔

آپ ﷺ نے مذکور بالا حدیث میں ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ اس میں آنحضرت ﷺ نے سات حروف کی آسانی طلب کرتے وقت نہیں فرمایا کہ جس سہولت کی طرف بھیجا گیا ہوں وہ مختلف قبل سے تعلق رکھتی ہے، اور ان میں سے ہر ایک کی لغت جدا ہے، اس لئے قرآن کریم کو مختلف لغات پر پڑھنے کی اجازت دی جائے، اس کے برخلاف آپ ﷺ نے قبائلی اختلافات سے قطع نظر ان کی ضرورت کا تقاضا اور ان کے کافی ہونے کی صفت پر زور دیا، یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ سات حروف کی آسانی دینے میں بنیادی عامل قبائلی کاغذی اختلاف نہ تھا، بلکہ امت کی باخود لگن کی پیش نظر تلاوت میں ایک عام قسم کی سہولت دینا پیش نظر تھا، جس سے امت کے تمام افراد نفع اٹھا سکیں۔

الذکوان

۳۰۹۰ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: قرآن ایک حرف پر مبنی۔

اسی طرح، کسی ایک ہی شخص پر صرف دو یا تین جملے سے مراد

۳۰۹۱ جہر ثقلیہ: اسلام میرے پاس شریف: ۱۔ تاؤد فرمایا: قرآن کا ساتھ دے، ورنہ پرچہ جو ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۴۔ مجھے علم ہے کہ قرآنِ مجید پر چڑھوں۔ ان میں سے ہر ایک حرفِ مسکون شامی کے علمِ جبریل و ولایت اس سے عظیم و وسیع ہے۔

۴۳۔ قرآن بہت محفوظ ہے، ذیل کیا گیا ہے اور قرآن جو غلط فہم ہے، ایسی چیز کو معلوم ہے اس پر عمل کرتے رہو اور جس بات سے

جانشین کر کے کھانے خانہ پر پیش کر اسے حضرت علی بن ابی طالب نے منسوب کیا۔ (الحجۃ تصدیر المقصدی، ۱۱۸)۔ الخطیب مرویات ابن عربیہ و مرقیہ

فائدہ :۔ حضرت حشام بن محمد رضی اللہ عنہ فرمائی کہ کسی قرأت پر آذان پڑھ کر بیٹھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو کشتہ

پایا جبکہ دونوں کو حضور علیہ السلام نے سکھایا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، دو بڑے ثبوت ہیں اچھے۔ دیکھئے سوانح

پڑا آپ یہی الفاظ کہنے لگے کہ میں اس شاعر کو لایا، واقعہ الطعمہ السحاب۔

۳۰۹۳ قرآن مجید کے حروف ہائے تہ کی تعداد ہے ہر ایک حرف تہ ثانی اور کمال ہے۔ اس حروف ہائے تہ میں سے بعض حروف ہائے تہ علیہ

۲۱۴۵ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے جس کی طرف پڑھائی جڑھوئے درست ہوگا۔

المسجد الحبيب . هو جبريل الكبير الاماميه بر ايت ام ابوب رضی اللہ عنہما

۲۰۵۶ قرآن میں سات حروف پر نازل کیا گیا ہے آخر (علم ہے) والا، آخر (دوستی والا) ترمیم (خوشگفتاری) ہے والا، ترمیم (زیب) والا

۱۱۱) بعد از نماز قرائت قرآن و تلاوت حدیث و دعا - ابن جریر و ابی نعیم و ابی نعیم و ابی نعیم

فائدہ:- اس حدیث کو امام بخاری و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے اس شخص علماء نے مات، خوف سے مات، قرأت کر لیں وہ ہیں بکرمات صحابی

اور، مضامین مزارا لے جس۔ یہ رائے کل نظر اور یہ کہی، اظہار ہے۔ کیونکہ اس مضمون کی مراد پاستہ سے مراد صرف قرآن کے مفہوم ہیں بیان کرنا۔

مقصود ہے کہ قرأت۔ یہ دونوں باہل چہ اگاہہ چیزیں ہیں۔ چونکہ حروف سے متعلق چھبیس قصیدہ روایات کو رد کیا ہے سرسرفی خبر میں ان سے

وہی ہو یا جسے کہ ان سے دخل ظاہر کا اختلاف مرد ہے نہ کہ معنی کا۔ نیز مضامین سے متعلق رہایت جیسا کہ ابھی لکھ چکے ہیں اکثر مرد و عورت سے نیچے

یہی اور وہ جس میں ایک طرف سے مطلق ضرورت تھی سے لے کر اُنٹ مراد ہیں تو اتر کے ساتھ بغیر تعداد میں مقفوں میں۔ وائے احمہ اے احمہ

۳۰۷۷ فرماں چار: دُعا پر نازل کیا گیا ہے ایک تو حلالی احرام ہے کہ ہے جو اہل حق و سچ سے کھلی ہفتہ و مہینوں کو روایا پرست اور ایک کہیں

ہے جو عرب میں گریں اور دہ لکھ جو ملے، بیان کریں۔ اور ایک حرف تک ہے اس کو اللہ کے والوں کی دیکھ جان ملے۔ اور اللہ کے سوا دوس کو جانے

کا اعلان کر دیا۔ اب ہے۔ جس حد تک۔ الامامہ مرویہ میں کسی کسی نے غلطی

خلاصہ: ... علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند میں نظر ہے اور اس کو روایت کیا ہے ابن جریر و ابن کثیر و ابوداؤد اس

ماہنامہ فی نے الرقش میں پرویت ایٹے محالہ کہ اللہ عزوجل

۳۶۹۸ اللہ عزوجل نے مجھے علم فرمایا ہے کہ ایک حرف پر قرآن پڑھاؤ۔ مگر میں نے عرض کیا اے پروردگار! میری امت پر اس کا معاذ ہے

لڑائی کے بعد مددگاروں نے غریبوں اور یتیموں پر پڑھاؤ۔ (۲) پھر انھیں سمجھایا کہ سات حقوں پر خزانہ چھاؤ۔ جو جس کے دروازے سے نکلے

یہ۔ ان میں سے ہر ایک کو مل سکتی ہے۔ اس جوہر پر ولایت الہی دھبہ لگے

۴۹۱ قرآن سرت قدوسہ پر نازل فرمایا ہے۔ جو تمام قرآن میں سب سے زیادہ اہم ہے۔

پس حیرت و بالادستی ابو مہر فی الاجامہ برزات اس جہمہ بن الحدیث میں اہمیت لائے

- ۳۱۰۰۔ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ پس جو حرف آسان لگے اس پر قرآن پڑھو۔ بخاری، نسائی بروایت عمرو رضی اللہ عنہ
- ۳۱۰۱۔ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ پس جس حرف کی تم تلاوت کرو گے جس سے پہلے اس میں نزاع مت کرو۔ کیونکہ اس میں نزاع کفر ہے۔
- ۳۱۰۲۔ یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ پس (کسی حرف پر بھی) پڑھو کوئی حرف نہیں۔ لیکن رحمت کے ذکر کو خدا پ کے ساتھ نہ جمع کرو اور نہ خدا پ کا ذکر رحمت کے ساتھ۔ ابن جریر بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- نوٹ: رقم الحدیث پر اسی مضمون کی روایت گزری ہے تشریح ملاحظہ فرمائیں۔
- ۳۱۰۳۔ یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے جس حرف کو پڑھو رسی پر رہو گے لیکن اس میں جھگڑا مت کرو۔ کیونکہ اس میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔ مسند احمد، بروایت عمرو رضی اللہ عنہ و ابن العاص
- ۳۱۰۴۔ یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ لہذا اس میں نزاع مت کرو۔ کیونکہ اس میں نزاع باعث کفر ہے۔

- البغوی فی مشکوٰۃ الشعب الامامان للبیہقی بروایت ابی جہیم الانصاری
- ۳۱۰۵۔ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: آپ کی امت سات حروف پر قرآن پڑھے گی۔ پس جو شخص ایک حرف پر قرآن پڑھے وہ ایسے ہی اپنے علم کے مطابق پڑھتا رہے اور اس سے دوسرے حرف کی طرف نہ لوٹے۔ دوسرے لفظوں میں آپ نے فرمایا: آپ کی امت میں ضعیف بھی ہیں۔ پس جو ایک حرف پڑھ کر شروع کرے وہ اس سے آگیا کر (مختصر ہو کر) دوسرے حرف پر پڑھنا نہ شروع کرے۔
- مسند احمد، بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ
- ۳۱۰۶۔ ہمارے قرآنوں کو قریش یا ثقیف کے لڑکوں کے علاوہ اور کوئی نہ قریب لگیں۔

- (العلیٹ بروایت جامع بن سمرہ رضی اللہ عنہ)
- فائدہ: جن دنوں میں قرآن لکھا جا رہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ قریش اور ثقیف کے نوجوان ہی قرآن پاک لکھوا میں ان کی فصیح زبان ہونے کی وجہ سے۔ ورنہ یہ مطلب نہیں کہ ان کے علاوہ اور کوئی چھوٹے بھی نہ۔
- کلام: اس کو مختصر دیکھ کر ہر صوفی امام بن ابی اچھ نے منقول ہے۔ یعنی یہ حضور ﷺ سے منقول ہونا موصوف کے علاوہ کسی اور سے ثابت نہیں۔ جبکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ قول ثابت اور مخفی ہے۔
- فائدہ: اس زمانے میں پڑھے لکھے حضرات زیادہ تر انہی دو قبائل سے تعلق رکھتے ہوں گے اس وجہ سے ایسا فرمایا۔ کیونکہ ان پڑھ قرآن کو کچھ کا کچھ پڑھیں گے۔ لہذا پڑھے لکھے حضرات خود پڑھ کر ان پڑھوں کو پڑھائیں اس کے بعد ان کے لئے مصاحف قرآن چھوٹے کی اجازت ہے۔ اس مضمون کی تائید ذیل کی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔
- ۳۱۰۷۔ میں جبرئیل علیہ السلام سے مراد (قباء) کے پتھروں کے پاس ملا۔ میں نے کہا اے جبرئیل علیہ السلام! مجھے اسی ان پڑھ قوم کی طرف بھیجا گیا ہے جس میں مرد، عورت، غلام، لونڈی اور قریب الہرگ بڑھے ہیں جو کتاب نہیں پڑھ سکتے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ مسند احمد، بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

دوسری فرع..... سجدۃ تلاوت کے بیان میں

- ۳۱۰۸۔ جب ابن آدم آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے پھر اس موقع پر سجدہ بھی کر لیتا ہے تو شیطان اس سے ہٹ کر دنا ہوا کہتا ہے۔ ہائے تنہا و بربادی! ان آدم کو سجدہ کا حکم ملا، اس نے سجدہ کر لیا پس اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ اور مجھے سجدہ کا حکم ملا لیکن میں نے انکار کر دیا پس میرے لئے جہنم واجب ہو گئی۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

- ۳۱۲۳۔ کوئی نذر (اضطیاق) قدر (قدرت) سے نہیں چکا سکتی۔ لیکن دعا نازل شدہ اور غیر نازل شدہ دونوں مصیبتوں سے نفع دیتی ہے۔ پس اسے بندگان خدا کو چست پاک۔ مسند احمد۔ مسند ابی یعلیٰ۔ الکبیر بروایت معاذ رضی اللہ عنہ
 کلام: وضعیف الجامع ۳۲۶۶۔ وضعیف الجامع ۸۵۔ المتقا ص ۸۶۔ ۳۸۶۔
 ۳۱۲۴۔ اللہ تعالیٰ رحیم بزرگوار کریم ہے اور دنیا کرتا ہے کہ بندہ اس کی طرف دونوں ہاتھ اٹھائے اور وہ ان کو خالی لوٹا دے۔ اور ان میں کچھ خیر نہ ڈالے۔
 مستدرک بروایت انس رضی اللہ عنہ
 ۳۱۲۵۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر غصہ کرتے ہیں جو اللہ سے سوال نہ کرے اور یہ اللہ کے سوا کوئی نہیں کرتا۔ (کیونکہ باقی سب مانگنے سے ناراض ہوتے ہیں)۔ ہر دوس بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 کلام: وضعیف الجامع ۷۳۔
 ۳۱۲۶۔ جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ پاک اس پر غصہ پاک ہوتے ہیں۔ ترمذی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۳۱۲۷۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے مجھ سے دعا نہیں کرتا میں اس پر ناراض ہوتا ہوں۔ المواقط للعسکری بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 کلام: وضعیف الجامع ۳۰۵۵۔
 ۳۱۲۸۔ تمہارا پروردگار زندہ اور کریم ہے وہ دنیا کرتا ہے کہ بندہ اس کے آگے ہاتھ پھیلائے اور وہ ان کو خالی لوٹا دے۔
 ابوداؤد، ابن ماجہ بروایت سلیمان رضی اللہ عنہ
 کلام: ذخیرۃ الخصال ۱۱۱۱۔

دعا کا آخرت کے لئے ذخیرہ ہونا

- ۳۱۲۹۔ کوئی شخص دعا نہیں کرتا مگر وہ قبول کی جاتی ہے یا تو دنیا میں ہی جلد اس کو مقصود عطا کر دیا جاتا ہے یا وہ دعا آخرت کے لئے ذخیرہ کر لی جاتی ہے یا اس کے گناہوں میں بقدر دعا کے گناہ عاف کر دیئے جاتے ہیں۔ جب تک کہ وہ گناہ کی دعا نہ کر لے اور قطع رحمی کی دعا نہ کر لے اور ہلدی نہ کرے کہ جسے میں نے تو پروردگار سے دعا کی مگر قبول نہ ہوئی۔ ترمذی بحباب الدعوات بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۳۱۳۰۔ جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے رحمت کے سب دروازے کھل گئے اور اللہ عز و جل سے اس سے اچھی کوئی دعا نہیں مانگی گئی۔ کہ کوئی اس سے حاجت کی دعا کرے۔ دعا بخش آدھ اور غیر بخش آدھ دونوں مصیبتوں کے لئے نفع دہے۔ پس اسے بندگان خدا اہم پر دعا لازمی ہے۔ ترمذی، مستدرک بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ
 کلام: وضعیف الجامع ۵۷۲۰۔
 ۳۱۳۱۔ بندہ پر جب دعا کھول دی جائے تو وہ اپنے پروردگار سے دعا کرے کیونکہ پروردگار اس کو قبول فرماتا ہے۔
 ترمذی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ، الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

- کلام: وضعیف الجامع ۶۰۳۳۔
 ۳۱۳۲۔ بندہ جب کہتا ہے یا رب اے پروردگار فرماتے ہیں لیک عبدی سئل لعط بندے اُمس حاضر ہوں سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا۔ ابن ابی العقیق الدعا بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا
 کلام: وضعیف الجامع ۶۱۱۔
 ۳۱۳۳۔ لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز شخص وہ ہے جو دعا سے عاجز ہو جائے اور سب سے بخیل وہ شخص ہے جو دعا کرنے میں بھی بخل سے کام لے۔ الصغیر للطبرانی، شعب اللیثی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۳۴..... روایات میں اہل عبادت دعا ہے۔

مسند کرب و حزن ابن عباس رضی اللہ عنہ، تکمیل امن خدی بروایت امی جریہ رضی اللہ عنہ ابن سعد، روایت نعمان رضی اللہ عنہ ابن بشیر
۳۱۳۵..... اللہ تعالیٰ زندہ ہو کر زندگی دلائے اسے پس وہ دنیا کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ اس کے آگے ہاتھ اٹھائے تو ان کو خالی ہو کر کامیابوں کو دے دیتا۔

مسند احمد، ابوالقاسم، قرطبی، ابن ماجہ، مسند کرب و حزن، رضی اللہ عنہ

۳۱۳۶..... تمام نیکیاں آدمی عبادت میں ملو اور ہر آدمی کو عبادت دعا ہے۔ اس صحیحی فی عبادت بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۸۲۰۔

۳۱۳۷..... نیکی کا سارا عمل نصف عبادت ہے اور نصف عبادت ہے۔ جب اللہ تبارک و تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے ہیں
تو اس کا دل دعا میں مشغول فرما دیتے ہیں۔ ابن صبیح عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۸۰۹۔

۳۱۳۸..... اللہ پاک بندے کی اس عبادت میں رکت اسے جس کے لئے وہ زیادہ سے زیادہ دعا کرے۔ قرطبی، ترمذی، ابوالقاسم، کوفہ، ابی ہاشم
سے منع کر دیا ہے۔ شعب اللیثی، العیاض بروایت حاکم رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۵۰۲۔

۳۱۳۹..... ہر شخص اپنے رب سے اپنی عبادت کا سوال کرے حتیٰ کہ اگر اس کے جوتے کا ترمیم فرمائے تو اس کے لئے بھی اپنے رب سے دعا کرے۔

ترمذی، ابن حبان، بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الترمذی، ۵۷۷۔ ضعیف الجامع ۳۹۳۹۔ ذخیرۃ الخیر ۵۶۶۔ مسند احمد ۱۳۰۲۔ کوفہ، ابی ہاشم ۱۵۰۰۔

۳۱۴۰..... ہر شخص اپنے رب سے اپنی ضرورت کا سوال کرے۔ حتیٰ کہ کھجور جوتے کے ترمیم کا سوال بھی اللہ سے کرے۔

ترمذی، روایت ثابت، ابی ہاشم، مرسلاً

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۹۳۵۔ الواری، ۱۵۹۳۔

۳۱۴۱..... اللہ سے اپنی ضرورت کا سوال کر۔ حتیٰ کہ تک کا بھی شعب اللیثی بروایت یحییٰ بن مکرم عن عبد اللہ العزلی مرسلاً

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۲۷۹۔

۳۱۴۲..... اللہ سے ہر چیز کا سوال کر۔ حتیٰ کہ تیرے کا بھی۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ نہ فرمائے گا تو اس کا حصول بھی دشوار ہوگا۔

مسند ابی یعلیٰ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۳۵۳۔ المغیرہ ۱۲۶۳۔

۳۱۴۳..... کوئی چیز اللہ کے پاس دعا سے زیادہ کر نہیں۔ مسند احمد، الادب للبخاری، ترمذی، مسند کرب و حزن امی جریہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ادبی المطالب ۱۲۵۰۔ ذخیرۃ الخیر ۵۶۹۱۔ مسند احمد ۸۴۷۔

۳۱۴۴..... اللہ تعالیٰ بندہ کو دعا کی اجازت نہیں دیتے۔ جب اس کی قبولیت کی اجازت نہیں دیتے۔

حلیۃ الاولیاء، روایت انس رضی اللہ عنہ

ادب للبخاری، فی الاصل

کلام:..... ضعیف، بخاری، ادب المطالب ۱۲۵۸۔ ضعیف الجامع ۳۹۹۲۔ الواری، ۱۶۷۲۔

۳۱۴۵..... کسی قوم نے اپنی جمعیوں بندے کے آگے بلاتھک کی کسی شے کا سوال کرنے کے لئے مگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کے سوال کو ان کے

ہاتھ میں رکھ دیا۔ انکھرو بروایت سلطان رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۰۷۰۔

کلام: ... تہ قرآن لموضوعات ۵۶۔ ترتیب لموضوعات ۹۹۸۔ المانی ۳۵۴۲۔ الموضوعات ۱۶۳۔

۳۵۶ جب اللہ پاک کسی بندے کی دعا قبول فرماتا ہے تو اس کو وہی چیز ملتی ہے جس کی دعا کی تھی۔ امام ربیع بن عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۷۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں اگر بندہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں اور اگر مجھ سے سوال نہیں کرتا تو میں اس پر غصہ

ذکر ہوتا ہوں۔ ابو الفتح برواہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۵۸۔ قندیلہ صرف رعایا کے لئے کی حالتِ رخصت ہے۔ اور عمر میں اضافہ نہ ملنے کے سوا کسی اور قسم سے طعن نہیں۔ بے شک ہند اپنے کور

معاہدوں نے موجب رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ مصنف ابن امی نسیہ، الکفر بررات لولیان وھی افہ عہ

۳۱۵۹ و خاتمہ کے ساتھ کہہ کر ہلاک بھی ہو سکتا ہے۔ جس کے عذاب و پتہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

۳۶۹۰۔ چنانچہ سے یہ نبیوں کو اللہ اس پر عطا کرے گی۔

دفعہ ۱۵ میں مندرجہ ذیل عبارت کے تحت لکھا گیا ہے کہ:

کتاب: (کتاب کے نام لکھو) ۳۶۳

۳۱۲) اے نبی! دعا کی کثرت کرو۔ یہ نیکو اعمال کا سرمایہ ہے۔ نبیوں کو اللہ تعالیٰ سے ایسا واسطہ بخشتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے

۳۶۲۔ اے مئے ابو مائثرات سے کہہ کر اکیس کرواقضائے مجرم کو ابھی دادرسی ہے۔

والعظيم. ابن خلدون. الإحياء السعيدة للحال. ابن محمد عبد الحميد، والقرطبي، ابن أبي ربيع، ابن أبي ربيع، ابن أبي ربيع.

نوٹ: ۱۳۴۰ھ کے قضاے میرٹھ کے سخی ملا علی محمد نے فرمایا۔

۳۶۶۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ایک ٹہنی میرے لئے ہے اور ایک ٹہنی تمہارے لئے اور ایک دونوں کے لئے۔ میرے لئے یہ تیرا کوئی بیڑا

عبادت گراؤں کی کوہرے ساتھ شریک نہ بنیں۔ اور معینہ لے کر جو کچھ بھی عمل کرے اس میں قحطی اس کا پورا پورا بدلہ دوں۔ اور افسوس کے لئے یہ

ہے کہ تو دعا مانگا اور میں تجھے ابھراؤں گا۔ ابو حازم اور ابویہ نے اسے روایت کیا۔

کلام: روایت ضعیف ہے و کہے میں ضعیف کی معنی ۳۵۸۔

۳۱۴۴: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لئے اعلیٰ اور نیک شخص نے مجھ سے جنت کا سوال کیا، میں نے جنت دیا تو اس

[illegible]

۲۶۵۔ اشیاءِ خارجیہ کے لئے ہر طرف سے انوارِ حق ہے۔ ہر جہت میں نور کی عینک سے تجلی ہے۔ ہر گوشہ میں نور کا سمندر ہے۔

م۔۔۔ حمود الکلی، ابن حبان و مسلم کہ : «ابن سلمان و غیر الخ»

[illegible][illegible]

۱- اگر کوئی شخص دیکھ لے کہ وہ کسی اور کے پاس سے گزرتا ہے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

[illegible]

وَعَامَا تَنْفَعْنِي وَاللَّانَا كَامُ نَهْمِيسْ هُوَتَا۔

۳۶۹۸: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ہمارے بندوے شرعاً مکرہ ہیں مگر وہ میری طرف ہاتھ اٹھائے اور میں ان کو نکالی اور دوں۔ مگر تم کہتے ہو: کیا ہے

تیار۔ معجزہ اور محسوس از خود عالمی توانا کا کمال نہیں ہے۔ پروردگار فرماتے ہیں: لیکن میں نے اہل الشکوٰۃ اور اہل الصغر تیار ہیں۔ میں تمہیں تمناؤں کا

میرا کہ میرے ان کو دیکھ کر دانا ہے۔ حکم دے دے اب اسے۔ اے اللہ

۳۶۹۔ چند روزوں کا مکالمہ میں بھیجیں۔ ایک چیز ضرور حاصل آتی ہے۔ ورنہ کچھ عطا و معاف کرو۔ جاتا ہے یا کوئی خبر اس کے لئے نہ سنی (ضروری وقت کے واسطے) رکھ دو جاتی ہے۔ یا اس کو (اس دعا کی تعمیری تہ تکفل میں) اس کا جری جلد ہی دے دیا جاتا ہے۔

الدليل على روايت نفسي رحمه الله

۳۱۷۰ جو بھی بعد اُنکی حاجت میں اپنا جہز اُنکو طرفہ صوبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دوا عطا فرمائے۔ نیز باقواس میں یا تحرت کے لئے دلجو کرے۔ جو اسے جلدی نہیں ملتی دوا کرتا ہے کہ میں نے دوا کی جانچ کر دیکھی ہے اور میں نہیں کر سکتا کہ وہ دوا کیوں دیتی ہو۔

مستترک حکم، شعب الابدان، بیہقی بروایت ابوخریرہ

۳۔ کوئی بدو سلطان ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرنے جس میں نہ کوئی گناہ ہو نہ کوئی قطع رحمی کرے نہ اللہ تعالیٰ اس کو دے دے۔ مگر فرماتے ہیں اور یہ جلدی اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے یہ اس کو آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا جاتا ہے یا اس کے مشکل دس سے کوئی برائی دفع کر دی جاتی ہے۔ مسما یہ کرامتیں اللہ تعالیٰ نے عرض کیا: یہ رسول اللہ اشیہ تو ہم خوب زیادہ دعا کر رہا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے بڑے دوسرے والے کو بخوانے لے رہا ہے۔

مفسر: ای شیخ، بعد حمد، علی بن حبیب، فیذا ہی علی، صدقک لعلکم، شعب الایمان فیہی بوزان، شیعیہ رمی نداء

۳۱۵۲۔ جس کا بندہ نے بھی بابِ اتمین حرج نہیں کیا مگر خدا تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرما دیا کہ ایک عہدیہ اللہ نے اس کا حاکم بنایا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے اس کا حاکم بنایا ہے تو اس کا بندہ اس کے لئے کیا کرے؟

۳۱۵۳۔ جب کوئی آدمی گناہ کرتا ہے اور وہ قولِ نہیں دیتا کہ اس کے لئے عیب نہیں لکھی جاتی ہے۔

المختضب بر ايب هلال رضى. قدع بن يعال مردلا

۳۱۷۔ کلام:۔ ضعیف الجراح ۳۹۱۔
 لوگوں میں سب سے زیادہ کا اثر نقصان دہ ہے جو مذکر ہے۔ جو عورتوں میں سے زیادہ نفع دے جو عورتوں میں سے زیادہ نفع دے۔

۳۱۷۵۔ ہزاران درمات میں اللہ کے ہاں اس کے لئے امام اور بالذوق کو نہیں سے دراز کیا جاتا ہے اور ہر مسلمان کی (دنیا و آخرت) کی ایک ماحضار قبول ہوئی سے جو وہ آگیا ہے۔ حبیب و ابوبت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

الفصل الثانی..... وعہ کے آداب میں

۳۱۷۔ نیکو سے دعا کرو اور قبولیت کا یقین رکھو۔ اور حال رکھو کہ اللہ صلیب میں مشغول فی وہا قبول نہیں فرما تا۔

نور مندی۔ مصنف کی سزا ہے نبی اور اہل بیت علیہم السلام پر جسے اللہ تعالیٰ

فائدہ: ۱۔ انسان خدایا کو یاد کر رہا ہے اور دعا مانگا رہا ہے۔ کسی دل کیس اور مشغولیت نے فرمایا ہے جسے کسی واقعہ میں کسی مسئلہ کی لڑائی رہا ہے جس سے کہ لڑائی تو جہ کے ساتھ خدا کی طرف مشغول ہو رہا مانگا ہے۔

کلام: حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے اتنی العرب ۸۱، رقمہ ۱۵۶۔

باب کوئی (ایسے پروردگار سے) اتنا کر، تا خوب کثرت، کہ سائنسہ، آگے کیونگا، ۱۵۱۔ پناہ سے سوال کر رہا ہے۔

الاولى معطير من برزخات غابته رضى الله عنها

۳۱۷۔ جب تم میں سے کوئی شخص تہنہ کرے تو: یکے کے بعد دوسرے چیز کی (خدا سے) التماس کرتا رہے۔ اسے نہیں معلوم کہ کس کی امیدوں میں سے کیا نکھڑا جاتا ہے۔ مگر اللہ، العز و الجلال، شعب الایمان الشیعہ پر نزولت اسی ہر روز اور جس بقعہ

کلام: ضعیف و تخیل: ذخیرۃ الخصال: ۳۸۵ ضعیف الجامع: ۳۳۸ مقبضۃ: ۲۱۵۵

۳۷۹: جب کوئی شخص دعا کرے تو عمر اور پچاسی کے ساتھ، اگے اور پیچھے کے ہاتھ اُکڑتو پڑے تو مجھے دکھایا۔ بے شک ان کو مجبور نہیں کر سکتا۔ مسند احمد، معاری، مصنف، نسائی بروایت انس: ص ۱۱۷

۳۸۰: جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو اس میں اٹنی کہے۔ شکاں لاؤ عدی بروایت اسی ہریرہ: ص ۱۱۷

کلام: ذخیرۃ الخصال: ۳۹۲ ضعیف الجامع: ۳۹۰ مقبضۃ: ۱۸۰۰

فرشتوں جیسا لباس پہننا

۳۸۱: جب کوئی شخص اپنے کسی نیک بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ دعا کرنے سے روکتا ہے۔ جیسے میں اس کے مثل ہوں۔

ایکادہ: ابن عدی بروایت اسی ہریرہ: ص ۱۱۷

کلام: ذخیرۃ الخصال: ۲۹۳ کشف الخفاء: ۳۰۰

۳۸۲: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے رب سے سوال کرے اور پھر قبولیت کو کہیں کرے تو یہ دعا پڑھے

الحمد لله الذي نعمة نعم النعمانجات

تمام تر شمس اللہ ہی کے لئے ہیں جس کی نعمت سے میں بھی چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔

اور یہ شخص محسوس کرے کہ وہ قبولیت میں رہی ہوئی ہے تو کہے:

الحمد لله على كل حال

برخاست میں، شک کا شریک ہے۔ السنن الاصبیحی بروایت اسی ہریرہ: ص ۱۱۷

کلام: ضعیف: ۱۳۳۰ مقبضۃ: ۱۳۳۰

۳۸۳: جب تم اپنے سے سوال کرو کہ قبولیت انفرادی کا سوال کرو، کیونکہ وہ جنت کا درمیان ہے۔ انکبوت بروایت نعم: ص ۱۱۷

۳۸۴: اللہ سے فراروں کا سوال کرو، وہ جنت کا جی ہے اور اسے فراروں میں جہنم کا جی ہے۔

مسند ترک، انکبوت بروایت اسی ہریرہ: ص ۱۱۷

کلام: ضعیف الجامع: ۳۷۳

۳۸۵: اے عبد اللہ! ایک کے ساتھ (ایک) کہے ساتھ احمد بروایت انس: ص ۱۱۷

فائدہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ دعائیں دے لیں گے سے اشارہ کر رہے تھے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک کے ساتھ، اشارہ کر کے کہ ایک کے ساتھ۔

۳۸۶: ایک ایک دعاؤں، نسائی، مسند ترک، مسند بن مسعود بروایت سعد: ص ۱۱۷

نسائی، مسند ترک، بروایت اسی ہریرہ: ص ۱۱۷

۳۸۷: جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے، پھر پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے پھر پڑھا تو اس پر اللہ تعالیٰ دعا فرماتا ہے۔

ابو داؤد، ترمذی، ابن حبان، مسند ترک، السنن الاصبیحی بروایت لطف اللہ بن عبید

۳۸۸: لوگوں سے شرم کے ساتھ اپنے لئے بخالی کی دعا کرو، کیونکہ بندہ نہیں جانتا کہ کس شخص کی زبان پر اس کے لئے دعا توں

ہو جائے گی اس پر ہم دعا دیا جائے گا۔ المحیط فی روافد ملک بروایت اسی ہریرہ: ص ۱۱۷

کلام: ضعیف الجامع: ۸۶۶

دعا کے مع القاط

۳۷ (ابن کثیر) کہے گئے جو مع جملہ یانہ اور یوں کہوا

الليهم اسي استلك من الخير كله. عاجله واخله، ما علمت منه، وما اعلم. واعوذ بك من الشر كله، ما علمت منه وما لم اعلم. واسألك الجنة، وما قرب إليها، من قول أو عمل. واعوذ بك من النار، وما قرب إليها، من قول أو عمل. واسألك معاً سألك به محمد. راعى ذكرك مجتهد به محمد. وما قضيت لي من قضاء فاجعل عاقبته لك رضا.

اسے انا کہیں آپ سے تمام خیروں کا سوال کرتا ہوں جلد و ملی اور دیر والی میرے علم میں ہو یا نہیں، اور میں آپ سے تمام شرور کی پناہ چاہتا ہوں جو میرے علم میں ہو یا نہیں، اور میں آپ سے نہ کلام اور اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو اس کے قریب کرے کہ قول ہو یا نہیں۔ اور میں آپ کی قسم سے پلٹ چاہتا ہوں اور ہم اس قول بحکم سے جو اس کے قریب کرے کہ آواز آپ سے ہر شمس کا سوال کرتا ہوں جس کا محمد (ﷺ) نے آپ سے سوال کیا اور اس چیز سے پلٹ چاہتا ہوں جس سے محمد (ﷺ) نے پناہ مانگی ہے۔ سے یہ دعا جو مجھ کو بھی میرے لئے فیض فرمائے اس کا نام اگر کسی طرف نہ ملے گا۔ لا بد مضر و مر وایت عانت رخصی اللہ علیہ

۳۲۱۔ اگر کسی قہار نے اس میں تبدیلی نہ کیا تو اس کا وقت مقرر ہو گا۔ اس لئے کہ فیضانِ اہلِ بیت سے آوارگی کے ساتھ
 یہ بھی ممکن نہیں ہے اور قولِ باری تعالیٰ ہے: **وَمَا تَحْزَنُ لِمَا أَفْعَاوْا بِهِ عَلٰی سُلٰطٰتِنَا** (تو اس کے لئے غم نہ کر جو ہم نے
 ان کے افعال پر اپنی طاقتوں سے کیا ہے)۔ **تفسیر ابنِ کثیر** ص ۱۸۲

۲۷۱۱ اخذ کئے: ایک تہہ سے تیز و محبوبہ کی کوئی نہیں کہ بدوائے

الشيخ ابراهيم امة محمد رحمه الله

۱۔ انا "مت محمد (ص)" پر رحمت و مہم کے ساتھ قیام لے رہا۔ ان خطبہ فی التاریخ برائے اس دور و عرصہ کا ہے۔

كلاماً من: (خيرة اديان العالم، ١٤٠٦هـ - ضعيف الجامع، ١٤٠٦هـ - ضعيف، ١٤٠٦هـ - الكوكب، ١٤٠٦هـ - الأخير، ٢١ -

۳۲۱۴ اندھنی کی کھڑکی ایک فرشتہ ہوا، انھیں پوچھ رہے ہو گئے ہمارا جسم انوراحمیں جو نقص نہیں مرتبہ و نکتہ ہے، فرشتہ اس وقت ہے، انوراحمیں میری طرف متوجہ ہیں، (جو کہنہ ہے) اسے ستلک پر ارفاق میں، امامہ دہلی غفرلہ

کلام: محمد بن ابی صالح ۹۵۷۔

آئینہ منکس نے یارِ حرم الراحمین غوب غوب سے کہا: ہمارا خیال ہے کہ اگر وہی مگر ہم نے تیری یکارتن لہ بول تیری کیا حاجت ہے؟

في التواضع على اني الشيخ محمد بن ابي هريرة رضي الله عنه

۳۱۵ دبا بارگاہِ اودھ کی مجلس جانے سے مرگئی، رشتہ ہے قتل کی گھر (۱۵۶) کہ مرآۃ کے نسخہ بہت پر مراد میں پڑھا جائے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کلام : ... ۲۰۰۰ ضعیف الی مع۔

۳۶۱ اے تمہارے لیے اے اللہ! اور پھر تجھ پر ہمارے لیے اور تجھ پر وہ و تنہا (فی الحکوفہ و رویت معبد رجبی علیہ

کرام: قہیف الجامع ۱۳۶۔

۲۴۱۵ : ص ۹ : عا و ا ز م یخو

اللهم اني اسئلك باسمك الاعظم ورضونك الاكبر

۳۳۳: جب ڈالڈے دعا کرے تو بچے ہاتھوں کے اندرونی حصے کے ساتھ وہاں ہاتھوں کی پشت کے سرخوں کو

نبوة ایذا، پرویت مالک میں ہمارا انکس

2015年12月15日

خبر فریاد و گریه و غم و اندوه و پریشانی و کرب و الخیر۔ مقررہ روزات میں جس قدر بھی اللہ ع

۲۲۳۳۔ والدہ کریمہ انور نے اس شخص کے ساتھ دعا پڑھ کر کہ: اے اللہ! اس شخص کو میری دعا سے بے اثر کر دے۔

فائدہ ... اس روایت کے دو مطلب ممکن ہیں۔ پہلا یہ کہ آپ نے اعلیٰ قیامت و جب برائی اور دوسرا مطلب یہ کہ جنت واجب کر لی۔ فقہاء
مطلب زیادہ تر یں لیا ہے۔ اور دوسرا مطلب عامہ ممالک کی نفس امارت پر سے باخبر ہے۔

کتاب : تحقیق فی معنی ۳۹۱

۳۴۶ دیہاتیوں کی طرف سے کٹے گئے درختوں کے ٹکڑے اور شاخیں۔

ابن حبان يرد في كتابه وحشي المصنف:

یعنی ایک ہی شخص کو بار بار الخاق و برائے کہے ساتھ دیکھنے اور خدا سے کسی کا خوف نہ۔ مجھے خبر نہ رہا جسے۔

۳۲۳۵ جب کوئی دماغنا چاہے تو اپنے تھوکوں کو انھوں نے اور تھکلیروں کا اندر سے سامنے کرے اور قلبہ رہ ہو جائے ہے جسے خدا میں نے پاک کر دیا ہے۔

کلام: نعتیں اور محبت خدا

حرام خوری قبولیت دعا سے مانع ہے

۲۶۳۲۔ اے انسانو! اللہ یا رب میرا اور پھر گواہ کے کوئی قبول فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو بھی میرا جبر کا ٹھکانہ دیا ہے۔ جس کا ٹھکانہ ہے۔

بما فيها الرضا كقولنا من الهبات والحملات الحافض بها نعملون عليهم.

اے مولویا کسے واسطیہ کھا پورا تو ہے غنا، عمارتوں کے شمع، ہر تے سو میں جانتا ہوں۔

2.6.1997

بِأَيِّهَا الْمَعْرِضُ أَصَوُّ كُلُّهُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ مَذْرُوفٌ كَمَا -

اسے ایمان اور جفا بھی ہوا اور کچھ دنوں بعد تم کو دیں۔

[illegible][illegible][illegible]

مکتوبہ الہیاتیہ: جامعہ اسلامیہ سرگودھا، ضلع سرگودھا، پنجاب

[illegible]

آپ نے بعد کوئی شے متاخر نہیں فرمائی۔ یہی امر کو اتمام ہے، انہیں اور قریب کے عذاب سے بنا دیا، سنا تو حیران کن ہے، آپ نے لپکا اور اٹھا لیا۔

مجموعه اسناد و کتابخانه ملی جمهوری اسلامی ایران

[illegible]

۳۶ روئے زمین کو کون سا مسلمان ایسا نہیں جو اس کے کوئی دعا کرتے ہوئے کہ اللہ پاک اس کو وہ عطا فرمائے جسے چاہے اس سے ہر ان دعا فرمائے جسے چاہے جب تک کہ اس کو وہ شے نہ ملے جسے اللہ تعالیٰ اس کو دے گا وہ جس کی شے نہ ملے کہے میں۔ خود دعا کی ضرورتوں میں ہوں۔ (ترمذی روایت) محمد اور اس کے اصحاب سے (اصلاح)

۳۳۴۔ زہرہ کی وہ مصنفہ قیوں، دینی، فرائض سے وابستہ کتابوں کی دعاؤں کا مجموعہ ہے یا فقہ حنفی کی احکامات کے بارے میں ایک تصنیف ہے۔ عربی زبان میں۔ عربی میں کیا ہے۔

بسمہ تعالیٰ ابی ہریرہؓ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۱ کوئی بندہ ویسا نہیں جو ہاتھ اٹھا کر حق کی کراس کی ٹانگیں ٹھہرا جائیں اور پھر وہ اللہ سے سوال کرے کہ یہ کونسا بندہ چمک کر نہ اٹھا کر رہے ہیں جب تک کہ وہ (چندین سالوں سے کہہ رہے ہیں کہ سوال نہ پڑھاؤ رکنی) سوائے اس کا کہتا ہیں مجھے کچھ نہیں ملا۔

نورعلی کو رو بہ اسے فریاد: رضی اللہ عنہ

کام : .. ضعیف اثر ہوا ہے۔ ضعیف اثر ہے۔

دعائیں گڑبڑانا چاہئے

۳۲۲ (خدا ہے) سواں (نور ہے) کھڑیٹ، ہے کھڑا ہے، چھوٹوں کو کندھوں کے، دے، سنے، تہہ اخلائے اور مستغفر یہ ہے کہ تو ایسا بنی۔ تہہ
 ملزم، نور ہے اور خدا کے تہہ، نور کا اور ازانی نور ہے کہ تو انھوں کو، اچھا بنائے، یہوں نور، این نور، عیسیٰ نور، عیسیٰ نور

۳۹۳۳ - اے اسیانوا! اپنی جانوں پر بڑی گرفتیں نہ کرنا۔ تمہاری جانوں پر بھاری پکارت ہے۔ تمہاری جانیں اسکی نچوڑ رہی ہیں۔ جو لوگوں نے مجھے دلی اور قلب سے بے

۴۴۴۔ اے خوش نصیب! ہم سے کوئی کارہ ہے، تو کسی غائب کو۔ جس پر شکریہ... :۔ و تمہارے ازار تھما دی ساروں کی گردنوں نے درمیان ہے۔

سرمدان پور کا نام ہے جس کا تعلق ہے

کازم: . نعیم ای ۹۳۶۲ -

۳۶۵۔ اے علیؑ! جو عبادت اور روزی کا سوال کرو اور عبادت کے ساتھ سیدھے راستے کی عبادت و دو گمراہی سے اپنے تیروں کے لئے سن کر اپنی اور تمہارے مسلمانوں کی عبادت میں بھی فرق نہ کرنا۔ (بخاری صحیح مسلم کتاب النذرۃ ص ۱۷۷)

۳۳۶ اے اللہم! ہمارے نذر حمایت کے۔ اسے کی حمایت اور رزق سے تو کسے غفلت گزار رہی ہو۔

مجلس، مؤلفه: سید زینب علیا، ص ۴۸، ۴۹

الانكسار

۲۲۳۔ یہ سوال اور پنجہجیوں کے آتمہ دینی حصہ کے ساتھ اور پنجہجیوں کی پیشگی سے متعلق سوال سے مراد۔

انگریز روایت اس نکتہ پر مبنی ہے کہ

[illegible]

الزم ۶۴٪ چاہیں گے۔

۳۲۹ (رحمت خداوندی کو کلامِ گرامر و نحس نہ کہ وہ ہے شکلِ معلوم و خصوص جس کے درمیان یونہی نامساعد ہے جیسے کلمہ و زمین کے درمیان۔

مذہب کی بنیاد پر ہے۔

۳۲۹۰ اہل پاک تعجب نہ ہوتا ہے۔ جنت کے اندر سواہل کرنے والے پر اہل جنت کا ہر دے والے پر بہنم سے ملانے کی اور شے سے نہایت

ہاں ہے۔ تاریخ ماحظہ پرواہ غمروں شعبہ عن ایہ عن جلد

۴۶۱ مؤمنین زندہ اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک جو نیکو مسلمان کو فرماتے ہیں تمہیں اس کو جواب دے دو۔ (اور فی الحال اس کی دعا قبول ہے۔)

نہرو کیس چ بتائیوں رائے کی: ازمز پر سنوں۔ اور جب قاضی شخص اللہ سے دعا کرتا ہے تو بندہ یا کبھی چرکیل علیہ السلام سے فرماتے ہیں: اب

تبریکات! اس کی حاجت بطور ہم رقی نمودن میں آتی ہے، و از سبب شکر چاہتا۔ اس فجاز پر وہ بیت اس رقص افسانہ

کلام: ... اس روایت میں ایک راوی اسحاق بن علی لڑو ہے جو متروک ہے، لہٰذا اس اعتبار سے۔

۳۳۳ کاظمیہ عزم و جہد سے اپنی احبابیت و تقویٰ سے تو اس کی جنت پوری کر لائی جاتی ہے اور مولانا اللہ بخان سے دعا کرتے تو اس کی حاجت

روحانی شہزاد کی عاشق ہے۔ چنانچہ اس پر ملائے شکوہ کرتے ہیں۔ تو اللہ پال فرماتے ہیں۔ میں نے کافی ضرورت اس سے پوری کر دی تاکہ وہ

مجھے نہ ہمارے اور نہ مجھے یاد کرے کیونکہ مجھے اس حدتِ غمِ غم سے اور جس کی آواز سے بھی غمِ غم نہ رہتا ہوں۔ اور میں اس کے لئے درجِ اولیٰ

تاکہ وہ مجھے بکا، نان چھوڑ دے بلکہ مجھے پادراتار ہے جس اس سے محبت نہ کر سکیں اور مئی ان ازلوں کو بھی محبوبہ نہ تھا میں۔

الحليلی سوزانت عباسی: نسی افندہ

کافر کی دعا بھی قبول ہوتی ہے

۲۲۳ جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت پات کو پھینکا مگر نے کے لئے مقہور ہیں۔ جب کوئی کافر بندہ کہہ کر کہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے

جیسا کہ جبرئیلؑ اس کی حاجت پہنچ کر آئے۔ میں اس کی آواز سن کر نہیں جانتا کہ اور جب کوئی بندہ صلیح ہو کہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا

پس اسے جبرئیلؑ نے اس کی حاجت کو رکھ کر۔ جس طرح اس کی پکار سنائی جا رہی تھی۔ میں منع اور روایتِ جبر و محسی اللہ علیہ

۳۴۴۳۔ بندہ اللہ سے دعا کرتا ہے کہ اللہ اس سے محبت رکھتا ہے تو ہرگز کس حدیچہ اسلام سے فخر، تاہم اسے جبر نہیں اس بندہ کی حاجت پوری کرے گا۔

کچھ تاخیر کے ساتھ۔ محل چاہتا ہوں کہ اس کی آواز کو سنوں۔ دو روز پہلے وہند سے دعائے آگے گوارا نہ کر کے خوشی دکھانے پر توجہ نہیں دے رہا تھا۔

چپ ٹیل اس کی حاجت جلد پوری کر۔ میں اس کا آواز نہیں سنا پاتا۔ یہ ایک نگرور وایت انس، ایسی ادا ادا و حمار، ایسی ادا ادا

کلام: ... اس روایت میں بھی اسحاق بن حمید نے ترمذی و متروک راوی ہے۔

بند ہے۔ یہ (تجوید و اداء) اور گوراء کیوجہ گھر میں اس کے لئے اس کا فیصلہ کروں گا تو اس کو فہم میں رکھیں گے کہ اس کا پڑھنا ہے۔ اس کا

کرتا ہے اس حال میں کہ وہ پڑوسیوں پر ہمدردی کرتا ہے کہ کسی نے میرے خلاف بدوہائی ہے۔

حلیۃ الاولیاء برویت ابن عباس رضی اللہ عنہ حصۃ الاولیاء، روایت ابن مسعود موقوفہ

۳۰۶۶ تمہارا دل سچی اور کریم ہے وہ دنیا سے مبرا ہے جب کوئی بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے کہ اس کو جانی نوا: اور اللہ میں کوئی خیر نہ

۳۔ جس دین کوئی تمہارا ہے وہی ہے یا قوم، لا الہ الا انت تبارک اسمک ربنا (پھر جانے) یہ دین تو ہمیں دیا تھا کہ تبارک

چوڑے پردا تیر بجھ لے۔ الکاحہ، منظر می برز اوت من عمر راضی، ص ۱۵۵

۳۲۶۔ تمہارا رب جی کریم ہے اور تمہارا کرم ہے کہ بندہ اس کی طرف با تمہا نکلائے اور وہیں کو نکال با تمہا دیا، اسے از ان میں کوئی خیر نہ تھے۔ جس

بندہ کو پینے کے خوب اصرار کے ساتھ دعا کرے اور جب کوئی پریشانی لاحق ہو جائے:

حسبی اللہ و نعم الوکیل

اللہ مجھ کا کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ اللہ ہمارے غم کو دور کرے اور اسے حل کر دے۔

۳۲۶۸۔ تہارار بعد نماز زندہ گئی سیدہ عیادہ کرتا ہے کہ بندہ اس کی طرف اپنے دلوں ہاتھ اٹھائے اور وہ اس کو خالی دکانے اورین میں کوئی خیر

نہ ڈالے۔ سو جب پھر جب اپنے ہاتھ اٹھ کر کہے تو یہ خیر اپنے چہرے پر بکھر گئے۔ الکبیر للعلوی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۶۹۔ دعا آسمان پر جانے سے کہی کہ نبی (ﷺ) پر روزانہ بھیجا جائے۔ چنانچہ جب نبی (ﷺ) پر روزانہ بھیجا جاتا ہے تو

دعا آسمان پر پہنچ جاتی ہے۔ علی بن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۷۰۔ بروہ اور اللہ کے درمیان ایک پردہ ہوتا ہے جس کی سہیلی ہمارا اس کی ال پر روزانہ بھیجا جائے۔ اس کی سہیلی روزانہ بھیجا جاتا ہے تو حجاب

ٹھنک جاتا ہے اور دعا (بارگاہِ حضرت میں) داخل ہو جاتی ہے ورنہ وہاں روک دی جاتی ہے۔ اللہ علی بن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۷۱۔ کوئی دعا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ بندہ بول سکے:

اللھم انی اسألك العفافة فی الدنیا والآخرة

اے اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت میں، نیت کا سوال کرتا ہوں۔ الکبیر بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۳۲۷۲۔ عافیت بہت بڑی نعمت ہے جس کا مطلب ہے تمام شرور، فتنوں اور مصیبتوں سے حفاظت اور تمام بھلائیوں کا حصول میسر ہو۔

عافیا اللہ فی الدارین۔

۳۲۷۳۔ آئے اللہ سے دعا کا سوال کیا ہے، عافیت کا سوال کرو۔ ترمذی حسن عرب معاذ رضی اللہ عنہ

۳۲۷۴۔ ایک شخص خدا سے میرے سوالیہ کردہ تھا۔ چونکہ مصیبت نے اس کو ہر کام میں رکھ دیا تھا اس لئے آپ علیہ السلام نے اس شخص

کو خود فرمان ارشاد فرمایا۔

۳۲۷۵۔ دنیا میں بندہ کو جو چیزیں ملتی ہیں ان میں سب سے افضل عافیت ہے۔ اور جو بندہ آخرت میں ملے گا اس میں سب سے افضل

مغفرت ہے اور خود بندہ کو اس کی ذات کی طرف سے جو نعمتیں میسر ہیں ان میں سب سے افضل نصیحت پہنچانی ہے۔ جس سے قوم بھلائی پائی

سے منع حکیم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۷۶۔ یہی تو ہم نکلے جاتے ہیں۔ (اور اللہ ہم کو دینے والی ہے) یعنی اللہ ہم کو دینے والا ہے۔

۳۲۷۷۔ تفسیل فی علم کے ایک شخص سے آپ (ﷺ) نے فرمایا تم اپنی نماز میں (بطور دعا) کیا پڑھتے ہو؟ اس شخص نے عرض کیا میں تسمیہ پڑھ

کرتا ہوں۔

اللھم انی اسألك الجنة واهو ذبک من النار۔

باقی میں آپ کی طرح انہی دعاؤں کو لکھ نہیں سکتا اور نہ معاذ رضی اللہ عنہ کی طرح نام لکھ سکتا ہوں۔ تب آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہم بھی دعا

پڑھتے ہیں۔ ابن ماجہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ مسند احمد بروایت جہل من مسلم

۳۲۷۸۔ رسول اللہ (ﷺ) بھی تیرے ساتھ عافیت کو پند کرتے ہیں۔

الکبیر للعلوی الصفا المصطفیٰ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

عافیت کی دعا کا نکتہ

۳۲۷۹۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے نیت میسر ہوا، میں ضرور اذرتا رہوں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے نہایت اس بات کی مصیبت

میں جگہ ہو جائیں اور پھر میری موت آپ پر لے کر دہلی میں رہنا شروع کیا۔

گلام۔ اس میں آپ کو دلی برا لگے کہ میں اختر میں آئی ہوں۔ علامہ مقلی فرماتے ہیں اس کا کوئی جال نہیں ہے نہ کہ کوئی دواوی صرف اس حدیث کے ذیل میں جانے جاتے ہیں۔ نیز وہ اکثر راویوں کی طرف سے واصل روایات سناتے ہیں۔ اس لیے رمضہ اللہ علیہا فرماتے ہیں یہ روایت منکر ہے۔

۳۲۷۹۔ بیان الشرائع اس کی طاقت نہیں رکھتے اور اس کی سہارا رکھنے کو کرنے میں کیوں نہیں کیا

ربما انما في الدنيا حسنة وهي الآخرة حسنة وقد عذاب النار

مفسر میں بھی شیعہ احمد، امام المعز، مسلم، ومعدی نسبی، میں بھی وہی حدیث، شعب الایمان لمبونی، بر الوہاب نسبی، رحمہ اللہ، قاضی۔ ایک شخص اختر میں چاروں کو کیا کہہ پڑے کہ عراج گزورنگی آپ کی طرف سے کی عبادت کوئے۔ اور یہ پھاٹم کیا لگتے تھے؟ کسی سوال کرتے تھے؟ کیا اپنے رب سے عافیت نہیں، کتنے تھے؟ اس شخص نے عرض کیا میں اللہ سے یہ تمام قہر کرنا لے لیتا ہوں۔ آخر میں جو برا بھلا چاہتے تھے وہ دنیا ہی میں رہتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگو! نے کوئی افرامان ارشاد فرمایا۔

۳۲۸۰۔ شہ سے سوال کرو دینا آخر میں حضور نے اور انہیں کہہ دیا کہ عافیت کے وعدہ کیے بغیر کوئی نہیں لے گا۔

عبد احمد، مستطاب اس شیعہ، مستدرک بر الوہاب نسبی، رحمہ اللہ

۳۲۸۱۔ حدیث سے خبر دے کہ وہاں کہہ رہے ہیں حدیث بر الوہاب نسبی، رحمہ اللہ

قاضی۔ اختر میں جس دینی انداز کے حضور سے عرض کیا کہ کچھ دینی احادیث آپ پر لے کر دے۔

۳۲۸۲۔ کہیں اللہ علیہم السلام عفو وحب العفو الماعف علی۔

اسے حضور فرما کر کہنے والے سے اور ان کو کہنے کو کہہ کر کہ یہ کہیں میرے ٹکڑوں سے منبر اور ارار کچھ عفو فرما۔

نومانی حسن صحیح، امیر مدینہ مستدرک، حدیث بر الوہاب نسبی، رحمہ اللہ

قاضی۔ اختر میں ناشر دینی انداز نے عرض کیا کہ میں اللہ اور میں اللہ اللہ، پانچ دہائیوں میں کیا وہ دات میں کیا وہ انکوں۔ آپ پر لے کر دے۔ ارشاد فرمایا۔

۳۲۸۰۔ کلام اللہ (۱۱۱) اللہ کہنے لگے، حدیث میں وہی چیز تو وہاں نہیں لائی، پس اللہ سے حدیث کا حوالہ کرنا۔

عبد عبد، جو دار، میں علوی، العذری، سب، فہم، تصبیفی، النفس، لعلہ میں حضور، بر الوہاب نسبی، رحمہ اللہ

۳۲۸۱۔ میں۔ یہ حدیث سے حدیث کے ذریعہ، کچھ آپ کی قاضی میں یا بعض اس لیے شیعہ بر الوہاب نسبی، رحمہ اللہ

۳۲۸۲۔ امیران آپ میں۔ کچھ میں نہیں میں آپ کو دینی طرف سے کوئی حدیث نہیں کہنا کہہ کر آپ اپنے رب سے دینا آخر میں

میں خود عافیت کا دینا کہہ کر، اس حدیث، لکھ، بطور میں بر الوہاب نسبی، رحمہ اللہ

قاضی۔ حدیث میں دینی انداز نے عرض کیا کہ میں اللہ اور میں اللہ، کچھ کوئی حدیث سے کہنا کہنے کو آپ پر لے کر دے۔ ارشاد فرمایا۔

۳۲۸۳۔ حدیث میں اللہ علیہ السلام کہنے لگا عافیت کی عافیت سے کہہ کر فرمایا۔

لکھ، بطور میں مستدرک، حدیث بر الوہاب نسبی، رحمہ اللہ

۳۲۸۴۔ کوئی حدیث میں نہیں، وہ حدیث سے کہنے والے میں لکھ، بطور میں بر الوہاب نسبی، رحمہ اللہ

اس کے لیے یہ روایت ہے کہ حدیث میں عرض کیا کہ میں اللہ اور میں اللہ، کچھ کوئی حدیث سے کہنا کہنے کو آپ پر لے کر دے۔ ارشاد فرمایا۔

۳۲۸۵۔ حدیث میں آپ نے عرض کیا کہ میں اللہ اور میں اللہ، کچھ کوئی حدیث سے کہنا کہنے کو آپ پر لے کر دے۔ ارشاد فرمایا۔

ربما انما في الدنيا حسنة وهي الآخرة حسنة وقد عذاب النار، حدیث میں عرض فرمایا۔

نوٹ۔ ۱۔ حدیث ۳۲۸۶، حدیث فرمائی۔

۳۲۸۶..... کوئی شخص یہ نہ کہے، ”الفسی حسی“ اسے اللہ مجھے میری جہت متعین فرما۔ کیونکہ کافر کو بھی اس کی جہت متعین کی جاتی ہے (خود وہ غلط ہو) بلکہ یوں کہو: مجھے موت کے وقت ایمان کی جہت متعین فرما۔ الاوسط للطبرانی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۳۲۸۷..... اسے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو۔ تم کسی بھی سے یا غائب کو نہیں پکارا ہے۔ بلکہ تم ایک خوب سننے والی دیکھنے والی ذات کو پکار رہے ہو۔ جس کو تم پکار رہے ہو وہ تمہاری سواری کی گردن سے زیادہ تم سے قریب ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
 ۳۲۸۸..... مسلمان کی دعا میں باتوں میں ایک نتیجہ ضرور لاتی ہے۔ یا تو اس کا سوال پر رد کر دیا جاتا ہے (یا اس کے منسل اور کوئی مصیبت نال دنی جاتی ہے یا اس دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا جاتا ہے)۔

۳۲۸۹..... مسلمان کی دعا میں باتوں میں سے ایک بات ضرور حاصل کرتی ہے یا تو اس کو مالکا و اعطا کر دیا جاتا ہے۔ الحسن لسعد بن منصور
 ۳۲۹۰..... اللہ پاک قیامت کے دن مومن کو بلا میں گئے تھی کہ اس کو اپنے سامنے کھڑا کریں گے اور فرمائیں گے اے بندے! میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ مجھ سے مانگ میں قبول کروں گا تو کیا تو نے مجھ سے دعا کی تھی؟ بندہ عرض کرے گا: ہاں میرے رب! پروردگار! فرمائیں گے تو نے مجھ سے کوئی دعا نہیں کی مگر میں نے وہ قبول کر لی تھی۔ کیا فلاں دن تو نے مجھ سے یہ دعا نہیں کی تھی اس مصیبت پر جو تجھے پیش آئی تھی؟ کہ میں وہ مصیبت تجھ سے بنادوں۔ چنانچہ میں نے وہ مصیبت تجھ سے دفع کر دی تھی؟ بندہ عرض کرے گا: بے شک پروردگار! (ایسا ہی ہوا تھا) پروردگار! فرمائیں گے یہ تو میں نے جلد دیا نہیں ہی قبول کر لی تھی۔ لیکن ایک دن تو نے مجھ سے یہ دعا کی تھی اس مصیبت کے لئے جو تجھ پر نازل ہوئی تھی کہ میں اس میں کوئی کشادگی پیدا کروں مگر تو نے کوئی آسانی اور کشادگی نہیں دیکھی؟ بندہ عرض کرے گا: بے شک اسے پروردگار! پروردگار! فرمائیں گے میں نے اس کے بدلہ جنت میں تیرے لئے یہ ذخیرہ کر دیا ہے۔ اسی طرح تو نے مجھ سے ایک ضرورت پوری کرنے کا سوال کیا تھا فلاں فلاں دن لیکن تو نے وہ ضرورت پوری ہوئی نہیں دیکھی۔ پس میں نے اس کے بدلہ تیرے لئے جنت میں یہ ذخیرہ کر دیا ہے۔ پس بندہ مومن نے اللہ سے جو بھی دعا کی ہوگی پروردگار! اس کو بیان فرمائیں گے یا تو اس کے لئے دنیا میں پوری کر دی ہوگی یا آخرت میں ذخیرہ کر دی ہوگی۔ اس مقام پر بندہ کہے گا: کاش دنیا میں مجھے اپنی کسی دعا کے بدلہ کوئی چیز نہ ملی ہوگی۔

مسند درک الحاکم بروایت حاکم رضی اللہ عنہ

کلام: الضعیفۃ ۸۸۶ - الضعیفۃ ۸۹۰۔

الفصل الثالث..... دعا کے ممنوعات کے بیان میں

۳۲۹۱..... اپنی جان پر بدعا نہ کرو سوائے خیر کے۔ کیونکہ ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں جو تم کہتے ہو۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد بروایت ابوسلمہ رضی اللہ عنہما

۳۲۹۲..... اپنی جان پر بدعا نہ کرو۔ اور نہ اپنی اولاد پر بدعا کرو۔ اور نہ اپنے خداموں پر بدعا کرو۔ نہ اپنے اموال پر بدعا کرو۔ اللہ کے ہاں ایک ایسی گھڑی جس میں جو تمنا کی جائے وہ قبول کی جاتی ہے۔ ابوداؤد بروایت حبر رضی اللہ عنہ
 ۳۲۹۳..... موت کی دعا نہ کرو اور نہ اس کی تمنا کرو۔ پس جس کو دعا کے بغیر چارہ نہ ہو تو وہ یوں کہے اے اللہ! جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب وفات میرے لئے بہتر ہو تو وفات دے دے۔ نسائی بروایت النس رضی اللہ عنہ

۳۲۹۴..... تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے۔ اور اس کے آنے سے پہلے خود اس کی دعا نہ کرو۔ بے شک موت کے ساتھ بندہ کا عمل منقطع ہو جاتا ہے۔ اور مومن اپنی زندگی میں بھلائی ہی میں اضافہ کرتا ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد بروایت سعد رضی اللہ عنہ

۳۲۹۵..... غریب ایک قوم آئے گی جو دعائیں حد سے تجاوز کرے گی۔ مسند احمد، ابوداؤد بروایت سعد رضی اللہ عنہ

۳۲۹۶..... کسی نازل شدہ مصیبت پر کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر موت کی تمنا کے بغیر چارہ نہ ہو تو وہ یوں کہے:

الہم احییٰ ما کانت الحیۃ حیا علی و لو فی ادا کانت الرلۃ حیا لہی

مسند احمد، بخاری، مسند ابن ماجہ، مسند ابی داؤد، سنن نسائی، ترمذی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۶۹۷۔ جب کوئی آدمی کہے کہ اے اللہ! تو مجھے تیری مغفرت دے۔ یا کہ تیرا یہ دوا دے کہ میں تیرا سوا نہیں کرے اور تیرے رحمت کا یہ دوا دے۔ یہ اللہ کے لئے ہے توئی ہے، ہمارے لئے نہیں۔

الایات العصرۃ در روایت ابی عبد اللہ بن ابی حمزہ، مسلم، ابی داؤد، بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۹۸۔ کوئی شخص نہ کہیں وہ نہ کہے کہ اللہ میری مغفرت فرما تو چاہے۔ اسے اللہ تجھ پر رحم فرما تو چاہے۔ یہ اللہ کے لئے ہے توئی ہے۔ ہمارے لئے نہیں۔

مسند احمد، بخاری، مسند ابی داؤد، سنن ابی داؤد، بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

دعا میں غم و مرہ کچھ

۳۶۹۹۔ تو نے ایک وسیع حق کو تک کر دیا ہے۔ سستی ہو روایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ۔ یہ حدیث سید بنی میں واقع ہو آیت ۱۰۱ پر اصحاب کے ہر ایک پر لڑا ہے۔ ۱۰۱ نے تو چھ چھ لڑا ہے، تو کرے گا

اے اللہ! تجھ پر لڑ کر مجھ پر رحم فرما، مگر رحمت میں ہمارے ساتھ کوئی کوشش نہ کر۔

پناہ دینی کر سکتا ہے کہ وہی صاحب ذکر نہ ہو اور نہ فرمایا۔

۳۷۰۰۔ میں نے حکایت کر۔ ابو داؤد بروایت علقمہ رضی اللہ عنہ

فائدہ۔ ابی فضل نے پوری کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پر دعا کی تو آپ نے اسے نہ دیا، ارشاد فرمایا کہ اس کا مطلب ہے اس پر دعا نہ کرے اس لئے کہ ان کو کم نہ دے تو خداوند تعالیٰ اور خودی کا وہی سزا ہے۔

ضمیمہ المامی ۶۲۸۔

۳۷۰۱۔ بے شک تو نے اللہ کی وسیع رحمت کو تک کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سو نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ میں سے رحمت، ان کی قربانی میں ہی بہرحمت تمام مخلوق میں ان میں کہ ہمارے بھی ایک دوسرے سے بہت دے ہیں۔ جتنا دے تو جسے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے ہیں۔ اب تجھ کو پناہ دیا۔

گروہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ابی داؤد، مسند ابی داؤد، بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

نوٹ۔ ۳۶۹۹ پر اس حدیث کی تشریح کا تعارف دیکھو۔

ممنوعیات دعا۔۔۔ از الکمال

۳۷۰۲۔ میں نے حکایت کر۔ احمد بن مسعود، ابو داؤد بروایت علقمہ رضی اللہ عنہ

نوٹ۔ ۳۷۰۰ پر روایت مذکور ہے۔

۳۷۰۳۔ تو ہمارے اندر کے اوقات امان کی طرف نکالنا ہے ہمارے لئے کچھ نہ کی پہلی اچھ لڑا ہے۔ تو بہت لڑا۔ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

گروہ۔ یہ روایت صحیح ہے مگر چاہا کہ اللہ تعالیٰ اس میں کچھ نہ کرے۔ یہ روایت ہمارے دوسرے میں مرہ ہے۔

افصل الرابع..... دعا کی قبولیت کے بیان میں

باطلہ مخصوص دعاؤں اور اوقات کے۔

مخصوص و مقبول دعائیں

۳۳۰۳۔ چارو دعائیں روئیس کی بات ہے۔ حاجی کی دعا جب تک وہ سفر حج سے واپس نہ لوٹے گا اس کی دعا جب تک وہ واپس نہ آئے اور میں کی دعا جب تک وہ صحت و شہب نہ ہو اور (مسلمان) بھائی کی (مسلمان) بھائی کے لئے غائبانہ دعا۔ طبر دوس۔ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ غائبانہ دعا..... غائبانہ دعا سے مراد جیسا کہ اس فصل کی اکثر روایت میں آئے گا اس سے مراد کسی مسلمان کی بھی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرے۔

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۱۱۔

۳۳۰۵۔ چار لوگوں کی دعائیں قبول ہیں۔ امام غزالی کی (یعنی عا و سرخران کی)، اس شخص کی جو اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرے مظلوم کی دعا اور اس شخص کی دعا جو اپنے والدین کے لئے دعا کرے۔ حلیۃ الاولیاء بروایت دائیہ رضی اللہ عنہ کلام:..... ضعیف الجامع ۵۱۲۔

۳۳۰۶۔ قبولیت میں تیز ترین دعا غائب کی غائب کے لئے دعا ہے۔ (یعنی کسی کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے)۔ الادب المفید، الکبیر للعلامة بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۸۴۱۔

۳۳۰۷۔ کوئی دعا اجابت میں تیز نہیں غائب کی غائب کے ساتھ احمدی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۰۶۵۔ ضعیف الترذی ۳۳۸۔

۳۳۰۸۔ آواز میں چار امروں کی دعا کو قبولیت جو نہ ہو انبیاء بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۳۰۹۔ بچے دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ مظلوم کی دعا فی کرم بدلے لئے۔ غائب کی دعا فی کرم واپس آجائے، غازی کی دعا فی کرم واپس آجائے، سرخیز کی دعا فی کرم واپس آجائے۔ اور بھائی کی بھائی کے لئے غائبانہ دعا۔

شعب الایمان للعلامة بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۸۵۰۔ الضعیف ۱۵۶۳۔

۳۳۱۰۔ مسلمان ہندوئی اپنے غیر موجود بھائی کے لئے دعا قبول ہے۔ اس کے سر پر ایک فرشتہ نگران ہوتا ہے جب بھی مسلمان ہندو اپنے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے وہ کہتا ہے آمین اور تجھے بھی اس کے شکر حاصل ہو۔

۳۳۱۱۔ جو شخص اپنے غائب بھائی کے لئے دعا کرتا ہے اس پر مقرر فرشتہ کہتا ہے آمین اور تیرے لئے بھی دعا قبول ہو۔

مسلم، السنن بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۳۱۲۔ جس نے اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کی وہ روئیس کی جائے گی۔ طبر دوس بروایت عمر بن حصیب

۳۳۱۳۔ والد کی دعا غائب تک پہنچ جاتی ہے۔ ابن ماجہ بروایت ابو حنیفہ

کلام:..... ضعیف ابن ماجہ ۸۔ ضعیف الجامع ۲۷۷۷۔

۳۳۱۴۔ والد کی دعا کے لئے ایسے ہے جیسے بچہ کی دعا امت کے لئے۔ طبر دوس بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

- کلام: روایت ضعیف ہے دیکھئے اپنی المطالب ۶۵۷۔ تخریر مسکین ۱۳۶۔ ضعیف الجامع ۶۹۷۔ المصنف الالبانی ۳۸۸۔ کشف الخفاء ۳۶۹۔ الموطا لمروان ۱۹۹۔ المغیر ۶۱۔
- ۳۶۶۵۔ حسن کے لئے احسان سند فخر کی دعا و تمسک کی جاتی۔ الفیروزوس بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ
- کلام: ضعیف ہے دیکھئے اپنی المطالب ۶۵۳۔ ضعیف الجامع ۶۹۷۔ المغیر ۶۲۔
- ۳۶۶۶۔ غائب کی عاقب کے لئے دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے سر پر مکمل قرشتہ کرتے ہیں اور تیرے لئے بھی۔
- ابو بکر فی الصلوات ہواہت ابو کرد

مظلوم کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے

- ۳۶۷۰۔ درود عالمی ایسا ہے کہ اگر خدا کے درمیان کوئی پردہ ہوگا۔ مظلوم کی دعا پائے پہاڑ کے لئے انکی ہم موجودگی ضرور ہے۔
- المکبر للعلی بن مرویت ابن عباس رضی اللہ عنہ
- کلام: ضعیف الجامع ۶۹۸۔
- ۳۶۷۸۔ ہر چیز کے لئے خدا سے حاجت ہے سوائے اللہ کی شہادت کے اور اللہ کی اولاد کے لئے دعا کے۔
- ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ
- کلام: ضعیف الجامع ۳۲۳۔
- ۳۶۷۹۔ تمنا ایسی ہے کہ اللہ پر لازم ہے کہ ان کی دعا روز فرمائے۔ روزہ دار کی جتنی کہ روزہ رکھوں لے۔ مظلوم کی جتنی کہ وہ بد لے لے۔ اور مسافر کی جتنی کہ وہ راہ پر آجائے۔ الفیروز بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- کلام: ضعیف الجامع ۳۲۲۔ ایشور ۱۹۔
- ۳۶۸۰۔ تین دعائیں قبول ہیں۔ روزہ دار کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔
- ۳۶۸۱۔ تین دعائیں قبولیت میں شک نہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور اللہ کی اولاد کے لئے دعا۔
- ابن ماجہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۳۶۸۲۔ تین دعائیں قبول ہوتی ہیں ان میں کوئی شک نہیں واللہ کی اولاد کے لئے دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔
- مسند احمد، الادب المفرد، ابو داؤد، ترمذی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۳۶۸۳۔ تین دعائیں روایت کی جاتیں۔ واللہ کی اولاد کے لئے دعا روزہ دار کی دعا اور مسافر کی دعا۔
- السنن لابن الحسن بن مہروہ، ابیہ مروایت انس رضی اللہ عنہ
- ۳۶۸۴۔ تین انہوں کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ واللہ، مسافر اور مظلوم۔ مسند احمد، المکبر للعلی بن مرویت عقیب بن عمر
- ۳۶۸۵۔ تین لوگوں کی دعائیں روایت کی جاتی: عادل سکران، مردہ و وارث کی کہہ انظار کر لے اور مظلوم کی دعا۔ اللہ پاک اس کو یادوں سے اوپر اٹھا لیجے ہیں اور آسمان کے دروازے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور رب جبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: میری عزت کی قسم! بیش تیری مدد ضرور کروں گا خدا! کہ وقت کے بعد مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
- ۳۶۸۶۔ تین لوگوں کی دعائیں اللہ پاک روٹیں فرماتے۔ اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والا مظلوم اور عادل امام
- شعبہ الایمان للبیہقی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

مخصوص اوقات اور احوال میں قبولیت دعا

۳۳۲۷۔ میں نے عرض کیا کہ ارادہ کی دعا کی دعا قبول ہے۔ میں نے قرآن پاک میں لکھا کہ اس میں دعا قبول ہے۔

تفسیر برواہی عربیہ ص ۱۵۱

۳۳۲۸۔ ہمارے رب سے قرب ترین عہد کی حالت میں دعا ہے۔ ہمارے (اس حالت میں) کثرت کے ساتھ دعا کرو۔

مسند، بوداؤد، سانی برواہی ص ۱۵۱

۳۳۲۹۔ جب تہجد کی نماز پڑھو تو جلدی سے دعا کی طرف بڑھو۔ اور دعا کی طلب میں کمال تک پہنچا۔ اب اللہ امیر کی امت میں سے

وقت میں برکت دعا فرما دے۔ بوداؤد، سانی، لسانی، لعلی، ص ۱۵۱

۳۳۳۰۔ جب تہجد سے کوئی نماز سے فارغ ہو جائے تو پورا دعا میں پیسے لکھ کر پڑھ جائے وہ کرے۔

اللهم اسی اعوذ بک من عذاب جہنم، وعذاب القبر، وقلة المعاد والمعاد، وقلة المسح المذبحان۔

”آب اللہ میں تیری پناہ مانگا ہوں عذاب جہنم سے، عذاب قبر سے، اندکی اور موت کے لئے سے اور کچھ دہان کے لئے سے۔“

تفسیر برواہی ص ۱۵۱

۳۳۳۱۔ دو ساتھی (ارکات) ایسی ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھل دیئے جاتے ہیں۔ اور برکت عظمیٰ دعا کرنے والے کی دعا قبول

ہوتی ہے۔ نماز کے وقت ارادہ کی دعا میں قائل کیلئے صاف ہو کر کہنا۔ اللہ کے رسول ص ۱۵۱

۳۳۳۲۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ سے اپنی دعا کا سوال نہ کرو۔ ص ۱۵۱

کلام: ضعیف، ص ۱۵۱

۳۳۳۳۔ پانچ چیزوں کے لئے آسمان کے دروازے کھل دیئے جاتے ہیں۔ قرأت قرآن کے وقت، اور انہوں کی مذہب کے وقت، اور ان

برے وقت، بظاہر کی برکت، وقت اور ان کے وقت، الارض نظر سے برواہی ص ۱۵۱

کلام: ضعیف، ص ۱۵۱

۳۳۳۴۔ ہمارے دعا کرنے والے آسمان کے دروازے کھل دیئے جاتے ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اللہ اس وقت کے لئے معفو کی مذہب کے

وقت انہوں کی برکت، وقت اور ان کے وقت، اللہ کے رسول ص ۱۵۱

کلام: ضعیف، ص ۱۵۱

۳۳۳۵۔ میں ارکات صحت کے لئے ہیں۔ ان میں وہ جو بھی وہ کرے قبول کی جاتی ہے۔ جب تک کہ وہ کوئی نیک کام نہ کرے۔

مذہب کے لئے کہنے والی دعا، وقت جب تک کہ وہ کوئی نیک کام نہ کرے۔ اللہ کے لئے کہنے والی دعا، وقت جب تک کہ وہ کوئی

نیک کام نہ کرے اور ان کے لئے وقت جب تک کہ وہ کوئی نیک کام نہ کرے۔ اللہ کے لئے کہنے والی دعا، وقت جب تک کہ وہ کوئی

کلام: ضعیف، ص ۱۵۱

تین مواقع میں دعا روز میں ہوتی

۳۳۳۶۔ میں مواقع پر دعا روز میں کی جاتی ایک شخص میں ہوا کہ اللہ کے سامنے کوئی دعا نہ کرے اور نہ دعا کرے۔ (اس وقت)

پرانہ دعا روز میں کی جاتی اور دعا روز میں جس کے ساتھ دعا والی قوم کمال کے وقت دعا کرے۔ میں دعا روز میں کی جاتی

دعا روز میں کی جاتی اور دعا روز میں جس کے ساتھ دعا والی قوم کمال کے وقت دعا کرے۔ میں دعا روز میں کی جاتی

کی جاتی ہیں۔ اس مسئلہ، امیر جمعیۃ المسلمین، علامہ بریلوی نے درج ذیل فتویٰ دیا ہے۔

کل م: ضمیمہ الجامع ۴۵۸۔

۱۳۳۷ء میں مصر انگریزوں کی وجہ سے غارت خانہ بن گیا۔ جنگ کے اسی موقع پر جب ایک دوسرے کے ساتھ تھوڑا سا سرخیاں لگا جائیں۔

۳۳۳۸ دو ماہیں درمیں کی جا میں اذان کے وقت کی دعا اور پانچ کے پہنچنے کی جانے والی دعا۔

۳۴۳۔ دہ کی قبولیت کی جستجو کرو: لشکرِ دہ کی مذبح گز کے وقت نمازِ جاہلِ ہوتے وقت اور پاش پازلی ہوتے وقت۔

۳۳۰ بر قسم قرآن کے موقع پر دعا گوئی کی جاتی ہے۔ حلیۃ الاولیاء، اس حکم کو بروایت نسو رحمہ اللہ عدہ الشافعی، البیہقی فی المعرفۃ بروایت مکحول رحمہ اللہ علیہ مرسل

کلام : ضعیف الجراح ۳۸۱۹ اختصار ۱۲۳۲ الکشف ۵۵۲ کشف الغطاء ۷۸۶۔

۳۳۱ رقت طاری ہوتے وقت (ماہنامہ کیسٹ جانو (سہل شک یہ رست ہے)۔ اگر دوسرے رویت میں دسی اللہ عہ
کلام: .. ضعف بخمیر ۹۷۰ کشف الخفا ۳۳۰۔

۳۳۳ مناموں جب نماز (یعنی اذان) کرنا چاہے تو

۳۳۳ جب نماز کے لئے نماز پڑھتی تھی تو آسمان کے دروازے کھول دیتے تھے اور دعا قبول کی جاتی تھی۔

۳۳۳ انوار کرامت کے حرم میاں رحمان رحیم کی جانی ۔ (سید احمد علی شاہ آزاد آبادی رحمہ اللہ) اور جن جہان پر ابرائیم علیہ السلام نے

کلام:..... وخیر وافہ ظ ۲۰۰۰ وضعیف القرظی ۱۲۵۔ یہ ٹکس روایات کا ایک طرف ہے دوسرے طرف یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پورا رسول اللہ (مجربم کیا، نا کر میں "فرمایا اللہ سے دعا کہ اس کی حاکمیت کا سونپ کرے۔

۳۳۵ از زمین اورا قامت کے درمیان دعا قبول ہوئی ہے۔ پس اس وقت دعا کرے۔ مسند ابی یوسف بروایت النضر رضى الله عنه

۳۳۶ اذان (اورا قامت) کے درمیان دعا قبول کی جاتی ہے۔ (مشہد کراخا بروایت النضر رضى الله عنه)

۳۴۶ عورتوں کے گناہ ان دینے کے وقت راجا قبول کی جاتی ہے جس اقامت تک کے وقت میں دھارم نہیں کی جا

كلامه... . ضعيفه الجامع ٤١٤٢٠

۲۳۳۸ جب مائے وطن گئیں، (مگر کسی چیز سے) رنجوں کو سکون ملے، مگر اس وقت اندھے اپنی جان بچانے (ضروریات) کو طلب کر رہے تھے۔

کرم : - ضعف الفاعل ۵۴۹۔

جسبہائے اترے نکلیں اور جس خشتی ہوئے نکلیں تو کھنڈ اپنی ضرورت کا سوال کرو۔ جب قلعہ یا اوقاف کی گھر بن رہے

کلام: ضعیف و فاسح میں دراج کی جگہ ادبیاح کا قلم ہے اس صورت میں محلی ہوگا جب جو انہیں بظنی
زیادہ لکھیں قیاس ہے۔

۳۳۵۰۔ ساتھوں کے چلتے وقت دعا کی توجہ کرو۔ حلیۃ الاولیاء بروایت مسلم رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نداء

۳۳۵۱۔ جب رات کا ایک پہر یا دو پہر شروع ہوتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ آسمان و دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں: ہے کوئی سائل جس کو دعا کہہ جائے ہے کوئی دعا کرنے والا اس کی دعا قبول کی جائے۔ ہے کوئی مسکرت کا طلبکار اس کی مسکرت کی جائے۔ حتیٰ کہ مسکرت کی پہچان ہوتی ہے۔

مسلم بروایت ابی ہریرہ رحمہ اللہ سے

۳۳۵۲۔ اللہ تعالیٰ مہلت دیتے ہیں حتیٰ کہ رات کا نصف یا دو تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو فرماتے ہیں: میرے بندے میرے سوا کسی سے سوال نہ کریں۔ جو مجھ سے سوال کرے گا میں اس کی دعا قبول کروں گا۔ جو مجھ سے سوال کرے گا میں اس کو عطا کروں گا۔ جو مجھ سے مسکرت سے دعا کرے گا میں اس کی مسکرت کروں گا۔ حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ میں عذابہ بروایت ابی ہریرہ رحمہ اللہ سے

۳۳۵۳۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان و دنیا پر نزول فرماتے ہیں جس وقت رات کا ایک پہر یا دو پہر رو جاتا ہے۔ فجر پر روزگار فرماتے ہیں۔ کون مجھ سے دعا کرے گا میں اس کی دعا قبول کروں گا۔ کون مجھ سے سوال کرے گا میں اس کو عطا کروں گا۔ کون مجھ سے مسکرت کا خواہش ہے میں اس کی مسکرت کروں گا۔ مسلم، ترمذی، ابن ماجہ بروایت ابی ہریرہ رحمہ اللہ سے

۳۳۵۴۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان و دنیا پر نزول فرماتے ہیں جس وقت رات کا ایک پہر یا دو پہر گزر جاتا ہے۔ فجر فرماتے ہیں: میں ہوں ہاشم! میں ہوں ابراہیم! کون ہے جو مجھے پکارتا ہے میں اس کی پکار قبول کروں گا۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے گا میں اس کو عطا کروں گا۔ کون ہے جو مجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہے میں اس کی بخشش کروں گا۔ یوں ہی (سال بعد) فرماتا ہے۔ حتیٰ کہ فجر روشن ہو جاتی ہے۔

مسلم، ترمذی بروایت ابی ہریرہ رحمہ اللہ سے

۳۳۵۵۔ رات کے آخری تہائی کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان و دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں: ہے کوئی سائل جس کو دعا کہہ جائے۔ میں اس کی دعا قبول کروں گا۔ کون ہے جو مجھ سے (اپنی ضرورت) سوال کرے گا میں اس کا سوال پورا کروں گا؟ پھر پھر روزگار اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتے ہیں اور آواز دیتے ہیں: کون ہے جو عرض کرے ایسی ذات کو جو طلب نہیں ہے اور نہ تم کرنے والی ہے؟

مسلم بروایت ابی ہریرہ رحمہ اللہ سے

۳۳۵۶۔ اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان و دنیا کی طرف نزول (کی جگہ) فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں: ہے کوئی سائل جس کو دعا کہہ جائے؟ ہے کوئی بخشش کا طلبکار جس کی بخشش کروں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا جس کی دعا قبول کروں؟ حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

کلام: فی خبرہ و تحقیقہ ۶۵۷۷۵۵۔ ولیس فیہ حتی یطلع الفجر، الصلۃ ۸۱ ولیس فیہ حل من ثانی فالتوب علیہ۔
۳۳۵۷۔ نصف رات کو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ پس ایک مہینہ خداوند سے ہے۔ کوئی مانگے وہاں اس کی دعا قبول کی جائے۔ ہے کوئی سائل؟ اس کا سوال پورا کیا جائے۔ ہے کوئی بتائے رنج و غم؟ اس کا رنج و غم پورا کیا جائے۔ پس کوئی مسلمان دعا کرنے والا نہیں رہتا مگر اللہ پاک اس کی دعا قبول فرماتے ہیں۔ سوائے اس ذریعہ کے جو اپنی فرج کیلئے (اور ہر گز) پھر ہی سے اور غش (نیکس) کو موصول کرنے والے کے۔

الکبیر للطبرانی بروایت عثمان بن ابی العاص

۳۳۵۸۔ ہاتھ اٹھائے جائیں نماز میں، اور جب کعبہ پر نظر پڑے اور صاف دیکھ دے اور غرض کی رات، اور مردہ دفن اور جمر تھمن (شیخوں کو) نظر کی مارتے وقت اور صوم سے مراد ہے کہ ان مواقع پر دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ اور نماز میں بغیر ہاتھ اٹھائے دعا مانگی جائے آخری رکعت میں تشہد کے بعد اور بقیہ مواقع پر ہاتھ اٹھائے جائے۔

کلام: ... الاہم ابرہہ فرجہ ۳۲۴، المصنف ۱۰۵۴، الملخص ۳۳

مختلف احوال اور اوقات میں دعاؤں کی قبولیت از الامکال

۳۳۷۰ جب نماز کے نفل میں رکت (خوف، غم، بار، کافروں، کافروں اور کافروں کے وقت) یا ثواب الدینی ہو وہ اس عمر و صیغہ اللہ

۳۳۷۱ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر ناکھول دیتے ہیں وہ اس کو چاہئے کہ لا تعجب کہہ کر اسے یہ نیک اندھا قبول کرے۔

الحکیم حکاکم فی تشریح ہر وہ اس عمر و صیغہ اللہ

کلام: ... ضعیف الام ۶۰۳

۳۳۷۲ اذان کے وقت آواز نہ دے اور نہ کہنے دے۔ یہ اس اور دعا قبول کی جاتی ہے اور اقامت کے وقت کوئی دعا نہیں کی جاتی۔

مصنف اس امر میں، اس انداز میں اس عمر و صیغہ اللہ

۳۳۷۳ اذان، ہر اذان و اقامت کے درمیان کوئی دعا نہیں کی جاتی بلکہ اس وقت کا نماز ہو۔

مصنف اس عمر و صیغہ اللہ، اس انداز میں اس عمر و صیغہ اللہ

۳۳۷۴ غم و اذان و اقامت کے درمیان دعا نہیں کی جاتی۔ صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر اگر یہ دعا نہیں؟ فرمایا: اللہ سے اپنا

دعا کرتے ہو تو اس کا جواب نہ دے۔ جس عمر و صیغہ اللہ

۳۳۷۵ اذان و اقامت کے درمیان وہ دعا نہیں کی جاتی جس میں یہ ہے۔

مصنف اس امر میں، اس انداز میں اس عمر و صیغہ اللہ، اس انداز میں اس عمر و صیغہ اللہ

۳۳۷۶ آدمی نماز میں کھڑا ہے اور دعا کرتا ہے اس کے لئے دعا اس کے آگے والوں کے لئے معتد نہ ہوئی ہے۔

الحکیم حکاکم فی تشریح ہر وہ اس عمر و صیغہ اللہ

کلام: ... ضعیف الام ۶۰۴

۳۳۷۷ میں نے (صوبہ) ہرات میں صبح و شام پھر دو رکعت نماز کی پھر اپنے پروردگار سے کہہ میں مشغول ہوں یا تو اس کی دعا نہ ہو تو اس

کی دعا نہ ہو یا یہ ہے۔ میں نے ہر نماز میں دعا کرتا ہے کہ اس کے لئے دعا اس کے آگے والوں کے لئے معتد نہ ہوئی ہے۔

(ان کی کسی دعا نہ ہے) (مستحب ہو کہ اس کو اس کی دعا نہ ہو)۔ اور دعا اس میں ہر وقت ہوتی ہے۔

مصنف اس عمر و صیغہ اللہ، اس انداز میں اس عمر و صیغہ اللہ

۳۳۷۸ ہر دعا سے اپنی دعا کرتے ہوئے کسی دعا نہ ہو کہ دعا ہے ۱۰۰۰ دعا ہے۔ اس کے بعد دعا ہے۔ یہ نیک اندھا قبول کرے۔

نیک اندھا قبول کرے۔ ضعیف الام ۶۰۵

۳۳۷۹ میں نے اذان سے کوئی دعا نہ ہو کہ دعا ہے ۱۰۰۰ دعا ہے۔ اس کے بعد دعا ہے۔ یہ نیک اندھا قبول کرے۔

۳۳۸۰ نماز میں جب بھی نماز پڑھتا ہے تو اس میں دعا کرتا ہے کہ دعا ہے ۱۰۰۰ دعا ہے۔ اس کے بعد دعا ہے۔ یہ نیک اندھا قبول کرے۔

۳۳۸۱ ہر دعا سے اپنی دعا کرتے ہوئے کسی دعا نہ ہو کہ دعا ہے ۱۰۰۰ دعا ہے۔ اس کے بعد دعا ہے۔ یہ نیک اندھا قبول کرے۔

۳۳۸۲ میں نے اذان سے کوئی دعا نہ ہو کہ دعا ہے ۱۰۰۰ دعا ہے۔ اس کے بعد دعا ہے۔ یہ نیک اندھا قبول کرے۔

۳۳۸۳ ہر دعا سے اپنی دعا کرتے ہوئے کسی دعا نہ ہو کہ دعا ہے ۱۰۰۰ دعا ہے۔ اس کے بعد دعا ہے۔ یہ نیک اندھا قبول کرے۔

۳۳۸۴ ہر دعا سے اپنی دعا کرتے ہوئے کسی دعا نہ ہو کہ دعا ہے ۱۰۰۰ دعا ہے۔ اس کے بعد دعا ہے۔ یہ نیک اندھا قبول کرے۔

۳۳۸۵ ہر دعا سے اپنی دعا کرتے ہوئے کسی دعا نہ ہو کہ دعا ہے ۱۰۰۰ دعا ہے۔ اس کے بعد دعا ہے۔ یہ نیک اندھا قبول کرے۔

کو وہ شے عطا فرماتے ہیں سوائے جاودہ اور عشر وصول کرنے والے کے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص
 ۳۳۹۵۔ حضرت داؤد علیہ السلام رات کی ایک گھڑی میں اپنے اہل خانہ کو چکا دیتے اور فرماتے: اے آل داؤد! کھڑے ہو اور نماز چڑھو۔ اس
 گھڑی میں دعا قبول کی جاتی ہے۔ سوائے سحر اور عشا کی دعا کے۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر عن عثمان بن ابی العاص
 ۳۳۹۶۔ داؤد علیہ السلام رات کی ایک گھڑی میں اپنے گھر والوں کو چکا دیتے تھے اور فرماتے تھے: اے آل داؤد! کھڑے ہو کر نماز چڑھو
 اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتے ہیں سوائے جاودہ اور عشر وصول کرنے والے کے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص
 فائدہ:..... عشر وصول کرنے والے بعض اوقات عوام پر عزم کرتے ہیں۔ رشوت ستانی کے ساتھ تمیز یا دہ کرتے ہیں۔ ورنہ ناجائز یا چھوٹے ہیں۔ اور اگر
 بدل کے ساتھ عشر وصول کیا جائے تب کوئی حرج نہیں جس کی شریعت نے اہانت دی ہے۔ تحصیل کے لئے کتب فقہ دیکھی جائیں۔
 کام:..... ۱۹۶۲ھ۔

۳۳۹۷۔ ہر رات اللہ عز و جل آسمان و نیار نازل ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں: ہے کوئی دعا کرنے والا جس کی دعا میں قبول کروں۔ ہے کوئی
 مغفرت چاہنے والا میں اس کی مغفرت کروں۔ الکبیر للطبرانی عن عثمان بن ابی العاص
 ۳۳۹۸۔ اللہ عز و جل آسمان سے آسمان و نیار نازل ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں: کیا ہے کوئی سائل؟ کیا ہے کوئی مغفرت کا خواہاں؟ کیا ہے کوئی
 دعا مانگنے والا؟ حتیٰ کہ جب فجر طلوع ہو جاتی ہے تو اللہ عز و جل اوپر بلند ہو جاتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی، ابی یعلیٰ عن ابی الخطاب رضی اللہ عنہ
 ۳۳۹۹۔ جب آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان و نیار اترتے ہیں اور فرماتے ہیں: کون مجھے بکارتا ہے میں اس کی دعا قبول
 کروں گا، کون مجھ سے استغفار کرتا ہے میں اس کی بخشش کروں گا، کون مجھ سے مصیبت کا چھٹکارا چاہتا ہے میں اس کی مصیبت دور کروں گا، کون
 مجھ سے رزق مانگتا ہے میں اس کو رزق عطا کروں گا۔

۳۴۰۰۔ جب تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان و نیار اترتے ہیں اور فرماتے ہیں: کون مجھے بکارتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں گا،
 کون مجھ سے استغفار کرتا ہے میں اس کی بخشش کروں گا، کون مجھ سے مصیبت کا چھٹکارا چاہتا ہے میں اس کی مصیبت دور کروں گا، کون مجھ سے
 رزق مانگتا ہے میں اس کو رزق عطا کروں گا۔ حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ ابن السجاء عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۳۴۰۱۔ جب رات ایک تہائی باقی رہ جاتی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: کون مجھ سے مصیبت کی غفاسی چاہتا ہے میں اس کی مصیبت ختم
 کروں گا، کون رزق کا سوال کرتا ہے میں اس کو رزق فراہم کروں گا، کون مجھ سے سوال کرتا ہے میں اس کو عطا کروں گا۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۳۴۰۲۔ جب آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو جن تبارک و تعالیٰ آسمان و نیار نزول فرماتے ہیں اور اپنا ہاتھ پھیلا کر ارشاد فرماتے ہیں: ہے
 کوئی دعا مانگنے والا میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی توبہ کرنے والا میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی بخشش کا طلبگار میں اس کی بخشش
 کروں، حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے تو یہ وردہ گارے عرش پر مستوی ہو جاتے ہیں۔ ابی یعلیٰ عن عبدالمحمد بن سلمہ عن ابیہ عن جده
 ۳۴۰۳۔ آخری رات اور فرض نمازوں کے بعد۔ ترمذی حسن، نسائی، السنن لسعید بن منصور عن ابی اسحاق رضی اللہ عنہ
 فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون (سے وقت) دعا یا دہ سنی جاتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب عنایت فرمایا۔

آخری رات میں دعا

۳۴۰۴۔ آخر رات کا پیٹ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 فائدہ:..... ایک شخص نے عرض کیا رات کے کس شخص میں دعا یا دہ قبول ہوتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔
 ۳۴۰۵۔ آخر رات کا صبر اور بہت کم اس کو (آباد) کرنے والے ہیں۔

مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، الرواہی، السنن لسعید بن منصور عن ابن ذر رضی اللہ عنہ

پارا کروں، کوئی دعا تقاضا نہیں ہے اس کی دعا قبول کر اس۔ حتیٰ کہ پھر فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ اور یہ خدا کا فرمان ہے
 ﴿وَقُلْ اِنَّ الْفَجْرَ اَنْ تَرَوْا الْفَجْرَ كَالْمَشْرِقِ لَا اَمْرُ لَكُمْ فِيهِ﴾
 ”کیسے اللہ، رات کے فلاح اور صبح کے فلاح میں وقت طرہ و طرز ہوتے ہیں۔“

اسی طرح: اسی میں حنیفہ، نکسیر للظہری، اس مردودہ عن اللہ واداء وصی اللہ

کلام: ... (تضعیف: ۲۱)

۳۲۰۔ سب رات کا قریٰ نعلین یا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس میں دیکھ کر فرماتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں
 ”کہاں ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا قبول کروں گا۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اس کو عطا کروں گا۔ کون ہے جو مجھ سے اپنی
 مغفرت چاہے میں اس کی مغفرت کروں گا۔ (پرویز گار) اعلان فرماتے رہتے ہیں (حتیٰ کہ گناہ کی مغفرت کی درخواست ہو جاتی ہے اور قادیٰ فجر کی
 نماز سے لڑتے آتے ہیں۔ اس مسجد عمر اسی عمر ہو وہ وحی اللہ علیہ

پانچویں فصل..... مختلف اوقات کی دعائیں

اس میں یہ فرق رہے ہیں۔

پہلی فرج..... رنج و غم اور مصیبت کی دعاؤں کے بارے میں

۳۲۱۔ جب تم میں سے کوئی کوئی غم یا غصہ پہنچے تو کہے اللہ اللہ وہی لاشرک بہ شئ اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو
 شریک نہیں کرتا۔ اور وسط قنصر میں یہ علامہ: ص ۵۷

۳۲۲۔ جب تم پر کوئی کرب یا غم یا کوئی مشقت یا مصیبت پڑے تو یہیں کہو: اللہ رب لاشریک لہ۔ اللہ میرا رب ہے اس کا کوئی
 شریک نہیں۔ نکسیر للظہری عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 کلام: ... (تضعیف: ۱۷۷)

۳۲۳۔ جب کسی کو رنج و غم یا رنج و غم پڑے تو رات میں کہے اللہ اللہ وہی لاشرک بہ شئ۔ (اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو
 شریک نہیں کرتا)

کلام: ... (تضعیف: ۱۷۷)

۳۲۴۔ جب کسی کو دشمنانے خوف یا ڈر ہو جائے:

اللہم رب السموات ورب الارض العظیم، کس لی حزاً من شر فلان بن فلان، وشر النعم والاس

وانبیاہم ان یفرط، حمد مہم، وان یطعی، عز وجل، کواللہ حیرک

”اے آسمانوں کے پروردگار اور عرش العظیم کے پروردگار تو کھڑوں بن فلان کے شر سے امن۔ اور جن انسان اور ان کے
 پیروکاروں کے شر سے کہ ان میں سے کوئی تجھ پر سرکشی نہ کرے۔ تیری نافرمانی نہ کرے، تیری شان، عظیم ہے۔ تیرے سوا کوئی
 معبود نہیں۔“

کلام: ... (تضعیف: ۱۷۷) (تضعیف: ۱۷۷)

۳۲۵۔ جب تجھے کسی بادشاہ یا کسی کبھی خوف ہو تو یہ پڑھ:

لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

تو کھٹ علیہ الحي الذي لا يموت والحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك في الملك
ولم يكن له ولي من الدين وكبره وتكبره
کلام: ... تعین الباب ۵۱۸۔

رنج و غم اور مصیبت کے وقت کی دعائیں ... از الامال

۳۳۳۶ جب تجھ کو شیدان یا کوئی باندہ اور غم میں مبتلا کرے تو اس پر یہاں تک

یعامس بکفی عن کل احد، یا احد من لا احد له، یا سدد له، یا سدد له انقطع الکرماء الاسک۔ کفنی معاذ
فیه، و اعنی علی ما انا علیه، مع ذلک لول سی، بھاء و جھک الکرم۔ و بحق محمد علیک اعین۔

”اے خداوندات! جو ہر ایک سے کافی ہے، سنا کیلے! جس کو کسی کو سہاؤ نہیں ہے۔ سب کے لئے قسرا پٹا والے! جس کو کسی کا کوئی
سہرا نہیں ہے۔ جو صرف ہے! اس میں کوئی غم نہیں ہوتا ہے۔ جو نہ کچھ اس مشکل سے آزاد ہے نہ جس میں کس جلاہوں۔ مجھے
اس کا ہر وقت ہے جس پر میں قائم ہوں اس مصیبت سے بچاتے ہوئے جو مجھ پر نازل ہوگی ہے۔ اپنی سرکشاؤں کے طفل ہوا اس
حق کے طفل جو تجھ پر رحم (رحمۃ) کرتا ہے۔ آمین۔“ العلیٰ عن عمر رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ

۳۳۳۷ جب تو کسی سے خوف زدہ ہو تو اس کہ:

اللهم رب السموات السبع و ما فیہن، و رب العرش العظيم، ارب جبریل و میکائیل و اسرافیل کر لی
حاراً صبی و فلان و الشیاعہ، ان یغمر طواغی علی، او ان یطغوا علی انداء، عمر حارک و صلی نداءک و لا تله
الانف، و لا حول و لا قوۃ الا بک

”اے ساتوں! تیرا اور تیرے کھون میں ہے سب کے رب اور عرضِ عظیم کے رب! جبریل علیہ السلام بریکر و اسرافیل کے
رب! تو مجھے فلاں شخص ہوا اس کے سر و کار میں سے اپنی پلام میں سے لے۔ کہ کبھی مجھے یہ قدرتی کریں یا سرٹی کریں۔ سب شک کریں
پتہ نہ ہو تو بے چہری کا عظیم ہے اور تیرے سوا کوئی! ہو نہیں سکتا اور بزرگی کی قوت اور دلی سے انتخاب تیرے سوا نہیں۔“

• العزیز علیٰ مکارم الاعیان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۳۳۸ میں یہ کہہ جاؤں جس کو کوئی غمزدہ دیکھیں کہ لے تو اللہ عز و جل اس کا غمزا کر فرمادیتے ہیں، وہ کہ میرے بھائی یا اس نے
کہا تھا۔

فادی فی الطغعات ان لا تله الا انت سبحانک انی کنت من الضالین۔ (اسلام ۶۷)

مجھ اس نے تیرے گیس میں (مجموعہ) کہا کہ یہ شک تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے میں اس غمزدہ کرنے والوں میں سے تھا۔

اس النبی فی عمیل بودیلہ عن سعد رضی اللہ عنہ

۳۳۳۹ میں تجھے چند کلمات سکھاتا ہوں انہیں تو مصیبت کے وقت پڑھ کر:

لله الله ربی لا اشرك به شیئاً

لله العزیز ارحم۔ جس میں کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ سدا احمد، بودود عن اسماء بنت عبس

۳۳۴۰ اے مال ہوا مطلب! جب تو پہولی کر ب و مصیبت و سخت و تنگی پہنچو تو اس لیا کر:

لله الله ربنا لا شریک له۔ (تکبیر) العزیز ارحم عن اس عباس رضی اللہ عنہ

۳۳۴۱ جس نے ہر روز پنج مرتبہ یہ کلمات کہے اللہ پاک اس سے ہر برائی اور کڑہیتیں تیرے

بسم اللہ الرحمن الرحیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
یقیناً اللہ نے اس کلمات کے فضائل میں بیسیوں کو بھی چاہے گا اور دے گا۔ اللہ تعالیٰ عن علی رضی اللہ عنہ وہ عبدہ ورسولہ
۳۳۳۲

سبحان اللہ الملک القدوس۔ رب الملائکۃ والروح خلقت السموات والارض بالہرقہ والنجیروت۔
پاک ہے اللہ کی ذات جو، ملک ہے اور ہر شے کے مالک ہے۔ اور ہر شے میں کا رب ہے۔ (اے پندارگار!) بے شک تو نے
آسمانوں اور زمین کو اپنی قدرت اور قدرت کے تحت مخلقت بخشی ہے۔ الکبر للظہامی عن شہ ورضی اللہ عنہ
فائدہ۔۔۔ ایک شخص نے اپنی شہادت (ازدہائی) کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے جواب عطا فرمایا۔
۳۳۳۳ کیا میں تجھے ایسے گناہ نہ دکھاؤں جو تھو سے بڑھ گئے ہیں اور باری کو دفع کر دیں گے تو یہ کہ

لو کلت علی الحی الہی لا یعموت والحمد للہ الہدی لم یعدہ ولذا ولم یکن لہ شریک فی الملک
ولم یکن لہ ولی فی الملک وکبر وکبر

"میں نے اس ذات پر کھوسا جو کہ جس کے لیے میں نے کھوسا ہے، تو یہ نہیں ہندوی کے لیے ہیں جس نے اپنے لیے کوئی بنانا ہے۔ اور
اس کی بات بہت میں کوئی شریک ہے اور وہ وہاں تو اس سے کہ کسی دوسرا کا کھانا دیکھ کر اس کی بڑائی کرے۔"

اس السی فی عمل یوم وثلثہ عن امی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۳۳۴ حسنی اللہ ونعمہ الوکیل پر خوفزدہ کے لئے ہے۔ اور ہم میں شہادت اس

کلام:۔۔۔ تخفض اللہ ۱۲۲۰ ضعیف فی مع ۲۷۱۳

دوسری فرغ..... نماز کے بعد کی دعائیں

۳۳۳۵ کیا میں نہیں بتاؤں کہ اگر تم اپنی کوئی کمزوری یا کوتاہی کو دیکھو یا پھر تم سے بچنے والے کو نہ پاؤں۔ اور تم اپنے راز
اور میں سب سے بچتا ہوں۔ اور تم اپنے اس شخص کے جو کہ تم سے بڑا ہے اور تمہارے کوئی شے نہیں (۳۳۳) اور یہ سب
اللہ۔ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہہ کر۔ علی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۳۳۶ وہاں تک کہ میں میں ہر کسی کی امانتے پانڈی کی تو، اور جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اور وہاں تو اسے آسمان میں اور ان
کا عمل بھی نہیں ہے۔ پس تمہارے بعد میں اس مرتبہ سبحان اللہ۔ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہہ جائے۔ جس زبان پر یہ یاد رکھو کہ اللہ
تعالیٰ میں اس سے بڑا ہوا ہوا ہے۔ یہ سب ذاتوں کو کہہ رہا ہے تو اللہ اکبر نہیں مرید الحمد للہ تعالیٰ میں مرید۔ سبحان اللہ
تعالیٰ میں کہہ رہا ہے وہاں پر کلمات وہ۔ لیکن یہاں میں ایک بڑا ہے۔ لیکن کون شخص ان رات میں دعا کی بڑی رہا ہے کہ

سبحہ ارحمہ الادب المقرب، ابن ماجہ، مرعی، ابو داؤد، نسائی بھی اس عرصہ رضی اللہ عنہ

۳۳۳۷ سو بار اللہ اکبر کہہ کر، اور الحمد للہ، اور سو بار سبحان اللہ، یہ میرے لئے اس۔ نہ زیادہ آپ کی چیز کہ تو سو بار لے لے اور
۲۰ بار لے لے کہ اللہ اکبر کہہ کر، اور میں نے بچ کر کہ تو سو بار اللہ اکبر کہہ کر، اور میں نے بچ کر کہ تو سو بار
لے لے کر کہ تو سو بار

۳۳۳۸ میں سو بار سبحان اللہ کہہ کر، اور الحمد للہ کہہ کر اور اللہ اکبر کہہ کر پھر جو چاہتے ہو، اللہ کے شک و فرما ہے بھی
لے لے کر کہ تو سو بار الحمد للہ کہہ کر، اور الحمد للہ کہہ کر، اور الحمد للہ کہہ کر، اور الحمد للہ کہہ کر

کلام:۔۔۔ ضعیف فی مع ۲۷۱۳

سویا ربحان اللہ کہنے کی فضیلت

۳۳۴۹ سو بار سبحان اللہ کہہ کر یہ تیرے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے سولہ سو آدم زاد کر کے کہہ کر اپنا ثواب رکھتا ہے۔ سو بار الحمد للہ کہہ کر یہ تیرے لئے سچھوڑے زمین اور آسمان کے لئے جہاد کے لئے اللہ کی راہ میں دینے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔ اور سو بار اللہ اکبر کہہ کر یہ تیرے لئے ایسا ہے جیسے تو نے سوا سو تھوڑا دے دے ہوئے اللہ کی راہ میں قربان کر کے۔ اور سو بار لا الہ الا اللہ کہہ کر یہ تیرے لئے آسمان کے درمیان کے خلائک کو ثواب سے بھر دے گا اور اس دن اس سے بڑھ کر کوئی عمل آسمان پر نہیں جاسکتا، لا الہ الا اللہ کہہ کر کوئی بھی تیرے جیسا یہ عمل کرے۔

مسند احمد، الكبير للطبرانی، مستدرک الحاكم عن ام بانی

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۳۳۳۔

۳۳۵۰۔ اللہ اکبر، سبحان اللہ والنحمد للہ، ولا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد سو بار یہ کلمات پڑھے تو اگر اس کے گناہ نہ مرنے کی جہاگ کے برابر بھی ہوں تب بھی اللہ اس کا گناہ معاف فرما دے گا۔

مسند احمد عن ابی ذر رضي الله عنه

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۲۶۳۔

ہر نماز کے بعد کی تسبیحات

۳۴۵۔ ہر نماز کے بعد میں بڑھے جانے والے لکھتے جن کا بڑھنے والا بھی نام افوض ہوتا ہو یہ ہیں: تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار

الحمد لله اور چونتیس بار اللہ اکبر (ہر فرض نماز کے بعد)۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن کعب بن عجرہ وحسن اللہ علیہ

۳۳۲ کیا میں ایسی شے نہ بتاؤں جس کو کرنے سے تم اپنے سے آگے والوں کو پالو اور اپنے بعد والوں سے آگے نکل جاؤ۔ ہر فرض نماز کے بعد

الحمد لله، سبحان الله اور اللہ اکبر۔ بیس بیس بار اور (اللہ اکبر) بیس بیس بار پڑھ کر پانچ سو بار دعا پڑھ کر فراموشی سے محفوظ رہو۔

تہرے صبا مل کرے۔ سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ جو فرض نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار پڑھو۔

مسند احمد، مسلم عن ابی هريرة رضي الله عنه

۳۳۵۳ تم سے بدرجہہ قیم لوگ آگے نکل گئے ہیں لیکن میں تمہیں ایسا عمل بتاؤں گا جو اس سب سے بہتر ہوگا پس تم ہر فرض نماز کے بعد

تینتیس بار اللہ اکبر کہو تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ کہو اور (ایک بار) لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له! لہ

الملک وله الحمد وهو على كل شيء قدير ابو داود عن ام الحكم بنت الوثير رضى الله عنه

[illegible]

تاجدار کربلا لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد، و هو علی کل شیء قدید۔ جو عمل کرے اس کے سارے گناہ

معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی چھاگ کے برابر ہوں۔ ابو داؤد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۳۶۔ اے معاذ اللہ! قسم! میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔ اے معاذ! میں تجھے یہ وصیت کرتا ہوں کہ کسی فرض نماز کے بعد یہ

2004

لھم اعننی یعنی ذکر کرک و شکر کرک رحمتی عبدالک

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن حبان، مسند کرک بن سعد، رضی اللہ عنہ عن علی

۳۴۵۷۔ جس شخص نے ملکی ضرورتوں کو تو اس پر جس کرے تو اپنے سے آگے اللہ کو پالے اور اپنے پیچھے دلوں کو پیچھے چھوڑے سوائے اس شخص کے جو تیرے جیسا عمل کرے۔ اس پر اللہ کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ پڑھے تینتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار الحمد للہ پڑھے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، ابن خزيمة، المسند، ابن ابی ذر، رضی اللہ عنہ

۳۴۵۸

۳۴۵۸۔ جب تم نماز پڑھ کر فارغ ہو جاؤ تو سبحان اللہ تینتیس مرتبہ کہو یا الحمد للہ تینتیس مرتبہ اللہ اکبر تینتیس مرتبہ اور لا الہ الا اللہ دس مرتبہ اس کے ساتھ قرآن کو گلوں کو پالو کے جوتم سے (تیکوئیں میں) آگے نکل گئے ہیں۔ اور جو تیرا سے بعد آئے والے ہیں ان سے بھی تم آگے نکل جاؤ گے۔ ترمذی، نسائی، ابن عساکر، رضی اللہ عنہ

فائدہ: بعض قریب مساب نے ہمارے اول کے متعلق عرض کیا کہ وہ حدیث و اثبات کے ذریعے ہم سے آگے نکل گئے ہیں تو آپؐ نے فرمایا: جواب ارشاد فرمایا۔

کلام: ضعیف، مع ۵۷۹، ضعیف، النبی ص ۱۷۹، المستم ۱۷۹

۳۴۶۰۔ جس شخص نے ہر روز نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہا، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہا جو نماز کی شہادت ہوگی پھر ایک مرتبہ یہ کلمات کہ کر سو کی تعداد پوری کر لی

لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ، لا الهک و لا الحمد وهو علی کل شیء قدير۔

تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے خواہ وہ مسند رکی جھاگ کی طرح توڑا ہوا ہو۔

مسند احمد، مسلم، ابن عساکر، ابن خزيمة، ابن عساکر، ابن عساکر، ابن عساکر

۳۴۶۱۔ اس نماز کو تو بہت جلدی کر لی، نماز پڑھ کر اسی کی شان کے مطابق اس کی جو کیا کر دیکھو پھر پڑھو پڑھ کر اور پڑھ کر دیکھو۔

ترمذی، مسند، ابن عساکر، ابن عساکر

۳۴۶۲۔ لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ، لا الهک و لا الحمد یعنی وصیت وهو علی کل شیء قدير۔ جس شخص نے یہ کلمات مغرب کی نماز کے بعد دس مرتبہ کہے تو قند، کہ اس کے لئے سب کفر غیبتیں کئے جو اس کی (جن) استغاثیں سے تنگ نہ رہے کریں گے۔ (جنت) اور جب کرنے والی ہیں نیکیاں لکھیں گے جس جگہ کہ اپنے والی زبانیں اس سے سناؤں گے اور ان مسلمان نمازیوں کو آزاد کرے گا تو آپؐ سے رحمت ہوگی۔ ترمذی، ابن عساکر، ابن عساکر، ابن عساکر

کلام: ضعیف، مع ۳۱۹، ۵۷۹

۳۴۶۳۔ جس شخص نے فجر کی نماز کے بعد تینتیس مرتبہ کی حالت میں اور کسی سے بات کرنے سے قبل یہ کلمات دس مرتبہ کہے

لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ، لا الهک و لا الحمد، یعنی وصیت وهو علی کل شیء قدير۔ تو اس کے لئے دس

نہیں لکھیں جائیں گی، دس ہر نیکیاں سنائی جائیں گی، اس درجے بلند کر دیئے جائیں گے اور وہ اس پر کمر بستہ رہے، پست و پست سے مخالفت میں رہے، اور شیطان سے اس کی مخالفت کی جائے گی اور کوئی گناہ اس کو نہیں، سب گناہ اس کے شرک و ہند کے۔

ترمذی، ابن ماجہ، ابن عساکر، ابن عساکر، ابن عساکر، ابن عساکر

کلام: ضعیف، ترمذی ۶۸۸۔

چاشت کی نماز کی فضیلت

۳۳۶۳ فرض نماز پڑھ کر اٹھنے سے پہلے جو شخص نماز کی قبلہ میں رہے اور کسی سے بات چیت کے بغیر اور بیچ میں مشغول رہے چشت کی چاشت کی دو رات پڑھے تو اس کی تمام غلطیاں معاف کر دی جائیں گی خواہ وہ مسند کی صحابہ کی مانند ہوں۔ (تذکرہ ص ۱۳۷) اور حدیث میں بھی یہی واقعہ کلام: ضعیف البیاض ص ۹۵۔ ۵۷

۳۳۶۴ جب ترقبش نماز پڑھ تو ہم فرض نماز کے بعد اس مرتبہ یہ کلمات ہو

لا اله الا الله وحده لا شریک له لا اله الا الله۔ و لله الحمد۔ و هو علی کل شیء قدير۔

پس پڑھنے والے کے لئے ایک خادم آزاد کرنے کے برابر اجر دیا جائے گا۔ (البرہانی ص ۱۱۷) مع غیر انکرا

کلام: ضعیف البیاض ص ۵۷۔ ۵۸

۳۳۶۵ جب آوی، یعنی نمازات ظہر اور عصر پڑھے تو کہے "و حسنت ما لله و بنا و لا سلام و لله و بالقرآن اعلمنا" انہی میں راضی ہیں اس پر کہ اللہ ہمارا رب ہے، اسلام ہمارا دین اور قرآن ہمارا امام۔ پس اللہ پر بھی لازم ہو گا کہ وہ اس کے مکمل کاروائی کرے۔

الادبہ للسمعی عن الربیع

کلام: ضعیف البیاض ص ۶۰۶ تصحیف ص ۹۷۔

۳۳۶۷ جب تو صبح کی نماز پڑھ لے تو کسی سے بات کرنے سے قیامت مرتبہ یہ پڑھ: اللھم اجعل من الیوم الیوم فی حرمی اماناً۔ انہی مجھے حرم کی امان سے پڑا دے۔ پس اگر تو اسی دن مر گیا تو اللہ تعالیٰ تیرے لئے جہنم سے پناہ نکھڑائے گا۔ جو بھی جب مغرب کی نماز پڑھ لے تو کسی سے بات چیت کرنے سے قبل اللھم اجعل من الیوم الیوم حرمی حرمی۔ پس اگر تو اسی رات مر گیا تو اللہ تعالیٰ تیرے لئے جہنم سے پناہ نکھڑائے گا۔

مسند احمد ابو داؤد ترمذی عن الحارث التیمی

کلام: ضعیف البیاض ص ۵۷ تصحیف ص ۱۶۳۔

نماز کے بعد کی دعائیں..... ازالہ الکمال

۳۳۶۸ موسیٰ بن مرثد علیہ السلام کی جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور پوچھا کہ کیا دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے پڑھے اس لئے لیا اجر ہے آخر حضرت جبرئیل علیہ السلام جبرئیل تعالیٰ کی طرف سے دی گئی تھی۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام (اچھا) یہ پڑھنے کی اخلاقیات میں رکھ سکے۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ہر روز گھر سے دعا کی کہ مجھے میں (کے پڑھنے) سے عاجز نہ کر دو نہ فریاد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر روز کہل ہو سکے اور فرمایا: آپ کا پروردگار آپ کو فرماتا ہے جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات کہے تو اوقات میں چھٹیں گئے ہیں ان میں برکتیں ہیں اس لئے کہ اس طرف سے سات کروڑ نیکیاں آسمان پر جا میں گی اور فرشتے ان نیکیوں کو لکھتے ہیں اور چونکہ جاننے کے دن تک لکھتے رہیں گے وہ کلمات یہ ہیں:

اللھم اتق اللھم البک بین یدی کل نفس ولحظہ و طرفہ بطرف بہا اعلی السمووات و اهل

لا دھر فی کل شیء ہو فی علمک مکان او قل کان اللھم البک بین یدی ذلک مکملہ

اس کے بعد پوری آیت الکرسی پڑھے۔

اے اللہ میری طرف سے گواہی اور برکتیں میں آج انسان و زمین جو طے علی نماز رہے ہیں اور ارض میں اور مستحقین میں جسے تیرا حق ہے وہ

گواہ ہیں اس قدر آپ کے پروردگار میں آپ الکرسی پڑھتے ہوں۔ اللھم البک عن عیسیٰ و علی و محمد

تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کے ہاتھوں کو ہمارا نہ دے۔

ترجمہ گھمات: اے اللہ! اے میرے معبود! اے دیہیم، اسحاق اور یعقوب کے معبود! اے نبی اکمل اور سرافیل کے رب! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری دعا قبول کر لیں، مجھ کو ہوں اور میری میر سے دین میں مدد فرما بے شک میں آزمائش میں مبتلا ہوں۔ تجھے اپنی رحمت و عافیت میں گناہگار ہوں۔ تجھ سے نفرت و نفرت کی نفرت اور فراموشی میں شکستیں ہوں۔

ابن السنی، ابو طشیع الدلمی، ابن ہشاک، ابن الجار، ابن اسحق، رضی اللہ عنہ
کلام: براہِ شریف ہے دیکھئے: ذکر و موضوعات ۵۸۱-۵۸۲ ص ۳۲۶ ذیل المکان ۱۸۶۲ الفصیۃ ۲۱۔
۳۳۷۷ برزخ کے بعد مسمو ذات (سورۃ طلق اور سورۃ التاسی) پر مبنی۔

الکبیر للنظرانی، ۱۸۶۰ ذیل المکان ۱۸۶۲ الفصیۃ ۲۱۔
۳۳۷۸ جب تم نماز پڑھو تو اللہ میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگو، پوچھا گیا: وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا: جنت کا اعلیٰ ترین درجہ، اس کو ایک شخص کے ہو کوئی حاصل نہیں کر سکتا ہے اور مجھے اللہ سے امید ہے کہ وہ شخص میں ہوں گا۔

مفتی عبدالرزاق، مسند، احمد بن حنبل، رضی اللہ عنہ
۳۳۷۹ جس نے ہر فرض نماز کے بعد ان گھمات کے ساتھ دعا کی قیامت کے دن اس کے لئے ہر شفاعت واجب ہوگی:

اللہم اعط محمدًا الوسیلة واجعل فی المصطفیٰ محبتہ ولی العالمین درجۃ ولی المقربین ذکر دارہ
"اے اللہ! اللہ (ﷺ) کو (مقام) وسیلہ عطا فرما اور اپنے برگزیدہ لوگوں میں ان کی محبت کو جاگزین فرما اور مقربین میں ان کا ذکر (عام) کر دے۔" الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

قاہرہ: جانا ہمارا دعا دار کا لفظ نام ہے اس لئے ترجمہ میں دار یعنی گھر کا معنی ذکر نہیں کیا گیا۔

۳۳۸۰ جب شخص نے ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا کی اس نے اپنے لئے تجھ پر شفاعت واجب کر لی اور اس کے لئے جنت واجب ہوگی:
اللہم اعط محمدًا الدرجۃ والوسیلة، اللہم اجعل فی المصطفیٰ محبتہ ولی العالمین درجۃ ولی

المقربین ذکرہ۔ ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۳۸۱ جس کو یہ بات خوشوار ہو کہ قیامت کے دن بڑے میزان میں اس کا عمل قبول جائے تو جس دن ہر نماز سے اسے اس وقت یہ پڑھا کرے،
سبحان ربک رب العزۃ عما یصلون وسلم علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین پاک ہے تیرے رب کی ذات جو عزت کا مالک ہے۔ ہر اس لمحہ سے جو وہ بیان کرتے ہیں اور رسول پر سلام اور تمام قریشی اللہ ہی کے لئے جو تمام جباروں کا پروردگار ہے۔

الدلمی عن علی رضی اللہ عنہ
۳۳۸۲ جس شخص نے ہر نماز کے بعد یہ کیا: سبحان ربک رب العزۃ عما یصلون وسلم علی المرسلین والحمد للہ رب

العالمین۔ تو یہ قسم اس نے بڑے ترازو میں اپنا عمل کو دیا۔ الکبیر للنظرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ ص ۱۸۶

۳۳۸۳ جس نے نماز سے اٹھتے وقت تین مرتبہ یہ گھمات کہے تو وہ مغفرت کی حاجت میں ملے گا۔

سبحان اللہ العظیم وبحمدہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

ابن السنی، عمل یوم وسیلة الحسن بن علی بن شیبہ المعمری، ابو الشیخ، ابن الجار، ابن اسحق، رضی اللہ عنہ
۳۳۸۴ جب بندہ نماز پڑھتا ہے اور اللہ سے جنت کا سوال نہیں کرتا تو جنت کبھی سے انہوں میں پر کیا اس کے لئے اچھا ہے اگر اللہ سے جنت کا سوال کر لیتا۔ ہوگی جب بندہ نماز پڑھ کر جنم سے اللہ کی پناہ میں آتا تو جہنم میں ہے ہائے انہوں! کیا اس کے لئے اچھا ہے ہر نماز پر جنم سے اللہ کی پناہ مانگ لیتا۔ الدلمی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

تیسری فرغ... عین و شام کی دعاؤں کے بارے میں

۳۸۵ جب تم میں سے ہوں غفلت میں پڑ جائے تو یہ گناہ ہے

اللهم بك أصبحنا وبك أمسينا وبك نحيا وبك نموت واليك المصير .

”اب تلخی بی قدرت کے ساتھ ہمچھب کرتے ہیں اور شرم کرتے ہیں اور تیر کی ٹھنڈ کے ساتھ زخمی ہونے ہیں اور مرتے ہیں۔“

اور سبھی طرف سے انھیں گھیرے۔"

۱۱۔ اے نبی! جو قومیں تجھ سے

المهبط بك امسبنا وبك احببنا وبك نعد وبك موف وبك اليك الشور.

ترجمہ: علی بن ابی طالبؑ

حدیث نسکین ہے۔

۲۴۸۹ جس نے صبح کے وقت کھاتا ہے۔

اللهم ما أصبح بي من نعمة أو بأحد من خلقك فمنك وحدك لا شريك لك ولک الحمد وکرمک

امسکو علم ۛ لک۔

اب اللہ! جو بھی نعمت مجھے حاصل ہے، حیرتی کسی بھی مخلوق کو حاصل ہے، وہ سب تیری طرف سے ہے تو کہلاتے ہیں اُنی شریک نہیں ہیں۔

تم مقرر پھر تیرے لئے ہیں۔ ۴۔ نہ پتیر (کھلا کو) شکر ہے، میں نے سارے دن کا شکر ادا دیا اور جس نے یہ کلمات شام کو کہے ہوں اس

دست کا شکر اور تریا۔ ایلود فود، جس جان اس المی، تعجب لایمان ایہیں اس عبد اللہ میں ملے۔

۳۰۸۷ جس نے صحیح سے وقت رکھتا ہے

يُحَدِّثُ اللَّهُ حِينَ يَشَاءُ وَيَسْمَعُونَ لَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَحِينَ تَضَعُونَ

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي بَنَاتِ هَارُونَ وَبَنَاتِ لَيْسَىٰ وَأَخَوَاتَهُمَا بِكُرْبَىٰ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَرَبِّعُونَ

سید احمد علی

تو جس وقت کہ وہ صاحبِ برود جس وقت صبحِ روزِ خدا کی تسبیح کو۔ اور آسمانوں اور زمین میں اس کی تعریف ہے۔ اور تیسرے پہر بھی اور چہرے

۱۰ پیر (حب کی)۔ دوشنبہ سے پیر کے دن کاٹا ہے اور (دوشنبہ) کو اس کے کوزہ سے کاٹا ہے اور وہی زمین کو اس کے مرنے سے جدا کر دے

کرتا ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔ (یہی جہنم) نے صبح کی وقت کو، آپ سے چار سو تیس برس کے اس الٹی تاریخیت شدہ و پیچیدہ اور پامال اور

جس نے کہا یہ مشرک و کافر ہیں اس نے اس کی اذیت شدہ دہیزوں کو پامال کیا اور وہ بھی اس عیسائی عیسائی افہام

کلام: ضعیف! جامع ۵۷۳۲۔ ذخیرۃ الخفا ۵۸۵۹۔ ضعیف! ابن رازہ ۱۹۸۲۔

۳۸۸ جس نے حج کے وقت پکھلاتے ہے۔

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير -

اس نے کئے اور وہ مہمل علیہ السلام جس سے ایک کاہن جو ان کے لئے کھانا لے کر آیا ہے اور اس کے لئے کھانا لے کر آیا ہے۔

منہ کی جالی ہیں اور میں اور بات کی کہ انہ کو دیکھنے پاتے ہیں ورنہ وہ شام تک شیطان سے لڑنے کی مخالفت میں رہتا ہے۔ اور جب شام کے اوقات

یہ کلمات ہیں تو قرب الہی کی خواہش متاثر ہے (اللہ اور شیطان اس سے اعتدال کھاتمت میں رہتا ہے) حتیٰ کہ یہاں کرے۔

قد اُعيد: ١٠ ايار ٢٠٠٢، ابي ماجة عن امي عباس الرزدي

اصحاح واصح العلیک للہ رب العالمین ، اللهم اسئلك حبر هذا اليوم فتحه ونصره وصوره وبرکته
وهذا واسم دنگ من شرفا فیه وشرفا فیه وشرفا فیه .

سبح رسولی عظمت اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خبر کا شکر کرتا ہوں کہ وہ نور کا اس کی
برائوں اور ہدایت کا سورہ کی ہے۔ اور میں تیری پناہ کا شکر کرتا ہوں اس کی لئے کرتا ہوں۔ اس سے پہلے کے شکر سے اس کی لئے کرتا ہوں
شکرت۔ اور ہذا محمد علی مالک الامری رحمہ اللہ علیہ

۳۳۹۵۔ حبیب الرحمن کریم کی کتاب میں مرتبہ پڑھو۔

نہیمہ اللہ ربی لا شریک لک اصحاح واصح العلیک للہ لا شریک لک
یونہی حبیب الرحمن کریم کی کتاب میں مرتبہ پڑھو۔ یہ کتاب اس کی اوقات سے گزرتی ہے اس کے لئے کفار ہیں جائز ہے۔

اس انصاف علی علیہ السلام ولولہ عن سبہ۔ رحمہ اللہ علیہ

کلام : ضعیف اور مع ۳۳۹۰

۳۳۹۱۔ حبیب الرحمن کریم کی کتاب میں مرتبہ پڑھو۔

سبحان للہ وبحمدہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مدد اللہ کان وما لبثنا لہ بکسر العلم ۱۰ اللہ علی کل
شیء قادر ۱۱ واللہ قد اعطانا بکسر شیء علیہ

یونہی حبیب الرحمن کریم کی کتاب میں مرتبہ پڑھو۔ اس کی مدد کے بغیر کسی بدی سے نہ طاقت نہیں اور اس کی مدد کے بغیر کسی نجات
نہیں۔ اور اللہ چاہتا ہے اور ہذا محمد علی مالک الامری رحمہ اللہ علیہ

اس کے لئے اوقات یہ کتاب پڑھو۔ اللہ کی عظمت میں دست کا۔ اس کے لئے شکر کی یہ کتاب پڑھو۔ اس کے لئے شکر کی یہ کتاب پڑھو۔

۳۳۹۲۔ نوادہ محمد علی عثمانی صاحب السیف

کلام : ضعیف اور مع ۳۳۹۰ اور مع ۳۳۹۱

۳۳۹۳۔ اس کے لئے یونہی کی کتاب میں مرتبہ پڑھو۔ اس کے لئے یونہی کی کتاب میں مرتبہ پڑھو۔

بسم اللہ الذی لا یضرع احدہ شیء فی الارض ولا فی السماء وهو السميع العليم۔

نور علی اس ماجہ، مستطربک الحاکم علی عثمانی رحمہ اللہ علیہ

۳۳۹۴۔ تجھے کیا مانگ ہے کہ میں تجھے رحمت کروں یا اس کی کتاب میں مرتبہ پڑھو۔

یونہی حبیب الرحمن کریم کی کتاب میں مرتبہ پڑھو۔ اس کی مدد کے بغیر کسی بدی سے نہ طاقت نہیں اور اس کی مدد کے بغیر کسی نجات

نہیں۔ اور اللہ چاہتا ہے اور ہذا محمد علی مالک الامری رحمہ اللہ علیہ

۳۳۹۵۔ اس کے لئے یونہی کی کتاب میں مرتبہ پڑھو۔ اس کے لئے یونہی کی کتاب میں مرتبہ پڑھو۔

۳۳۹۶۔ اس کے لئے یونہی کی کتاب میں مرتبہ پڑھو۔ اس کے لئے یونہی کی کتاب میں مرتبہ پڑھو۔

رحمت اللہ ربنا ویا ربنا لا اله الا انت سبحانک انک انت

نور علی اس ماجہ، مستطربک الحاکم علی عثمانی رحمہ اللہ علیہ

کلام : ضعیف اور مع ۳۳۹۰ اور مع ۳۳۹۱

چوتھی فصل..... مصیبت زدوں کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا میں

۳۵۰۹ جب کوئی شخص کسی مصیبت زد کو دیکھے تو یہ پڑھے

الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن عبادك تفضلاً
”اے اللہ تو مجھے اس اللہ کے لئے پس جس نے مجھے اس مصیبت سے نجات بخش رکھا جس کے ساتھ تھے بتائے مصیبت نیا اور
اپنے بہت سے بندوں پر تفضیلت بخشی۔“

یا اے اللہ نعمت کو شکر ادا ہو جائے گا کہ شعب الایمان لیسٹھی عن امیر مومنین رضی اللہ عنہ

۳۵۱۰ جب کوئی شخص اپنے کسی (مسلمان) بھائی پر کوئی مصیبت پڑی دیکھے تو مغربی حمد کرے جس میں اس کو کان میں نہ پڑے وہ۔

اسی الدعاء عن امیر مومنین رضی اللہ عنہ

کلام: شیخ ابی یوسف ۴۹۷۔

۳۵۱۱ جس نے کسی مصیبت زد کو دیکھا تو یہ یا اے اللہ الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن عبادك تفضلاً
تو اس پر مصیبت برتنے پہنچائی۔ ترمذی عن امیر مومنین رضی اللہ عنہ

۳۵۱۲ جو کسی مصیبت زد کو دیکھے اور یہ دعا پڑھے الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن عبادك تفضلاً
تو اس کو زندہ رہنے تک اس مصیبت سے محفوظ رکھا جائے گا تو اس کی مصیبت ہو۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن المني شعب الایمان لیسٹھی عن امیر مومنین رضی اللہ عنہ

کلام: شیخ ابی یوسف ۵۵۸۹۔

فائدہ: یہ دعا بہت آسان ہے جس کو بتائے مصیبت زد کو پڑھنے سے پہلے۔ کیونکہ اس سے اس کی دل شقی ہوئی ہوکتا ہے۔ جیسا
کہ روایت نمبر ۳۵۱۰ میں بھی اس کی ضمانت آئی ہے اور دعا دینا اس کی مصیبت ہو کوئی بھائی وغیرہ یا دیکھا مصیبت ہو خداوند پر ہو گئی ہو اس
دعا کو پڑھے۔

۳۵۱۳ جب کوئی کسی کو مصیبت میں گرفتار دیکھے (دال میں یا آہستہ آہستہ) اے اللہ کے ساتھ ہوں کہے۔

الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن عبادك تفضلاً

شعب الایمان عن امیر مومنین رضی اللہ عنہ

۳۵۱۴ جو کسی کو تکلیف زدہ دیکھے تو یہ پڑھے

الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن عبادك تفضلاً

پھر یہ دعا پڑھے کہ اے اللہ اسے دال تکلیف سے نجات دے جس کی مصیبت کے خواہ وہ کسی بھی تکلیف کیوں نہ ہو۔

ابن شاہین عن حماد بن ابی اسحاق بن حماد بن ابی اسحاق عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق عن جده حماد بن ابی اسحاق

۳۵۱۵ جو کسی کو بتائے مصیبت کسی کو دیکھے تو یہ پڑھے

الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن عبادك تفضلاً

تو یہ دعا اس نعمت کے لئے شکر ادا کی۔ الشریزی فی الاقفاص عن امیر مومنین رضی اللہ عنہ

کلام: ذخیرۃ الایمان ۶۵/۵۳۰

از الکمال

صبح کی نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھے رہنے کی فضیلت اور او ووطا نف

۳۵۱۶۔ جس نے فجر کی نماز بجا کر پڑھ لی اور اپنی جگہ بیٹھا رہا اور سورۃ النعام کی اول تین آیات پڑھیں تو اللہ پاک ستر فرشتے اس کے ستر فرمائے گا جو اس کے لئے اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے اور اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے تا قیامت۔

للدیلمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۵۱۷۔ جس نے صبح کی نماز کے بعد یہ پڑھا:

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له والیہ و احدا صعدا لم یصلہ صاحبہ ولا ولدا ولم یکن له کھوار احد

اللہ ایک اس کے لئے چالیس ہزار نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ ابن السنی عن نعم الداری

۳۵۱۸۔ جو شخص صبح کی نماز کے بعد یہ پڑھتا رہے قل هو اللہ تعالیٰ پڑھتے رہے تو کسی کے لئے جنت میں ایک قدم تیار کیا جائے گا۔

للعزاضی فی مکارم الاخلاق عن ابی عبدالمرحوم السلی

۳۵۱۹۔ جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر اچھے وقت (و اپنی آیت وقت) سات مرتبہ یہ پڑھ لے:

لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا حیلہ ولا حیلان ولا ملجأ الا الیہ۔

پری سے احقر یہ کہ کسی کی قوت اللہ کے بغیر ممکن نہیں (اس سے پہلے کے لئے) کوئی حیلہ کاربہ نہ فراموش اور نجات کی جگہ اللہ بنا دے گا۔

اس کے پاس ہے۔

تو اس سے ستر طرح کی نعمتیں نفع کر دی جائیں گی۔ الدیلمی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۵۲۰۔ جس نے صبح کی نماز پڑھ کر پڑھ لے تو اللہ پاک دنیا میں کچھ سے جہرا ہرگز، قاف اور اندھ

پن فخر فرمائیں گے۔ یسرا پڑھا کر

اللهم اهدنی من عندک وانصر علی من ورنک وانصر علی من ورنک وانصر علی من ورنک

اے اللہ مجھے اپنے پاس سے ہدایت دے اپنے دشمن سے مجھ پر غلبہ فرما، مجھ پر اپنی رحمت کا مفرہ اور اپنی برکتیں مجھ پر نازل فرما۔

ابوالشیخ فی التواب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۵۲۱۔ اسے قیصر (امپراتور) کا نام جب بھی ہو اور فجر پڑھانے کو یہ دعا پڑھا کر پڑھ۔

سبحان اللہ العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اللہ پاک عزوجل تجھے چار چیزیں دیاں ہیں یہ متاخر۔ تمہیں گے تو انہوں (چار چیزوں) میں سے جو تمہیں چاہے اور آخرت سے لئے یہ

پڑھا کر:

اللهم اهدنی من عندک والیہ و انصر علی من ورنک وانصر علی من ورنک

اگر اس نے یہ کلمات قیامت کے دن پڑھے پالے یعنی کسی وجہ سے ان کو چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ نے قیامت کے روز وہ جنت کے شری

دہانہ سے پڑے گا اس کو کھلا دینے گا۔ ابن السنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۵۲۲۔ اسے قیصر (امپراتور) کی نماز سے فارغ ہو جائے تو اس مرتبہ یہ کلمات پڑھا کر:

سبحان اللہ ومحمد سبحان اللہ العظیم ومحمد ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

شمس: قدس۔

اس کے لئے ہر مرتبہ سے محض دس بیسیاں لکھی جائیں گی، دس گز و سڑے جائیں گے، اور درجہات بلند کئے جائیں گے۔ یہ فہرست اس نے اپنے ہر کردار چیز سے آرائش کئے، شیطان مردود سے حفاظت بابت ہوں گے اور ان علامات کا ایک واحد چرچنا، اور اس کا محل علیہ السلام میں سے ایک کام آزار کرنے کے برابر ہوگا۔ جس کی قیمت بارہ ہزار سے ہر دور میں اس کو کوئی گناہ حق نہ ہو سکے گا سوائے شرک باللہ کے۔ اور جس نے مغرب کی نماز کے بعد یہ علامات (دس مرتبہ) پڑھے اس کے لئے بھی ایک ثواب ہوگا۔

الکبیر للظفر من اربع عکبر عن ابي الدرداء رضي الله عنه

نجر اور عصر کے بعد کے معمولات

۳۵۳۱ جس شخص نے فجر اور عصر کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ لکھا

استمع الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم وهو الباقى اس کے گناہوں کو رائے جائیں گے تو ہزاروں ستر کی تعداد کی طرح ہوں۔

ابن السني ان ابن السخار عن معاذ رضي الله عنه

۳۵۳۲ جو بندہ صبح کی نماز پڑھ کر اللہ عزوجل کا ذکر کرتے بیٹھ جائے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے۔ تو یہ لکھ اس کے لئے چھ مرتبہ سے پڑھا، آزار کا

سبب ہوگا۔ ابن السني عن الحسن رضي الله عنه عن علي رضي الله عنه

۳۵۳۳ جس نے فجر کی نماز پڑھی، پھر اپنی ہاتھ لگا کر نماز کی جگہ بیٹھا، بائیں کمر پر طویلی ہو گیا تو یہ (تکبیر عمل) اس کے لئے چھ مرتبہ سے پڑھا جائے گا۔

ابن السني ابن السخار۔ شعب الایمان للبيهقي عن علي رضي الله عنه

۳۵۳۴ جس نے صبح کی نماز پڑھ کر پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کیا، بائیں کمر پر طویلی ہو گیا تو بیٹھ چاک اس کے لئے چھ مرتبہ سے پڑھا، آزار کا

نہایت ہے۔ شعب الایمان للبيهقي عن فضيل العنبر رضي الله عنه

۳۵۳۵ جس نے صبح کی نماز پڑھی پھر کسی سے بات چیت کئے بغیر سورہ اطلاس دس مرتبہ پڑھی، اس دن اس کو کوئی گناہ واقع ہوگا۔ شیطان

اس کی حفاظت نہ کرے گا۔ ابن عساکر عن علي رضي الله عنه

کلام: ان روایت میں مروی ہیں مالم افخارنا بآئینہ داؤد سے جو سترک (نقاب) تھوڑا ہے۔

۳۵۳۶ جس نے صبح کی نماز پڑھا، صبح کی مسجد پر چھ پھر پڑھ کر نماز پڑھی کہ چاشت کا وقت ہوا اس سے لئے اس دس مرتبہ پڑھا، آزار کا

جس نے فجر اور عصر کی نماز پڑھی ہوئے۔ الکبیر للظفر عن ابي عبد الله بن عبد معاذ

۳۵۳۷ جو شخص صبح کی نماز پڑھا، صبح کے ساتھ پڑھے پھر وہیں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے پھر عزائم کو روکتا، نفس

پڑھے تو درجہ اور مرتبہ کے ثواب کے ساتھ ملے گا۔ الکبیر للظفر عن ابي عبد الله رضي الله عنه

۳۵۳۸ جس نے صبح کی نماز پڑھا، صبح کے ساتھ پڑھا، بائیں کمر پر طویلی ہو گیا تو یہ (تکبیر عمل) اس کے لئے چھ مرتبہ سے پڑھا، آزار کا

ابن السني ابن السخار عن سفيان رضي الله عنه

اشراق کی فضیلت

۳۵۳۹ جس نے فجر کی نماز پڑھا، پھر اپنی ہاتھ لگا کر نماز کی جگہ بیٹھا، بائیں کمر پر طویلی ہو گیا پھر کھڑا ہو کر دو رکعت نماز پڑھا تو وہ پاک

اس پر چھ مرتبہ تک کوڑا فرما دیں گے۔ ابن السني عن الحسن رضي الله عنه عن علي رضي الله عنه

۳۵۴۰ جس نے صبح کی نماز پڑھی پھر اللہ کا ذکر کرتا رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا پھر پڑھا، بائیں کمر پر طویلی ہو گیا تو اس کی تعداد چھ مرتبہ سے پڑھا، آزار کا

نکلی، شعب الايمان للشيخ عن الحسن بن علي
 ۳۵۳۶ جس نے شیخ کی نماز ادا کی اور کسی سے شکوک کرنے سے قبل سو دوسرا غلام چڑھیں تو ہر مرتبہ پڑھنے پر اس کے کڑاہ صوف کر دیے
 پائیں گے، الکبر للطورانی، عن الحسن بن علی
 ۳۵۳۷ یوسف بن جبر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا، سب اور دنیا کی کسی چیز میں ہے کہ مشغول نہ ہو بلکہ اللہ عزوجل کو ذکر کرتا رہے حتیٰ کہ وہ
 جاہشت کی چار رکعتوں کو اقل پڑھے تو وہ اپنے نکاحوں سے ایسے نکل جائے گا گویا شیخ اس کی ماں نے اس کو جنا ہے۔

۳۵۳۸ جس نے فجر کی نماز ہجرات شش شمال ہو کر پڑھی اور اپنی جگہ بیٹھا، اور مبارک ہو اللہ احد پڑھی تو اللہ تعالیٰ اور اس کے مائیں چر
 گناہ ہیں جن پر کوئی اللہ تعالیٰ نہیں اللہ پاک سب کو مخالف فرمادیں گے، النبی عن حسن بن علی
 کلام: ... یہ حدیث غریب (ضعیف) ہے اس کی اسناد صحیح ہے اور حضرت محمد بن عبد اللہ بن یزید وال کو حدیث ابن ابی اسامہ سے روایت کرتے
 ہیں مقرر ہیں۔

۳۵۳۹ یاد رکھو! شیخ کی نماز پڑھ کر اپنی اس جگہ بیٹھا رہوں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے یہ تجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ چار غلام آزاد
 کروں۔ اور مصر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہوں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے یہ تجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔
 مسند احمد، الکبر للطورانی، الحسن بن سعد بن مسعود عن ابي امامه رضي الله عنه
 ۳۵۴۰ یوسف بن جبر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہے اور اللہ کا ذکر کرتے رہے تو اللہ کے فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں، اور ان کا درود اس کے لئے یہ ہے کہ
 وہ اس کے لئے دعا کرتے ہیں، اللهم اغفر له اللهم اغفر له ما ساء الله انی کی مختصر فرما، سے بعد اس کی مختصر فرما۔

مسند احمد، اس جرم و صحاح، شعب الايمان للشيخ عن حسن بن علي
 ۳۵۴۱ میں اسکی قوم کے ساتھ بیٹھا رہوں جو شیخ سے طلوع شمس تک اللہ کا ذکر کرتی رہے یہ مجھے ہر اس شے سے زیادہ پسند ہے جس پر سورج
 طلوع ہوتا ہے۔ ہر میں اللہ کا ذکر کرتا رہوں مصر کی نماز سے سورج غروب ہوئے تک یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں اسلام ملے یا اسلام کی ادا سے
 آٹھ غلام آزاد کروں جن میں سے ہر ایک کی قیمت (خون کی قیمت) دو ہزار (دینار) ہے۔

الکبر للطورانی، الحسن بن سعد بن مسعود عن ابي امامه رضي الله عنه
 ۳۵۴۲ میں اسکی قوم کے ساتھ بیٹھا رہوں جو شیخ کی نماز سے طلوع شمس تک بیٹھی نہ کا ذکر کرتی، یہ میرے لئے اور ادا ملے یا اسلام میں
 سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ اور ادا ملے یا اسلام میں سے ہر ایک کی قیمت (خون کی قیمت) دو ہزار (دینار) ہے۔
 کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ اور ادا ملے یا اسلام میں سے ہر ایک کی قیمت (خون کی قیمت) دو ہزار (دینار) ہے۔

۳۵۴۳ جو لوگ فجر کی نماز کے بعد بیٹھ کر طلوع شمس تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں، ان کے ساتھ بیٹھا مجھے اور اس میں ملے یا اسلام میں سے
 ایسے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے کہ میں سے ہر ایک کی قیمت (خون کی قیمت) دو ہزار (دینار) ہو۔ اسی طرح اگر وہ ایک چار غلام سے غریب تک بیٹھ
 کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں ان کے ساتھ مجھے بیٹھا اس سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ اور ادا ملے یا اسلام میں سے چار ایسے غلام آزاد کروں جن
 میں سے ہر ایک کی قیمت (خون کی قیمت) دو ہزار (دینار) ہو۔ مسند اسی یعنی عن حسن بن علی

۳۵۴۴ میں (حضرت انس سرکار دوعالم رحمہ) شیخ کی نماز پڑھوں پھر اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کریں، ان میں سے ہر ایک کی قیمت (خون کی قیمت) دو ہزار (دینار) ہے۔
 مجھے اللہ کی راہ میں جو دھوکھوڑے باندھنے سے زیادہ محبوب ہے شیخ کی نماز سے طلوع شمس ہونے تک۔

مسند احمد، الطبری، الحسن بن مسعود، الکبر للطورانی، عن سهل بن سعد الساعدي الكبر للطورانی عن العباس بن عبد المطلب
 ۳۵۴۵ میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہوں جو شیخ سے طلوع شمس تک اللہ کا ذکر کرتا رہوں، اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ
 کی تسبیح (سبحان اللہ) کرتا رہوں یہ مجھے اور ادا ملے یا اسلام میں سے ہر ایک کی قیمت (خون کی قیمت) دو ہزار (دینار) ہے۔ اور میں اللہ کا ذکر کرتا رہوں مصر کی نماز

کے بعد سے غروب آفتاب تک اس کے اذان ۲۰۱۰ بجلی ہے اسلئے ہمیں اسے چار اذان آواز کرنے سے مستثنیٰ و محبوب ہے۔

مسند احمد، الکبیر للفظاری عن ابي امامه: رضى الله عنه

۳۵۵۱ میں مسجد کی نماز پڑھوں پھر وہ جسے بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہوں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے یہ مجھے ہر اس چیز سے زیادہ پسند ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور غروب ہوتا ہے۔ عبد الرزاقی عن علی بن حمزہ

۳۵۵۲ جس نے مسجد کی نماز کے بعد یہ پڑھا:

سبحان الله عدد خلقه سبحان الله وحده نفسه، سبحان الله ونة عرشه، والحمد لله مثل ذلك والاله الا الله مثل ذلك۔

”سبحان اللہ اسی کی مخلوق کی تعداد کے برابر سبحان اللہ اس قدر جس سے وہ وحشی ہو سبحان اللہ اس کے عرش کے وزن کے برابر اور الحمد للہ جیسی اسی قدر اور الا اللہ جیسی اسی قدر۔“

یہ اس کے لئے اس سے بڑھ کر کی مشرق و مغرب کے ارکان جو کچھ سب اس کو حاصل ہو جائے۔ نیز اللہ اس کے لئے نذرتوں و نیکوئیوں کا ثواب دیتے ہیں گئے اور نواسی کے کہانے پھر بھی اس سے ثواب کو نہیں کر پائیں گے۔ ان کا حق اور اس کی رضا اللہ کا کلام: اس میں ایک راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے۔ جس سے روایت کی استناد کی حیثیت بخروج ہوتی ہے۔

فجر کے بعد پڑھنے کے دس کلمات

۳۵۵۸ جس نے مسجد کی نماز کے بعد اس کلمات کہے وہ ان کے ساتھ اپنے لئے اللہ کو کافی اور غروب پر پڑے والا پائے گا۔ پانچ کلمات دنیا سے لئے ہیں اور پانچ آخرت کے لئے:

حسبي الله لبيبي، حسبي الله لما هممتي، حسبي الله لمن بلي، حسبي الله لمن حسنتي، حسبي الله لمن كذبتني، حسبي الله عند الموت، حسبي الله عند المعزاة، حسبي الله عند الصالة في الغمر، حسبي الله في الغمر، حسبي الله عند الصراط، حسبي الله لا اله الا هو عليه توكلت واليه انب، ”اللہ مجھے میرے معبود کے لئے کافی ہے، اس کام کے لئے جو مجھے درپیش ہے، اللہ مجھے کافی ہے اس شخص کی طرف سے جو مجھ پر ظلم کرے، اللہ مجھے کافی ہے اس شخص کی طرف سے جو مجھ سے جہاد میں جتنا ہے، اللہ مجھے کافی ہے اس شخص کی طرف سے جو میرے ساتھ برائی کا وارو کرے، اللہ مجھے کافی ہے قبر میں میری سواں جواب کے لئے، اللہ مجھے کافی ہے قبر میں اللہ مجھے کافی ہے ہر معاملہ پر۔ اللہ مجھے (ہر کام میں) کافی ہے ہے شک اللہ کے ساتھ کوئی سمجھ نہیں۔ اس پر میں نے غور کیا اور اسی کی طرف سے (ہر کام میں) رجوع کرتا ہوں۔“ الحکمہ عن مرثدہ وحمی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ کتب اللہ ۱۱۳۳۔

۳۵۵۹ مغرب کی اذان کے وقت یہ پڑھا:

اللهم هذا اقل لبنك و اقل نهارك و اصوات دعائك و حضور صلواتك اسألك ان تغفر لي۔

”اے اللہ! یہ اقل تیری بات کی حد ہے، تیرے دن کے پوسے کا سب، تجھے پکارنے والوں کی دوز ہے، تیری رحمتوں کا زائل ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری بخشش فرما۔“

مصنف ابن ابی شیبہ، ترمذی، عربی، الکبیر للفظاری، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۱۱۳۴۔

بن کر کوفی کرے۔ اسے حضرت ابو نوبان وحی اللہ عنہ

۳۵۹۹ جو شخص صبح کے وقت ہزار بار سبحان اللہ و بحمدہ پڑھے تو یقیناً اس نے اللہ سے اپنی جان کو خرید لیا۔

الحرطی فی مکارم الاخلاق عن سید عامر رجبی رحمہ اللہ

۳۵۹۹ جس نے صبح کے وقت یہ پڑھا: حسیت سابقہ رما وبلاسلام دینا و محمد نبیا تو اس شخص میں ہوں کہ اس کا ہر توبہ بڑا ثمرت

میں داخل کر لیا گا۔ الکبیر للطبرانی عن المنذو

۳۵۹۰ جس نے صبح کے وقت کیا اللہ حسیت سابقہ الذی تو اجمع کل شیء لعلہ عنہ۔ تمام غریبوں میں اللہ کے لئے ہیں جس کی نعمت کے

آگے برستے ہو گئے ہیں۔ تو اس کے لئے وہ کیا نہیں کرے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ام سلمہ و عن عبد بن

۳۵۹۱ اصحابنا علی الطرۃ الاسلام و کلمۃ الاحلاص و علی سہ نبینا و محمد حبلی اللہ علیہ وسلم رملۃ نبینا ابو نعیم

حبیبنا مسعود بن کان من العشر کیں

ہم نے بھی کیا اسلام کی عظمت کو اذکار میں لکھ دیا ہے۔ پاپ و ایم یہ اسلام کی امت پر جو شرکوں میں سے نہیں تھے۔

مسند احمد عن ابی یوسف

۳۵۹۲ اصبحنا و اصبح الملک لله و الحمد لله و لا اله الا الله و حمد لا شریک له له العبدک و له الحمد اللهم

تاتنا تک بغیر ہلما الموم و حیر مایعده و تعوذیک من شر هذا النوم و شر مبعده۔ انہم ابی اعوذ بک من الکسل و

وسوء الکمر و اعوذ بک من عذاب القبر۔

ہم اور میری مخلقت اللہ کے لئے ہیں۔ تمام غریبوں میں اللہ کے لئے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ کیا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی

کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر طرح کی تعزین ہے۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اس دن کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور اس کے بعد کی

بھلائی کا۔ اور ہم تجھ سے اس دن اور اس کے بعد کے شر سے بچنا چاہتے ہیں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لگتا ہوں سستی۔ تادیر یہ بڑا پناہ ہے

(جو دوسروں پر پناہ کرے) اور میں تیری پناہ لگتا ہوں اس خطا پر سے۔ مسودہ۔ الکبیر للطبرانی عن الروی

۳۵۹۳ جس نے صبح کے وقت کیا۔

ربی اللہ لا اله الا هو علیہ توکل و هو رب العرش العظیم ما شاء اللہ کن و ما لم یشاء لم یکن و لا حول

ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اشہد ان اللہ علی کل شیء قدير و ان اللہ قد احاط بكل شیء علما و

اعرف باللہ الذی یسکب السماء ان تقع علی الارض الا باذنه من شر کل ذابۃ انت آخذ بما صنیعنا انی

ربی علی صراط مستقیم۔

”میرا رب اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی پر میں نے بھروسہ کیا، وہ تو جوئی قہیم پر رب ہے۔ جو دیا جانتا ہے وہ جانتا ہے جو

نہیں جانتا وہ نہیں دیکھتا ہر طرح کی طاقت اور قوت اللہ ہی کے ساتھ ہے جو عالم میں اور غیبت کا مالک ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں

کہ اللہ پر ہی پر قوت ہے اور اللہ نے ہر چیز کو اپنے علم کے ساتھ ہی کر رکھا ہے میں اسی اللہ کی پناہ لگتا ہوں جس نے تمام کائنات میں

پہنچنے سے پہلے ہی جانتا تھا کہ ہر چیز کو رکھا ہے ہر چیز کو اللہ کے شر سے جس کی پریشانی اے اللہ! میرے جتن میں ہے۔ بے شک میرا

رب سچا ہے۔ اے اللہ! میں اس پر ہے۔ اس قسمی عن ابی ظرہ و عن وحی اللہ عنہ

جس کی قسم کوئی جان میں اس کے اہل میں اور اس کے اہل میں کوئی ناپسندیدہ شے نہ ہوگی۔

۳۵۹۴ اللهم رب جبریل و میکائیل و اسرافیل و محمد تعوذ بک من النار۔

”اے اللہ! اے میرے رب! جبریل، میکائیل، اسرافیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار! میں تیری پناہ لگتا ہوں جہنم سے۔ اس قسمی، الکبیر، طبرانی، انداز

طبی فی الاثر و مستطربک العاکم؛ الحسن بن محمد بن عمرو عن معمر بن العلیح عن ابی اسامہ عن اچہ عن حماد

فائدہ..... (مشرکے اور دشمنی اللہ سے اُٹھ جاتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ جھڑکی اور کلمات انا کہیں تو آپ ﷺ کو تھک کر دوا کرتے ہوئے بنا:

الامام دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو نقل کرنے میں ہشتر منفر ہیں۔

۳۵۷۵ اسے سامانی آپ صبح ہو جائے تو سو بار اللہ کی تسبیح کر (سمان اللہ! سمان اللہ!) سو بار تہلیل کر (لا الہ الا اللہ! لا الہ الا اللہ!) سو بار حمد فرمائی جان کر (الحمد للہ! الحمد للہ!) سو بار بحسب کبر (اللہ اکبر! اللہ اکبر!) پے شک سو بار تسبیح سوانشوں کے برابر ہے جن کو کوئی منہ کی ماہ میں دیکر سے اور سو بار تہلیل اگلے پچھلے کسی گناہ کو نہیں چھوڑتی۔ (الکبیر للطبرانی عن اسمانی)

صبح وشام کی دعائیں..... ازالہ الکمال

۳۵۷۶ جس نے صبح کے وقت ہر بار کہہ لایا لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لا الملک ولا الحمد یحییٰ و یدین و هو علی کل شیء قلیق و قہر و جل اس کے لئے ایک مرتبہ چڑھنے کے بدلے میں دس نیکیاں لکھیں گے دس برا نیکیاں ختم فرمائیں گے دس درجات بلند فرمائیں گے اور یہ کلمات اس کے لئے کھڑکیوں کی تلاشوں کے آواز دہانے کے سہی گے شروع دن سے آخر دن تک اس کے لئے حفاظت کا سبب بنیں گے اور وہ اس دن کوئی عیب (برا عمل) نہیں کرے گا جو اس پر غالب آ سکتا ہو اگر یہ کلمات شام کو کچھ حسب بھی پکی خواب ہے۔

محمد احمد، الحسن لسجد بن منصور، الکبیر للطبرانی عن ابی یوسف

فائدہ..... اور اسی دن وہ کوئی عیب نہیں کرے گا جو اس پر غالب آ سکتے ہیں ان کلمات کی برکت سے ایسے گناہوں سے محفوظ رہے گا جو اس کلمات کے خواب کو باطل کر دے۔

۳۵۷۷ جس شخص نے صبح کے وقت تین یا زیادہ کلمات پڑھے:

اللھم لک الحمد لا الہ الا انت انت وہی والا عبدک آمنت بک مخلصاً لک وہی، اصیحت

علی عہدک ووعدک ما لم یطعک، اتوب الیک من شر و عقلی، واستطو رک للعبوبی، انی

لا یظفر ہا الا انت۔

”اے اللہ! تمام تر نیکیاں تیرے لئے ہیں تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں میں تجھ پر ایمان لایا، تیرے لئے اپنے دین کو فانی

کیا۔ اپنی طاقت کے بعد میں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے ہر برے عمل سے تیرے جناب میں توبہ کرتا ہوں اور

اپنے گناہوں کی تجھ سے معافی چاہتا ہوں جن کو میرے سوا کوئی معاف نہیں کر سکتا۔“

پس اگر وہ ایسا روز اتنا حال کرے یا تو جنت میں داخل ہوگا اور اگر نہ تو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے اور اسی وقت تک حال کرے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ

۳۵۷۸ جس نے صبح کے وقت پڑھا: عوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اس کو شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔

جائے گا۔ ابن السی عن ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

۳۵۷۹ جس نے صبح کے وقت کہا:

لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لا الملک ولا الحمد و هو علی کل شیء قلیق و قہر،

مشاہد پاک اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے دس برا نیکیاں ختم فرمائی گے یہ کلمات اس کے لئے دس تلاشوں کو آواز دہانے کے برابر

ہوں گے اور اللہ پاک اس کو شیطان سے نجات مرحمت فرمائی گے اور جس نے رات کے وقت یہ کلمات پڑھے تب بھی عیب خواب ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ

۳۵۸۰ آخر تو شام کے وقت پہنچے۔

نمیتا وامسی الملک لله کنه والحمد لله کنه اعوذ مانذی ملک السماء ان تلع علی الارض الاذنه من شر ماخلق وذو امن شر الشیطان وشر کنه۔

"ایم اور مادی خدائی اللہ کے لئے ہے اور نام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس اس ذات کی پناہ مانگا ہوں جس نے اپنی پادشاہت کے بغیر آسمان کو زمین پر کرنے سے روک رکھا ہے، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور نکالی اور شیطان کے شر سے اور اس واقعہ کے ساتھ شریک کرنے سے۔"

آخر تو یہ کلمات شام کو کہہ لیتے تو صبح تک ہر شیطان سے ہر کائنات سے اور ہر چادگر کے محفوظ ہو جاتا اور آخر تو نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے جو تو ہی طرح میں پہنچے محفوظ رہا۔ یہی طلسم ہے اس عمرو

۳۵۸۱ کیا میں تمہیں خبر دوں کہ کس جیسے اللہ سے پہلے کس ابراہیم علیہ السلام کو (اللہ کی دعا) کو خطاب دیا (یعنی جس نے جو پہلے راہ پر گزرا) اس لئے کہ وہ ہر شے میں یہ کیا کرتے تھے۔

سبحان الله حين تمسون وحين تصبحون وله الحمد في السموات والارض وعتيا وحين تظهرون

سورہ النور ۸

تو جس وقت تم کو سو رہا اور جس وقت صبح ہو خدا کی تسبیح کرو اور آسمانوں اور زمین میں اسی کی تعریف ہے اور جس سے ہر شے میں جب وہ پیر ہو۔ (اس وقت بھی اللہ کی تسبیح کیا کرو)۔

مسند احمد، اس حریز، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، الکبیر للطنطاوی، التبیہ فی الدعوات عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ
۳۵۸۲ اسے اچانک اس وقت تم کو صبح ہو تو کہ پڑھ کر پڑھا کرو:

لا اله الا الله وحده لا شریک له لا اله الا الله وحده لا شریک له له الحمد لا شریک له۔

جو مسلمان بندہ ان کلمات کو اس مرتبہ پڑھے اللہ پاک اس کے لئے (ہر مرتبہ کے عوض) کئی نیکیاں بخشے گا، اس پر انہیں معاف کر دیں گے اور قیامت کے دن اس کو اس نظام زندہ کرنے سے زیادہ ثواب حاصل ہوگا اور اگر شام کو یہ کلمات پڑھے تو بھی بڑا ثواب ہے۔

الکبیر للطنطاوی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۳۵۸۳ جس شخص نے یہ آیات قرآنی پڑھی

اللهم استجب لی ان لا انت، علیک توکلت و انت رب العرش الکرم، ما شاء الله کان وما لم یشاء لم یکن ولا حول ولا قوۃ الا بالله العلی العظیم، اعلم ان الله علی کل شیء قذیر، وان الله احاط بکل شیء علما، اللهم انی اعوذ بک من شر نفسی، ومن شر کل دابة، انت اخذنا صیباتنا ونبی علی صراط مستقیم۔

"اے پروردگار! تو میرا پناہ ہے جس سے سارے کائنات میں تمہیں بھیجی ہو میں نے ہر دوسرے پر تو تو ان عرش کریم کا نسب ہے، جو اللہ نے چاہا وہ ہوا جو جس کا چاہنا چاہا اور باکوں کی طاقت اور قوت اللہ کے بغیر ممکن نہیں جو مالی شان اور عظمت والا ہے، ہے شک میں خوب چاہتا ہوں کہ کفہ ہر چیز پر قائم ہے اور اللہ ہی ہے ہر چیز کو اپنے علم کے دائرے میں محیط کر رکھا ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، ہر پہلے والی چیز کے شر سے، جس کی پستی کو تو نے بکڑ رکھا ہے، ہے شک میرا رب میرے لئے راستے پر ہے۔"

اس کو شام تک کوئی مصیبت نہیں پہنچی تھی اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے اس کو صبح تک کوئی مصیبت نہیں پہنچی تھی۔

الذہبی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۳۵۸۴ کوئی بندہ مسلم کہے نہیں کہ الحمد لله ربی اللہ لا شریک له شیدا، واشهد ان لا اله الا الله ثم شام تک اس کے گم نہ ہو

کی مغفرت کی جاتی ہے۔ اور کوئی بڑا شام کو نہیں کہتا مگر صبح تک اس کی مغفرت کی جاتی ہے۔

اس سعد الطردوس، الکبیر للطبرانی، المعجم لابی القاسم طبری، البیرونی، الاطراف للذہبی، ابن السنی
کلام: نہ کوہ کتب میں بیہایت: ابن ابی عیاش، ابن القہم، حیان، الحارثی، ابن ابان، الحارثی کے حریق سے منقول ہے۔ آخر ائمہ کرام ابن
الحارثی حضور ﷺ کے پاس آنے والے مشہور وافر عبد اللہ بن مسعود سے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے ان سے مروی کوئی اور
روایت معلوم نہیں۔ بخاری ابن جریر صاحب میں فرماتے ہیں ان سے ایک روایت اس کے علاوہ اور بھی مروی ہے، علامہ دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد
فرماتے ہیں کہ ابن ابی عیاش اس روایت کو نقل کرنے میں متروک ہیں۔ اور یہ ضعیف بھی ہیں اور یہ روایت اسکا ہے جس کو حکم بن حیان روایت
کرتے ہیں ابان رضی اللہ عنہ سے اور حکم سے روایت کرتے ہیں ابان بن ابی عیاش اور ابان بن ابی عیاش جو کتب ضعیف مروی ہے اس کے
روایت بھی کلام ہے۔

۳۵۸۵ جس نے صبح شام تین بار یہ کلمات پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ لَحْظَہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ
وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ مَا لَیْکَ اَنْ تَدْعُوْهُ اَوْ تَنْتَظِرَ اَنْ یُّجِبَ لَکَ۔ مصنف ابن ابی حنیفہ عن عثمان رضی اللہ عنہ
۳۵۸۶ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِنَّہٗ الْمَلِکُ وَلَہٗ الْحَمْدُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔

جس شخص نے صبح شام سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے تو کوئی شخص اس سے افضل عمل نہیں کرے گا۔ اسکا سوائے اس شخص کے جو اس سے زیادہ
مرتبہ پڑھے۔ ابن السنی، الطبرانی، ابن عمر بن خطاب عن نبیہ بن جندب، مصنف ابن ابی حنیفہ عن ابن ابی عمیر، رضی اللہ عنہ
یہ روایت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ پر منقول ہے۔ یعنی انہی کوئی بیان کردہ ہے انہوں نے نبی ﷺ کی طرف اس روایت کی نسبت نہیں کی۔
۳۵۸۷ جو شخص شام پڑھے۔

وَمِنَ اللّٰہِ تَوَكَّلْ عَلَیْہِ، وَہُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیْمُ الْعَظِیْمُ، مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ مُسْلِمًا
یَسَّاءَ لِمَ یُکُنْ، اَعْلَمُ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔ وان اللّٰہُ قَدْ احْصٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلَیْمًا۔

یہ انتقال کر جائے تو منت میں داخل ہوگا۔ ابن السنی عن یزید رضی اللہ عنہ
۳۵۸۸ جو شخص ہر روز صبح شام سات سات مرتبہ ذیل کے کلمات پڑھا کرے اللہ پاک اس کے دنیا و آخرت کے کام ہمارے گاہان کلمات
لہ کرنے میں خواہ وہی موقوف و عائدہ سے زبان سے ادا کرے۔
حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَہُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

ابن السنی، ابن عساکر عن ابی القاسم، رضی اللہ عنہ

۳۵۸۹ جس نے صبح کے وقت یہ کہا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّیْ، لَا اَشْرَکَ بِہٖ شَیْءٌ اَشْہَدُ اَنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اور بارہا مغفرت کی حالت میں گزرا ہے گا اور جس نے شام کے وقت کہا وہ پوری شام مغفرت کی حالت میں بسر کرے گا۔
ابن السنی عن عمر رضی اللہ عنہ وبن عبدی کوثر

۳۵۹۰ جس نے صبح کے وقت کہا:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِنَّہٗ الْمَلِکُ وَلَہٗ الْحَمْدُ بِحَسْبِیْ وَیَعِیْتُ وَہُوَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ بِیَدِہٖ الْعَبِیْرُ

وہو علیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔
اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جو نہیں گناہیں، کافی جائیں گی۔ یہ کلمہ دس غلام آزاد کرنے جیسے ہوں گے اور اس پڑھنے والے کی
سودا خانہ کرم کے حق میں کرم شام ہو اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے تو آج تک یہی فضیلت حاصل ہوگی۔

ابن السنی عن ابن عباس

۳۵۹ جس شخص نے میرے وقت لایمہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ نامہ الملک ولہ محمد وھو علی کل شیء قلیدہ اور میرے بعد اس کے سوا کسیاں لکھی جائیں گی سو برائیاں مٹائی جائیں گی اور ایک کلام آقا کر کے کے بقدر جواب کھائے گا۔ نگار اور سارا دن اس کی حفاظت کی جائے گی۔ اور جس نے شام کے وقت کہا اس کے لئے بھی ایک ثواب ہے۔ من السی عن ابی ہریرہ وصری عنہ

فائدہ..... گذشتہ روایات میں اسی کلمہ کے بعد میں دیکھنا فرمائی تھی ہیں۔ جبکہ اس روایت میں سونے کی کڑیاں کا ذکر ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ فرمایا عزوجل ہے:

میں جہاں بالحسنہ غلہ عشرہ امانت لیا، جو ایک نیک لے کر وہ ضرور ہو گا اس کے اس کے نیکوں کی نیکیاں ہیں۔ تو یہی روایت جس اصل میں ہے، مراد یہاں جب اس روایت میں خود اسے فضل سے ایک گاؤں کا جزو ہے جس سے وہ نیکیاں سو ہو جائیں گی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۳۵۲ جس نے صبح کے وقت لا الہ الا اللہ کہہ بھر شام کے وقت بھی کہا تو ایک سادو کی زبان سے خدا رو کا آخری کلمہ پہلے کے ساتھ ما اور دونوں کے درمیان چڑھ گئی (گنہ وغیرہ) ہے اس کو تھوڑے روزہ المطلق عن حابر و صیغہ

۳۵۳ جس نے صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے

۳۵۳۔ جس نے صبح سے وقت یہ کلمات پڑھے

اعوذ بكلمات الله التامات التي لا يجاوزهن بر ولا فاجر، من شر ما خلق وبراؤ وذرئ

میں اللہ کے تمام نعمات کے ساتھ اللہ کی پھولتا ہوا سون جس سے نہ کوئی شک و گمان نہ رہتا ہے جو نہ کتا ہے نہ کتا ہے۔ ہر اس چیز کے لئے جو اللہ نے پیدا کی اور ظاہر کی۔

ان کلمات کے بدست اور فہمیں جن وافہمیں صلب کے شر سے محفوظ رہے گا، ارا اگر کوئی فہم کے لئے تو اس کو کوئی نقصان پہنچے گا اور نہ تکلیف ہوگی حتیٰ کہ شام ہو۔ اور اگر شام کے وقت یہ کلمات کہے تو صبح تک یہی فہمیت حاصل ہوگی۔ ہر دو منشیع علیٰ عبدہم حمین من عرف

۳۹۳۔ جس شخص نے سب حازانہ و محدثہ سوز پڑھا تو اس شخص سے کئی اور پھر خوب بخشش سے کئی تویہ نہ کے لئے سو سو تری تری کرنے سے فضل ہوگا۔ (الدری فی میں ابن عمر)

۲۵۱۵۔ جس شخص نے مسج کے وقت پھر نہ کے اذیت تھی تو یہ سب کلمات پڑھے وہ بہت سالہ رہا وہاں اس کا وہاں رہا
وہ احمد بنیہ تو اشد پر قیامت کے دن اس کا حق ہو گا کہ کہ کور اٹھائی کرے۔

عبدلرزاق، مسعود احمد، ابو فواز، مسامی، ابن ماجہ، ابن سیف، ابن ربیع، النجری، مسند ک، بخاری، (ق) البیہقی فی سنن عن
ابن سلام عن رجل حاد م نفس الله ابن لائح عن ابن سلام عن سفيان حاد م للنسائي
کلام... شعب الیاف ۵۷۳۔

۲۳۶ جس قلعه میں نے صبح و شام کے وقت یہ کہا:

اللهم انت ربي لا اله الا انت خلقتني واتعبدك وانا على عهدك ووعدك ما استطعت فاغفر لي انه لا يغفر الذنوب الا انت .

ہیں مگر وہ کسی دن یا کسی رات مر گیا تو اس کی معفرت ہوئے گی۔ اگر وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ابن سعد عن عبد اللہ بن یونس

۳۵۷ جس شخص نے میرے لئے وقت میں مرتبہ رکھ کر دعا اے اللہ الصبح العظیم من الشیطان الرجیم۔ پھر سورۃ النحر کی آخری

تین آیات پڑھیں تو اے پاک سر بزرگ ہر شخص اسی پر حقر فرمائیں گے کہ وہ اسی کے لئے معفرت کی دعا کرتے ہیں جس کی کرامت ہو۔ نیز اگر وہ

اسی دن اور وقت میں ہر دعا پڑھا۔ اگر جس نے یہ غلطی ہم کے وقت پڑھا تو یہی ثواب ہوگا۔

مسند احمد، ترمذی، حسن عریب، الکثیر الطبری، ابن السی، شعب الاحسان فی سنی عن معقل بن یسار

صبري الحناوي، ١٤٣٢هـ، ص ١٠٠، ص ١٠١، ص ١٠٢

شہادت کی موت

۳۵۹۸... جس نے صبح کے وقت کہا

اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی ہدک وروعدک ما استطعت، اعوذ بک من شر ما صنعت، اہو، لک بمعنتک علی واہو، بذنتی لا غفر لی، فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔

”اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد و وعدہ پر قائم ہوں جس قدر مجھ سے ہو سکے۔ پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کئے کے شر سے جس سے نہ تو تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، پس مجھے بخش، اے پتیلے تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔“

پھر اگر وہ اسی دن مر گیا تو شہید مرے گا اور رات کو کہا اور اسی رات مر گیا شہید مرے گا۔

مسند ابی یعلیٰ، من السنن، عن سلیمان بن یوسف عن ابيه

۳۵۹۹... جس نے صبح اور شام دونوں وقت چار چار مرتبہ پڑھا تو صبح اور رات میں یا رات میں اگر گیا تو جنت میں داخل ہوگا:

اللھم انس الشہدک وعلاتکک وحملہ عرشک وجمع خلفک، انک انت اللہ لا الہ الا انت وحده لا شریک لک وان محمداً عبدک ورسولک۔

اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں، تیرے ذلک گواہ بناتا ہوں، تیرے مابین عرش کو گواہ بناتا ہوں، تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ شک و راز ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تمہارا ہے، تیرے ساتھ کوئی شریک نہیں، نیز میں گواہ دیتا ہوں کہ تمہارے بندے اور حجاج رسول ہیں (ﷺ) میں سنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

۳۶۰۰... جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ کہا: اعوذ بکلمات اللہ العزیز من شر ما خلق تو شام تک اس کو پھر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور جس نے شام کے وقت تین مرتبہ کہا تو صبح تک اس کو پھر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

الکامل لابن عسٰی، الابانہ لابن عمر السعوی عن ابی ہریرہ وصی اللہ علیہ

۳۶۰۱... جس نے صبح کے وقت یہ پڑھا: اے اللہ! لا حول ولا قوۃ الا باللہ الشہد ان اللہ علی کل شیء قہر۔ تو اس کو اس رات کی بھلائی دی جائے گی اور اس دن کے شر سے محفوظ رہا جائے گا۔ اور جس نے رات کے وقت یہ پڑھا: اس کو اس رات کی بھلائی ملے گی اور اس رات کا شر اس سے دفع کر دیا جائے گا۔ ابن السنی عن ابی ہریرہ وصی اللہ علیہ

۳۶۰۲... جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ پڑھا:

اللھم احببتک فی نعمۃ وعلیۃ وستر، فاتم علی نعمتک وعلالتک وسترک فی الدنیا والاخرۃ

”اے اللہ! میں تیری نعمت، عظمت اور تیری پردہ پوشی میں صبح (وشام) کرتا ہوں پس دنیا و آخرت میں مجھ پر اپنی نعمت، عظمت اور پردہ پوشی تمام عطا فرما۔“

جو شخص صبح وشام تین تین بار یہ دعا مانگا کرے تو اللہ چاہے کون ہے کہ اس کو یہ چیزیں تمام کرے۔

ابن السنی عن ابی ہریرہ وصی اللہ علیہ

۳۶۰۳... جس نے صبح کے وقت اس مرتبہ کہا:

لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لک ولا الہ الا انت ولہ الحمد وهو علی کل شیء قہر

تو اس کے لئے وہ نیکیاں بھیج جائیں گی جس پر ایمان رکھنے والے کو ملے گا، یہ کلمات اس کے لئے چار دن تمام

وَنَعَادِي بِعَدَاوَتِكَ مِنْ خَالِفِكَ، اَللّٰهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهَذَا الْجَهْدُ وَعَلَيْكَ التَّكْلَانِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي نُوْرًا فِي لَيْلِيْ وَنُوْرًا فِي نَهْرِيْ، وَنُوْرًا مِنْ عَمَلِيْ، وَنُوْرًا عَنْ شِعَالِيْ وَنُوْرًا مِنْ لَوْحِيْ، وَنُوْرًا مِنْ صَدْرِيْ، وَنُوْرًا فِيْ مَجْعِيْ، وَنُوْرًا فِيْ بَصْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ شِعْرِيْ، وَنُوْرًا فِيْ بَشْرِيْ، وَنُوْرًا فِيْ لُحْيِيْ، وَنُوْرًا فِيْ دُمِيْ وَنُوْرًا فِيْ عَظَامِيْ، اَللّٰهُمَّ اعْظُمْ لِيْ حُوْرًا وَاعْظُمْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِيْ حُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِيْ نَعْتَظُهُ ۱۱ بِالْعَزْ وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ نَسِىَ الْمَجْدُ وَتَكْوَمُ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا يَبْقَى السَّبِيحُ اِلَّا هُوَ، سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْمَعْدُ وَالْكَرَمِ، سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْاَكْرَمِ.

ترجمہ:..... اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں، اس کی بدولت تو میرے دل کو ہدایت بخش، میرے معاملات کو تفہیم کر، میری پریشانی کو مہل ہذا مگر، میرے غائب کی اطلاع کر، میرے سفر کو راحت دے، مگر میرے گناہ کو پاک کر دینا، میری ہدایت مجھے سمجھا، میری الفت میں کوہ کی برساتی سے میری حفاظت کر، اے اللہ! مجھے ایسا ایمان اور یقین عطا کر جس سے بعد تک نہ ہونے، ان کی رحمت عطا کر جس کی بدولت میں دنیا و آخرت کی لذت و کرامت حاصل کروں، اے اللہ! میں تجھ سے اللہ برائی کا معافی کا سوال کرتا ہوں، شہیدوں کی ہی سب سے نوازی پر مکتا ہوں، سعادت مندوں کی زندگی طلب کرتا ہوں دشمنوں پر، مگر انہوں نے اے اللہ! میں تیرے حضور میں اپنی حاجت رسانیوں اور چہ بیزاری مانے کو نہ دے، میرا عمل کمزور ہے، میں تیری رحمت کا محتاج ہوں، اے اللہ! میں تیرے فضل و کرم سے اپنے سینوں کو شفاء بخشے دے، مجھے تیرے سجدہ بارگاہ کے سچ پناہ دے، مجھے کسی جہنم کے عذاب سے پناہ دے، ملائکت کی انعام سے پناہ دے، قبر کے عذاب سے پناہ دے، اے اللہ! میں بات سے میری رائے کمزور ہے اور اس کو میرا خیال نہیں پہنچا اور میں نے اس کا سوال نہیں کیا خواہ کوئی بھی ایسی خبر ہو جس کا تو نے کسی سے وعدہ کیا ہو، یا کسی کو ملے جو خیر عطا کی ہو، میں کسی بھی اس میں رغبت دیکھتا ہوں اور تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں، تیری رحمت کی بدولت اس سبب الحاح میں اے اللہ! مضبوطی والے اور مست کام والے! میں تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں، امید والے دن اور رحمت کا سوال کرتا ہوں، یقینی والے دن، ان سفر میں خاص کے ساتھ جو میرے حضور میں چلے گئے والے ہیں، چوستانی چلے گئے والے ہیں، اپنے عہد دین کو پورا کرنے والے ہیں۔ یہ ملک تو میرا ہے محبت کرنے والے اور تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! ہم کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت کی راہ دکھانے والا، نہایت کمزور و کمزور کرنے والا، ہمیں اپنے اولیاء کا دوست بنا دے، دشمنوں کا دشمن بنا دے، ہم تیری رحمت کے ساتھ ان سے محبت کریں، جن کو تو محبوب رکھتا ہے، اور تیری دشمنی کے ساتھ دشمنی کریں تیرے دشمنوں سے۔ اے اللہ! یہ ہماری تجھ سے دعا ہے اور تجھ پر اس کی قبولیت ہے۔ یہ ہماری رحمت و کائنات ہے اور تجھ پر ایمان اور ہے۔ اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر، میری قوم کو نور کر، میرے آئینہ نور کر، میرے پیچھے نور کر، میرے بائیں نور کر، میرے دائیں نور کر، میرے اوپر اور نیچے نور کر، میرے کانوں میں میری آنکھوں میں، میرے ہاتھوں میں، میرے چہرے میں، میرے گوشے میں، میرے خون میں اور میری ہڈیوں میں نور کر دے۔ اے اللہ! میرے لئے نور کو زیادہ کر اور مجھے نور عطا کر، اور مجھے سر پر نور عطا کر، ہاتھوں پاک ہے و ذوات جو رحمت و کرامت کے ساتھ میرا ہوں اور اسی کا سوا ملنا، پاک ہے و ذوات جس نے بڑی کالیاسی پروردگار اس کے ساتھ کرم، محض ہوا پاک ہے و ذوات پاک کی بیان کر، اسی کے لئے ہے۔ پاک ہے نفس و رحمت عطا کرنے والی ذات، پاک ہے بزرگی اور کرامت والی ذات، پاک ہے بزرگی اور کرم والا۔

نور مذی، الصلوة محمد بن نصر، الکبیر للطبرانی، المہنفی فی الصلوات عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، کلام:..... الامیر ترمذی فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے، لیکن ترمذی کتاب الدعوات رقم الحدیث ۳۷۵۹

۳۷۰۹ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا نَفْعَ، وَ قَلْبٍ لَا یَعِیْشُ وَ دُعَاءٍ لَا یَسْمَعُ، وَ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَ مِنْ الْجَوْعِ فَانَهِ بِنَسِ الصَّحْبِ، وَ اَبْوَمِ الْخَبَاثَةِ فَانْهَیْ بِنَسِ الْبَطَانَةِ، وَ اَبْوَمِ الْکُفْلِ وَ الْبِخْلِ وَ الْوَحْشِ وَ مِنْ الْمُهْرَمِ وَ اِنْ اُرِدَ عَلٰی اَوْدِ الْعَصْرِ، وَ مِنْ لَتْنِ الْعَمَلِ وَ الْعَمَلِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ فَنُوْیَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِبَةِ فِیْ سَبَلِکَ، اَللّٰهُمَّ تَسَالُکَ عَرَانِیْ مَعْرِیْکَ وَ مَنَاجِیْکَ اَمْرُکَ، وَ السَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اَنْتَ وَ الْعِصْمَةَ مِنْ کُلِّ سِرٍّ، وَ الْعَوْرَ وَ الْحَافَةَ مِنْ النَّارِ

ترجمہ:..... اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو غلط نہ دے، ایسے مال سے جو روئے نہ، ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے، ایسے عمن سے جو نہ ہو، بلوک سے جسے شک و ہراساں کی جے، خیانت سے جو بڑی نیت سے، کشتی سے کھل سے، بڑولی سے، بڑھاپے سے، امیانی بڑھاپے کی عمر سے، دجال کے فتنے سے قبر کے غلاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے، اے اللہ! ہم تجھ سے ایسے دلوں کا سوال کرتے ہیں جو رجوع کرنے والے ہیں، عاجزی کرنے والے ہیں اور تیری راہ میں نکلنے والے ہیں، اے اللہ! ہم تجھ سے تیری کامل مغفرت کا سوال کرتے ہیں، تجر غفایت دینے والے سوال کرتے ہیں، ہر گناہ سے سلاحتی کا سوال کرتے ہیں ہر شے کے حصول کا سوال کرتے ہیں، جنت کی کامیابی کا اور جہنم سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔ مسئلہ کہ الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۶۰ اللھم انی اسألك من الحیر كله عاجله و آجله، ما علمت منه و ما لم أعلم، و اعودك من الشر كله عاجله و آجله ما علمت منه و ما لم أعلم، اللھم انی اسألك من غیر ما سألک عبدك و نبیک، و اعودك من شر ما استعاضه عبدك و نبیک، اللھم انی اسألك الجنة و ما قرب إليها من قول أو عمل، و اعودك من النار و ما قرب إليها من قول أو عمل، و اسألك أن تجعل كل لفظ قضيت لی خیراً.

ترجمہ:..... اے اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی کھلی خیر کا سوال کرتا ہوں وہ جلد ہو یا دیر، جو میرے علم میں ہے یا نہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کا سوال تجھ سے میرے بعد سے اونچے کیا گیا۔ اور ہر اس شے کا تیری پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے بندے اور نبی سے پناہ مانگی۔ اے اللہ! میں جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس نیک عمل کا اور قول کا جو جنت کے قریب کر دے۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم سے، اور ہر اس برے عمل اور قول سے جو جہنم کے قریب کر دے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہر فعل جو تیرے میرے لئے کرنا ہے اس کو خیر والا بنا دے، میں ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۶۱ اللھم بعلمك العیب و فتنتك علی الخلق، احمی ما علمت الحیاء غیر آلی و توفی اذا علمت الوفا غیر آلی، اللھم و اسألك خفتك فی العیب و انفسها، و اسألك كلعة الاخلاص فی الرضا و الغضب، و اسألك القصد فی الفقر و الغنى، و اسألك نصیبا لا بعد، و اسألك قوة عین لا یقطع، و اسألك الرضا بالقضاء، و اسألك برء العیش بعد الموت، و اسألك لذة النظر الی وجهك، و اسئلی الی نقابك فی غیر ضر مصره، و لافتة مضلة، اللھم زینا بزینة الایمان، و اجعلنا هداة مهتدين.

ترجمہ:..... اے اللہ! اپنے طیب کے علم اور مخلوق پر اپنی قدرت کے فضل مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم میں میرے لئے زندگی بہتر اور اور جب تو جائے کہ موت میرے لئے بہتر ہے تو مجھے موت دے دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے نیت کا سوال کرتا ہوں خود میں اس کا حصول خیر میں اور ہمدردی میں ایسی نیت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو بلکہ انھوں کی خدمت کا سوال کرتا ہوں جو منقطع نہ ہو۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر فیض پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے موت کے بعد بھی زندگی کا سوال کرتا ہوں۔ اور تجھ سے جس طرح سے تو دیکھنے کی قدرت کا سوال کرتا ہوں۔ تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں کسی ضرر و سائل تکلیف و گردن بازی کے فتنے کے بغیر۔ اے اللہ! ہم کو ایمان کی رحمت کے ساتھ حیرت ناز اور ہلاکی اور ہدایت یافتہ بنا دے، مسئلہ کہ الحاکم عن عمار رضی اللہ عنہ ہر یسر

۳۶۲ اللھم معنی بسمی و بصری حتی لعلیما الوالوف منی و عافی فی ذبی و فی جسدی، و اصر منی ظلمتی حتی تری فیہ ناری اللھم انی اسألك نفسی الیک، و قو جنت اقری الیک، و الحاح ظہری الیک و خلعت (۲) ہو بھی الیک لا ملجأ منک الا الیک، امنیت بر سواک الذی ازیست و یکتفیک الذی ازیست.

ترجمہ:..... اے اللہ! مجھے میرے کانوں، آنکھوں کے ساتھ دل سے حتی کہ لہن و سیر اور لہن بنا دے (کہ میرے دل کی چیز دیکھیں اور میرے دل کی چیز سنیں) اور مجھے میرے دین میں اور میرے جسم میں، ہدایت و سلامتی دے اور مجھ پر ظلم کرنے والے سے میری مدد فرما حتی کہ میرا بدلہ لے

میں نکھر آئے۔

اے اللہ! میں اپنا نفس تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنا معاملہ تیرے حوالے کرتا ہوں۔ اپنی ایک کچھ پر کرتا ہوں۔ اپنا چہرہ صرف تیری طرف کرتا ہوں۔ نہیں کوئی کھانا کھا کر تیرے پاس۔ میں تیرے رسول پر ایمان لایا جس کو تو نے معیوث کیا اور تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی۔

مسند بک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۳۶۱۳۔ اللھم الیک أشکو ضعف قوتی وقلة حیلتي، وهوانی علی الناس، یا رحم الراحمین الی من تکلنی! الی عبدو یسجھمنی! أم الی قریب ملکته امری، ان لم تکن ساحطاً علی فلا الالی، غیر ان عافیتک أوسع لی، أعوذ بذنور وجهک الکرم الذی احشاءت له السموات واشرفت له الظلمات وصلح علیہ أمر الدنیا والاخره، ان تحل علی غضبک أو تنزل علی سخطک ولک العسی حتی ترضی، ولا حول ولا قوة الا بک۔

ترجمہ:..... اے اللہ! میں اپنی کمزوری کی تجھ سے شکایت کرتا ہوں اور تکت حیل و تدبیر کی اور لوگوں کے نزدیک اپنے بے وقعت ہونے کی۔ اے رحم الراحمین! آپ مجھے کس کے حوالے کرتے ہیں، ایسے دشمن کے جو مجھے دیکھ کر ترش رو ہوتا ہے؟ یا ایسے قریبی عزیز کے پاس جس کو تو نے میرے معاملات کا مالک بنا دیا لیکن اگر تو مجھ سے ناراض نہیں تو مجھے کوئی پروا نہیں۔ تیری عافیت میرے لئے کافی ہے۔ میں تیرے چہرے کو نور کے ظلیل جس کی بدولت آسمان روشن ہو گئے تاریکیوں کے پردے چھٹ گئے اور دنیا و آخرت کے معاملے سلجھ گئے اس بات سے کہ مجھ پر تیرا غضب اترے یا تیری ناراضگی اترے۔ تیری خوشامد فرض ہے حتیٰ کہ تو راضی ہو اور ہر طرح کی طاقت و قوت تیرے ساتھ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن جعفر

فائدہ:..... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: الوداع میں عرفہ کی رات آپ نے یہ دعا مانگی تھی۔ بندہ اعتراف عرض کرتا ہے کہ طائف سے واپسی پر بھی حضور ﷺ نے یہ دعا مانگی تھی جب آپ کے جوئے خون سے لہو بہا ہوا ہو گئے تھے۔ فداہ اسی وامی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۳۶۱۴۔ اللھم انک تسمع کلامی وتری مکانی وتعلم سری وعلاقتی لا یخفی علیک شی من امری، وأنا البائس الفقیر المستغیث المستجیر والوجل المشفق المقر المعترف بذنبہ، أسألك مسألة المسکین، وابتھل الیک ابتھال المذنب الذلیل وادعوك دعاء الخائف الضعیر، دعاء من خضعت لک رقبته وفاضت لک عبرته وذل لک جسمه، ورغم لک أنفه اللھم لا تجعلنی بدعا لک شقیاء، وکن لی رؤفاً یا خیر المسؤلین ویا خیر المعطین۔

ترجمہ:..... اے اللہ! تو میری بات سنتا ہے اور میری جگہ بھی خوب دیکھتا ہے، میرے اندر کو اور باہر کو، تو نبی جانتا ہے، کوئی شی تجھ پر مخفی نہیں۔ میں شکستہ، فقر، غریب، ادنیٰ کا خواہاں، خدا سے ڈرا ہوا، اپنے گناہوں کا معترف، مسکین کی مانند تجھ سے سوال کرتا ہوں اور ذلیل گناہ کار کی مانند تجھ سے گڑگڑاتا ہوں اور بیمار، خوفزدہ کی طرح تجھ سے دعا کرتا ہوں، جس کی گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور تیرے لئے اس کے آنسو بہہ رہے ہیں اور تیرے لئے اس کا جسم پھسل رہا ہے، تیرے لئے اس کی ناک خاک آلود ہے، پس اے اللہ! مجھے میری دعاں میں نامراد نہ کر میرے لئے مہربان ثابت ہو اے سب سے بہتر عطا کرنے والے اور سب سے اچھے مسئل۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۶۱۵۔ اللھم أقسم لنا من حبشک ما تحول بہ بیننا وبين معاصیک ومن طاعتک ما تبلغنا بہ جنسک، ومن الیقین ماتھون علینا مصائب الدنیا، ومنعنا بأسماعنا و أبصارنا و قلوبنا ما أحییتنا واجعلہ الوارث منا واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا، ولا تجعل الدنیا اکبرھما ولا مبلغ علمنا، ولا تسلط علینا من لایرحمنا۔

ترجمہ:..... اے اللہ! اپنی نشیت ہمیں عطا فرما، جس کی بدولت آپ ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان آڑ بن جائیں اور تیری ایسی اطاعت ہم کو حاصل ہو جائے جو ہمیں جنت پہنچا دے، (اور اپنی ذات کا) ایسا یقین نصیب فرما جس کی وجہ سے ہماری مصیبتیں ہم پر

ما بعد اور ان میں اس تقدیم کی ایسے طرح سے یاد و فکر میں اس کا نقشہ ہے، ایسے دل سے چشتی غزل کے ایسے نقش سے جو سیر نہ ہو، بلکہ وہا
سے جو توجہ نہ ہو۔ صد حمد، صد عید، صد نعم، صد شرف، صد زبیر، صد

۳۶۲۰ اللھم اغفر لی عافیت و احداث و ما اسررت و ما اعلنت، اللھم اغفر لی خطیئتم و جہلکم و اسراری
اسری و ما انت تعلم بہ منی، اللھم اغفر لی عفاک و عمدی و دھولی و جدی و کل ذلک عتوی انت العفویم و انت
الغفور و انت علی کل شیء قدير

ترجمہ: ... اے خدا! تجھ سے جو کچھ میری طرف سے ہوئے مجھے یا بعد میں، پوشیدہ یا ظاہری، سب کو ماف کر۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو میرے جان
پر کھڑے کر کے دے، تو مجھ کو میرے مذق میں یا تلخیہ کی میں کئے ہوئے گنہوں کو ماف فرما اور میری طرف سے کئے گئے گناہ کو ماف فرما۔ اے اللہ! تو ہی
مقدم ہے اور تیری مقرر ہے اور تو ہی جزی پر گزارا ہے، بخاری، صلیبہ عن ابی موسیٰ

۳۶۲۱ اللھم رب حبیب و مہیکان و اسرافیل و محمد، تعوذیک من النار
ترجمہ: ... اے خدا! اے جبریل، میکائیل، اسرافیل اور محمد کے رب! انہیں مجھ سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

الکبیر نظرائی عن و لا، ابی الصبیح و سید عاصم بن اسد
فاکرہ: ... ہر مہینہ عید میں اس سے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ فجر کی اور گھٹ نہ دنا کی پھر میں نے آپ کو یہ دنا
نہ کرتے ہوئے سنا۔

۳۶۲۲ اللھم انی اعوذک من علم لا ینفع، و عمل لا یرفع و دعاء لا یرفع۔

ترجمہ: ... اے اللہ! میں اپنے مجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، صرف نہ دنا کے اور اپنے عمل سے غریزی اور دعا میں شرف نہ دنا کی۔ پائے اور ان کی
دعا سے بڑی نہ جائے محمد احمد، ابی حیان، مستدرک الحاکم عن اسرار صی بن ع

۳۶۲۳ اللھم انی اسألك من العبر کما، ما علمت منه و ما لم اعلم و اعوذک من الشر کلہ، ما علمت منه
و ما لم اعلم۔

ترجمہ: ... اے خدا! میں تجھ سے ہر طرح کی خبر کا سوال کرتا ہوں، میرے علم میں ہو یا نہیں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر طرح سے شر سے۔
میرے علم میں ہو یا نہیں۔ طباطبائی، الکبیر نظرائی عن حابر بن سحر و صی اللہ ع

۳۶۲۴ اللھم احسن عافیت فی الامور کلھا، و آخرنا من خوی الدنيا و عذاب الاخرة
ترجمہ: ... اے خدا! تمام کاموں میں میں تجھ کو بہت سے فرما اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچ۔

صد احمد، ... اس حبان، صلیبہ کہ الحاکم عن اسرار صی بن ع

۳۶۲۵ اللھم انک سألنا من انفسنا ما لا مملکۃ الا ینک، اللھم فاعفنا منها ما یرحمک عنا۔

ترجمہ: ... اے خدا! تو نے ہم سے اپنی نفس (کی یا کئی) کا سوال کیا ہے جس کے ہم بالکے پھر سوائے تیری دعا کے۔ جس میں
اپنے نفس سے وہ اثر ملے گا تو ہم جس سے تو انہی چاہتے۔ بن عبد کرم عن ابی ہریرہ رضی اللہ ع

۳۶۲۶ اللھم اجعلنی من اللین اذا احسب و الشیر و الا اذا سار و العفرو

ترجمہ: ... اے خدا! مجھ کو لوگوں میں سے بنا جس کی گنے پر خوش ہو، نرم ہیں دامن، سیرتی نہ ہو، پناہ تو انتقاد کرتے ہیں۔

اس حبان، شعب الایمان للبیہقی عن عیاضہ رضی اللہ عنہا

۳۶۲۷ اللھم اغفر لی و ارحمی و کفنی بالرفیق الاعلیٰ

ترجمہ: ... اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھ کو رفیق الاعلیٰ سے ساتھ رکھ۔

بخاری، و صلیبہ، بن عبد کرم عن عیاضہ رضی اللہ ع

تو ظالم الغیوب ہے۔ نرمدی، نسانی، غیر شفاعت بن اوس

۳۶۳۶۔ اللھم لک تسلیت ویک۔ امت وعلیک تسکلت والیک اثنت ویک خاصت، اللھم انی اعوذ
بک لایلا الا انت ان تضلی انت اضلی القیوم الذی لا یموت، والعی والاسی یموتون۔

ترجمہ:..... اے اللہ! میں تیری خاطر اسلام لایا تھا پر ایمان لایا، تجھی پر چھوڑ دیا، تیری طرف متوجہ ہوا، تیرے لئے عزت کی مثال اے خدا!
میں تیری عزت کی پناہ، نگاہوں میں تیرے سوا کوئی سمجھ نہیں تو مجھے گمراہ ہونے سے بچاؤ نہ اور ہر شے کو بھانسنے والا ہے جو مجھی شکل مرے گا تو تم نہیں
و انسان حرم نہیں ہے مسئلہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۶۳۷۔ اللھم لک الحمد کالذی تقول و غیر انا نقول، اللھم لک صلاحتی ونسکیت و معنی و معانی والیک
مآس و لک ربی سرائی، اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر و وصوۃ الصدور و شدت الامر، اللھم اسألک من
خیر ما یجیبہ الیہ الیراج و اعوذ بک من شر ما یجیبہ الیہ الیراج۔

ترجمہ:..... اے اللہ! تمام تر نعمتیں تیرے لئے ہیں جسے تو کہتا ہے اور ہم کہتے ہیں اے اللہ! ہم تیری فخر، تیری عبادت، تیری خدمت کی ہر
موت تیرے لئے ہے تیرے ہاں میرا گھما کا ہے اور اے رب میری مادی دنیا تیرے لئے ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر
سے، دن کے سور سے اور مصیبات کے گزرنے سے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ان چیزوں کی بھلائی کی جو دنیا میں لے کر آتی ہیں
اور تیری پناہ، تمناؤں ان چیزوں کے شر سے جو ہوائیں لے کر آتی ہیں۔ نرمدی، شعب الانعام لیسبقنی عن علی رضی اللہ عنہ

۳۶۳۸۔ اللھم اعلنی بما علنتی و علنی ما یفنی و زدنی علما، الحمد لله عسی کل حال و اعوذ باللہ من حال
اھل النار۔

ترجمہ:..... اے اللہ! جو نے مجھے علم دیا ہے ان کے ساتھ مجھے ہر حد فراہم کر دیجیے، وہ علم سمجھا جو مجھے نفع دے۔ اور مجھے علم میں زیادتی دے۔
تمام تر نعمتیں ہندی کے لئے ہیں ہر حال میں وہ اے اللہ! میں اہل جہنم کے دل سے پناہ مانگتا ہوں شہ مدنی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
۳۶۳۹۔ اللھم اجعلنی اعظم شکرک و اکثر ذکورک و اربع نصب شک و اعظم و عبتک۔

ترجمہ:..... اے اللہ! مجھے بہت زیادہ شکر کرنے والا بنا دے اور اپنا بہت زیادہ ذکر کرنے والا، اپنی نصیحت قبول کرنے والا بنا دے اور اپنی وصیت یاد
رکھنے والا بنا۔ نرمدی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۴۰۔ اللھم انی اسألک واتوجه الیک بسبک محمد نبی الرحمة بجمعہ انی اتوجه بک الی اللہ فی حاجتی
ھذہ لتقضى لی، اللھم فشفعی فی

ترجمہ:..... اے اللہ! میں تجھ سے ہی سوال کرتا ہوں اور تیرے ہی محمد (ﷺ) کے وسیعہ تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد! میں تیرے وسیعہ
سے اللہ کی طرف، جو آگرتا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری کر دی جائے۔ اے اللہ! اس کی شفاعت میرے لئے میں قبول فرما۔

نرمدی، ابن ماجہ، مسند رکہ الحاکم عن عثمان ابن حنیف

۳۶۴۱۔ اللھم انی اعوذ بک من شر سمعی و من شر بصری و من شر لسانی و من شر قلبی و من شر منی
ترجمہ:..... اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کانوں کے شر سے، اپنی آنکھوں کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے
اور اپنی منی کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ابو ذر، مسند رکہ عن شکل

۳۶۴۲۔ اللھم عافنی فی بطنی، اللھم عافنی فی سمعی، اللھم عافنی فی بصری، اللھم انی اعوذ بک من الکفر و الفقر،
اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر، لا الہ الا انت۔

ترجمہ:..... اے اللہ! مجھے اپنے بدن کی سلامتی نصیب کر، اے اللہ! مجھے اپنے کانوں کی سلامتی نصیب کر، اے اللہ! مجھے میری نگاہوں کی
سلامتی نصیب کر، اے اللہ! میں کفر سے اور فقر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ عذاب اللہ عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ جب تک تیرے سوا کوئی

عادت کے لیے نہیں۔ سو ذرا مستحکم الحاکم علی ہی بکرا

۳۶۳۳ اللہم انی اسألك عبثة نفیة، ومبنة صریة ومردأ نفی مجزی ولا فاضح

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں غائب سحری زندگی کا اور اچھی موت کا اور ایسے مشاکمات میں مجھے ناکامی نہ ہو اور نہ شکست۔

الوزیر، الکبیر لظہری، عبدالکبر الحکیم علی بن عمر، رمی عہدہ

۳۶۳۴ اللہم انی اقلوبہ وحوارہ۔ لکنا صدک لو نہ۔ لکنا صفا فادنا فقلنا ذلک مہذب فکلن انت ولہما

ترجمہ: ... پیارا کارا اور سدا ... اے اللہ! وہ تیرے تھیں۔ تیرے ہیں۔ تو اس میں ان میں سے کچھ گاہ لکھیں۔ نام، کچھ بہت۔ ان ان کا درست رکھ کر حلہ الاولیاء عن بن عمر، رمی عہدہ

۳۶۳۵ اللہم اصلح لی نفس الذی ہو مصعبہ امری، واصلح لی دنیای الی الیہا معاشی، واصلح لی آخرتی الی الیہا

معادی و جعل لہجہ وریادہ لی فی کل غیر، واصلح الموت واصلح لی من کل شئ
ترجمہ: ... اے اللہ! میرے دین کو صحیح کر جو میری زندگی کا محافظ ہے، میری دینی بھیجے کہ میرے میں میری زندگی ہے، میری آخرت بھیجے کہ
جہاں تجھے موت کر جائے اس زندگی کو میرے سے بڑھے، جہاں میری یادتی کا سبب بلا موت کو میرے سے راحت کا کاروبار ہو۔

مسلم بن علی ہریرہ، رمی عہدہ

۳۶۳۶ اللہم انی اسألك الہدی، والنقی، والعاف، وطمی

ترجمہ: ... اے خدا! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں، کہ امانتی اور نئی کا سوال کرتا ہوں۔ مسلم، ہرمدی، بنی حنفہ، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۶۳۷ اللہم استر عورتی، وامن ووعتی، وقص عنی ذنبی

ترجمہ: ... اے اللہ! میرے عیب کی پردہ پوشی کر، میرے خوف کو امن، اے اور میرے قرض کا ارتقا مفرط۔

لکیر لظہری، عن ابن مسعود، رمی عہدہ

۳۶۳۸ اللہم اجعل حبک أحب الالشیاء الی، واجعل حبیبک آخر فہم الاشیاء عندی، والطلع علی حاجات

الدنیا بالمیق الی نقانک واذ افرقت انین اهل الدنیا من دنیاءہم، فافقر عسی من عاداتک
ترجمہ: ... سات، اپنی بہت کسب چیزوں سے زیادہ محبوب تو میرے لئے، اپنی فحشیت اور اسے خوف کسب چیزوں سے زیادہ اولی
... مجھے اپنی حاجات کا ایسا مشق دے جو دین کی خوشامد کو مجھے کے تمام کربوں اور چپ قلم دنیا کی آنکھیں ان کی بہت فحشیت کرنے تو
میرے آنکھیں اپنی عورت سے فحشیت نہ لے۔ لاؤ، اور مہینہ من ملک، عظم

۳۶۳۹ اللہم انی اسأذیک من ضر الاعیسی السی، والعیو الضواری

ترجمہ: ... اس شے میری بناؤ، کہ نہ دل، نہ کچھ چیزوں سے پیلاپ، نہ دل اور دلت سے۔ لکیر لظہری، عن عائشہ، رمی عہدہ

۳۶۴۰ اللہم انی اسألك الصحة والعفة والامان وحسن الخلق والرضا بالقدیر

ترجمہ: اے خدا! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں صحت، عافت، حسن خلق، حسن خلق، اور تیری تقدیر پر راض رہنے کا۔

الوزیر، الکبیر لظہری، عن عمرہ

۳۶۴۱ اللہم انی اسأذیک من بوء السوء ومن لیفۃ السوء، ومن سعة السوء، ومن صاحب السوء، ومن حار السوء،

فی دار العظافۃ

ترجمہ: ... اے اللہ! میں تیری برائیوں سے اپنا جان بڑھان سے، اپنی رات سے، بڑے شہر سے، بڑے سہاگے سے، بڑے چوہی سے، بڑے
کے گھر میں۔ لکیر لظہری، عن عمرہ، رمی عہدہ بن عمر

۳۶۴۲ اللہم انی اسأذیک من بوء السوء، ومن سعة السوء، ومن صاحب السوء، ومن حار السوء،

علیک، انت کما ثبت علی نفسك.

ترجمہ: ... اے خدا میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے بڑا چاہتا ہوں، تیری معافی کے ساتھ تیری سزا سے بڑا چاہتا ہوں، تجھ سے تیری بڑی تعریف میں تیری تعریف کو تو نہیں کر سکتا تو میری تعریف جیسا تو نے خود اپنی تعریف کرائی۔

مسئلہ ابن ماجہ ابو داؤد، سنن، نو مستدرک عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۶۵۳ اللہم فک الحمد شکراً و نک الحمد فضلاً

ترجمہ: ... اے خدا میں تیرے شکر میں تیری تعریف کرتا ہوں اور تمنا میں تمنا کے فضل آپ کی طرف سے ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن کعب بن عمر

۳۶۵۴ اللہم انی اے الگ التوفیق لعمدک من الاعمال، و صلیق القوکل علیک، و حسن العظمتک.

ترجمہ: ... اے خدا میں تیرے محبوب امالی کی تجھ سے توفیق طلب کرتا ہوں نیز تیری ذات پر سچا بھروسہ طلب کرتا ہوں، اور تیرے ساتھ حسن عمل (ایمان کیلئے) کا سوال کرتا ہوں۔ حلۃ الاولیاء، حر الاویمی، مسند الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۵۵ اللہم افیض معذرتی لذکرک، و درزنی طاعتک، و طاعة رسولک و عملاً نکاحک.

ترجمہ: ... اے خدا میرے دل کے کانوں کو اپنے ذکر کے لیے کھول دے اور مجھے اپنی اطاعت اپنے رسول کی اطاعت اور اپنی کتاب پر عمل کرنے کی توفیق عطا کر۔ الاوسط للطبرانی عن علی رضی اللہ عنہ

۳۶۵۶ اللہم انی اسألك صحة فی ایمان، و ایماناً فی حسن خلق و نجاحاً فی عہدہ رحمة منك و عافیة و معفرة منك و وضرماً

ترجمہ: ... اے خدا میں تجھ سے ایمان میں صحت کا اور حسن خلق میں ایمان کا سوال کرتا ہوں۔ نیز اپنی کامیابی کا سوال کرتا ہوں جس کا نتیجہ تیری رحمت، عافیت، معفرت اور تیری رضا مندی پر نکلتا ہو۔ الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۵۷ اللہم انی اسألك ایحساناً یبغض قلبی، و یقیناً یطعن فی عظمہ لا یھیننی الا ما کفیت لی، و واصلنی من المعصیة بما قسمت لی.

ترجمہ: ... اے خدا میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل میں پس جائے اور ایسے سے یقین کا سوال کرتا ہوں کہ میں اس سے بچنے والی معصیت کو تیری طرف سے سمجھوں، اور مجھے میری معصیت اور ذلی پر جو تو نے میرے لئے تقسیم کر دی راہنی کر دے۔

البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۵۸ اللہم العطف لی فی بصر کل عسر، فان تبصر کل عسر علیک یسر، و المأک فیس و الصلوة لی الدنیا و الآخرة.

ترجمہ: ... اے خدا میری مشکل آسان کرنے میں تجھ پر بہرہاں ہوجا۔ بے شک ہر مشکل آسان کر تجھ پر آسان ہے۔ اور میں تجھ سے دنیا و آخرت میں آسانی اور معافی کا سوال کرتا ہوں۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۵۹ اللہم اعف عنی ذنک عفو کرم

ترجمہ: ... اے خدا مجھے معاف فرما بے شک تو معاف کرنے والا کریم (و شاہ) ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۶۰ اللہم طهر فسی من السفاق، و عملی من الریاء، و لسانی من الکذب و عینی من الخیافہ، فانک تعلم خائفة الاعین و ما تخفی التصور.

ترجمہ: ... اے خدا میرے دل کو نفاق سے پاک کر، میرے عمل کو ریا سے پاک کر، میری زبان کو جھوٹ سے پاک کر اور میری آنکھوں کو خیانت سے پاک کر، بے شک تو آنکھوں کی خیانت کو اور جوڑوں میں چھپا ہونے سے سب جانتا ہے۔

الحکیم، المحیط فی الترویج عن ۴۴ معمر العزازی

۳۶۶۱۔ اللہم ارحم منی عینین علیٰ لیثین، تشلیہا القلب بنزولہ المروع من حشبتک قبل أن تكون المروع ذماً،
والاضراب من جمرأ۔

ترجمہ:..... اے اللہ مجھے خوب سے دینی دوا بخشیں عطا فرما، جو میرے خوف سے آسو بہا بہا کر دل کو شفاء بخشیں کل اس سے کہ آسودہ ہو جائے یہ اور انھیں زندگاہ ہو جائے (قیامت میں) کہ ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۶۲۔ اللہم عافنی فی قلمرتک، وادخلنی فی رحمتک،
واعتصم لی بعمر عملی واجعل ثوابہ الجدا۔

ترجمہ:..... اے اللہ مجھے اپنی قدرت میں مائت بخش، مجھے اپنی رحمت میں داخل کر، میری عمر اپنی اطاعت میں پوری کر میرا خاتمہ مجھے عمل پر کرو اور اس کا ثواب جنت میں دے، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۶۶۳۔ اللہم غنی بقلمم وزینی بالعلم واکرم منی بالتقوی وجعلنی بالصلیہ
ترجمہ:..... اے اللہ مجھے علم کے ساتھ امداد کر، ہر بار کے ساتھ مجھے حیرن فرما تقویٰ کے ساتھ مجھے باعزت بنا اور مائت کے ساتھ مجھے

حسن وجمالی بخش۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۳۶۶۴۔ اللہم انی اسألك من الفضل ورحمتک، فانہ لا یملکها الا انت۔

ترجمہ:..... اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک ان دونوں چیزوں کا قوت مالک ہے۔
الکبیر للعلم انی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۳۶۶۵۔ اللہم حجة لا ریا، لها ولا سمعة
ترجمہ:..... اے اللہ! اس حج نصیب فرما، جس میں نہ کوئی ریا ہو اور نہ کوئی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۳۶۶۶۔ اللہم انی اعوذ بک من غلبت ما کو عبائہ تریانی، ولذہ یو عانی، ان رای حسنة فعلها وان رای سبنة اذاعها
ترجمہ:..... اے اللہ! میں اس کا دروست سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو انھوں سے مجھے دیکھے کہ وہ دل میں مجھ سے فریبہ لگے۔ اگر میری کوئی

شک دیکھے تو قرآن کرے اور اگر کوئی برائی دیکھے تو پھیلا دے۔ ابن ماجہ عن معبد طعصری مرسل
۳۶۶۷۔ اللہم اغفر لی ذنوبی وخطایای کلھا، اللہم اغفر لی وادخلنی لصالح الأعمال والاخلاق فانہ لا یهدی

لصالحها ولا یضرب سبیلها الا انت
ترجمہ:..... اے اللہ! میرے تمام گناہ اور تمام گناہیں معاف فرما، اے اللہ مجھے ہدایت نصیب کر، مجھے مضبوط کر، مجھے سب اعمال

اور اچھے اخلاق کی ہدایت بخش۔ بے شک شکی کی ہدایت دے نہیں سکتا اور برائی سے بچائیں سکتا تیرے سوا کوئی اور۔
الکبیر عن انس رضی اللہ عنہ

۳۶۶۸۔ اللہم رب جبریل ومیکائیل ویزر اسرافیل، اعوذ بک من حر النار ومن عذاب القبر۔
ترجمہ:..... اے اللہ! جبریل، میکائیل، اسرافیل کے رب اور اسرائیل کے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کی آگ سے اور قبر کے عذاب سے۔

سنی، عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۶۶۹۔ اللہم انی اعوذ بک من علیۃ الدین، وغلبۃ العدو، ومن یولو الایم، ومن فتنۃ المسیح الدجال۔
ترجمہ:..... اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرع کے بوجھ سے دشمن کے تسلط سے، شادی کے بغیر رہنے سے، دجیل کے فتنے سے۔

نداء لعلی فی الافراد، الکبیر للعلم انی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۳۶۷۰۔ اللہم انی اعوذ بک من التردی والہدم والفرق والحرق واعوذ بک ان یتخبطن الشیطان عند الموت،

واعوذک ان اموت فی مسلک، متبراً، واعوذک ان لموت لعدواً.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مر کر ہلاک ہونے سے وہ کر ہلاک ہونے سے غرق ہونے سے اور جس پائے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں کہ اس بات سے کہ موت کے وقت شیطان مجھے دغا دے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تیری راہ میں پشت پھیرے ہوسکوں۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں ہماروں، دشمنی، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود

۳۶۷۱ . اللهم انی اعوذک من منکرات الاختلال، والاعتدال، والاهواء، والادواء

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے مذاق سے، برے اٹھانے سے، بری خواہشات سے اور اسرار سے۔

ترمذی، الکبیر للنظرانی، مستدرک الحاکم عن عبد زیاد بن علقمہ

۳۶۷۲ . اللهم متعنی مسعوی، واجعلہ بالوارث منی، والنصر منی، وحفظہ بکری

ترجمہ: اے اللہ! مجھے میرے کاغذ اور آنکھوں کے ساتھ لکھ دو پچھلا اور میری وارث بنا اور مجھ پر ظلم کرنے والے کے مخالف میری مدد فرما اور اس سے میرا انتقام لے۔ ترمذی، مستدرک الحاکم عن میری ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۶۷۳ . اللهم انی ائسألك غفای وغنی مولای

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اپنی دلدادگی اور اپنے کام کی مالدارگی کا سوال کرتا ہوں۔

الکبیر للنظرانی عن امی حرمہ مانک بن فہر المازنی الانصاری

۳۶۷۴ . اللهم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین، ولا تنزع عنی صالح ما أعطتني

ترجمہ: اے اللہ! ایک لمبے کے لئے مجھے میرے نفس کے حوالہ نہ دے اور جو نیک تو نے مجھے عطا کیا اس کو مجھ سے مت لے لیں۔

ترمذی عن امی حرمہ

۳۶۷۵ . اللهم اجعلنی شکوراً، واجعلنی صبوراً، واجعلنی فی عینی صغیراً، ولی أعین الناس کثیراً.

ترجمہ: اے اللہ! مجھے شاکر بنا، مجھے صابر بنا اور مجھے پنی نگاہیں چھوڑا اور لوگوں کی نگاہ میں بلا تباہی و بربادی بن۔

۳۶۷۶ . اللهم انک لست باله استجدشاه، ولا یربہ ہندعنا، ولا کان لنا قبلک من الذلنا الیہ ونذوک، ولا اعانک علی خلقنا احد فحشرک لیک، ویاوکت وتعالیت.

ترجمہ: اے اللہ! تو کوئی ایسا معبود نہیں ہے جس کو ہم نے خود یا بھلا کر لیا ہو، یا یہ پروردگار ہے جس کو ہم نے کھوج نکالا ہو، نہ تجھ سے پہلے بھلا کوئی معبود کریم اس کی پناہ میں آجائیں اور تجھے چھوڑ دیا اور تیری بھلائی پر تیری کمی نے ہمارے کو آپ کا شریک ٹھہرا لیا تو ہر کرت اور اس بات سے بلند ہے۔ الکبیر، کلینی عن مصعب رضی اللہ عنہ

۳۶۷۷ . اللهم اھلح ذات یشاء، وألف بیس قلوبنا، واهدنا سبل السلام، ونجنا من الظلمات الی النور، وجننا من الفواحش ما طھر منها وما بنی، اللهم مارک لما فی اسماعنا، وایصارنا وقلوبنا وأزواجنا وذرائنا ونب علینا انک انت البواب الرحیم، واجعلنا شاکرین لنعمتک متبین بہا فایلمین لہا وأنعمہا علینا.

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے دماغ میں اصلاح کر، ہمارے دلوں میں الفت پیدا کر، ہمیں سلاحتی کے راستوں کی ہدایت کر، ہمیں نور میں سے نور کی طرف ہجرت دے اور ہمیں بخش کاموں، عیبوں، کھلموں، پوشیدہ اور مقلد ہمارے کاموں میں ہماری آنکھوں میں، ہمارے دلوں میں، ہمارے جڑوں میں اور امانت اور امانت پر کرت عطا فرما۔ اور ہمارے قول پر اسے شک نہ آئے تو یہ قول کرنے والے ہم ہیں۔ اور ہم کو اپنی انعمت کا شکر کرنے والا بنانا، ان نعمتوں کو قبول کرنے والا بنانا اور ان نعمتوں کو ہم پر کمال کر۔

الکبیر للنظرانی، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۶۷۸ . اللهم والیہ کو الیہ الولید.

ترجمہ . . . ہے اللہ! ہمارے حفاظت فر۔ جس طرح چھوٹے بچے کی حفاظت کی جاتی ہے۔

الشيخ المصنف - محمد بن يحيى بن عمر - رضي الله عنه

٣٦٤ اللهم احفظني بالاسلام قائما، واحفظني بالاسلام قاعدا واحفظني بالاسلام راقدًا، ولا تشمت لي عدوا ولا حسدا، انك انت اياك من كل خير خزائنه يهدك، واعز ذك من كل شر نعم انه يهدك.

ترجمہ :- نبی اسلام کے ساتھ فحشیت فرمایا میرے کفر سے ہوئے، میری اسلام کے ساتھ حفاظت فرمادے میرے بیٹھے ہوئے، میری اسلام کے ساتھ فحشیت فرمایا میرے والے ہوئے اسے فحشیت کہ سداوشان کو کچھ پر بیٹھے کا سونے دے۔ اسے اللہ میں تجھ سے تمام خیروں کا سوال کرتا ہوں، غلبہ خیر کے تمام خیرات سے تیرے ساتھ مل گیا اور اسے اللہ میں تیری بنا دیا جاوے ہوں تمام قسم کے شرور سے تیرے شر سے بچ کر۔

٣٩٨٥ الطهيم امانالك موجات رحمك، وعزائم مفركك والاسلام من كل اب. وانغمض من كل بوا والفرز
بالجنة والسجاة من النار.

ترجمہ: اے اللہ! ہم تو تھے حیرتی رحمت واجبہ کرنے والے اسباب کا سوال کرتے ہیں، حیرتی مغفرت تو انا مگر نے اسباب کا سوال کرتے ہیں، ہر انسان سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں، پریشانی خفہ کا سوال کرتے ہیں، جنت کی کامیابی اور جہنم سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔ **مستند: کمالہاکم عن ابن مسعود رضى الله عنه**

٣٦٨ نالهم اى اعوذ بك من العجز والكس والجبن والبخل والجهرم والفسوق والغفلة والعيبة والفدة
والسكفة واعوذ بك من الفقر والكفر والفسوق والشقاق والنفاق والسمة والرياء واعوذ بك من النعم
والبكم والجون والجذام والبرص وشئ من الازقام

[illegible]

اللهم اجعل أوسع درفك على عند كبير سنن وانقطاع عمرى.

قرآن مجید: اے اللہ! میرے نزدیک کی غیوب کشادگی کا تہ نہ میرا بڑا بڑا پورا قرآن مجید، مسدود کیا، الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۸۳- اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ النِّعَةَ وَابْنَةَ قِيْدَايْ وَدِيْنِيْ وَاهْلِيْ وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتَرْعِدْنِيْ وَاَسْ رَوْعَتِيْ وَارْحَمْنِيْ
مَنْ بَيْنَ يَدَيِّ وَمَنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شَمَالِيْ وَمَنْ فَوْقِيْ، وَالْعُوْذُ بِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ نَحْوِيْ.

ترجمہ :- اے اللہ! ہمیں اپنی دنیا اور دین میں مالک اور مال میں پاکو اعلیٰ قدرت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے محبوب محمد (ص) سے خوف کو گواہی فرما۔ آگے سے پیچھے سے ہوا میں اور ہمیں سے اور اوپر سے ہماری حفاظت فرما اور میں تیری پہچان کرتا ہوں کہ اچانک آنے سے خدا ہی میں: قلب لیا حاکم - الر اور عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

٢٦٨٥ اللهم اني امدلك باسمك الطاهر الطيب انبارك، يا صاحب البك الذي اذا دعيت به اجبت وانا مستجاب به

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے پاکیزہ ولیپ، امیر، اور تیرے محبوب نام سے تجھے پکارا ہوں کہ جب اس کے ساتھ روکنے والی ہے تو وہ قبول ہوگی ہے اور جب تجھ سے کسی کے سامنے سوال کیا جاتا ہے تو وہ سوال پورا کیا جاتا ہے اور جب تجھ سے رحمت طلب کی جاتی ہے تو تو رحمت بھیجتا ہے اور جب تجھ سے کشادگی طلب کی جاتی ہے کشادگی رحمت فرماتا ہے۔ اور ملحد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

٣٦٤- الطهيم أتى أعوذ بك من عذاب القبر، وأعوذ بك من عذاب النار، وأعوذ بك من فتنة المعيا والمعات، وأعوذ بك من فتنة المسيح الدجال.

میر جگر..... اے خلیفہ! میں تجھ کی پناہ چاہتا ہوں غراب قہر ہے، تیرا کیا بنا دیا ہوتا ہوں غراب جنہم سے، تیرا کیا بنا دیا ہوتا ہوں زحری غر مروت کے
 فتنے سے لڑ رہا ہوں پناہ چاہتا ہوں کس دوا دل کے فتنے سے سدا بخاری، سستی میں عی ہو رہا وحشی لہ لہ

٣٦٦ .. ان تغفر اللهم تغفر جميعا وای عبدک لانا

ترجمہ:.....! اگر تو مخالف کرتا ہے تو تمام گناہ مخالف فرما دے اور کون سا تیرا تہجد ایسا ہو سکتا ہے جس کا کوئی منکر نہ ہو۔

سائنس۔ مستشرقین الحاکم ہیں اسے ہمیں دیکھنے کیلئے

۳۶۷ حیرے سہارن جوتے۔ (مسلم بن سلیمان الکوری۔ متروک الحاکم محمد بن ابی اسحاق دمشقی البیہقی)

۳۶۹۸ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اللہ عزوجل آپ کو حکم دیتا ہے کہ ان کلمات کے ساتھ آپ دہ ماٹھیں ان نمازوں سے ایک چوڑا ب کو ضرور پڑھیں گی:

اللهم اني اباك عجزتك وحسرت على بلبيك. وخبر رجاء من الدنيا الي رحمتك.

ترجمہ: اے اللہ! اُمّی تجھ سے تیری جلد عافیت کا، تیری مصیبت پر ممبر کا اور دنیا سے تیری رحمت کی طرف نکل جانے کا سوال کرتا ہوں۔ مایوس جان، مستدرک الحاکم عن عائشہ و عن اہل عیالہ

کلام: روایت ضعیف ہے کیونکہ طعیف الجامع ۷۰۔

۳۶۹۔ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام مکرملہ لائے اور فرمایا: اے محمدؐ کہو، میں نے کہا: کیا کہوں؟ فرمایا: کہو۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، الَّتِي لَا يَجُوزُ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّ خَائِفٍ وَفَرُّوْبٍ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَرْجِعُ إِلَيْهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِمَّا يُؤْمِنُ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ يَطْرُقُ، إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا حَمْدُ.

”میں اللہ کے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں جس سے کوئی نیک تہذیب زدہ نہ کہتا اور نہ ہی جس کے شر سے جو اللہ نے پیدا کیا، ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے، ہر اس چیز کے شر سے جو زمین پر پڑتی ہے، ہر اس چیز کے شر سے جو زمین میں پیدا ہوتی ہے، عداوت اور دُشمنی کے شر سے اور ہر بات کو جانے والی ہر شے کے شر سے“ اس کے جو فیہ کے ساتھ ”آئے اس بار ارمٰی میں“۔

الكبير للطاهر انبي، مسند احمد، عن عبد الرحمن بن عيسى

۳۷۰... اے لوگو! کیا تم چاہتے ہو کہ فوسفا تجھی ا عاکرو پس پہنچو:

اللهم اغفر لي ذنوبي و شكري و حسن عبادتك

”اے اللہ! امارتی بندہ کو اپنے ذکر پہ اپنے شکوہ پہ اور اپنی اُمید و محبت پہ“

مسند ملك الحكم، حلة الأولياء، عن أبي هريرة رضي الله عنه

۴۰۰. ایسا دعا کر دے گا کہ۔

اللهم ارزقني لذة النظر إلى وجهك والشرق إلى لقائك.

”نہ افسوس! مجھے اپنے چہرے کو دیکھنے کی لذت ملنا کہ اور وہی حقائق کا شوقی مٹا کر۔“ ان حکیم عن زید مر لہت

كلام: ... ضعیف الجامع ۱۳۹۰ھ

۴۷۰۲ .. بہترین دعا پڑھے کہ:

اللهم ارحم امة محمد ورحمة عامة.

”اے اللہ! امت محمد پر رحمت عام کر۔“ الحاکم فی التاریخ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: تذکرۃ الموضوعات ۵۸، خزینہ ۳۳۶، ذیل الامالی ۱۵۶، ضعیف الجامع ۱۰۰

۳۷۰۳۔ ایک شخص نے یا ارحم الراحمین کے لفظ کے ساتھ خوب گریہ و زاری کی۔ پس اس کو آواز دی گئی: میں نے تیری آواز سی ہو تو تمہاری کیا حاجت ہے؟ ابو الشیخ فی النوواب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۰۴۔ ایک دبی حبسی وہی نفسی لک دبی ذللی، وہی اعین الناس عظمی ومن سبی الاغلاقی حبسی ترجمہ: اس پر وہ کار بھیجے اپنی محبت عطا کر اور مجھے اپنی نگاہ میں رکھیں کہ اور لوگوں کی نگاہ میں عظیم کر اور برسے غداق سے بھجے۔

۳۷۰۵۔ تیری دنیا کے لئے پس جب تو مٹا کی نماز پڑھ لے تو نماز کے بعد سبحان العظیم وبحمدہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ تین مرتبہ پڑھ اس کی حد ہے اللہ پاک تجھے پانچ صیبتوں سے محفوظ رکھے گا، جنوں، ہذا ام اندھے پن اور فحاشی سے۔ اور اپنی آخرت کے لئے یہ کہہ:

اللهم اهدنی من عندک وافض علی فضلک وانشر علی من رحمک والنزل علی من یوکنک۔

”اے اللہ! مجھے اپنے پاس سے ہدایت دے، مجھ پر اپنا فضل فرما، مجھ پر اپنی رحمت نازل فرما اور اپنی برکات کا نزول فرما۔“

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی قیامت کے دن ان کو پچھرا لے کر آئے تو یہ نعمات اس کے لئے جنت کے چار دروازے ضرور کھولائیں گے، وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ ابن السنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۱۲۳

۳۷۰۶۔ کیا میں تجھے ایسی چیز نہ بتاؤں جو تو دن رات اللہ کا ذکر کرتے تو ان سب سے بڑھ جائے:

الحمد لله عدد ما خلق الله، والحمد لله ملء ما خلق الله، والحمد لله ملء ما فى السموات وما فى الارض، والحمد لله عدد ما احصى كتابه، والحمد لله عدد ملء ما احصى كتابه، والحمد لله عدد كل شيء، والحمد لله ملء كل شيء، وتسبيح الله مثلها۔

”تمام تر تمہیں اللہ کے لئے ہیں، اس قدر جس قدر اللہ نے مخلوق پیدا کی۔ (اللہ اللہ اللہ کی مخلوق بھر کر، اللہ اللہ آسمانوں اور زمین کو بھر کر، اللہ اللہ اس قدر جس قدر اللہ کی کتاب (تقدیر) بنا، کر سکی اور اللہ اللہ اس قدر جس قدر اللہ کی کتاب (تقدیر) شمار کر س، اللہ اللہ ہر چیز کی تعداد ہے بھر اور اللہ اللہ ہر چیز بھر۔ اور اللہ کی تسبیح (سبحان اللہ) بھی اسی قدر، تو ان نعمات کو یاد کر لے اور اپنے بعد آئے والوں کو بھی یاد دلا دے۔“ الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۷۰۷۔ کیا میں تجھے اس سے آسان شے نہ بتاؤں جو اس سے افضل بھی ہو:

سبحان الله عدد ما خلق في السماء، وسبحان الله عدد ما خلق في السماء، وسبحان الله عدد ما خلق في الارض وسبحان الله عدد ما هو خالق، والله اكبر مثل ذلك، والحمد لله مثل ذلك، ولا اله الا الله مثل ذلك، ولا حول ولا قوة الا بالله مثل ذلك۔

ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سعد رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۱۵۵

۳۷۰۸۔ کیا میں تم کو ایسی شے نہ بتاؤں جو ان تمام دعائوں کو جامع، و تمہیں یہ کہ:

اللهم انما نسألك من خير مما سألك منه نبيك محمد، ونعوذ بك من شر مما استعاذ منه نبيك محمد، وانت المسعان وعليك السلاخ، ولا حول ولا قوة الا بالله

ترجمہ: ... اے اللہ! تجھ سے رو و خیر اگلتے ہیں جو تجھ سے میرے نبی محمد ﷺ نے انھیں ملو اور اس چیز سے میری کیا فائدہ پہنچے ہیں جس سے میرے نبی محمد ﷺ نے ہوا گئی۔ تجھ سے ہی ہر احلیک کی جانی پہلہ نکلی (پڑا) چٹکا ہے۔ اور ہر طرح کی طاقت اور ہر دانش کی کے ہاتھ میں ہے۔

مرحوم علی بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ

کتاب: طبعیاتی مع ۲۶۱۵۔

۳۷۰۹. یہاں تک ہے ایسے فہم نہ تھا کہ جو تو کہتا رہے

ألا أعلمك كلمات تقولنها: سبحان الله عدد خلقه. سبحان الله عبد جلته، سبحان الله وذا نفسه سبحان الله رف نفسه، سبحان الله وذا نفسه، سبحان الله وذا عرشه سبحان الله وذا عرشه، سبحان الله وذا عرشه، سبحان الله وذا كرمته، سبحان الله وذا كرمته.

[illegible]

۱۰۔ جس قدر تو نے بیعت عین کی کیا میں ایک علی گڑھ اس سے ذرا ثواب والہ تھاں؟ ہم نے عرض کیا کہ نہیں ضرور، غنائیں تو آپ ﷺ نے فرمائی کہ ہمارے

سبحان الله عدد خلقه

سبحان اللہ اللہ کی مخلوق کی حمد اور کے بقدر، غیر معنی، محض صیغہ رضی اللہ عنہ ابو ذاب، مستدرک الحاکم

کلام: فقہیہ المباح ۷۲۶۔

۲۷۱

اللهم اني اعوذ بك من شر سمعي، ومن شر بصري، ومن شر لبسي، ومن شر نفسي، ومن شر فمي.

اے نند! میں تیری پناہ آگے آتا ہوں اپنے کان کے شرمے اٹائی، آنکھ کے شرمے اٹائی، بال کے شرمے اٹا چھ، دل کے شرمے اٹا رہی
میں کے شرمے۔ فہ احمد، ابو ذؤاد، نعمتی عی شکل

۴۰ء کیا میں تجھے ویسے کھاتے تھاؤں کہ فقہ پائے ان کو دو کھاتے تھے ۲۰ ہے جس کو خبر دیئے گا اور دیکھتا ہے۔ اور میری من و نہر مانگتیں۔
 یوں کہنا کر

اللهم اني ضعيف فقوي رضاك ضعفت وحده الى الخير بناهني واجعل الاسلام شتيه وهدي انهم
اني ضعيف فقوي واني ذليل فأعزني واني فقير فأرزني.

”اے اللہ! میں ضعیف ہوں، مجھے اپنی رضا میں قوی کر، بھلائی کے کام کی طرف میری توجہ دے، اس میں کہ میری رضا و فلاح کی انتہائی چیز کر۔ اے اللہ! میں ضعیف ہوں مجھے قوی کر، میں راہِ نیک ہوں مجھے عزت دے، میں فقیر ہوں مجھے دھن دے۔“

ملک محمد الطاهر بن عبد الله بن عمر زحیٰ تھانہ مسند اہل علی، مشترک المذاہب، عمر بریلوی

کرام: تکمیل انفع ۷۔ ضعیف الجامع: ۴۱۔

۲۷۱۳ اللهم الهني رشدي واعنني من شر نفسي.

ترجمہ:۔۔۔۔۔ اے خدا! مجھے میری بھائی کی داد دے اور مجھے اپنے مٹے شہر کے بچے۔ موملہ کی حق تعالیٰ سے نصیب

کلام: ضعیف الجامع ۳۰۹۸۔

۳۷۱۳۔ یوں کہیں

اللہم استر عورتنا وامن روحنا

”اے اللہ! اسے عیب چھپا دے اور اسے دُور اور خوف و رکال فرما۔“ مسند احمد عن ابن مسعود

کلام: ضعیف الجامع ۳۱۱۸۔

۳۷۱۵۔ اللہم وب السموات السبع ورب العرش العظيم ربنا ورب كل شيء، منزل النور لا والارجل والفران، فائق الحب والنوى اعوذ بك من شر كل شيء انت آخذه بنا صبيته، انت الاول ليس قبلك شيء، وانت الآخر ليس بعدك شيء، وانت الظاهر فليس فوقك شيء، وانت الباطن فليس دونك شيء، اقض عني الدين، واغنني من الفقر۔

ترجمہ: اے اللہ! اساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کے رب! ہمارے اور ہر چیز کے رب! تو ذات، النور اور قرآن کے نازل کرنے والے! دانے اور محمل کو چھڑنے والے! ہمیں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ آپ ہی سب سے پہلے ہیں آپ سے پہلے کوئی نہیں، سب سے آخر میں آپ کے بعد کوئی نہیں، آپ اوپر اور ظاہر ہیں آپ سے اوپر کوئی نہیں، آپ ہی باطن اور اندر ہیں آپ سے زیادہ اندر اور باطن کوئی نہیں، ہمیں میرے قریش کا تارو عار دھجے قریش سے نہات دے۔

ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۱۶۔ یوں کہیں

اللہم انک عفو رحیم العفو لما عفا عني

”اے اللہ! تو جو عاف کرنے والا ہے عاف کر دے و بیکند کر دے جس کی مجھے بھی عاف فرما۔“

ترمذی ابن ماجہ، مسند ترک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۷۱۷۔ کہیں

سبحان الله عدد ما خلق من شيء۔

جس قدر اللہ نے مخلوق پیدا کی اس قدر سبحان اللہ۔ انکم للطرفین، مسند ترک الحاکم عن صفیہ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۳۱۲۲۔

۳۷۱۸۔ حضرت ذکاء علیہ السلام پوچھا کیا کرتے تھے:

اللہم انی اسألك حبک وحب من یحبک، والعمل الذی یطغی حبک، اللہم اجعل حبک أحب

لی من نفسی وأهلی ومن العاء الہاد۔

”اے اللہ! میں تجھ سے تیری اور میں کوئی کی محبت مانگتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اور اس عمل کی محبت جو تیری محبت پر آکر سے بات

اندرا پڑی محبت مجھے میری جان سے میرے مال و عیال سے اور رخصت سے پانی سے زیادہ کر دے۔“

ابوداؤد، ترمذی، مسند ترک الحاکم عن امیر المومنین رضی اللہ عنہ

۳۷۱۹۔ تجھ سے ملنے کے بعد میں نے چار کلمات کہے ہیں اگر ان کا ذکر کیا جائے ان کلمات کے ساتھ جو تیرے سامنے تم نے کہے ہیں تو وہ چار کلمات زیادہ روزی نکلیں گے:

سبحان الله ومحمدہ عدد خلفہ ورضاء نفسه ووزنة عرشہ وعداد کلماتہ۔

سبحان اللہ و محمدہ اللہ کی مخلوق کی تعداد کے برابر اس کی رضا کے بقدر ماں کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات

کی خدمت کے لئے ہر دم مسموم ہو ورنہ عن سوہرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۶۰ کسی مسلمان نے اللہ سے تم میں بار جنت کا سوال نہیں کیا مگر جنت نے اس کے جواب میں کہا

اللهم اذهب عني الجنة ولا استجار، جل مسلم الله من النار ثلاثا الا قلت النار: اللهم اجره مني

اسے اللہ اس کو جنت میں داخل فرما، اور کسی مسلمان نے اللہ کی پناہ نہیں مانگی جہنم سے تم میں، مگر جہنم نے اس کے جواب میں کہا

اے اللہ اے مجھ سے زیادہ سے محمد احمد، ابن ماحد، ابن حار، مستغرق عن انس رضی اللہ عنہ

۳۷۶۱ جس شخص نے لا الہ الا اللہ و وحدہ لا شریک لہ نہ الملک ولہ الحمد و هو علی کل شیء قدير۔ یہ دین میں سحر ہے

کہا یہ اس کے لئے دس ملاقاتوں کو کرنے کے برابر ہوگا، اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، سو برائیاں مٹائی جائیں گی، اس پر سے دین میں شرطان سے اس کی حفاظت کی جائے گی۔ حتیٰ کہ ظلم ہو جائے اور کوئی شخص اس سے ظلم عمل کرے اگر حاضر نہیں ہو سکا مگر یہ کہ کوئی اس سے زیادہ

بکی کلمات کہے۔ محمد احمد، معزی، مسلم، ترمذی، ابن ماحد، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۶۲ میں نے لا الہ الا اللہ و وحدہ لا شریک لہ نہ الملک ولہ الحمد و هو علی کل شیء قدير دس مرتبہ، اس شخص

کے مثل ہوگا جس نے ابراہیم علیہ السلام میں سے چار بار آواز دے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، سنن ابی حاتم، ابن ماجہ، علی بن عبد اللہ)

۳۷۶۳ جس نے کلمہ و حبیب ماثلہ و یا و بالا سلام دینا و بمعہ دنیا تو اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

ابوداؤد، ابن حار، مستغرق الحاکم عن ابی سعد رضی اللہ عنہ

۳۷۶۴ جس نے یہ کلمات دس مرتبہ کہے، اشہد ان لا الہ الا اللہ و وحدہ لا شریک لہ الہا و احدا، احدا حمدا لم یخلد

محتاجہ ولا ولدا ولم یلد ولم یکن لہ کفو، احدا، غدا پاک اس کے لئے چالیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں۔

مسند احمد، ترمذی عن نسیم البخاری رضی اللہ عنہ

کلام: المستزید ۱۳۹۸

۳۷۶۵ جس نے دس بار یہ کلمہ لا الہ الا اللہ و وحدہ لا شریک لہ نہ الملک ولہ الحمد محی و حیت و هو علی کل

شیء قدير، تو اس نے ایک قید خانہ آزاد کر دیا، محمد احمد، نسیمی، ابن حار، مستغرق الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۴۵۵

۳۷۶۶ اسے دس کو ثابت قدم رکھنے والے ہمارے لوگوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھو۔

ابن ماجہ، مستغرق الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۷۶۷ اسے دس کو چلنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھو۔

نسیمی، مستغرق الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ ترمذی عن شہاب احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۶۲۲

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعا

۳۷۶۸ اسے ابو بکر بنو

اللہم لاطر السموات والارض، عالم الغیب والشہادۃ، لا الہ الا انت رب کل شیء و مذیکہ، اعوذ بک

عن خود نفسی و من شر الشیطان و شوکہ، وان افرط علی نفسی سوء، اؤاجرہ منی معلوم۔

”اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے و غیب اور حاضر کے جاننے والے اے میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھے بچ کا۔ یہ دعا ہے۔

ان کا ناک ہے۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، شیطان کے شر سے اور اس کے شرکستان کو بات سے کہ میں اپنے نفس پر کوئی رائل لگاؤں یا کسی مسلمان کی طرف۔ رائل منسوب کر دوں۔ بخاری، مسلم، ابن ماجہ، ترمذی، رحمہ اللہ ۳۵۹

۳۵۹ رب ولا تعن علی، والنصو سی ولا تنصر علی، والعکر لی ولا تمکر علی، واهدنی ویسعدنی لی، والنصو سی عسی من یعی عسی، واللہم اجعل لی لک ذاکراً، لک داجلاً، لک مطواعاً، لک معیناً، البک واما منیباً، رب نقبل توبتی، واخل جوبتی، وأحب دعوتی وثبت حجبتی، واهد قلبی، ودد لسانی، واسئل بحیة قلبی۔

ترجمہ:..... ہے پروردگار! میری مدد فرما اور مجھ پر کسی کی مدد نہ فرما، میری نصرت فرما اور مجھ پر کسی کی نصرت نہ فرما، میرے لئے جلد دہر فرما، اور مجھ پر کسی کا میلہ نہ دیر کا ڈر نہ کر، مجھے ہدایت دے اور ہدایت کو میرے لئے آسان کر، جو مجھ پر نہ پادہی کرے وہ اس کے خلاف میری مدد فرما، اے اللہ! مجھے اپنے شکر گزار بنانا، اپنے سے ڈرنے والا بنانا، اپنی قربان پروردگار بنانا، اپنی طرف رجوع کرنے والا اور گمراہ نہ بننے والا بنانا۔ پروردگار! میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ دھو دے، میری دعا قبول فرما، میری حاجت اور دلیل پر قبول فرما، میرے بدل کو ہدایت کر، میری زبان اور دست کو اور میرے دل کے کیت اور سبیل کو اور کردے۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، سنائی، ابو داؤد، مسند رک العاکم عن ابن عمر عن رضی اللہ عنہ

۳۶۰ رب المغفر لی، وثبت علی تک انت التواب المغفر۔

ترجمہ:..... ہے پروردگار! میری مغفرت فرما، میری توبہ قبول فرما، ہے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الاصحاح ۳۶۱

۳۶۱ رب المغفر لی، وثبت علی تک انت التواب المغفر، من رجع عن غیر عمر رضی اللہ عنہ

ترجمہ:..... ہے پروردگار! میری مغفرت فرما، میری توبہ قبول فرما، ہے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے۔

۳۶۲ رب اعفو وارحم واهد لی للسبیل الاقوم۔

ترجمہ:..... پروردگار! میری مغفرت فرما، رحم فرما اور تمھارے راستے کی ہدایت نصیب فرما۔ مسند احمد عن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الاصحاح ۳۶۸

۳۶۳ کہ:

اللہم اجعل سریرتی خیراً من علایقی، واجعل علایقی صالحاً، اللهم انی ائسلک من صالح عاقبتی

الناس من الضال والاهل والمولد، غیر الضال ولا ائضل،

اے اللہ! میرے چٹمہ میرے ظاہر سے بہتر بنا، میرے ظاہر کو نیک بنا، اے اللہ! میں تجھ سے نیک ہوں، نیک اور اور نیک

اللہ نے ان سوال کرنا ہوں جو تم کو قبول اور نہ کرنا کریں۔ ترمذی عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الاصحاح ۴۰۹ ضعیف الترغیب ۴۲

۴۲۳ اللہم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ رب کل شیء، وملیکہ، اشہد ان لا اله الا انت،

اعوذ بک من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکہ،

ترجمہ:..... اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، غیب کے اور حاضر کے جاننے والے، ہر چیز کے رب! اور میں کے

بائیک! میں کوئی دوسرا کوئی معبود نہیں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، اور شیطان کے شر سے اور اس کے شر سے۔

بستر پر پڑھنے کی دعا

میں (شاہنشاہ) غلام و پادشاہ، رب بستر پر جائے تپ بھی پڑھا کر

۱۔ حضرت احمد، ابو داؤد، ترمذی، مسند ک الحاکم، بخاری میں اسے ہر روز وصی اللہ علیہ

۳۷۳۵۔ اللہم اے اے مالک نفساً مطمئنۃ لزمی بلقنک و ذریعتی بقضتک، و نفع عطفک

ترجمہ: اے مالک! میں تجھ سے نفس مطمئنہ کا سوال کرتا ہوں جو تجھ ہی سے ملاقات پر ایمان لے سکے، تیرے فیصلہ پر راضی رہے اور تیری مدد پر

قناعت پر آمین۔ الکبیر للطبرانی، الضیاء عن ابی نعیم و وصی اللہ علیہ

کلام: ۳۔ ضعیف الجامع ۴۰۹۹۔

۳۷۳۶۔ اللہم اے ضعیف فقونی، و منی ذلیل فاعونی، و منی فقیہ فارزنی

ترجمہ: اے اللہ! میں ضعیف ہوں مجھے قوی فرما، میں احمک ہوں مجھے عزت دے، میں فقیر ہوں مجھے دولت دے۔

مسند ک الحاکم عن موبدہ و وصی اللہ علیہ

۳۷۳۷۔ اللہم معفونک اوسع من ذوبی، و رحمتک ارحم من علی من عملی

ترجمہ: اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے وسیع تر ہے اور تیری رحمت میرے کامیابی سے بڑھ کر ہے۔

مسند ک الحاکم، الضیاء عن جابر، وصی اللہ علیہ

کلام: ۴۔ ضعیف الجامع ۴۰۹۰۔

۳۷۳۸۔ اللہم اغفر لی و ارحم لی و عظمی و ازل لی، دن ہولاء جمع لک دناک و آخر تک

ترجمہ: اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے غایت ارحم و ازل

و اواخر سے لے کر دنیا و آخرت کی ہولناکیوں کو بخش کر اے اللہ! میں نے اس معاملہ میں غلطی کی ہے

۳۷۳۹۔ اللہم اے ظلمت مٹا، ظلمت کٹو، اے اللہ! معفونک و اے اللہ! فاعفونی معفونک و ارحم لی

اے اللہ! معفونک و ارحم لی

ترجمہ: اے اللہ! مجھ سے اپنی بات پر عظمی و ازل اور بہت بڑے گناہوں کو معاف کر دے، اے اللہ! میری مغفرت فرما، اے اللہ! میری مغفرت فرما، اے اللہ! میری مغفرت فرما

میری مغفرت فرما، اے اللہ! میری مغفرت فرما، اے اللہ! میری مغفرت فرما

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابی داؤد، ابی یوسف، ابی حنبلہ

الاکمان

۳۷۴۰۔ اللہم تک لست، اے اللہ! استغاثہ و لا تروا بید ذکرة و لا کان معک اللہ ندعوہ و نعتزع الیہ، و لا اللہ تک

عنی خلف احد بشر کہ فیک

ترجمہ: اے اللہ! تو میرا خدا نہیں ہے، میں تو تم سے اپنی جان بچاؤں گا، اے اللہ! تو میرا خدا نہیں ہے، میں تو تم سے اپنی جان بچاؤں گا، اے اللہ! تو میرا خدا نہیں ہے، میں تو تم سے اپنی جان بچاؤں گا

جس کو تم چاہو، اے اللہ! تو میرا خدا نہیں ہے، میں تو تم سے اپنی جان بچاؤں گا، اے اللہ! تو میرا خدا نہیں ہے، میں تو تم سے اپنی جان بچاؤں گا

ابو الطیب فی القلعة عن صہب، وصی اللہ علیہ

۳۷۴۱۔ اللہم اے اللہ! ذہک من شر ما تنسی بہ نفسی، و شر ما تنسی بہ المریض

کر۔ (اور عافیت و امن کے ساتھ مجھے خوبصورتی بخش)۔ (الربطی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۷۵۸۔ اللہم عافنی فی قدرک، وادخلنی فی رحمتک، واقض اجلی فی طاعتک، واعم لی بخیر عملی، واجعل لواءہ الجنة۔

ترجمہ:..... اے اللہ! مجھے اپنی قدر میں عافیت والا کر، اپنی رحمت میں داخل کر، میری زندگی کا چراغ اپنی اخلاص میں گل کر، میرا خاتمہ میرے سب سے اچھے عمل پر کر اور اس کا ثواب بہت بنا۔ (السنن للبیہقی، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۷۵۹۔ اللہم آمن روغنی، واسر عورتی، واحفظ امانتی واقض ذمتی۔

ترجمہ:..... اے اللہ! میرے خوف کو امن دے، میرے غیب کو پرکھ دے، میری امانت کو حفاظت دے اور میرے قرض کو ادائیگی دے۔

ابن مند، ابو نعیم عن حنظلہ بن علی الاسلمی، عرسلاً

۳۷۶۰۔ اللہم انی اسألك باسمک الطاهر الطیب المبارک الاحب الیک، الذی اذا ذعیت به أجت، واذا سئلت به أعطیت، واذا استرحمت به رحمت، واذا استفرجت به فرجت۔

ترجمہ:..... اے اللہ! میں تیرے پاکیزہ، طیب، بابرکت اور تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب نام کے ساتھ تجھ سے سوال کرتا ہوں، جس کے ساتھ تجھے جب بھی پکارا جائے تو جواب دیتا ہے، جب سوال کیا جائے تو عطا کرتا ہے، جب تجھ سے رحمت طلب کی جائے تو تو رحم کرتا ہے اور جب تجھ سے کشادگی طلب کی جائے تو کشادگی کرتا ہے۔ ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۷۶۱۔ اللہم معنی بسعوی، وبصری، واجعلہما الوارث منی۔

ترجمہ:..... اے اللہ! مجھے میری شہنائی اور بینائی سے کس اٹھانے کی توفیق دے اور ان کو میرا وارث بنا۔ (الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن الشحیر

۳۷۶۲۔ اللہم لک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ۔

ترجمہ:..... اے اللہ! تیرے ہی لئے حمد، حمد کثیر، طیب اور مبارک۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن ابی اوفی

۳۷۶۳۔ اللہم انی أعوذ بک من الهم والكسل وعذاب القبر۔

ترجمہ:..... اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہم سے، سستی سے اور عذاب قبر سے۔ (ترمذی حسن غریب عن ابی بکر)

۳۷۶۴۔ اللہم اقسم لنامن خشیتک ماحول بہ بیننا وبين معاصیک ومن طاعتک ما تبلغنا بہ جنتک، ومن یقین ما یتھون علینا مصیبات الدنیا ومعنا بأسمائنا وأبصارنا وقوتنا ما أحييتنا، واجعله الوارث منا واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا، ولا تجعل الدنیا أكبر हमنا ولا ملع علمنا، ولا تسلط علینا من لا یرحمنا۔

ترجمہ:..... اے اللہ! ہمیں اپنی ایسی خشیت عطا کر جس کی وجہ سے تو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے، ہمیں اپنی ایسی اطاعت نصیب کر جو ہم کو تیری جنت میں پہنچا دے، ایسا یقین دے جس کے ساتھ تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسمان کر دے اور ہمیں ہمارے گناہوں، آنکھوں اور ہماری طاقت کے ساتھ نفع دے جب تک کہ تو ہم کو زندہ رکھے۔ اور ان کو ہمارا وارث بنا (کہ جب عمر خیر آ جائے تو یہ درست حالت پر کام کرتے رہیں) اے اللہ! جو ہم پر ظلم کرے ہمارا انتقام اس میں دکھا، ہمارے دشمن پر ہماری بددعا، ہماری مصیبت کو ہمارے دین میں نہ کر، دنیا کو سب سے بڑی فخر اور علم کی انتہاء نہ کر اور ہم پر ایسے لوگوں کو مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کریں۔

ابن المبارک، ترمذی، حسن، ابن السنی فی عمل یوم ولیلہ، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۷۶۵۔ اللہم رب جبریل ومیکائیل، ورب اسرافیل، أعوذ بک من حر النار ومن عذاب القبر۔

ترجمہ:..... اے اللہ! اے جبریل، میکائیل کے رب اور اسرافیل کے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں جنہم کی آگ سے اور قبر کے عذاب سے۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

المؤخر، لا اله الا انت.

ترجمہ: ... اے اللہ! میری مغفرت فرما جو مجھ سے پیسے ہوا یا سود میں ہوا، چسپ کر ہوا یا علانیہ ہوا اور تو ہی جس کو مجھ سے زیادہ بخوبی پہنچے والے تھے تو ہی مقدم ہے اور تو ہی مقرر ہے اور تجھے سوا کوئی سمجھ نہیں سکتا۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ ووصی اللہ علیہ

۳۷۹۲ اللھم اسر اموت ذبک ان اموت ہما ابو نعما، وان اموت عرفا، وان يتخطى الشيطان، عند الموت، وان اموت لديفا.

ترجمہ: ... اے اللہ! اسی تیری پند و اندیشہوں کی رنج اور مصد سے میں مرنے سے، فرق ہو کر مرنے سے، مرنے وقت شیطان کے بچانے سے اور کسی ذریعے جانور کے ذریعے مرنے سے۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ ووصی اللہ علیہ

۳۷۹۳ اللھم اجعل من عبادک المنتخبین، المبر المجدلین الوفاء المتفلسفین
ترجمہ: اے اللہ! ہم کو منتخب، المبر المجدلین، الوفاء المتفلسفین میں سے بنا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! تمہیں کون میں فرمایا: اللہ کے پیہیز کار بندے۔ پوچھا گیا اللہ! تمہیں کیا ہے فرمایا: وہ لوگ جن کے اعضاء وضو (قیامت میں) پختہ رہے ہوں گے۔ پوچھا گیا: الوفاء المتفلسفین کیا ہے فرمایا: وہ لوگ جو اپنے انبیاء کے ساتھ اللہ کی صورت میں اللہ کے ہاں ہو سہیں گے۔ مسند احمد عن وفاد عبد اللہ

۳۷۹۴ اللھم اتی اسألك حبك وحب من يحبك والعامل الذي يبغضی حبك، اللھم اجعل حبك أحب الي من نفسی وأهلی وألماء أباد

ترجمہ: ... اے اللہ! میں تجھ سے سوائے کرتا ہوں تیری محبت کا وہ ان لوگوں کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اور اس عمل کا جو تیری محبت و عطا کرے۔ اے اللہ! اپنی محبت مجھے اپنے نفس، اپنے اہل و عیال اور غنہ سے پائی سے زیادہ کر دے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی الفراء (۱۵) ووصی اللہ علیہ

۳۷۹۵ اللھم آمین ووعنی، واحفظ لمعنای وفیضی
ترجمہ: ... اے اللہ! میرے خوف کو امن، سکون دے، میری امانت کی حفاظت فرما اور میرے فرض کو اور فرما۔

النور النبی لمی مکرم لا علاق عمر حنظلہ من علی

۳۷۹۶ اللھم ما أعطیتنی مما أحب فأجعلہ قوۃ لی علی ما تحب وما زوبت عنی مما أحب فأجعلہ فراغاً لی فبما تحب، اللھم أعطنی ما أحب واجعلہ خیراً، واصرف عنی ما اکره، وحب الی طاعتک، وکره الی معصیتک.

ترجمہ: ... اے اللہ! جو میری پسندیدہ شئی تو نے مجھے عطا کی ہے اس کو میرے لئے قوت کا سبب بنان پیراں میں جو مجھے محبوب ہیں۔ اور جو میری پسندیدہ چیز تو نے مجھ سے مبرا کر لی ہے اس کو کفر و غفلت کا سبب بنان پیراں کے لئے جو مجھے محبوب ہیں۔ اے اللہ! میری جاہت مجھے خط کر مبرا اس کو میرے لئے باعث خیر بنامیری پسندیدہ چیز کو مجھ سے مبرا دے اپنی طاعت مجھے محبوب کر دے اور اپنی معصیت مجھے کوار کر دے۔

الغابی عن عائشہ ووصی اللہ علیہا

۳۷۹۷ اللھم وفقنی لما تحب وترعنی من القول والعمل والفعل والنیۃ والہندی، انک علی کل شیء قدير.
ترجمہ: ... اے اللہ! مجھے اس قول، عمل، نفس، نیت اور جاہت کی توفیق دے جس کو تو محبوب رکھے اور اس سے تو راضی ہو۔ (بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے)۔ غلابی عن ابن عمر ووصی اللہ علیہ

۳۷۹۸ اللھم انسرب الایمان قلبی، کما انسربت روحی، ولا تعذب شیان من خلقی بشیء کنیت علی، فانک قادر علی

ترجمہ: ... اے اللہ! ایمان کو میرے دل میں یوں بسا دے جس طرح میری روح تو نے اس تک بسا رکھی ہے اور کسی چیز پر جو تو نے میرے لئے کھودی ہے مجھے نہ دے بے شک تو مجھ پر پوری مہربان کار ہے۔ غلابی عن ابی ہریرہ ووصی اللہ علیہ

۳۷۹۔ اللھم اعوذ بک من حال نھل النار۔

ترجمہ:..... اے اللہ! میں تجھ کے حال سے تیری پناہ آتا ہوں۔ بطور قطعی فی مکرم الاعلال عن عمران بن حصیر

۳۸۰۔ اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھور والمغموم والمائم واعوذ بک من فتنة الدجال واعوذ بک من

عذاب القبر واعوذ بک من عذاب النار

ترجمہ:..... اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سستی، بڑھاپے سے، چٹائی اور گدے سے، اشر تیری پناہ آتا ہوں دجال کے فتنے سے، تیری پناہ

آتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ آتا ہوں جہنم کے عذاب سے۔ بطور قطعی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۸۱۔ اللھم ارقنا من فضلک ولا نحرمنہ رزقک، وبارک لنا فیما رزقتنا، واجعل غناہ فی نقصنا، واجعل

رغبنا فیما عندک۔

ترجمہ:..... اے اللہ! ہمیں پناہ عطا کر مائے رزق سے محروم نہ کر، جو رزق تو نے ہم کو دیا ہے اس میں برکت ڈال، ہمارے دلوں کو اللہ

عطا کر ہماری رغبت و محبت اور کیا چیز میں کر بھرتی ہے یا نہیں۔ حلیۃ الاولیاء الحسن لمعدین مصور عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۸۲۔ اللھم لا تجعل قبری ولنا یصلی الیہ، لجانہ اشتد غضب اللہ علی قوم الخنذوا قبور انبیاءہم مساجد

ترجمہ:..... اے اللہ! میری قبر کو مت دینا جس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جائے، یہ لشک اللہ کا غضب اس قوم پر نازل ہوا ہے جس نے

اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیے۔ حدیث الزقاق عن زید بن منہ بن مسعود

۳۸۳۔ اللھم باعد یس وین خطائی، کما باعدت بین المشرق والمغرب، اللھم نفسی من المحایا، کما بنفی

الذوب الابيض من الدنس اللھم غسلی من خطایہ بالماء والصلح والرد۔

ترجمہ:..... اے اللہ! میرے دل کو میری خطاؤں کے درمیان اس قدر دور کر دے، جس قدر تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دور کر دیا

ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے دُور رکھ، جس طرح سفید کپڑے کو گل جھیل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو پاؤں

پرف، درازوں سے دُور کر دے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابی حنبلہ، ابی یوسف، ابی حنبلہ، ابی یوسف، ابی حنبلہ

۳۸۴۔ اللھم انی اسألك علماً نافعاً، واعوذ بک من علم لا ینفع۔

ترجمہ:..... اے اللہ! میں تجھ سے علم مانگتا ہوں اور ایسے علم سے تیری پناہ آتا ہوں جو نفع نہ دے۔

ابن ماجہ، ابن حبان، لسان السعید بن منصور، الاوسط للطرطوسی، عن جابر الاوسط للطرطوسی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۸۵۔ اللھم اغفر لی ذنبی کله، ذلک وجله، سوء، وعلانیہ کولہ وآخروہ۔

ترجمہ:..... اے اللہ! مجھے بڑے، پشیمند، اعلیٰ و نازلہ، خیر و شر تمام گناہ معاف کر دے۔ حلیۃ الاولیاء، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۸۶۔ اللھم طهرنی بالصلح والبر، والماء البارد، اللھم طهر قلبی من الخطایا کما طهرت الثوب بالابيض من

الدنس، وبعده نینس، کما باعدت بین المشرق والمغرب، اللھم انی اعوذ بک من قلب لا یصنع،

ونفس لا تمشیع، ودعا لا یسمع، وعلم لا ینفع، اللھم انی اعوذ بک من هلاک الاربع، اللھم انی اسألك عیشة

نقیة ومبتة سوية ومرداً غیر مخزى۔

ترجمہ:..... اے اللہ! مجھے برے، ابلیس اور شہنشاہ پانی سے دُور کر دے۔ اے اللہ! میرے دل کو خطاؤں سے پُور کر دے، جس طرح کپڑے

نے سفید کپڑوں کو گل جھیل سے دُور کیا، یہ میرے دل کو دُور کر دے جو عیشہ ناپاک، صاف کر دے، جتنا کہ صاف تو مشرق اور مغرب کے درمیان کر دیا

ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ آتا ہوں ایسے دل سے جو عاشق نہ ہو، ایسے شخص سے جو سیر نہ ہو، ایسے دل سے جو شہنشاہ نہ ہو اور ایسے علم سے جو

ظلم نہ کرے۔ اے اللہ! میں تیری ان چار چیزوں سے پناہ آتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے صاف تھری زندگی، آسان موت اور ایسے

حساب کتاب کا سوال کرتا ہوں جس میں کوئی رسوائی اور ذلت نہ ہو۔ مسند احمد، ابن عبد اللہ بن ابی اوفی

۳۸۹۷۔ اللهم ان قلوبنا وجوارحنا بيدك، لم نملكها منها شيئاً لانا المخلت ذلك بها فكن انت وليها
ترجمہ:..... اے اللہ! ہمارے قلوب اور اعضاء تیرے ہاتھ میں ہیں، تو نے ان میں سے کسی چیز کا ہم کو انک نہیں دیا، پس جب تو ہی ان کا
مالک ہے تو ان کی نگہبانی فرما۔ مسند احمد، عن عبد اللہ بن عمر الوہلی

۳۸۹۸۔ اللهم انی استعصرک واتوہب الیک، فت علی انک انت المواب المظہر
ترجمہ:..... اے اللہ! میں تجھ سے استعصار کرتا ہوں اور تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں تو ہی میری توبہ قبول فرما یہ شک تو نہیں تو پہچان کرنے والا
اور مخفی کرنے والا ہے۔ السنن للدارقطنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۸۹۹۔ اللهم انی أسألك الهدی والشی والعلاف والغنی
ترجمہ:..... اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور مالہاری کا سوال کرتا ہوں۔

۳۹۰۰۔ اللهم لا تجعل لفاجر عندی نعمةً تکافیه بها فی الدنیا والآخرة.
ترجمہ:..... اے اللہ! کسی فاجر کی مجھ پر کوئی نعت و برکتی نہ ہونے دے جس کا بدلہ مجھے دنیا و آخرت میں دینا پڑے۔ اللہ باری عن بعدا

۳۹۰۱۔ اللهم انعمنی بما علمتني، وعلمنی ما یفعلنی، وارزقنی عما ینفعنی
ترجمہ:..... اے اللہ! تو نے جو مجھے سکھایا ہے اس کے ساتھ مجھے سکھائے، جو مجھے سکھانے والی چیز ہے وہ سکھائے اور مجھے ایسا علم مرحمت فرما
جو مجھے نفع دے۔ مسند احمد، عن انس رضی اللہ عنہ

۳۹۰۲۔ اللهم انی أسألك مو جبات وحسنک، وعزائم مغفرتک والسلامة من کل اثم، والمغنیة من کل برا،
والغریز لجنه، والنجاة من النار

ترجمہ:..... اے اللہ! میں تیری رحمت کو اچھا کرتے ہوں اے اسباب تیری مغفرت کو بھیجنا تانے والے اسباب، ہر گناہ سے سلامتی، ہر برائی کا
حصول، جنت کی کامیابی اور جہنم سے نجات کو مانگتا ہوں۔ مسند احمد، عن انس رضی اللہ عنہ

۳۹۰۳۔ اللهم اجعل حبک أحب الالہاء الی، واجعل خلیفک اشراف الالہاء علی۔ واطمع عنی حاجات اللہنا
بالشوق لی لفتنک و اذا القرت نعیب اهل الدنیا من دنیائهم، فاقو عینی من عبادک.

ترجمہ:..... اے اللہ! اپنی محبت مجھے تمام محبوب چیزوں سے عزیز کر دے، اے خوف و مقام چیزوں سے زیادہ عزیز کر دے، میری حاجات
کے شوق سے دین کی تمام خواہشات مجھ سے محترم کر دے، اور جیسے تو اہل دنیا کی ہمتیں ان کی دین کے ساتھ ٹھنڈی کرے تو میری ہمتیں اپنی
حاجات سے ٹھنڈی کر دے۔ سلیم الاولیاء عن الہدی بن مالک الطائفی

۳۹۰۴۔ اللهم حساسینی حسناً یسیراً، قلیل ما یصیب المؤمن من کفر اللہ عنہ من سبائتہ حتی الشوکة تشوکہ.
الحساب یومئذ ہلک و کل ما یصیب المؤمن من کفر اللہ عنہ من سبائتہ حتی الشوکة تشوکہ.

ترجمہ:..... اے اللہ! مجھ سے آسان حساب لے، اپنی چیز کو آسان حساب کیسا ہے، فرمایا میں نے اس کی کتاب (اعمال) میں دیکھا
ہے کہ (اور اس سے دو گنا کر دیا جائے گا۔ ورنہ اس دن جس سے پچھچھو توئی وہ ہلاک ہو گیا، اور ہر تکلیف جو توئی کو آتی ہے، اللہ
پاک اس کے بدلے میں اس کے گناہ معاف کرتے ہیں حتیٰ کہ اگر اس کو کائنات چھو جائے تب بھی۔

۳۹۰۵۔ اللهم جنسی منکرات الاعمال والاصناف والاهواء والادواء،
ترجمہ:..... اے اللہ! مجھ سے کاسوں، برے اخلاق، خواہشات (نہانی)، اور بیماریوں سے محفوظ فرما۔

الحکم۔ تکبیر الطرانی۔ مسند احمد، عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۳۸۱۶۔ اللہم اغفر لی ما اخطأت . وما عمدت . وما سورت . وما اعلنت . وما جهلت .

ترجمہ: ... اے اللہ! جو گنہ مجھ سے بھول چکے، مجھ سے سرزد ہوئے، جو گناہ جان بوجھ کر کیے، جو گنہ چھپ کر کیے یا غلامی کے اور جو گناہ جہالت کی وجہ سے کیے سب کو معاف فرما۔ الکبیر نقیض ابن عربی ص ۱۱۱

۳۸۱۷۔ اللہم انی اعوذ بک من الشک بعد الیقین . واعوذ بک من شر الشیطان الرجیم . واعوذ بک من عذاب یوم الدین .

ترجمہ: ... اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں یقین کے بعد شک میں پڑنے سے، تیری پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قیامت کے دن کے عذاب سے۔ اس مصرعی فی امالیہ عن طبرانی ص ۱۱۱

۳۸۱۸۔ اللہم انی اعوذ بک من العجز والنکس والجبن والخس والهرم والفسوق والغفلة والعلیة والمذلة . واعوذ بک من الفقر والكفر والفسق والشقاق والنفاق والسعة والرباء . واعوذ بک من المصمم والکم . والجون والجذام والبرص والاسقام .

ترجمہ: ... اے اللہ! مجھے اپنی پناہ میں رکھ کر بڑی سے، سستی سے، بزدلی سے، انجھن سے، بڑھاپے سے، قیامت قبل سے، غفلت سے، اہل دیہات کے بوجھ سے، اور مذمت کا ڈر ہونے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں فقر و فاقہ سے، کفر و فسق سے، بڑبڑ اور اشتداد سے، نفاق سے، ریاکاروں سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں بھڑکے سے، گنگناہونے سے، جھوٹ سے، جہنم سے، برص سے اور تمام بری بیماریوں سے۔

مستدرک الحدیث، ابن للہقی عی اس : ص ۱۱۱

۳۸۱۹۔ اللہم انی اسألك غای وغنی مولائی

ترجمہ: اے خدا! میں تجھ سے اپنے ماں باپ تک کے غلام ہونے کا سوال کرتا ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، عبد احمد، الکبیر نقیض ابن عربی ص ۱۱۱

۳۸۲۰۔ اللہم أنت الأول لا شئ قبلك، وأنت الآخر لا شئ بعدك . واعوذ بک من شر کل ذیبة ما صبتہا بیدک، واعوذ بک من الالام والنکس، ومن عذاب النار . ومن عذاب القبر، ومن قسۃ العنی وقسۃ الفقر . واعوذ بک من السمائم والمفرم، اللہم بق قلبی من الخطایا کم . نغیت الثوب الا بیض من الدنس، اللہم بعد یسعی و بین حطیتی، کما هدت بین المشرق والمغرب، هذا ما سأل محمد ویدہ، اللہم انی اسألك خبر المصانہ وحیر المدعہ وحیر السجاح وحیر العین وحیر الثواب وحیر الحیة وحیر الصمات، وثیبتی وثقل موازینی، وحقق لیسانی، وارفع فرجی وتقبل صلاتی، واعمر حطیتی، وأسألك الدرجات العلی من الجنة آمین اللہم انی اسألك لزی الخیر وخواتمہ وجوامعہ، وازنہ و آخرہ، وظاہرہ وباطنہ، والدرجات العلی من الجنة آمین . اللہم نجتنی من النار، ومغفرة باللیل والنهار، والمنزل الصالح من الجنة آمین، اللہم انی اسألك خلاصاً من النار مبالغاً، وادخلنی الجنة آمناً، اللہم انی اسألك ان تارک لی فی نفسی ولی سمعی ولی بصری ولی روحی ولی خلغی ولی علفی وأهلی ولی معجی وعدائی، للہم رفقی حماتنی، وأسألك الدرجات العلی من الجنة آمین .

ترجمہ: ... اے اللہ! تو ہی سب سے پہلے تو تجھ سے پہلے کچھ نہ تھا تو ہی آخر سے تیرے بعد کچھ نہیں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کے شر سے جس کی چیز تالی میرے ہاتھ میں ہے، تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ سے، سستی سے، جہنم سے، قبر کے عذاب سے، بھاری کے فتنے سے، اور فقر کے فتنے سے، اے اللہ! اس تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور دینی کے گناہ سے۔ اے اللہ! میرے دل کو نفاقوں سے بچا کر صرف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو کھیل کھیل سے صاف کر دیا۔ اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ کر دیا۔ انکی چیزوں کا گناہ نے اپنے رب سے سوال کیا ہے۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اچھی چیز کا، اچھی دعا کا، اچھی کاسبائی کا، اچھے عمل کا، اچھے ثواب کا، اچھی زندگی اور اچھی موت کا۔
(اے اللہ!) مجھے ثابت قدم رکھ، میرے بازو کو بھاری کر، میرے ایمان کو مضبوط کر، میرے دھرم کو چند کر، میری نماز کو قبول کر اور میری خطاؤں کو بخش دے۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے جنت کے اعلیٰ درجہ کا سوال کرتا ہوں۔

اے اللہ! میں تجھ سے خیر کو کھولنے والے اسباب، خیر کو کھلنے والے اسباب اور خیر کے جامع اسباب کا سوال کرتا ہوں، نیز خیر کے اول اور خیر کے ظاہر و باطن کا اور جنت کے اعلیٰ درجات کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے جہنم سے موت دے، دن اور رات کی حقارت دے اور جنت میں پہنچاؤ گا کہ وہ۔ اے اللہ! مجھے جہنم سے ملائی کے ساتھ چھٹکا مار دے اور جنت میں امن کے ساتھ داخلہ دے۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری جان میں، میرے سینے میں، میرے دیکھنے میں، میری روح میں، میری خلقت میں، میرے اخلاق میں، میرے ایمان میں، میری زندگی میں اور میری موت میں برکت دے۔ اے اللہ! میری نیکیوں کو کھل کر بار آور مجھے جنت میں اعلیٰ درجے منصب فرم۔ الکبیر لطیف رحیم، مستدک الحاکم عن رسولہ وحبی اللہ عہا

۳۸۲۱ اللھم انی ائودیک من الھم والھجن، والعجز والکسل والخیل والعیین، وعلی العین، وغلبۃ الرجال
ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، ان نعمتوں سے، عاجزی و سستی سے، بزدلی و بخلی سے اور قریض کے کمر توڑنے اور لوگوں کے جہنم کرنے سے۔ مصطفیٰ ابن یحییٰ، احمد، محمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، حسن، غریب عن حسن ورضی اللہ عنہ

۳۸۲۲ اللھم اخرجنی من النار و ازل لاهل النار۔
ترجمہ: اے اللہ! مجھے جہنم سے نکل دے، اپنے ملک اعلیٰ جہنم کے لئے جا بجا ت ویرا دی ہے۔

اس لائق، نفعیہ عن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ عن نبیہ
۳۸۲۳ اللھم ائودیک عینہ نقیۃ و مینۃ سوبۃ، و مودۃ غیر معنوی ولا فاضحہ۔
ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے صاف ستھری زندگی، اچھی موت اور ایسے شکر کا سوال کرتا ہوں جس میں نہ سوائی نہ بھارت نہ ضیعت۔

الکبیر لطیف رحیم، مستدک الحاکم عن ابن عمر ورضی اللہ عنہ
۳۸۲۴ اللھم انت امرت بالعداء و تکفلت بالاجابة، لیک اللھم لیک، لیک لا شریک لک لیک، ان الحمد والنعمة والعلک، لا شریک لک انھما لک لرد و احد حمد نہ یلک و لم یولد و لم یکن لہ کفر ا احد و الشھدان و عدک حق، و لقاءک حق، و الجنة حق، و النار حق، و ان الساعة آتیۃ لا ریب لہا و انک تھت من فی القبور

ترجمہ: اے اللہ! تو نے دعا کا قہم فرمایا اور قبولیت اپنے ذمہ داری سہم حاضر میں اے اللہ! ہم حاضر ہیں، حاضر ہیں، نیز کوئی شریک نہیں ہے۔
حاضر ہیں تمام قریشیں تیرے لیے ہیں اور تمام امتیں تیرے ساتھ ہیں، ہماری سلطنت آپ کی ہے، نیز کوئی شریک نہیں، میں کوئی دعا ہوں کہ تو خدا ذات ہے، نہ پناہ ہے، جس نے کسی کو انعم دیا اور لوگوں کو انعم دیا یہاں اس کا کوئی ہمسر ہے۔

اے اللہ! میں کوئی دعا ہوں کہ تیرا وعدہ میری حق ہے، تیرا وفاقات میری حق ہے، جنت میری حق ہے اور جہنم میری حق ہے یہ ملک قیامت آنے والی ہے، اس میں کوئی شک نہیں۔ اور یہ ملک تو قرآن میں پنے مردوں کو دوبارہ دینی اٹھائے گا۔ (ان انی لہ یبلی اللہ عبادہ، امین مرد و بیانی اہلسا، اصفاۃ، مصباح فی الغریب من جابر بنی اللہ عن اس روایت میں منہ ضعیف ہے۔

۳۸۲۵ اللھم معنی من الغیب بمعنی و بصیری و عطفی
ترجمہ: اے اللہ! مجھے (جب تک میں دنیا میں ہوں) سمجھنے، سمجھنے، سمجھنے اور میری عقل کو سلامت رکھ!

شعب الایمان للبیہقی، صحیف عن حویر
۳۸۲۶ اللھم اھلح لی معنی و بصیری۔

ترجمہ: اسے اللہ اعلیٰ صلیف ہوں مجھے قوی کر میں ذلیل ہوں مجھے عزت دے اور میں فقیر ہوں مجھے مالدار کر اور ذوق دے۔

میرے حکم عن البراء وحی اللہ عنہ

۳۸۳۳ اے مومن! بیٹھ جاؤ۔ ہے شک مومن! مکی والد ہے۔ اے مومن! آیا میں آپ کا ایسے کمات نہ کھاؤں کہ اس کا پاک جسم بندے کے ساتھ فرما کر داد کرتے ہیں اس کو وہ کمات کھاتے ہیں۔ پس یہ کیجیے:

اللهم انی ضعیف فقلوی و ضعیف ضلعی و حذائی الذنوب بتخصی و اجعل الاسلام منتهی رضای و ابلغنی برحمتک المانی اوجو من و حمتک الافراد للذین فطر عن عائشہ رضى الله عنها

۳۸۳۴ میں تجھے پانچ بڑی نیکیوں دوں: تھک پائی کمات کھائے جس میں تیرے دین اور تیری دنیا کی بھلائی ہے۔ پس کہہ:

اللهم اغفر لی ذنوبی ووسع لی عافی و طیب لی کمی و فتنی بعا و رقتی و لا تذهب طلی الی شیء هو فیه عی۔

۳۸۳۵ "اے اللہ! میرے غم و مات فربا میرے اعتدالی کشادہ کر، میرے ذریعہ معاش پاکیزہ کر، بدو ذوق تو نے مجھے دیا ہے اس پر مجھے قوت پندرہ گروہ دے، میری چیز کی طلب میں نہ گن جو تو نے مجھ سے پھیر رکھی ہے۔" کہیں انصار عن علی رضى الله عنه

۳۸۳۶ افضل دعا لا اله الا الله ہے اور انفس ذکر الحمد لله ہے۔ حسب ایمان للیعنی ابن السجور

۳۸۳۷ ایسے شخص یا تو جمع الو احسن کے ساتھ خوب ڈرتا رہا، اس کو دعا ہو گی کہ میں نے تیری پاکیزگی تیری کیا عبادت ہے؟

ابو لیخ فی الکتاب عن نبی ہو برہ وحی اللہ عنہ

۳۸۳۸ بیٹھ اور پڑھو۔

اللهم انی استسک باسمک الاعظم و رضوانک الاکبر۔

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اسم اعظم اور تیری رضائے اکبر کے ساتھ سوس کرتا ہوں (پھر دعا کرے) ہے شک یہ اللہ کے اسم ہیں

سوائیک (ایم) اسم ہے۔

الدی مبارک دی۔ میرے لایع، الفکر للظہری۔ ابو بکر اشعثی فی الغیارات عن ابی مرثد بن کثان عن خلیفہ عن حمزہ بن عبدالمطلب ۳۸۳۹۔ "جبریل علیہ السلام ہوا اچھی صورت میں بیٹھے سترائے" نے اس طرح پہلے بھی نہ آئے تھے صرف فرمایا السلام علیک۔ محمد امین نے کہہ دیا علیک السلام یا جبریل! جبریل علیہ السلام نے کہہ اللہ عزوجل نے مجھے ایک تھوڑے رات آپ کے پاس بھیجا ہے۔ میں نے کہا اے جبریل! علیہ السلام! کیونکہ وہ میرا فرمایا وہ عرض کئے پیچھے کے خزانے کے کمات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ آپ کو معزز فرمایا ہے۔ میں نے کہہ وہ نون کے کمات ہیں فرمایا:

بما من الظہر الحویل و منتر القبیح یا من لا یواخذ بالجویرۃ۔ ولا یهتک المشر یا عظیم العقو، یا حسن الجاور، یا وایع المعرفۃ، یا باسط الیدین بالرحمۃ، یا صاحب کل نحوی، و یا منتهی کل شکوی، یا کریم الصفح، یا عظیم المن یا مبتدی بالنعیم قبل استحقاقها، یا زبا، و یا سیدنا، و یا مولانا، و یا غایۃ رغبت امانک یا اللہ ان فی شوقی۔

۳۸۴۰ "دو ذات میں نے اچھی ٹی کوٹ کر کیا اور قبیح کو چھپو یا اے وہ ذات میں نے گناہ پر مماندہ نہ کیا اور پردہ کو چاک نہیں کیا اے عظیم صوف کرنے والے اے بہترین تیری ذکر کرنے والے اے وسیع مغفرت دے اے رحمت مہربانوں ساتھ پھیلاتے والے اے ہر ایک سرکش کرنے والے۔ کے ساتھ اے ہر شکوہ و ابتلاء اے کریم درگزر کرنے والے اے عظیم احسان کرنے والے اے پیغمبر حق کے اہتمام کرنے والے اے ہمارے رب اے ہمارے مرد دانے اورے سلاوات ہماری آخری ثابت اے اللہ! میں تجھ سے سہل کرتا ہوں کہ مجھے آگ کا عذاب مت دے۔ میں نے کہا ان کمات کا ثواب

(عائزاد روایت آگے بھی ہے لیکن یہاں متروک ہے)۔ مستشرق الحاکم عن ابن عمرو
اس روایت پر ضعیف کے قول کلام کیا گیا ہے۔

۳۸۳۹۔ ایک فرشتہ ہر اس شخص پر مقرر ہے جو بھی نیکیں باریاں کرے اور جس کے کلمے فرشتہ کہتا ہے: ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہو چکے ہیں نیز اپنا
سواں کسمبند ترک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۸۴۰۔ اللہ تعالیٰ کا ایک سمندر ہے جو سرے بھر اسی میں کے مرد و پیش ور کے دعا گو ہیں جو نور کے پناہ والوں پر (محکم) ہیں۔ ان کے آنکھوں
میں نور سے ہرگز زلزلہ نہیں۔ وہ سالک اس سمندر کے پس منظر تعالیٰ کی ان الفاظ میں تسبیح کرتے رہتے ہیں۔

سبحان ذی الملک والمملکوت، سبحان ذی العزۃ والجبروت، سبحان الہی الذی لا یومئذ یموت، صبح
قدوس رب العالمینک والروح

پاک ہے ملک اور ملکوت والی ذات، پاک ہے عزت اور طاقت والی ذات، پاک ہے وہ زندہ جو کبھی مرے گا نہیں، اے خدا پاک ہے
(ذات خود) مقدس ہے، سالک اور روح (ان میں) جبریل علیہ السلام کا پروردگار ہے۔

جس شخص نے یہ کلمات دن میں سو بیٹھے ہیں، اس میں، یا ساری زندگی میں ایک مرتبہ بھی کہہ لے اللہ پاک اس کے کلمے کچھ بھلے سب کچھ
معاف فرمادے گا اور اس سمندر کی بجائے کے برابر ہوں یا بہت کے ذرات کے برابر ہوں یا وہ جنگ سے بچا گا ہو۔

البیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ... متروک ۳۸۴۱۔ ذیل الامان ۱۴۔

فرشتوں کی دعا

۳۸۴۱۔ کسی مغرب فرشتے نے دعا مانگی اور کسی نبی کریم نے تمہارے اپنی دعا میں ضرور یہ کہہ۔

انلہم یعلمک الخیب وبقدرک علی الخلق، ارحمنا ما علمت الخیاف حیرانی، وتوفی اذا علمت
انولفا حیرانی، واسألک عشتیک فی الغیب والشہادۃ، وکلمۃ: الحکم فی الغیب والرحمۃ،
والقصۃ فی الفقر والعی واسألک نعیماً ذالماً لا یغدر، ولرفۃ عین لا یقطع، وبرد لعیش بعد الصوت
واسألک السطر الی وجہک الکبریٰ والشوق الی لقاءک فی غیر حیراء مصروف ولا فتنۃ مضطرب، انلہم
زینا لہرینۃ الامان واجعلنا ہدایۃ مہتدین۔

"اے اللہ! میرے غیب کو جانے اور غلوں پر توجہ دینے کے سبب تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک
زندگی میرے لیے بہتر ہو اور جب تو جانے کے موت میرے لیے بہتر ہے تو مجھے موت دے۔ اور میں تجھ کو امت عابد میں اور
حالت حضور میں تیری شہادت کا سوال کرتا ہوں غفہ و روفی برحمتک میں کھر اصفاف کا سوال کرتا ہوں فقر اور لداری برحالت
میں اصفاف پسندی اور برندی کا سوال کرتا ہوں بقہ سے اسکی نعمت کا سوال کرتا ہوں خوشی نہ ہو ایک آنکھوں کی غصہ کا سوال
کرتا ہوں جو مطلق نہ ہو، موت کے بعد اچھی زندگی کا سوال کرتا ہوں، تیرے نزدیک کو دیکھنے کی لذت اور تیری ملاقات کے شوق کا
سوال کرتا ہوں جو بغیر کسی ضرر سال تکلیف اور غم کی گمراہ کن فتنے کے شوق ہو۔ اے اللہ! ہم کو ایمان کے ساتھ مزین کر اور ہم کو
ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا۔" اس حدیث میں علوی بن ناصر

۳۸۴۲۔ میرا دادہ ہو رہے کہ مجھے چند کلمات کا فائدہ ہوں جن کا تو رحمن سے سوال کرے اور رحمن سے ان کلمات کی قبولیت فی امید رکھے اور
دن رات تو ان کو اپنی دعا میں کہا کرے

ہاں کہ:

اللهم انی اسألك صحة فی ایمان، و بعداً فی حسن خلق، و نجاحاً فی جمیع فلاح و رجوعاً منک و عافیة و معصرة منک و رجوعاً.

اے اللہ! میں تجھ سے (حالت) ایمان میں صحت کا سوال کرتا ہوں، حسن اخلاق سے ساتھ ایمان کا سوال کرتا ہوں اور الکی کامیابی کا سوال کرتا ہوں جنہم سے نجات، میری رحمت، تیری عافیت و مغفرت اور تیری رضا مندی مجھے حاصل ہو جائے۔

مسند رگ الحاکم علی بن عمر و رضی اللہ عنہ

۳۸۳۳۔ اگر تو چاہے تو میں تیرے لیے مجھ کے ایک وقت (ایک سوئیاں کو) کا حکم دیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو مجھے اس سے بہتر کلمات سکھا دیتا ہوں۔ یہ سچ تھا

اللهم احفظنی بالاسلام طاعتاً و احفظنی بالاسلام و الفداء، ولا تطع فی عنو او لا حاصلاً، و اعوذ بک من شر ما انت اعلیٰ بخاصیة، و اسألك من الخیر الذی هو بعدک

اے اللہ! میرے بچھے ہوئے اسلام کے ساتھ میری حفاظت فرما، میرے ہوئے میری اسلام کے ساتھ حفاظت فرما، اور میرے باوجود میں میرے کسی حاصلاً اور شکر کی بات قبول نہ فرما۔ میں تیری ہلکا مانگا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے (تو) ہے اور تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو تیرے (تو) ہے۔

ابن حبان، الخیر الطبی فی مکالم الاخلاق، السن لعدد بن منصور عن عمر و رضی اللہ عنہ

۳۸۳۴۔ کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے:

اللهم اغفر لی عطای و عمدی و هولی و جدی و لا تحرمنی بركة ما اعطیت، و لا تقس فیما حرمنی۔
اے اللہ! مجھ سے ہر زبردستی گناہ، جان بوجھ کر کئے ہوئے گناہ، مذاق میں کیے ہوئے گناہ اور بیچدگی میں کیے ہوئے گناہ کو معاف فرما۔ اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا اس کی برکت سے مجھے محروم نہ کر۔ اور جس شے سے مجھے محروم رکھا ہے اس کی آزمائش میں مجھے شکست نہ دے۔ یہی، حلیۃ الاولیاء، عن ابی رضی اللہ عنہ بن کعب

۳۸۳۵۔ جس بندے نے بھی کیا

لا اله الا الله الکرم الحليم، سبحان الله رب العرش العظيم، والحمد لله رب العالمین۔

تو اللہ پر اس کا یہ حق ہے کہ اس کو نہ ہو کہ اس پر حرام کرے۔ اللہ علی بن رضی اللہ عنہ

۳۸۳۶۔ تم میں سے کوئی بھی شخص احد پہاڑ کے برابر مل کرنے سے کسی بھی دن عاجز نہ ہو۔ صحابہ نے عرض کیا: اس کی کون سی برکت کر سکے؟ فرمایا: تم میں سے ہر شخص اس کی برکت کر سکے۔ صحابہ نے عرض کیا: کیسے؟ فرمایا: جہان اللہ کا ثواب اس سے زیادہ ہے۔ لا اله الا الله کا ثواب احد سے زیادہ ہے، اللہ اکبر کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔ ابن حبان، ابن مرفوعہ عن عمر بن رضی اللہ عنہ بن حصین
۳۸۳۷۔ اے نبی! اگر آپ کا شکر تجھ پر سچ دے گا تو اس کا ثواب کیا ہے؟

اللهم انی اسألك من الخیر کلہ عاجلہ و آجلہ، ما علمت منه و ما لم أعلم، اللهم انی اسألك الجنة و ما قرب البیہا من قول و عمل، اللهم انی اسألك معاً سالک و موصولک، و اعوذ بک معاً استعاذ بک منه و موصولک: اللهم ما قضیت فی لاجعل عافیه و شفاء۔

اے اللہ! میں تجھ سے تمام خیروں کا سوال کرتا ہوں جلد ہو یا دیر میرے علم میں ہوں یا نہیں۔

اے اللہ! میں تجھ سے جنت اور اس قول میں سالک کا سوال کرتا ہوں جو جنت کے قریب کر دے۔

اے اللہ! جو تجھ سے تیرے رسول نے مانگا میں تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں اور تیری ہلکا مانگا ہوں ہر اس چیز سے جس سے تیرے رسول

میں پناہ مانگی۔ اسے اس قدر پیرے لئے جو بھی فیصلہ کرے اس کا انجام کا میرے لئے بہتر نہا۔

ابن حبصری فی اربعۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۸۳۸ اللہ اللہ وہی لا شریک بہ شیشا۔ اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی اور شریک نہیں ٹھہراؤں۔

ابن ماجہ عن اسماء بنت جمیل

۳۸۳۹ اے جی! اے قوم! میری دعا قبول فرما۔ جی۔ جعفر ابھی یہی فرما رہا تھا کہ میں نے اللہ سے

سہمہ منجی۔

۳۸۵۰ ... بالبدن اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر، بسم اللہ علی نفسی وجہتی، بسم اللہ علی اہلی و عالی، بسم اللہ علی

کل شیء، اعطانی وہی بسم اللہ خیر الأسماء، بسم اللہ رب الارض و رب السموات، بسم اللہ الذی لا یصریح اسمہ

تاء، بسم اللہ الفصحی و علی اللہ لو کلت، اللہ اللہ وہی لا شریک بہ أحد، اسماؤک بنعیر، اللہ من غیرک الذی

لا یعطیہ أحد غیرک، عز جاک و جل ثناؤک، ولا اللہ الا انت، اجعلنی فی عبادک و حوراک من کل سوء، و من

الشیطان الرجیم، اللہم انی استعیرک من جمیع کل شیء و خلقت، و احسن منک منین، و اقدم بین یدی و بسم

اللہ الرحمن الرحیم، قل هو اللہ أحد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفواً أحد، من اعامی و من خلصی،

و عن یحیی و عن شمالی، و من فوی و من نحی

ترجمہ:..... اللہ اکبر اللہ اکبر، بسم اللہ، اپنے نفس اور اپنے دین پر، اسم اللہ اپنے الٰہ اور اپنے الٰہ پر، اسم اللہ پر، اس طرح پر

جو مجھے میرے رب نے عطا کیا، اسم اللہ کا اسب سے بہتر نام ہے اللہ کے نام سے جو میں کا رب ہے اور جو مومن کا رب ہے اللہ کے نام

سے جس کو کوئی نام نہ ہو نہ کھانا نہ کس سے کئی، اللہ کے نام سے جس کا افتتاح کرتا ہوں اور اللہ ہی پر عزم و سہ کرتا ہوں۔ اللہ اللہ میرا رب ہے میں اس

کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا، میں تجھ سے خیر کا سوال کرتا ہوں جو تم سے سوا کوئی عطا نہیں کر سکتا۔ تیرا ہی باوجود ہے اور جی تھا،

علیم ہے، تیرے سوا کوئی سمجھ نہیں سکتا، اللہ تجھے پروردگار سے اور شیطان مردود سے تو اپنے پناہ فریغوں اور پرستش میں سے کہ اللہ

اسے اللہ تمام تیری چیز پروردگاروں سے تیری پناہ مانگا ہوں اور میں سے تیری حفاظت میں آتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم، قل هو اللہ أحد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفواً أحد، اے اپنے آپ اپنے پیچھے

اپنے دائیں، اپنے بائیں، اپنے اوپر، لدا اپنے پیچھے کرتا ہوں اور سوا اللہ اس کو چھ رہات میں سے ہر جہت میں یا ایسا فیض مرتب ہے۔

میں سعد، اس السی۔ ہی محل یوم واللہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

مختصر جامع دعا

۳۸۵۱ آؤی دعا کرنے کے لئے یہ دعا کافی ہے۔

اللہم اغفر لی وارحمنی و ارحم عیالتی۔

اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رحمت میں داخل فرما، لکھو للظہری عن انس بن مرہ

کلام: بقیہ صفحہ ۵۲۳

۳۸۵۲ تم یوں پکارو:

اللہم اننا نسألك بمحمد سألک وہ محمد عبدک و رسولک و نستعذک منہ استعذک وہ

عبدک و رسولک

اے اللہ! ہم تجھ سے ہر چیز کا سوال کرتے ہیں جس کا آپ کے بندے اور رسول محمد (ﷺ) نے آپ سے سوال کیا اور ہر اس چیز سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں جس سے آپ کے بندے اور رسول محمد (ﷺ) نے آپ کی پناہ مانگی۔

الخیر الطی فی مکرم الاخلاق عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۸۵۳۔ میرے پاس محبوبہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور اپنا ایک ہاتھ میرے سینے پر اور دوسرا اٹھائوں پر رکھا۔ میں نے سینے والے کی ٹھنڈک ٹٹائوں کے درمیان محسوس کی اور ٹٹائوں والے ہاتھ کی ٹھنڈک سینے میں محسوس کی۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا اے محمد! بڑائی بیان کر بڑی اور بلند ذات کی، یقین کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہو اور اولین اور آخرین کے پروردگار کی پاکی بیان کرو۔ انکبیر للطبری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

فانکرو..... یعنی سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کی تسبیح کرتے رہو۔

۳۸۵۴۔ رب اعط نفسي قوتاً، و زكها أنت خير من زكها أنت وليها و مولاهما ترجمہ:..... اے پروردگار! مجھے میرے نفس کا قوتی عطا فرما، اس کا تزکیہ فرما، بے شک آپ سب سے اچھے تزکیہ فرمائے والے ہیں اور آپ ہی اس کے والی اور مولیٰ ہیں۔ مسند احمد، عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۸۵۵۔ خلقت ربنا فسويت، وقدرت ربنا فقضيت، وعلى عرشك استويت، وأنت وأحييت، وأطعمت وأسقيت، وأرويت وحملت في برك وبحرك، على فللكك وعلى ذوابك وعلى أنعامك، فأجعل لي عندك ولجعة، وأجعل لي عندك زلفى وحسن مأب، وأجعلني ممن يخاف مقامك ووعيدك، ويبرح لواءك، وأجعلني التوب اليك توبة نصوحاً، وأسالك عملاً مقبلاً وعملاً نجيحاً وسعياً مشكوراً، ونجاة فلي تنور۔

ترجمہ:..... اے رب! تو نے ہم کو پیدا کیا اور صحیح بنایا۔ تو نے ہمارے تقدیر نکلی اور فیصلہ کیا، اپنے عرش پر مستوی ہو تو نے ہی مارا اور زندہ کیا، تو نے ہی کھلایا اور پکایا اور سیراب کیا۔ تو نے ہی خشکی اور تری میں ہم کو سوار کیا، اپنی کشتیوں، چوہ پاؤں اور جانوروں پر سوار کیا پس مجھے اپنے پاس خصوصیت نصیب کر، اپنے ہاں میرے لئے عمدہ مقام اور اچھا ٹھکانا بنا، مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو تیرے آگے کھڑے ہونے سے اور تیری وعید سے ڈرتے ہیں اور تیری ملاقات کی امید رکھتے ہیں، مجھے اپنی بارگاہ میں گئی تو بہ کرنے والا بنا، اے اللہ! میں تجھ سے مقبول اور کامیاب ہوں اور ایسی کوشش کا سوال کرتا ہوں جس کی قدر کی جائے۔ اور اور اس تجارت کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو۔

البدلی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۸۵۶۔ میں تم کو ایسی چیز بتاتا ہوں جو ان تمام دعاؤں کو فتح کر لے گی تم یوں کہو:

اللهم اننا نسألك مما سألك نبيك محمد عبدك ورسولك، ونستعذك مما استعاذ به منك

محمد عبدك ورسولك، وأنت المستعان وعليك البلاغ، ولا حول ولا قوة الا باللہ

اے اللہ! ہم تجھ سے ہر اس چیز کا سوال کرتے ہیں جس کا تیرے نبی تیرے بندے اور تیرے رسول محمد (ﷺ) نے تجھ سے سوال کیا ہے۔ اور تیری پناہ مانگتے ہیں ہر اس چیز سے جس سے تیرے بندے اور تیرے رسول محمد (ﷺ) نے تجھ سے پناہ مانگی ہے۔ بے شک تجھ سے ہی مدد کا سوال ہے اور کبھی مدد نہ دے گا اور ہر طرح کی طاقت و قوت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

الکبیر للطبری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۸۵۷۔ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے کہا جب آپ کو کسی دن زیارت یہ خواہش ہو کہ اللہ کی عبادت کروں جیسا کہ اس کی عبادت کا حق ہے تو یہ دعا کریں:

اللهم لك الحمد حمداً دائماً مع حلولك، ولك الحمد حمداً لا منتهى له دون مشيتك، ولك

الحمد حمداً لا يبريد قتاله الا وهناك، ولك الحمد حمداً مالياً عند كل طرفة عين وتلفظ النفس۔

اے اللہ! تمام طرح کی حمد تیرے لئے ہیں ہمیشہ ہمیشہ تیرے ساتھ تمام طرح کی حمد تیرے لئے ہیں جن کی انتہا نہ ہو سو اے تیری

حیثیت کے تمامہ تجربے لئے جس جن کے قائل کا اعلان فقط تیری رضا و ہوا اور ترقی مطرب کی جو تیرے لیے تجری ہوئی ہیں جب بھی کوئی آنکھ میٹھتا اور جب بھی ٹوٹی جان سانس لے کر غرضی عن عیسیٰ وحی اللہ ہے

۳۸۵۸ یہ پانچ شخصیات: یوحنا کریم: لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ، ہر نیارک اللہ یا پتہ پتہ کلمات ہیں کوئی چیز میں کامیاب نہیں کر سکتی۔ (انہما) اللہ نے ملائکہ کی پیرائیں کی، انہی کی بدولت آسمان کو بلند کیا، زمین کو چھایا، اور انہی کلمات کے ساتھ انسانوں اور جنوں کی جبلت بنائی اور انہی کی ذیادہ پر اپنے فرماؤں مقرر کیے۔ لہٰذا بیسی عن معاذ وحی اللہ ہے

۳۸۵۹ اے میرے رب کہ اللہ اکبر، اللہ پاک فرمائیں گے یہ میرے لیے ہے۔ اے میرے رب کہ اللہ سبحان اللہ، اللہ پاک فرمائیں گے یہ میرے لیے ہے۔ اے اللہ میری مغفرت فرما۔ اللہ پاک فرمائیں گے، میرے (مغفرت) کو دانی۔

لکیر الطیرانی عن سلمان بن احمد

۳۸۶۰ دو کلمے جو زبان پر آسان ہیں جس کو بھی عطا کر دیئے گئے، اس کی دنیا و آخرت کے کاموں کے لیے کوئی بوجہ نہیں گئے۔ پس بندوید کے: اللہم اوزنی و ارحمی معنی و رحمہ۔ اے اللہ! مجھے وزن دے اور تجھ پر رحم فرما (اور ان کو انوں میں سے بھیج کر دے) جن پر آپ نے رحم فرمایا۔ اس سے پہلے دالے سے اللہ پاک جنم کا خدا بد رکروں گے اور وہ نیا و آخرت کی مشقت سے اس کو کالی ہو جائیں گے۔

ابن حاکم فی النبیخہ عن علی رضی اللہ عنہ

۳۸۶۱... جبرئیل علیہ السلام جب بھی میرے پاس اکثر یہ لائے ان دو کلموں کا مجھے حکم دیا:

اللہم اوزنی و ارحمی ص الخا۔

اے اللہ! مجھے وزن دے اور تیرے کام میں مجھے مشغول رکھا۔ اللہم اوزنی و ارحمی عن حطہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۸۶۲۔

۳۸۶۳ جو کچھ دن کے شراباغ میں روزت کے شراباغ میں یہ عاجز ہے اللہ پاک اس کو پیش اور اس کے اشرے محفوظ رکھیں گے

بسم اللہ ذی الشان عظیم الشان ہاں شدید السلطان۔ ما شاء اللہ کان، و اعوذ باللہ من الشیطان

اللہ کے نام کے ساتھ (یہ دن اور رات شروع کرتا ہوں) جو بڑی شان والا ہے، عظیم برکت والا ہے، مضبوط بادشاہ ہے، جو

چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اور میں اپنی دنیا و آخرت میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ فی قاریہ۔ من عبدک عن زہیر بن عوف

۳۸۶۴ کبر

اللہم استر عورتنا و اوصی و عاتنا۔

اے اللہ! ہمارے عیب پر پردہ ڈال، دروازے غفلت کو تھمکن بخش۔ مسجد احمد، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۸۶۸۔

۳۸۶۳... بر سر وہ یہ ہے:

الحمد للہ عدد ما خلق، و الحمد للہ ملا ما خلق، و الحمد للہ عدد ما فی السموات و الارض،

و الحمد للہ عدد ما أحصى کتابہ، و الحمد للہ عدد کل شیء، و سبحان اللہ مثلہن۔

الحمد للہ خلق کے بقدر، الحمد للہ خلق ہر کلمہ، الحمد للہ آسمانوں، زمین میں جو کچھ ہے اس کے بقدر، الحمد للہ تیرا بندہ

کی تائید (تقدیر) نے تیار کیا ہے تیری قدر اور الحمد للہ ہر چیز کے بقدر، سبحان اللہ جی اے بقدر۔

مسند احمد۔ مستدرک الحاکم، السنن لسعد بن منصور عن ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۳۸۶۵ جو شخص دھار میں غریب محنت کرتا ہے وہ یہ کہے،

اللہم اعنی علی ذکرک و شکرک و حسن عبادتک۔

اے اللہ! میری دعا کو مانجے ذکر پر اپنے شکر پر اور اپنی اچھی خیر عبادت کرنے پر۔ اس اشعار عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۸۱۶ بڑھتی ہیں ان کی کلمات کو پڑھ کر توئی بھی اللہ سے سوال کرے اللہ پاک اس کو ضرور عطا فرمائیں گے:

لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، وحده لا شریک له، لا الہ الا اللہ، ولہ الحمد، وهو علی کل شیء

قدیر، لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ، الکبر للطبرانی عن معاویہ رضی اللہ عنہ

۳۸۱۷ جس نے

لا الہ الا اللہ العظیم الکریم سبحان اللہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم

تین مرتبہ پڑھا تو یا اس نے یلۃ اللہ کو پایا۔ الدولابی، ابن عساکر عن الزہری، مرسلاً

۳۸۱۸ جس نے

لا الہ الا اللہ العظیم الکریم سبحان اللہ رب السموات ورب العرش العظیم

تین مرتبہ پڑھا تو یا اس نے یلۃ اللہ کو پایا۔ ابن عساکر عن مرہوتی مرسلاً

۳۸۱۹ جس نے لا الہ الا اللہ کہا، اللہ کے ہاں اس کے لیے ایک عہد (امیرِ حق) لکھا، یا کیا، جس نے یمن اللہ و محمد کہا، اس کے لیے

ایک لاکھ چوبیس ہزار تیس سو اسی لکھ جا میں گی۔ الکبر للطبرانی، ابن عساکر عن عمر رضی اللہ عنہ

۳۸۲۰ جس نے یہ پڑھا

لا الہ الا انت سبحانک عجلت سرہاً وظلمت نفسی، فاعفونی لانک انت حیو الغافرین،

تیرے سرہ کوئی عجز نہیں تو پاک ذات ہے، مجھ سے برائی مرزد ہوئی اور میں نے اپنی جن پر حکم کیا میں نے شک سے بے شک سب

سے اچھا کئے والا ہے

تو اس کے گناہ صاف کر دیے جائیں گے خواہ وہ مندر کی جھاگ کے مثل ہوں۔ لادبلی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۸۲۱ جس نے ان میں تین مرتبہ صلوٰۃ اللہ علی آدم کہا، شی اللہ، تمہیں ہوں، یا بنی اسلام! تو اس کے گناہ صاف کر دیے

جائیں گے خواہ مندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ اور، بڑھتی ہیں آہنیہ اسلام کا سچا بڑگا۔

صحیح بن محمد بن سعید فی کتاب الفروع والحدیث عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: تذکرہ اہل تسبیح، ۸۹۹، ۳۳۶، ۱۹۶۵ء

۳۸۲۲ جس شخص نے بغیر کسی زبردستی اور غیر اہست کے (طرح) کے ساتھ سبحان اللہ وبحمدہ تو اللہ پاک اس کے لیے دہزار نیکیاں

لکھیں گے۔ اللہ علی بن ابی حرمہ رضی اللہ عنہ

۳۸۲۳ جس نے یہ کلمات کہے:

لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له، لا الہ الا اللہ، ولہ الحمد، وهو علی کل شیء قدیر، ولا حول ولا

قوۃ الا باللہ، وسبحان اللہ وبحمدہ والمحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

اس کے تیسرا گناہ صاف کر دیے جائیں گے خواہ وہ مندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

مسماہل بن عبد العالی الخراسانی عن ابی الازہر عن ابی حرمہ رضی اللہ عنہ

۳۸۲۴ جس نے:

لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له، إلهنا واحداً صمداً لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً احد،

میں دہ مرتبہ پڑھا، اللہ پاک اس کے لیے تیس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے اور جس نے زیادہ پڑھا، اللہ پاک اس کے لیے اضافہ فرمائیں گے۔

عبد بن حمید، الکبر للطبرانی عن ابی الازہر، حجة الاولیاء ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۳۸۷۵ انہم انی اشہدک واشہد ملائکتک، وحمدہ وعرشک واشہد من فی السموات، واشہد من فی الارض انک انت اللہ الذی لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک، واکفہ من انی ذلک من الاولین والآخرین، واشہد ان محمدًا عبدک ورسولک

ترجمہ:..... اے اللہ میں تجھے شہادت دیتا ہوں کہ تیرے ملائکہ اور جہاں عرش کو گواہ بنا تا ہوں، اور جہاں میں ہیں ان کو گواہ بنا تا ہوں درجہ زمین میں جتنے ہیں ان کو گواہ بنا تا ہوں کہ تیرے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور کیا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور جہاں میں ہیں ان کو گواہ بنا تا ہوں کہ میں سے ہوں یا آخرین میں سے۔ یہ سب کو چھوڑ دو ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تم حج سے بندے اور رسول ہیں۔

جس نے یہ کلمات (عربی) ایک مرتبہ کہے اللہ پاک اس کا ایک تہائی جہنم سے آزاد کر دیں گے، جس نے دوسرے یہ کلمات کہے اللہ پاک اس کا دو تہائی حصہ جہنم سے آزاد کر دیں گے اور جس نے تیسرا مرتبہ یہ کلمات کہے اللہ پاک اس کو باقی جہنم سے آزاد کر دیں گے۔

۳۸۷۶ الکبیر لظہورانی۔ مستوبک العاکم۔ ابن سعید بن منصور عن امی مریرہ رضی اللہ عنہا وعن سلیمان رضی اللہ عنہما۔ جس نے ہر روز اللہم اغفر لی ولعظمیٰ ولعظمیٰ من العظماۃ کہا یعنی اے اللہ میری مغفرت فرما، اور تمام بزرگوں اور بزرگوں کی مغفرت فرما تو ہر روز اس (مرا: مغفرت) کے پڑھنا ایک ایک نکلے گی۔ فکیر لطواری عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۸۷۷ جس نے ایک دن میں سو مرتبہ پڑھا:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا الملک ولا الحمد وهو علی کل شیء قدير۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور کیا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں بادشاہت الٰہی کی ہے اور اس کے لیے تمام قوتیں ہیں اور وہ

ہر چیز پر قادر ہے۔

کوئی شخص اس سے آگے نہیں نکل سکتا اس سے پہلے جو اجماع میں سوائے اس شخص کے جو اس سے انشاء عمل کرے۔

مسند احمد۔ مستوبک العاکم عن ام سلمہ

۳۸۷۸ جس نے یہ پڑھا:

اللہم فطر السموات والارض علیم الغیب والشہادۃ۔ انی اعہدک الیک فی ہذہ الحاقۃ اللہ انی اشہد ان لا الہ

الا انت وحدک لا شریک لک وار محمدًا عبدک ورسولک، فانک ان تکلفی انی نفسی تفری من الشر۔

ربا عدلی من الحیوۃ والی الا نانی لا مر حکمک، فاجعل لی عہدًا نذیبہ یوم القیامۃ مک لا یتخلل جعدۃ

اے اللہ! آسمان اور زمین کو پیدا کرنے والے نذیب اور سزا کو جاننے والے میں تجھ سے اس دنیا کی زندگی میں عہد کرتا ہوں میں

گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور کیا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور تم میرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ مگر تو نے

مجھے میرے نفس کے خلاف سزا دینا یا مجھے شر کی طرف نہ کھینچ دیا اور میرے دوزخ سے دور نہ کر دیا۔ مجھے تیری رحمت کے سوا کسی چیز کا کچھ اور

نہیں جس سے اپنے پاس میرا عہد رکھ لے اور یا صحت کے وہاں اور یا عذاب کے وہاں کے خلاف نہیں کرتا۔

اللہ پاک اس کو شہادت دیتا ہے۔ اعلیٰ کر دیتے ہیں۔ مسند احمد عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۸۷۹ جس نے یہ پڑھا:

الحمد للہ الذی تواضع کل شیء لعظمۃ والحمد للہ الذی ذلی کل شیء لعزۃ والحمد للہ الذی خضع

کل شیء لملکۃ والحمد للہ الذی استسلم کل شیء لقدۃ

تمام قوتیں اللہ کے لیے ہیں جس کی عظمت کے آگے ہر چیز سر خموں ہے تمام قوتیں اللہ کے لیے ہیں جس کی عزت کے آگے ہر

چیز ذلیل ہے تمام قوتیں اللہ کے لیے ہیں جس کی سلطنت کے سامنے ہر چیز سر ہچکاتے ہوئے ہے اور تمام قوتیں اللہ کے لیے

جس کی قدرت کے آگے ہر چیز فرماں بردار ہے۔

اس کو کہنے والے کے لیے اللہ پاک بڑا نیکیاں لکھیں گے، بڑا در ہے بلند فرمائیں گے اور ستر ہزار فرشتے اس پر مقرر فرمائیں گے جو قیامت تک اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 کلام: اس روایت میں ایک راوی ابوب، بن نہیک منکر اللہ ریث ہیں، جس کی بناء پر روایت مجروح ہے۔
 ۳۸۸۰۔ جس نے دن میں سو مرتبہ:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدید۔
 پڑھا تو اس دن میں وہ شخص تمام لوگوں سے افضل ہوگا سوائے اس شخص کے جو اسی کے مثل عمل کرے۔ یا اس سے بھی زیادہ کرے۔
 الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۸۸۱۔ جس نے:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد یحییٰ ویمیت، وھو علی کل شیء قدید۔
 پڑھا اس حال میں کہ اس کی روح اس میں خالص ہے، اس کی زبان سچی ہے اور اس کا دل بھی اس کی تصدیق کرتا ہے تو تمام آسمان ان کلمات کے لیے کل جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ پروردگار اہل دنیا میں سے صرف اس کو کہنے والے کی طرف نظر کرتے ہیں۔ اور بندہ کا یہ حق ہے کہ پروردگار جب بھی اس کو دیکھیں تو اس کا سوال پورا کریں۔ الحکیم عن ابوب بن عاصم قال حدثنی رجلاً من الصحابة
 ۳۸۸۲۔ جس نے:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدید۔
 دس بار پڑھا تو اس کے لیے یہ کلمات دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ابوب رضی اللہ عنہ
 ۳۸۸۳۔ جس نے:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد یحییٰ ویمیت وھو علی کل شیء قدید۔
 ایک مرتبہ یا دس مرتبہ کہا تو اس کے لیے یہ ایک غلام یا دس غلام آزاد کرنے کے مثل ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ابوب رضی اللہ عنہ
 ۳۸۸۴۔ جس نے پڑھا:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد، وھو علی کل شیء قدید۔
 اس کے لیے ایک یا دو غلام آزاد کرنے کے مثل ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ابوب رضی اللہ عنہ
 ۳۸۸۵۔ جس نے:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد یحییٰ ویمیت وھو علی کل شیء قدید۔
 دس مرتبہ پڑھا تو اس کو دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ابوب رضی اللہ عنہ
 ۳۸۸۶۔ جس نے دن میں ایک مرتبہ یہ پڑھا:

سبحان القائم الدائم، سبحان الحی القیوم، سبحان الحی الذی لا یموت، سبحان اللہ العظیم
 وبحمدہ سبح قدوس، بنادب الملائکۃ والروح، سبحان العلی الاعلیٰ سبحانہ وتعالیٰ۔
 پاک ہے قائم و دائم، پاک ہے زندہ اور قہار، پاک ہے وہ زندہ جو کبھی مرے گا نہیں، پاک ہے اللہ عظیم، اسی کے لیے ہیں تمام تعریفیں، وہی پاکی کے لائق ہے، وہی تقدیس کے لائق ہے، وہ ملائکہ اور روح (الامین جبرئیل علیہ السلام) کا رب ہے، پاک ہے بلند ذات جو سب سے بلند بالا ہے۔

یہ پڑھنے والا شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔

ابن شاعین فی التوہب، ابن عساکر عن ابان عن انس رضی اللہ عنہ

۳۸۸۷۔ جس نے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ بَعْدَهُ الْحَيُّرُ وَهُوَ عَلِيُّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

پڑھا اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہ رکھا تو اللہ پاک اس کو نعمت کے بغات میں داخل کر دیں گے۔ انکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ۳۸۸۸۔ جس نے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بَعْدَهُ وَبِعِثْ وَهُوَ عَلِيُّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اور مرتبہ پڑھا اس کے لیے یہ کلمات سائیس مہینہ عام کی دعا میں سے ہیں غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے۔

انکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۸۸۹۔ جس نے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بَعْدَهُ وَبِعِثْ وَهُوَ عَلِيُّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

پڑھا کو یا اس نے تو اللہ جل جلالہ عین اللہ میں سے چار غلام آزاد کر دیے۔ انکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۸۹۰۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلِيُّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

جس نے ایک بار سبحان اللہ کیا اور دودھ کے لیے کوئی جانور دیا یا بھگور کے خوش کام بیریہ کیا تو ایک ہان (آزاد کرنے) کے برابر ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ..... عرب میں دودھ کا جانور صرف دودھ پینے کے لیے کسی کو دے دیئے تھے پھر نہ وہ تنگ ہو جانے کے بعد جس حد پینے تھے۔ اسی حد میں بھگور دھت پھول کے موسم میں بھگور کو دھت کے لیے دے دیتے تھے۔ اسی کی ذکر و حدیث میں بہت ترتیب آئی ہے۔

۳۸۹۱۔ جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلِيُّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھا تو ان میں سے

آٹھ نہیں بچ سکتا اور بی کوئی برائی بانی دیکھ۔ انکبیر للطبرانی، ابن مسعود عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۸۹۲۔ جس نے اس مرتبہ یہ لکھ پڑھا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلِيُّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

اس کے لیے اور انا شامل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

انکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ مختلف ابن ابی شیبہ عن ابن مسعود موقوف

۳۸۹۳۔ جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بَعْدَهُ الْحَيُّرُ وَهُوَ عَلِيُّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یہاں کلمات

اس کے لیے ہیں غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، انکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۸۹۴۔ جس نے وَبِعِثْ فَاغْنِ رِبَاؤَہُ وَلَا سَلَامَ دِينَا، وَبِعِثْ تَقْبَلُ کِبَائِلُہُ کے لیے جنت و عذاب کوئی۔

مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن حبان، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۳۸۹۵۔ جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ کہا تو اللہ پاک اس کی قسم میں

فرماتے ہیں لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا۔ والا انکبیر ہاں میرے سوا کوئی معبود نہیں بلکہ میں ہی سب سے بڑا ہوں۔ اور جب بندہ کہتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَحْدَهُ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تمہارے ساتھ ہے۔ تو اللہ پاک فرماتے ہیں لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا واللہ واللہ واللہ واللہ۔ ہاں میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں

تمہارا ہوں۔ اور جب بندہ کہتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں تو اللہ

پاک فرماتے ہیں لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي۔ ہاں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں تنہا ہوں میرا کوئی شریک نہیں۔ اور جب بندہ

کہتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اساری، پوش بہت دل کے لیے ہے اور اسی کے لیے تمہارا قرین

اللہم اعنی علی اداء شکرک و ذکرک و حسن عبادتک۔

اے اللہ! اس کی دعا لے لہو ما ہے شکر کی دعا بھی پڑھا ہے اپنے ان پر اپنی انھی عبادت پر تو اس نے خوب تم بھی دعا کر لی۔

لنخطب في اليوم - ١٠ - من شهر ربيع الثاني ١٤٢٥

فائدہ:.....عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں مجھے میرے بیٹے نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو پھر مت سہمائے تھے۔

لا اله الا انت وحدك اعز جنته، وصر عبده، وغلب الاحزاب وحده، فلا شيء بعده.

تمام قرآن میں اللہ کے لیے پورے جو اکیلا ہے، جس نے اپنے لشکر کو عزت دی، اپنے بندے کی مدد کی تمام جماعتوں کو سب سے نکست دن

جس! کہ مجھے بعد کوئی شے نہ ملے۔ محمد احمد، بخاری، مسلم، ابن ابی فریہ، رضی اللہ عنہ

۳۵۸۔ ہر شخص کو اپنی بات کو دہرائیں گے اور ان سے کہیں گے کہ تم نے جو کچھ کہنا چاہا تھا، تم نے کہا ہے اور تم نے جو کچھ کرنا چاہا تھا، تم نے کیا ہے۔

(اسی طرح شہاد کوڑھے)۔ انشا و اللہ وہ اس دان اس قدر گنہ گنہیں کرے گا۔ اور اس نے کیا وہ بھی اور بہت نیکیاں کرے گا (انشا و اللہ)۔

محمد احمد، الكبير لعلوای، مسترک الحداکم ونعقب عن ابی الطرناہ رسی اللہ علیہ

٣٩٥٩ يا عبدنى عند كبريتى يا صاحبى عبد شدينى يا ابنى نعمتى يا الهى والم تبارك لا تخفى على نفسى فاقرب

من الشر، ومجانة من الخير، وأنسى في قهري من وحشي، وأجعلني عبداً يوم القيامة ممسولاً.

ترجمہ: ... اے ہر مصیبت کے وقت میرے غلطوب اے خلق کے وقت میرے مانگیں! اے ہر پری نیتوں کے مالک اے میرے اور میرے

آباد جہاد کے معنوں میں مجھے میرے نفس کے ہر ذرہ کو ایک شمشیر کے قریب اور شیر سے دوڑنا چاہنا اور اپنے قبر میں بھری دشت کے لیے انجیل میں جا۔

اور میرے عہد کو قیامت کے دن مسئول (پورا) کرنا تمہاری فاریجہ علی بہن عمر رحیمی اللہ علیہا

۳۹۱۰۔۔۔ اے مسلمان! اور اہل اسلام کے والد! مجھے اسلام کے مزاحمہ و اہستہ رکھتی سر میں تجھ سے ملوں۔

الأوسط لمطبراني، الخطيب في السير، رضي الله عنه

۳۹۱۱ اے اعرابی! جب تو کہے کہ سبحان اللہ تو ہند پاک فرمائیں گے تو نے یہ کہہ۔ اور جب تو کہے کہ کمال جلیل اللہ تو اللہ پاک فرمائیں

مے تو نے سچ کہا۔ اور جب تو کہے: ﴿الْاٰلِ الْاَقْبَابِ﴾ تو خدا پاک فرمائیں گے: تو نے سچ کہا۔ اور جب تو کہے: ﴿اَلَمْ يَكُنْ لَّوَالِدُكَ كَاٰلِفًا﴾ اچھو تو خدا پاک فرمائیں

کئے تو نے فتح کہا ہے میرے بندے اور جب تو کہے گا اللھم اغفر لی تو گنہگار فرمائیں گے میں نے (مغفرت) کہا لی اور جب تو کہے

اے اللہم! رحمتی، توفیقہ پاک فرما میں نے اس کے لئے (رحمت) کر دی اور جب تو کہے گا اللہم! اور قہری تو اللہ پاک فرمائیں گے۔ میں نے

(رواق ۱۷۰)۔ شخصہ الایمان قلبیہ عن اس وعلی اللہ علیہ

۱۶۱۲ء سے ساتویں صدی ہجری میں ایسے قصبے کے ساتھ دعا کی ہے کہ ان کو تمام درجے کے زمین کے لوگوں کے لیے دعا کرنا چاہیے

قبول کرنی پڑتی، پس غصہ کھڑی ہو گئی: اے معصومہ! اس علفی:

سبحانک لا اله الا انت یا ذا الجلال والإکرام. الکبیر لشهر اسی عن امی عمر رضی الله عنه

۳۱۳؎ اسے شہزادین اور جب ترخانوں کو دیکھ کر وہ چلے کہ وہاں چاندی جمع کرنے کے ہیں تو انہیں کھاتے کا خزانہ جمع کرنے شروع کر دے۔

اللهم انى يسألك الثبات لى الامر ، وأنتك عزيزة عليك ، وأنتك شكور كريم ، وأنتك

حسن عبادتک، و انسانک بقینا صادق، و ایمانک قلبا ملیما و لسانا صادقاً و ایمانک من حیو ما نعم

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ أَنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ.

۷۷۔ انشاء میں بہت لمبی کا حوالہ کرنا ہوں، مضمون سیدھے دست کا سوال نہ تھا ہوں، تجربی لغت کے منظر کے سوال

رہا ہوں۔ حیرتی جہی عبادت کا سوال رہا ہوں، مجھ سے سچے یقین کا سوال کرتے ہیں، مجھ کے طلب سیم اور پی زبان کا سوال

ماتا ہوں، مجھ سے ہر اسی کجمرکب سواں لڑتا ہوں جو میرے گھر میں ہے اور ہر اسی کجمرکب سواں لڑتا ہوں جو میرے گھر میں ہے۔

درجہ سے معائنہ قلب مرنے پر ان مٹا ہوں سے جو میرے کم تر ہیں بے شک کوئی نسب کا جائزے والا ہے۔

مختلفہ ابن ابی شیبہ، ابن سعد، سعد احمد، مسلم ابی یحییٰ، ابن حبان، الکبیر، نظیر ابی و مستدرک، حاکم، حلیہ، الاولیاء،

انسان نہایت ہی منصور علی نظامی ہے اور

۳۹۰۰ | دین اسلام کی تفصیل سے وضاحت نہ تھا اس وجہ سے ان کو کچھ تو تیز رفتاری مغفرت اور مہربانی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ: نَحْمَدُكَ يَا كَرِيمُ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا مَوْجِدَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

العزيز - والحمد لله رب العالمين - من جديد. وسيرك الدائم على نفس الوضوء.

۳۹۵۔ اعلیٰ درجہ کی عورتوں کے لئے، اگر سوتے ہوئے کمر پر چھوڑ دیں تو صبح اٹھ کر کمر بھر کر دھو لیں۔

یہ شخص کے دلچسپ تھا

اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ فَتَرَكْتَ مَسْجِدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْعَظِيمِ

تنگرہ کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔

۳۹۱۔ اے یہ مشرک! اے اور سامع کلماتِ لوثی! اے، یوں مانتے۔

اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ مِنْ اَنْخَرٍ كُلِّهِ عَاجِلُهُ وَآجِلُهُ، مَا عَمَّيْتُ بِهِ، وَرِىْ لِهٖ اَعْمَمُ، وَاعْدُ ذِيْكَ مِنْ اَنْتَ كُنْهٖ

عاجله وأجله، ما علمت منه وما لم أعلم، وأنتك الجملة، وما قرب اليه من قول وعمل، وأعوذ مني

النار وما قرب اليه من لؤلؤ وعمل. واسألوك من حجر ما مانك به عندك رب ربك محمد صلى

اللّٰهُ عَليهِ رَاسُكَ وَسَيِّدُكَ وَرَبُّكَ مُحَمَّدٌ تَسْلِي: اللّٰهُ عَليهِ رَاسُكَ وَسَيِّدُكَ وَرَبُّكَ مُحَمَّدٌ تَسْلِي.

وَمَا لَكَ مَا فَضَّلْتُ لِي مِنْ أَمْرٍ أَنْ تُجْعَلَ عَذَابِي رِشْدًا

”اے ائمہ! تمھو سے ہر طرح کی فحش کا سوال نہ آتا۔ تمہاری جلد اور ہر پر اسے علم میں نہ آتا اور ہرے علم میں نہ آتا اور تمہاری پناہ

گمناہوں پر طرح کے شر سے جلدی اور بد پرچہ پڑے ہم میں ہیں اور جو میرے علم میں نہ ہوں اے اللہ! میں تجھ سے جنت و رجاں

قولِ اہلِ کاسرہ کہ تاجوں جو دھنک کے قریب تر رہے۔۔۔ اے اٹھ اٹھ تیراں پٹا اٹھ اٹھا ہوں مہم اور ہر اس قولِ اٹھ سے جو جمنہ

کے قریب کرے۔ اسے اندامیں تھمے۔ ہر دانے، ٹکڑا، جوتھ سے تیرے بندے دروسا کھوٹنے لگی اور تیری بنا،

چاہتا ہوں کہ اس چیز سے جس سے تیرے بندے اور حیرے رسول کو ہلکا کرنے میں تیرے بھائی اور اسے اللہ نہیں ٹھہرتے۔

کہ مولیٰ کو نہ میرے لیے جو بھی ہے، نہ میرا یا اپنے پاس کا نجات کا وسیلہ ہے، لیے بھلا کر رہے۔

عَمِيْرُكَ اَلْحَقُّ، يَوْمَ تَكْفُرُ عَنِ عَانَتِهِ رَحِمَى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۹۱۔ اے عباد اللہ! جس تجربے اور عیب کے گہات نہ ٹھکانا اور جس جہنم آ آ - جان و زمین و آسمان کی تسبیح - تحمید اور ہر دین و زبان کے محسوس ہونے اور ہر چیز کا

سبحان الله العظمى وبحمده واخذت في مساحه جميع حلقه، كما يحب وكما يرضى وكما ينهي له

ایک بے وفائے عظمت و ادا اسی کے لیے شمار کرتے ہیں سزاوار ہیں اور جس قدر انما جملوں اس کی سچی توفیق ہے اس سے کی گئی ہے

اس کی انتہائی محنتوں، فتنوں، دباؤ، تنہائی اور اطمینان کے لیے مناسب طور

٥- ولطيف الى لاله الامم عائشة رضي الله عنها

کلام:..... اس روایت کو حاکم بن محمد سے نقل کرنے میں یحییٰ بن یوسف مشرف ہیں۔ اور وہ یحییٰ بن مسلم الخزاز کے متعلق ایسا نہیں ہے۔

خدا علیٰ فرماتے ہیں یہ حد پٹ میں مرقہ کرتے ہیں وہ یہ کہی جیسا اور ان سے طبعان بن الریحانہ کی روایت کرتے ہیں۔

میزان الاعتدال - ۸۰۳

۳۹۷۹ سیدہ فخر: میں جو پیش کرتے ہو وہ میرے کروں، یہ کچھ نہ

یاعنی یا قوم برحمتک تمسبحن، ولاتتکثرن لہی بعضی طریقتہ غیر واصلاحی شایعہ کہ

”اے خدا! بے شک، میں نے اپنے نبی و وصی کے ساتھ شریعت فرمائی کہ انہیں جس مجھے، اپنے انیس کے خالوں کے ساتھ ملنے کے لیے بھیجے اور

میرے تمام حالات درست ہے۔ "انکما مال لاری عذی، انعب الاجن البیہی من نبی رضی ان عبہ

فرمایا: میں کو چھوڑ دو، یہاں پہلے ترین ہجرت ہے۔ فرماؤں کی محنت کرو، یہاں پہلے ترین جہاد ہے، اللہ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرو، یہ شہدے کی کثرت
اللہ کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں لائے گی جس کو اللہ کی کثرت سے زیادہ محبوب ہو۔ جس شخص میں اللہ عجب ہی عجب ہو
۲۹۳۶ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ہاجرہ رضی اللہ عنہا! اللہ کا تبارک و تعالیٰ
واللہ کی شہادت کے ساتھ روزانہ اللہ علیہ

ذکر اللہ محبوب ترین عمل ہے

۳۵۳۷ (مسند سوادہ رضی اللہ عنہ) حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں:
اے لوگو! کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرو۔ کوئی عمل اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہیں اور ہر برائی سے نجات دینے
والی دنیا اور آخرت میں اللہ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز نہیں۔ ایک شخص نے دالے نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب دلی تکمیل اللہ کی نہیں آتی ہے تو
فرماؤ اگر اللہ کا ذکر نہ ہوتا تو جہاد کی تکمیل اللہ کا تقسم بھی نہ ہوتا۔ اگر لوگوں کو جہاد سے لڑنے کا تقسم تھا تو تمام انسان اس پر عمل کرتے تو اللہ کو جہاد کا تقسم ہوتا۔
۳۵۳۸ اے اللہ کا ذکر ہو تو اللہ کی تکمیل اللہ سے نہیں ہو سکتی۔ لہذا ان کی دعا کرتے ہیں۔ جس کبر لاء اللہ الا اللہ لا حول ولا قوة الا باللہ، اور
تہو نسبح بحمد اللہ ولا حول ولا قوة الا باللہ، واللہ اکبر۔ کوئی چیز ان کلمات کی برابر نہیں کر سکتی، انہی پر اللہ نے ملائکہ پیدا کر دیے ہیں
جسے اللہ نے آسمان کو پھاڑا اور زمین کو بچھا دی، زمین اور آسمان کو پھاڑا اور زمین کو بچھا دی، ان پر فرشتے مقرر کیے، اور اللہ پاک ان کا ذکر اس سے قبول فرماتے ہیں جس
کے قلب کو پاکیزہ کیا اور اس کو اسے فہم دیا، جس نے اللہ کا ذکر کرنا شروع کیا اور وہ اس کی حالت میں نہ دیکھے جس سے اس نے منع کیا ہے۔ سب
قلک اللہ نے اس کا حق قبول کیا ہے۔ جس شخص میں اللہ عجب ہی عجب ہو
کلام: اس میں ایک اور بھی تہنیتیں ہیں جس سے جو عزت رکھے ہے۔

ذاکرین سبقت کرنے والے ہیں

۳۵۳۹ اللہ ہی طرف سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: سائین کہا ہیں؟ میں نے کہا: کچھ لوگ اللہ سے
دور کچھ لوگ رہ گئے۔ آپ ﷺ نے پھر دریافت فرمایا: اللہ کے ذکر کی وجہ سے سبقت کرنے والے کہاں ہیں؟ جو پسند کرے کہ جنت کے باغات
میں ہے وہ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرے۔ میں نے انھیں موسیٰ علیہ السلام کی
کلام: ... میں نے نبیہہ وہ نہی جس حدیث سے آئینہ رہا ہے، جس کی وفات ۱۵۳ھ میں ہوئی، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے
حدیث پیش کی جاتی ہے، ماہ منائی، رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔ اس سے میں یہ ضعیف ہیں۔ عزیز الاعمال ۲۱۳:۴
۳۵۴۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آخری کلمہ جس پر رسول اکرم ﷺ سے خدا کا عطا ہوا تھا کہ جس نے عرض کیا یا رسول
اللہ! مجھے بتائیے تو ان مسائل اللہ کے مال محبوب ترین میں سے ہے، اور دوسری روایت میں ہے کہ ان میں سے کوئی ایک، یا سب، اور اللہ کے پاس قریب ہے، فرمایا: اس حال
میں جیسا موت آئے، اگر تیری زبان اللہ کے ذکر کے ساتھ ہو، تو میں نے انھیں دامن اللہ

ذکر کے آداب

۳۵۴۱ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے:
آخرت میں پہنچنے کے لیے جب بھی اللہ کا ذکر کرو تو پاکیزہ ہونا چاہیے، کی کہو۔ رواہ ابن حبان

ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس نے اللہ کے اس نام کے ساتھ دعا مانگی ہے جس کے ساتھ وہ ان کی قبول ہوئی اور جب سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

۳۹۳۲ (ابو یوسف رضی اللہ عنہ) رسول کریم ﷺ ایک صحابی کے پاس تشریف لاتے وہ یہ دعا مانگ رہے تھے:

اللھم انی اسئلك بہ ان لک الحمد ، لا الہ الا انت ، الحنان العنان بدمیع السموات والارض
قوا العزلال والا کرام۔

آپ ﷺ نے اس کو فرمایا تو نے اللہ سے اس کے اس نام کے ساتھ مانگا ہے جس کے ساتھ جب بھی کوئی دعا مانگی قبول ہوئی اور جب

بھی اس کے ساتھ سوال کیا گیا پورا ہوا۔ حکیم الطبرانی عن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ

۳۹۳۳ محمد بن زید بن اسفندیار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ محمد بن عازب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب سے سوال کیا بھی آپ ﷺ سے اللہ کا واسطہ نہ کر سولی کہ انہوں نے مجھے خصوصیت کے ساتھ وہ افضل ترین چیز بتائیں جو خصوصیت کے ساتھ آپ ﷺ نے پہنچائی ہو۔ اور حضور ﷺ کو حضرت جریر بن عبد السلام نے خصوصیت کے ساتھ بتائی ہو۔ اور جریر بن عبد السلام کو اللہ نے وہ چیز بتائی کہ جبکہ ہوا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے برا اور اچھ تم چاہو کہ اللہ کو اس کے اسم معظم کے ساتھ پکارو تو پہلے اور آخر یہ کی بجلی (جو اور چار) آخر سورۃ شہادت تلاوت کرو پھر کہو: اے وہ ذات جو ان صفات والی ہے اور کوئی ایسی شے نہیں ہے جس سے تم سے سوال کرنا ہو کہ تم پر وہ انتہائی اور میرا یہ کام کرے۔ اللہ کی قسم اے میرا! اگر اس طرح تو مجھ پر بھی بدعا کرے گا مجھے بھی دشمن دیا جائے گا۔

ابو یعلیٰ عبد الرحمن بن محمد النیسابوری فی تواترہ

باب..... لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت کے بیان میں

۳۹۳۶ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

اے عباد! جانتے ہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی تفسیر کیا ہے؟ عا د رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول مجھ سے جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

لاحول عن معصیۃ اللہ والایقوۃ باللہ، ولا قوۃ علی طاعة اللہ الا باللہ۔

اللہ کی نافرمانی سے بچنے کی ہمت صرف اللہ کی قوت کے ساتھ ممکن ہے اور اللہ کی اطاعت پر قوت بھی صرف اللہ کی مدد کے ساتھ ممکن ہے۔

پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت مبارک رضی اللہ عنہ کے شانے پر مار کر فرمایا: اے معاذ! اسی طرح میرے محبوب (فرشتے

حضرت جریر بن عبد السلام نے اللہ سے روایت کر کے مجھے بتایا ہے۔ رواہ ابی یوسف

اس روایت کی سند درست ہے۔

۳۹۳۷ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو حضور اکرم ﷺ تشریف فرما تھے میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور بیٹھا

گیا اور میں نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تجھے اس کی تفسیر بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! تو

آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی معصیت سے بچنا صرف اللہ کی حفاظت سے، وہ کتاب ہے اور اللہ کی اطاعت کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہاتھ ملکتی

ہے۔ پھر آپ ﷺ نے میرے شانے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے امیر! مجھے جریر بن عبد السلام نے یہی خبر دی ہے۔ میں مسخا

۳۹۳۸ (ابو یوسف رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رات رسول اکرم ﷺ کو آواز پھونکی تو انہوں نے یہ فرمان

مذکورہ کے جواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پہچان کیا کہ تم نے اس کے باب (نوعیہ ذات) اور پہلے توڑ دیئے ہیں؟ تو میں نے جی میں جواب: ہاں آپ نے ٹوڑ دیا تھا اور فرمایا:

میں نے اس کو مہربان سے غائب بھی کر دیا اور نئی فوج میں کئی فرانسیسیوں کو شہید کر لیا ہے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ کے شیعہ کو بھی دیا: اے فسورہ! (شیر) انکسلی مجاہدات کرو۔ مجھ آپ رضی اللہ عنہ کے ان کو شیعہ کو دے۔

کہا کہ :۔ افسوس! روایت میں غلطی ہوئی ہے۔ اس سے روایت کرنے والے عید اللہ بن عبد الجبار رحمہ اللہ کی دونوں تصنیفیں ملائی ہیں۔ چونکہ ان سے کسی حدوث قرآن کے اور کوئی بھی نہیں ہے۔

ذکر اللہ میں مصائب سے حفاظت

۳۹۵۵ : اسی مذکورہ مسئلہ کے مرتجعہ مولانا سید محمد رفیع الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر نہیں ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایسا کیا ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سام پر اس کے ساتھ اپنے اہل بیت کے ساتھ تھوپ کر دیا لیکن یہ ایک غلطی کا نشاۃ ہے۔

[illegible][illegible]

۳۴۵۲ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا ابا بکر! تم مسلمان بننے سے پہلے اللہ عزوجل کا نام لے کر کھانا کھاؤ گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا ابا بکر! میں نے اپنے لیے نہ کھانا کھا ہے نہ پانی پیا ہے۔

۱۳۴۔ اہل حق پر اللہ کی عید ہے مگر وہی ہے کہ ان کا گناہ اللہ غیبت کی عظمت میں بڑی عید ہے نہ کہ ان کے گناہ کے۔ جس میں ساری باتوں کا
 حق اللہ ہے۔ اب میں فرماتا ہوں کہ جس پر اللہ پاک کا عید ہے اسی کو جس میں وہی ہے نہ کہ ان کے گناہ کے۔ جس میں ساری باتوں کا
 حق اللہ ہے۔ اب میں فرماتا ہوں کہ جس پر اللہ پاک کا عید ہے اسی کو جس میں وہی ہے نہ کہ ان کے گناہ کے۔ جس میں ساری باتوں کا

۳۹۵۹ مکی طبرین: وہ تہذیب و تمدن کے لیے حضرت ابن اکثم، دردمند خدیج کے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سزا پر لالہ، لالہ علیہ السلام، الحمد للہ، وہ امیر بن گئے مکی مسلمان، اللہ میاں ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وہ یہ عمر ہے، ان کے اپنے لیے تہذیب و تمدن، اب حسن، حسن

[illegible][illegible]

اللھم اغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب احد غیرک
 ترجمہ: اے اللہ! مجھے کچھ نہ بخشنے گئے؟ تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے آپ کے پھٹنے کی جگہ سے مس کر دیا۔ آپ تو لی اپنے بندے پر
 تجب (اور حق) کرتے ہوئے جتنے ہیں کہ بندہ چاہتا ہے اس کے سوا کوئی اس کے گناہوں کو بخشے گا نہیں ہے۔ معصوم اس سے کہہ دیں مع
 یہ حدیث صحیح ہے۔
 ۳۹۶۵۔ شخصی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

استغفار وسعت کا ذریعہ ہے

مجھے جب یہ ایسے موقع پر جو نہات کے، وجود پاک ہو جائے۔ پوچھ گیا نہات کیا ہے؟ فرمایا: استغفار۔ اللہ بوری
 ۳۹۶۶۔ "الفرج بعد شدۃ" کتاب میں ابو علی اشرفی فرماتے ہیں: "ایوب بن عباس بن حسن جن کے والد عباس طیف سنی کے ابو ابراہیم
 زبیر فرماتے ہیں ہم سے علی بن اہم نے ایک سند کے ساتھ جس کو میں بھول گیا بیان کیا کہ ایک دیہاتی شخص نے حضرت علی بن ابی
 طالب رحمہ اللہ (رحمۃ اللہ علیہ) سے دعویٰ کی تھی، مال کی کمی اور مال و مال کی کثرت کی شکایت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا کہ استغفار کو
 لازم رکھو۔ کیونکہ اللہ عز و جل فرماتے ہیں:
 مستغفروا لکم انہ کان عفواً

اپنے رب سے استغفار کرو کہ وہ شک و دھمکرت کرنے والا ہے۔
 چوتھی (ارائی) چلا گیا اور محدثوں بعد عمرال و ابی ایوب اور علیؑ سے امیر المؤمنین (رحمۃ اللہ علیہ) سے استغفار کیا، لیکن میں (جن روایات کا
 شہرہ میں اس سے غلطی کی صورت نہ تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید تم نے ابھی قرآن استغفار نہ کیا ہوگا؟ امیر علی نے عرض کیا: مجھ
 آپ کی بجائے کھائے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "یہ نیت ظاہر رکھو اپنے پروردگار کو، فرمایا: اگر وہاری کردار میں کوئی
 اللہم اسی استغفرک من کل ذنب قوی علیہ مدنی بعافیتک، اور اللہ قدرتی بفضل نعمتک، اور بسط اللہ
 بدی بساط رزقک، اور انکسرت فیہ عدد خیر علی مک علی اناتک، اور نفقت محکمک اور عولت فیہ علی کرم
 عموک۔ اللھم اسی استغفرک من کل ذنب خست فیہ امانتی، اور بخت فیہ نفسی، اور لدمت فیہ لدنی،
 اور آثرت فیہ شہواتی، اور سعت فیہ لغیری، اور استعینت فیہ من بغی اور غلبت فیہ بفضل جنتی، اور املت فیہ
 علیک مولای فلم نعشی علی فہلی اذا کنت سحابتک کارھا لم نعصیتی، لکن سبق علمک فی احتیازی
 و استعالی مرادی، و ایدرت فی علمت عسی فلم ندحتنی فیہ جبر، ولم تحمسنی عیبہ قہراً، ولم تظلمنی شیئاً، یا
 ارحم الراحمین، یا صاحبی عند شدتی، یا مؤسی فی وحدتی، یا حافظی فی معنی، یا ولی فی نفسی یا کاشف
 کربتی، یا منیع دلتی، یا ارحم عبیری، یا مقبل عشرتی یا الہی بالحقیق، یا کسر الوثق، یا جاری النہض، یا
 مولای الشفق، یا رب الیتیم، یا ارحم من خلق المصیق الی سعة الطریق و فرج من عندک قریب و نیک،
 یا کاشف عسی کذل شد فی وصیق و کفنی ما اطبق و ما لا اطلق، اللھم فرج عسی کل ہو و غم و آخر حتی من کل
 حور و کرب یا خارج النہم و کاشف العم و یا منزل الفقر و یا معیب دعوة المظطری یا رحمی الدنیا و الآخرۃ
 و رحیمہما، صل علی خیرک من حنفک محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ الطین الطہارین، و مرج
 عینی ما لہ ضایق بہ صلوٰی و تعیل مہ صبری و قلت فیہ حسنی و ضمنت لہ قوتی، یا کاشف کل ضرر بقلیہ و یا
 عالم کل سر و حقیۃ یا ارحم الراحمین، افوض امری الی اللہ، ان اللہ بہر بالعبادہ و ما توکل علی لای اللہ علیہ

لو کلت وهو رب العرش العظيم.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے حضور معافی مانگتا ہوں اپنے ہر گناہ سے، آپ کی عافیت کی وجہ سے جس پر میرا بدن قوی ہو گیا۔ تیری نعمت کے سبب میں گناہ برقرار رہا، تیری نعمت کی کثرت کی وجہ سے میں گناہ کی طرف بڑھا، گناہ کے وقت تیرے خوف کو بھول کر تیری امید پر بھروسہ کر بیٹھا، تیری بردباری پر بھروسہ کر لیا، تیری معافی اور درگزر کی تاویل کر کے گناہ میں غرق ہو گیا۔ اے اللہ! میں اپنے ہر گناہ سے تیری جناب میں معافی مانگتا ہوں۔ جس میں میں نے اپنی امانت میں خیانت کا ارتکاب کیا، اپنے نفس پر ظلم کیا، اپنی لذتوں کو آگے رکھا، اپنی شہوتوں کو ترجیح دی، دوسرے کے لیے کوشش کی (اور تیری نافرمانی ہوئی)، اپنے پیچھے چلنے والوں کی وجہ سے گناہ کے دھوکے میں پڑ گیا، جیلے بہانوں کے ساتھ گناہوں میں پڑ گیا، لیکن تو نے مجھے پھر بھی اپنے عذاب میں مغلوب نہیں کیا، باوجود اس کے کہ اے پروردگار تو میرے گناہ کو ناپسند کرتا تھا۔ تیرے علم میں پہلے سے تھا کہ میں گناہ کے راستے کو اختیار کروں گا اور بری راہ کو ترجیح دوں گا۔ لیکن تو نے پھر بھی میرے ساتھ بردباری کی۔ اور یقیناً تو نے مجھے جبراً گناہ کی دلدل میں نہیں ڈالا، نہ مجھے زبردستی اس پر مجبور کیا اور نہ ذرہ بھر مجھ پر ظلم کیا اے ارحم الراحمین! اے ہر مصیبت کے وقت کے ساتھی! اے تنہائی کے انیس! اے نعمتوں کے محافظ! اے میرے اندر کے دوست! اے کرب و مصیبت کو دور کرنے والے! اے میری پکار کو سننے والے! اے میرے آنسوؤں پر رحم کھانے والے! اے میری لغزش کو درگزر کرنے والے! اے میرے برحق مولیٰ! اے میرے مضبوط پشت پناہ! اے میرے قریب ترین اور میرے اندر باری! اے محبت کرنے والے! آقا!

اے بیت متیق کے پروردگار! مجھے تجھی کے حلقہ سے کشادگی کے راستے کی طرف نکال، اپنے ہاں سے جلد کشادگی و فراخی فرما۔ ہر تجھی کو تجھی کو مجھ سے دور فرما، ہر چیز میں میری کفایت فرما، میری طاقت میں ہو یا نہیں، اے اللہ! مجھ سے ہرجائے اور غم کو کھول دے۔ اے بارش برسانے والے! اے مجبوروں کی پکار سننے والے! اے دنیا و آخرت کے رحم و رحیم صلوات و سلام نازل فرما اپنی مخلوق کے بہترین شخص حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی پاکیزہ آل پر۔ اور جس تجھی میں میرا دل مضطرب ہے جس پر میرے صبر کا پیمانہ چھلک رہا ہے، جس میں میری تدبیر کمزور پڑ گئی ہے میری قوت جواب دے گئی ہے اس مصیبت و تجھی کو مجھ سے ختم فرما۔ اے ہر نقصان و آزمائش کو ختم کرنے والے! اے ہر راز و پوشیدہ کو جاننے والے! اے ارحم الراحمین! میں اپنا معاملہ تیرے سپرد کرتا ہوں۔ بے شک اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ اور میری توفیق اللہ ہی کے ساتھ ہے۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

اعرابی کہتے ہیں: میں نے اس دعا کوئی مرتبہ پڑھا اور اللہ نے مجھ سے ہر طرح کے غم اور تجھی و مشکل کو ختم کر دیا، رزق کو کشادہ کر دیا اور مشقت و پریشانی بالکل زائل فرمادی۔ ابن الحارث

۳۹۶۷..... (انس بن مالک) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: استغفار کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم استغفار کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ستر دفعہ پورا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم نے (ستر دفعہ) پورا کیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ستر دفعہ استغفار کیا اس کے سات سو گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ چاہو پڑھاؤ جو ایک دن اوقات میں سات سو گناہ کرے۔

ابن الحارث

۳۹۶۸..... (حدیث رضی اللہ عنہ) حدیث بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے حکایت کی کہ میری زبان بہت تیز ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم استغفار کرنے سے کہاں رو گئے تھے۔ میں تو ان میں موسوم تھا استغفار کرتا ہوں۔ مصلف ابن ابی شیبہ

۳۹۶۹..... (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنے اعمال نامہ میں استغفار کا ذخیرہ پایا۔ مصلف ابن ابی شیبہ

۳۹۷۰..... (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ کے بعد میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ آپ سے زیادہ استغفر اللہ و التوب الیہ کرتا ہو۔ مسند ابی یعلیٰ ابن عساکر رضی اللہ عنہ

التعویذ

۳۹۷۱ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ پانچ چیزوں سے (تعویذ) پناہ مانگا کرتے تھے

اللهم انی اعوذ بک من البخل والبخل من الجبن وفقة الصدور وعذاب القبر وسوء المعمر۔

اے اللہ! میں تجھ سے بخل، بخل سے جبن، بخل سے صدقہ دل، عذاب قبر، اور برائی عمر سے پناہ مانگتا ہوں۔

مسند ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، الشافعی، ابن حبان، ابن جریر، السنن، ابوداؤد الطحاوی، مشکوٰۃ
الاصابی، شعبہ، نسائی، ابوداؤد، مسند ترک الحاکم، السنن لمحبہ بن منصور:

۳۹۷۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو پناہ دہاتے تھے۔

اعیاذ کذاب کللت اللہ الخاتمة من کل شیطان وهامة ومن کل عین لامة۔

اے میری تمام اولوں و شیطانوں! جو اس شاندار اور برہنہ نگاہ سے اللہ کے کلمات، مسلمانوں کی پناہ مانگا دیتا ہوں۔ حسد الاویہ

۳۹۷۳ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے صبح کی نماز کے بعد اس بار شیطان سے اللہ کی پناہ مانگی تو اللہ ایک اس کے پاس اور شیعہ بھیجیں گے جو اس کے گھر کی حفاظت کریں گے حتیٰ کہ دشمن ہو جائے۔ اور جس نے مغرب کے بعد تعویذ پڑھا جس کو بھی شیطان تک پہنچ نہ سکے گا۔ ابو نعیم، ابوداؤد، احمد، مسند بن عبد اللہ، مسند فی الواقعہ

کلام:۔ اس روایت میں ایک بار حادثہ میں عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ بیان فرماتے ہیں یہ حدیث گھڑنے ہیں۔

۳۹۷۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ آٹھ چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ ریح، غم، غرہ، سستی، بزدلی، غلبہ، ترشہ کے بوجھ اور دشمن کے کھب سے۔ رواہ ابن عساکر

۳۹۷۵ (مسند زید بن ثابت) زید رضی اللہ عنہ بن ثابت سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اللہ کی پناہ جو تمہارے مذہب سے ہے، تمہارے مذہب سے ہے کہ تم اللہ کی پناہ مانگتے ہو، تمہارے مذہب سے، پھر فرمایا: اللہ کی پناہ، جو تمہارے مذہب سے ہے، کھلے اور چھپے فتوں کے مذہب سے اور دجال کے فتے سے، ہم نے کہا: (ہم سب فتوں سے) اور دجال کے فتے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

۳۹۷۶ (مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے بعد یہ تعویذ فرمایا پناہ مانگا کرتے تھے

اللهم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من عذاب النار واعوذ بک من الفتن باطلہا وظاہرها

واعوذ بک من الاعور الکذاب۔

اے اللہ! میں تجھ سے قبر کے عذاب سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں جو میں جہنم کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں جو شیطان اور

خالد بن ولید کے فتوں سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں گائے مہوئے (دجال) سے۔ سو وہ ابن مسعود

۳۹۷۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نماز کے بعد چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے، قبر کے عذاب سے، جہنم کے عذاب سے، خلیفہ اور کھلے فتوں سے اور دجال سے۔ سو وہ ابن مسعود

جن آسب وغیرہ کے اثرات سے تعویذ

۳۹۷۸ (ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ) حضرت ابی ابراہیم رضی اللہ عنہ بن کعب فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا ایک یہاں تو

اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! امیر ایک بھلی ہے جس کو کچھ تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کچھ تکلیف ہے؟ عرض کیا: اس پر اثرات

فرماتے ہیں یہ کذاب ہے۔ حافظ ابن حجرؒ "الطحاوی" میں فرماتے ہیں: ابن عباسؓ کی عمر احادیث میں محفوظ ہیں۔ اس کی سندوں میں کوئی غلطی ہے اور نہ سوانح میں۔ امام باقرؑ رحمۃ اللہ علیہ اور امام زین العابدینؑ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ شخص مسرور رحمۃ اللہ علیہ اور ثور بن رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر کے موضوع احادیث روایت کرتا ہے میں نے اس حدیث کو کتاب الموضوعات میں داخل کیا ہے۔ دیکھنا چاہئے کہ اگر اس حدیث کا کوئی تابع یا شاہد (تصحیح) موجود ہو تو یہ روایت موضوع ہونے کے باوجود کام سے نکل جائے گی۔ لیکن ہر صورت ضعیف ہے۔

۳۹۸۲ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے والوں کو اس طرح قسم کرو تا کہ جس طرح تم چاہو بھائی ہے، نبی ﷺ پر سلام بھیجنا غلام آفر کرنے سے زیادہ افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت رکھنا جانوں کو آفر کرنے سے زیادہ افضل ہے یا فریاد اللہ لو میں خواہ چلائے سے زیادہ افضل ہے۔ الطحاوی، المعطب، الشریف، لا تصحیح

۳۹۸۳ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ اپنی رحلت کے لیے باہر نکلے دیکھا کہ کوئی آپ کے ہمراہ نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر آگئے۔ چنانچہ پانی سے عمر بڑا چھڑے کا ایک برتن لے کر پیچھے گئے قریب پہنچ کر دیکھ کر آپ ﷺ ایک چوڑے پر چڑھ کر بیٹھ رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے قریب سے ہٹ کر پیچھے گھڑے آگئے۔ حتیٰ کہ نبی ﷺ نے عہد دے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: اے عمر! تم نے اچھا کرنا جو مجھے سچہ دیکھا اور کچھ پیچھے ہٹ گئے۔ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تھے۔ یہ فرماتے ہیں کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ پاک اس پر اس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے لیے بلند فرمائے گا۔ الاوسط، لصرفی، الشریف، المعطب، لا تصحیح

۳۹۸۴ حضرت سعید بن المسیب (جراحہ تہائی ثقہ) فرماتے ہیں: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دعا آسمان رحمت میں کے درمیان بھیجتی رہتی ہے اور اوپر نہیں جاتی حتیٰ کہ آپ پر بندہ نہ بھیجا جائے۔ مسند ضعیف

۳۹۸۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے بتا دیا گیا ہے کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان رک رہتی ہے اور اوپر نہیں جاتی جب تک کہ نبی کریم ﷺ پر درود نہ پڑھا جائے۔ مسند ضعیف

۳۹۸۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم ﷺ نے فرشتہ فرمایا: جب وہ گھر نہ آوا دعا کرتا ہے تو اس کی دعا آسمان و زمین کے درمیان رک رہتی ہے۔ ہاں جب دعا آپ ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو دعا آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے۔

المطہبی، عبد القادر، لوطی، فی الاوسط
کلام:..... اس مضمون کی روایت جیسا کہ اوپر مذکور ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر متوقف ہیں اور فرمایا کہ تم میں ہیں اور سند اس فرقے سے زیادہ صحیح ہیں۔

۳۹۸۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: درود آسمان پر جانے سے رک رہتی ہے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا جائے۔ مگر جب نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا جاتا ہے تو دعا اوپر بلند ہوتی ہے۔ لوطی

۳۹۸۸ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: درود آسمان پر جانے سے رک رہتی ہے حتیٰ کہ محمد ﷺ احوال میں آئے۔ درود بھیجا جائے۔ عبد اللہ بن محمد بن حصص، حبشی، فی حدیث، الاربعین، عبد القادر، لوطی، فی الاوسط، المطہبی، شعب الایمان، الشریف

۳۹۸۹ سلام اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو نبی ﷺ پر درود پڑھنے کے لیے نکالتے تھے۔

انہم من احیى المذبحات، وجماریء المسمومات وجمار اهل القلوب علی خطرتها شعبها وسببها، اسمع
شرائع صنواتک زمامی ہر کتابک ورافۃ نعتک علی محمد عبدک ورمولک الصالحۃ لدینی، والفتح
لما اعلیٰ، و المعین عسی الحق بالحق، واللواضع والمدامع لرحمت اللطیف، کما حمل غاصطلع بالمرک

بسطاعتك مستوفياً في مراضاتك غير نكل عن قدم ولا وهن في عزم، واعياً لوجيك، حافظاً لعهدك، ماضياً على نفاذ أمرک، حتی أوری قیماً لقایس، به هدیت القلوب بعدا خوصات الفن والتم بموضحات الاعلام، ومسررات الاسلام، ونالرات الاحکام، فهو امینک المأمون وخازن علمک المخزون، وشهیدک يوم الدين، وبعبثک نعمة ورسولک بالحق رحمة، اللهم الفسح له مفسحاً في عذبتک، واجزه مضاعفات الخير من فضلتک، مهتات له غير مكدرات، من فوز لوائک المعول وحزبل عطاتک المخزون، اللهم اعلی علی بناء الناس بناء، واکرم مثواه لذبک ونزله وأنعم له نوره، واجزه من ابتغاک له مقبول الشهادة ومرضى المقالة ذا منطلق عدل، وكلام فصل، وحجة وبرهان.

ترجمہ: اے اللہ! یہ تیرے چہرہ کو بچانے والے اہل بندہ چیزوں کو اٹھانے والے اے یہ بخت اور نیک اہل قلوب کو خطرات پر کمر بستہ کرنے والے اے اسنے شرف والے درود اپنی ہر ہمت والی برکتیں اور اپنی نرمی و مہربانیاں اپنے اور اپنے رسول محمد خاتم الانبیاء محمد ﷺ پر نازل فرما۔ جو بندہ دروازوں کو کھولنے والے ہیں جن کے مددگار ہیں، ہاتھوں پرستوں کے لشکروں کی حج کرنے والے ہیں، ان پر جیسا بھی بوجھ لا دیا گیا وہ آپ کے حکم کو لے کر کمر بستہ ہو گئے، آپ کی رضا و مندی کو حاصل کیا، (خدا کے عطا کردہ) مرتبے سے پیچھے نہ گئے اور نہ کسی عزم میں کمزوری دکھائی، آپ کی وحی کو محفوظ کیا، آپ کے عہد کی پاسداری کی، آپ کے حکم کے خلاف میں (ہر مشکل سے) گزرتے رہے، حتیٰ کہ (حق کا) شعلہ جلا دیا۔ آپ کے فریاد و فتنوں اور گناہوں میں ڈوبے ہوئے دلوں کو یہ اہل نصیب ہوئی۔

حق کی نشانیاں واضح ہو گئیں، اسلام کے چرے مکمل گئے اور ایک کام خداوندی روشن ہو گئے۔ اے اللہ! اپس دو (تفہیم) تیری امانت کا سچا امانت دار ہے، تیرے علم کے خزانے کا خازن ہے، قیامت کے دن تیرا گواہ ہے۔

اے اللہ! اپنے باغ عدن میں اس کے لیے خوب خوب کھڑا کی کر، اپنے غفل سے اس کو خیر و خیر عطا کر، اپنے قلوب کی کامیابی اور اپنی عطا کے فخرانے سے نواز کر خوشحال اور چہریت اس کے لیے جاری کرو۔

اسے اللہ اسب لوگوں کے مرتبے پر اس کا مرتبہ بلند کر دے، اپنے پاس اچھا ٹھکان اور مہمبائی کے ساتھ اس کا آرام کرے، اپنے نور کو اس کے لیے کھل کر دے، اعلیٰ رتہ نشانی کے صلہ میں مقبول الشہادت حق گو اور جنت و درجہ کیلئے کلام کرنے والا۔

الأوسط للطبراني، أبو نعيم في حوالى سعيد بن منصور

۳۹۹۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن نیکی کریم ﷺ پر سونے کی دھڑا دو پڑھا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ مثل نور ہوگا لوگ (مارے رتھ کے) کہیں گے: یہ کیا فعل کرتا تھا؟ شعب الامان للبہلی

۳۹۹۔ امام حاکم نے علوم اللہ سے میں ابو بکر بن ابی حازم حافظ کو قتل علی بن احمد بن الحسین اعلیٰ حرب بن الحسن الطحان، یحییٰ بن مسروق الخیاط، عمرو بن خالد، زید بن علی بن الحسین، بن علی بن ابی الحسین، حسین رضی اللہ عنہ، بن علی بن ابی طالب پر ایک راوی کہتا ہے مجھ بیان کرنے والے نے میرے یہ کلمات شمار کرائے اس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضور ﷺ نے میرے ہاتھ میں شمار کرا کر فرمایا کہ جبرئیل ملیے۔ السلام نے میرے ہاتھ میں یہ کلمات شمار کرائے اور فرمایا: مجھے رب اعزت نے اس طرح فرمایا ہے:

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد، كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم، انك حميد مجيد، اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد، كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم انك حميد مجيد، اللهم وثر حم على محمد وعلى آل محمد، كما ثرت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم انك حميد مجيد، اللهم وتحنن على محمد وعلى آل محمد، كم تحنت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم انك حميد مجيد، اللهم وسلم على محمد وعلى آل محمد، كما سلمت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم انك حميد مجيد.

قریب اے اللہ محمد اور آل محمد پر درود (رحمت) کا نازل فرمائیں جس طرح تو نے براہیکم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل فرمایا ہے۔ شب قدر بروز جمعہ بزرگ ہے۔ اے اللہ محمد اور آل محمد پر رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمتیں نازل فرمائی ہیں۔ شب قدر کوئی جمعہ اور بزرگ ذات ہے۔ اے اللہ محمد اور آل محمد پر رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمتیں نازل فرمائی ہیں۔ شب قدر کوئی جمعہ اور بزرگ ذات ہے۔ اے اللہ محمد اور آل محمد پر رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمتیں نازل فرمائی ہیں۔ شب قدر کوئی جمعہ اور بزرگ ذات ہے۔ اے اللہ محمد اور آل محمد پر رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمتیں نازل فرمائی ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث تفسیر نظر منافی حیثیت کے جس کو ذیل میں ظاہر کے عنوان کے تحت بیان کریں گے، حدیث مسلسل ہے، حدیث مسلسل کا مطلب ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرماتے وقت کوئی خاص ایست تھی یا فرقہ، یا عقل و ذکاوت، یا عبادت، یا عبادت میں سستی، یا عبادت میں سستی کے لئے جوئے اس میں نیست کا لفظ آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں نقل کرتے ہوئے دلازمی کو باوجود اس کے کہ تو یہ حدیث حدیث مسلسل مانجی ہو مانی۔ اسی طرح مذکور بالا روایت حدیث مسلسل پایہ ہے۔ اس میں جس شخص نے اسلام کے حضور ﷺ کو حدیث خلافی قرآن آپ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث کو اپنے ہاتھوں پر شمار کرتے، ہے، پھر حضور نے اسے بیان فرمائی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ پر اشارہ کرتے، ہے۔ اسی طرح آخری روایت حدیث مسلسل دسی اور امام مامون صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری روایت نقل کرنے کی اپنی کتاب علوم الحدیث میں نقل کی، اس سے مؤلف کتاب پرانے نقل کی، واللہ اعلم بالصواب۔

کلام: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس طرح ہم تک یہ روایت پہنچی ہے۔ اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس کو بھی اس الفصل اور دسویں صدی کے اپنی مصطلحات میں ترجیح دیا گیا ہے۔ نیز کاظمی میاں نے لکھا کہ اس روایت میں اس سند میں نقل کیے ہوئے عراقی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ کی شرح میں فرماتے ہیں اس روایت کی سند بہت ہی ضعیف ہے۔ محمد بن حماد کوئی کتاب حدیث میں نہیں ملے والا انسان ہے۔ مگر بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ یہ حدیث حدیث مسلسل ہے۔ نیز اس میں مسلسل تین روایتیں ضعیف ہیں۔ ایک اصحاب (گمراہ) کہہ گئے ہیں کہ یہ حدیث (مجموعہ) کے ساتھ ہم سے دور تیسرا نسخہ رک (ناکاش اعتبار کہے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آخری اور دوسری ایسی ہیں جن سے مشکل دوسرے مسئلہ والا بھی حدیث نقل کرتے ہیں یعنی ان کی متابعت کی جانی ہے۔

ذی الحجۃ المبارک ۱۲۸۱ھ بمطابق ۱۸۶۵ء میں مولانا محمد علی بن عبد اللہ علیہ السلام نے اپنی نسخہ میں یہ نسخہ ذکر کیا ہے۔
 لانی خانقاہ ابو عبد الرحمن السیسی، ابو الفضل، محمد بن عبد اللہ السیسی، ابو القاسم علی بن محمد بن الحسن بن لاس، قطب جندی لاسی، سیدان بن ابراہیم بن عہد المصداقی، ناصر بن عزاحم العنفری، ابراہیم بن زبیر قال، عمرو بن خالد۔

یہ سب حضرات مذکورہ مذکورہ طرح کہتے ہیں، ہم نے بیان کیا اور میرے ہاتھ پر اولیت ٹھہرا کر ہے۔
 اب ابراہیم بن زبیر قال کہ میں نے اس حدیث کو اپنے ہاتھ پر لکھا ہے۔ جبکہ ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے ساتھ دوسری حدیثیں ملتی ہیں، مگر اس حدیث میں اس کو درست قرار دیا جاسکتا ہے۔ مؤلف علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کو ایک دوسرے طریق سے بھی دیکھا ہے جو اس حدیث سے مروی ہے۔ اور یہ سند اس حدیث کے اصل میں غریب آئے گی۔

نوٹ: ۳۹۹۸ھ قمری حدیث ہے۔ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

۳۹۹۲ شیخ ابن اثیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے

فرم فرمایا، بے شک آپ صراحتاً فرمادیں گے کہ میں نے حضرت عبداللہ کو دیکھا

۴۵۷ (ابو طلحہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں ایک دن حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو اپنا خوشامیاد دیکھا۔ میں نے عرض کیا، رسول اللہ! میں نے آپ ﷺ سے پہلے آپ کو اس قدر خوش نہیں دیکھا، حضور ﷺ نے فرمایا: میں کیوں خوش ہوں، اگر کل یہ اسلام میرے پاس آئے تھے اور اس وقت اہل مکہ میں اس کو نہ لے لیتے تو میں خوش فرم دیتا کہ میرا بندہ جو آپ پر ہوا، چاہے کاش کے لیے اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی۔ اور وہ اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی۔

مصدق عبداللہ

۴۵۸ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کا چہرہ خوشی سے مسک رہا تھا۔ میں نے عرض کیا، رسول اللہ! میں نے آپ کو آج ایسے حال میں دیکھا، یہاں تو آپ سے پہلے نہیں دیکھا تھا۔ آپ نے فرمایا، مجھے کوہِ طہ سے (اس خوشی سے) آگئی ہے، میں نے جبرئیل علیہ السلام کو سہیل لے کر دیکھا، اور لے کر آئے ہیں۔ اہل امت کو خوش فرمائی، کہ آج میں نے کوہِ طہ سے آپ پر ایک مرتبہ اور دیکھا، کہ ان کے لیے اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی۔ اور وہ اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی۔

۴۵۹ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم ﷺ کو آپ کے پاس دیکھا، کہ آپ کے چہرہ سے مسکراہٹ تھی، آپ نے فرمایا، میں نے کوہِ طہ سے (اس خوشی سے) آگئی ہے، میں نے جبرئیل علیہ السلام کو سہیل لے کر دیکھا، اور لے کر آئے ہیں۔ اہل امت کو خوش فرمائی، کہ آج میں نے کوہِ طہ سے آپ پر ایک مرتبہ اور دیکھا، کہ ان کے لیے اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی۔

۴۶۰ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم ﷺ کو آپ کے پاس دیکھا، کہ آپ کے چہرہ سے مسکراہٹ تھی، آپ نے فرمایا، میں نے کوہِ طہ سے (اس خوشی سے) آگئی ہے، میں نے جبرئیل علیہ السلام کو سہیل لے کر دیکھا، اور لے کر آئے ہیں۔ اہل امت کو خوش فرمائی، کہ آج میں نے کوہِ طہ سے آپ پر ایک مرتبہ اور دیکھا، کہ ان کے لیے اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی۔

۴۶۱ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم ﷺ کو آپ کے پاس دیکھا، کہ آپ کے چہرہ سے مسکراہٹ تھی، آپ نے فرمایا، میں نے کوہِ طہ سے (اس خوشی سے) آگئی ہے، میں نے جبرئیل علیہ السلام کو سہیل لے کر دیکھا، اور لے کر آئے ہیں۔ اہل امت کو خوش فرمائی، کہ آج میں نے کوہِ طہ سے آپ پر ایک مرتبہ اور دیکھا، کہ ان کے لیے اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی۔

۴۶۲ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم ﷺ کو آپ کے پاس دیکھا، کہ آپ کے چہرہ سے مسکراہٹ تھی، آپ نے فرمایا، میں نے کوہِ طہ سے (اس خوشی سے) آگئی ہے، میں نے جبرئیل علیہ السلام کو سہیل لے کر دیکھا، اور لے کر آئے ہیں۔ اہل امت کو خوش فرمائی، کہ آج میں نے کوہِ طہ سے آپ پر ایک مرتبہ اور دیکھا، کہ ان کے لیے اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی۔

۴۶۳ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم ﷺ کو آپ کے پاس دیکھا، کہ آپ کے چہرہ سے مسکراہٹ تھی، آپ نے فرمایا، میں نے کوہِ طہ سے (اس خوشی سے) آگئی ہے، میں نے جبرئیل علیہ السلام کو سہیل لے کر دیکھا، اور لے کر آئے ہیں۔ اہل امت کو خوش فرمائی، کہ آج میں نے کوہِ طہ سے آپ پر ایک مرتبہ اور دیکھا، کہ ان کے لیے اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی۔

۴۶۴ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم ﷺ کو آپ کے پاس دیکھا، کہ آپ کے چہرہ سے مسکراہٹ تھی، آپ نے فرمایا، میں نے کوہِ طہ سے (اس خوشی سے) آگئی ہے، میں نے جبرئیل علیہ السلام کو سہیل لے کر دیکھا، اور لے کر آئے ہیں۔ اہل امت کو خوش فرمائی، کہ آج میں نے کوہِ طہ سے آپ پر ایک مرتبہ اور دیکھا، کہ ان کے لیے اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی، یا اس کی بیگم نہ لے لیتی۔

مستور کی طرح ہوتے ہوئے گول قدموں پر کھست کرتے ہوئے نکلتے آتے ہیں۔ انہیں چنگی دوسرے انداز کے کھانے سے روکی گئی ہوتی ہے۔ یہ سب سب سے زیادہ اہم اور کھانے کے بعد ان کے دل میں ہوتا ہے۔

Handwritten signature

[illegible]

۱۹۶۹ء کا دورہ افریقہ سے برطانیہ کے آخری سرکاری دورے کے اجراء کے گیارہ ماہ پہلے کیا گیا تھا۔ (کٹن مضامین) تاہم یہ اس کیجیو کا نہیں تھا۔

چنانچہ صحت و دل اشعرنی برحق! اے عورت! آپ کو ان کو میرے ہم طبقہ قرار دینا (قرآن کو جانے اور یہ کہنے کا حصہ) تمہیں سزا دے گا۔

اخترت من في القارة سنة ١٩٠٠

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط

محمّد بن ابراهيم بن محمد

ان کے خاتمہ پر اہل مذہب نے کہا: (سورۃ یوسف) میں بھی اللہ عزوجل نے ان کے ساتھ معاملہ کیا۔

1. 1

[illegible][illegible]

کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ (ابن زنجویہ ۲۰۲۰)۔ (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) حضور اکرم ﷺ نے یمن کی طرف ایک وفد روانہ فرمایا اور ان پر امیر انجی میں سے ایک شخص کو جو سب سے کم سن تھا مقرر فرمایا لیکن قافلہ رکا اور سفر پر روانہ نہ ہو سکا۔ انجی میں سے ایک شخص نبی کریم ﷺ سے ملا آپ ﷺ نے اس سے پوچھا اسے غلانے اتو گیا کیوں نہیں اب تک؟ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے امیر کی ٹانگ میں تکلیف ہے۔ چنانچہ نبی ﷺ اس امیر کے پاس تشریف لائے اور باسم اللہ وبالله اعوذ بالله وبمعزۃ اللہ وقدرہ من شر ما یحببنا سات دفعہ پڑھا اس پر دم گیا۔ چنانچہ وہ شخص بالکل تندرست ہو گیا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس شخص کو ہم پر امیر بناتے ہیں جو ہم میں سب سے کم سن (مگر) ہے۔ نبی ﷺ نے اس کا قرآن یاد رکھنا ذکر کیا تو ایک بوڑھے نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر مجھے یہ خوف نہ ہو کہ میں قرآن پڑھ کر غفلت کا شکار رہوں گا اور اس کو رات کو اٹھ کر پڑھیں سکوں گا تو میں ضرور قرآن یاد کرتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کر بلکہ قرآن سیکھ۔ قرآن کی مثال قطعی کی ہے جس کو تو نے منکھ سے بھر رکھا ہو اور اس کا منہ باندھ دیا ہو۔ پس اگر تم اس کو کھولو گے تو تم کو منکھ کی خوشبو ملے گی اور اگر نہ کھولو گے تب بھی منکھ رہی تو رہے گی۔ پس یہی مثال قرآن کی ہے پڑھنے یا تیرے سینے میں رہے۔ (الدارقطنی فی الاثر، الاوسط للطبرانی، البیہقی فی مسند عثمان کلام.....) مولف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ کنی بن سہل بن کہیل سے اس روایت کو ارطاة بن حبیب کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کیا ہو۔ نیز محدثین کا خیال ہے کہ یہ حدیث میں انبی کے ساتھ تھے۔ (الغرض یہ حدیث ضعیف ہے۔)

۲۰۲۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضور ﷺ کی مجلس میں ایک شخص کی تعریف کی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کو قرآن سیکھتے ہوئے دیکھا ہے؟ (ابن زنجویہ) اس کی سند حسن ہے۔

۲۰۲۲۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر تمہارے دل پاک ہو جائیں تو کبھی کام اللہ سے سیر نہ ہوں۔

الامام احمد فی الوہد، ابن عساکر

۲۰۲۳۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر ہمارے دل پاک ہو جائیں تو کبھی اللہ کے ذکر سے نہ آتائیں۔ (ابن المبارک فی المیزان)

۲۰۲۴۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے بہترین لوگ اور سب سے افضل لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں۔ (المواعظ للعسکری)

۲۰۲۵۔ (علی رضی اللہ عنہ) بھیج سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں لوگوں کے قرآن پڑھنے کی آواز سنی تو فرمایا: خوشخبری ہے ان لوگوں کو، یہ لوگ حضور ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔ (ابن مہدی، الاوسط للطبرانی)

۲۰۲۶۔ (فرزدق (مشہور شاعر) کہتے ہیں: میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا: میں غالب بن مصعب ہوں۔ (فرزدق کا نام ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: بہت سے اونٹوں کے مالک ام عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: اپنے اونٹوں کا کیا کیا؟ عرض کیا: حقوق اور حوادث وغیرہ ان کو کھا گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اخیر کے راستے میں چلے گئے۔ پھر پوچھا: یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ عرض کیا: امیر ایما اور یہ (نبی) (مشاعر ہے۔ اگر آپ چاہیں تو آپ کو کچھ بتاؤں) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو قرآن سکھاؤ، یہ اس کے لیے شعر ہے۔

ابن الاثیر فی المصاحف، الدبوزی

۲۰۲۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: زندگی میں کوئی بھلائی نہیں سوائے سننے اور سن کر یاد کرنے والے کے اور بولنے والے عالم کے۔ اے لوگو! تم آرام اور سکون کے زمانے میں ہو۔ اور زمانہ حیر و رفتاری کے ساتھ جا رہا ہے۔ اور تم کو کچھ ہے ہو کہ دن و رات مل کر برقی شے کو تار بوسیدہ کر رہے ہیں ہر دو کو قریب کہہ رہے ہیں۔ ہر دو کو قریب لا رہے ہیں۔ پس موقع میدان کو عبور کرنے کے لیے تیاری کر لو۔

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا نبی اللہ! اھ نہ کیا ہے؟ مصیبت و آزمائش اور اضطراب۔ پس جب قرآن معاملات مشیت ہو جائیں

جس نے ان کے ساتھ دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی۔ قرآن کے قاری سے دنیا کی شہقت و مصیبت رفع کر دی جاتی ہے اور قرآن سننے والے سے آخرت کی مصیبت دفع کر دی جاتی ہے۔ پس اسے حاملین قرآن اور قرآن کو یاد رکھنا حاصل کرنا اور اللہ کے ہاں محبوب بن جانا اور اس کے بندوں کے ہاں بھی محبت پانا۔

۲۰۳۲۔ کثیر بن عظیم سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹے! قرآن کی قرأت سے غفلت نہ کرو۔ قرآن دل کو زندہ کرتا ہے، فاحشات اور برے کاموں سے آوارہ جاکاری سے روکتا ہے۔ قرآن کے ساتھ یہ بڑی بھلی باتیں ہیں۔

اسے بیٹے! موت کو تلاوت کے ساتھ یاد کرو۔ دنیا سے بے وفائی ہو جانے کی اور آخرت میں دل لگ جانے کا۔ بے شک آخرت دائمی مکان ہے اور دنیا جو کہ کافر عاقل کے لیے جہنم کے ساتھ دھوکہ میں پڑ جائے خود اللہ ہی

۲۰۳۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ ہر رمضان میں جبریل علیہ السلام کو قرآن سناتے تھے۔ جس رات آپ قرآن سناتے تھے۔ اس کی صبح کو آپ خوش ہوا اور اسے زیاد بخانی ہوتے تھے، اس دن آپ سے جو سوال کیا جاتا آپ اس کو پورا کرتے تھے۔

۲۰۳۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے یہی ایک مرتبہ روز بروز اس کے لیے دس نیکیاں کیں جاتی ہیں۔ نیز فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص بازار سے گھر کی طرف دے تو قرآن کھول کر اس کی تلاوت کرے، بے شک اس کے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔

۲۰۳۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے گھر واپس آئے تو قرآن پاک کھول کر اس کی تلاوت کرے۔ اللہ اس کے لیے ایک حرف کے بدلے دس نیکیاں نہیں دے گا۔ میں نہیں کہتا کہ ایک حرف بے ہنگام لکے بدلے دس نیکیاں ہیں، الام نے بدلے دس نیکیاں ہیں اور میرے بدلے دس نیکیاں ہیں۔ وواہ میں ابی داؤد

اس روایت میں بھی نوادر۔

قرآن کے ایک حرف کا انکار بھی کفر ہے

۲۰۳۶۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے قرآن کے ایک حرف کا انکار کیا اس نے سارے قرآن کا انکار کیا اور جس نے قرآن کی چھانوئی اس پر ہر میت کے مقابلے میں ایک قسم کا نام ہوگی۔ مصنف عبد الرزاق

۲۰۳۷۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن سننا قرآن کی عطا شدہ قبول ہے اور قرآن جھٹلانا کرنا ہے والا ہے اور اس کا جھٹلانا میرے ہاں ہے۔ جس نے اس کو اہم یا چاہی کو جنت میں داخل کرے گا اور جس نے اس کو بچھے رکھا یا اس کو بہنم میں جھیل اسے جگہ مصنف ابن ابی شیبہ

۲۰۳۸۔ (احسان رضی اللہ عنہ من شیر) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کہو لوگ اللہ کے گھر والے ہیں۔ پوچھا: رسول اللہ ﷺ کو کون لوگ ہیں؟ فرمایا: وہ اہل قرآن ہیں۔ رواہ ابن النجار

۲۰۳۹۔ (ابو ذر رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا لوگوں میں سب سے بلند درجہ ہے صحابہ سے عرض کیا میں نے عرب میں کسی نے کہا عبد الرحمن بن عوف نے کسی نے کہا عبد بن عوف نے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں

میں سب سے زیادہ بلند درجہ حاملین قرآن (قرآن کے محافظ جو اس کو گھٹے نہ ہو اس پر عمل کرتے ہیں) ان کے بیت میں اللہ نے قرآن رکھا دیا ہے۔ وواہ میں عساکر

۲۰۴۰۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم مسجد نبوی ﷺ میں گرد و زرد پڑنے لگا تو کہہ رہے تھے کہ اچانک حضور ﷺ نے کسی حجرے سے نکل

فصل سورتوں اور آیات کے بیان میں
بسم اللہ کے فضائل

۳۰۴۰ (مسئلہ برقی مادہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کلمہ شہادت ایک شخص نے یقین سے ساتھ سمجھا اور زمین پر جم پڑا جس کو وہ قہر سے کر رہا تھا۔

انہوں نے دعا فرمائی ہے کہ ہم اللہ الرحمن الرحیم قرآن کے ساتھ نازل ہونے والی وحی سے اس کو اپنی

أه من سليمان إنا به آلهة الرحمن الرحيم .

ابن ارقم نے جلیقہ السلام سے ہم انہ لکھوائی۔ فرمایا: آپ تمہاری حقیت معلوم ہو لی۔ اب یہ جفاک۔ یہ قرآن کی آیت ہے۔

ملكي حد فوري

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے سہولت اللہ جبار سے کہہ دیا کہ میں نے جو کچھ تم سے سنا ہے اس کی ایک بات میں آپ علیؑ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام یہ ہے کہ اللہ کے ناموں میں سے جو نام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ چاہا ہے اس کی قدرت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ چاہا ہے اس کی قدرت ہے۔

۴۰۴۸۔ چہ خیر فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہیں انہی نے اس بات پر ہر بھی جانتے علی اوت کہنے کہ وہ سے میں سوال یہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: الحمد للہ رب العالمین (یعنی اللہ ہی سزاور توحید ہے) تم کیا نہ سزاور توحید کو آتی ہے تو آج میں خدا سے فرمایا: ۱۔ اللہ الرحمن الرحیم بھی آیت ہے۔ (یعنی اس کو بھی یہ فضیلت حاصل ہے کہ وہ رب ہر بھی جانتی ہے)۔

اب زلفطی: محاربی و مطہ: من لربہ فی صلاب

۳۰۳۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص کے ساتھ دیکھا جو کہ فرمایا کرتے تھے جس نے اس کو نہیں پہچانا اسے (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اور جو پہچان لیا اسے بھی فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگو! اللہ اس شخص کے لئے تم سے بہتر ہے۔

الفئات

۵۰۔ (مسند نبی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فاتحہ التوب (سورہ النحر چونکہ یہ بھی توبہ اللہ کا تہمت ہے اس لیے اس کا نام نہ لیا گیا) سے متعلق یہ بھی آیا کہ توبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے عرش کے نیچے کے تمام گناہوں سے توبہ ہو جائے۔

۴۳۱ "فقرت علیٰ ربی اللہ من فرجاتہا" جس سورہ اور فتح تک میں نسبت اس طرح لکھنا ہے کہ "فقرت علیٰ ربی اللہ من فرجاتہا"۔

۴۵۲ (الہی بن کعبؓ نے فاتحہ القلاب پڑھی پھر فرمایا تمہارا ہمد و ثناء اور شکر و ثناء کا ہے اس قوم کے لیے اللہ نے تمہارے
سات بات ڈال دی ہیں۔ تم میرے سامنے جس زمین پر گئے اور یہاں میرا اور تمہارے درمیان ہے۔ میرے لیے اللہ حمد و ثناء
اور تعالٰیٰ حسین۔ الرحمن الرحیم اور مالک یوم الدین ہیں۔ اور میرے لیے درمیان مشرق و مغرب ہے یہاں تک بعد و اب تک
تسعين الف مرعات کے ساتھ میری ہزاروں۔ اور میرے لیے آفریقہ میں آٹھ ہیں اہل اصرار المستحبہ صراط المستقیم
نعمت علیہم غیر المستحبہ ولا الفاسقین لا ادری لفظ الہی۔ بحاری۔ صحیح

الہ وایہ کوزہری سے صرف سیمان بنی اور تم روایت کرتے ہیں۔

فائدہ:۔۔۔ سبحان اللہ! کیا خدا کا کام محنت سے بھرپور ہے یا نہیں؟ کیا خدا کی قدرت خدا کی تعریف پر ہیں تو جی آیت کا پہلا حصہ جو شہادتوں سے ملا ہوا ہے وہی خدا کی تعریف ہے یا پاک بعد ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔ بلکہ دوسرا حصہ وہ پاک مستعین اور ہم بھی سے خدا کا شکر ہے بندہ کے کام کے لیے۔ یہ ہماری سب سے آخری شہادت یا آیت خدا کے لیے دعا کی ہیں۔ اور طرح قول سارا جس میں آیات خدا کے لیے دعائیں ہیں اور آخری سارا جس میں آیات خدا کے لیے دعا ہے۔ واللہ العبد والعبد۔

سورۃ فاتحہ کی فضیلت

۴۵۳ ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھے یہی سورت دیکھاؤں جو قرأت میں نہ کھلیں میں ان زبور میں اور یہی قرآن میں نازل ہوئی تھی؟ میں نے عرض کیا ضرور فرمایا میری قرأت میں ہے کہ تم اس (جسے وہ کہا سبھ نبوی کے بعد ان سے سے نہ کھل گئی کہ وہ سورت تکوین پھر کیا؟ کذا ہے جو کہے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ کراؤں گی اور آپ ﷺ مجھ سے بات کرتے رہے جبکہ میرا ہاتھ آپ کے دست مبارک میں تھا۔ میں جان پر جو رات رات پڑھتا تھا آپ مجھے دوسورت دیتے تھے وہ سورت تھانے سے پیسے دو دانا سے نکل نہ جا کی۔ جب میں دروازہ کے قریب پہنچا کیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دوسورت جس کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم روز کے لیے کمر بستہ ہوتے ہو تو کیا پڑھتے ہو؟ میں نے سونے کا تھوڑا کچھ پڑھ کر سنائی۔ آپ ﷺ نے السلام لے لیا اور لفظہ الصفاک معامن العطاشی والقوان العطوبہ اور ہم نے آپ کو سات بار بار پڑھنے والی آیات اور قرآن حکیم عطا کیا۔ یہ مجھے ہی عطا کی گئی ہے۔

معاوی و مسلمہ فی کتاب وحب القرآن فی الصلاة

۴۵۴ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) ولفظہ الہاک معامن العطاشی کے تصحیح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ام القرآن بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ساتویں آیت ہے کہ جبکہ چھ آیات سورۃ فاتحہ کی ہیں ان کو اللہ نے خصوصیت سے تمہارے لیے نازل کیا ہے اور تم سے نکل کر امت کے لیے نازل نہیں کیا۔ عیدنا زوق فی النصف

۴۵۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اللہ نے مجھ پر انکی سورت نازل فرمائی ہے۔ جو مجھ سے پہلے انبیاء و مرسلین میں سے کسی پر نازل نہیں فرمائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے تمہیں سورۃ فاتحہ دے دی ہے اور آپ نے انہوں کو دیا۔ ان کے دل میں شک رہا ہے۔ یہی سورۃ جب کہ اللہ الرحمن الرحیم کہتا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں میرے بندے نے مجھے دعا خیف اور غریب سورت مانوس کے ساتھ پکارا ہے۔ ایک ہر حمت سے زیادہ خلیف ہے۔ الرحمن رحیم و اہم خلیف ہے جسے الرحمن کے۔ اور رسول ہی الخلیف اسماعیلی ہیں۔ پھر جب بندہ پڑھتا ہے اللہ محمد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میرا شرف کیا اور میری حمد کی ہے۔ پھر بندہ کہتا ہے: یا اللہ العلی۔ فائدہ یہ کہ فرماتے ہیں: میرا بندہ گواہی دیتا ہے کہ میں رب العالمین (تمام جہانوں کا پروردگار) ہوں۔ جن واسطے خدا کے ارشاد میں تمام قوموں کا رب ہوں۔ ہر چیز کا رب اور ہر چیز کا خالق ہوں۔ یہی جب بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم تو پروردگار فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔ بندہ جب کہتا ہے اللہ اللہ یا اللہ اللہ (یعنی اللہ قیامت کے دن کا مالک ہے) تو پروردگار فرماتے ہیں: میرے بندے نے گواہی دی ہے کہ قیامت کے دن کا میرے مالک نہیں ہے۔ اور میں میرے بندے نے میری شان و بزرگوں کی ہے۔

جب بندہ کہتا ہے: یا اللہ بعد (یعنی اللہ ہی سے دعا کرتا ہوں) تو اللہ کہہ فرماتے ہیں: میرے بندے! انہوں نے مجھے سے الہاک بعد میرے لیے ہے۔ یا اللہ یا اللہ! یعنی اس کے لیے۔ جس کا رب بندہ ہو گیا مانتے گا میں اس دونوں کا۔ اھم الصراط المستقیم یعنی میں اس کا سیدھا راستہ رکھا۔ تو کدرا سلام کے علاوہ کوئی راستہ سیدھا نہیں جو توحید سے نہیں ہو۔ صراط النہین انعمت علیہم یعنی ان لوگوں

دوسری ٹیمیں معلوم کیا؟ عہدہ تھے ہیں: ہم نے کہا: اسے الہامی، اس کے بارے میں آپ نے جو وہ فی کریم حق سے سنا جو ہمیں فی حق سنا ہے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

انبیاء کے سر بارِ قدیم تیں۔ عرب کے سر بارِ دوحہ ہیں (یعنی) قادش کے سر دار مسلمان ہیں، دم کے سر دار مسیح ہیں، جیشہ کے سر دار بلال ہیں، ہونٹوں کا سر دار پیری کا دہشت ہے، ہونٹوں کا سر دار حرم والے ملا ہیں، (روح) کا واقعہ و ذوالحجہ اور محرم کا جب کہ بعد میں شریعتِ محمدیؐ کی دینی تفسیری اور مصلحانِ مہمب سے رد و انقضائے قرار دیا گیا) ہونٹوں کا سر دار جھوکاں ہے، کھٹا سون کا سر دار قرآن ہے، دھن آئن کی سر دار سورۃ الفجر ہے۔ اور سورۃ البقرہ کو سر دارِ آیتِ بیعت لکری ہے۔ اس میں جس کسے جس اور ہر جگہ میں چلاں کر سکتا ہیں۔

ابو عبد الله مشهور بن اسمعيل نهری فی حدیثہ اذہمسی

وہیں عسا کرنے اس کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گفتگو ارادت کیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم یہ امر کسی کی نصیحت نہیں جانتے؟ اس میں بھانٹے تھے جس اور ہر گھٹن میں عزت برکات ہیں۔

روایت سے ایک دہائی کا فاصلہ ملتا ہے مگر امام احمد رضا رحمہ اللہ نے فرماتے ہیں طبعی ہستیء ان کا تو کچھ اعتبار نہیں۔ اور اگر ایک محدث نے کہا ہے یہ ضعیف ہے۔

[illegible]

حضرت اہل رضی اللہ عنہ صبح کو رومل اکبرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بات کا سارا راز اُن کے سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: صدق الخبیث۔ خبیث نے کئی کہا۔

۱۴۲۳ھ: حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ کیا آپ اللہ سبحانہ کی تعبت سب سے زیادہ غفلت والی ہے؟ ابی رضی اللہ نے عرض کیا: ہاں اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ حتیٰ کہ نبی ﷺ نے تمھیں ہدایت سے یہ سنا کیا حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آخر میں نے عرض کیا اللہ لا الہ الاہو علی العالمین۔ پھر حضور ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ہے ابو ہریرہ رات کو عظم سارک ہو۔

افضل ترین آیت

۴۳۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کتاب اللہ کی کوئی آیت تم کو سب سے زیادہ عظمت دہی معلوم ہو تو ؟ میں نے عرض کیا: لا الہ الاہوالہی القیوم۔ تب ﷺ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے سینے پر ہاتھ مارا اور

فرمایا: تجھ کو ہم مبارک ہو جس نے اس وقت کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس وقت کی ایک زبان ہے اور وہ موت ہیں، یہ قرآن ہے۔
پائے کے پانی کھڑی ہو کر مالک الملک کی پاکی بیان کر لی ہے۔

۶۴۔ (طبع انگریزی رضی اللہ عنہ) اہل مالک کا طبع، انگریزی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ (طبع رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس پہنچے تو ان کے اطفال میں تشریف لائے آپ شخص سے عرض کیا یا رسول اللہ! قرآن میں کوئی آیت ہے کہ زیادہ عظیم ہے؟ فرمایا: اللہ لا الہ الاہو العلیٰ القیوم۔ (طابع لمباری، المکتبہ المنیرین، المعروفہ لاہور)
اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں اس کو محدثین احمد علیہ السلام نے بھی تصحیح فرمائی تھوڑے روزے لکھے۔

۶۵۔ (سورہ بقرہ) آخری آیت (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کسی کو قتل نہ کر سکتا تھا کہ وہ بغیر سورہ بقرہ کی آیات پڑھے ہو جائے۔ یہ شک وہ آیات قرآن کے آخری سے آخری کی تھیں۔ (الذہبی، مسند، محمد بن یحییٰ، ابن عمر)۔
فائدہ:..... سورہ بقرہ کی آخری آیات سے مراد اہل الرسول سے آخر تک ہے۔

۶۶۔ (آل عمران) (حسن رضی اللہ عنہ) عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کسی رات میں عمر بن الخطاب کا آخری حصہ پڑھا اس کے لیے درودت عبادت میں گزار دی ہوئی لکھی ہوئی سورہ بقرہ

فائدہ:..... سورہ آل عمران کے آخری حصہ سے مراد آخری کرکے ہے جو آیت نمبر ۱۰۹ فی حلق السورۃ سے آخریت تک ہے۔
۶۷۔ (البرہان) (امام محمد رضی اللہ عنہ) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے بقرہ آل عمران پڑھ دی وہ تین سو تیس ایک رات میں پڑھ لی اس کو کائنات (خدا کے پادشاہوں) میں گھر دیا جائے گا۔

۶۸۔ (الانعام) (امام محمد رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سورہ الانعام قرآن کا مغز ہے۔
ابو سعید فی فضائل القرآن، الذہبی، محمد بن یحییٰ، کتاب الصلاۃ ابو الشیخ فی تفسیرہ

۶۹۔ (علی رضی اللہ عنہ) ابو الفضل برحق بن حیدر بن بزرخلمز اہل بحرانی، سیمان بن سوئی، عیسیٰ بن جریج، ابن حبیب اریات، طبرانی، ابو عیسیٰ، یحییٰ بن وہب، ابو عبد الرحمن السیسی، علی بن ابی طالب۔
برائید راوی سے بیان کرتے ہوئے چنانچہ آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور سننے والے سے پوچھتا ہے کیا کافی ہے؟ "نہن" وہ جواب میں نہ اپنی فی

خواف غائب کرتا تھا وہ ایک بات ہے محدث کی طرف منسوب کرتے ہیں۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تجھے یہ کافی ہو چاہے اس طرح قرآن پڑھ جائے آیتیں پڑھ کر ازل ہوا ہے۔ اور جس نے پڑھا ہو

آیتیں کر کے قرآن پڑھا وہ اس کو نہیں بھولے گا سورہ انعام کے پوری کی پوری نازل ہوئی تھی۔ اس کو نے کر بڑا فرماتے آئے تھے اور
بر آسمان سے ستر ہزار فرشتے ان کی مشاہدہ کرنے آئے تھے۔ اسی شان (شجاعت) کے ساتھ نبیوں نے یہ سورت نبی کریم ﷺ نازل کی۔ یہ سورت جب
مجھ سے پڑھا تو مجھ کی اس کو ضرر شفا نصیب ہوئی۔ شعب الامان لسنہقی، الحافظ فی التاريخ، ابن حجر

کلام:..... امام علی رضی اللہ عنہ علیہ السلام فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ سورت پڑھ کر دیکھی تھی کہ وہ صواع علی علیہ السلام کہ یہ روایت
ابو سعید رضی اللہ عنہ علیہ السلام کی طرف منسوب کر کے گھڑی تھی ہے۔ نیز تاریخ غیر معروف راوی ہے۔ میزان السنۃ ۳۰

۷۰۔ (سورہ صافات) (امام محمد رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضور ﷺ کوئی نازل ہوئی تو آپ کے چہرے
کے قریب شہد کی کھجور بھینچا ہوتی کی مانند آواز سنائی دیتی۔ (اسی طرح ایک مرتبہ) ہم کو گھر پر تھیں آپ ﷺ کو دیکھ کر دھڑکے اور اپنے ہاتھ اٹھائے
اور دعا کی

اللہم زدنا ولا تنقصنا واکرمنا ولا تلہنا واعطنا ولا تحرمنا واثمرنا ولا تفرنا ولا تفرنا ولا تفرنا ولا تفرنا ولا تفرنا

یہ خطاب کے بیٹے اتوں رسول اللہ ﷺ کو سوال کر کے جنگ کر دیا۔

پہنچے پھر میں نے اپنی سواری آگے بڑھائی کہ کہیں میرے خلاف کوئی ہتھیار نہ ہو جائے۔ اچانک ایک آواز اٹھی اسے عمرؓ میں پانا اور زاراً کہ کہیں میرے بارے میں کچھ نازل تو نہیں ہو گیا۔ لیکن حضور ﷺ نے فرمایا گذشتہ رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے دینا اور دنیا کی سب چیزوں سے محروم ہے۔ وہ سورت سے انا فتح الحاک فتحنا مینا العفر لک اللہ ما تقدم من ذلک وما تأخر

سورة الفتح مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، مسند ابی یعلیٰ، صحیح ابن حبان، ابن مرددہ، الدلائل للبیہقی ۴۰۸۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حدیث سے وہابی کے موقع پر سورۃ الفتح نازل ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا سے زیادہ محبوب ہے، انا فتحنا الحاک فتحنا مینا (اس سورت میں آپ کو فتح مکہ اور اگلے پچھلے کئی نبیوں کی معافی کا وعدہ دیا گیا ہے۔) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ نے واضح کر دیا ہے جو آپ کے ساتھ کرم ہونے والا ہے۔ ہمارے لیے کیا ہوگا؟ تو یہ فرمان نازل ہوا لیدخل الملومین والمؤمنات جنات۔ تاکہ وہ مؤمنین اور مؤمنات کو جنت میں داخل کرے۔

الجامع لعبدالرزاق، المصنف لابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، مسلم، ترمذی، ابن حبان، ابن مرددہ، المعرفۃ لابی نعیم ۴۰۸۹۔ (سورۃ الفتح) امام ہاشم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے سورۃ الفتح والقرآن المجید کو رسول اللہ ﷺ کی زبان سے (سن کر) یاد کی ہے۔

جب آپ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دیتے تو اس کو پڑھتے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۴۰۹۰۔ (سورۃ تبارک) (انس رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس نے معاصی کی تمام راہوں پر سفر کیا ہوگا۔ مگر وہ اللہ کو ایک ماننا ہوگا۔ اور قرآن کی بھی صرف ایک سورت سیکھی ہوگی۔ اس کو جہنم کا حکم سنایا جائے گا۔ اس کے پیٹ سے پندے کی مانند کوئی چیز نکل کر اڑ جائے گی۔ دو گے گی اسے اللہ اتیرے نبی پر بھیجے نازل کیا گیا تھا اور تیرے بندہ بھی میری عداوت کرتا تھا پہنچا تو سورۃ الفتح میں اس کی شفاعت میں دے گی حتیٰ کہ اس کو جنت میں داخل کر دے گی اور قیامت احمد سورۃ تبارک الذی سے رواہ الدیلمی

۴۰۹۱۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) قرۃ رحمة اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک شخص کی وفات ہوئی اس کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا۔ قرآن کی ایک سورت اس کی طرف سے جھڑنے لگی حتیٰ کہ اس سے سب کو روک دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اور سروق (ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد) نے دیکھا تو وہ سورۃ سورۃ تبارک الذی (سورۃ الملک) تھی۔

البیہقی فی کتاب عذاب القبر

۴۰۹۲۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سورۃ تبارک نے اپنے پیڑھنے والے کے لئے بھگڑا دیا حتیٰ کہ اس کو جنت میں داخل کر دیا۔

البیہقی فی کتاب عذاب القبر

۴۰۹۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سورۃ تبارک الذی سورۃ مانع ہے یہ اللہ کے حکم سے قبر کے عذاب کو منع کرتی ہے۔ (اور سورتی ہے)۔ عذاب سر کی طرف سے آتا ہے تو سر کھتا ہے اس شخص نے میرے اندر سورۃ تبارک الذی کو کھنکھاتا کر رکھا ہے لہذا یہاں سے عذاب کو راستہ نہیں مل سکتا۔ عذاب پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو پاؤں کہتے ہیں اس شخص کے ہمارے ساتھ کھڑے ہو کر سورۃ تبارک الذی پڑھتا رہا ہے لہذا یہاں سے قبر کو راستہ نہیں مل سکتا۔ پس اللہ کے حکم سے یہ سورت قبر کے عذاب کو روک دیتی ہے۔ یہ سورت تورات میں بھی ہے۔ جس نے اس کو رات نیک پڑھا اس نے بہت زیادہ (قرآن پڑھا) اور اچھا کیا۔ البیہقی فی کتاب عذاب القبر

۴۰۹۴۔ (سورۃ احمی) حضرت عقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ سورت صبح لسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تھے۔

مسند احمد، البیہقی، المدون، ابن مرددہ

کلام: ان روایت میں ایک راوی نویر بن ابی فہاتہ ہیں۔ جو ضعیف ہیں۔

سورتوں کی اہمیت کو؟ "اُمس جیسے بھی سوویا اٹھو تو ان کو خیر، پر محرمہ: (۱) میں حساس کر

مبداء، محمد بن يحيى، ابن المنذر، أبو الشيخ، الكجور للطبراني، ابن عساكر، ابن مردويه، انصاف في الحائض، ابن عساكر

۴۹۳ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے سر کو کس چیز نے حلیہ فرمایا؟

۲۰۹۴ حضرت مسجد بنی بقیع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے سورۃ بقرہ سورۃ آل عمران

سورۃ بقرہ و سورۃ النساء و سورۃ المائدہ و سورۃ الاحزاب اور سورۃ النحل کی تفسیر میں (احکامات اور) اعتراض ہیں۔

المحاضر: الدكتور لاسي عبيد، المحسن سعيد بن مسعود، التفسير لأبي الشيخ، شمس الأيمان المصطفى

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

۴۹۹ (مسئلہ برسی اہل علیہ) مغفرت ترمیمی اللہ کے سے مردوں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام سے پڑی کہ چرکبہ دہلیہ۔ بعد سے

۶۰۰ حضرت تم بھی اسے جب سزا دینی صحیح ہے۔ یہ وہی لایعنی ہے جسے رب نے تم کو دیا ہے۔ یہی وہی ہے جسے تم نے

سوال نمبر ۱۰۰: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک پر مختصر مضمون لکھیں۔

وایمے ایچ جی "اسپلائی ویو" کے بارے میں کہتا ہے کہ "اسپلائی ویو" ایک ایسا ہے

۳۰۳ محمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے ساتھ تھے اور قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے تھے۔ پھر آپ حجت کے لیے سفر سے ہوئے۔ پھر انہیں رونے تو قرآن پڑھتے ہوئے آئے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یہ امیر المؤمنین آپ قرآن پڑھ رہے ہیں اور حضورؐ کیسے کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کس نے یہ بتایا ہے؟ کیا مسئلہ ہے؟

مواظع امام مالک، مصنف عبد الرزاق، فضائل القرآن، لاہی عبید، ابن سعد، ابن جریر
 فائدہ:..... بلیر حضورؐ نے قرآن کی تلاوت جاری ہے۔ تم قرآن کو چومو؟ جاؤ نہیں۔ مسئلہ کا فرقہ اور اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔

۳۱۰۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جانتا ہوں کہ کھاری کو سنبھ پکڑوں میں دیگیوں۔ مواظع امام مالک
 ۳۱۰۵ علامہ محسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے قرآن پاک نکلا اور آیت کے ساتھ اس کی تحسیر بھی لکھ دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے وہ قرآن پاک منگوا یا تو یہی کے ساتھ اس کو دنگڑے کر کے (غیبی) کر دیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۱۰۶ معاویہ بن صہب فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نکلا کہ تم لوگ سورۃ النساء، الزاب اور التورہ لکھو۔ لوهیہ
 ۳۱۰۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: جب تک تمہارے دل سے وہ قرآن پڑھتے رہو اور جب غفلت ہو جائیں (اور ان کتابت کا کفار ہو جائیں) تو انہیں کفر ہے۔ ابو یوسف، شعب الایمان للبیہقی

۳۱۰۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض اہل بیت ہوئے تو قرآن پاک کھول کر تلاوت کرتے تھے۔

رواہ ابن ابی ذر

۳۱۰۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی رات کو کھڑا ہو اور قرآن پڑھنا اس کو شہر ہو تو ۳۳۰۰۰ مسودے

۳۱۱۰ (عمر رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ تم پڑھو بھی، اے ابی ہریرہ! تمہارے تو میں قرآن قبول رہا۔ ضرور پڑھوں۔ غزہ ہند لکھام، محمد، ابن سعد

۳۱۱۱ (عمر رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ غریب عثمان کے اور مہمان لوگ نیز آواز میں ایک دوسرے پر قرآن پڑھیں۔ مسند احمد

۳۱۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب قرآن پڑھتے تو بہت آواز میں پڑھتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن پڑھتے تو جہاد آواز میں پڑھتے تھے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حلق سورتوں سے کہو کچھ پڑھتے تھے۔

یہ بات حضور ﷺ کو ان کی گئی تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم بہت آواز میں پڑھتے ہو؟ عرض کیا: میں اس بات سے ناگوار ہوں۔ (اور اول تک کی آواز کو سنتا ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم نیز آواز میں قرآن کیوں پڑھتے ہو؟ عرض کیا: میں شہر میں کوڑا مارتا ہوں اور اونگھے حلق کو جھکا ہوں۔ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس سورت سے اور اس سورت سے کیوں پڑھتے ہو؟ عرض کیا: کیا آپ نے ایسا کچھ سنا کہ میں غیر قرآن قرآن کے ساتھ لاکر پڑھتا ہوں؟ فرمایا: نہیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تب سارا کی پھا ہے۔ (جیسا کہ میں پڑھوں کہ)

مسند احمد، الشاشی، مسند ابی یعلیٰ، شعب الایمان للبیہقی، الحسن لسجد من منصور

۳۱۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کو کوئی شخص آیت سے پیچھے اور اس کے بعد (جب لوگ مشاوری سنیں اور وہی وغیرہ پڑھتے ہیں) بلند آواز سے قرآن کرے۔ جس سے اپنے ساتھیوں کو نماز میں مداخلہ ہو کر۔

مسند ابی شیبہ، مسند احمد، ابو یوسف، لکھنؤ، مسند ابی یعلیٰ، الدوروی المسلسلہ من منصور

۳۱۴ عیسیٰ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز میں سورۃ سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھی۔ جب نماز پوری ہوئی تو آپ سے پوچھا گیا: امیر المؤمنین، کیا آپ کا خیال ہے کہ یہ قرآن میں ہے؟ پوچھا: وہ کیا عرض کیا؟ سبحان ربی الاعلیٰ؟ فرمایا: نہیں اس کو پڑھنا حق سبحان ربک الاعلیٰ اسے ربک الاعلیٰ کہ اپنے رب کی جو بلند ذات ہے سبحان ربک

نہ اس میں سے اس شخص کی مجلس ہے۔ البتہ جمعہ لاہن الامامی

۳۱۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں (یعنی پر قرآن چلتا ہے) ان کو سو اہک کے ساتھ پاک

مضاف دیکھو یا یونعم فی کتاب التواتر السجری فی الایام

۳۱۶ عبد فیہ سے مروی ہے کہ کنگن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قازم شاہ کا کہنا انہوں نے مسح اسم ربک الاعلیٰ پڑھا پھر سبحان

رضی الاعلیٰ پڑھا عبدالرزاق الثعالبی، مصنف اسیر سنیہ، ابو عبدہ فی فضلہ علیہ السلام

۳۱۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ سے دو فضلی القرون کو نبیلا (یعنی قرآن کو کثیر تہم کر پڑھو) کے متعلق سوال کیا گیا تو

آپ نے فرمایا: اس کو رائج کر کے پڑھو، شعری طرح کلائے گئے اس سے کہ وہ ان کے فی نجات پڑھیں یا ان کے ساتھ بے دلوں کو لگا کر دے۔

کلی آخری سورت تک پہنچنے کا مقصد دعاؤ اللہ کی

۳۱۸ خبر بن قیس امہ دینی دینہ حدیب سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب (ع) کو حجہ کے پاس رات کو اری میں

سے آپ رات کی نماز (تہجد) میں پڑھتے پایا، انہما انہما مالمون، انتم تخطونہ انم نحن المخطون۔ (دیکھو جس (نفلے) کو تم (مخروٹوں

کے آگے میں) ڈالتے ہو، کیونکہ تم اس (سے احسان) کو جانتے ہو، ہم جانتے ہیں۔ یہ آیات پڑھ کر آپ نے تمہارا حشر فرمایا، انتم تدرعونہ ام

سحبہ لوزاعون۔ پھر ایلحود کہہ کر کہ تم کہہ رہے ہو، کیونکہ تمہارے گناہ ہو یا ہمہا گاتے ہیں؟ پھر آپ نے تمہارا حشر فرمایا، ایلحت تدرعونہ ام

پدرہا کر تہی ہی اگاتہ ہیں۔ پھر جب آپ نے تمہارا حشر فرمایا، انہما انہما مالمون، انتم تخطونہ انم نحن المخطون۔ پھر دیکھو کہ ہم

پانی تم پیچے ہو، کیا تمہیں کو بارال سے آواز نہ آئے ہو یا ہمہا زل کرتے ہیں۔ پھر آپ نے تمہارا حشر فرمایا، ایلحت تدرعونہ ام

آبہی بازل کرتے ہیں۔ پھر جب آپ نے پڑھا، انہما انہما مالمون، انتم تخطونہ انم نحن المخطون۔ پھر دیکھو کہ ہم

جو آگ تمہارے گناہ سے نکالتے ہو، کیا تمہیں اس کی آواز نہ آئے ہو یا ہمہا زل کرتے ہیں۔ پھر آپ نے تمہارا حشر فرمایا، ایلحت تدرعونہ ام

آبہی بازل کرتے ہیں۔ پھر جب آپ نے پڑھا، انہما انہما مالمون، انتم تخطونہ انم نحن المخطون۔ پھر دیکھو کہ ہم

۳۱۹ (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) عبد اللہ بن عمر کے کہنے پر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اسم ربک الاعلیٰ پڑھو جس کے ساتھ

(قرآن) کہتے تھے۔ الجامع بعد الباق

تین راتوں میں پورا قرآن پڑھنا

۳۲۰ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں میں نے باقر میں پورا قرآن پڑھا۔ اس بعد، ابو عبدہ

۳۲۱ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور اس کے ہم نوا ابی اسامہ میں سے ایک شخص سے مروی ہے کہ میں نے قرآن پڑھا پھر ایلحت تدرعونہ ام

پدرہا کر تہی ہی اگاتہ ہیں۔ پھر جب آپ نے پڑھا، انہما انہما مالمون، انتم تخطونہ انم نحن المخطون۔ پھر دیکھو کہ ہم

۳۲۲ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں میں نے باقر میں پورا قرآن پڑھا۔ اس بعد، ابو عبدہ

۳۲۳ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں میں نے باقر میں پورا قرآن پڑھا۔ اس بعد، ابو عبدہ

۳۲۴ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں میں نے باقر میں پورا قرآن پڑھا۔ اس بعد، ابو عبدہ

۳۲۵ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں میں نے باقر میں پورا قرآن پڑھا۔ اس بعد، ابو عبدہ

۳۲۶ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں میں نے باقر میں پورا قرآن پڑھا۔ اس بعد، ابو عبدہ

۳۲۷ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں میں نے باقر میں پورا قرآن پڑھا۔ اس بعد، ابو عبدہ

۳۲۸ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں میں نے باقر میں پورا قرآن پڑھا۔ اس بعد، ابو عبدہ

۳۲۹ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں میں نے باقر میں پورا قرآن پڑھا۔ اس بعد، ابو عبدہ

۱۳۳۰ ہجری ۱۰۰۰ سال قبل از مسیح کے زمانے میں آپ (ﷺ) نے فرمایا تھے: ”اپنے ساتھی اور اپنے گھر والوں کو اللہ عزوجل کے فضل سے روکنا اور اللہ عزوجل کے فضل سے روکنا“۔ (ابن ماجہ)

۱۳۳۱ ہجری ۱۰۰۰ سال قبل از مسیح کے زمانے میں آپ (ﷺ) نے فرمایا تھے: ”اپنے ساتھی اور اپنے گھر والوں کو اللہ عزوجل کے فضل سے روکنا اور اللہ عزوجل کے فضل سے روکنا“۔ (ابن ماجہ)

۱۳۳۲ ہجری ۱۰۰۰ سال قبل از مسیح کے زمانے میں آپ (ﷺ) نے فرمایا تھے: ”اپنے ساتھی اور اپنے گھر والوں کو اللہ عزوجل کے فضل سے روکنا اور اللہ عزوجل کے فضل سے روکنا“۔ (ابن ماجہ)

۱۳۳۳ ہجری ۱۰۰۰ سال قبل از مسیح کے زمانے میں آپ (ﷺ) نے فرمایا تھے: ”اپنے ساتھی اور اپنے گھر والوں کو اللہ عزوجل کے فضل سے روکنا اور اللہ عزوجل کے فضل سے روکنا“۔ (ابن ماجہ)

۱۳۳۴ ہجری ۱۰۰۰ سال قبل از مسیح کے زمانے میں آپ (ﷺ) نے فرمایا تھے: ”اپنے ساتھی اور اپنے گھر والوں کو اللہ عزوجل کے فضل سے روکنا اور اللہ عزوجل کے فضل سے روکنا“۔ (ابن ماجہ)

۱۳۳۵ ہجری ۱۰۰۰ سال قبل از مسیح کے زمانے میں آپ (ﷺ) نے فرمایا تھے: ”اپنے ساتھی اور اپنے گھر والوں کو اللہ عزوجل کے فضل سے روکنا اور اللہ عزوجل کے فضل سے روکنا“۔ (ابن ماجہ)

۱۳۳۶ ہجری ۱۰۰۰ سال قبل از مسیح کے زمانے میں آپ (ﷺ) نے فرمایا تھے: ”اپنے ساتھی اور اپنے گھر والوں کو اللہ عزوجل کے فضل سے روکنا اور اللہ عزوجل کے فضل سے روکنا“۔ (ابن ماجہ)

قرآن کی مسلسل تلاوت

۱۳۳۷ ہجری ۱۰۰۰ سال قبل از مسیح کے زمانے میں آپ (ﷺ) نے فرمایا تھے: ”اپنے ساتھی اور اپنے گھر والوں کو اللہ عزوجل کے فضل سے روکنا اور اللہ عزوجل کے فضل سے روکنا“۔ (ابن ماجہ)

۱۳۳۸ ہجری ۱۰۰۰ سال قبل از مسیح کے زمانے میں آپ (ﷺ) نے فرمایا تھے: ”اپنے ساتھی اور اپنے گھر والوں کو اللہ عزوجل کے فضل سے روکنا اور اللہ عزوجل کے فضل سے روکنا“۔ (ابن ماجہ)

مسح اسے دیکھنے والا علی (پاک) بیان کر اپنے بچہ خزان والے (کرب کی) پڑھتے تو فرماتے سبحان ربی الاعلیٰ پاک ہے میرا رب بندہ شاہنشاہ۔ جامع لعل الخرواق

۱۱۳۰ حضرت امین عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سورۃ بقرہ کو ظہر ظہر کر اچھی طرح پڑھوں مجھے اس سے کنگی زیادہ پسند ہے کہ پڑھ کر آن کو چیلدی چیلدی پڑھوں۔ جامع لعل الخرواق

۱۱۳۱ (ابن عمر) حضرت تابع (ابن عمر رضی اللہ عنہ کے شاگرد اور آزاد لڑکا) کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن کو صرف پاک حالت میں پڑھتے تھے۔ جامع لعل الخرواق

۱۱۳۲ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ ہم وضو کرنے کے بعد پانی چھوئے بغیر قرآن پڑھ لیتے ہیں۔ جامع لعل الخرواق

۱۱۳۳ (مسند عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے (مجھے) فرمایا: ایک مہینے میں ایک قرآن پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھ بیٹا میں تو قرآن پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: اچھا میں تو اس میں پڑھ لیا کر۔ عرض کیا: میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: پندہ دونوں میں قرآن پڑھ لیا کر۔ عرض کیا: میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: دی دن میں قرآن پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: پانچ دنوں میں قرآن پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: (کسی) اس سے زیادہ نہیں۔ روایہ ابن عباس

سات راتوں میں ختم قرآن

۱۱۳۴ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: قرآن کیسے پڑھوں؟ فرمایا: سات راتوں میں پڑھ لیا کر۔ میں مسلسل تم کو یاد رہائی کو آپ ﷺ نے فرمایا:

ایک دن اور ایک رات میں پڑھ لیا کر۔ روایہ مسندک الحاکم

۱۱۳۵ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے قرآن پاک جمع کر لیا میں اس کو ایک سات میں پڑھ لیا کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دن میں پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ سے بڑھے مجھے اس اپنی طاقت اور جوانی کو کام میں لاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو اس میں پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ سے بڑھے مجھے اس اپنی طاقت اور جوانی کو کام میں لاؤں۔ فرمایا: اس دنوں میں پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ سے بڑھے مجھے اس اپنی طاقت اور جوانی کو کام میں لاؤں۔ فرمایا: سات راتوں میں پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ سے بڑھے مجھ کو کام میں لاؤں۔ لیکن آپ ﷺ نے انکار فرمایا۔ حدیث ابن عباس

۱۱۳۶ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن میں مجھ سے بڑھے نظر رکھا کر۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۳۷ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن میں مجھ سے بڑھے نظر رکھا کر۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۱۳۸ (مسند عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے (مجھے) فرمایا: ایک مہینے میں ایک قرآن پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: اچھ بیٹا میں تو قرآن پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: اچھا میں تو اس میں پڑھ لیا کر۔ عرض کیا: میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: پندہ دونوں میں قرآن پڑھ لیا کر۔ عرض کیا: میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: پانچ دنوں میں قرآن پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: (کسی) اس سے زیادہ نہیں۔ روایہ ابن عباس

رب سے مناجات کر رہا تھا۔ اس لیے پست آواز میں پڑھ رہا تھا۔ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا اسے عمر ایسے تم کو سنا تم بلند آواز میں قرآن پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا میں شیطان کو بھگا رہا تھا۔ اور سونے والوں کو ڈگڑا رہا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا اسے ہال ایس نے تم کو سنا۔ اسی اس سورت سے اور سوچی اس سورت سے پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا میں اپنے کو اچھے کے ساتھ مل رہا تھا۔ جب آپ ﷺ نے فرمایا ہر ایک نے اچھا کیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۳۱۳۵۔ (مراسیل الزہری رحمۃ اللہ علیہ) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ عبد اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ بلند آواز میں نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے خدا مجھے مت سنا بلکہ اللہ کو سنا۔ رومہ عبدالرزاق

۳۱۳۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سورہ رومن تلاوت فرمائی تھی کہ اس موت کو ختم کر دیا پھر فرمایا کیا بات ہے میں تم کو خاموش رکھ رہا ہوں۔ جن تم سے زیادہ اچھا جواب دینے والے تھے۔ میں جب بھی ان پر یہ بات پڑھتا تھا ایسا الاء ویکمال کلمان تم اپنے رب کی کوئی نئی نعمتوں کو بھٹکاؤ گے تو جن کہتے و لا یبشی، من نعصک ومانکذب فلیک الحمد۔ اسے رب تم تیری کسی نعمت کو نہیں بھٹکا سکتے۔ پس تم ہر نعمتیں تیرے لیے ہیں۔ الحسن بن سلیمان

۳۱۳۷۔ (مسند قمی بن ابی حصصہ) آپ کا نام عمرو بن زید ہے۔ آپ صحابی رسول ہیں۔ قمی بن ابی حصصہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں کہتے دنوں میں قرآن پڑھوں۔ فرمایا پندرہ دنوں میں۔ انہوں نے عرض کیا میں اپنے آپ کو اس سے زیادہ قوی پاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہر ہفتہ میں پڑھ لیا کرو۔ عرض کیا میں اس سے زیادہ اپنے قوی پاتا ہوں۔ یہ سن کر آپ ﷺ چپ ہو گئے۔ پھر آپ چلے گئے۔ قمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اب میں پندرہ راتوں میں ختم قرآن کرتا ہوں اور کاش کہ میں نے آپ ﷺ کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔ ابن مسعود، ابن عباس

۳۱۳۸۔ یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بعد میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھا تو سبحان ربی الاعلیٰ کیا۔ پھر (دوسری رکعت میں) لعل اناک حلین الغاشیہ۔ پڑھی۔ شعب الایمان للبیہقی

فصل..... قرآن کے حقوق کے بیان میں

۳۱۳۹۔ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا حروف قرآن کی تفسیر کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کون سا آسمان مجھے سایہ دے گا، کون سی زمین مجھے چھپائے گی، میں کہاں جاؤں گا اور کیا کروں گا اگر میں نے کتاب اللہ کے حرف کے بارے میں وہ بات کہی جو اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں درست نہیں۔

ابن ابی شیبہ فی المصاحف

فائدہ:..... ۲۸۔ نمبر ۲۸ حدیث کے ذیل میں حرف قرآن کی تفسیر لکھ کر دیں۔ اس مذکورہ حدیث میں اس بات کی نفی سے ممانعت کی طرف اشارہ ہے جو بات معلوم نہ ہو قرآن کے بارے میں قطعاً نہ کہی جائے ورنہ یہ ومن اعظم معنی الضری علی اللہ الکذب اس شخص سے زیادہ خاتم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ پاندھے۔ کے زمرے میں شمار ہوگا۔ عافاک اللہ منہ

۳۱۵۰۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ارشاد عالی ہے اگر میں کتاب اللہ میں ایسی کوئی بات کہوں جو میں نے سنی نہ ہو تو کونسا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کون سی زمین مجھے چھپائے گی؟ مسند

۳۱۵۱۔ قاسم بن اجمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں اپنی رائے سے قرآن میں کچھ کہوں تو کون سا آسمان ہے جو مجھے سایہ دے گا اور کون سی زمین ہے جو مجھے چھپائے گی۔ شعب الایمان للبیہقی

۳۱۵۲۔ بیہقی بن سعد روایت کرتے ہیں ابوالازہر سے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بھی ایک آیت حنفیہ کے لئے زیادہ پڑھنے کے لئے آج بھی طرہ پر مہم۔

ابو عبد فی فضلانی اقرآن، کتاب الاشراف لابن ابی الدبای، الإصحاح الثانی

۳۱۵۳ (مسند عمر بن الخطاب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اور عائشہ و قرآن نے مجھے چھاپا ہے۔

مفسر ابن جریر، مسند الدار

۳۱۵۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاروں فاسکھہ و ابی (جنتیں مکہ میں تھیں) سے روایات سنیں۔ انہوں نے فرمایا: لا فاسکھہ تو ہم نے جان لیا، کیا کیا ہے؟ پھر فرمایا: تم کو کھفہ (خوف) ملی ہیں، لہذا ہم کہتے ہیں کہ وہ روایات حقیقی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: لا فاسکھہ تو ہم نے جان لیا، کیا کیا ہے؟ پھر فرمایا: تم کو کھفہ (خوف) ملی ہیں، لہذا ہم کہتے ہیں کہ وہ روایات حقیقی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: لا فاسکھہ تو ہم نے جان لیا، کیا کیا ہے؟ پھر فرمایا: تم کو کھفہ (خوف) ملی ہیں، لہذا ہم کہتے ہیں کہ وہ روایات حقیقی ہیں۔

ابو عبد فی فضلانی، ابن سعد، عمید، ابن الجوزی، المستدرک للحاکم، شعب الایمان للبیہقی، ابن مردودہ

۳۱۵۵ (تذکرہ) سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے "اب" کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: نہیں میں کو شہرہ جاننے کا مطلب نہیں ہے، کیا اور اس کا حکم یا کیا ہو، اور مراد وہ

قرآن کے مطلب اخذ میں نفسانی خواہشات سے اجتناب کرنا

۳۱۵۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ قرآن (اللہ کا کلام) جو اس کی مجلسوں میں وہاں سے کہہ کر اور اس کی مجلسوں میں خواہشات کی اتباع نہ کرنا۔

احمد فی الزہد، المسند للبیہقی، ابن سعد، المستدرک

۳۱۵۷ (تذکرہ) سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک ایرانی دینے والا (جو اس وقت اسلامی دنیا کا دارالحکومت تھا) ایرانی نے کہا: جو اللہ نے محمد پر نازل کیا ہے مجھے کون سکھائے گا؟ آپ نے فرمایا: ایک دیہاتی کو سورہ براءت سکھائی اور یہ آیت میں پڑھا: یا ایہا الذین آمنوا، اور رسول کو رسولہ زبیر کے ساتھ پڑھا، اس کے سنی یہ ہو گئے کہ یہ شریک اور رسول سے بڑی ہے۔ چنانچہ ایرانی نے کہا: کیا اللہ رسول سے بڑی ہے؟ (اس ایرانی نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں مدینہ میں آیا، مجھے قرآن کا جو حکم نہیں تھا، سو میں نے کہا: مجھے وہ قرآن سکھائے گا، اس شخص نے مجھے سورہ براءت سکھائی اور میں نے پڑھا: یا ایہا الذین آمنوا، غرض اللہ رسول سے بڑی رسولہ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! رسول سے بڑی رسولہ میں اور زیادہ رسولہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ایرانی نے یہ آیت میں پڑھا: یا ایہا الذین آمنوا، اے امیر المؤمنین! میں مدینہ میں آیا، میں نے پڑھا: یا ایہا الذین آمنوا، رسول سے بڑی ہیں۔ ایرانی نے کہا: اللہ کی قسم میں بھی شریکوں سے بڑی ہوں، میں نے تمہارا اس کا رسول بڑی ہیں۔

پھر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ کوئی شخص قرآن سے بڑی نہ کہے، اسے زبان سے جانے والے عالم میں نہ کہے اور پھر

آپ نے ابوالاسود دہلی کو (عربی کلام) سمجھنے کا حکم فرمایا۔ ابن الاثیر فی الوصل والامداد

۳۱۵۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے یہ قرآن اللہ کا کلام ہے، اس میں تم کو نہ پاؤں کہ اپنی خواہشات کے ساتھ اس پر توبہ نہ آئے کہ اس کی تفسیر یا تکرار یا زیادہ شائستگی نہ کرے۔ (تذکرہ) ابن سعد، الروایۃ للبیہقی، ابن سعد، المستدرک للبیہقی

۳۱۵۹ حضرت مسن سے مروی ہے کہ: (تذکرہ) عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملاقات کرنے گئے۔ انہوں نے کہا: ہم کتاب اللہ کے تمام احکام کو سمجھتے ہیں، میں نے تم کو اس کا حکم بتا دیا ہے۔ بڑا اصرار تھا کہ اس سلسلہ میں امیر المؤمنین (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سے ملاقات کریں۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے ساتھ (مدینہ) گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ حضرت عبد اللہ نے عرض کیا: امیر المؤمنین عمر میں کچھ لوگ مجھ سے ملے تھے وہ کہتے تھے کہ کتاب اللہ کے احکامات میں میں نے تم کو اس کا حکم بتا دیا ہے، میں نے اس کا حکم بتا دیا ہے، آپ سے اس بارے میں سنئے، اے نبی۔ حضرت عمر رضی اللہ

عز نے فرمایا: ان سب کو جمع کر کے میرے پاس لاؤ۔ حضرت عبداللہ ان سب کو حضرت عمر کے پاس لے آئے۔ حضرت عمر نے ان میں سب سے اونٹنی (کتر) فطس کو آگے کیا اور پوچھا میں تجھے اللہ کا اور اسلام کے حق کا واسطہ دیتا ہوں، بتا کیا تو نے پورا قرآن پڑھ لیا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ پوچھا: کیا اس میں کچھ یاد بھی ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ پوچھا: کیا اپنی آنکھ میں کچھ یاد رکھا؟ (یعنی لکھنوں اور خطابوں میں کچھ یاد ہے؟) عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: اچھا کچھ الفاظ قرآن کے یاد ہیں؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: کیا کچھ اثرات قرآن کے محفوظ کیے ہیں؟ عرض کیا: نہیں۔ پھر شروع سے آخر تک سب لوگوں سے آپ نے یہ سوالات کیے۔ لیکن سب سے سبکی جواب ملے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے لگے: عمر کی ماں عمر کو گم کر دے۔ کیا تم لوگ (ایسی اس حالت کے باوجود) اپنے امیر کو اس کا مکلف کرتے ہو کہ وہ سب لوگوں کو کتاب اللہ جمع ہونے کا مکلف کر دے۔ ہمارے رب کو معلوم ہے کہ ہم سے یہ بات (چھوٹے) گناہ سرزد ہو جاتے ہیں اسی وجہ سے فرمایا:

ان لحسنوا کما نرو ماتھون عنہ نکفر عنکم سباتکم وندخلکم مدخلنا کبریمنا

اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو جن سے تم کو روکا جاتا ہے تو ہم تم پر تمہاری (چھوٹی) برائیاں معاف کر دیں گے اور تم کو اونچے درجے پر داخل کر دیں گے۔

پھر پوچھا کیا اہل مدینہ کو علم ہے کہ تم کس بارے میں یہاں آئے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: اگر ان کو بھی علم ہو جاتا تو تم کو سبق سکھاتا۔

رواہ ابن حبیب

۴۱۶۰۔ عبادہ بن نسی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے قرآن کے نسخوں کی خرید و فروخت مت کرو۔ رواہ ابن ابی داؤد

قرآن کریم سے متعلق فضول سوالات سے اجتناب کرنا

۴۱۶۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے غلام سے مروی ہے کہ مصطفیٰ العراقی نے مسلمان لشکروں میں قرآن کے متعلق چند غیر ضروری چیزوں کے بارے میں سوالات کرتے شروع کیے۔ حتیٰ کہ وہ (اس طرح کے فضول) سوالات کرتا ہوا مصر میں آگیا۔ آخر حضرت عمر و بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس کو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ امیر المومنین کے پاس بھیج دیا۔ اور ایک قاصد کو (اس کے بارے میں) خط لے کر بھیجا۔ جب قاصد خط لے کر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو آپ نے خط پڑھا تو پوچھا کہاں سے وہ شخص؟ عرض کیا: سواری پر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیکھو اگر وہ چلا گیا تو تجھے بڑی سخت سزا دوں گا لہذا جلدی اس کو لے کر آنا چاہیے قاصد (جلدی کے ساتھ) اس کو لے کر حاضر ہوا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے اس سائل مصطفیٰ عراقی سے پوچھا: تو کس چیز کے بارے میں سوال کرتا پھر رہا ہے؟ اس نے اپنے سوالات بیان کیے۔ راوی ابن عمر کے غلام کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے اس ایک شخص کو پھنسی لانے کے لیے بھیجا۔ چنانچہ پھر پھنسی کے ساتھ اس کو اس قدر مارا کہ اس کی کمر (ہڈیوں کا ٹکڑھٹکا بنا کر چھوڑا۔ پھر اس کو چھوڑا اور وہ کچھ عرصہ بعد صحت یاب ہو گیا پھر بارگاہ رسولی طبع خوب مارا۔ پھر چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ صحت یاب ہو گیا۔ پھر دایا تا کہ سہ بار وہ اس کو سزا دیں۔ اس بار مصطفیٰ عراقی نے کہا یا امیر المومنین اگر آپ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں تو اچھی طرح قتل کر دیجیے اور اگر آپ میری دوا دارو کرنا چاہتے ہیں تو وہ میں بالکل صحت یاب ہوں۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے وطن جانے کی اجازت فرمادی۔ اور وہاں کے امیر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا اس شخص کے ساتھ کوئی ڈانٹے نہ بھیجے۔

لوگوں سے یہ قطع تعلقی اس کو (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وی گئی سزا سے بھی زیادہ) سخت و شواہ گہری۔ چنانچہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ وہ شخص درست ہو گیا ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس کو لوگوں کے ساتھ ملنے بیٹھنے کی اجازت دے دو۔ الامامی، ابن عبدالحکیم، ابن عساکر

۴۱۶۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کو لے کر دشمن کی سرزمین میں سفر کرنے سے منع فرمایا ہے کہیں دشمن

اس کو نہ ملے گا اور یہ فرحتی کرے) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم تمام (اسلامی) شہروں میں لکھ بھیجا۔ ۱۲۱۳ھ میں ایسی ہی عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی کہ (امیر المظفر) سعد رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا ہے کہ جو قرآن چھ لے جس میں اس کو سواد ہندوں کا نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا افسوس افسوس! کیا کتاب اللہ ان رتوں کی ضمانت ہے۔

ابو عبد اللہ: علی بن حنبلہ الطحاوی فی تفسیر من حدثہ
۱۲۱۳ھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن کا اسی طرح (تو یہ کی دعا) کے ساتھ لکھو جو جس طرح قرآن کو حفظ کرتے ہو۔

ابو عبد اللہ ابن الاثیر فی الاصحاح
۱۲۱۵ھ حضرت ابو اسود سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے قرآن کا ایک نسخہ پایا جو اس نے ایک قلم کے ساتھ لکھا اور فقہاء پر چھاپا یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: (اگر اس پر اقرآن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات یاد دلائی ہو، میں قطعاً نہ ہوں اور فرمایا کتاب اللہ کی عظمت کرو۔ چنانچہ جب آپ صحیفہ (یاد لکھا ہوا قرآن) کو دیکھتے تو خوش ہو جاتے۔ ابو عبد

۱۲۱۶ھ طبرانی کا ذکر فرماتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مغربہ میں شہر لکھا کہ مجھے تمہاری طرف سے اسکی بات پہنچی ہے کہ اگر تم اس سے پہلے ہی میرے جاتے تو تمہارے لیے بہت اچھا ہوتا۔ اور (امیر شہر) حضرت الاموی اشعری رضی اللہ عنہ لکھا کہ جو لوگ قرآن کو ظاہر و باطن پر دیکھ

باداشت کے کل پر پڑھتے ہیں ان کا مجھے بتاؤ۔ ابن سعد رضی اللہ عنہ
فائدہ: اس حدیث کا شرح و تفسیر مذکور ہو چکا ہے۔ کسی صاحب علم کی نظر سے یہ روایت گذرے تو توبہ و کفر اور مصلحت کرے بڑا اللہ فر

الجزء: محمد صفر۔ دارالاشاعت۔
۱۲۱۷ھ ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بالکل تنہا تھے، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے پی میں بکھڑے ہوئے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بلا دیا اور فرمایا: یا است کیسے منتشر ہو سکتی ہے جب کہ ان کی کتاب ایک ہے اور ایک ہے اور قبلہ بھی ایک ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین ہم پر قرآن نازل ہوا، ہم نے اس کو پڑھا اور سمجھ لیا کہ کس بارے میں بتایا ہے۔

اب اسرار سے بعد اسکی قوم آئے گی جو قرآن پڑھنے کی لیکن اس کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ کس بارے میں نازل ہوا ہے۔ چنانچہ ہر قوم کی اللہ رائے ہوئی قرآن میں اختلاف پیدا ہوگا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بھر کا اور ذلت دیا۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کو کہنے لگے: (پھر بعد میں دیا اور ان کی بات کو صحیح سمجھا پھر فرمایا اپنی بات دہرائی۔ السنن السعد، شعب الايمان للبيهقي، جامع للعقلاء
فائدہ: اللہ پاک کیسے اپنی رائے سے کام لیتا ہے، وہ ذلی کرنے سے بچا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عمر رضی اللہ عنہ میں جو فرار کے تھے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے علم پر اتنا تھا، اسی وجہ سے ہجرتی مصلحت میں جہاں بڑے بڑے کام پر تھے وہاں بھی آپ رضی اللہ عنہ کو بلا دیا اور ان کی رائے کو اذیت دیتے تھے۔

اسی وجہ سے جب آپ کے دل میں یہ سوال پیدا ہوا تو ان کو بلا دیا اور بالآخر اس کو درست قرار دیا۔

۱۲۱۸ھ سلمیان بن جبہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس پہنچے، کچھ کو دو قرآن پڑھ رہے ہیں اور ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہیں۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا: ہم قرآن پڑھ رہے ہیں اور ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہیں۔

فرمایا ایک اور صرح سے پوچھ کر کہتے ہیں: اور اس خطی ترکہ میں اس سعد بن مسعود، ابن ابی حنیبلہ فی الاصحاح، شعب الايمان للبيهقي
۱۲۱۹ھ صاحب بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا کیا:

یا امیر المؤمنین! ہم ایک ایسے آدمی سے ملے ہیں جو قرآن کی مشکلی آیات کے بارے میں سوال کرتا پھر بات (جس کی صحیح تشریح اللہ ہی کو معلوم ہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً عاکی اسے لکھنے پر تدریس دے دی۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ یونانی، حبشہ کو لوگ کوٹھا کھڑا رہے تھے کہ وہاں کبھی غصہ آگیا، اس پر کچھ سے اور ایک چھوٹا سا

شہر تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ فرما کر ہوئے تو اس شخص نے عرض کیا اے امیر المومنین! اولاد ادریات ہو، انا لحاظ دے کر آنکھیں نہ دالوں
 کی جسم اجازت کر بھیجی ہیں۔ پھر یہ دعائی ہیں۔ اس آیت کی تفسیر کے بارے میں سال کیلید حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا
 تو نے وہ شخص ہے؟ پھر آپ اس کی طرف تشریف لے گئے اور اس کے کاندھوں سے کپڑا اُترا تا حال انعام دیا کہ اس سے مرستہ ہو کر گیا۔ پھر
 فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں عمر کی جوت ہے، اگر تم اس شخص کو میرا پوتا تو میری گردن پر ازاد کرنا۔ پھر آپ نے علم فرمایا کہ
 کچھ نہ پہنچاؤ اور سوار کر کے اس کو یہاں سے نکالو ورنہ شہر پہنچا کر آکر پھر وہاں کا غلبہ خراب ہو کر اعلان کر دے کہ مصیبت
 حلاش میں ملے گا لیکن غلط نہ کیا۔

(چنانچہ یہ بھی اللہ عز و جل نے تعلیم کی تعلیم کی علی اور اس کی وجہ سے) وہ شخص جو کتابی قوم کا سربراہ تھا، مسلمان ذات کا تھکا، یہ وہی حال میں سر کیا۔

فائدہ ہذا۔۔۔ قرآن کی جن آیات کی تفسیر کو مسیحی حارطے وغیرہ میں مقبول نہیں ہے ان کی توضیح کی کھوج میں گمانا منسوس ہے۔ جس سے عقائد میں خلل پڑتا ہے۔ ہمارا یہ کھوج کرنے والوں والہ نے مگر اقرار کیا ہے۔ اے انا اللہ منہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان کہ اے رسول مجھے سر والا ہوتا تو میری گردن الٹا دیتا جس سے سر منہ ڈالنے کی ممانعت تصعید نہیں بلکہ اس زمانے میں ایک مزاوارتہ ضرور یہ تصور ضرور منہ داتا تھا وہ بہت اختلاف کا شکار تھا۔ ان کی پیش رفتی حدیث میں بھی کمی تھی۔

۱۷۶۰ء سلیمان دینی بازار حوالہ سے مروی ہے کہ کئی چیمبر کرائی گئے تھے جس کو مصطفیٰ بن موسیٰ کہا جاتا تھا۔ محمد علی آبادیوں کے پاس پندرہ کلہاں تھیں۔ ۹۹ لوگوں سے فرقہ کے انتظامات (جن کے معنی اللہ کی مومنوں میں مشاوریوں کے پیکار کے تحت)۔ مکہ تھے اور ان کے علاوہ جن کے نقلی معنی تھے مومن ہیں لیکن ان کی حقیقت اللہ کی مومنوں سے ہے۔

کے بارے میں سوالات کرتے رہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ اللہ عزہ وکرمہ علیہ وسلم کو بھی اس کو بلوایا اور کھجوریں اس کے لیے تیار کر لیں۔ چنانچہ جب وہ آیا تو آپ نے پوچھا کون ہو؟ اس نے کہا میں اللہ کا بندہ مسیحی ہوں۔ آپ مصطفیٰ اللہ عزہ وکرمہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور میں اللہ کا بندہ محمد ہوں۔ پھر آپ نے اشارہ کیا اور ان دو کھجوروں کے ساتھ اس کو بندہ شروع کر دیا یعنی کہ جس کو کڑی سزا دی اور وہ ان کے ساتھ چلے رہے تھے۔ آخر میں نے عرض کیا یا امیر المومنین! اس کافی ہے، نہ کہ قسم جو میرے سر میں (خدا کی قسم) تھا وہ نکال دیا ہے۔

۱۷۱۹ ابوالفضلؒ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: ہم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ایک شخصؓ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا: یہ میرا کون سا شیخ ہے؟ ابو الحسنؒ (سید و کرتے ہیں) اور اس نے جواب دیا: یہ ہے۔ معمر بن راشدؒ رضی اللہ عنہ نے پھر اسی کے خادمہ پر زنی اور اسی کو سر سے نزل دیا۔ اور فرمایا کیا تو حارونؒ کو نہیں جانتی ہے۔ تمہارے اسی ذات کی جس نے ہاتھ میں عمر کی جاباں ہے اگر تم تجھے مولا مبراؒ سے تو تم سے مر کی کتاب بھی اتار دیتے۔ لکنی بعد ائمہ

۷۴ حضرت اس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے مصحف الکوفی کو قرآن کے حرف کے بارے میں پوچھے تو فرمایا کہ قرآن اس کی پینے سے خیر ہے، باقوت، رواہ ابن عباس

۶۴۳۔ ابی بنی نمزنی سے مروی ہے دو صحیح سے روایت کرتے ہیں صحیح کہتے ہیں کہ نبیوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے و لیس رسالات، و الذاریات، و التین، و العنکبوت (وغیرہ) کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سرے کچھ ایسا تھا جس نے کچھ ایسا تو دیکھا کہ ہل درخ سنوے ہوئے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا اگر تو مجھے سر دانا ہوتا تو میں یہ عرض کرتا۔ انا جس میں حیرتی روایت کہیں ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اہل بصرہ کو (جہاں صحیفہ پڑھتا تھا) لکھا کہ صحیفہ کے ساتھ لکھا پڑھنا نہ کرو۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کے بعد یہ لکھا کہ اگر ہم جو آئی جی ہوئے اور صحیفہ آجاتا تو ہم اس سے سب جدا ہو جاتے۔

المجلة تصدر الشهرية، ليس عاكس

۳۷۴ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سہیل اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مصنف سے قطعاً غلطی کرو۔ اور اس کے خطبات اور کتبے بند کرو۔ ابن الجباری لمی، مسند، صفحہ ۱۰۱، ابن عساکر

قرآن کلام کا اللہ خالق ہے

۱۹۷۵ء حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ آیا اللہ وسوال کرنے لگا کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجابی جگہ سے کھڑے ہوئے اور اس کو پتھروں کے ساتھ کھینچ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب کر دیا اور فرمایا اے ابولحسن! آپ سن رہے ہیں یا کیا کہہ رہا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بچھڑا دیا کہہ رہا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے قرآن کے بارے میں سوال کر رہا تھا کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایسا کلمہ ہے جس کا جادو میں بہت شور ہوگا۔ قرآن میں دانی ہوگا آپ کی جگہ اس کی گمان ازواج۔ العجیبة لقص

۴۷۶ محمد بن عبد الرحمن بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا کفران ہے۔ کچھ قرآن کا تجوید سے سنا تو خدا کا کچھ قرآن اس کے حفظ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ مہر الاسلامی فی الایضاح

۱۳۷۷ھ شمس رجبہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور حجروہ کے ساتھ پڑھا اس کو وہنہ کے بارے میں شک نہ ہوگا۔ ابن الصبائی

۱۹۷۸ء میں صدر بنایا گیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت حسین علیہ السلام بھی اللہ عزوجل نے اپنے بعض گھوڑوں کو کھلے لوگوں کو عطیات ان کے قربان کر دے ہونے کے مراد ہے۔ اور چنانچہ ان لوگوں نے جن کو صرف فوج میں جانے کی رغبت تھی وہ بھی کھینچے گئے ہیں۔ تب آپ نے حکم فرمایا کہ لوگوں کو اس وقت اور (مسلحہ کی) کتابیات و عطیات اور اسلحہ

۶۷۹. حضرت محمد بن عبد اللہؐ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اے علم و ادب! قرآن و الوداع علم از آن بر میسر و اصول نہ کرو و در نہ زالی کو تو تم سے پہلے جنت میں داخل ہو چکے ہیں۔

۱۸۸۰۔ اسحاق بن بشر القرمی کہتے ہیں اہل امن اسحاق نے خبر دی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! (جو اب کھینچنے والے ہیں) کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کوں ہوا؟ جواب دیا: میں اہل ہمدان سے تہجد کی تحریک کی شائغی سے اہل حق سے قطع رکھا ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا: تم تو حاکم قوم میں سے ہو تم کو ہمدان سے عامل (گورنر) کے پاس روانہ کرتے ہوں وہ تمہیں سزا دے گا۔ پھر آپ نے چھری کے ساتھ ان کی ٹوپی پر ۳۴ گرو کو کھکا کر بڑے بڑے بال تیں۔ پھر فرمایا: اے افسوس اگر تم سب اہل ہمدان سے تھے تو میں کچھ نہ پوچھتا اور تمہارا سر امان و دینا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (گورنر) کو کھکا کر اہل امن کی تحریک کی خبر اس کے تکلفات میں پڑ گیا ہے جن کی اس کو خبر درست نہیں اور جس کا اس کو کھکا دیا گیا تھا اس چیز کو اس نے شائع کر دیا ہے۔ میرا یہ حکم کہلے تو اس کے ساتھ خرید و فروخت نہ کرے اور بیٹے کو اپنے تو اس کی محبت نہ کرے اور مر جائے تو اس کے جنازے میں حاضر نہ ہو۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ عدالت مجلس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ عزوجل نے تم کو پیدا کیا ہے اور وہ تمہارے ضعف اور تہمیدی کمزوری کو خوب جانتا ہے، چنانچہ اس سے تم میں سے انہماک رسول بھیجا اور (اس سے تو سراسر) تم پر کتاب نازل کی، اس میں تمہارے لیے کچھ حدود و مقرر فرمائیں۔ لہذا تم لوگ ان گمان حدود سے باز رہنا خود کرنا، یا کوئی شخص حق تعالیٰ کے احکام کی ادا یا عیاں نہ کروانا، اور جو حکومات دیکھے اور تم کو ان کے ساتھ کتاب سے منع کیا اور ابھی چیزوں کو چھوڑ دیا ان کو جس سے بے نیاز نہ بنیں چھوڑ دو، پس تم ان کے تفکعات میں نہ بندو جن کو تم پر رحمت کرتے ہوئے

چھوڑا ہے۔

راوی کہتے ہیں: چنانچہ ابی بن علیؓ کا حکم تھا: میں اصرہ آیا اور پچیس ۲۵ دن وہاں ٹھہرا اور (لوگ مجھ سے اس قدر رخصت ہو گئے کہ) مجھے کسی سے مل جانے سے مرعہ ہوا چھانک لگا تھا۔ آخر اللہ نے اس کی دل میں توبہ کا خیال پیدا کیا۔ چنانچہ ابی کہتے ہیں: میں ابو موسیٰ اشعریؓ کے پاس آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر تھے میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے مجھ سے منہ پھیر لیا۔ میں نے عرض کیا: اسے منہ پھرنے والے امیری تو پاس ذات نے قبول کر لی ہے جو تجھ سے اور عمر سے بھی بہتر ہے۔ پس میں اللہ عز و جل سے اپنے ان گناہوں کی توبہ کرتا ہوں جن کے ساتھ میں نے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ اور مسلمانوں کو براہ راست کر رکھا تھا۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ بات حضرت عمرؓ کو لکھ بھیجی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب بھیجا اس نے کج کہا لہذا تم اپنے بھائی کے ساتھ (ایضا) معاذ کرو۔ نصر فی الحجة

۳۱۸۱۔ (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) ولید بن مسلم کہتے ہیں میں نے مالک رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن پاک کے اجزاء کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے مجھے ایک قرآن پاک نکال کر دکھایا اور فرمایا: میرے والد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں قرآن کو جمع کیا تھا اور بھی اس کو اجزاء (پاروں میں) تقسیم کیا تھا۔ البیہقی

۳۱۸۲۔ (مسند علی رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن مسلم کہتے ہیں میں اور دو شخص میرے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ بیت الخلاء میں گئے اور پھر نکلے اور پانی کا برتن لیا اور پانی کو چھوا (تھوڑا سا چھوئے) اور قرآن پڑھنے لگے۔ ہمیں یہ بات عجیب اور ناپسند گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ حاجت کی جگہ جا کر قضاء حاجت کرتے پھر نکل کر ہمارے ساتھ گوشت کھاتے پھر قرآن کی تلاوت کرتے اور تلاوت سے کوئی چیز ان کو روکتی تھی۔ اور نہ جنات۔

ابو داؤد الطبرانی، الحمیدی، العسلی، ابو داؤد، الترمذی، البیہقی فی السنن، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن خزیمہ، الطحاوی، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، الدار قطنی، الاصبغی فی اخلاق حملة القرآن، مسند ک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور فانکرو:..... قرآن کا بغیر چھوئے تلاوت کرنا بغیر پانی کے بھی درست ہے۔

۳۱۸۳۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قرآن کی ایک سورت میں ہمارا اختلاف ہو گیا۔ میں نے کہا اس سورت کی تینتیس آیات ہیں (یا) چھتیس آیات ہیں۔ چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے۔ آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سر کوٹ کر رہے تھے۔ ہم نے عرض کیا: ہمارا قرآن میں اختلاف ہو گیا ہے۔ یہ سن کر حضور ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تم کو حکم دیتے ہیں کہ قرآن کو ای طرح پڑھو جس طرح تم کو سکھایا گیا ہے۔ مسند احمد، ابن مہدی، مسند ابی یعلیٰ، السنن لسعید بن منصور

۳۱۸۴۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی چھوٹی چیز میں قرآن لکھتے تو ناپسند کرتے تھے۔ السنن لسعید بن منصور، شعب الایمان للبیہقی

۳۱۸۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: جو اسلام میں پیدا ہوا اور قرآن پڑھا تو اس کے لیے ہر مال بیت المال میں سے دو سو دینار و تحفہ ہے چاہے تو دنیا میں لے لے چاہے آخرت میں لے۔ شعب الایمان للبیہقی

۳۱۸۶۔ سالم بن ابی الجعد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہر شخص کے لیے دو سو دینار (درہم) مقرر فرمائے تھے جو قرآن پڑھ لے۔ شعب الایمان للبیہقی

۳۱۸۷۔ زاذان اور ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کون سی زمین اٹھائے گی اگر میں کتاب اللہ میں ایسی کوئی بات کہوں جو میرے ہم میں نہیں۔ العلل لابن عبد اللہ

۳۱۸۸۔ ابراہیم بن ابی الفیاض البزازیؓ سے مروی ہے کہ ہمیں سلیمان بن بزیع نے خبر دی ہے کہ مالک بن انسؓ بھی بنی سعید الانصاریؓ عن سعید بن المسیبؓ کی سند کے ساتھ حضرت علیؓ کو اللہ وجہ سے مروی ہے،

عادہ کی اور کے لیے بنایا اور تم پر ضرر نہ ہو تا جب تمہارے کھانے میں کوئی فرق نہیں۔ اور اگر وہ کھانا خاص تھا۔۔۔ لیے بنا دیا کہ تو جب اچھے
نے کھانا تو اپنے آخرت کے حصے سے عطا۔ البوی
کلام:۔۔۔ حدیث غریب ہے عبد رب بن سلیمان بن زید بن ابی عمیر سے ہیں اور ان کا سماع حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں۔

رواہ ابن عباس
۳۲۰۰ (مسند عبید اللہ بن حصص) رسول کریم ﷺ اشرف اوقات (ربانی فرائض میں) مشغول رہتے تھے جب کوئی شخص حج کر کے آپ
کی خدمت میں آتا تو آپ قرآن پڑھنے کے لیے اس کو ہمیں سے کسی شخص کے سپرد کر دیتے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو میرے
سپرد کیا۔ جو میرے میرے ساتھ بھی رہتا تھا، میں اس کو عشاء کا کھانا کھاتا اور پھر قرآن پڑھاتا۔ پھر وہ اپنے گھر لوٹتا اور اس نے خیال کیا
کہ میرا اس پر کوئی حق ہے۔ جہاں اس نے اپنے گھر میں بیٹھ کر۔ جس نے اس سے اچھی گزری کی تو انہیں کسی شخص بھی۔ اور اس سے
زیادہ اچھی جگہ دلی پچھتاہٹ میں یہ کان لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اور پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ فرمایا
تو نے اللہ! اپنے کانہ صوفیوں کے درمیان لگا رکھا ہے۔ الکعبہ لظہر الی سیدہ ریحہ الحاکم۔ المسند للشیخ

۳۲۰۱ (مسند عبید اللہ بن حصص) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضرت عبید اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ کہ ہم کو رسول
اکرم ﷺ نے ہمیں کیا حالت میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔ رواہ مسند رک الحداد
۳۲۰۲ (مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرما ہے: قرآن کا نہ تھریز اور نہ فروخت نہ کرنا۔

الحاکم عبید اللہ بن رواحہ، ابن ابی داؤد فی المساحف
۳۲۰۳ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے قرآن کے نسخے بیچنے (دالوں کے بارے میں) حوالہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کوئی حرف نہیں وہ اپنے
ہاتھوں کی اہمیت لیتے ہیں۔ رواہ ابن ابی داؤد

۳۲۰۴ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا، کیا میں اپنے ہاتھوں سے قرآن پاک رکھ
سکتا ہوں، جس پر میں مدح کرتا ہوں، مگر یہ کہ میں اس کو میرا بیٹا بھی اس پر لگتا ہے۔ فرمایا: ہاں۔ الجمع لعداقرانی
۳۲۰۵ (مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مسیح فرمایا ہے کہ قرآن کو دشمن کی زمین میں مت پڑ
نے دے جایا جائے۔ گفت وہ اس کو لے لیں۔ (اور بے حرکت کریں)۔ ابن ابی داؤد فی المساحف

۳۲۰۶ آپ ﷺ نے قرآن کے لکھنے کی موزوں میں ستر کرنے سے منع فرمایا اس خوف سے کہ جب دشمن اس کو چھین لے۔ رواہ ابن ابی داؤد
۳۲۰۷ حضرت عائشہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے فضائل (قرآن کی طویل سورت) کا ذکر آیا تو آپ نے
فرمایا: ان کی کوئی سورت مصلح نہیں ہے بلکہ یہ لوگ کہنا کہ یہ سورت بھائی سورت (یعنی سورت)۔ ابن ابی داؤد فی المساحف

۳۲۰۸ (مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن کے نسخے صرف عمری لوگ (جو چھ ماہ تھے) لکھیں۔
رواہ ابن ابی داؤد

۳۲۰۹ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے قرآن کو تجویہ کے ساتھ پڑھو اور جو قرآن نہیں ہے اس کو قرآن کے ساتھ نہ لانا۔ رواہ ابن ابی داؤد

قرآن کو اچھی تجویہ کے ساتھ پڑھنا

۳۳۰۰ (مروئی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عبید اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک فرقہ آیا یا جو سونے کے ساتھ آراست
و حزن تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے اچھی چیز جس کے ساتھ قرآن و طری کیا جائے اور اس کی اچھی تلاوت ہے۔
حضرت علقمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اس طرح ایک شخص حضرت عبید اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور پوچھا: کیا قرآن کو

ان پر حاکم بنا سکتا ہے۔ فرمایا: اے دل کا فیض ہی اللہ قرآن پڑھ سکتا ہے۔ روایہ ابن ابی ذرؓ

۳۲۱۲۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کوفہ کے کچھ لوگ حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو سلام کیا۔ ان کو تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ قرآن میں اختلاف نہ کریں، نہ اس میں باہم جھگڑا کریں، بے شک قرآن مختلف حکموں کا حامل نہیں ہو سکتا۔ اور اگر کثرت کے ساتھ اس کو پڑھا جائے تو وہ بھولتا ہے اور ختم ہوتا ہے۔ فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ اس میں ایک ہی شریعت بیان کی گئی ہے جو اسلام ہے۔ اسلام کے فرائض، حدود اور احوال میں بیان کیے گئے ہیں۔ اگر وہ قرآنوں میں ایسا ہو کہ ایک قرأت ایک حکم دیتی ہے دوسری قرأت اس سے منع کرتی ہے تو یہ اصل اختلاف ہے۔ لیکن قرآن میں ایسا نہیں بلکہ قرآن تمام قرآنوں کو اتفاق کے ساتھ جامع ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ ہم کے ساتھ رہے۔ اندر بہترین لوگ پیدا ہو چکے ہیں۔ اگر مجھے یہ اہل ایسے کسی شخص کے پاس پہنچا سکتے جو محمد ﷺ پر ہازل کی گئی تعلیمات کو سمجھتے زیادہ جانتا ہے تو میں ضرور اس کا راہ و گہرا تا کہ اس کے علم سے اپنے علم میں اضافہ کروں۔

مجھے معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ پر ہر سال ایک مرتبہ قرآن پڑھا جاتا تھا اور جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال دوسرے آپ پر قرآن پڑھا گیا۔ میں جب بھی آپ کو قرآن سنا تھا آپ فرماتے تھے: میں قرآن اچھا پڑھتا ہوں۔ پس جو مجھ سے میری قرأت سیکھ لے وہ اس سے افاض کر کے اس کو نہ چھوڑے بے شک جس نے قرآن کی ایک قرأت کا بھی انکار کر دیا اس نے پورے قرآن کا انکار کر دیا۔ روایہ ابن عباسؓ

نوٹ: ۳۰۶۸ نمبر حدیث کے ذیل میں قرأت قرآن کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

۳۲۱۳۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم آپ سے اس آیات سیکھ لیتے تھے تو بعد کی اس آیات تک نہ دیکھتے تھے جب تک ہمیں پہلی اس آیات کی حقیقت معلوم نہ ہو جاتی تھی۔ پوچھا گیا: یعنی عمل نہ کر لیتے تھے جب تک: فرمایا: ہاں۔ روایہ ابن عباسؓ

۳۲۱۴۔ (مسند عوف بن مالک الاحمسی) عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے ساتھ ایک شخص رہتا تھا جس کو انہوں نے قرآن پڑھایا تو اس نے پھر ایک کمان پر بیٹھی۔ عوف رضی اللہ عنہ نے نبی سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عوف! کیا تو قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرنا چاہتا ہے کہ تیرے کانٹوں کے درمیان جہنم کا اندارہ ہو۔ الفکر للفظہ فی

۳۲۱۵۔ (مسند معلوم) ابو عبد الرحمن الاسلمی رحمۃ اللہ علیہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے ایسے ایک صحابی نے بتایا جو قرآن پڑھتا تھا کہ جب ہم آپ ﷺ سے قرآن کی اس آیات سیکھ لیتے تھے تو جب تک ہم ان میں موجود عمل اور عمل کو حاصل نہ کر لیتے تھے، اگلی اس آیات نہ دیکھتے تھے۔ یوں ہم نے تمام عمل دونوں پا لیے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۲۱۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کوئی ایک آیت یا اس سے زیادہ نازل ہوتی تو مؤمنین کا ایمان اور خشوع بڑھ جاتا۔ وہ آیت ان کو جس بات سے روکتی وہ اس سے رک جاتے تھے۔

الامالی لابی بکر محمد بن اسحاق الراقی، المواعظ للعسکری، ابن مردودہ

روایت کی سند حسن (عمدہ) ہے۔

قرآن کے حصے..... پارے

۳۲۱۷۔ (مسند ابن تقی رضی اللہ عنہ) اوس بن عبد اللہ تقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم قبیلہ بنو تقیف کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھیں حضرت معمر بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں خیمہ ملے اور انھیں کور رسول اللہ ﷺ نے قہم میں خیمہ ملا۔

آپ ﷺ عشاء کے بعد ہمارے ہاں ٹھہر لیا۔ زبیر بن عوفؓ نے کہا: میں نے آپ سے کہا کہ ایک پاؤں پڑھی دوسرے پاؤں پر کھڑے ہو جاتے تھے۔ اکثر آپ قریش کی مخالفت کا ذکر فرماتے تھے کہ ہم مکہ میں انتہائی کمزور حالت میں تھے، پھر جب مدینہ آئے تو ہم نے قوم (قریش) سے انصاف لیا پس جنگ کا ڈول بھی ہم پر مچھوڑا جاتا اور بھی ان پر۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید سے کہا کہ اگر تم نے قرآن پڑھا تو تمہارے دل میں کچھ ایسا آئے گا جو تمہاری زبان پر نہیں آتا۔ تمہاری زبان پر تو کلمہ پڑھنا آتا ہے مگر تمہارے دل میں کچھ ایسا آئے گا جو تمہاری زبان پر نہیں آتا۔ تمہاری زبان پر تو کلمہ پڑھنا آتا ہے مگر تمہارے دل میں کچھ ایسا آئے گا جو تمہاری زبان پر نہیں آتا۔

نور دافقہ الطلیانسی، مسد احمد، امن جیو، انکبوت لکھنؤ، اے بی سی

ختم قرآن کے آداب

۳۲۸ (منہ الی رضی اللہ عنہ) عکرمہ بن سہمان کہتے ہیں میں نے انس بن مالک بن عبد اللہ بن قیس عیین کے سامنے قرآن پڑھا جب میں سورۃ الفاتحہ پڑھ کر پڑھا یا اب یہ روایت کے تحت ہر آیت کی پڑائی بیان کرو۔ (اللہ اکبر کہو یا اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہو) کیونکہ میں نے عبد اللہ بن مسعود سے قرآن پڑھا اور میں نے الفاتی پڑھ کر انہوں نے مجھے ایسا ہی فرمایا اور انہوں نے کہا کہ ہم نے یہی روایت قرآن پڑھا تو انہوں نے بھی ایسا فرمایا اور انہوں نے ان حدیث سے قرآن پڑھا تو انہوں نے بھی ایسا فرمایا۔ یہی روایت ہے جس سے حضرت ابو بکر صدیق سے قرآن پڑھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا اور فرمایا کہ مجھے رسول اللہ علیہ السلام نے یہی حکم فرمایا ہے۔ مستدرک الحاکم، ج ۲، ص ۲۰۶، شعب الایمان للبیہقی

۴۱۹ (مسند انس رضی اللہ عنہ بنی ماکہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ قرآن مجید فرماتے تو اپنے گمراہوں کو جھجھکاتے کہ وہ گمراہ نہ بنیں۔

۴۲۶۰ (مرسل علی بن اخصین رحمہ اللہ علیہ) (عن ابن اعباد بن حمزہ اللہ علیہ) حضرت علی بن اخصین رضی اللہ عنہ عن اعمرو بن زید العابد بن زید اللہ
جس قرآن پاک ختم فرمایا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو کہ ان کی قوم پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت ہے۔

الحمد لله رب العالمين، والحمد لله الذي خلق السموات والأرض وجعل الطبقات والبرق والرياح
كثيراً وأسرهم يعدلون، إن شاء الله، وكذب العادلون بالله، واصلوا أصلاً بعيداً، لا اله الا الله وكذب
المشركون بالله من العرب المجوس واليهود والنصارى والصناديق، من ادعى لله ولنا أوجاحة
كوفناً أو شياً أو مثلاً أو سمياً أو عدلاً، قالت ربنا أعظم من أن نتخذ شريكاً فيما خلقنا، والحمد لله
الذي لم يخذ صاحبة ولا ولداً، ولم يكن له شريك في الملك، ولم يكن له إلى من الدل وكبر،
تكبيراً، الله أكبر كبيراً، والحمد لله كثيراً، وسبحان الله بكرة وأصيلاً، والحمد لله الذي أنزل على
عبد الكنانة ولم يجعل له عوجاً، قل هو الله الذي لا تقرر الا كذا، الحمد لله الذي له ما في
السموات وما في الأرض، وله الحمد في الآخرة وهو الحكيب الحبير، بسمه ما سبح في الأرض والآخرة
والحمد لله في السموات والأرض، والحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى، الله مع
الله عز وجل ما تقرر كون ابن الله عز وجل، وأخبر وأعلم وأعلم ما يشركون، والحمد لله من
أكثرهم لا يعلمون، صدق الله، وبلغت رسلة وأنا على ذلك من المسلمين، اللهم هل عني جميع
أهل الإنكاف والمرسنة، ورحم عبائك المؤمنين، من أهل السموات والأرض، واحتملنا بحير وافتح له
بغير ريباً، لا في القرآن العظيم، وشما بالآيات والذكر الحكيم، وبانتفاً منا انك أنت تسمع العجب

^١ مع الاربعة لاسمها هو يعني في انحاء اخرى.

مبغی رومہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث منقطع ہے اور اس کی سند کزور ہے۔ محدثین نے فضائلِ ازارہ و کان کے بارے میں بہت سانسے کا مہا پایا ہے اور اکثر غیر مستند احادیث کو برہنہ بنایا ہے۔

۴۴۴ زمرہ میں پیش سے عمر نے شروع سے آخر تک چار اربعین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پڑھا جب سے وہ انیم (۱۴۴) سے شروع کیا وہ اعلیٰ سورتوں پر پہنچا تو فرمایا: تو قرآن کی باتوں تک پہنچ گیا ہے۔ جب میں مجسم کی (۱۴۴) آیت و اللہن امنوا و اعطوا الصالحات فی روضات الجنات پہنچا تو یہ بھی کہہ دیا: پڑے تجھی کہہ پئی کہ آؤ جلد نبوی پھر آسمان کی طرف سر اٹھاؤ اور مجھے فرمایا: ستارہ بصر کی دعا پڑھو آجین کہتا جا۔ پھر دعا کی:

اللهم اني أسألك اخبات العقبين، واختلاص الموقنين، ومرافقة الأبرار، واستعفاف حقاني لا يعبأ،
والغلبة من كل بر والسلامة من كل ألم ووجع رب رحمتك، وعزائم فقيرتك، والقوز بالجنة،
والنجاة من النار

اے اللہ! میری عاجزی کرنے والوں کی ہائزگی مانگتا ہوں، یقین والوں کا ایمان مانگتا ہوں، نیکوں کا ساتھ مانگتا ہوں، ایمان کے تقویٰ مانگتا ہوں، ہر شے کا حصول چاہتا ہوں، ہر برائی سے بچنا چاہتا ہوں، تیری رحمت و واجب کرنے والی چیزیں اور تیری عطا مغفرت مانگتا ہوں، جس کی کامیابی اور نصیب سے نجات کا سوال کرتا ہوں۔

پھر فرمایا اے زرا تو بھی ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کر، مجھے میرے محبوب حضور ﷺ نے عظم و قدس مہتمم قرآن کے موقع پر ان کلمات کو پڑھا کر بھی سنا دیا ہے اللہ جل

فصل.....تفسیر کے بیان میں

سورۃ النبی

۴۴۲ (مسند عربی رضی اللہ عنہ) اشعری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: جب حضرت عربی رضی اللہ عنہ مقام روجہ میں اتارے تو وہاں لوگوں کو بکھا کر وہاں پر سے ان کے چھروں کی طرف بھاگ بھاگ کر جا رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہی آمرمہیہ المسلمین کے ان چھروں پر نماز پڑھ رہی تھی۔ حضرت عربی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں اللہ رسول اللہ ﷺ سفر میں گذرتے ہوئے سوار ہوئے تھے۔ یہی والدی کے لئے تو نماز کا وقت ہو گیا تھا۔ آپ نے وہاں نماز پڑھ لی اور کچھ عرصہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں یہو کے پاس اس لئے روانہ ہوں کہ اس بادشاہ کا ایک عہدہ دیکھ سکے۔ تمہارے ساتھیوں میں سے تمہارا بہن سب سے زیادہ باعزت ہو، کیونکہ تمہارا بہن آتے ہو۔ حضرت عربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: تو تو کس طرف اس لیے تمہارے پاس آؤ؟ آپ رضی اللہ عنہ کی کھال پر جب کہن ہوں کہ اس طرح یہ دوسرے کی شہادت کرتی ہیں۔ تو اسے قرآن کی تعمید کرتی ہے اور قرآن خود اس کی۔

پانچویں طرح میں ایک دن یہودیوں کے ساتھ بات چیت کر باقہ کہ حضور ﷺ ہمارے قریب سے گذر رہے ہوں میں نے یہودیوں کو
ابھائی قسم سے روک دیا کہ تم اپنی کتاب میں کیا پڑھتے ہو کہ یہ لکھ کر دس میں پڑھیں "یہودیوں نے کہا ہاں وہ اللہ کے رسول ہیں۔" میں نے
ان کو خدا اور نبی قسم تو لیا کہ جو میرے کہنے پر جھٹلے گا وہ کھوکھلا ہو گا اور وہ کہنے کے بعد کہ رسول ہیں ان کی کتاب میں کسے۔ یہودیوں نے کہا ہم کتب
جائے ہوں کہ میں ان سے پوچھا تھا کہ تمہارے پاس وہی کون سا قریشی ہے کہ وہ تمہاری کتاب میں لکھیں "یہودی اسلام" کے فوجیوں نے یہ
اسلام تو دیکھا ہے کہ میں نے فرشتے ہیں بلکہ وہ تو کفر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی اچھا سمجھا۔ یہ ایک دن اس وقت
ایک دن یہودیوں نے جواب دیا کہ میں یہاں اسلام جو رت اور بارش وغیرہ لے کر آئے ہیں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس یہ ایسا

ان دونوں کا ان کے رب کے ہاں کیا مقام ہے۔ کہنے لگے ایک خط کے راہ میں جب بندے اور امیر ہا میں مہمپ۔ میں نے کہا جبرائیل خیر السلام کو پہنچا کر۔ وہ انھیں سے کہ دو میکائیل علیہ السلام سے دشمنی رکھیں اور نہ میکائیل علیہ السلام کے لیے حلال ہے کہ وہ جبرائیل علیہ السلام کے دشمن سے دوستی رکھیں۔ اور میں کو کہی دیا جس کو وہ دونوں فرشتے اور ان کے پروردگار رسالتی والے ہیں ان کے لیے جو ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کے لیے ان پر ایمان سے دشمنی رکھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا میرا ارادہ تھا کہ جو نبوت میں نے پروردگار سے بات چیت نہ ہے اس کی خبر آپ بخونہ دوں۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی فرمایا: کیا میں تم کو آیات نہ سناؤں جو ابھی ابھی نازل ہوئی ہے؟ میں نے عرض کیا: حضور یا رسول اللہ۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات تلاوت فرمائی:

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ۔

جو کس ضد ہو اللہ اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبرائیل اور میکائیل کا اور نبوت کا اور اپنے کافروں کا اور ایمان سے۔ (بخاری ۶۶)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پیغمبر کے پاس سے صرف اس لیے اٹھ اٹھا کہ آپ کو کسی بات کی خبر دی ہو جو نبی اور ان کے ایک اور سے کہتا تھا ہوئی۔ لیکن یہاں آکر پتہ چلا کہ اللہ پاک مجھ سے محبت سے گئے ہیں۔

دوسری کہنے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم کو فرمایا: یہی وہ ہے جس سے اللہ کے نبی میں ہر قسم سے زیادہ محبت ہوں۔ (اس کا اللہ کو دینی طرف

خبر بھی اور یہی ہے کہ حسن لیسینی، ابن حجر وہ ابو حنیفہ سے روایت ہے۔)

کلام: ... اس روایت کی سند صحیح ہے۔ لیکن نام نعمی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ مگر خیابان میں سینے نے اپنی تفسیر میں اس روایت کو حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے نیز اس روایت کے اور بھی کئی طرق ہیں جو درج ذیل میں آئے ہیں۔

۳۳۳۳ من ذالقی یقرض اللہ قرضاً حسناً کون ہے جراتہ کو قرض حسنہ سے۔ اس روایت کی تفسیر کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اس سے مراد) خدا ان لوگوں کو قرض کرنا ہے۔ مصعب بن یحییٰ، شعبہ، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم۔

۳۳۳۳ جب میں ذالقی یعنی جسے اللہ قرضاً حسناً نازل ہوئی تو حضرت ابن عبد بن عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ دعا ہے کہ قرض کا قرض ہے؟ فرمایا: ہاں۔ تو حضرت ابن عبد بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے: (اس میں) ایک روایت میں ہے کہ دعا ہے: یا رب! چنانچہ وہاں میں سے سب سے اچھا دعا میں اپنے آپ کو قرض میں آتا ہوں۔ حضرت ابن عبد بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم قرض سے زبردستی ہے وہاں کا دعا: یا رب! پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

کُنْ فَوْشَةً تَسْتَمِعُ مِیْ بَرَاءِ عَدُوِّكَ۔ (الجامع للحدیث طبرانی میں حریج الاوسط بطبری

کلام: اس روایت میں ایک روایت: کامل بن قیس مانی ضعیف ہے۔

۳۳۳۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: الذین اذا اعدتھم نصیبة فلان اللہ وان الیہ واجعون وروى جب یہ روایتیں نازل ہوئی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ کے ہیں اور ای کی طرف سے کر جائے والے ہیں۔ ان کی ہر نبی قیامت (اور اللہ) کو انکے علیہم صلوات من وہم انہی لوگوں پر ان کے پروردگار کی طرف سے رحمتیں ہیں۔ اور یہی چھوٹا دعا ہے: یا رب! جو کہ ہمیں بخیر ہوگا کہ تو فرمائی گئی ہے۔

کے لیے نازل ہے: یا رب! انکے ہم المہنتوں اور ان لوگ جانتے ہوں کہ ان پر اللہ ہے۔

وکیح حسن لیسینی، مصور، عبد بن حمید، القراء لابن عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المظاہر، ابن ابی حاتم۔

قرآن میں طغوت سے مراد شیطان ہے

۳۳۳۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طغوت و طاغوت ابوت سے مراد ہیں اور طاغوت سے مراد شیطان ہے۔

العمد بن حمید، حسن لیسینی، مصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المظاہر، ابن ابی حاتم۔

خاتونِ رخصتِ منافع اور مخلص مؤمن

[illegible]

جب کہ وہ تہمت کا وقت فرماتے تو کہتے ان کا کہنا کہ یہ ہمارے اہل خانہ کے ہاں ہے۔

۱۹۳۳ء حضرت مرثیہ نے فرماتے ہیں: ”مجھے اُن کے بنی و مول اُنہ ذلّٰلِ جب سے اُنہ کو کافِ کُرب تھے تو صاف سے اُرافت کے بعد حق مایہ نیک تشریف لائے اور فرمایا: خدا تعالیٰ ہم پر رحم کرے۔“ پھر یہ وہ ایک اور ایسا نیک مایہ اُدام کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں: ”میں نے فرمایا: اِمام حسن و اِمام حسین کو آپ نے لڑائی کے لئے بھیجا (تو انہیں بھیجا) یہاں تک کہ ان کی بیوی و بچہ صدمت ادا کر گئے۔“

اور میرا برا بھلا کچھ نہ ہو گا۔ صحتی میں طبعاً ہی صاف ہے۔

والفلسفہ میں جو حکم دیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے لیے کوئی چیز چاہے تو اسے اپنے لیے نہ لے کر دوسرے کے لیے لے کر دے۔

[illegible]

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ کہانہ بھی پڑھنا چاہیے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو جو حکم دیا ہے، اس کی طرف اشارہ کیا ہے اور ان کے لیے مثال بنائی ہے۔

لکھتے ہی نہیں۔ چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن کو جمع فرمایا تھا اور غیر قرآن تفسیر وغیرہ کو نکال دیا تھا اور عائشہ قرآن لکھا رہے یا تھا۔ اس وجہ سے انہوں نے یہ سوال کیا۔ غفر اللہ لهما۔

۴۳۳۳..... طویل لہم معاکت ابدیہم وویل لہم معادیکسون۔ البقرہ

ترجمہ:..... پس بلاکت ہے ان کے لیے اس سے جو ان کے ہاتھ لکھتے ہیں اور بلاکت ہے اس سے جو وہ کہاتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں ویل پہاڑ ہے۔ اور یہ آیت یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی کیونکہ انہوں نے تورات کو بدل ڈالا۔ جو اچھا لگا اس میں بڑھا دیا جو برا لگا مٹا دیا اور انہوں نے محمد (ﷺ) کا نام بھی تورات سے مٹا ڈالا۔ رواہ ابن جریر

۴۳۳۵..... (علی رضی اللہ عنہ) لا ینال عہدی الظالمین۔ البقرہ

ترجمہ:..... میرا عہد ظالم لوگ نہ پا سکیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے اس آیت کے ذیل میں نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لا طاعة الا لہی معروف۔

اطاعت صرف نبی (کے کام) میں ہے۔ وکعب فی تفسیر۔ ابن مودود

۴۳۳۶..... واذ یولع ابواہیم القواعد الخ۔ البقرہ

ترجمہ:..... اور جب ابراہیم بیت (اللہ) کی بنیادیں اٹھا رہے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے اس آیت کے ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: (بیت اللہ کی تعمیر کے وقت) ایک بادل آیا اور بیت اللہ کے حصے پر چھا گیا اس بادل میں ایک سر تھا جو کہہ رہا تھا بیت اللہ کو اس حصے پر اٹھاؤ۔ چنانچہ ہم نے اسی حصے پر اس کو اٹھایا۔ رواہ الدہلی

آدم علیہ السلام کا سوسال تک رونا

۴۳۳۷..... فخلق آدم من ربه کلمات

پھر آدم نے اپنے رب (کی طرف) سے (چند) کلمات پائے۔ (جن سے ان کی توبہ قبول ہوئی) سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے آدم علیہ السلام کو نند میں اتارا دوا کو جودہ میں اتارا دینس کو میسان میں اتارا اور سائب کو امنیان میں۔ اس وقت سائب کے اوت کی مانند چار پائے ہوتے تھے۔ آدم علیہ السلام ہند میں سوسال تک اپنے گناہ پر روتے رہے۔ پھر اللہ پاک نے ان کی طرف جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اور ارشاد فرمایا:

اے آدم! کیا میں نے تجھے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا؟ کیا میں نے خود تجھ میں روح نہیں پھونکی؟ کیا میں نے ملائکہ سے تجھے سجدہ کرا کے عظمت نہیں بخشی؟ کیا اپنی امت میں سے حوا کے ساتھ تیری شادی نہیں کی؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: ضرور! کیوں نہیں۔ فرمایا: پھر یہ رونا کیسا ہے؟ عرض کیا: میں کیوں نہ روں جبکہ مجھے زمین کے پردوں سے نکال دیا گیا اور فرمایا: تم ان کلمات کو لازم پکڑ لو۔ اللہ پاک تمہاری توبہ قبول فرمائیں گے اور تمہارے گناہ کو بخش دیں گے:

اللہم انی اسألك بحق محمد و آل محمد، سبحانک، لا اله الا انت عملت سوءاً و ظلمت نفسی

فب علی انک انت التواب الرحیم اللہم انی اسألك بحق محمد و آل محمد عملت سوءاً و ظلمت

نفسی فب علی انک انت التواب الرحیم۔

اے اللہ! میں تجھ سے محمد و آل محمد کے حق کے ساتھ سوال کرتا ہوں، تو پاک ذات ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ مجھ سے بر عمل ہوا

اور ایسی باتیں ظالموں، مجسّم میری توجہ قبول فرما، بے شک توجہ قبول فرمائے اللہ سبحانہ۔

پھر حضورؐ نے فرمایا یہ کلمہ ہے کہ تم نے اپنے رب سے مانگنا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ

خلاصہ: یہ سب مہضوع ہے۔ اس کی سند ہے کہ اب ہمیں سنایک راوی حجازی عمر الحسن ہے جو حسن انساری بن خالد کے حریف تھے۔ وہ انوں راوی بالکلی اعلیٰ درجہ معتبر ہیں۔

الحول والناس حنف (دليق)

قرآن مجید : اَوَلَمْ يَكُنْ فِي السَّجْدَةِ لَهُ اُذُنٌ مُّسْمِعَةٌ يَفْهَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ اَلَمْ يَكُنْ لَهُ الْبَصَرُ اَلَمْ يَكُنْ لَهُ الْيَدَانِ اَلَمْ يَكُنْ لَهُ الْاِصْبَاحُ الْاُثْرَىٰ

مذہب بھی، مثنی اللہ عز و جل ہے۔ یعنی تمام انگوٹوں سے! مسلمانوں کو یا کافر! (مجموعی طور پر) بات کرو، شعبہ الامعان للہفہ

٢٢٣٩ لولوا وجو شكم منظر المسجد العجوب۔

ترجمہ: میت چہرہ مسجد حرام کی جھکی طرف کرو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شہر سے مراد جہت سے یعنی مسجد حرام کی جہت کراۓ۔

فقد من حصار ابن حزم في المنيح ابن أبي حاتم المجالي المدنوي رعية، فذهب عليه مستدرك الحاكم، الباقى لم يهتف.

٢٢٢٤ وعلیٰ انہیں بطریقہ قدیمۃ النور

ترجمہ: ... اور جو حالت پیشہ کئے (راز دہی) ان راز دہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ روزِ جمعہ کو صبح سویرے اٹھتے ہیں اور اپنے سر پر کھانسی کا کھنکھانہ لٹکاتے ہیں اور فرماتے ہیں: اے اللہ! میری قوم کے لیے صبح سویرے دعا کی جائے۔

جہاں تک ممکن ہو ان کے لئے کھانا وغیرہ کی سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔

یہی سب شے کی زندگی کی اسید و قوی ہے اور وہی طاقت روزگار کے لیے طاقت و کھانا و صدق و فطرت کے واپس یعنی تہذیب کے لیے یہی ہے (سید مرتضیٰ)۔

وتتبعوا الحبيب والجمعة لله، انظروا

تو کہہ رہا تھا کہ میں نے اسے دیکھا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی شہادت میں فرماتے ہیں: یعنی اسے کھڑے کرنا اور ہاتھ پیر چلوانا۔ (کنعیم، معصف ابن ابی نہید، شد بن عبید)

انفسر لاس حدیر ابن نیر حوتہ انصاری، النہام فی امیۃ، مبنیۃ الحاکم، المرسلہ

۳۹۶۶ فیما انتصر من الهادی الفرد

ترجمہ: دولت، آزادی، عدل، فلاح و معرآء۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس سے مراد بکری (ہائیں) کے مثل مانور) ہے۔

مؤلفه ای و مالک مصنف این اثر، آیداد احمدی است. تعداد ۱۰۰۰ نسخه از این اثر در کتابخانه آیداد احمدی، این اثر چاپ شده است.

٣١٦٣ فغدياً من صيام أو صدقة أو فسخ، فليقره ١٨٦

ترجمہ : قیود : ذخیرہ : قرآن مجید

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روزِ قیامت میں وہی صعد و ثقین صراطِ موسیٰ علیہ السلام کو رہنما ہے اور قرقری بکری کی ہے۔

چنانچہ عمر کے بیان کے انہی میں ہے کہ کبھی اگر کوئی حالت احرام میں مرتضیٰ ہو جائے یا اس کے سر میں کوئی چرت یا کسی قسم کا دوا ہو تو بضرورت احرام کے خلاف ہو مگر اسے بالکل نڈا سے اٹھانے اور بالکل احرام منقطع کر کے دوبارہ غسل کرنا واجب نہیں۔ ت کوئی

جہاں: اکبر آباد۔

٢٥٥٢ فإذا اعتدلتهم، نعه بأمير في المخرج، المقود ١٤٩

ترجمہ: ... میں جب تیرے وہاں پہنچا تو جو شخص قائم و دائم تھا اس کے ساتھ ساتھ کچھ لوگ بھی تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ کلمہ پڑھ کر کہے کہ میں نے سنا ہے کہ اسے کسی پر پڑا ہے، تو اسے حور ہو

٣٢٥ المبدأ ثلاثة أماء في الحج -

ترجمہ: ... پس لیاسجے میں قہن روز سے ہیں۔

جنتوں میں بھی اللہ عزوجل کے لیے قربانی کی ضرورت ہے۔ یہ اور جو عرض ہے۔ ہمیں انکار ان لوگوں میں

تعداد ایمان بکسر لای میں روزے رکھے۔ التزایع لخطیب۔ مجذوبہ۔ میں جبریل علی الصبر امی حادہ

فقائدہ: یعنی جو شخص بے اعتدال ہو کر کسی طرف سے زیادہ کے ایک جہت میں جھکا رہا ہو اور اسے جھکا کر دیکھنے والے کے قریبی

۔ آخری چیز ہے ہاتھوں کا حلقہ اس حصہ اگر طاقت سے پر ہو تو دی روز ہے۔ کچے میں طرح کی سات، تھمے اور اونانی اختیار نہیں۔ اڑے کچے۔

اور سات سو سال کے بعد۔ مین روز کے باوجود جس سرور کی ہیں۔ عظمت کی وہی افق عبقری تھے ہیں اور غرور سے نکل کر روز سے نکل کر پائے ہوئے

عقوب نے جدا ہی ہسپتال میں رکھ سکے اور جو جس میقات سے اندر آتی تھیں وہاں سے ہی ان کو باہر نکال دیا۔ یہی طریقہ کار تھا۔

١٠٠٠

١١٠٩

دعوتِ حق کے لئے جان و مال کی قربانی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کا اجر و ثواب ہے۔

کی سقیت تیری مے کی - رو، اس سحر

فائدہ: - عربی میں قرین: قرین کا فاعل

کائنات

222

وَأَقْبِلْ لَهُ تَوْبَتِي إِنَّهُ رَحِيمٌ الرَّحِيمِ

یہ فرمایا: ”رب العلیٰ لکما ان: انوں نے (مثلی ویدوں کے ساتھ) کہا: ”

نوٹ: حدیث ۳۳۱ پر حدیث بعد ترجمہ قرآنی آیات کے ملاحظہ فرمائیں۔

٢٢٤٩ لأن لقاءوا - بفره ٢٢٥٠

ترجمہ: ... جس کا وہ دل چاہے۔

فائدہ: حضرت غنی رحمہ اللہ

کھائے تو چرہ سینے کے اندر رقا و لوث مٹے محضی جڑوں کو پایا نہ کسی ہو مٹے رتو طہر نہ ہوئی۔

۴۲۸۱۔ صہرہ ہستل دس اندھنہ سے گھولیں پھانسی سے مراد: قصا گندہ کی بنیاد اپنی اسلوب

تمت

بنی علیاں کے بعد عورت علیاں میں

٥٣٥٠ فان حلقها للاحتفال له من بعد - الفرع

ترجمہ: یہیں اگر اس کے بعد طلاق کی تو اس کے بعد اور اس کے بچے ہمارے نہیں تھے کہ بھرتے سے ملنا کرے۔

”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے سزا دیمیری طلاق ہے۔“ ایسے مصدر

۴۲۵۱۔ حنفی تکبیر و وحیدہ۔ الفراء۔ ترجمہ: حنفی کہ وہ اس کے غیر شریعت کا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اس وقت تک حال نہ ہوگی حتیٰ کہ اس کو بھری طرح بلا لے۔

فائدہ: یعنی مینا شوہر نہیں ملتا۔ دوسرے دوسرے شوہر تھے۔ حال نہ ہو کہ جب یہ دوسرا شوہر آجھی مراد نماز نہ کرے کہ اس طرح نہ ہو کہ شوہر بھی ملے اور طبیعت کے ساتھ بھی نہ کرنا ہے اس طرح اس مطلقہ کو دوبارہ بلا لے اور پہلے شوہر نے لیے حلال نہ ہوئی۔

۴۲۵۲۔ محمد بن اخطیب رحمۃ اللہ علیہ نے غایۃ سے نقل ہے کہ (نہ کے والد) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یہ بات سمجھنا چاہی تھی۔

فان طلقها فلا تحل لہ من بعد حنفی تکبیر و وحیدہ۔ فان طلقها فلا جناح علیہا ان یتراحموا۔

پھر اگر وہ طلاق دے دے تو اس کے لیے حلال نہ ہوگی حتیٰ کہ دوسرے شوہر سے نکاح کرے پھر اگر وہ طلاق دے دے تو اس کو رجوع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے قرآن پر حاکم نہیں سمجھا کہ اگر کسی کو دوسرا شوہر طلاق دے دے تو وہ پہلے تک طلاق دینے والے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک مسئلہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

میں داخل مذاہن یعنی مجھے مذہب بہت آتی تھی۔ (یعنی سے یوں کہ وہ نہ کرتے وقت شرم کا وہ سے سنوئی فقہات خارج ہوتے ہیں جوئی کے مذاہن اور ان سے پہلے آتے ہیں) مجھے حیا وائی تھی کہ نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق سوال کروں۔ کیا تکبیر کی جہی میرے نکاح میں تھی۔ چنانچہ میں نے مقداد بن اسد کو کہا انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں صرفہ نہیں ہے۔

عبد بن سید

۴۲۵۳۔ المذی بیدہ عقدہ النکاح۔ الفراء۔ ۲۲

ترجمہ: میں کے ساتھ میں نکاح کا قصد ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد شوہر ہے۔

وکیح۔ معین۔ ابوبانی۔ ابو موسیٰ شیبہ۔ عبد بن سید۔ ابن حنبل۔ امام اخطیب۔ شعب النبیفی

فائدہ: یہاں اس طلاق کا بیان ہے کہ اگر شوہر بوجہ کو چھوٹے سے کسی اس طلاق دے دے تو میرا نصف حصہ آزاد کر دے۔ یا عمرت موقوف کرنا ہے تو وہ اس کی مقدار سے آزاد کر دے یا عمرت موقوف کرنا ہے تو میرا نصف روزی عیسائیت میں ہے یا مالک کر دے یا نکاح اس کے ساتھ میں نکاح کر دے۔ یعنی شوہر موقوف کر دے تو نکاح کر دے اور نصف روزی عیسائیت پر دے۔

۴۲۵۴۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے الصلوة الوسطی سے مراد عصر (دن) کی نماز ہے۔ ابن المنذر

فائدہ: قرآن میں ہے۔

صلوۃ وسطی عصر کی نماز ہے

حافظ اعنی لصلوات و الصلوة الوسطی۔ الفراء۔ ۲۶

نمازوں کے مخصوص ارکان کی نماز کی خاصیت۔ یہ اس فرمان کے متعلق ہے اور ان کی روایت میں ہے۔

۴۲۵۵۔ زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں ابو عبدہ رضی اللہ عنہ سے اس خدمت میں پہنچے میں سے عیدہ کو کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ سے الصلوة الوسطی (دوسری نماز) کے بارے میں سوال کریں۔ (کہ وہ کون سی نماز ہے) چنانچہ حضرت عیدہ نے سوال کیا تو حضرت علی رضی

ہندوؤں نے فرمایا، ہم اس کو صبح کی غزا دیکھتے تھے۔ مگر ایک مرتبہ ہم اہل نیر کے ساتھ قتل میں مصروف تھے۔ ہمیں نے لڑائی کو اس قدر دلوں دیا کہ ہم کو نماز سے روک دیا۔ حتیٰ کہ غروبِ شمس کا وقت ہو گیا۔ تب یہ اہل اللہ کھڑے نہ رہا اور قیام اے خدا! اس کو دے دوں، مگر تو جنہوں نے تم کو (اخلاص اور تقویٰ) نماز سے کام میں مشغول فرمایا، ان کے پیٹوں کو تک سے بھر دے۔ اس دن ہم کو معلوم ہوا کہ عسلاۃ غوطی سے مراد کونہیر کی شہزادی ہے۔ (۱۱۰) اس حکم پر

$$x^2 = \frac{1}{2} - \frac{1}{2} \cos 2\theta = \sin^2 \theta$$

۲۵۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ قریب فرمایا۔ الخصالۃ النواسطی سے مراد مصر کی نذر سے جس میں طبرستان، عایہ، اسما سے ۵۰ فیر ہواں تھی۔

و کعب، معیان، فردوسی، مصنف امر ای شیبہ، الحسن لمجد من منصور، عید مس جعد، ممداد، امی حویو، شعب، الایمان السیفنی
فانکوں ... زیادہ سے بھی قوتیں۔ ہر کہ جس۔ ہر صحر کی نماز مر رہے اور طیاران علیہ اسلام کی بھی یہی نماز قضاء کے قریب ہوئی تھی۔ حضرت
میران علیہ السلام اپنے ٹھکانہ پر دیکھتے تھے کہاں مشغولیت میں عسکر کی باز و پیشانی تھی ہوئی اور سورج غروب کے قریب ہو گیا تو آپ نے
بعد میں سنا فخر کی سزا دی اسے گنوار لے کر اللہ کی راہ میں قربان کیے دوام کو تک ایک کر کے تمام اسے کاٹنے لگے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۳۲۵۔ "اس بھری درجۃ النعمیہ سے متوالی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی و کریم ﷺ سے یہ کایہ رشتہ نقل کیا ہے کہ وصلاۃ النواظری سے مراد انصاری نماز ہے۔ قرطبی، ابی کتب، خلاۃ الموعظین، ص ۱۰۸ وہ کشف المعطل، معجم الکلی، المن السبعی

۳۴۹۔ (ماکہ رحمۃ اللہ علیہ) حضرت امام ماکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے عل اور عبد بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول پہنچے ہے کہ انصاریؒ
 از علی سے روایت کی گزاری ہے۔ ع۔ لیسینی

۴۴۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر روز جو عورت آزاد اور باندی اس کے لیے صلوٰۃ (نیت کا جوڑا) ہے پھر آپ نے فرمایا: انہی ۴۴۶ عورتوں کو فرمایا:

والمحاطفات متاع بالمعبر وفي حقل علم المنطق. (١٢٦)

حلاق یا فخر مجرّوں کے سچے دعوے کے موافق، مرنے (کپڑے لاغیر و) ہے (یہ) شقیں پر لازم ہے۔ اس النصیر

۴۶۱۔ استیوڈن لکھا بخلاف ہوا ہے جس میں ایک مسورت ہوئی ہے اور اس کے چیرے کی مانند چھوڑا ہوا ہے۔

من حرمہ، سہولت ہی نصیب ہوا، ان کے لیے مسئلہ تک انحراف، بالذات ہی نہیں، اسے خدا کر

۳۲۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اَلْمُسْلِمُ يَدْرُسُ يَوْمًا يَكُونُ فِيهِ خَيْرٌ مِنْهُ يَوْمٌ لَا يَدْرُسُ فِيهِ جَوْشَنُ

۴۹۰ حضرت ابن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس (باغی) نے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ دو درجہ کے محقق مناظرہ کیا تھا وہ نرہ بن مکاحن تھا۔ اسی حاتم

عزیز علیہ السلام ہوسان کے بعد دوبارہ زندہ ہوئے

باروت اور ماروت کون؟

۳۲۹۹ ابن عربی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ملائکہ نے اہل ایمان پر نظر ڈالی دیکھا کہ کئی آدمی نکاح کر رہے ہیں تو انہوں نے پکارا اے پروردگار! یہ لوگ کس قدر چالاک ہیں؟ ان لوگوں کو آپ کی عظمت کا علم کس قدر کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم ان کی کمال میں ہوتے تو تم بھی میری طرف مائل نہ کرتے۔ ملائکہ نے عرض کیا: یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ ہم آپ کی (بروقت) تسبیح کرتے ہیں اور آپ کی پائی پناہ کرتے ہیں۔

چنانچہ ملائکہ نے اپنے دروہان میں سے دھڑکنوں کو چن چاروت اور روت کو دھنپا ہاتھ لے لارویہ میں نئی آدمی کی شہادت ان میں بھی ڈھکی ڈھکی کی۔ ایک عورت ان کے ساتھ پیش آئی اور وہ اپنے آپ کو بچہ نہ کہے بلکہ معصیت میں مبتلا ہو گئے۔ اللہ عزوجل نے ان کو فرمایا: دنیا کا عذاب اختیار کرتے ہو یا آخرت کا عذاب؟ ایک نے دوسرے سے پوچھا تمہارا کیا خیال ہے؟ دوسرے نے کہا: دنیا کا عذاب تو آخرت میں جہنم جیسے ہے۔ جبکہ آخرت کا عذاب دائمی ہے۔ چنانچہ ان دونوں نے دنیا کا عذاب اختیار کر لیا۔ پس ایک دونوں فرشتے ہیں جن کا اللہ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے:

وَمَا أُزِلْ عَلَى الْعَالَمِينَ يَهْلِي هَارُوتَ وَهَارُوتَ۔

اور جو شیر پاش میں دھڑکنوں باروت اور روت پر برتری۔

۳۳۰۰ لوگوں کے درمیان مصلحت اور مصلحت کا ذکر ہوا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس طرح تمہارا درمیان اختلاف ہو، ہاں اسی طرح ہمارے درمیان، رسول اللہ ﷺ کے گھر کے کھن میں اختلاف ہوا تھا، ہمارے درمیان ایک ٹیک ٹھیک اہل باہم بن رہے تھے۔ وہ بعد میں عید میں بھی تھے، دونوں نے میں اس مسئلہ کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ پھر رسول اکرم ﷺ کے پاس گئے۔ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بے تکلف تھے۔ انہوں نے آپ سے آخر آٹھ دن کی اجازت لی اور اندر گئے پھر نکل آئے اور بتایا کہ اس سے نماز عصر مراد ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۳۰۱ ابن ابیہ ورجہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتائیے تمام امور جس کے تابع ہیں۔ میں نبی ﷺ کے تعلق جس کے بغیر بجا رہا نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم کو حق آتی ہے ہوئے ہوئے میں نے عرض کیا جی ہاں، انہوں نے پڑھنے کا قصہ دیا تو میں نے سورۃ النور پڑھ کر سنائی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یہ صحیح مثالی ہے، جس کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے:

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سُبْحَانَ الْمُنْتَمِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ۔

اور ہم نے آپ کو سات بار پڑھی جو نے دلی آیات اور قرآن عظیم عطا کیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے سورۃ النور پڑھ رکھی ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا تم آیت الصوفہ پڑھو۔ میں نے دو گلی پڑھ کر خدایں تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم نماز کے لیے وضو بھی کچھ گئے ہو گے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اللہ کا یہ فرمان سنایا

فَالْمُطْلَقَةُ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ۔

نماز قائم کرو سورج ڈھلنے کے وقت۔

جانتے ہو دل کو سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا: نصف النہار کے بعد جب آفتاب آسمان کے پیل یا جگر سے صاف ہو جائے۔ فرمایا ہاں

اس وقت تم فہم کی غماز چھو۔ اور بھر جب سورج غریبی ہو۔ تو اس اثناء میں کہ نماز پڑھو۔ جب تم کو ایسا لگے کہ تم سوئیں گے تو چھوٹے ہو (یعنی نہ پڑھو)۔
یہ لفظ اسوہائے اور ان پر مکتومہ ذالٰی ضمن ہے۔) پھر فرمایا:

جانتے ہو عشق کی کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا: ہے فرمایا، میں نے پوچھا: (اور) غریب چاہو، اور جب شوق (روشنی) نہ ہو جائے تو عشق کی نماز پڑھو۔ پھر مشرق کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: جب رات یہاں سے ایک تہائی رات آجائے اس وقت (مثلاً دو وقت ہے) لیکن اگر افق کی سفیدی جانے کے بعد ہی (مثلاً) پڑھو تو زیادہ افضل ہے۔ اور جب فجر طلوع ہو جائے تو فجر کی نماز پڑھو۔ جانتے ہو فجر کیا ہے؟ میں نے انکشاف میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: تمام لوگ اس کو نہیں جانتے۔ میں نے عرض کیا: وہی فجر ہے، جب افق سفیدی کے ساتھ چمک اٹھے۔ فرمایا: ہاں اس وقت سے لے کر صبح کی سفیدی تک نماز پڑھو۔ پھر سفیدی تک۔ اور دیکھو، کوئی دیکھو، میں نے کہا کہ جس طرح پرندہ پانی پی کر تازہ ہوتا ہے۔ یہی کتا آغوش بیٹھتا ہے (بشر کہن و جہد کو بھی ملے) اور تازہ ہوتا ہے۔ اور بھول (اور) لغت اسے حفاظت میں رہتی کہ نہ فراموش نہ ہو۔

ابن سبک کہتے ہیں: پھر میں نے ان سے عرض کیا: مجھے اصلاً دانوٹھی (درمیانی نماز) کے بارے میں بتائیے (کون سی ہے؟) انہوں نے فرمایا: قرآن اے کا یہ فرمان: میں سنا۔

اقم الصلوة لندلک الشمس الی غنی النبی وقرآن العصر۔
نارۃ کریم اور دُعا مکن سے تہ چمکے۔ اور پھر کوثر تہ پڑھو: (یا) لکھو (اس میں پانچ نمازیں تھیں)

اور فرمایا:

ومن بعد صلاة العشاء ثلث عودات لکم۔

اور ان کی نماز کے بعد تہارے لیے تین بار نیال (بھی ہیں)۔

یوں پانچوں نمازیں نہایت میں آئیں پھر فرمایا:

حافظو اعنی الصلوات والصلوات الوسطی۔

نماز ان پر حفاظت کرو، خصوصاً درمیانی نماز پر۔

پھر آئندہ وہ سورہ صفر کی نماز ہے عصر کی نماز ہے۔ انصاف بعد الہی

کہ کوئی درمیان میں ان سے بدلہ نہ لے لیں۔ اس سے کہیں اور اس لئے جمع ہیں۔

۱۵۷۲ - (ابن عمر رضی اللہ عنہما کے شراب) سے مروی ہے کہ حبشہ رضی اللہ عنہا (ابن عمر رضی اللہ عنہما) میں ان کے اپنے قید خانہ اور

کثرت کیا کرتا تھا کہ ان کے لئے کچھ کرنا نہ تھا۔ دیکھا اور فرمایا: جب تم اس آیت پڑھو: حافظو اعلیٰ الصلوات والصلوات الوسطی تو مجھے

خدا یاد دلاؤ۔ پھر جب دوام اس آیت پڑھو: حافظو اعلیٰ الصلوات والصلوات الوسطی تو مجھے اللہ یاد دلاؤ۔ میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ وہاں لکھا: حافظو اعلیٰ الصلوات والصلوات الوسطی وقلوا العصر وقلوا اللہ فاسمہ وادعوا اللہ

۱۵۷۳ - (امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ دو جہین عمیر دونوں نظریات عاشرہ نبوی اللہ تعالیٰ نہایت میں دھڑکے۔ حضرت عیدرہ

اللہ ماہر نے عرض کیا: میرا کہ میں اللہ عزوجل کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے:

لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ابعادکم۔

اللہ تمہاری سزا نہ دے گا کہ تم نے اللہ کو نہیں فرمائے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ان تہائیں اللہ کی قسم ہیں اللہ کی قسم

فائدہ: یعنی اپنی بات کہنے کے لئے پھر ادا کرے کہ جو کچھ تمہارے اس پر پڑھیں مثلاً کسی کو یہ پڑھو اور کہہ اللہ کی قسم یہ تو زیادہ ہے۔

نہیں وہ زیادہ ہے جو اس پر پڑھو پڑھیں۔

حید بن حمیر نے عرض کیا: ہجرت تب تک ہے، فرمایا: فتح کے بعد ہجرت (فرض) ختم ہوگئی۔ ہجرت صرف فتح تک سے تھی (فرض) تھی۔ جب آدمی اپنے دین کو گم کر دے، رسول اللہ ﷺ سے پاس ہجرت کر کے، یا قحط ہو کر کے بعد بندہ جہاں بھی اللہ کی عبادت کرے اسے کوئی نقصان نہیں سزاوا عبد اللہ وواف

۳۶۷۳ بشام بن عمرو کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قرآن میں دیکھا:

حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وحلاۃ العصر وقوموا اللہ فانتہن

نمازیں کی حفاظت کرو خصوصاً وسطی نماز یعنی عصر کی اور اللہ کے لیے: بعد ازین کرکھو۔ دو۔ جامع بعد الوفاق

۳۶۷۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایات نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پہلی قرأت میں پانچ نماز کرتے تھے

حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وحلاۃ العصر وقوموا اللہ فانتہن۔ جامع بعد الوفاق

۳۶۷۶ ابوہریرہ بن محمد بن عمرو بن حرام کہتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بڑا نام فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیجا تاکہ وہ روایت فرماتے ہوں۔ بارے میں سوال کرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا وہ ظہر کی نماز ہے۔ راوی ابوبکر کہتے ہیں چنانچہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو کہا کرتے تھے: درمیان نماز ظہر ہے۔ معلوم نہیں یہ قول انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے لیا تھا یا کسی اور سے۔ سزاوا عبد اللہ وواف

۳۶۷۷ روایات میں تعرض الی جلد ہے لیکن اکثر روایات نماز عصر پر اتفاق کرتی ہیں بہر صورت درمیان نماز ظہر یا عصر دونوں کی جگہ پانچ نماز کی ہندی ضروری ہے۔

۳۶۷۸ عبد اللہ بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا تھا کہ میں ان کے لیے قرآن کا نسخہ لکھوں اور جب حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی یہ پانچوں آیتوں کو پڑھ کر دوں۔ چنانچہ میں نے ان کی تعمیل فرمائی اور انھوں نے

حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وحلاۃ العصر وقوموا اللہ فانتہن سزاوا عبد اللہ وواف

مروی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی

والفوا یوفاء من جعفر وہ الی اللہ الحج طبعہ

اس آیت میں تھا: جس میں تم تنہی فرماتے ہو اسے یاد رکھو۔ جامع بعد الوفاق

۳۶۷۹ حضرت حید بن اسوب (مشہور: علی) سے منقول ہے کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ ہجرت کے لیے نکلے۔ ان نے پیچھے قریش کے کچھ مشرک لگ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جانتے ہو میں نے تم سے سب سے زیادہ توحید ادا کی ہے۔ اللہ کی قسم تم میرے قریب یہ نہیں آ سکتے جب تک میں اپنے ترشہ کی آخری تیر تیر نہ چھڑا دوں پھر میں تمہارے ساتھ تو رہے گا اور جب تک وہ میرے ہاتھ میں ہے۔ پھر تم جو چاہو کرنا لیکن آخر تم پاؤ دو میں کہ میں اپنے مال کا پتہ تم کو دیتا ہوں تم میرا دست چھو دو۔ انہوں نے کہا تمھیں ہے۔ اس پر حید بن اسوب نے

آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو بل کالہ دیا۔ پھر اللہ نے اپنے دوسرے قرآن نازل فرمایا

ومن الناس من یسری نفسه ابتغاء مرضات اللہ طبعہ

اور لوگوں میں بعض وہ ہیں جو اللہ کی رضا کے لیے اپنی جان خرید لیتے ہیں۔

جب نبی کریم ﷺ نے صہیب رضی اللہ عنہ کو رکھا ہے ابونجی تجارت کا سیب دیکھی اسے ابونجی تجارت کا سیب دیکھی وہی وہ ابونجی تجارت کا سیب ہوئی پھر آپ نے خود وہ آیت پڑھ کر سنائی۔ اس بعد، اللہ جل جلالہ، حنیہ لاؤا، اس بعد کہو

۳۶۸۰ اللہ جل جلالہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے (عمر بن) میں سے انہوں نے تجارت نازل ہوئی۔

سائل: نیک، علی، العصر۔

دو: آپ سے انہوں نے اس بارے میں پوچھتے ہیں۔ مصنف: اس میں شبہ

لا یكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت۔

اللہ کسی جان کو مختلف نہیں کرتا مگر اس وسعت کے (بقدر)۔ ہوا اس نے (اپنا) کیا اس کے لیے ہے اور جو اس نے (برا) کیا اس کا وبال اس پر ہے۔ عبد بن حماد، ترمذی
یہ روایت ترمذی ۵۲۴۹، مسلم ۵۲۱۳ میں بھی آئی ہے۔

سورہ آل عمران

۳۲۸۸ (مسند محمد بن رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فکاح نامی پہاڑی کے پاس مد لینے کے لیے بھیجا اور اس کو خط بھی لکھا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ لو جسے تم میری مرضی کے بغیر کوئی کام نہ کرنا۔ نہ پانی نہ خالص میوہ نہ آٹا ہے تو آپ ﷺ کو مکتوب گمراہی پر حاضر ہو جائیں گے کیا تمہارا ہر دو گنا ہنگام ہو گیا ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر امر اور ہر آفتخوار نکال لوں۔ لیکن بجز مجھے نبی اکرم ﷺ کا فرمان یاد نہ آیا کہ آپ کی مرضی کے بغیر کوئی قدم نہ اٹھاؤں۔ چنانچہ اس بار سے تک اللہ کا فرمان نازل ہوا۔

لقد سمع الله قول الذين قالوا ان الله لم ينزلنا نصيبا۔

یہ شک اللہ نے سنا ان لوگوں کا قول جنہوں نے کہا اللہ تعالیٰ سے ہم کو نصیب نہ ملے گا۔ اس جو بڑی تصریح و تصریح صدر
سورہ اعراف علیہ ہے بھی اس کے مثل منقول ہے جس کو ان جریر نے روایت کیا ہے۔

۳۲۸۹ (مسند محمد بن رضی اللہ عنہ) کہتم عبد امة اخو جنت الناص۔ الخ۔ قال عمرو
تري حمر... تم بھڑین امت ہو جو لوگوں کی بھلائی کے لیے نکالے گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ پاک چاہتا تو میں فرما دیتا (جس کا مطلب ہوتا کہ تمام سلطان بہترین امت ہو جو لوگوں کے نفع کے لیے نکالے گئے ہو)۔ لیکن اللہ نے فرمایا: قسم اور یہ اصحاب ﷺ کے لیے خاص ہے۔ اور جو لوگ ان کے مثل مل کر میں وہ بھی امت کے بہترین لوگ ہیں۔ جو لوگوں کی نفع رسائی کے لیے نکالے گئے ہیں۔ اس امر حتمہ

۳۲۹۰ کلیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم کہہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا: آپ رضی اللہ عنہ سورہ آل عمران کی تلاوت فرماتے تھے۔ پھر فرمایا یہ سورت اہم ہے۔ (جو نیک اہل پر نازل ہوئی تھی)۔ پھر فرمایا: ہم اہل کعبہ، رسول اللہ ﷺ کے پاس سے منتشر ہو گئے۔ پھر میں پہاڑ پر چڑھا تو ایک یہودی کو کہتے ہوئے سنا کہ تم کہتے ہو: میں نے کہا: میں جس کو کہتے ہو اسے سنوں گا کہ محمد ﷺ ہیں اس کی گواہی ادا کروں گا۔ پھر میں نے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کو جو چڑھیں اور مجھ کو آپ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پھر آل عمران کی یہ آیت نازل ہوئی:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔ آل عمران

اور محمد میرے رسول ہی تو ہیں ان سے پہلے (بھی) رسول گزر چکے ہیں۔ اس مضمود

۳۲۹۱ کلیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بعد کے روز خطبہ دیا: آل عمران کی تلاوت فرمائی اور جب اس فریق تک پہنچے:

ان الذين تولوا منكم يوم الفتح الجمعان۔

یہ ملک جو لوگوں نے پیغمبر کے ہم سے اس دن (میں دن) اور جماعتوں کی مدد بھیجی ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اہل کعبہ کا دن تھا ہم لوگ قسمت کھانے گئے میں بھاگ کر پہاڑ پر چڑھا تو میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں پہاڑی کھڑے تھے اور وہ دوڑتے پھر رہے تھے۔ لوگ آہستہ رہے ہیں جو قتل ہوئے۔ جب میں نے آواز نکالی۔ میں نے جس کو کہتے ہوئے پایا کہ محمد ﷺ ہیں میں اس کو قتل کر دالوں گا۔ حتیٰ کہ اس

اگر تفریق ہو، ہم پہلے پرچہ دوںے۔ پھر یہ آیت: ازل جہنم

۴۹۴ ان الدین نولوا امیکم یوم النفیۃ الحمد للہ ۲۰۱۱ ابن حجر
سری رحمۃ اللہ علیہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہوئے کہ کسی شخص نے بیان کیا کہ: کتبہ عجر اہل احمر حنت لکس ۔ یہ

انصاف: اس نے پہلے لوگوں کے لیے پتھر ڈال دیا اور ان کے لیے۔ اس میں حوش

۴۲۹۳ قضا ورحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تم مجھ سے ذکر کیا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی

کے ہم خبر آمد: آخر بیت الحساس۔

پھر فرمایا: اے مومنین! جس کی خواہش ہو کہ اس (آیت میں) جس امت کو تعریف بیان کی گئی ہو اس امت میں سے ہو تو وہ اس میں امداد شریک ہو

٢٠٠٠ - ٢٠٠١

قائدو: شریک آیت ہی میں آگے چلے جائیں گے۔

تأمرون ما نمنع ربي وننهون عن المنكر وتؤمنون بالله

تم ہر باطنی کرتے ہو، برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔

۴۳۱۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ ہمارا آپؓ نئی چیز کا لڑکا ہے جو غلطیوں کا تپ ہے، اگر آپؓ اس کو اپنے کتاب بنائیں (تو

پھاڑو! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب قومیں مومنوں کے اندر وحشی کاہلوں کے لیے کھڑے ہو کر رہیں گی۔

حسنعلی ابن ابی شیبہ، قتیبہ بن سعید، علی ابن سلیمان

فائدہ: غائبانہ شخص اہل ایمان میں سے نہ ہو یا اس کے حالات دوست نہ ہوں اس سے ایسا نہ فرمایا جس سے ایسا نہ ہو۔ غائبانہ شخص کسی قوم یا کارکن نام

چراغِ حق سے نورِ کائنات

۴۹۲ یہ بالا اقسام سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

زین الناس حب الشهوات - ان ضرر

فہرست (کی چیزوں کی محبت تم لوں گے۔ لیچرینا کی بیٹی۔ یہی اسی شہ۔ عکلمہ یہ جملہ اس اسی حاکم

پھر فرمایا: اے پروردگار! اب مجھ آپ سے خواہشات و رعون میں رکھ دیا۔

فائدہ... پچھلے غمناکوں کی محبت دلوں میں رکھ کر ان سے منع فرمایا ہے۔ بے شک ان (ناچار) خواہشات سے والہ گنہگار

کتابخانه جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

بہر نبی سے نبی آخر الزماں کی مدد کا عبدلیا

۴۹۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ نے جسے بھی آدمی علیہ اسلام پانچ کے بعد جس کو بھی اختیار کیا کر لیا اس سے محمد ہے۔

بارے میں یہ وفد ضرور گیا ہے، مگر وہ قسبہ کی زندگی میں آگئے تو ہم ان پر ایمان ضرور ہی لائے گا کہ وہ ضرور ان ہی ہزاروں میں سے ہیں جنہوں نے قوم سے بھی یہ وعدہ

نوے پچیس ہفتے کے بعد ان کی یہ آیت عداوت فروگئی

وَأَعِزَّ اللَّهُ مَنَاقِبَ الَّذِينَ لَمْ يُغَيِّرُوا كِتَابَهُمْ وَحَكْمَهُمْ

اور جب وہ نئے نیچوں سے پہنچا دیا کہ جب جس قسم کو کتاب درجہ ابتدائی تھا کروں چرمنڈارے پاس کوئی پیغمبر تھے جو جھوٹی کتاب لی

تقدیر میں کرے تو جیسے ہاں ضرور اس پر ایمان لائے گا اور ضرور اس کی مدد فرمائے گا اور اس کی عہد لینے کے بعد اپنی حجت کو بھارت میں لے آئے گا اور اس پر ایمان

میرا اصرار یہ (یعنی مجھے سامعِ قطب الہی) انہوں نے کہا (جس) کہہ کر انہوں نے اقرار کیا۔ (خدا نے فرمایا) تم (جس) میں محمد (پیغمبر) نے کہا کہ تم لوگو! اور میں بھی

تہوار سے ساتھ ڈالا ہوں۔ اکیس کے بعد جوئی، عید سے پھر چائے، دہی، جڑک، پھر سردار ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ جو خدا نے تم پر لیا کہ تم اس عہد کے گواہ رہو اس کا مطلب ہے اہل ایمان اسوں کے۔ اس سے میں نے یہ کہہ دیا کہ تم لوگو! خدا تعالیٰ تم پر دراز لائی تمہوں پر تم ہو۔ پس اسے گواہی عہد کے بعد تمام اسوں میں سے جو کوئی بھی آپ سے اُفراف کرتا ہے تو یہی لوگ ناسخ ہیں گئے۔ وہ اب جہیز

۳۹۷ "شعفی زعمہ اند علیہ فخرت علی رضی اللہ عنہ علیہ سے راایت کرتے ہیں۔"

ان المثلث واصل القياس للذي بيحه مباركا.

بے شرف چھا، لہر جو لوٹا اس کے چہرے بنایا میوہ ۱۱ ہے ہنرمند مگر ہے ہر نکتوں کی جگہ۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تم کو پہچان لیا ہے۔ (اس سے پہلے
مہمات کے لیے مقرر ہوئے تھے کہ ابن العنبر، ابن ابی حاتم

۳۶۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک تلوار ہے۔ (جس سے جنگ بدر ۳ ہجری میں) اسے حضرت

۳۲۹۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ، تھے جب جنگ جمل میں مالک بن نوائل نے کہا کہ میں نے اپنے پاس غنیمتوں (جو کسی کوئی

۳۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب جنوی اللہ المشاکویر۔ اور تشریف اللہ تکریمہ رواں کو (پہنچا) پہنچا لے گا اس سے مراد اپنے دین پر رحمت قدم حضرت پیکر رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایہ کر رضی اللہ عنہ شکر گزاروں کے لیے ہے۔

۴۳۱. حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

بِأَيِّهَا الْبَازِينَ أَمْرًا أَنْ تَطْعَمُوا لَذِينَ كَفَرُوا بِرَدِّكُمْ عَلَيَّ، عَذَابُكُمْ.

”اے ایمان والو! اگر تم اساعت کرو گے ان قوموں کی جنہوں نے کفر کیا وہ تم کو باڑیوں کے فتنے (مکفر جیسے) ڈوبادیں گے۔“

کے بارے میں پوچھا گیا: کیا اس سے مراد (۱) بذکرہ کرنے کے بعد چنے گاؤں وادی چلا جانا ہے؟ (۲) لیا نہیں جاتا جس سے مراد (۳) مراد اور ان کے کانٹے چھوڑ کر ان کی جگہ پر مشغول ہونا؟ مراد سے ہو رہی ہے۔

آیت مزبور کے تحت

ان لذین آمنوا هم کفروا ثم امنوا فاما کفرؤنا له رداد وکفرنا

بے شک جو آدمی ان اے کے پھر کفر کو پھر ایمان اے کے پھر کفر کو پھر ایمان میں زیادہ دہرائے۔

۳۵۲۔ ابن جریر، ابن اسحاق، ابو یوسف المہاجر، ابی فیاض البغدادی، ابن عساکر الدمشقی

فی قصص کے مؤرخین میں سے مروی ہے کہ وہ کتب میں بیسیں سہا لیا جو حضرت خلیفۃ علیہ السلام نے قسمت فرما دی تھیں ان میں سے ایک بھی آپ

نہایت کی بات نہیں کی، مگر یہ فرماتے:

نی فوٹی سے ساتھ ہیست کی بغیر کسی زور و زحمت کے بھیرنی ہیست تو زور

و ان نکلوا ایمانہم من بعد عہدہ۔

اے) تو (پہلی رکعت میں) کوئی مالک الحمد پر اور دوسری رکعت میں بعد ازاں

اللهم افرح فلانا وقلنا دعا علی ناس من المصطفین۔

وئے اللہ تعالیٰ اس میں تقویٰ رکعت فرمے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

لیس نیک من الامرئین۔ اویتوب علیہم اوبعدہم فانہم ظالمون۔

آپ کو اس امر (بدعا) کا حق نہیں اللہ ان کی توہین کرے یا ان کو عذاب دے بے شک وہ ظالم ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۳۰۲ عہدہ مذکورہ بالا ہے۔ مروی ہے کہ مجھے حضرت عہدہ شریفی نے فرمایا: میرے والدین لوگوں میں سے تھے

الذین استجابوا للہ وللرسول من بعد ما اصابہم الفرج۔

وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی بات قبول کی بعد ازاں کو مصیبت پہنچنے کے بعد وہ مستدرک الحداکم

مباہلہ کا حکم

۳۳۰۱ حضرت ابن عمرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

نعلموا بدع البناء فاولیاءکم ووساءکم ووساءکم وانفسا وانفسکم۔

”آؤ مجھے میں اپنے بیٹوں کو اور (تمہارا) تمہاری بیویوں کو اور تمہاری جانوں کو اور تمہاری جانوں کو۔“

بنی نوکر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو حضرت شہدائے رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو

کو اپنے۔ یہ وہ سر عاکر

فی حدیث۔ یا اللہ! تجھ ان کے سوا کسی کے ساتھ مباہلہ کا حکم دیا تو جس میں یہ حضرات شریک ہوئے۔ یہ وہاں میں عاکر

۳۳۰۰ (عمر رضی اللہ عنہ) رضی اللہ عنہ علیہ (حضرت محمد رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے اہل حجر بن (مباہلہ میں) اہل بیت کے

اور باقی کو انہوں نے مجاہد دینا قبول کر لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس خبر دینے والا اہل حجر بن کی بلاکت کی خبر ہے۔ انہوں نے

ان پر (مباہلہ میں) اہل بیت پر دینی: باقی تو وہ اور ان کے ساتھ والے رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہیں۔ یہ بھی بدعت ہو جاتے۔

آپ نے ان خبریں سننے کے بعد ان حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ لے کر چلے گئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

وہ دیکھتے دیکھتے آ رہی تھیں۔ اس بعد میں حضور، مصنف ابن ابی شیبہ، احمد بن حنبلہ، ابن جریر

سورۃ التہنؤ

۳۳۰۹ (مسند محمد بن رضی اللہ عنہ) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بعمل سوء اچھا رہا جس نے یہ بات

کہ اس کا میں کو بدل دیا جائے گا۔ اس آیت کے بعد کہیں گناہ سے خلاصی حاصل کی جائے، کیا جو بھی برائی سرزد ہوگا اس کی مراد مرے لئے؟

موجود اور مجھ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت کے لئے اسے اور کبریا تو عرض نہیں کیا؟ کیا وہ شہادت میں جہاد نہیں ہوتا؟ یا تو تیرے والدین کی

ہو؟ یا تیرے تعلقہ نہیں لائق ہوتی؟ کیا تجھے وہ مشق حالات نہیں پیش آتے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ بات میری۔ تب

آپ نے فرمایا: جس کی بات تو حق ان گناہوں کا بدلہ ہو جاتی ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، احمد بن حنبلہ، احمد بن حنبلہ، الطحاوی، العسقلانی، الضروری، فی الجہان، الحاکم، ابن جریر، ابن الصلح،

مصنف ابن ابی حاتم، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، مسند ابی یوسف، مسند ابی حاتم، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن الصلح،

۳۳۰۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے فرمایا:

من يعمل سوءاً ويجزى به، فلي الدنيا۔

جس نے برائی کی اس کو پائی جس کی جزا دے دی جائے گی۔

مسند احمد، الحکمۃ، الراۃ، اس حوالہ، الصفاء، للطفی، ابن مرددیه، الحنف فی المعنی، المعرفی

۱۱۱۱۔ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی اسناد درست ہے۔

۱۱۱۲۔ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے یہ قول تم کو یہ ثابت نازل ہوئی۔

من يعمل سوءاً ويجزى به ولا يمنه من دون الله وليا ولا نصيرا

جس نے برائی کی اس کو پائی اس کا جزا دے دیا جائے گا اور اللہ سے بچانے والا کوئی دنی اور نہ کوئی مددگار۔ پئے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ابو بکر! یہ میری قیامت ہے نہ تو اس جو ہوگی مجھ پر نازل ہوئی ہے۔ میں نے عرض کیا خدایا، رسول اللہ! چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے مذکورہ آیت پڑھ کر سنائی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ سن کر مجھے اس کے سوا کوئی حسرت نہ آئی کہ میری کمزوری تھی، میں نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہے ابو بکر! تم نہیں کیا ہو! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یہ رسول اللہ! آپ پر میرے دل باپ قربان ہوں، ہم میں سے کسی شخص سے بڑے مل نہیں ہوتے! تو آپ ہم کو کھارے سر عمل کی سزا ملے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہے ابو بکر! تم کو دوسروں کو تو ان اعمال کا بدلہ دینا چاہیے کہ دے، یہ جانے گا مجھے کہ تم اللہ سے اس عمل میں طاقت نہ کرو گے کہ تم اسے سر پر رکھو گے نہ تو تم کو دوسرے (کافروں کو) کہ یہ بد اعمال اللہ پاک سے ملے گئے۔ چہ ہیں ورنہ تم سے کہیں ان لوگوں کا بدلہ نہ ملے۔

عبد بن حسیب، برمدی، ابن الجار

۱۱۱۳۔ بہر تقدیر، رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے۔ میں نے اس حدیث کو ہم سے سنی ابن حنیہ وحماد بن حنفیہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث سن کر دوسری سندوں سے بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے لیکن اس کی سند مضبوط نہیں۔

۱۱۱۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ جب یہ آیت من عمل سوءاً ویجزی بہ لا یمنہ نازل ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہو بھی ممکن ہے کہ میرا بھائی پر، اماؤانہ فرمایا جائے گا! حضور ﷺ نے فرمایا: ہے ابو بکر! یہ تم کو یہ ثابت نازل ہوئی ہے! آپ کی یہی قیامت ہے ان کا تو ان کا کفار ہیں۔ روہوس سرور

۱۱۱۵۔ مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (بارگاہ رسالت میں) عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آیت تم سے نازل ہوئی ہے! من عمل سوءاً ویجزی بہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ابو بکر دینے کے صحابہ! اعراف اور ان کے دل کی جزا ہیں۔

المسند لمحمد بن منصور، ۱۰۵، ابن جریر، ابو داؤد، حلیۃ الاولیاء، ابو مطیع فی اصحاب

جہنمیوں کی کھالیں تبدیل ہوں گی

۱۱۱۶۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ان عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! یہ آیت نازل ہوئی۔

کلما صحت، جلودهم بدناهم جلوداً غیرہا

جب کسی کی کھال سکتی کہ (کرکھ سزا کا) کسی کی کھال دوسری کھال میں تبدیل ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ سن کر ہر گھڑی میں موعرتان کی کھالیں بدل جانے کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمائی کہ تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سن لی ہے۔

ابن ابی حاتم، لا وسط للطرطبی، ابن مرددیه

مسند بہ حدیث ضعیف ہے۔

جی کناہ کبیرہ نہ رہا۔

۳۳۱۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک انسان کو غصہ، بول کر جھوٹ کے پس ایک عورت کو لے کر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس کے فلاں ابن فلاں العاصی تو میرے اس کو سن لے۔ یہ کہ اس کا اثر اس کے پیڑ سے گس گیا ہے۔ آپ ۵۸ سے فرمایا اس کو یہ سن نہیں پہنچا لیکن اس پر قرآن کی آیات نازل ہوئی:

الوجال قومون علی الساء بعد الفضل اللہ بعضہم علی بعض۔ النسا، ۳۱

مرد جو تو اس پر مصلحت دار عالم ہیں اس لیے کہ خدا نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لیے کہی کہ مراد انبال فرما کرتے ہیں۔

یعنی مردانہ سب کھانے سے بے محروقی پر ایمان رکھتے ہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے (مردوں کو جو تو اس کے لئے سے متعلق) ایک قسم کا امداد دیا تھا لیکن اللہ پاک نے یہ امداد وافر، بیدار وہ اس مرد پر دیا۔

حکم مقرر کرنے کا حکم

۳۳۱۸ حبیبہ سہیلہ سے مروی ہے کہ ایک مرد اور اس کی بیوی (امیر المؤمنین) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہر ایک کے ساتھ (ان کی بیوی، بیوی، اور بیوی) کے کچھ لوگ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو سامنے آنے کا حکم دیا۔ دونوں مردوں نے اپنے میں سے ایک ایک ٹانٹا اٹھے کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کو فرمایا تم جانتے ہو تم پر کیا چیز لازم ہے؟ تم پر یہ لازم ہے کہ اگر تم کھو کر دوں گے کہیں ہو سکتے ہیں تو ان کو کھانا کرو۔ اور اگر تم بچھتے ہو کہ ان کے حق میں جہاں پہنچتے ہو جہاں کرادو۔ چنانچہ عورت نے کہا میں اللہ کی کتاب پر راضی ہوں جو کس فیصلہ کرے خواہ اس سے خلاف ہو یا میرے حق میں میں اس کے حق میں ہوں۔ تب مرد ایلا دعائی تو کھٹکھٹکے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو کھانا کھا رہے۔ نہ کی قسم تجھے کسی حق عورت کی طرف اقرار کرنا ہوا (کہ مجھے ہر صورت میں اللہ کا حکم منظور ہے)۔

ابن ابی حاتم، عبد بن زہری، السیر السعدیہ، عبد بن حمید، من حیرا ابن العنبر، ابن ابی حاتم، شعب الایمان للشیخ فی کتبہ۔۔۔ فرمایا اللہ ہے

ولا یریک حتی یحکموا لی ما شجر بینہم ثم لا یجھوا علی انفسہم حرجاً مما قضت ویستلموا

تسلیم سورہ النساء: ۶۵

تم میرے پاس آؤ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ ملے گی اور جو فیصلہ تم کرنا اس سے اپنے دل شکست کرے بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک تم میں نہ ہوگا۔

ی آیت ہائے فوق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرد کو یہ حکم فرمایا۔ اور جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہی کا خدا نے تصدیق و توثیق کر دیا۔ یہی اس میں تادم بلا ہوا۔ تو دونوں اپنی اپنی طرف سے ایک ایک ثابت مقرر کر دیں اور وہ جو ہر تمہیں فیصلہ کر دیں۔

۳۳۱۹ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم (ٹانٹا) مقرر فرما دیا۔ آپ مرد کی طرف سے اور عورت کی طرف سے عورت کا ٹانٹا (ٹانٹا) اور مرد کو کھانا لے فلاں لائے۔ اپنی بیوی میں کیا رہائی نظر آئی ہے؟ امرایک مجھے اس سے یہ حکایت ہے۔ عورت کا ٹانٹا دے کہہ انہی خیال سے کہ وہ ان برائیوں سے اور جو جائے اور جیسی مرضی کے مطابق چلے یا تو اس کے پاس اللہ سے ڈرے گا اور اس کا حق جو حق پر لازم ہے کانٹے لے کر دینا اس کے پاس پورا نہ کرے گا۔ انہی اور دیکھا کہ عورت کا ٹانٹا دے عورت سے بات کرتا لائے۔ انھیں اپنے شوہر میں کیا عیب دیکھا ہو سکتا مجھے اس سے یہ حکایت ہے۔ چنانچہ مرد کا ٹانٹا دے عورت کے ٹانٹا سے اس طرح پوچھا کہ عورت اس طرف اللہ جہاں تو دونوں ٹانٹا سے دونوں کو کھانا کر رہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دونوں ٹانٹا سے میاں بیوی کو کھانا کر سکتے ہیں اور دونوں چہ کرنے کا اختیار بھی رکھتے ہیں۔

روایا ابن جریر

ان الذین امنوا ثم کفروا ثم اذادوا کفراً الخ۔ النساء: ۱۳
جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے، پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھ گئے ان کو خدا تو بخشنے کا نہ سہارا دے

دکھائے گا۔ لیکن جو یہو۔ ابن ابی حاتمہ ابو داؤد طبرانی فی الجامع
۳۶۳۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سہلی کیا گیا کہ اللہ کا حکم تو ہے:

ولن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلاً۔ النسا: ۱۳۱
اور خدا کافروں کو مؤمنوں پر غلبہ نہ دے گا۔

جبکہ کفار ہم سے لڑتے ہیں اور غالب آ جاتے ہیں اور پھر لڑتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریب ہو جا، قریب ہو جا، قریب ہو جا! پھر فرمایا: (پوری آیت پڑھو)

فان الله يحكم بينكم يوم القيامة ولن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلاً
تو خدا قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور خدا کافروں کو مؤمنوں پر ہرگز غلبہ نہ دے گا۔

۳۶۳۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلاً سے مراد ہے: آخرت میں اللہ مؤمنوں پر کافروں کو غلبہ نہ دے گا۔ رواہ ابن جریر

۳۶۳۸۔ والمحصنات من النساء الا ما ملكت ايمنانکم۔ النساء: ۳۲

ترجمہ:..... اور شوہروانی عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) مگر وہ جو (تیرے ہو کر لونڈیوں کے طور پر) تمہارے قبضے میں آ جائیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ آیت بالا کی تفسیر میں فرماتے ہیں: شرک عداوتیں جب ختم ہو کر آجائیں تو (جس کے جسے میں شرعاً آئیں) اس کے لیے حلال ہو جاتی ہیں (تو وہ عداوتیں جن میں شادی شدہ ہوں)۔ القریبی۔ ابن ابی شیبہ، لکنہو للطبرانی

کمالہ کی میراث کا حکم

۳۶۳۹۔ حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: فرمایا: قرآن کی سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت یہ ہے:

يستحقنك قل الله يفتيكم في الكلاله الخ۔ النساء: ۱۷۱

اے پیغمبر لوگ تم سے (کمالہ کے بارے میں) حکم (خدا) کو پالتے کرتے ہیں۔

یعنی یہ کمالہ آیت سب سے آخر میں نازل ہوئی۔ اور یہی آیت سورۃ النساء کی آخری آیت ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۶۴۰۔ حضرت برادر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زید کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ اور اس کی کوٹھوک بھٹی دواؤں اور کئی بھی لیتے آؤ۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: لکھو:

لا يستوي القاعدون من المؤمنين والمجاهدون في سبيل الله۔ النساء: ۵۰

جو مسلمان (گھروں میں) بیٹھ رہتے (اور لڑنے سے نفی کر جاتے) ہیں اور کوئی عداوتیں رکھتے وہ اور جو خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑتے ہیں وہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

ابن ابی کحوم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے تو آنکھوں میں تکلیف ہے تو یہ ایسی جنگ ہونے سے قبل یہ نازل ہو چھوڑا ورنہ انصاف یعنی جن کو کوئی تکلیف اور ضرر نہ ہو۔

ہجرت کے موقع پر قریش کا انعام مقرر کرنا

۳۳۳ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ سرانہ بن مالک مدنی رضی اللہ عنہ نے ان کو بیان فرمایا کہ (ہجرت رسول کے موقع پر) قریش نے حضور ﷺ کو جو کرشمی اللہ عزوجل نے والے کے لیے چاہیں اور ان کا انعام رکھا۔ چنانچہ میں نے یہاں تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا کہ قریش نے منی کے بارے میں انعام مقرر کیا ہے اور وہاں تیرے قریب ہیں ملاں ملاں ملک پر۔ چنانچہ میں اپنے گھوڑے کے پاس بیٹھ کر چڑھ گیا۔ وہاں میں اس پر سوار ہوا اور اپنا تیرہ دھنیاں لیا۔ میں تیرہ دھنیاں کے ساتھ بار بار رخ سے گولہ پڑاؤ کر رہا تھا کہ مجھے دوسرے لوگ ان دونوں کو مجھ سے پکڑ گئے۔ جب میں نے ان دونوں کو دیکھا تو جو کرشمی اللہ عزوجل نے حضور ﷺ کو فرمایا یہ بائی (سماس) کرنے والا ہے جو حضور ﷺ کو کربا ہے۔ حضور ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور دعا کی اللہ اس کو ہماری طرف نصیب کر دے۔ چنانچہ میرا گھوڑا زمین میں اچھٹنے لگا حالانکہ وہ سخت (چترلی) زمین تھی حتیٰ کہ میں ایک چٹان پر گر گیا۔ پھر حضور ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے کہا اس ذات سے کہ جسے جس نے میرے گھوڑے کے ساتھ یہ حال کیا ہے کہ وہ اس کو خلاصی مرحمت فرمائے۔

اور میں نے آپ سے یہ وعدہ بھی کیا کہ آپ کی خاطر دینی نہیں کرنا گا۔ لہذا آپ بھی نے دعا کی تو حضور ﷺ نے انکی نیابت میں رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کیا تم یہ گوارا رکھتے ہو کہ جو میں نے عرض کیا ضرور۔ پھر آپ نے مجھے اشارہ کرتے فرمایا تم یہاں رہو اور لوگوں کو اس سے انہما کر دو۔ پھر رسول اکرم ﷺ سامنے کے کنارے کھڑے ہوئے۔ میں شروع ہوا میں (آپ کا) خوشی ہو کر آپ کی تلاش میں رہا۔ کربا تھا اور زمین اٹھنے لگی۔ آپ کا محافظ پایا تھا۔ اور آپ نے مجھے یہ کئی فرمایا تھا کہ جب ہم یہاں سے ہٹیں گے تو میں اور آپ آجائے تو ہمارے پاس چلے آؤ۔

چنانچہ جب (بکھر کر) آپ بدر واقعہ میں کامیاب ہوئے اور گروہ قریش کے لوگ اسلام لے آئے تو مجھے یہ خبر ملی کہ حضور ﷺ نے (میرے قبیلے اپنی مدد کے پاس خالد بن ولید کی امارت میں لشکر بھیجے گا اور وہ فرمایا ہے۔ یہ سن کر میں آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ کو گواہی دلا کہ اسلام دیا۔ لوگوں نے مجھے چپ ہوئے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے چھوڑ دیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: مجھے خبر ہے کہ آپ خالد بن ولید کو میری قوم کے پاس بھیجا جاتے ہیں۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ من سے (یعنی میری قوم سے) صلح کر لیں۔

اگر عرب کی قریشی قوم اسلام لے آئی تو وہ بھی اسلام لے آئیں گے اور اگر اسلام نہ لائی تو بھی ہماری قوم کے دین سے سخت نڈھال گئے۔ آپ ﷺ نے خالد بن ولید کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اس کے ساتھ چلو جو یہ چاہتے ہیں وہ یہی کہو۔ اگر قریشی قوم اسلام لے آئی تو یہ بھی اسلام قبول کر لیں گے۔ جب اللہ پاک سے یہ فرمان نازل کیا۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا مِنْكُمْ لَكُمُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۸۹

۸۹۔۹۰

۸۹۔۹۰ وہ تو کفار ہیں جو تم سے کفر کر گئے اور ان کا عذاب دردناک ہے۔ (ان میں سے) تم بھی کافر ہو کر (سب) برابر ہو جاؤ تو جب تک وہ خدا کی راہ میں دین نہ چھوڑ جائیں ان میں سے کسی کو اوست نہ بنانا۔ اگر (کفر و کفر) تو ان نہ کریں تو ان کو پکڑ لو اور جہاں پاؤں لگ کر دو اور ان میں سے کسی کو ہتھکڑیاں نہ لگاؤ۔ (۸۹) اگر جو لوگ ایسے لوگوں سے جاملے ہوں جن میں اور تم میں (صلح کا) عہد ہو یا اس حال میں کہ ان کے ساتھ ہمارے ساتھ ہو یا ان کی قوم کے ساتھ لانے سے رک گئے ہوں تمہارے پاس آجائیں (تو حذر کرنا ضروری نہیں) اور اگر خدا چاہا تو ان کو تم پر غالب کر دے گا تو وہ تم سے ضرور دروازے پکڑ کر دو تم سے کشادگی کریں اور ان میں سے کسی اور تمہاری طرف صلح (کا پیغام) بھیجیں تو خدا سے تمہارے لیے ان پر (زبردستی کرنے کی) کوئی چیز مقرر نہیں کی۔

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہین حصوت صدور ہم جن کے دل لڑنے سے رک جائیں اس سے مراد نبی صالح ہیں اور جو لوگ نبی مدح کے ساتھ جائیں ان کے ساتھ بھی مذکورہ صلح ہوگی۔ ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم، ابن مرفوعہ، ابو نعیم فی اللہ لائل اس روایت کی سند حسن ہے۔

بلا تحقیق کسی اقدام سے ممانعت

۳۳۳۲۔ ابن مساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم کو ابو خالد احمر نے عن ابن اسحاق عن یزید بن عبداللہ بن ابی قحطعان عن عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی عن ابیہ کی سند سے بیان کیا ہے۔

عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم کو حضور ﷺ نے قسم (قبیلے) کی طرف ایک لشکر کے ساتھ بھیجا۔ ہم سے عامر بن اشدبٹ نے ملاقات کی اور اسلام والا اسلام کیا۔ چنانچہ ہم اس کو تکلیف پہنچانے سے رک گئے لیکن عکلم بن جہام نے اس پر ہتھیار اٹھایا اور قتل کر ڈالا اور اس کا اونٹ ہمارا ہتھیار چھینے میں کر لیا۔ جب ہم مدینہ آئے تو حضور ﷺ کو حکم کی ساری خبر سنائی تب یہ آیت نازل ہوئی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا حُضِرْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبِمَا نَفْسُكُم مِّنَ اللَّهِ فَاسْتَجِيبُوا ۖ أَلَيْسَ بِاللَّهِ الْعَاقِبَةُ ۚ (النساء: ۹۳)

مؤمنو! جب تم خدا کی راہ میں ہر لڑاکا کو جو تحقیق سے کام لیا کر اور جو شخص تم سے سلام علیک کرے اس سے یہ کہو کہ تم مؤمن نہیں ہو اور اس سے تمہاری فرض یہ ہو کہ دنیا کی زندگی کا فائدہ حاصل کرو۔ سو خدا کے نزدیک بہت سی چیزیں ہیں، تم بھی تو پہنچے ایسے ہی تھے، پھر خدا نے تم پر احسان کیا۔ تو (آئندہ) تحقیق کر لیا کرو۔ اور جو عمل تم کرتے ہو خدا کو سب کی خبر ہے۔ (النساء: ۹۳)

۳۳۳۳۔ سہمی عن ابی صالح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے خالد بن ولید بن مغیرہ مخزومی کو ایک لشکر دے کر بھیجا۔ سر یہ (لشکر) میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر بھی تھے۔ یہ لشکر لڑاکا اور جس قوم کے پاس پہنچنے کا ارادہ تھا صبح کے قریب وہاں کے پاس پہنچے۔ لہذا یہ لشکر پہلے ہی ایک جگہ ٹھہر گیا۔ اس قوم کو کسی نے ڈرایا اور وہ راتوں رات جہاں ممکن ہوا بھاگ گئے۔ لیکن ان میں سے ایک شخص وہیں رک گیا اور وہ اور اس کے اہل خانہ اسلام لاپٹ گئے تھے۔ وہ ان کو سوار کر کے لشکر کے پاس لایا اور بولا تم ہمیں ٹھہر میں آتا ہوں۔ پھر وہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے اے ابوہیطان! میں اور میرے گھر والے اسلام لاپٹ گئے ہیں۔ اگر میں ہمیں ٹھہرا رہا تو مجھے کچھ فائدہ ہے، آپ مجھے مان دے سکتے ہیں؟ جبکہ میری قوم آپ کا سنتے ہی بھاگ چکی ہے۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو فرمایا تم ہمیں ٹھہر سکتے ہو میں تم کو مان دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ چلا گیا۔ صبح کو حضرت خالد نے قوم پر لشکر کشی کی تو وہاں اس کے ملاو کوئی نہ ملا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو فرمایا اس شخص پر تمہارا کوئی اختیار نہیں۔ یہ اسلام لاپٹا ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اس کو مان دیتے جبکہ امیر میں ہوں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں میں اس کو مان دیتا ہوں۔ اگرچہ امیر ہو۔ آدمی ایمان لاپٹا ہے۔ اگر یہ چاہتا تو اس کا ہاتھ تھا۔ جیسے اس کے ساتھی چلے گئے۔ لیکن میں نے اس کو ٹھہرنے کا کہا ہے۔ دونوں صحابیوں کا اس کے بارے میں تنازعہ کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ ایک دوسرے کو کچھ کچھ کہنے لگے۔

جب دونوں حضرات مدینہ آئے تو رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی امان کو جائز قرار دیا۔ لیکن ساتھ ہی عام ممانعت بھی فرمادی کہ کوئی شخص امیر کے ہوتے ہوئے امان نہ دے۔ یہاں بھی دونوں حضرات حضور ﷺ کے سامنے ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اذیکنے یہ لام آپ کے پاس مجھے برا بھلا کہہ رہا ہے اگر آپ نہ ہوتے تو یہ مجھے ہوں نہ کہہ سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خالد! اس کو عمار کو چھوڑ دو، جو عمار سے بغض رکھے گا اللہ عز و جل اس سے بغض رکھے گا۔ جو عمار کو لعنت کرے گا اللہ اس پر لعنت کرے گا۔ پھر عمار رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر چل دیے۔ چنانچہ خالد رضی اللہ عنہ کو بھی تنبیہ ہوئی اور وہ ان کے پیچھے پیچھے گئے اور عمار رضی

عندہ سے کہنے پڑا کہ ان کو رضی کرنے لگتی کہ یہ رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ سے رخصت ہو گئے۔ جب یہ آیت ذیل آئی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ نَأْوِيًّا ۝۵۹

اسے مستثنیٰ نہ ہو اور اس کے رسول کی نافرمانی برداری کر د اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی۔ اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو جائے تو اگر تم خدا اور رسول و آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول (کے قسم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بات بھی بات سے عبادان کا انجام بھی اچھا ہے سورہ بن حوری

۳۳۳۳ ان میں سے رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں ایک لشکر بھیجا۔ لشکر میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ لشکر قریش کے کسی قبیلے، قبیلہ قیس کی طرف بھیجا کہ قتلہ جب ظہر قوم کے قریب پہنچا تو کسی نے یا کر تو یہ کو قتلہ آؤ لشکر کی خبر دی۔ لہذا وہ سب بھاگ گئے سوائے ایک شخص اور اس کے اہل خانہ کے، چونکہ وہ اپنے گھر والوں سمیت اسلام قبول کر چکا تھا۔ وہ شخص (سوار ہو کر لشکر کے پاس آیا اور اپنے گھر والوں کو کلام یسین کھانے میں غمزدار میں بھی آتا ہوں۔ چنانچہ وہ شخص پہلے کر لشکر میں داخل ہوا اور حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا اے ابوالفضل! میں اپنے گھر والوں سمیت اسلام قبول کر چکا ہوں آیا یہ میرے لیے فائدہ مند ہوگا یا بھروسہ بھی؟ نئی قوم کی حد پر دافتر و افسار کراؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بکروا اپنے گھر ضرور رہے۔ چنانچہ وہ شخص اپنے اہل خانہ کے ساتھ گھر کو آواپنے چھکاتے پر ٹھہر گیا۔ صبح کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے قوم پر لشکر کشی کی تو دیکھا کہ ساری قوم اترو رات نکل چکی ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اس ایک باقی رہ جانے والے شخص کو پکڑ لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو فرمایا تم کو اب اس شخص پر کوئی اختیار نہیں۔ میں اس کو ان کے لیے چکا ہوں۔ اور یہ بھی اسلام قبول کر چکا ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا اس سے کیا حلق؟ میرے امیر ہوتے ہوئے بھی آپ اس کو کیسے امن دے سکتے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں میں نے اس کو امن دیا ہے حالانکہ آپ امیر ہیں۔ یہ توئی چونکہ اسلام لا چکا ہے اگر یہ نہ بتاؤ تو میں کی طرح رہ سکتا تھا۔ یہ بھی بات بدھ گئی اور دونوں حضرات میں تنازعہ کھڑا ہو گیا۔ جب یہ بدھ نکلتے آئے تو دونوں حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا سدا حال بتایا جس کو قبول نے ایمان دی تھی۔ حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اذان کو درست قرار دیا۔ لیکن اسی روز آپ ﷺ نے عام مہمانت بھی فرمادی کہ کوئی شخص اپنے امیر کی سر جوگی میں کسی کو کمان اور ہتھیار نہ دے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان حضور کی موجودگی میں بھی تنازعہ نہ ہو گیا۔ ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ یہ غلام آپ کے پاس بھگے گا لی دیتا ہے، اللہ کی قسم! آپ اس پر یہاں نہ ہوتے تو یہ بھگے کچھ نہ کہتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اسے خالد ایک جاؤ لہذا وہ کچھ کہنے سے۔ جو وہ سے شخص رکھتا ہے اللہ اس سے انھیں رکھتا ہے اور جو ہمارے ہمت کرتا ہے اللہ اس پر ہمت کرتا ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر چل دیا ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بھی اٹھ کر ان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کپڑے پکڑ لیے اور ان کو راضی کرتے رہے کہ نہ رہے حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ راضی ہو گئے۔ اسی روز سے قرآن کی یہ آیت ذیل ہو گئی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ . الْخ. النساء: ۵۹ من عبد محمد

یہ حدیث سنو جس کے ساتھ منقول ہے۔

۳۳۴۵ یونس بن یحییٰ بن ابراہیم ظہری اپنے والد محمد بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں، یونس کہتے ہیں میرے والد اور میرے والدہ حضور ﷺ کے اصحاب میں سے تھے۔ ایک نبی کریم ﷺ ان کے قبیلہ بنی ظہر میں تشریف لائے۔ بنی ظہر کی مسجد میں ایک بچہ بیٹھ گئے۔ آپ کے ساتھ عبد اللہ بن مسعود سوازیں چلے اور کچھ۔ اسے اصحاب تھے۔ آپ نے قاری کو کھڑا دیکھ کر سے قرآن پڑھیں۔ قاری جب ال آیت پڑھتا:

لَكَيْفَ أَتَىٰ جَنَّتَا مِنْ كُلِّ امَّةٍ شَهِيدٌ وَجَنَّتَا بَكَّ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ شَهِيدٌ النَّاسِي: ۳۱

بھاس دن کیا حال ہو گا جب ہر امت سے عالم بتانے والے کو بلا نہیں گئے اور آپ کو ہر عالم بتانے کے لیے گواہ طلب نہیں گئے۔ یہ سن کر آپ حلقہ رو پڑے حتیٰ کہ آپ کی ریش مبارک اور آپ کا جسم صبر بھی لرز سنے لگا۔ آپ نے فرمایا: اسے پروردگار اٹھائیں جو لوگوں کے درمیان ہوں پھر کوئی دیکھا نہیں ان پر میں کیسے کوئی دلوں گا۔

اس اسی حاتم، حسن بن سفیان، ابو یزید، الکلبی، الطبرانی، المعرفۃ لاہی، نعیم، ابن الجار

حدیث حسن ہے۔

سورۃ المائدہ

۳۳۶۔ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اس آیت

احل لکم صید البحر و طعامہ، مائدہ، ۹۶

طافی کیا گئے تھارے لیے مسند کا شکرا اور اس کا حکم۔

کی تفسیر میں آفریں کرتے ہیں کہ مسند کا کاف کا دہ ہے جس پر قاف کا پاء اور اس کا طعام وہ ہے جو مسند و تہااری طرف پھینک دے۔

ابو الشیخ، ابن مردودہ

مسک طافی حلال نہیں

قائدہ..... پانی کی مومیں جس مسند پر پناہ اور گواہ پھر پھینک دے وہ حلال ہے۔ لیکن مسک طافی یعنی وہ مچھلی اور مسند کی جانور جو مسند میں مرکز الیٰہ ہو جائے پور پانی کے لیے پڑا پڑا اور وہ حلال نہیں ہے۔

۳۳۷۔ مکرر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے:

احل لکم صید البحر و طعامہ، المائدہ، ۹۶

تہا رے لیے دریا (فی چیزوں) کا شکرا اور ان کا کھانا حلال کر دیا ہے۔

مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا: مسند کا کاف کا دہ ہے جس کو کھارے، ہاتھ ٹھاکر میں اور مسند کا طعام وہ ہے جو مسند و تہا پھر پھینک دے۔

(روایت کے) کہہ کرے الفاظ یہ ہے طعامہ کل مصلیٰ یعنی مسند کا طعام ہر وہ چیز جو مسند میں ہے۔ اور ایک اور (روایت کے) الفاظ یہ

چیں طعامہ مینہ مسند کا طعام اس کا مردار ہے۔ نصف عبد قرق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ

قائدہ..... تیوں معافی درست ہیں لیکن تمام صورتوں سے وہ مردار مصلیٰ ہے جو مسند میں مرکز اور آجائے اور پانی پر اٹا ہو جائے۔ یہ

ختم ہے۔

۳۳۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے غلبہ زیادہ ارشاد فرمایا:

احل لکم صید البحر و طعامہ مباحاً لکم۔ المائدہ، ۹۶

(فرمایا) طعامہ سے مراد وہ ہے جو مسند (پھر) پھینک دے۔ عبد بن حمید، ابن جریر

۳۳۹۔ ابو الفضل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مسند کے مردہ جانور کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی

اللہ عنہ نے فرمایا: مسند کا پانی پاک ہے اور مسند کا مردار حلال ہے۔ الدار الطی فی العلل ابو الشیخ صحیح، ابن مردودہ، السنن للبیہقی

قائدہ..... مسند کا کاف۔ بر پانی کا جانور مردہ ہی کھنا یا آج ہے وہ خیر ذبح کیے حلال رہتا ہے۔

۳۷۵۔ (مسند محمد بن عبد اللہ بن مبارک بن شہاب سے مروی ہے کہ ایک یہودی شخص حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا : میرا بھائی آپ کو لے کر آیا تھا جس نے کہا کہ تم لوگ اپنی کتاب میں آیت الکرسی پڑھنے ہو، اگر ہم یہود پر وہ نازل ہوتی تو اس دن کو ہم عید کا دن مانتے۔ حضرت محمد بن عبد اللہ نے اسی آیت کے بارے میں اختلاف فرمایا تو یہودی نے کہا :

لَیَوْمَ أَكْمَلْتُ لَکُم دِیْنَکُمْ وَارْتَضِیْتُ لَکُمُ الْإِسْلَامَ دِیْنًا ۚ وَاللَّهُ سَمِیعٌ عَلِیمٌ ۝۲

آخر آج مجھے نے تھہرے لیے تھہار دوہیں چھل کر دیا اور اپنی غصتیں تم پر جاری کر دیں اور تمہارے لیے اس سب کا دین چھوڑ دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ کی قسم! تم ایسے جانتا ہو کہ یہ آیت کس دن ختم ہوگی؟ چنانچہ اس نے فرمایا: یہ آیت کبھی ختم نہیں ہوگی۔ (اور یہ تاریخ طبعی کا قانون ہے۔)

سید احمد، سیدہ السجیدیہ، عبد بن حبیب، بحراری، سلیم، اترمدی، صفی، ابن جریر، ابن قسار، ابن سنی، شمس الامانی، السجفی، فاکرہ، ...۔ الماقر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ہر ماہ حجرت کے دو سو سال بعد کے دن عمر کے بعد زلزلہ آئے گا اور اس دن عرندہ کا نام بھی تھا اور حضور ﷺ کا حجۃ الوداع تھا۔ آپ ﷺ اپنی اصنافوں کی انسانی پرغا کے سیدان میں لوگوں کو حجۃ الوداع کا خطبہ پڑھ رہے تھے، اسی حال میں یہ بیت نازل ہوئی، اہل ایمان کی ہر سوتیلی ماں پر اس قدر ہو جو اقریب تھا کہ اس کی پٹھانوں، موت جانی مسمیٰ کہ اوجھ کی پٹھانوں۔

نفسہ : غرضی - ۳۱ - ۲۰ اب ۳۰ العائد

دین اسلام مکمل دین ہے

۳۵۱۰ - ابو سعیدؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمرؓ کو مخاطبہ فی الجنب کے جلس میں تھے کہ انہوں نے اپنی آیت کو پڑھا "النبیوم اکملت لکم دینکم" ایک یہودی شخص نے کہا: اگر تم کو معلوم ہو چکا ہے کہ آیت کو پڑھنا جائز ہو گئی ہے تو پھر اس کو پڑھنا جاری رکھو۔

حضرت محمد بن عبد اللہ نے فرمایا: قرآن مجید انہی کے لئے ہے جس نے اس دن کو سچے دل سے (پہلے ہی سے) تمہیں یاد کیا ہو۔ اس سے پہلے نہ دیا۔ یہ حرف نے دن: نزل ہوئی تھی اس سے اگلے دن قربان کا دن تھا۔ لیکن اللہ نے اس دن اپنا مردوں کا دن قرار دیا۔ اور جسے بھی جان لیا کہ اس (دن) کے بعد (روز کا) معاملہ کسی کی کا کار ہوگا۔ اس روز وہ عید من جمیع

فائدہ: عرف کا دن ہمارے لیے بڑی عید کا جشنِ خیر ہے اور اسی دن جعد کا دن بھی تھا جو کیش میں سب سے اول دن تھا اور فضیلت میں تمام دنوں کا سردار ہے اور یہ جو قرین کہ اس کے بعد زمین کی کھجور ہوگا۔ کیونکہ برائے شے کیل کے بعد نور و ازل کی طرف دوازہ شروع ہو جاتی ہے جس طرح چاند چرخ میں اٹکتا کہ مکمل ہوتا ہی مگر تا شروع ہو جا رہا ہے۔ اور آتی تک وین میں کس قدر آتی ہو چکی ہوگی۔ اظہارِ خط

۴۳۵۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آیات نازل ہوں

والله على التام حج البيت من استطاع إليه سبيلا آل عمران ٩٤

اور لوگوں پر خدا کا حق (فرض) ہے کہ جو اس کلمہ تک جانے کی قدرت رکھے وہ اس کا حق کرے۔

تو کوئی نے پوچھا یا رسول اللہ! جاہل عربوں کو حج فرض ہے؟ آپ بھیجے۔ ان کا ان مشورے رہے۔ کوئی نے پوچھا یا رسول اللہ! (ج)

فصل ثانیہ: آپ کی پہلی نماز سے پہلے کوئی نے تیسری نماز کو پوچھا یا رسول اللہ! حج فرض ہے؟

جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ہاں شروع کرتا ہوں سال وادب ہو جاتا ہے پھر اس پر سورہہ نعدہ کی یہ آیت نازل ہوئی
یا ایھا الذین آمنوا لا تنالوا العاصیاء ان تبدلکم نفسکم انھن الذین ۱۱

مؤمنوں کی چند دلی کے رہے میں صحت سوال کرو کہ اگر (ن کی حقیقتیں) غم کے طور پر نہ رہیں تو تمہیں پریشان نہیں۔ اور اگر وہ

کے قاتل ہونے کے ایام میں ایسی باتیں پوچھو گئے تو تم پر طبر بھی کر دی جائے گی۔ (اب تو) خدا نے ایسی باتوں (کے پوچھنے) سے روک دیا ہے اور خدا اپنے کلمے کو بڑا ہے۔

سید احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مسند ابی یحییٰ، تفسیر، ابن کثیر، ابن ابی حاتم، ابن جریر، العطف فی شارب، مسند کبیر، حاکم، حذیفہ، کلألم: ... امام ترمذی کی روایت کو اس مسئلہ کے ساتھ ضعیف قرار دیتے ہیں۔ امام حاکم نے بھی اس کو مضبوط نہیں ذکر فرمایا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام حاکم نے اپنی مستدرک میں اس روایت پر (مسنداً) کلام نہیں کیا۔ حاکم کی اس کی سند میں ضعیف اور اخطار ہے۔ انہی (لیکن یہ روایت اور جرحی سے بھی مروی ہے روایت کا مضمون صحیح اور مستند ہے)۔ کو العطف ج ۱ ص ۲۰۰

۳۳۳۳ لیوم اکملتم لکم دینکم۔ العادہ ۲

آج میں نے تم پر ایمان کامل کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حدیث آپ ﷺ پر غزوہ کے دن ظہر کو نازل ہوئی جس وقت آپ ﷺ سے (یوں کہ) اب رہے تھے۔ ص ۱۱۱ ص ۱۱۱

۳۳۳۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر غزوہ کے وقت حضور ﷺ سے تھے اور یہ حدیث پڑھتے تھے

یا ایہا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلاۃ فاعلموا الخ۔ العادہ ۱

اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا قصد کرو تو نماز کے احوال کو یاد رکھو اور ہر کس کر لیا کرو اور خوش ہو جاؤ (میں کر رہا)

اس جریرو، النعمان فی مسندہ

فائدہ: ... اگرچہ یہ قسم یہ ضرور ہونے کی حالت میں ہے لیکن چونکہ اس آیت میں معلقاً یہ تحریر فرمایا گیا ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کمال تقویٰ و طہارت کی بنا پر غزوہ کے وقت یہ حضور ﷺ سے تھے۔ وہی اللہ عنہ را خدا۔

۳۳۳۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور حکم کو (قرآن کے ساتھ) پڑھا اور فرمایا یہ قسم علی کی طرف لوٹ گیا۔

النعمان، ابن مسعود، ابن کثیر، ابن ابی حاتم

فائدہ: ... چونکہ روایات میں پہلے مندرجہ اور پھر حضور ﷺ کے حکم ہے پھر اس کا قسم ہے۔ اور اگرچہ اس میں امام کو (زیر) کے ساتھ پڑھیں تو اس کے ساتھ کا قسم اور (موزے) پہننے کی صورت میں (لیکن صحیح اور جلیل) (زیر) کے ساتھ ہے جس کا مطلب ہوگا اس کی جگہ پر ہے۔ لیکن مطلب ہے ہاتھ کا۔

قابیل اور قابیل کا واقعہ

۳۳۵۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب آدم کے ایک بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا تو حضرت آدم یہ اسرار دہنے لگے اور فرمایا:

نعم بوم البلاد ومن علیہا

شیردان میرے زمانے کے بدل گئے۔

فلان الا۔ ص ۱۱۱ ص ۱۱۱

زمین کا رنگ، اللہ اور خدا کا اور ہو گیا۔

نعم کتل شیئ لون وعلیہ

یہ رنگ اور آتش چمک پڑ گیا۔

وقل بشاشة الوجه الملبح
خوبصورت چہرہ کی تر و تازگی بھی جاتی رہی۔
حضرت: ”ہنظیر السلام کو جہاں کہا گیا:

”یا ہاہبل قد قلا جمعہا
نسا یا تل کے باپ! خیر سے دونوں بیٹے قتل ہو گئے۔

وصار الذبی ہامعت الذهب
زندہ بھی ذبح کیے ہوئے سردار کی طرح ہو گیا۔

وجاء بشرة قد کفن منہ
وہ (تو قتل) آیا شہر پہ لے کر آ جاوای سے شروع ہو رہے۔

علی خوف فجاء بہا یصبح
سب ڈر خوف زدہ ہے اور کچھ دیر گزرتا ہے۔ سرواہ بن حور
فائدہ: ... فرعون کا بیٹا ہے:

واثل علیہم نبی الہی آدم بالحق - المعاندہ: ۲۷

اور (اسے بھی) ان کو آدم کے (بھائیوں) (ہاتل اور قاتل) کے حالات (جو بالکل) سچ (ہیں) بڑھ کر سنا دیا۔
سورہ اعدہ کی ۱۳ تا ۲۷ آیات میں: ”ام علیہ السلام کے نبی، دو بیٹوں کا مفصل واقعہ مذکور ہے۔ جس کی حد یہ تفصیل تفسیر کی کتب میں بیان کی
گئی ہے۔ یہاں اس واقعہ سے حقائق حضرت آدم علیہ السلام کے کچھ اشارہ کر کے گئے ہیں۔ وہ تفصیلی روایت علیہ السلام کے ان کو ذکر کیا ہے۔
حضرت بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام نے کوئی شہر نہیں کہا اور شہر کہنے کی ممانعت آپ ﷺ سمیت تمام انبیاء
کو ہے۔ حال اتنا ہے کہ جب قاتل نے اہل کو قتل کیا اس وقت حضرت آدم علیہ السلام نے سریانی زبان میں اپنے بیٹے کی وفات پر رونا شروع
کے کہ کو با غما کہیں۔ جو سریانی زبان میں عرب ہو گئے۔

پھر حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی وفات کے وقت اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کو مرثیہ کے یہ کلمات پڑھائے اور شیث بھی روتے ہوئے عرب بن سلطان نکد کچھ (اور یہ عرب عربی زبان کے اول سجدہ تھے) پھر ان کلمات کو عربی زبان میں شعری طرز پر
نقل کر رہا گیا۔

علامہ اموی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”شعاع کو بلا عربی حرف طلب کرنا بھی درست نہیں۔

تفسیر القرطبی ۱/۱۳۶، و تفسیر الإبیات فی امیران الاعتدال ۱/۱۵۶

۳۳۵۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ”السحت“ کے بارے میں سوال کیا گیا تو ”پ دشمن اللہ عنہ نے فرمایا: ”اے سرورِ شہادت! یہ جو چھا
گیا کھر بھی؟“ فرمایا: ”تو کفر ہے۔ عہد میں جمعہ
فائدہ: ... فرمان الہی ہے:

مسمون للكذب اکلون للسحت الحج، طہاندہ: ۲۰

(لوگ) پھوپھی یا تمس ہانے کے لیے مسموم کرنے والے اور شہادت کا حرام بن جانے والے ہیں۔

اسی آیت کی تفسیر مذکورہ حدیث ہے۔ نیز فرمایا: ”کھر میں کفر ہے۔ سائن کا پوچھنے کا مقصد تھا کہ اگر شہادت سرکاری حکام میں سب اس کا قسم
بیٹھا دیا (ان کے لیے یہ شہادت لینا) کھر ہے۔

حرام خوری کے آٹھ دروازے

۳۳۵۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: باب السجدة (حرام خوری کے دروازے) آٹھ ہیں سب سے بڑی حرام خوری حکام کا رشوت لینا ہے اور ذاتی کی کمائی بزرگوں کو تحفہ کرنے کی اجرت، مردار کی قیمت، شراب کی قیمت، اس کے کی قیمت، حجام کی کمائی اور کامین (نحوی) کی اجرت یہ سب حرام خوری کے باب ہیں۔ ابو الفتح

۳۳۵۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اذلة علی المؤمنین اعزہ علی الکفارین۔ (المائدہ کا معنی بیان فرماتے ہیں مومن اپنے دین والوں کے ساتھ نرم رہے اور کافروں کے لیے سخت رویہ ہیں) نیز فرمایا مسلمانوں کے لیے دین میں جو بھی مخالف ہیں مومن ان کے لیے سختی سے سوداہن جوہر

ڈاکوؤں کی سزا

۳۳۶۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبیؐ فرمود کے ہر کو لوگ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو باغی اور غزوہ کی چیز سے منے کے قریب ہو رہے تھے حضورؐ نے ان کو یہ سوال کیا: اوٹھیں کا دو دو چنے کا ٹھکر فرمایا پانی دو اونٹنیوں کا دو دو پیچے رہے حتیٰ کہ صحت یاب ہو گئے۔ لیکن پھر انہوں نے ہتھیار چرائیں اور ان کو لے کر بھاگ گئے۔ ان کی تلاش میں لوگوں کو روڑا لایا گیا۔ آخر وہ پکڑ کر حضورؐ کی خدمت میں پیش کر دیئے گئے۔ آپؐ نے ان سے (مخالف سمتوں سے) ہاتھ پائوں نہ اٹھانے کی آنکھوں میں گرہ لگائی پھر وادی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ سزا تازن ہوئی۔

انما جزاء الفہن بھاویون اللہ ورسولہ وبعثون فی الارض فسادا علیہ المائدہ: ۳۴
جو لوگ خدا اور اس کے رسولؐ سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کرنے کو ڈرتے پھر میں ان کی سزا ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا سونے چڑھائیے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور ایک ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا ملک سے نکال دیئے جائیں۔ یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی سے گوارہ آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر حضورؐ نے ڈاکوؤں کی آنکھوں میں گرہ لگائی پھر وادی بند کر دی۔ دو اہل عبد الوفاق

۳۳۶۱۔ زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:
میں ان شخص کو جانا ہوں جس نے سب سے پہلے کھیرہ جانوروں کی رسم اٹھائی۔ دوئی مدین کا ایک شخص تھا اس سے پاس دو اونٹنیوں تھیں۔ اس نے دونوں اونٹنیوں کے کان کاٹ ڈالے اور ان کا دو دو ہونا اور ان کا گوشت کھانا حرام قرار دے دیا۔ اس کو جہنم میں دیکھا کہ وہ دونوں اونٹنیوں اپنے کمروں کے ساتھ اس کو روتی پھرتی ہیں اور اپنے منہ میں اس کا گوشت کھا رہی ہیں۔ اور میں اس شخص کو بھی جانا ہوں جس نے سب سے پہلے سائبہ جانوروں کی رسم اٹھائی، تیراں کے جھمے قمر کیے اور ابراہیم علیہ السلام کے جہد و بکا ز و دوہ و تین کی ہے۔ میں نے اس کو جہنم میں دیکھا کہ وہ اپنی آستین پھیلتا پھر رہا ہے۔ اور اس کی آنکھوں کی جہد سے اہل جہنم کو بھی بڑی تکلیف کا سامنا ہے۔

عبدالوفاق، مصنف، اس امر شبہ

فالحمد للہ فرمایا اٹھی ہے:

ما جعل اللہ من معصوہ ولا صائبہ ولا وصیلہ ولا حجام۔ المائدہ: ۳۰

خدا نے نہ معصوم نہ صائب نہ وصیلہ اور نہ حجام

بھی رواج کے شرکیں اونچی کے کان کاٹ کر چھوڑ دیتے تھے۔ یہ باتوں کی نذر رہ جاتی تھی اس کا ذکر چنانچہ مسنون ہو جاتا تھا۔ باپ اور باپو:

ہتوں کے نام پر جھوٹا جانا، صلہ و دامنی جو مسلسل اداس ہے، درمیان میں کوئی ٹرپ نہ ہوا ہے، مگر ہاتھ سے ہی جھوٹا اپنے تھے۔ یہ سچے فر
اور جو حاکم بعد ازاں کوئی ٹرپ نہ ہوا، کوئی ہتوں کے نام پر جھوٹا اپنے تھے۔ یہ سب بڑے ٹرپ ہوتے تھے۔ کیونکہ نہ کہ عادل کرد، نہ جبراً
تھیں، انہما قر اور ہتوں کی نہ تو نہ تھیں۔

[illegible]

انما جزاءه الذين يحاربون الله ورسوله ويحاربون في الدين فبذلك السب

پیشاب پینا حرام ہے

۳۳۳۳۔ عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ سے اذکار کے اہوال (بیضاب) نے ہر بار پڑھ کر کیا تو انوں نے فرمایا: اچھے طبع! میری بیٹی (ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مشرور) صحابین (آؤ انوں) کا قصہ سنایا تو لیا کہ کچھ کسے ضرورت ہے۔ پھر حاضر بنے اور دیکھنے کے واسطے پر آپ کی بیعت کرنا چاہتے ہیں چاہے آپ خود نہ جیتے۔ فرمایا کہ اس واسطے میں افسوس ہے۔ لیکن یہ لوگ ہوسے گئے۔ اس واسطے کہ ان میں سے ایک شخص نے کہا: چاہیے کہ ان کو قتل کر دیا جائے۔ آپ نے فرمایا: یہ شخصیں اس وقت کے ایک آتش کش تھوڑے ہیں۔ ان میں سے کسی نے کہا: اس واسطے بیضاب پر ایمان لے کر آئے ہیں تو ان کو قتل کر دیا جائے۔

[illegible]

الطاحنة، الذين يحاربون الله ورسوله ويقيمون في الأرض فساداً، الح ١٣

7: نسبت ۶-۷

فرہاد، ان کی سزاؤں میں سے جلا وطنی کا حکم جو آیا اس کا مطلب ہے کہ مسلمانوں کی سب سے کم سے ناکر ان کے اپنے وطن میں مجبور نہ رہ جائے۔

میں نے (آیت ہادیٰ سے پہلے) ان کو یہ سزا دی تھی کہ ان کے ہاتھ بائیں سٹوا دیں، مگر ان دنوں یہ انگلیوں میں گرہ لگا رہی ہے۔ (عبداللہ بن مسعود)۔

جس طرح میں کھانا کھاتا ہے، اسی طرح تم بھی اسی کے بعد اس کو چھوڑ دینا۔ یہ سب کچھ پاپا کی بات ہے۔ وہ سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہے۔

حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی یہ بات ہی فرماتے ہیں کہ میں نے خود اس کو دیکھا ہے۔ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو بے اختیار ہنس رہا تھا اور بعض لوگوں کو کھیل کے لیے بلانے لگا تھا۔ ان کو تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے۔

۳۳۶۴ (مسند صدیقی اکبر رضی اللہ عنہ) اسود بن یاسر سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا ان دو آدمیوں کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟

ان الذين قالوا ابد الله ثم استقاموا۔ ختم المسند ۲۰

اور جن لوگوں نے کہا کہ ہمارے پروردگار اللہ ہے مجرورہ (اس پر) قائم رہے۔

والذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم۔ الامام ۸۳

اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا۔

لوگوں نے کہا دونوں جنہوں نے اللہ کو اپنا رب مانا پھر اس پر پکے ہو گئے۔ یعنی کوئی نہ انہیں کیا اور دوسری آیت کا مطلب اور انہوں نے اپنے ایمان کو کسی گناہ کے ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے غیر فعل پر ان کو قبول کر دیا (یعنی صحیح نہیں بتایا) صحیح مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کو اپنا رب مانا پھر اس پر مستعد ہوئے اور دوسری آیت کا مطلب اور انہوں نے اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ مخلوط نہیں کیا۔

۳۳۶۵ اسود بن یاسر سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس فرمان

الذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم۔ الامام ۸۲

کی تفسیر میں فرمایا یعنی انہوں نے اپنے ایمان کو گناہ کے ظلم کے ساتھ نہیں ملا کر لیا۔

کلام: ... یہی روایت داتا ہے یہ گناہ سے خواہ مخواہ ان میں لیکن امام ذہبی نے اسے اختلافی ان کے حالات میں منقول ہونے کا کلام فرماتے ہیں۔

میزان الاصل ۱/۲۷۷

۳۳۶۶ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عائشہ کو فرمایا: اے عائشہ!

ان الذين قالوا ذنبهم و كانوا اضياعا۔ الامام ۱۵۴

جن لوگوں نے اپنے ذین کی گنہگاریت سے راستے ٹٹے اور ان کی ٹٹے ہو گئے۔

اے عائشہ! اگر لوگ اس امت کے جہت اور خواہش پرست لوگ ہیں۔ ان کی توبہ بھی نہیں۔ اسے خاکستہ بہر نہ دے گا، کے لیے توبہ ہے جہت و خواہش پرستوں کے لیے نہیں، میں ان سے بری ہوں اور یہ مجھ سے بری ہیں۔

الحکم، ابن ابی حاتم، ابو الشیح، ابن شاکن فی السیۃ الاوسط للعلیرمی، المنذ لمعد بن مسعود، ابن مردودہ، انوار

البحری فی الامام، شعب الایمان للبیہقی، ابن الجوزی فی الوہیات، الاصلی فی الحجة

کلام: امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو روایات میں سے قرار دیا ہے۔ نیز حکیم کی روایت بھی ضعیف ہوئی ہے۔

۳۳۶۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ولم يلبسوا ايمانهم بظلم۔ الامام ۸۲

اور انہوں نے شرک کے ساتھ اپنے ایمان کو مخلوط نہ کیا بلکہ اللہ

۳۳۶۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک فرقہ خارجیہ کا گھمسا آ رہا اور ہوا

الحمد لله الذي خلق السموات والارض وجعل الطلعات والورق ثم المذنب تكبروا برهم بعد لون۔ الامام

ہر طرح کی تعریف خدا کی و سرور ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور انہیں ہرے اور دھنکی، بٹائی، چمکی کاغذ (اور پتے) کو خدا کے برائے ٹھہراتے ہیں۔

پھر ہوا کیا وہ نہیں ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بالکل۔ مجرورہ نہ رہی چلا گیا۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو بے باور

فرماو یہ اعلیٰ کتاب تمہارے پاس ہے۔ (انہی میں سے ایک قسم) اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نصیب فرماو۔

۳۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا فرمان

الذين آمنوا ولم يمسوا بجنتهم عظيمة - العدد ٨٣

برادرِ ایمان: اے ارادہ مند! اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہیں ملایا۔

حضرت ابیہانہرمعالیہ: معلوم کردہ ان کے نام کے ساتھ کچھ اور نام کے ساتھ شریعت میں مذکور ہے۔ اسی صفحہ کے بارے میں مذکور نہیں ہے۔

القرطبي، محمد بن حماد، ابن أبي حمزة، الملقب بالشيخ، من ولد أبي

فائدہ..... یہ مطلب نیکو گرائی صحت کے لئے اہم ہے جس کو آیت سے نفرت اور ایمان پر مایہ سلاسل اور اس کے
حکام کی تعریف تصور ہے

۳۴۷ مَنَزِلَتِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الزَّيْلِ وَالْجَوَارِي

انٹرویو: احمد ہے صحیحہ، ان ای جی جی، اور الشیخ، ای جی جی، ای جی جی، اس صحیر، اس صحیر:

فائدہ: مشہور قرأت تو یہی ہے اور وہی دیہم جس کا معنی ہے انہوں نے اپنے رب کے گھر سے گھر کیے۔ جبکہ حضرت شیخ رحمہ اللہ
 حضرت قرأت جس کو بعد میں امام احمد رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، امام ابو یوسف رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام حنفی رحمہ اللہ سے
 نکالے۔

[illegible]

۳۳۷ حضرت امیر مومنین علیؑ سے مروی ہے کہ حضور خدا ایک مرتبہ چڑھتے تھے آپؐ کی بیویوں نے کہنے لگے آپؐ کی بار بار جان لینے کو آتے ہیں تو کہنے لگے کہ آپؐ چڑھنے کے لئے ہیں۔ لیکن آپؐ کے چڑھنے سے بار بار جان لارہے ہیں۔

انہی سوا سو حالتوں کے بارے میں کہی گئی ہے کہ یہ تو عوام کے کہنے ہیں نہیں اس کی قیمت چاہیے ہیں۔ اس سے انکار ہے۔ ان پر جو جاتی رہا ہو گی۔
 ضیوں کے سب کو نکال داس تو قیمت سے کہہ گئے

التي لم يعد من منظور المعارف، انما هي تبيد الغشاق، المعرفة لا هي غيبه، سدائي عظمي

نوٹ: ... کے ای جلد میں ردیت نمبر ۲۷۹۲۔

اسلام اور حقوقی فقیہانہ عزت ہے

[illegible]

بنی اسرائیل کی بے ہوشی کا واقعہ

۳۳۸۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب ہوا تو اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ تو ہارون اور ان کے بیٹے کو لے کر (غلاں) پہاڑ کی غار میں چلا جا۔ ہم ہارون کی روح قبض کرنا چاہتے ہیں۔

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام اور ابن ہارون رحمۃ اللہ علیہ چل پڑے۔ جب غارتگہ پہنچ گئے اور اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک چار پائی مچھی ہوئی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پر جا کر تھوڑی دیر کے لیے لیٹے بھرا اٹھے اور فرمایا: اے ہارون! اتنی اچھی جگہ ہے یہ! چنانچہ ہارون علیہ السلام اس چار پائی پر لیٹ گئے۔ لیٹے تو ان کی روح قبض کر لی گئی۔ چنانچہ موسیٰ اور ابن ہارون علیہ السلام رنجیدہ و غم زدہ اپنی قوم کے پاس واپس لوٹے۔ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا: ہارون کہاں ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: وہ انتقال کر چکے ہیں۔ بنی اسرائیل بو نہیں، بلکہ آپ نے ان کو قتل کر دیا ہے۔ آپ جانتے تھے کہ ہم ان سے محبت رکھتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: افسوس! تم پر! کیا میں اپنے بھائی کو قتل کروں گا۔ حالانکہ میں نے اللہ سے سوال کر کے ان کو اپنا زہر بنوایا تھا اگر میں ان کو قتل کرتا تو ان کے بیٹے بھی میرے ساتھ تھے دو مجھے ایسا کرنے دیتے؟ بنی اسرائیل بولے: نہیں آپ ان سے حسد کرتے تھے (کہ ان سے زیادہ محبت رکھتے ہیں)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اچھا تم سزا دی اپنے منتخب کر لو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کو لے کر اسی غار کے لیے چل پڑے راستے میں دو آدمی بیمار پڑ گئے۔ لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا اور ناشتی کے لیے کوئی نشان لگا دیا پھر موسیٰ علیہ السلام، ابن ہارون اور بنی اسرائیل غار میں حضرت ہارون تک پہنچے۔ بنی اسرائیل کے لوگوں نے حضرت ہارون علیہ السلام سے پوچھا: اے ہارون آپ کو کس نے قتل کیا؟ حضرت ہارون (عظیم خدا سے) بول پڑے اور فرمایا: مجھے کسی نے قتل نہیں کیا بلکہ میں اپنی موت مرا ہوں۔

جب بنی اسرائیل کے ان منتخب افراد نے کہا کہ موسیٰ اقام کیا فیصلہ کرتے ہو؟ بلکہ تم اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ وہ ہم سب (سزا) فرما دو اپنا جی بنا لے۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ ان سب کو اور پیچھے رو جائے والے دو آدمیوں کو بھی پکڑ لیا اور یہ سب بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جبکہ موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر دعا کرنے لگے:

رب لو شئت اهلكم من قبل وایای التهلكنا بما فعل السفهاء منا۔ الاعراف: ۱۵۵
اے پروردگار! اگر تو چاہتا تو ان کو اور مجھ کو پھینک دے یا تو اس فعل جو ہم میں سے بے وقوفوں نے کیا ہے کی سزا میں ہمیں ہلاک کر دے گا!
چنانچہ اللہ پاک نے ان کو زندہ کر دیا پھر یہ اپنی قوم کی طرف انبیاء ہو کر لوٹے۔

۳۳۸۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کے جانے کے بعد اکہتر ائمہ فرقوں میں بٹ گئے جن میں ایک کے سوا سب جہنم میں داخل ہوئے۔ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ۲ فرقوں میں بٹ گئے۔ جن میں ایک کے سوا سب جہنم میں گئے۔ یہود کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ومن قوم موسیٰ امة یهدون بالحق وبه يعدلون۔ الاعراف: ۱۵۹
اور قوم موسیٰ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق کا راستہ بتاتے ہیں اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔
اور اللہ پاک نے نصاریٰ کے بارے میں فرمایا:

منہم امة مقتصدة۔ المائدہ: ۶۱
اور ان (نصاریٰ بنی اسرائیل) میں کچھ لوگ میانہ روی ہیں۔

ان دونوں امتوں کے یہ دورہ لوگ نبوت پانے والے ہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور تو رہے ہمارے میں اعدا پاک نے فرمایا: وہ عین حلفائے بھائیوں والحق وجہ بعد لون۔ (الاعراف: ۱۶۱)
 اور دہریہ کھوفات میں سے ایک وہ لوگ ہیں جو حق کا راستہ بتاتے ہیں اور باقی کے ساتھ بھٹاتے ہیں۔
 فرمایا: اس امت کے یہ لوگ نبوت پانے والے ہیں۔ پس اسی وجہ سے ابو السبع

سورۃ انفال

۳۸۳۔ (سنہ ۶ رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: تم کو یہ آیت بھوک میں نہ آئے:

وَمَنْ يُولِمْهُ يَوْمَئِذٍ رَءٍ

اور جس سے اس دن اپنی پینہ بھیری۔

فرمایا: جنگ بدر کے ہمارے میں نازل ہوئی تھی اس میں ہر مسلمان کے لیے فز (جماعت) تھا۔ اس لیے سیدہ ام حبیبہ اس امر میں حنفہ فاکہہ..... آیت میں جنگ سے بھاگنے والوں کے لیے دھڑے کر جو جنگ سے بھاگا اور اللہ کا غضب لے کر بھاگا اور یہ کہ وہ پلٹ کر نہ ملے گا۔ یہ بتا ہوا مرکز کی جماعت میں لے کر لڑا، چاہتا ہوں وہ اس دھڑے میں شامل نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیت جنگ بدر کے ہمارے میں نازل ہوئی تھی اس سے یہ نہ سمجھو کہ کسی صحابی رسول نے جنگ سے پینہ بھیری ہو بلکہ اس کی سہمی پینہ بھیری گئی اور فز (جماعت) میں لے کر لے کر پھیری گئی اور میں مسلمانوں کی فز (جماعت) میں تھا۔

۳۸۴۔ ان حو الدواب عند الله الصم البکم اللین لا یعقلون۔ (الاعراف: ۲۲)

ترجمہ:..... سبے شک سب جانوروں میں بدتر اندیشہ کے نزدیک وہی ہرے گوشتے ہیں جو نہیں سمجھتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیت فلاں شخص لو اس کے ساتھیوں کے ہمارے میں نازل ہوئی تھی۔ اس اسی حنفہ

فاکہہ:..... یہ آیت نبی کریم اللہ کے ہمارے میں نازل ہوئی تھی۔ بخاری حدیث: لا یعقل

۳۸۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ان فرقان و راست تھی جس کی گڑبگڑ میں (جنگ بدر میں) دونوں لشکروں کی مذ بھیر ہوئی۔ اور وہ جمعہ کی رات تھی اور ستر سو زلمیان حضورؐ اور اس سرحد

فاکہہ:..... ان زبان باری کا راستہ

وما انزلنا علی عددنا یوم الفرقان یوم النقی لجمعنا والمہ علی کل شیء، فلدیو۔ سورۃ انفال: ۳۰

(اگر تم اس قدر چاہو کہ اور اس (نصرت) ایمان رکھتے ہو جو حق و باطل میں فرق کرنے کے دن (یعنی جنگ بدر) میں بنی ہوں تو میں میں مذ بھیر ہوئی اپنے بندے (محمد ﷺ) پر نازل فرمائی اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ یعنی جس ان جنگ بدر ہوئی جس کی رات ستر سو زلمیان کو اسی رات اللہ نے محمد ﷺ کے لیے آسمان پر چڑھائی اور ان دن کو یہ فرقان کا خطاب اس لیے دیا کہ یہ کونکے دن ان حق باطل کے درمیان ہرگز نہ ہو۔ جس فرقان کو کیا تھا۔

مال غنیمت حلال ہے

۳۸۶۔ حضرت سعد (بن وقاص) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر کے دن مجھے ایک تواری میں اسکا کو لے کر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ یہ تواری مجھے (جو زمانہ نعم سے) عطا فرما دیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اسے دو میں دو گواہوں سے انفالی

تے جب فرمان الہی نازل ہوا

بسا لوشک عن الافعال لا فعل

وہ لوگ آپ سے نصیحت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ (ابن مسعودؓ) کی قرأت میں لافعال تھے۔ کہتا تھا: جے۔ المصطفیٰ لا جے جے

۳۳۸۔ حضرت کھول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: جبکہ ہمارے دن مسلمانوں کی ایک جماعت بائیں کے لیے تھی اور ایک جماعت آپ ﷺ کے ساتھ تھی۔ پھر نے الی جماعت نصیحت کے مونس اور دوسری چیز میں جوڑائی میں تھیں مگر نصیحت کے لیے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور پھر یہ نصیحت کا اہم تقسیم کر دیا۔ لیکن جس جماعت نے قتال نہیں کیا تھا اس کو مال نصیحت میں سے حصہ نہیں دیا گیا۔ چنانچہ دینے والی جماعت نے بھی جسکا مطالبہ کیا نہیں نہیں نے انکار کر دیا۔ چون ان کے دوسروں بہت بڑھ گئی۔ تب اللہ پاک نے قرآن نازل فرمایا:

بسمونک عن الافعال قل الافعال لله والرسول فانقوا الله واصلحو ذات بئکم واطيعوا الله ورسوله۔

سورۃ الاحزاب

(اے محمد کاہم لوگ!) تم سے نصیحت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ کیا صحیح ہے) کہ دو دو نصیحت ملے اور اس کے رسول کو مال سے بڑا خدا سے ذرا اور انہیں میں سے کچھ اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو۔ چنانچہ اس حکم کے نزول کے بعد یہ صاف ہوئی کہ جس جماعت کو مالی فائدہ و فائدہ انہوں نے دیا نہیں کیا (اور پھر رسول خدا رسول اللہ ﷺ کی مرضی کے مطابق دوبارہ تقسیم ہوئی)۔ ۳۳۹۔

تھیں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث مجھے حجاز میں اسٹیشن غری نے سنائی حضرت باج بن مسلم کی ذیبت اور وہ دلی وجہ سے مس سہی کی سند کے بارے میں بھی سوال نہ کر سکا۔ (کہ وہ ضعیف سند سے کہیں روایت کریں گے)۔

۳۳۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب یہ فرمان نازل ہوا

ياايها الذين آمنوا اذا لقيتم الذين كفروا زحفا فلا تلوهم الاذان۔ الاحزاب: ۵

اے ایمان والو! جب یہ ایمان جنگ میں لکڑ سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے بیچو نہ بھیجیو۔

قرم اللہ ﷺ نے فرمایا: کہو بھی اللہ پاک نے کہا ہے: در جب یا بیت ازل ہوئی

ان الله لا يفتقران يشرك به ويغفر عداون ذنک لمن يشاء۔ النساء: ۱۶

"اللہ کسی گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کے ساتھ شریک شریک قرار دیا جائے اور اس کے سوا (شما) جس کو چاہے گا بخش دے گا۔"

تب بھی یہی فرمایا کہ کہ جس طرح اللہ نے کہا ہے۔ بحطب من المعنى والعنقرق

کلام: ۱۰۔ روایت میں جہاد کا لفظ ضعیف ملائی ہے۔ حکم عرض ج ۲ ص ۲۱۹

سورۃ التوبہ

۳۳۹۔ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے سورۃ توبہ کے دے کر ملے کہ سمجھا کہ اس کے بعد کوئی شرک کا ذکر نہ کرے گا۔ ورنہ بیت اللہ کا مجھے جن کوئی خلاف کرے گا۔ اور جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا۔ جس شخص کا رسول اللہ ﷺ سے کوئی عہد ہو جو وہ اس سے تک سوز ہوگا۔ اللہ اور اس کا رسول شرکین سے برکت کا اعلان کرتے ہیں۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سورۃ توبہ کے دوران اعلیٰ کے لیے کہ پڑھے گئے آپ کے پانے کے تین برس بعد حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تم ابوبکر سے جازم۔ اور ان کو میرے پاس دانی بھیج دو اور یہ پیغام تم پہنچاؤ۔ چنانچہ تمہیں ارشاد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی چلے گئے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ! آپ کی خدمت میں پہنچے تو دروازے اور عرض کیا: رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم آیا ہے؟
 حضور ﷺ نے فرمایا:

تمہارے بارے میں خبر سے حواہ قلیس آیا۔ جس میں سے وہ بھی طویل قیام کو اس پیغام کو بھی غور و پیچھا کرنا پیرے (مکمل) والوں میں سے (متعلق) کوئی شخص یہ پتہ پوچھائے۔ مسجد احمد، جس حزیبہ، ابو عوانہ، المداح الطی، ابو الواد

۳۹۰۔ علی قصی کے مؤذن مہمان رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ پورے ایک سال رہا میں نے بھی اب نہ کسی سے براہت یا وایت کا اظہار کرتے نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ میں نے اپنے کوفراہ تے ہوئے سنا: یحییٰ فلاں اور فلاں: یا اشیاء میں سے کون محفوظ رہے گا انہوں نے خوشی کے ساتھ میری بیعت کی پھر میری طرف سے کوئی بات پیدا ہوئے یحییٰ انہوں نے میری بیعت تو دینی، اللہ کی قسم پھر ان لوگوں سے بھی کہاں نہ ہوگا؟

وان فكثير ايها الناس من بعد عيها لم يعلم الخ. انتهى ١٠

[illegible]

قیامت کے روز نعمت کے متعلق سوال ہوگا

۱۳۹۔ مزاج میں بارون سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطیبہ پانچ روزہ دران خطبہ ارشاد فرمایا (قوم سے دن ایک بعد کو کولایا جائے گا۔ جس پر اللہ نے ظہار میں پہنچا ہوا اور اس کے محل میں فراوانی ملے گی۔ ہوس نے اسے پہنچا ہوا کو خوب سنا رہا ہوا لیکن اپنے آپ کی حالت کا اندازہ نہ کیا ہوگا۔ اس کو اللہ کے سامنے گناہ کر رہا ہے گا۔ اس سے پوچھا جائے گا: تو نے جس دن کے لیے پائس کیا ہے؟ اور کیا اسے بیچ ہے؟ اہل دوہ میں کوئی نیکی نہ ہے گا جو اس نے اسے پہنچا ہوا۔ وہ (ابو بکر رضی اللہ عنہ) کو کچھ گناہوں کے لئے گناہ کر کے اس کے انصاف پر ہم گئے۔ پھر اس سے باز پرس میں اس کو ہولناکی ہانے کی اور سزا دینا جانے کا کوئی نہ تھا کہ فرماں برداری کو تسلیم کر دیا چنانچہ پھر وہ خون کے نشہ میں نہ رہا۔ پھر اس کو عار دلانی جانے لگی۔ روزِ میل کیا نہ ہے کا تو وہ اپنے ہاتھوں کو کھانے کا گارہو لیا۔ لیکن جب کھانے کا پھر اس کو اللہ کی اساعت نے نہ سہارا نہ دیا۔ پس اس کو سزا دینا جانے کا پھر وہ اس قدر سخت و پکار کر ہے گا کہ اس کی آنکھ کے زلچلے اس کے رخساروں پر گر جائیں گے۔ اور اس کا تکیہ و حیلہ فریختہ فریختہ (کھلم کھلم سے فریب) ہوگا۔ اس کو پھر مزید وہ لکھلکے درسا کیا گیا ہے کہ جب وہ اپنے اختیار کا مارا کھمے گا یا رب! مجھے جہنم میں بھیج دے اس جگہ سے۔ مجھے جہنم کا دروازہ ہے اور میری فرمان الہی سے

لَهُمْ يَوْمَئِذٍ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ نَارٌ لَهُمْ فِيهَا خَالِدٌ ذَلِكَ الْوَعْدُ الْعَظِيمُ - بَرَات ٦٣

یہ ان حکمرانوں کو معلوم نہیں کہ جو شخص خدا اور اس کے رسول سے وعدہ کرے کہ وہ اس کے لیے جہنم کی آگ (پیارا) ہے۔ جس میں؟

بیش (جلت) دے گا یہ بڑی رحمتی ہے۔ اس نفع

۳۳۴۔ (مسند عرس فی اللہ ص ۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عبد اللہ بن ابی بنی وفات ہوئی تو رسول اکرم ﷺ کو اس پر نماز جنازہ پڑھنے کے لیے بلایا گیا۔ چنانچہ آپ صبحے کھڑے ہو ایں کے جنازے کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ آپ نماز پڑھنے کا دادہ کر دی اور بے تحاشے کہیں اپنی جگہ۔ یہ کہ سامنے جا کھڑا ہوا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ کے دشمن عبد اللہ بن ابی پر نماز پڑھ رہے ہیں۔ جس نے فلاں دین کیا تو فلاں دین پڑھ کر ہلاک ہوا میں اس کی غیبت کا ام گناہی دگا جبکہ رسول اللہ ﷺ مسکراتے رہے۔ حتیٰ کہ میں نے (اس کی) بہت سی باتیں گوارا کیں۔ مگر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اسے کربھ سے بہت عا، مجھے اتنا رو دیا گیا ہے۔ مجھے کیا کیا ہے:

استغفر لهم أولا تستغفر لهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم. (توبه: ٨٠)

ہا کر بیٹھا کہ دو قہوں کو چمکرا لیں۔ انہی کے ساتھ مجھے بھی سورۃ براءت کی چالیس آیات دے کر بھیجا ہوا (چمکی مصروفانہ میں) جیسے رہے حتیٰ کہ عرف کا دن آگیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ صاپی سواری پر کھڑے ہو کر لوگوں کو غلبہ دینے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے چمکی کی ترتیب دینی بیقات چمک کے نکال دیا۔ پھر فرمایا: علی! اٹھ کھڑے ہو اور رسول اللہ ﷺ کا بیچا ہوا کھول کر پڑھ کر سناؤ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اللہ کر لوگوں کو سورۃ براءت کی چالیس آیات پڑھ کر سنا لیں۔ پھر میں (میں ان عروئے سے فارغ ہوا کہ) اتنی آواز دہری جہد کی، اذان کی قہر کی کی اسرعت دوا اور پھر میں غصوں کے چکر کثرت کاٹ کر ان کو مذکورہ آیات پڑھ چکا ہوں۔ سورۃ براءت الہیہ میں نے ویسا کارکن جہد (مذکورہ ادا کے) بارے کوک مہر حرام میں میں نے سنا ہیں۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روانہ الیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اور تم نے مجھ سے ادا ہوا جو کہ کسواں کیا وہ مجھ کی (وہ سنت) رکعت ہیں۔ اور تم نے صلاۃ الخس کے بارے میں سوال کیا وہ میری نماز ہے، جس کے ساتھ حضرت سعید بن ابی اسلمہ کی آواز، خشکی گئی۔ لہذا وہی فائدہ: ... ادا ہوا جو میرے متعلق گذشتہ ۳۴۵ روایت کا قندملہ نظر کریں۔

سورۃ براءت تلوار کے ساتھ نازل ہوگی

۳۴۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: سورۃ براءت میں ہمیشہ از صحنہ لایم کس کس لکھی گئی؟ اور شریف فرمایا: یہ سب اسم اللہ لایم لایم لایم لایم اور پتا ہے جبکہ سورۃ براءت تلوار کے ساتھ نازل ہوئی تھی۔

ابو تسلیح واس مودود

۳۴۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ مبارک فرماتے ہیں: جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

وان نکلو ایاہم عن معدنہم البع توبہ: ۱۰

اور اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنی انہوں کو توڑا لیں اور قبر، سے دین میں طعن کرنے لگیں تو ان کو کھڑے جیشواں سے جہنم کر دو۔ (یہ)۔

نہایت لوگ ہیں اور ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں کیوں کہ (اپنی حرکات سے) پابند آجائیں۔

فرمایا جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے ان لوگوں سے قتال نہیں کیا گیا اور وہ اس مودود

۳۵۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چہ جزاء (اور اس) کا اور اس سے کو کھڑے اور نکلے میں شامل ہیں یعنی اس سے اوپر "کنو" نکلوانے کے

زمرے میں آتے ہیں۔ میں ہی حتمہ۔ ابو تسلیح

فائدہ: ... فرمان الہی ہے۔

والذین یکتزون للظہ والفضۃ ولا ینفقوا فی سبیل اللہ فیرحمہم بعد اب الہم۔

"جو لوگ سونے اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو نقد کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ان کو اسی دن کے عذاب الہی کی خبر ملے۔"

یعنی ان کی زکوٰۃ نہیں کرتے تو آخرت کا عذاب ہے۔

۳۵۱ حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سال (یعنی بنو نضیر کی) سے

بعد کوئی شریک مسجد حرام میں داخل نہ ہو۔ سوائے معافین اور ان کے خاندان کے۔ اور اس مودود

۳۵۲ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ (سورۃ توبہ میں) آخر کی آیت جو نازل ہوئی۔

لقد جاءکم رسول من انفسکم البع ہے۔ حسب اعداد انکسر للظہری

۳۵۳ عبداللہ بن فضل باغی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: عروہ (کی

جہنم) میں میری قوم کو ہر مصیبت پیش آئی میں مجھے یاد آجیگا۔ حضرت زید بن ارم رضی اللہ عنہ وہ بہت چمکی تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ

انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: اے اللہ! تبارک کی مغفرت کر، تبارک کی دعا کی مغفرت کر اور انصار کی اولاد کی مغفرت کر۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ جو حاضرین نے پوچھا یہ ایسا اہم کون ہیں؟ فرمایا یہ وہ ہستی ہیں جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اس شخص کی کشتی کے ساتھ اللہ نے (امپارین) پکڑا کر دی۔

اسی شہاب فرماتے ہیں یہ منافق شخص کے حضور بھی کو خطبہ دیتے ہوئے سنا تو کہنے لگا: اگر یہ شخص جو ہے تو ہم کہہ دے تو بھی بہتر انسان ہیں۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے (اس منافق کی بات نہ لی اور) فرمایا اب شک اللہ کی قسم یہ بے ہیں اور تو کہہ دے سے زنا اور بدتر انسان ہے۔ پھر یہ بات حضور ﷺ کو بھی تو سنی اہل بات سے کہ کیا تب اللہ پاک نے رسول ﷺ پر قرآن نازل کیا

يُحْلِلُونَ عَلَيْهِ مَا حَالَمُوا مِنْكُمْ فِي الْأَسْوَاقِ وَاللَّهُ يَسْمَعُ الْكَيْفَ مَعَدَّاسٌ ۝ ۱۰۸ ۝

یہ صدق شخص کہتے ہیں کہ انہوں نے (تو کہہ) انہیں یہ دعا: انہوں نے تم کو آزاد کر دیا ہے۔ یہ اسلام لانے کے بعد ہوا ہو گئے ہیں۔

اور اللہ پاک نے پھر ان سب کی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی چٹائی کو طیار کر کے لے لیے اور فرمایا تھا۔

اللہ اعلم فی الآخرہ، اس عساکر

۳۳۴ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنا ہے کہ فرمائی،

فَعَالَمُوا أَنَّهُ لَكَفٌ ۝ ۱۰۸ ۝

انہوں نے سنی کہ کہہ۔

پھر انہوں نے اس کے بعد ان آیات والوں سے کہا: تم کہو یہ سب وہاں سے کہہ۔

پاکي حاصل کرنے والوں کی تعریف

۳۳۵ محمد بن عبد اللہ بن سلام سے مروی ہے کہ میرے والد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے ہم کو فرمایا اسے قبا و نوا یا کبڑی کے بارے میں اللہ نے تمہاری دلچسپی تعریف فرمائی ہے، مجھے (اس کی وجہ) بتاؤ۔ میرے عرض کیا یا رسول اللہ! انہوں نے تو رات میں پانی کے ساتھ استنجاء کا محمد ﷺ کو کھانا، مسدھ، ابو عبیدہ بن جراحہ اور

۳۳۶ محمد بن عبد اللہ بن سلام اپنے والد عبد اللہ بن سلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمارے پاس تبارک سے تعریف فرماتے ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے پاس میں تمہاری تعریف فرمائی ہے۔

فیہ و حال یحبون ان یسئلوا ۝ ۱۰۸ ۝

اس (مسجد قبا) میں ایسے لوگ ہیں جو پاک، بے گناہ ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا کیا تم مجھے اس کی خبر نہیں داتے۔ انہوں نے کہہ: ہمارا سنی کہہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ استنجاء کرتے ہیں اور رات سے انہیں سوچنا ہے۔

۳۳۷ اسی میں رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اس مسجد میں شریف: اس میں بڑا وقوف (اور اعلیٰ) پر بھیجی گئی تھی یعنی مسجد قبا، میں آپ ﷺ کے پاس گیا۔ وہ فرماتے تھے اللہ نے پانی اختیار کیا۔ میں تمہاری اچھی تعریف فرمائی ہے۔

فیہ و حال یحبون ان یسئلوا ۝ ۱۰۸ ۝ فیہ و حال یحبون ان یسئلوا ۝ ۱۰۸ ۝

غزوہ بیتوک

۳۶۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے مخالف سے واپس آنے کے چھ ماہ بعد آپ کو خذوہنک کا حکم ملا۔ اسی واقعہ کو نبی نے صلۃ خمسہ (پانچ نمازوں کا فرض) پر پانچ خطے نبی کے زمانے میں جیتے تیار کیا۔ ان میں نفاق (یعنی منافقین) کی بھی کٹھن سے ہوتی تھی اور انھیں صحابہ رضی اللہ عنہم سے زیادہ ہونی چاہی۔ صلۃ فاتحہ کا وہ جوہر جس کا کوئی نمونہ نہ ہو تو یہاں آیا تھا۔ ان سے جانب یک جز اور ایک حصہ انوں کا حصہ آتا رہا تھا۔ اور جب نبی ﷺ کو غزوہ بدر میں آتا تو یہاں دو مسجد بن آئے اور ایک ایک حصہ سے سامی کو مارتھ سے جاتا۔ کوئی نہ دیکھ سکی لے جاتا تھا۔ اور ان کو سامان دیا جہاں انہم کرتا۔ چنانچہ پھر بھی غزوہ میں امراء مسلمانین کے شہادت بظاہر شریعت ہوتے۔ اور امراء مسلمانین کا مقصد و سامان فراہم کرنے سے صرف جتن کا رضاء مقصود ہوتی۔

چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو خواب کی فرض سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا قہر دیا۔ چنانچہ مسلمانوں نے اللہ کے خواب کی خاطر اپنا بٹالہ پیش کیا۔ (نیکو (مناقیق) لوگوں نے بغیر خواب کی امید کے خرچ کیا۔ فقراء، مسکین کو مال دیا، مسلمانوں نے سواریاں دیں۔ پتھروں کو جیسے کہ گئے۔ سب سے نفیس عداوت جو کہ ان دن میں زیادہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے ۱۰۰۰۰ (ایک لاکھ) چاندنی لاکھ روپیہ راہ میں صدقہ کی۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سواروں (چاندنی) کوئی، حضرت معاذ بن اسلم نے مجبور سے کھاتے دیکھ کر صدقہ خرچ کیا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے رسول اللہ! مجھے لگتا ہے شاید حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنے مہر والوں کے لیے پیچھے کچھ نہیں چھوڑا۔ نبی ﷺ نے ان سے سوال کیا: کیا تم نے اپنے گھر والوں کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جو فرض کیا ہے وہ اس سے زیادہ (اور) اچھا نہیں کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ پوچھ کر کہ؟ عرض کیا: ۲۰۰ (سولہ) تھیں جو بھلائی اور خیر کا سچا وعدہ تھا۔ وہ ان کے لیے چھوڑا تھا۔ اسی طرح ایک شخص ایک صدمہ (ساز) تھیں جس کے بارے (مجبور صدقہ میں پیش نہیں۔

مہنگائی نے مسلمانوں کو بوجھ بوجھ کر مہنگا کر دیکھا تو یہ کام شروع کیا کہ اگر کسی کو زیادہ مال مصدقہ کرتے دیکھتے تو اس کے لیے شور مارتے پتہ اٹھاؤ اور اسے انٹرویو ایملی حالت کے بعد قصور چونسے کرتے تو کہتے کہ یہ خدا کا زیادہ عطا ہے جو نے نرہ ہے۔ پتا نہ جب انٹرویو ایملی مصدقہ نمودار کرتے اور عرض کیا میں نے رات بھر سزا دینی کرتے وہاں بھگوار جرت نکلی تھی۔ منہ نہ جھری۔ یہ ان دو مصدقہ نمودار کے سوا کچھ نہیں۔ اور وہ انتہائی مضرت اور شرمنہ کی ظاہر کرنے تھے۔ بھگوار چن خوش ایک سال میں مصدقہ کے لیے تیار اور ایک سال بچت گھر والوں کے لیے چھوڑ آتا ہوں۔

چنانچہ منفقین نے ان پر تو کسی کی توجہ نہ دے کر اپنے صانع کا زیادہ گھٹانا ہے۔ جبکہ یہ منفقین بھی ہوں یا فقیر سب اس بات کی لاف میں تھے کہ ان احوال و حقائق میں سے کچھ بھی نہ غصہ نہ ہو۔

جب رسول اللہ ﷺ کے نکلنے کا وقت قریب آیا تو یسویٰ مزامین گئے ہو ہو رہے تھے اور ان کو ایس جانی کی اجازت نہ تھیں۔ انہوں نے کہا: اگر یہی شدت کی حکایت کرتے ہو، تو غور و خوض سے رد و رد کر دیجئے وہ مانتے۔ لڑائی کی صورت میں موت کا فتنہ انہیں بڑا دل کر رہا تھا۔ اعرش وادہ ان کے ہاں کی جہولان تھیں کھا تھا کہ عذر دار و بے سامہ ترانے لگے۔ "خیر رسول اللہ ﷺ بھی اجازت دیتے رہے۔ چونکہ آپ ﷺ کو ان کے دلوں کی، تو ان کا

ان منافقین نے فرمایا کہ مسجد خدایا کی بجائی ۱۰۰ عمارتوں کا بنانا۔ جو میر قتل کے ساتھ ملنا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ بن عید یا نیکل اور
مقربین خانہ عام کی بھی تھی۔ انہی کے بارے میں سازاواست، زلی ہوئی جس میں کسی پیغمبر والے کو جنت سے پیچھے نہ جانے کی رخصت نہیں
تھی۔ اور اس میں یہ حکم بھی ملا کہ ہزار

ہم نے ہر چال و فصل نکلواش کی راہ میں۔

پھر جو کچھ کہہ کر مسلمان تھے جن میں سرخی اور فحش بھی تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو شکایت کی اور عرض کیا کہ یہ تو ایسا عجم ہے جس میں کچھ فصاحت نہیں ہے۔ جبکہ منافقین کے کہنا (اور جاہلان) کی پیچھے ہوئے تھے۔ جو عرض میں ظاہر ہوئے۔ یہ کفر کی پیچھے نہ جانے والوں میں بہت لوگ تھے اور ان کو کوئی عذر بھی نہ تھا اور سورہ براءت میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ جو نے والوں کی مشرتاب میں نازل ہوئی۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کو تک پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ علیہ السلام نے معلق بن عمر زہری (کو) (لشکر وے کر) (ظالمین بھیجا اور) (دوسرے لشکر وے کر) حضرت خلفہ بن ابیہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ وہ فرمایا: جلدی جاؤ۔ شاید تم اس کو باہر تھکائے حاجت کرنا ہو اور لاؤ اس کو چلا کر۔

چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ گئے اور فرمان رسول کے مطابق دشمن کو اس حال میں پایا۔ اور اس کو کچل دیا۔

اور ہم یہ سوچ رہے تھیں کوئی بری خبر (جو مسلمانوں کے لیے باعث خوشی ہوئی) آئی ہے تو راز جانے لگیں جب سے یہ مسلمان مشقت و غم میں مبتلا ہیں تو خوش ہوں اور کہتے تھے کہ ہم جانتے تھے ایسا ہوگا اس لیے پہچاننا کہہ رہے (اور تھیں گئے)۔ اور جب مسلمانوں کی سلامتی اور مالدار کی بری خبر سے تو رنجیدہ ہو جاتے۔ اور یہ میں موجود ہر مہاجر کے چہرے سے ان کیفیات کا اظہار ہوتا تھا۔ یہی کوئی مہاجر تہذیب و جاہلیہ کے ساتھ غمناک رہنے کے ساتھ پہچاننا پھر یہاں۔ جبکہ ہر چاروں راز چار خوشگونی اور فراقی کا اظہار کر رہا تھا جس کا اللہ نے وعدہ کر رکھا تھا۔ ابھر سورہ براءت بھی مسلسل سونگے، بوقت نماز پڑھ رہی تھی۔ (جس میں بہت سی غیبی باتیں ظاہر ہو رہی تھیں) جس کی وجہ سے مسلمان بھی مختلف گمانوں کا شکار تھے اور وہ یہ تھے کہ کوئی بڑا بڑا معاملہ جس سے کوئی گھم بھم زد ہوا ہو اور سورہ توبہ اس کا پورا فاش کر دے اور وہی اسے مدد سے میں نہ چلا جائے۔ اب غرض سورہ براءت میں ہر عمل کرنے والے کا مرتبہ حیات کا یا گھر کی یا کارخانہ کا یا گھر کا یا سورہ براءت کا نزول بھی مکمل ہو گیا۔

اگر عطا شد، این عیبها مگر

۳۳۹۔ حضرت ابی اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل قہار کو ارشاد فرمایا: دو نوکھی طہارت ہے جس کے ساتھ اس آیت میں تمہاری خصوصیت بیان کی گئی۔

فيه رجال يحبون ان يظهروا الله يحب المظهرين - توبه: ٨٠

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی بھی عبادت کرنے جاۓ تو وہ پانی کے ساتھ (استنجاء ضرور کرتا ہے) صرف منی پر اتکا نہیں کرتا اور بخشنا کا مقام ضرور دھوکتا ہے۔ مصعب عبداللہ زہلی

۳۴۰ مگر وہ رحمہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ قبیلہ بنی ہاشمی بن کعب کے ایک غلام نے ایک انصاری شخص کو قتل کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی ذمیت میں وار و خوار ہو کر کہا کہ جسے تم نے مارا ہے میں قرآن مجید پڑھاؤں گا۔

وَمَا تَقْصُوا إِلَّا أَنْ تُغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ .

ابھ انجمن نے اس کے حرا کوئی عیب نہیں دیکھا کہ انھیں اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو صلہ کر دیا۔

۴۴۱ عہد انور زانی، العین السعید بن حصو، صنم ک الحاکم، ابن جویہ، ابن الخضر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ، ابن مردودہ حضرت انس رضی اللہ عنہ حدیث مری ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ براءت کے ساتھ مکہ بھیجا۔ پھر فن کو بلا لیا اور

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور فرمایا: اس کو میرے مال بیت میں سے کوئی شخص نہ پہنچائے گا۔ پس اس نے

۴۶۲۲ (مسند صدیقی: کتبہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان

للشيخ أحمد بن الحسين ورواه في ٢٩

جن لوگوں نے جنگ کی ان کے لیے بھلائی سارہ (عزیزہ بڑاں) اور بھی۔

کے بارے میں منقولہ ہے ”حسّی“ سے مراد جست و خیز ”تبادۃ“ سے مراد اندازے بخیر و اعلیٰ نگاہ پر ہے۔

بين أبي جهل، ابن أبي عاصم في السجن. ابن جرير، ابن الأصبغ، ابن ثورب، ابن عده، وعقار من سعد دار من مغاني الرد على الجهمية.

حضرت نوح علیہ السلام نے اس کو بد دعا دی پھر کبوتر کو بلایا۔ کبوتر آ کر حضرت نوح علیہ السلام کے ہاتھ پر بیٹھ گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اس کو حکم دیا۔ تم زمین پر اترو اور زمین کا حال دیکھ کر مجھے بتاؤ۔ چنانچہ کبوتر مجھے اتر اور تھوڑی دیر بعد چونچ میں ایک ایک پر پکڑ کر لایا جس کو منہ سے پھر پھر اتر ہاتھ کبوتر آ کر کہنے لگا۔ زمین پر اتر جائیے، زمین میں (پانی خشک ہونے کے بعد) نباتات اک آتی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کبوتر کو دعا دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تجھے برکت دے اور اس گھر میں برکت دے جہاں تو ٹھکانہ رکھے۔ اور لوگوں کے دلوں میں تیری محبت پیدا کر دے۔ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ تیرے پیچھے پڑ جائیں گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ ہمیشہ تیرا سر ہونے کا نذر دیتا۔ رواہ ابن مردودہ

۴۳۲۹۔ عباد بن عبد اللہ اسدی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا آپ رضی اللہ عنہ (پارک نما) کشادہ گھاس پر تشریف فرما تھے۔ ایک شخص آیا اور اس آیت کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ سے سوال پوچھا:

الطعن كان على هيئة من ربه وينتله شاهد منه الخ۔ ہود: ۷۱

بھلا جو اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل رکھتے ہوں اور ان کے ساتھ ایک (آسمانی) گواہ بھی اس کی جانب سے ہو۔ کیا مطلب ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریش کے جس شخص پر بھی استزاجلا ہو (یعنی ہر بالغ شخص) کے بارے میں کچھ نہ کچھ قرآن ضرور نازل ہوا ہے۔ اللہ کی قسم! اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ جہان میں کراہم اہل بیت کے لیے اللہ نے محمد ﷺ کی زبان پر کیا انعام گوارا ہے تو یہ مجھ سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ یہ پوری جگہ مجھے سونے چاندی کے ساتھ بھر کر مل جائے۔

اللہ کی قسم! اس امت میں ہماری مثال ایسی ہے جیسے نوح علیہ السلام کی قوم میں کشتی نوح۔ اور ہماری مثال اس امت میں ایسی ہے جیسی بنی اسرائیل میں باب جلد، (جس پر سے گزرنے والا اسرائیل کا اپنی مراد کو پہنچا)۔ ابو سہیل اللطان فی اصابہ، ابن مردودہ

فائدہ: یعنی قریش کا ہر شخص اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ محمد ﷺ پر ہیں اور جبرہم اصحاب رسول کے ساتھ مل گیا وہ کشتی نوح کی طرح کامیاب ہے۔ لیکن پھر کافر لوگ نہیں مانتے۔

دنیا طلبی کی مذمت

۴۳۳۰۔ عبد اللہ بن معبد سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑا ہوا اور کہنے لگا: ہمیں اس آیت کے بارے میں بتائیے

من كان يريد الحياة الدنيا وزينتها وباطل ما كانوا يعملون تک۔ ہود: ۱۵-۱۶

جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طالب ہوں ہم ان کے اعمال کا بدلہ انہیں دنیا ہی میں دیتے ہیں۔ اور اس میں ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آتش (جہنم) کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور یہ لوگ انہوں نے دنیا میں کیسے سب پر ہوا اور جو کچھ وہ کرتے رہے سب ضائع ہوا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس تجھ پر اس سے وہ شخص مراد ہے جس کا قصود صرف اور صرف دنیا ہو اور وہ آخرت کا مالک خیال نہ رکھتا ہو۔ ابن ابی حاتم

۴۳۳۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنور (جس کا سورہ صود میں ذکر ہے) گوشت کی (جامع) مسجد کے ابواب کدہ کی طرف سے پھونکا تھا۔

ابن المنظور، ابن ابی حاتم، ابو الشیح

فائدہ: جب طوفان نوح علیہ السلام آیا اس کی ابتدا ایک جنور میں پانی لٹکنے سے ہوئی تھی جس کے متعلق ارشاد باری ہے: "وقارلجنور" اور جنور اٹھنے لگا۔ اسی کی تفسیر مذکور حدیث میں کی گئی ہے۔

۳۳۳۲۔ نوحہ امرئی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا میں بیت المقدس چاہتا ہوں اور کہتا ہوں تاکہ میں جو کرنا چاہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو ارشاد فرمایا: اپنی سواری فروخت کر ڈال، مالدار اور غریب بن جائے۔ اور (اس کو) مسجد میں نماز پڑھنے لے کر کوئی کام کرے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس قسم ہے اس ذات کی جو اس نے (کو) زمین کے اندر پھر ڈالتا ہے اور جسم میں روح ڈالتا ہے یہ تمہاری مسجد اسلام کی جگہ مسجد میں سے جو مسجد ہے۔ اس میں دو گھنٹیں نماز پڑھنا مجھے دوسری مسجد میں اس دو گھنٹہ پر ہٹنے سے زیادہ محبوب ہے۔ ۳۔ مسجد حرام اور مسجد نبوی ہے۔

امروا کے نامیں بہ نسبت قبلی کی طرف سے تھوڑا باقاعدہ التبع
فائدہ:..... کوئی مسجد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: میں چار سو برس بعد اس میں مسجد حرام مسجد نبوی مسجد بیت المقدس اور کوئی مسجد حضرت علی رضی اللہ عنہ میں نہیں ہوگی۔
۳۳۳۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے "وفار السور" کی تفسیر میں فرماتے ہیں اس سے صبح کی روشنی مراد ہے۔ فرمادہ کہ حضرت نوح علیہ السلام کو طغیان تھا کہ جب صبح روشنی ہوا ہے تو اپنے اکھب کو لے کر نکل جاتا مگر جبرہ اس اسی وقت صبح فائدہ:..... لہذا ان الہی ہے:

"وفار السور"۔ ہود: ۲۰

اور بخیر رہی گئی۔

عربی مراد کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں: ابن عباس سے یہ قول حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے اور دو روایت میں مذکور ہے اور یہی کئی اقوال ہیں جو کتب تفسیر میں منقول ہیں۔ وقت علم باصواب۔
۳۳۳۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
حضرت نوح علیہ السلام نے "خیز" یعنی کشتی نامی جہاز سے تھوڑا سا بہرہ بخشا (اس اقامت کو) جو کشتی کے لئے تھی۔

صحافی سے منقول ہے: تصدق: اس حدیث

قبیلہ والوں کے ساتھ رہنے میں فائدہ ہے

۳۳۳۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ پڑھتے ہوئے فرمایا:
آؤ میں قبیلہ اس کے لئے زیادہ بہتر ہے جہاں تہذیب و تمدن کے لیے سہارا بنیں۔ کیا کہ آؤں اور قبیلہ کی حفاظت کرے کہ قبیلہ
آؤں کی حفاظت کرے گا تو قبیلہ کے تمام افراد اس کی حفاظت کریں گے۔ اور اپنی محبت، مفاہمت اور مدد کے ساتھ اس کو پیش آئیں گے۔ حتیٰ کہ یہاں
اوتہ کو کسی آدمی پر حملہ ہو جائے تو اس کو بچھڑائیں اور اس کا تعلق اس کے قبیلہ سے کر لیں۔ چنانچہ میں تم کو یہ بات بتا رہا ہوں کہ تمہاری
کی آیت پیش کرتا ہوں: پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سورہ صافات کی آیت تلاوت فرمائی:

قال لوان لبکم غرة أو آؤی الی ذکن شدید۔ ہود: ۸۰

(لو کہنے) کہا اسے کاش تمہارے مقابلے کی طاقت ہوئی یا کسی مضبوط (جماعت سے) ظلم میں پناہ پلا سکتی۔
پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مگر کون شہید (جس کی خواندہ حضرت لوط علیہ السلام نے کی اس بارے میں تفسیر ہے) پناہ دے وہاں
اسلام کا ان کی تفسیر دینی تفسیر نہ تھی جس سے اس ذات کی جس سے کوئی موجود نہیں اللہ نے خطیب اسلام کے بعد کسی نبی کو نہیں دیا۔
اپنی قوم کے مضبوط قبیلے میں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی جو شعیب علیہ السلام کی قوم نے کہہ کر

وانا لیس آگ فیہا متعینا ولولا رھطک لرجعناک۔ ہود: ۱

اور ہم دیکھتے ہیں کہ تم ہم میں گمراہ بھی ہو اور اگر تمہارے خاندان والے نہ ہوتے تو ہم تم کو کشت کر دیتے۔

بحر معمر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم میری کہ آدوہ اپنے رب کی عظمت سے نہیں ڈرے مگر شعیب علیہ السلام کے خاندان سے ڈر گئے۔

رواہ ابو السنج

سفینۂ نوح علیہ السلام

۴۴۳۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

اگرچہ آپؐ نوح علیہ السلام سے کسی پریم فرماتے تو میں پہنچی ماں پر سرور محمدؐ فرماتے (جس کا تعذیب ہے) کہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں سازجے تو رسول اللہؐ کو اس طرف دلاتے رہے مگر جب آپؐ علیہ السلام (ان سے) باپوں ہو گئے تو آپؐ علیہ السلام نے ایک درخت کا پتہ دیا اور کہا ہر طرف سے پھیل کر خوب پڑ ہو گیا اور آپؐ نے اس کو کٹ کر کشتی بنا کر شروع کی۔ وگ آپؐ کے پاس سے گزرتے اور اس کے متعلق پوچھ کر جوتے۔ آپؐ علیہ السلام فرماتے: میں کشتی بنا رہا ہوں۔ لوگ اس جواب پر خوب فحش مذاق بڑھاتے اور کہتے: کشتی میں کشتی بنا رہے ہو جس کی کھول آپؐ علیہ السلام صرف یہ جواب دینے میں غریب تم کو سب معلوم ہو جائے گا۔

چنانچہ جب آپؐ علیہ السلام کشتی بنا کر دریا میں بھیجے، خدا تعالیٰ نے اس کشتی میں پانی خوب بڑی ہو گیا تو اس کشتی کی ماں کو اپنے بچے کا بہت خوف ہوا کیونکہ وہ اس سے بہت علی زاد و محبت کرتی تھی۔ چنانچہ وہ بچہ کو لہجھاتی سے لگا کر پتھر پھینکتی گئی۔ پانی جب (بہاڑے سے) اچھا ہو کر پاس کے کنوئیں تک پہنچ گیا تو اس نے بچے کو اچھوس میں اٹھا کر بلند کر لیا۔ آخر کار پانی اس ماں کو بھی (بچے سمیت) بہا کر لے گیا جس کا اللہ پاک اس دن کسی (کافر) پر نازل فرما تو اس بچے کی ماں پر سرور محمدؐ کہ: عسکرک العاکم۔ من عساکر محمد بن احمہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بچے جن کی ماں کا نام حنیفہ تھا) کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا:

وینلوہ شاهد منہ۔ ہود: ۱

اور اس کو اللہ کی جانب سے ایک شہد طاوت کرتا ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اس آیت میں شہد سے آپؐ کی ذات مراد ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش میں اس سے مراد ہوتا لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد محمدؐ کی زبان ہے۔

ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابو السنج، الکبیر والارسط للضرمی

۴۴۳۸ اھن کلان علی بنہ من ربہ وینلوہ شاهد منہ۔ ہود: ۱

ترجمہ:۔۔۔ بھلا جو اپنے پروردگار کی طرف سے (روشن کو دلیل پر کھنہ ہو اور اس کے ساتھ ایک گواہ بھی اللہ کی جانب سے ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی جانب سے میں گواہ ہوں۔ ابن عروہ، ابن عساکر۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

اھن کلان علی بنہ من ربہ وینلوہ شاهد منہ۔

میں خدا کی طرف سے (روشن کو دلیل پر ہوں) علی رضی اللہ عنہ اس پر گواہ ہیں۔ رواہ ابن عروہ

۴۴۳۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: قریش کا کوئی شخص ایسا نہیں جس کے بارے میں قرآن کا کلمہ نہ کہو نہ کہ وہ نبی ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا: آپؐ کے بارے میں کیا نازل ہو ہے؟ فرمایا: کیا تم سورہ صافات میں نہیں کرتے:

اھن کلان علی بنہ من ربہ وینلوہ شاهد منہ۔ ہود: ۱

میں جو اپنے رب کی طرف سے (روشن کو دلیل پر) گواہ ہوں اور ایک گواہ بھی اس پر اللہ کی جانب سے ہو۔

میں علی بن ابی طالب سے حضور ﷺ کو ملا اور حضور ﷺ سے میں مراد اس کے لئے اس حاتمہ و ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

سورہ یوسف

۳۳۲ (مسند ابی یوسف ج ۱، یوسف ص ۲۳)

اور اس (یوسف) نے اس (یوسف علیہ السلام) کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا۔ یہ علی کی لالچ کی۔ اور کھڑی ہو کر اپنے کو جواقت اور مہجوں کے ساتھ بڑا ہوا اور گھر کے گوشے میں رکھا تھا، سفید کپڑا احاطہ میں لگا۔ تاکہ اس کے اور بت کے درمیان آزار ہو جائے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا: یہ کیا کر رہی ہو؟ اس نے کہا: میں اپنے معبود سے شرم کرتی ہوں کہ وہ مجھے اس حالت میں دیکھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: تو اپنے معبود سے شرم کر رہی ہے جو کھانا ہے اور نہ پیتا ہے اور میں اس معنی معبود سے شرم نہیں کر رہی ہوں، ہر جان پر اور اس کے گھر پر نگہبان ہے۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنا یہ مقصود مجھ سے بھی حاصل نہیں کر سکتیں۔ اور یہی برہان ہے۔
فائدہ:..... فرمان الہی ہے:

وَقَدْ خَشِيَ يَهُوَنَانُ ابْنُ زَاهِرٍ خَانَ يَهُوَنَانَ ۖ يُوسُفَ ۲۳

اور اس نے ارادہ کیا اور اس (یوسف علیہ السلام) نے بھی اس کا ارادہ کیا اور وہ اپنے رب کی برہان نہ دیکھ لیتا تو قریب تھا کہ مرنا،
میں موت ہو جاتا)

یہاں تیسری مرتبہ اللہ علیہ السلام نے اس کی تفسیر فرمائی ہے کہ یوسف نے معبود ارادہ کیا اور مرہ کر لیا کہ یہ (گناہ) کرتا ہے۔ چنانچہ اس کے گناہ کی وجہ سے یوسف علیہ السلام کے دل میں ارادہ پیدا ہوا چنانچہ اس میں اور آتش فشاں ہوئے اور کرنے کا خیال مضبوط نہیں ہونے دیا اس کی مثال یہ ہوتی کہ جب نکلنے والے اپنے رت پر کپڑا ڈالتا تو ان کا تھیں ہوئی اور ارادے سے عزم مضبوط ہے کہ ساتھ بہت مجھے اور فرمایا تم یہ مقصود مجھ سے ہرگز حاصل نہیں کر سکتیں۔ فائدہ: الفطر طبعی ۱۶۶۹-۱۶۷۰، مع خلاصہ۔

سورہ کریمہ

۳۳۳ عباد بن عبد اللہ سعدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس فرمان الہی کے متعلق ارشاد فرمایا:

انما انت عبد و الخلق قوم عباد. الخ: عدد ۱۰

یہ شک آپ زادانے والے ہیں، اور ہم تو ہم کا ایک ہمارے ہے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے والے ہیں اور میں اپنی (سیوگی مادہ لہائے)

۱۰: الما: من اس حاتمہ

۳۳۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا

بمحقو اللہ عابدان، وبت و عندہ ام الکتاب۔ الخ: عدد ۳۹

خدا جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور (جو چاہتا ہے) قائم رکھتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔ حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جواب دیا: میں تجھے اس کے حلق آئندہ اتنی بات بتاؤں کہ تیرے بعد میری امت کو بتانا ہوگا کہ میں نے اور جس کو یہ لوگ اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان کی پاکیزگی کے طرح توں نہیں کرتے، صمد قدیر، مدین کے ساتھ ملنے کا ارادہ بھلائی کا کام کرنا جو بد عملی کو توبہ بخشتی سے بدنام دیتا ہے اور عمر میں اضافہ کرتا ہے۔ اور اس میں یہ

کلام: یہ حدیث تفسیر ہے اور اس کی افادہ میں کئی مجمل روایت ہیں۔ تفسیر العمال عرصی ج ۲ ص ۴۱

قدرت کی نشانیاں

۳۳۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا محمد! مجھے اپنے اس معبود کے بارے میں جاننا ہے کہ اس کی طرف آپ لوگوں کو جاتے ہیں کہ وہ باقوت کا ہے، اسے کا ہے یا وہ کسی چیز کا ہے؟ چند سو سال پہلے بھی سنی وہاں دو جلاز اللہ حبہ اللہ پاک نے یہ بیت نازل کیا

وہو مسل المصطفیٰ فی صلبہا من بشاء الخ۔ (الرعد: ۴۰)

اور نبی کریمؐ کی جگہ پر چاہتا ہے وہ خدا کے در سے جس شخص سے ہیں وہ بڑی قوت والا ہے۔ (رواہ ابن جریر)

۳۳۶ الاکسٹ کفہ علی العاء لیلع لہ وعاہو بالقد الخ (رعد: ۱۰)

سو دھن چکارا تو اللہ ہی کی رضا کے لیے مگر اس شخص کی طرح جواب دہوں ہاتھ پائی کی طرف پھیلا دے گا (دوری)

تے اس کے منہ تک آچھنے، حالانکہ وہ (اس تک بھی نہیں) ڈسکتا اور (ای طرح) کانروں کی پکار ہے۔ (رواہ ابن جریر)

۳۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، فرمان الہی

لہ دعوة الحق۔ (الرعد: ۱۴)

اللہ کے لیے حق کی پکار ہے۔

کام طلب ہے حق کی پکار لا الہ الا اللہ کی توحید ہے۔ ابن جریر، ابو الشیخ

۳۳۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ بیت نازل ہوئی

اٰلِیٰہِکُمُ اللّٰہُ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوْب۔ (الرعد: ۲۸)

اور میں دیکھ کہ خدائی باد سے دل آرام پاتے ہیں۔

تو حضور ﷺ فرمایا اللہ کی راہ سے اس شخص کا دل آرام پاتا ہے جو خدا اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہو۔ اور مخالفین کے ہاتھ بھی محبت رکھتا ہو، مخالفین ہوں، حاضر و غائب ہوں۔

نبی آگاہ ہوا اللہ کی راہ سے ہی سونہن ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ (رواہ ابن جریر)

کلام: اس روایت میں ایک راوی محمد بن شعف کوئی بھی ہے جو حدیث کے بارے میں جست و خیز ہے۔ جفر ص ۳۳۲

۳۳۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے (العلم یبشس اللہیں آمنوا) کی بجائے اس کو یوں پڑھا العلم یبشس

اللہیں آمنوا وہ اس خبر پر

فائدہ: اگر میرا بیت: کیا سونہن کو معلوم نہیں کہ اگر خدا پر ہوتا تو سب لوگوں کو جوایت کے راستے پر چلا دیتا۔

جنس کا سنی کیونکہ یقین ہے۔ اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو یوں تلاوت فرمایا۔

۳۴۰ محمد بن اسحاق کا قاضی اوزاعی، محمد بن علی بن حسین، علی بن حسین، حسین رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

رسول اللہ ﷺ نے میرے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی

بصحا اللہ ما بشاء و بیئت و عہدہ ام الکتاب۔ (الرعد: ۲۹)

خدا جو چاہتا ہے تلاوت ہے، عہدہ جو (چاہتا ہے) عہدہ بت رکھتا ہے وہاں کے پاس اصل کتاب ہے۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اس کی تفسیر بتا کر تمہاری آنکھیں کھول دوں گا ہوں اور تم میرے بعد میری امت کو اس کی تفسیر بتا کر

میری محبتیں غلطی کی گود ہے۔ صدق کرنا اللہ کی رضا کے لیے، والدین کے ساتھ نیک کرنا اور نیک بننا (تازل شدہ) بہ نیک کرنا (کولمب) نیک خلقی میں بدل دیتا ہے، عمر میں اضافہ کرتا ہے اور برائیوں (اور مصیبتوں) سے چھٹکارا دیتا ہے۔ اسے جس کے پاس مذکورہ بحثیوں میں سے کوئی ایک فصاحت (صدقہ والدین کے ساتھ نیک اور عام نیک کرنا، غیروہ) وراثت پاک اس کو تینوں خصوصیات ملے غور دیتے ہیں۔

رواد میں صوفیہ

کلام: عکاشی خود، سہ خندہ شیشی بیان کرتا ہے۔ مکتبہ ۲۳۳

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ شخص منکر اعدیث ہے اس لئے محض کہتے ہیں کذاب ہے، مگر یہ شخص غلط ہے یہ شخص حدیث کو گمراہ ہے۔
میرزا الاحمد علی ۱۳۶۳ھ

سورة ابراہیم علیہ السلام

۴۵۴ (صندالی بن کعب رضی اللہ عنہ) کو ذکر ہم یاد دے اللہ امر ہے:

(ترجمہ مکمل آیت)۔ پھر ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو بتا دے کہ میں نے تم کو جو وعدہ کیا ہے وہ سب سچا ہے۔ اور اس میں ان لوگوں کے لیے جو سارے کفر میں مبتلا ہیں۔

حضرت اہل رضی اللہ عنہم حضور اکرم ﷺ سے نہایت کرتے ہیں کیا یہ اللہ سے اللہ کی نعمتیں ہر دو ہیں یعنی ان کو اللہ کی نعمتیں پورا داد۔

عبد بن حميد، شعبي: ٢، زين العابدين عطاء الله بن احمد بن حبيب، اندلسي في لالرا

۴۴۵۶ . (مسئلہ عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر!

ألم تر إلى الذين بدلوا نعمته التي كُفروا بها أهملهم؟ ٢٨

”کیونکہ تم نے ان لوگوں کو جس کی راہ دکھا جنہوں نے تمہارے احسان کو ناشکری سے بدل دیا۔ اور اپنی قوم کو نبیائی کے ٹھکر میں مبتلا کیا۔“

کے بارے میں فرمایا کہ یہ قریش کے دو تاجر تھے، خواجہ نصیر اور خواجہ امین بن حریز، انھیں الجھڑا بن مرثدہ

٣٣٣ (عندئذ يرضى الله عندهم) قالهم تر الى الذين بدلوا نعمة الله كفراً. إبراهيم ٢٨

محقق فرمایا کہ ترش کنڈا لہر قلعے میں، مغیرہ دار، خواجہ، نہ مغیرہ کی جڑ تو لہنے لگے۔ جگہ بدریں گاہتوں تھی۔ جبکہ خواجہ و آب و آتش تک
سے لے کر جس کی ہے۔ اس حرم، اس العس، اس اسی حرم، مستترک الحاکم، ابن مردادہ، لکھنؤ، مغیرہ

اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بدلنے والے

۳۵۴۔ اہل فضل۔ سے مروی۔ کہ کو ابن الکلبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان لوگوں کے بارے میں سوال کیا جنہوں نے اصفیٰ خست و شامی سے بدل دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ قریش کے گاجر لوگ ہیں۔ بدکاران ان کے لیے کافی ہو گیا تھا۔ ابن الکلبہ نے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا

الذين ضل سعيهم في الحياة الدنيا وهم يحللون الكهف ١٠٧

دلوگ جن کی سعی دنیا کی زندگی میں، بارگاہی اور وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم اچھا کہہ رہے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر فرقہ حرام، جس کے لوگ ہیں،

محمد الرزاق، الفرياني، ماضي، محمد جبريل، ابن أبي حاتم، ابن مردويه، البيهقي، الدلائل

فائدہ:..... یعنی ہر گروہ فرق اس زمرے میں داخل ہے جن کی دنیاوی زندگی میں عبادت و ریاضت بے کار ہو جاتی ہے اور وہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں۔ اہل بدعت و مقلات اور دین میں نئی باتیں داخل کرنے والے اس عقیدہ میں شامل ہیں۔ اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔

۳۳۵۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا گیا (جن کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے) کہ انہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر کے ساتھ بدل دیا۔ فرمایا: وہ (قریش میں) سے عوامیہ اور ابو جہل کا قبیلہ یعنی مخزوم ہے۔ روایہ ابن مرقوبہ گزشتہ روایات سے اس کا تعارض نہیں کیونکہ بنی مخزوم بنی مخزوم کے بڑے قبیلے کی ایک شاخ ہے۔ اور گزشتہ روایات میں بنی مخزوم کا ذکر آیا ہے۔

۳۳۵۶۔ ارطاة رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جن لوگوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اس زمرے سے قریش کے علاوہ دوسرے لوگ بری ہیں۔ روایہ ابن مرقوبہ

۳۳۵۷۔ ابن ابی حنین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کفر سے ہوئے اور لوگوں کو فرمایا: کوئی مجھ سے قرآن (کی تفسیر) کے بارے میں سوال کیوں نہیں کرتا۔ پھر فرمایا (میرا تو یہ حال ہے کہ) خدا کی قسم اگر مجھے علم ہوتا کہ کوئی شخص قرآن کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور وہ تمام مسندوں کے پار ہوتا تو میں ضرور اس شخص کے پاس جاتا۔ (جبکہ تم کو یہاں پر نعمت میسر ہے اور سوال نہیں کرتے)۔ چنانچہ حضرت ابن الکواہ نے سوال کیا: وہ کون لوگ ہیں؟

جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا۔ سورہ ابراہیم: ۲۸

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ مشرک لوگ ہیں۔ ان کے پاس اللہ کی (عظیم) نعمت ایمان کی دولت آئی لیکن انہوں نے اس کو ٹھکرا کر اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں ڈال دیا۔ ابن ابی حاتم

کافروں کی دین دشمنی

۳۳۵۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس آیت کو یوں پڑھتے تھے

وان کناذ مکروہم لنزول منه الجبال۔ ابراہیم: ۳۶

گوکہ (کافروں کی تہذیب) ان کی تہمتیں کہ پہاڑ بھی ان سے ٹل جائیں۔

یعنی کان کی جگہ کا پڑھ کر اس کے معنی بیان کرتے تھے۔ پھر ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر بیان فرمائی:

جابر سرکش بادشاہوں میں سے ایک جابر بادشاہ نے کہا: میں آخری حد تک اوپر جاؤں گا اور دیکھوں گا آسمانوں میں کیا ہے؟ چنانچہ اس نے گدھے کے پیچے لائے کا حکم دیا اور ان کو خوب گوشت کھلائی حتیٰ کہ وہ بڑے مضبوط اور توانا ہو گئے پھر ایک تابوت بنائے کا حکم دیا جس میں دو آدمی سائیکس۔ پھر اس تابوت کے درمیان ایک اونچی کھڑی لکھوائی۔

کھڑی کے اوپر سے پھر گوشت بندھوایا۔ پھر گدھوں کو تابوت کے اوپر بندھوایا۔ جبکہ گوشت ان سے اوپر تھا۔ اور پہلے اچھی طرح ان کو بھوکا رکھا۔ پھر وہ اپنے ساتھی کے ساتھ اندر بیٹھ گیا۔ اور گدھوں (کرکسوں) کو کھول دیا چنانچہ وہ گوشت کی طرف لپکے چونکے۔ بندھے ہوئے تھے اس لیے تابوت کو تہہ کر اور گوشت کی طرف اڑتے رہے۔

جہاں تک اللہ نے چاہا وہ اڑے۔ پھر بادشاہ نے اپنے ساتھی کو کہا اور اڑو کھول کے دیکھو کیا نظر آتا ہے اس نے دروازہ کھول کر دیکھا اور بولا میں پہاڑوں کو دیکھ رہا ہوں جو مجھی کی طرح نظر آ رہے ہیں۔ بادشاہ نے دروازہ بند کرنے کو کہا۔ گدھے اور اوپر اڑے جس قدر اللہ نے چاہا۔ پھر بادشاہ نے کہا: دیکھو، ساتھی نے کھول کر دیکھا اور کہا: مجھے صرف آسمان نظر آ رہا ہے اور کچھ نظر نہیں آ رہا اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ یہ آسمان قریب ہونے کے بجائے مزید بلند ہوتا جا رہا ہے پھر بادشاہ نے (عاجز ہو کر) کہا کھڑی کا رخ نیچے کر دو۔ گدھے اب گوشت کھانے کے لیے نیچے کو لپکے۔

۳۳۷۰۔ نو عننا ما فی صدورهم من علیٰ اخوانا علیٰ سرور متقابلین۔ (المعجم: ۴)

ترجمہ: ... اور ہم ان کے دلوں میں ہو کہ دولت ہوگی نکال دیں گے (گویا) وہ بھائی بھائی ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مذکور فرمانِ باری تعالیٰ کے متعلق ارشاد فرمایا یہ عرب کے تین قبائل کے بارے میں نازل ہوئی ہے: بنی ہاشم، بنی تمیم، بنی عدی اور میرے بارے میں (ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اور عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں)۔

ابن مہدیہ، القاری فی فضائل الصديق

فائدہ: ... حضرت علی بن ہاشم سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بن تھار حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بنی عدی سے تعلق رکھتے تھے۔

(صفحات: ۱۰۱-۱۰۲)

خلفاء راشدین کے فضائل

۳۳۷۱۔ اکثر اعداء سے مروی ہے کہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت الامیر (صادق رحمہ اللہ) کو کہا: مجھے خداں شخص نے علی بن حسین (ازہرین الذین بن رحمہ علیہ) کی طرف سے بیان کیا کہ ابو بکر، عمر و علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے:

وَنُرَعْنَا مَا فِی صُدُورِهِمْ مِنْ عَلٰی اٰخِوَانَا عَلٰی سُرُورٍ مُّقَابِلِینَ۔ (المعجم: ۴)

ترجمہ: اور ہم نے ان کے دلوں میں فرمایا اللہ کی قسم! تم! کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور ان کے بارے میں نازل ہو سکتی ہے ان کے سوا؟ اکثر اعداء کہتے ہیں: میں نے کہا: بھروسہ نہ کرو اس کا کوئی تھا۔ فرمایا بیعت کا کھوٹ تھا۔ بنی ہاشم بنی عدی اور بنی ہاشم کے درمیان نزاع جاہلیت میں تھی (عناد) تھا۔ مگر جب یہ لوگ اسلام لے آئے تو محبت میں پیرائے ہو گئے۔ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بنو شمر اور بنو گویا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہاتھ کوڑھ کر کے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو کو سنبھالنے کے لیے آیت نازل ہوئی۔ ابن ابی حاتم، ابن عساکر، کلذم: ... ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ آلہ علی رضی اللہ عنہ سے عظیم درگ تھے۔ ابو بکر النواء، یہ کثیرین اسامی اللہ و شیعہ ہے۔ جس کو اب ہر قوم و نام سنی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں یہ تیغ میں غلو کرتے تھے۔ عدی فرماتے ہیں یہ گمراہ انسان تھا۔ دیکھئے میزان الموعود، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷۔

۳۳۷۲۔ حضرت حسن مہرکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

الصلیٰ علیٰ اہل بیتہ کے بارے میں یہ فرمانِ خداوندی نازل ہوا

وَنُرَعْنَا مَا فِی صُدُورِهِمْ مِنْ عَلٰی اٰخِوَانَا عَلٰی سُرُورٍ مُّقَابِلِینَ۔ (المعجم: ۴)

اور ان کے دلوں میں ہو کہ دولت ہوگی ہم اس کو نکال دیں گے۔ (گویا) بھائی بھائی ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے ہیں۔ ہمدان زائی، السنن للبیہقی، من حویر، فی مسفر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ، ابن عساکر

سورۃ النحل

۳۳۷۳۔ (متذکرہ رضی اللہ عنہ) (واقعو باللہ جہلہ ایمانہم لایبث اللہ من موت۔ (الحمل: ۳۵)

اور یہ خدا کی قسم! میں کہتا ہوں جو مرد ہے جسے خدا سے نہیں اٹھائے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرمایا: یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ (الخصفاء للعلی، ابن مردودہ)

فائدہ: ... غالب روایت کے الفاظ مکمل نہیں اس لیے یہ منہ پر مغل رہا ہے ورنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ مطلب ہو کہ میں ہوسکتا کہ وہ اپنے

سورة الزمر

۴۷۷ (مسند غنی بحسب اللہ عز) (فرقہ الہی ہے)

تفسیر میں فرمیں: "وَلَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" (اور تاکہ تم ڈرو)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (نہی) اور انہیں نے پہلی مرتبہ سرخ میں لاکر کیا علیہ السلام تو لڑکھایا اور اس وقت مرتبہ میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کو لڑکھایا۔ وہ نہ ہی جھانکے۔

۴۷۸ حضرت غنی رضی اللہ عنہ فرمان فرمایا،

فمَحَرَّنَا آيَةَ الْكِتَابِ - الْأَمْرَ: ١٢

بہم نے رات کی شمالی جہاں سے چلا۔

۱۹۴۹ء حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک روایت سے متعلق ردائے مبارک سے جس رات دروزن برابر تھے۔ کچھ عرصہ نے رات کی نشانی کو منہ نہ چھانپا اور اس کے متعلق ردائے مبارک سے تین رات کی نشانیوں سے جو چاند میں ہے۔ اس امر میں اس عہد میں جوہر اس عہد۔ اس امر میں

چار سیسے ہو گئی اور دونوں کی روشنی کو چوٹیں رہ گئے۔ پوچھیں اور تھکی جاوے گا کہ اس مرد دوبا

۱۶۹۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ راہنہ فرماتے ہیں: جب سوائے تمہیں کسی اور نہ ہو تو اس وقت اللہ سے اپنی ضرورتیں مانگو۔
 (ابو یوسف، السنن، کتاب بیعہ، ج ۱، ص ۱۸۱)

فان كان للاوليين غفورا لآخرين

کے شہر، جو ان کے والدین کو بچنے دے گا۔ انہی میں سے،

۳۶۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ میں نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے ساتھ دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے ساتھ دیکھا ہے۔

۳۲۸ (مدرسہ سائنس رضی اللہ عنہ) حضرت سلطان رضی اللہ عنہ سے نقوش ہے کہ اللہ پاک نے آدم علیہ السلام اپنی تخلیق میں سب سے پہلے ناکارہ بنایا اور دیکھتے تھے جبکہ (امی ان کی تخلیق تکمیل نہ ہوئی تھی اور) ناکارگیوں جاتی تھیں۔ جب عصر کے بعد کافرتہ (اور حضرت اسماء علیہا السلام) سوا کرنے لگے اب رات سے میرے سارے بڑے بچے اپنی تخلیق فرما۔ اسے۔ پس یہی اللہ کے فرمان کا مضبوط ہے۔

وكان الانسان عجولاً في الاسراء ۱۱

اور اس نے چریاز (چیدرا) کے دو بیٹے بھی شہ

اعلائیہ گناہوں کا ذکر

۳۴۳ھ (مسند عقلمان بن عسالم) عقلمان بن عسالم رضی اللہ عنہ۔ سے مروی ہے کہ اقبالہ یہودی نے اپنے ساتھی کو کہا: آؤ اس کی جاس چلیں۔ اس نے کہا: میں کوئی نہ ہوں، اگر میں یا تو (خوشی سے) اس کی چار آنکھیں جو ہا میں لے لچھرو دوں۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: تم میرے ساتھی ہو۔

سچا ہے۔ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ زنانہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ جس جان کو اللہ نے مختار بنو دیا جس کوئی نہ کرے مگر کسی حق نے ساتھ بدشاہ کے پاس کسی بے دھرم کو نہ لے دو۔ اگر اس کو قتل کر دے، چور کر دے، سزا دے لکھ دے، یا کہ جس پر قسمت نہ لگاؤ، سلامتی کی لاف کے وقت

نوٹ: نہ کرتے بھائی کو اور اسے یہودی لیا خاص طور پر تمہارا۔ نیسے یہ حکم ہے کہ ہفتہ کے دن تجاوز نہ کرے۔

چنانچہ ان یہودیوں نے آپ ﷺ کے اہل قلوب اور پاکوں کو ہر سے دینے لاد ہوئے، اہم شہادت دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: جو تم کو کیا چیز مایوس ہے کہ تم میری اتباع میں نہ کرتے، چاہئے کہے ناقد علیہ السلام نے دعائی بھی کہ ان کی اولاد میں ہمیشہ کوئی نبی نہ رہے۔

اور ہمیں خوف ہے کہ (اگر ہم نے آپ کی اتباع کر لی تو) یہ بی بی، عہدہ و مال نہ کرے کہ جس سے اس سے

۴۶۸۳ (مسند عبد الرحمن بن عبد اللہ شافعی رحمہ اللہ) یا ابن ام القلم رحمہ اللہ میں ہے کہ: نہ تہ طبعہ نہ راستے ہیں ان کو (حضور ﷺ کی) صحبت میری آفتاب ہے۔

عبد الرحمن بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے کئی کئی سال خیر کیف نے جا رہے تھے کہ آپ سے کچھ چودہ طے اور کہنے لگے اب محمد راج آیا ہے؟ آپ نے کچھ کے ہاتھ میں کچھ کو چھڑی تھی آپ نے کچھ اس پر سہارا کر کے کمر سے ہونٹے اور چہرہ قدسی آسمان کی طرف اٹھادیا پھر فرمایا: (فرعن الہی ہے):

وہمطلونک عن الروح سے آپ نے قلیلاً تک تاؤ و تفریقاً فی الامر ۷۵۷

نوجہم سے دھوکے مارے۔ ملک حوائی کرتے ہیں۔ لہجہ و پیرے پروردگار کی شان ہے اور قہم نوجہم کو (بہت سی) کم علم و پیاثر ہے۔

عبدالرحمن بنی امیہ نے کہا کہ میں نے اپنے لیے یہ غنیمت کرنا مانا اور شرمندہ نہ کیا۔

حضور فجر سے پہلے دعا کا اہتمام

۱۳۹۵۔۔ (مسند ابی ہریرہ، رضی اللہ عنہ) حضرت ابی ہریرہؓ کا وہ فرماتے ہیں کہ اللہ عز و جل رات کی آخری تین گھنٹوں میں ذکر کھڑے ہیں۔ پہلی گھنٹہ میں اس کتاب میں نظر فرماتے ہیں جس کو اس کے سوا کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ چنانچہ جو چاہے اس میں ملا رہے ہیں اور جو چاہے میں نکلا رہے ہیں۔ دوسری گھنٹہ میں منت حدیث کو دیکھتے ہیں۔ سائنہ کا وہ گھر ہے جس کو اس کی جگہ کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور اس کی ال پر اس کا قبول تک گذرا (کہ وہ تحقیق ہے اور اس میں کیا سنا ہے کہ اللہ کا مسکن ہے۔ اس میں کیا آواز میں سے صرف تین قسم کے آگاہ ہیں کہے۔ "فہیاء" صدیقین اور شہداء۔ پھر اللہ تعالیٰ اس جنت کو فرماتے ہیں خوش کام تمام ہے اس شخص کے لیے جو حق میں رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ تیسری گھنٹہ میں روح الامین (میرزا علیہ السلام) اور دوسرے فرشتوں کے ساتھ آسمان دیا پھرتے ہیں۔ اور روح الامین اور دوسرے فرشتے ہر طرف پھیل جاتے ہیں سائنہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یہی عزت کی قسم کھڑے ہو جاؤ اور پھر بندوں کو اور خدا فرماتے ہیں: کوئی ہے مغفرت چاہنے والا میں اس کی مغفرت کراں ہو کوئی ہے سہیل میں اس کو معاف کروں؟ کوئی ہے مانگنے والا میں اس کی کیا کر سوں۔ حق کی فتح طوع اور بخل سے کیسی مطلب سے اور ہار پائی

وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا - الْأَمْراء ٤٨

ہر ایک کو قرآن پڑھانا، کیونکہ اس کے وقت قرآن پڑھنا (جہاں جوتا ہے) میں الملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔

[illegible]

والا ذكرت ربك في القرآن وحده دلتك على انهم نفورا - الامراء ٣٦

اور جب ترائی میں اپنے پروردگار کی دعا کر کے، ہتھوڑا جگ جاتے ہیں اور پیٹو بھیر کر چل دیتے ہیں۔ دوا، سب منہ دار

۴۳۸ء کا یہ واقعہ حدیث سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی آنکھیں کھلیں، ان میں بائیں سمت سے پہلے قرآنوں نے عرض کیا: پروردگار! سورج غروب ہونے سے ان میں میری بائیں نگاہیں ٹکرائیں فرما۔ تب اللہ پاک نے (تازل) فرمایا: وکان الانسان محجولاً۔ سورہ ۱۰: ۱۔ اور انسان مضبوط (پیدا ہوا) ہے۔

سورۃ الکہف

۴۳۸ء (سند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وکان نحتہ کسر لہما

اور ان کے نیچے ان کا خزانہ (مدفون) تھا۔

فرمایا کہ وہ خزانہ ایک سوئے کی تختی تھی جس میں لکھا ہوا تھا:

میں شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

مجھے تجب ہے اپنے شخص پر جو قدر (خدا) پر ایمان رکھتا ہے۔

اور پھر بھی، نجدہ خاطر ہوتا ہے، تجب ہے مجھے اپنے شخص پر جو موت پر ایمان رکھتا ہے پھر بھی خوش ہو جائے۔ ہے۔ اور مجھے تجب ہے اس

شخص پر جو ذاتِ دین کی تلاش میں غور فکر کرتا ہے اور پھر بھی لمحہ پیدا ہونے والے عورات سے مطمئن ہے۔

مدفون خزانے کیا تھے؟

۴۳۸ء حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

وکان نحتہ کسر لہما۔ الکہف ۸۶

اور ان کے نیچے ان کا خزانہ (مدفون) تھا۔

کے متعلق ارشاد فرماتا ہے: وہ خزانہ سوئے کی تختی تھی جس میں لکھا ہوا تھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

تجب ہے مجھے اپنے شخص پر جو موت کوئی گھبراہٹ اور پھر بھی خوش ہوتا ہے تو مجھے اپنے شخص پر جو روزِ حق کوئی گھبراہٹ نہ آئے۔

مجھے تجب ہے اپنے شخص پر جو قدر کوئی گھبراہٹ اور پھر بھی دین و ایمان میں ہمتا ہے اور تجب ہے اس شخص پر جو دنیا کو دیکھتا ہے اور اسی کی اپنے اہل

کے ساتھ مشورہ، ایال و یکتا ہے پھر بھی اس پر مطمئن ہو کر بیٹھ جاتا ہے بشعب الاحسان اللہ علیہ

۴۳۸ء سارہ بن ابی اسعد رضی اللہ علیہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے میں کیا گیا کہ کیا حضرت ذوالقربیٰ

تھے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سمجھا کہ تم میرے پیغمبر ﷺ کو مانتے ہو کہ سنا ہے کہ وہ ایک عالم تھے اور یہ لفظ یہ آئے ہیں وہ ایک عالم

انسان تھے۔ سنا ہے کہ ان کو چھٹی نظر ملی تھی۔ اور کہا کہ اللہ کی شہادت پانچوں میں سے دو ہیں۔

۴۳۸ء اہل مدینہ رضی اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان کو اللہ عزوجل نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دعا کی تھی کہ وہ اللہ کے رسول کے

کدامی تھے۔ وہ اللہ کے رسول علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: وہی تھے اور نہ پادشاہ۔ پندہ وہ نہ کے ایک بندے تھے۔ انہوں نے اللہ کے عزت

رکھی اللہ نے ان کو محبوب بنالیا۔ انہوں نے اللہ کے لیے غلوں کو اپنایا اللہ نے ان کو غلوں اور سچائی مرحمت فرمائی۔ پھر اللہ نے ان کو ایک قوم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے آپ کے قرن (یعنی سر) پر مارا جس سے آپ جاں بحق ہو گئے۔ اللہ نے آپ کو دوبارہ زندگی بخشی تاکہ آپ اس قوم سے جدا کریں انہوں نے دوبارہ آپ کے سر کے دوسری طرف مارا اور آپ پھر جاں بحق ہو گئے۔ اللہ نے آپ کو پھر ان سے جدا کر کے لیے زندہ کر دیا۔ اسی وجہ سے آپ کو ذوالقرنین کہا گیا اور تمہارے درمیان ان کی مثال موجود ہے۔

ابن عبدالحکم فی فتوح مصر، ابن ابی عاصم فی السنۃ، ابن الاثیر فی المصاحف، ابن مردودہ، ابن المنذر، ابن ابی عاصم

ذوالقرنین کا ذکر

۳۳۹۲۔ ابوالمقداد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا ذوالقرنین کی یہ قرین کیا چیز تھے؟ (قرن کے معنی سینک کے آتے ہیں قرین دو سینکوں والا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تمہارا خیال ہوگا کہ وہ سونے یا چاندی کے سینک تھے۔ درحقیقت اللہ نے ان کو ایک قوم کی طرف مبعوث فرمایا تھا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر آپ کے بائیں جانب سر پر چوٹ ماری جس سے آپ جاں بحق ہو گئے۔ اللہ نے آپ کو پھر زندہ کر دیا اور لوگوں کی طرف مبعوث فرمایا پھر ایک شخص نے کھڑے ہو کر آپ کے سر پر دائیں طرف چوٹ ماری جس سے آپ جاں بحق ہو گئے اسی وجہ سے اللہ نے آپ کو ذوالقرنین فرمایا۔ ابوالمقداد فی العطیۃ

فائدہ:۔۔۔۔۔ قرن کے معنی سینک کے علاوہ اور بہت سے آتے ہیں جن میں ایک معنی سر کی ایک جانب بھی ہے جہاں جانوروں کو سینک لگتے ہیں چنانچہ دونوں قرینوں کو قرین کہا گیا ہے اور ذوالقرنین والا اس طرح آپ کا نام ذوالقرنین پڑ گیا۔

۳۳۹۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے حضرت ذوالقرنین کے بارے میں سوال کیا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو بارشاد فرمایا وہ ایک عام بندہ خدا تھے۔ انہوں نے اللہ سے محبت قائم کی اللہ نے بھی ان سے محبت قائم کی۔ انہوں نے اللہ کے لیے سچائی اور غلوں کا راستہ اپنایا اللہ نے ان کو اپنا بڑا گدیہ کر لیا۔ پھر اللہ نے ان کو اپنی قوم کی طرف بھیجا کہ ان کو اللہ کی طرف بلائیں۔ چنانچہ انہوں نے ان کو اللہ کی طرف اور اسلام کی طرف دعوت دی۔

آپ کی قوم نے آپ کے سر کے دائیں طرف چوٹ ماری جس سے آپ جاں بحق ہو گئے۔ پھر چٹائی مدت اللہ نے چاہا آپ کو بچے رہنے دیا۔ پھر دوبارہ اٹھایا اور دوسری قوم کی طرف اسلام کی دعوت دینے کے لیے مبعوث فرمایا چنانچہ انہوں نے حکم کی بجا آؤدی کی۔ دوسری قوم ہادولوں نے آپ کے سر کے بائیں جانب چوٹ ماری جس کے صدمے سے آپ پھر ہلاک ہو گئے۔ اللہ نے چٹائی مدت چاہا (اس بار بھی موت کی چادر میں) لیکن رہنے دیا۔ پھر اللہ نے ان کو اٹھایا اور ہادولوں کو آپ کے تابع کر دیا۔ اور ان کے انتخاب میں آپ کو اختیار دیا۔ حضرت ذوالقرنین نے سخت ہادولوں کو بڑے ہادولوں کے مقابلے میں پسند کیا چونکہ وہ بڑے تھیں۔

اور نور (روشنی) آپ کے لیے کشادہ کر دی اور اسباب کی خوب فراوانی عطا کی دن اور رات آپ کے لیے برابر کھڑے انہی نعمتوں کی بدولت آپ نے زمین کے مشرق و مغرب تمام قوموں کو کھنکھلا ڈالا۔

ابن اسحاق، القرطبی، کتاب من عاش بعد الموت لایمن ابی الدین، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۳۳۹۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ترک کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ ہر وقت گردش میں رہنے والے لوگ ہیں۔ ان کا کوئی مستقل ٹھکانہ نہیں اور یہ یا جوج ماجوج کی قوم میں سے ہیں۔ یہ لوگوں پر عادت گری اور خدا کو بھانپتے تھے۔ چنانچہ حضرت ذوالقرنین نے ان کو ان کے اور دوسرے لوگوں کے درمیان (سہ سکنہ درمیانی) دیوار کھڑی کر دی۔ اب وہ (دیوار کے اس پار) زمین میں گھومتے پھرتے ہیں۔ ابن المنذر

یا جوج ماجوج کا ذکر

۳۳۹۵... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یا جوج ماجوج دو دیوار کے پیچھے ہیں۔ ان میں سے کوئی نہیں مرے گا جب تک کہ اس کی اولاد میں سے ہزار افراد پیدا ہو جائیں۔ ہر روز وہ کھجور کا درخت پر آتے ہیں اور اس کو چاٹتے ہیں حتیٰ کہ اس کو آٹے کے چھلکے کی مانند کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں: چلو کلک اس کو کھول لیں گے۔ چنانچہ جب وہ اگلے روز صبح کو آتے ہیں تو چاٹنے سے پہلے دو دیوار جس حالت پر تھیں اسی پر پڑتے ہیں۔

یہاں لوگ ان طرح شہقت میں مبتلا ہیں کہ حتیٰ کہ ان میں ایک مسلمان پیدا ہوگا۔ پھر جب وہ صبح کو بیدار ہوں گے تو یہ مسلمان ان کو کہے گا: تم اللہ کی قسم! ہم اللہ کی قسم! کہ کام شروع کر دیں گے۔ شام کو وہ لوٹ جائیں گے اور ان کے کھانے کو کھول دیں گے۔ مسلمان ان کو کہے گا: شام اللہ کی قسم! چنانچہ ان شام اللہ عجلہ فرما دے گا تو ان کے تودہ پر کو گدشت شام کی حالت پر چھلکے کی طرح ہی پائیں گے۔ جبکہ وہ اس میں باسانی سوراخ کر لیں گے اور وہاں سے نکل نکل کر انسانوں پر اڑنے لگیں گے سب سے پہلے جو نکلیں گے وہ سچا بڑا قعداوی ہوں گے جن کے سروں پر تان ہوں گے۔ اسی کے بعد وہ فوج در فوج نکلتے ہی جائیں گے۔ پھر وہ یہاں ہی اس غیر فرائض کی طرح کسی نہر پر آئیں گے تو اس کا سارا پانی پل یا زین کے ان کے پیچھے دفن آئے گا تو خبر کو غلبہ دیکھ کر کہیں: یہاں بھی پانی جتنا ہوگا۔ یہی اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے۔

لَا إِجَاءَ وَ عَدُوِّي جَعَلَهُ ذَكَاءَ وَ كَانَ وَ هُوَ فِي حَقِّهِ ۹۸۔ الکہف۔

جب میرے پروردگار کا وعدہ آجائے گا تو اس کو (ذہاکر) ہمارا کر دے گا اور میرے پروردگار کا وعدہ آجائے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کا وعدہ ہے (یعنی اس دیوار کو بیت کا گھر وغیرہ بنا دے گا)۔ اس اسی حلقہ ۳۳۹۶... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمادے: وہی:

قُلْ هَلْ تَعْبُدُونَ إِلَّا الْإِصْنَانِ الَّذَيْنِ ضَلَّ سَبِيلَهُمَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ الْكُفْرُ ۚ ۱-۲-۳۔ الکہف۔

”کہہ دو کہ تم نہیں بتائیں جو مخلوق کے لحاظ سے بڑے نقصان میں ہیں۔ دو لوگ جن کی سعی دنیا کی زندگی پر مبنی تھی۔“
کے متعلق اشارہ فرمایا یہ دراباب لوگ ہیں جنہوں نے گزروں میں اپنے آپ کو عقیدہ کر لیا ہے۔ ابن العسقلانی، ابن ابی حاتم
۱۳۹۷... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے بارے میں سوال کیا:

قُلْ هَلْ تَعْبُدُونَ إِلَّا الْإِصْنَانِ الَّذَيْنِ ۚ ۱۰۴۔ الکہف۔

کہہ دو کیا تم نہیں بتائیں جو مخلوق کے لحاظ سے بڑے نقصان میں ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

یہ اخیال ہے کہ ہر روز مروج لوگ انہی میں سے ہیں۔ عبدالرزاق، القری، ابن العسقلانی، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ

ابوہبل اور اس کے ساتھی کفر کا سر غنہ ہیں

۳۳۹۸... حضرت مصعب رضی اللہ عنہ علیہ السلام، سعد رضی اللہ عنہ، ابی وقاص سے مروی ہے کہ ایک شخص نے (میرے والد محالی رسول) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو کہا: میں سمجھتا ہوں کہ تم کفر کے سر غنہ لوگوں میں سے ہو! حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا تو جھوٹے بولے، وہ تو ابیہبل اور اس کے ساتھی ہیں۔ اسی شخص نے پوچھا: چہاں وہ لوگ وہی ہیں جن کے بارے میں فرمان اللہ عزوجل ہے:

الَّذَيْنِ ضَلَّ سَبِيلَهُمَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ هُم بِحُشُونٍ أَنَّهُمْ، بِحُشُونٍ صَفَا ۚ ۱۰۵۔ الکہف۔

وہ لوگ جن کی سعی دنیا میں ہے کار ہو گئی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ اچھا کر رہے ہیں۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ ان (یعنی ابو جہل اور اس کے اصحاب) کے بارے میں تو یہ فرمان الہی ہے:

اولئک الذین کفرو بآیات ربہم ولقاءہ فحیطت اعمالہم فلا نقبیم لہم یوم القیامۃ وزنا، الکہف: ۱۰۵

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اس کے سامنے جانے سے انکار کیا تو ان کے اعمال ضائع ہو گئے اور ہم قیامت کے دن ان کے لیے کچھ بھی وزن قائم نہیں کریں گے۔ رواہ ابن عساکر

سب سے زیادہ علم والا کون؟

۳۳۹۹۔ (مسند ابی رضی اللہ عنہ) حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے درمیان خطبہ دیتے نظر فرمے ہوئے۔ آپ علیہ السلام نے سوال کیا: لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں سب سے زیادہ علم والا ہوں۔ اللہ پاک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس جواب سے ناراض ہو گئے کہ یہ کیوں نہیں کہا اللہ زیادہ جانتا ہے کہ لوگوں میں کہ کون زیادہ علم والا ہے؟ پس اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وہی کہ دو دنوں سمندر روں کے نظم پر میرا ایک بندہ ہے وہ تجھ سے زیادہ جانتے والا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! میرے لیے اس سے ملاقات کا کیا ذریعہ ہے؟ فرمایا: قہیلے میں ایک چھٹی لو۔ (اور سفر پر چل دو) جہاں وہ چھٹی کم ہو جائے وہی تمہاری منزل ہے۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام چل دیئے اور اپنے ساتھ ایک نو جوان یوشع بن نون کو بھی لے لیا۔ دونوں نے ایک قہیلے میں چھٹی بھی ساتھ کر لی۔ جتنی کہ جب وہ ایک چٹان پر پہنچے تو یوشع کو سوجھنے۔ چھٹی قہیلے سے نکل کر سمندر میں چلی گئی اور اس کے جانے کا نشان سمندر میں باقی رہ گیا۔ اسی نشان پر موسیٰ علیہ السلام اور یوشع علیہ السلام کو بہت تعجب ہوا۔ پھر دونوں باقی دن اور رات سفر کرتے رہے اگلے دن صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت یوشع علیہ السلام کو فرمایا: ہمارا کھانا لاؤ۔ اس سفر میں بڑی تکلیف ہو گئی ہے۔ اور یہ تھا کہ اس مقررہ جگہ سے آگے جھٹنے کے بعد پہنچتی تھی جس جگہ کا اللہ نے ان کو حکم فرمایا تھا چنانچہ جوان نے جواب دیا کہ آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم جب چٹان پر تھے تو میں چھٹی کو بھول گیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اسی مقام کی تو تم کو تلاش تھی۔ چنانچہ دونوں اپنے نشان کا قدم پر واپس لوٹے جب وہ واپس چٹان پر پہنچے تو وہاں ایک شخص کو کپڑا اوڑھے لیٹا ہوا پایا۔ موسیٰ علیہ السلام نے سلام کیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: تیری سر زمین میں یہ سلام کہاں سے آیا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں ہوں موسیٰ۔ خضر علیہ السلام نے پوچھا: بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ موسیٰ نے فرمایا: جی ہاں۔ میں آپ کے ساتھ رہتا جا رہا ہوں تاکہ جو آپ کو علم سکھایا گیا ہے وہ آپ مجھے بھی سکھا دیں حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکتے۔ اے موسیٰ! میں ایک علم پر ہوں جو اللہ نے مجھے سکھایا ہے جس کو تم نہیں جانتے۔ اور تم بھی اللہ کے علم میں سے ایک علم پر ہو جس کو میں نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا: نعم مجھے ان شاء اللہ صابرین میں سے پاؤ گے اور میں آپ کی نافرمانی بھی نہیں کروں گا۔ چنانچہ دونوں ساحل کے کنارے کنارے چلنے لگے راستے میں ایک کشتی ملی کشتی والوں سے بات کی کہ ہم دونوں کو سوار کر لیں۔ چنانچہ کشتی والوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان کر بغیر کرائے کے دونوں کو سوار کر لیا۔ ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی۔ اور سمندر میں ایک یا دو چوٹی ماری۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! میرا اور تمہارا علم اللہ کے علم کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے اس سمندر سے چڑیا نے ایک یا دو چوٹی پانی پی لیا ہو گا۔

پھر حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کے تختوں میں سے ایک جھنڈا اکھاڑ دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

ان لوگوں نے ہم کو بغیر کرائے کے سوار کیا جبکہ آپ نے ان کی کشتی چھاڑ دی تاکہ اس میں سوار لوگ فرق ہو جائیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے بھول گئی اس پر میرا مواخذہ نہ

منیا کرتے ہو۔ اور وہ اسی پر راضی ہو گیا ہے بعد از محض رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے معاذ! میں تم کو اللہ کا واسطہ دے کر بچ پختہ ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے ٹیکس سنا جس نے دھوکے کے لیے روزہ رکھا اس نے شرک کیا، جس نے دھوکے کے لیے صلوٰۃ کیا اس نے شرک کیا، اور جس نے دھوکے کے لیے نماز پڑھی اس نے شرک کیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فَمَنْ كَانَ مِنْ جَوْلَقًا، رِبًّا فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يَتَّبِعْ جِلَافَهُ رِبًّا مَعْدًا۔

تو یہ تو میری جنت میں تیری اور میں کوشتہ میں تجھوں ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیا میں اس کو کشتہ کی دالا نہ کروں؟ وہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور اللہ باسے آپ کو بھی کشتہ کی مرحمت فرمائے پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

یہ آیت سورہ دوم کی آیت کی طرح ہے۔

وَمَا يَتَّبِعُ مِنْ دُونِ قِيَمٍ بَلْ هِيَ الْغَالِيَةُ فَلَاحُظُوا عَمَلَكُمْ وَاللَّهُ رَءُوفٌ ۝۹

اور جو تم سوچتے ہو کہ تم لوگوں کے مال میں فراخی ہو تو خدا کے نزدیک الزلزلہ نہیں ہوتی، پس جس نے دھوکے کے لیے عمل کیا وہ اس کے لیے نفع دے گا اور نہ نقصان دے گا وہ دوسرے دھوکے سے مرکب الحاکم

سورہ مہریم

۲۵۰ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: نصرا کی ایسے مدنی قانون پر پردے کیوں نکالتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نصرا کی اپنے مذبح خانوں اور عبادت گاہوں کو بھی مستور (پردے میں) اس لیے رکھتے ہیں کہ کہیں:

فَالْخِدْتُ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا، مَرِيدًا ۝۱۰

تو سر میں نے ان کی طرف سے پردہ کر لیا، اس نے حلیہ

مستقین کی سواری

۲۵۱ حضرت غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول آرم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا

يَوْمَ يَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الْغُرُفِ وَاقِدًا، مَرِيدًا ۝۵

جس روز ہم پر بیڑ گاڑوں اور حشر کے سامنے (الطور) ہم ان جمع کریں گے۔

میں نے عرض کیا: رسول اللہ! وہ تو وہ ہوتا ہے جس پر سورہ ہو کر آیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب وہ اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو ان کے پاس ایک سفید اونٹ لائی جائے گی۔ اس کے پر ہوں گے اور وہ اس پر سونے کے کھادے گئے ہوں گے حتیٰ کہ وہ جنت کے دروازے پر پہنچ جائیں گے۔ انہیں گے کہ سونے کے کھادوں پر سرخ قوت کا حلقہ ہے اور جنت کے دروازے پر ایک درخت ہے۔ اس کی جڑ سے دو ٹکٹے چھوٹ رہے ہیں۔ جب ایک ٹکٹے سے پانی پیتا ہے تو ان کے پیٹ کی تمام گندگی مٹ جاتی ہے اور دوسرے ٹکٹے میں غسل کرتے ہیں تو کبھی بھی ان کے بال پر گندہ نہ دے اور نہ ان کی کھال آلودہ کی۔ پھر وہ کوزہ پر گئے سنتے تو حاکماتے ہیں۔ اے علی! تم اس حد سے نکلنا کہ ان کو کھانسی بخشے اور بولی ہے جس کو میں گم نام حورین توجہ ہو جاتی ہیں کہ ان کا شوہر امیر ہے اور طلحہ جلدیادہ تیار رہتی ہیں پھر وہ ان کو دروازہ کھولنے بھیجتی ہیں۔ یعنی وہ بان کو کھینچتے تو (اس کو نہ بھگوتے) کہ وہ سے میں پڑ جاتا ہے۔ وہ بان کو کہتا ہے۔ اے امیر! وہ میں تو ایک آپ کا پرہیزگار ہوں میں تو آپ کی خدمت کے لیے مقرر ہوا ہوں۔ چنانچہ وہ بان اس کے پیچھے پیچھے چل دیتا ہے۔

ان پر پیشہ ہیں گئے تھی کہ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ ابن ابی داؤد طی البعث، ابن مردودہ

سورۃ طہ

۳۵۰۷۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے فرمان باری تعالیٰ:

الرحمن علی العرش مستوی۔ طہ: ۵

رحمن عرش پر مستوی ہوا۔

کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ عرش کی آواز کچاہ کی آواز کی طرح نکلتی ہے۔ ابن مردودہ، الخطیب فی الباریع، السنن لسعید بن منصور
فائدہ:..... خدا کی ذات کا بیان جن احادیث اور قرآنی آیات میں آتا ہے وہ آیات اور احادیث متشابہات کہلاتی ہیں، اسی طرح جن آیات کی
مراد صرف اللہ کو معلوم ہے وہ بھی اسی زمرے میں آتی ہیں۔ جن کی کھون میں لگنا گمراہی ہے۔ خدا کی صفات اور تخلیقات میں غور و فکر کا حکم آیا ہے نہ
کذات میں۔

۳۵۰۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ (اس قدر عبادت کرتے اور نماز میں کھڑے رہتے کہ) اپنے قدموں کو بدلنے
لگ جاتے۔ کبھی اس پاؤں کے سہارے کھڑے ہوتے (اور کبھی اس پاؤں کے سہارے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہتے) حتیٰ کہ یہ فرمان
باری نازل ہوا:

طہ ما نزلنا علیک القرآن لتشتقی۔ طہ: ۱۰

طہ (محمد) ہم نے تم پر قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ البوار

کلام:..... روایت کو ضعیف کہا گیا ہے۔ کنز ج ۲ ص ۳۶۶

۳۵۰۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمان الہی:

فاصلع لعلیک۔ طہ: ۱۲

(اے موسیٰ) اپنے جوتے اتار دینے۔ آپ پاک میدان طوی میں ہیں۔

(میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس لیے جوتے اتارنے کا حکم دیا) کیونکہ وہ دونوں جوتیاں مردار گندھے کی کھال سے بنی ہوئی تھیں۔

عبدالواقد۔ الفرہابی، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم

وعظ میں نرم زبان استعمال کرنا

۳۵۱۰۔ فقل لا ھو لاینا۔ طہ: ۳

پس اس سے نرمی سے بات کرنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نرمی سے بات کرنے سے مراد تھا کہ اس کا نام نہ لینا بلکہ اس کو کنیت سے پکارنا۔ ابن ابی حاتم
فائدہ:..... جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبری عطا فرمائی تو فرمایا فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے نرمی سے بات کرنا۔ اس کی
تفسیر میں کبھی رحمۃ اللہ علیہ، بکرہ رضی اللہ عنہ، ماہاں رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یعنی اس کا نام لینے کے بجائے اس کو کنیت
سے پکارنا۔ چونکہ بڑی ہستی کے لیے کنیت کے ساتھ پکارنا یہ عرب کا عام طریقہ تھا۔ اسی وجہ سے مدینہ کے یہودی اسلام نہ لانے کے باوجود آپ
ﷺ کو یا ابا القاسم کہہ کر پکارتے تھے چونکہ آپ کا رسول ہونا وہ تسلیم نہ کرتے تھے کہ یا رسول اللہ! کہتے۔

اسی وجہ سے معلوم ہوا کہ کسی صاحبِ مرتبہ کا فکر بطور تعلیمِ کثرت سے پکارا جاتا ہے۔
فرعون کی کثرتِ جن، ادا ادا پاس، ادا ادا لید اور ادا ادا مرہ کے اکی اقول میں۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

ویدعہا بطریقکم المثلی . طہ: ۶۳

اور تمہارے مثلتہ مذہب کو یاد کرو گے۔

کے متعلق فرماتے ہیں (فرعون نے) مویٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام کے متعلق یہ کہا تھا کہ لو وہ دونوں لوگوں کو تمہارے مذہب سے پرستہ کر دیں گے۔

عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۴۵۱۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ہے:

جب مویٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار کے پاس (طور پر) جانے کا ارادہ کیا تو سامری (جادوگر) نے بنی اسرائیل کے جس قدر زیورات ہو سکے جمع کیے اور ان کو ذوالحال کر چھڑے کی شکل بنائی۔ پھر ایک مٹی کی پیٹ میں ڈالی جس سے وہ چھڑا آواز نکالنے والا بن گیا۔ پھر سامری نے بنی اسرائیلیوں کو کہا:

یہ تمہارا اور مویٰ کا پروردگار ہے۔

حضرت ہارون علیہ السلام نے ان کو کہا: اے لوگو! کیا پروردگار نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا۔ چنانچہ جب مویٰ علیہ السلام واپس آئے تو اپنے بھائی ہارون کے سر کو پکڑ کر کھینچا۔ ہارون علیہ السلام نے معذرت کے لیے کہا جو کہا۔ پھر مویٰ علیہ السلام نے سامری کو کہا: تیرا مقصد کیا ہے؟ سامری نے کہا:

میں نے رسول (جبریل علیہ السلام) کے نشان (قدم) سے ایک مٹی لے لی تھی۔ جو میں نے اس چھڑے میں ڈال دی اور یہ کام کرنے کو میرا دل چاہ رہا تھا۔

پھر مویٰ نے چھڑے کو لیا اور نہر کے کنارے لے جا کر اس پر بہت مٹی ڈالی۔ (پھر لوگوں نے اس نہر کا پانی پیا) اور جب بھی کوئی ایسا شخص اس پانی کو پیتا جس نے چھڑے کی عبادت کی تھی تو اس کا چہرہ سونے کی طرح زرد ہو جاتا۔ پھر ان لوگوں نے حضرت مویٰ علیہ السلام سے اپنی توبہ کا طریقہ پوچھا۔ حضرت مویٰ علیہ السلام نے فرمایا: ایک دوسرے کو قتل کر کے کھادہ ادا کرو۔ لوگوں نے پھرتی (اور تلواریں) لے لیں اور ہر ایک اپنے بھائی اور اپنے بھائی کو قتل کرنے لگا اور کوئی پروا نہ کرتا تھا۔ کہ کس کو قتل کر رہا ہے۔ (ہر گناہ گار نے گردن جھکا دی تھی اور اس کا قہر جی اس کو قتل کرتا تھا)۔

تھی کہ ستر ہزار لوگ قتل ہو گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مویٰ کو وحی کی: ان کو حکم دے گا کہ اپنے ہاتھ روک لیں۔ پس میں نے قتل ہونے والوں کی بخشش کروئی اور وہ جانے والوں کی توبہ قبول کر لی۔ (القرطبی، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، مسند ابی حاتم)

سورة الانبياء

۴۵۱۳۔ (مسند علی رضی اللہ عنہ) نعمان بن بشر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آیت:

ان الذين سبقت لهم منا الحسنى اولئك عنها معدون . الانبياء: ۱۰۱

جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے پہلے بھلائی مقرر ہو چکی ہے وہ اس سے دور رکھے جائیں گے۔

فرمایا: میں ان میں سے ہوں، ہارون، عمران میں سے ہیں، عمران میں سے ہیں، عثمان بن عفان میں سے ہیں، بلال بن رباح میں سے ہیں، اسحاق بن اسحاق میں سے ہیں، ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہم بھی ان میں سے ہیں جن کے لیے پہلے سے بھلائی مقرر ہو چکی ہے۔

ابن ابی عاصم، ابن ابی حاتم، العسکاری، ابن مردويه، ابن عساکر

۳۵۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان

لنسا بانار کونسی بردا وسلاماً علی ابو اہیم۔ الایہ، ۹۹

بجسے محمد یا سہ آگ ابراہیم پر بخندنی اور سرستی دانی ہو جائے۔

کے تعلق ارشاد فرماتے ہیں اگر اللہ پاک سلامتی ہوئے گا حکم فرماتے تو وہ اس قدر بخند کرے جو بال کر خند کبھی آپ علیہ السلام کو قتل نہ دیتی۔

المجہابی۔ من ابی ہشہ۔ الرعد لابانہ احمد۔ حدیث حبیہ اس الصدر

۳۵۱۔ فلنسا بانار کونسی بردا۔

قوم لوط کے برے اخلاق

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آگ ویہ عمر ہو کہ یہ نسا کونسی بردا ہے آگ بخندنی ہو جائے تو وہ اس قدر بخند کرے جو بال کر خند کبھی آپ علیہ السلام کو قتل نہ دیتی۔

نخند آپ کے لیے باعث تکلیف ہوئی تھی کہ ظم ہو ایسا اور سودا تھی وہی ہو جائے یعنی تکلیف دہ تھی۔ العروابی، امر اس شہ، ابن حریر

۳۵۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس امت میں چھ آدمی (قوم) ایسے قوم وہ کہ اسباق کی ہیں: (۱) جن کی گولیاں بنا

کر کسی کو مارا، جیسے نعل میں ڈال کر مارا جاتی ہیں، (۲) سیلی، (۳) اندک (ہر بیٹک کر مارنے والی چیز) ایسی میں آتش بازی۔ کہہ پڑے

تھکے، (۴) اکیس کے درمیان ٹکڑ بٹسا کر کسی کو مارنا، (۵) جس کے من کھلے چھوڑ دیے اور منہ لٹک (چیر کر وغیرہ پھینکا)۔

من ابی الدبھی دم الملاحی۔ ابن عساکر

۳۵۳۔ اککم و متعبدون من دون اللہ حسب جہم۔ الاب، ۱۰۱

تم اور جس کی تم عبادت کرتے ہو خدا کے سوا جنہم کو ایندھن ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر چیز خدا کے سوا جس کی عبادت کی جائے جنہم میں جائے گی سوائے سورج، چاند اور کسی علیہ

الاسلام کے۔

۳۵۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کطی المسجل للکعب۔ الایہ، ۱۰۲

میں کل فرشتہ ہے عبد بن عبد

فائدہ: قرآن ہی ہے جس راز نام توں کو لکھت میں مئے جس طرح میں کو پلینا سب کو۔ تو یعنی جس طرح کھل فرشتہ خطوں اور کتابوں کو

لکھت دیتا ہے اس طرح تمام آسمانوں کو لکھت دیتا ہے۔

۳۵۵۔ فرمان الہی ہے:

ان الذین سبق لهم منا الحسنی۔ الایہ، ۱۰۰

وہ جن لوگوں کے لیے ہم نے پہلے ایمان قرار دیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ وہ ۱۰۰۰ سال پہلے ایمان لائے تھے۔

۳۵۶۔ (عمر سعید بن ہبیر بن عباس رضی اللہ عنہ) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدم خلیفہ اسلام پیدا کیا مگر بھران میں

روح چھوٹی تھی اور سب سے پہلے ان کے منہوں میں روح آئی تو انہوں نے کوشش کرنے لگے۔ تب اللہ پاک نے فرمایا:

خلق الانسان من عجل۔

انسان خدا نے جلد سے پیدا کیا ہے۔

سورۃ الحج

۴۵۳۳ (مسنہ مصدق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ لوگ حج کرتے اور تہجد کی حالت میں سوتے اور سوئے خدا کا نام کہتا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حَقَّقَا لِلَّهِ غَيْرَ مَشْرُوكِينَ ۝ - الحج ۲۱

مگر ایک خدا کے ہوا اور اسی کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا۔ ابن ابی حاتم

۴۵۳۴ (مسنہ مصدق رضی اللہ عنہ) محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پابیت پڑھی:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ - الحج

اور اللہ نے تم پر دین میں کوئی حرج (نگلی) نہیں رکھی۔

پھر فرمایا قبلہ کی گئی گھسی گھسا کر لڑا۔ پھر اس سے چہرہ اور قرن تمہارے درمیان کس مٹتی میں آتا ہے اس سے کہا بتائی گئی معنی میں۔

لسنہ لنبیہی

مشرعیت جہاد

۴۵۳۵ محمد بن یحییٰ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دلہن نے عاصمہ رضیہا تو) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (شرعی) بائیل کے اوپر سے اٹھا کر فرمایا: میرے پاس ایسے کسی شخص کو لادو جس کے ساتھ میں کتاب اللہ کو لے کر مگر طرہ کردن (طالوں نے) مصدقین صومہ کو جو جو تیرا تھا پیش کر دو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں جو ان کے عداوت اور کوئی خطا تھا جس کو میرے پاس لے آتے؟ پھر مصدق نے آپ سے بات کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (واجبی دلس میں) قرآن مجید میں لے چکا:

اذن للذین یقاتلون بانہم یظہروا ان اللہ عنی نصرہم لظہیر ۝ - الانعام ۴۰

جن مسلمانوں سے (غزوہ کا) نکلنے کی جالی ہے ان کو اجازت ہے کہ (وہ بھی لڑیں) تاکہ تم ان پر ظہم ہو جائے۔ اور اللہ ان کی

مدد کرے گا وہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نبوت ہوتا ہے یا آیت تمہارے لیے ہے اور تمہارے ساتھیوں کے لیے، بلکہ یا آیت میرے

لیے اور میرے ساتھیوں کے لیے ہے۔ ابن ابی شیبہ، ابن مردودہ، ابن عساکر

۴۵۳۶ ... مہدیہ ابن حارث بن نوفل سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس مصدق بن صومانی نے (اپنے حق میں) یہ

آیت پڑھی:

اذن للذین یقتلون بانہم یظہروا - الحج ۴۰

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے افسوس ہے یا آیت میرے لیے ہے اور میرے ساتھیوں کے ہارے میں نازل ہوئی تھی، تم کو ناحق کہ

سے نکال دیا تم قہار اور ابن عساکر

۴۵۳۷ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: تمہارے ہر دے میں یہ ظہم لگی نازل ہوا:

الذین یظہروا ان اللہ عنہم یظہر حقہ ۝ - احزاب ۴۰-۴۱

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مردوں سے حق نکال اپنے گئے (انہوں نے) کو قصور نہیں کیا انہیں یہ کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار خدا ہے اور اگر

خدا لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ بٹاتا رہتا تو (راہبوں کے) صومعے اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں خدا کا بہت سا ذکر کیا جاتا ہے گرائی جا چکی ہوتیں۔ اور جو شخص خدا کی مدد کرتا ہے خدا اس کی ضرورت دہ کرتا ہے۔ بے شک خدا توانا (اور) غالب ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسڑیں تو نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا نظم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اسب کاموں کا انجام خدا ہی کے اختیار میں ہے۔

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کو ناحق ہمارے گھروں سے بے گھر کیا گیا پھر ہم کو زمین میں حکومت دی گئی تو ہم نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، نیکی کا نظم دیا، اور برائی سے روکا، جس یہ فرمان الہی میرے اور میرے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوا تھا۔

عبد بن حبید، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ

بیت اللہ کی تعمیر کا ذکر

۳۵۲۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ کی تعمیر کا حکم دیا گیا تو آپ علیہ السلام کے ساتھ (ان کے بیٹے اور بیوی یعنی) اسماعیل اور ہاجرہ بھی تھیں جب مکہ پہنچے تو بیت اللہ کی جگہ ایک بادل کو اپنے سر پر سائیے لکھا۔ اس بادل میں سر کی مانند کوئی چیز تھی، جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حکام کیا اور کہا:

اے ابراہیم! میرے سامنے پر بنیاد رکھو یا فرمایا: میری مقدمہ کے بقدر بنیاد رکھو۔ اس میں زیادتی نہ کرو نہ کمی کرو۔ پھر جب تعمیر مکمل ہو گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں سے چلے گئے اور اپنے چچے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ہاجرہ علیہا السلام کو چھوڑ گئے۔ اور اسی کی طرف فرمان الہی کا اشارہ ہے:

واذنبو انا لابرارھم مکان البیت الخ۔ الحج: ۲۶

اور (ایک وقت تھا) جب ہم نے ابراہیم علیہ السلام کے لیے خانہ کعبہ کو مقام مقرر کیا (اور ارشاد فرمایا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور کعبہ کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لیے میرے گھر کو صاف رکھا کرو۔

ابن جریر، مستدرک الحاکم

۳۵۲۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "الایام المعلومات" یوم النحر (قربانی کا دن) اور اس کے بعد کے تین ایام ہیں۔ ابن ابی حاتم

مشروعیت جہاد کی حکمت

۳۵۲۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: یہ آیت محمد ﷺ کے صحابہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے:

ولو لا دفع اللہ الناس الخ۔ الحج: ۴۰

اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ بٹاتا رہتا تو (راہبوں کے) صومعے اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں خدا کا بہت سا ذکر کیا جاتا ہے گرائی جا چکی ہوتیں۔ اور جو شخص خدا کی مدد کرتا ہے خدا اس کی ضرورت دہ کرتا ہے۔ بے شک خدا توانا (اور) غالب ہے۔

کیونکہ اگر اللہ پاک محمد کے صحابہ کے ذریعے کافروں کو نہ بٹاتا تو صومعے، گرجے اور عبادت خانے سب قبضہ نہیں ہو جاتے۔

ابن جریر، ابن الصلوی، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ

وَعَدَ لِلَّهِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا يَسْتَحْلِفْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ - انور
 دہانے وعدہ کرے کہ ان لوگوں کو ایمان لائے تم میں سے اور ان کے اعمال کی وجہ سے ان میں سے کوئی گرفت نہ ہو۔

من القندر الاوسط للطبرسي، مستدرک الحاکم، نین مردویه، ائدلائل ثبتهی، السیمیه من مصر.

۱۵۱) نبی یوسف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے) ارشاد فرمایا

اساتذہ مجرب و مبغیض ہیں، جہاں کہہ سکتے ہیں (ایسی ہی جگہ) کہ ہر روز ان کے ساتھ جس ایسی شخص کو یہ ہوتا تھا کہ اسے؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ! اس کا بڑا اجر مشتمل ہو گا۔

پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اور تم سے عمر! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم میں ہی کوئل نہ
 ہوں گا۔ پھر حضرت سید مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر پوچھنا شروع کیا: کیا انہوں نے عرض کیا: میں تمہیں کہوں گا اس شخص پر اللہ کی قسم
 ہو کہ اللہ کی نعمت کو بیکار رہنے کی خوشی ہے۔ اور ان میں سے پہلے اس شخص پر اللہ کی نعمت ہو جس نے یہ خبر دی۔ چنانچہ حضور ﷺ نے
 اس کو فرمایا:

اے ایمان الٰہیہ! تم نے تو قرآن کی تفسیر کر لی۔

وَالَّذِينَ يَرْمِلُونَ أِزْوَاجَهُمْ بِالْفُورِ ۖ

اور جو لوگ اپنی حورتوں پر یہ کاری کی تہمت لگائیں۔

فقیرؑ: ... حضور ﷺ نے حضرت اسلمؓ سے قول وکون کے قریب قرار دیا، جس کا ترجمہ میں سمجھ گیا ہے یعنی مراد اس کی صورت پر بہت مجھے تو وہ کاشی کے دروازے پر ہمارے کھانے میں پر بدکاری کا اثر ہے نہ کہ اسے اور عورت ہے، یعنی جو رخصت ہوئی ہو، کچھ عیال کے لیے کاشی و دوسرے کے یہاں جاتی ہے۔

سورة الفرقان

۴۴۳ (سید محمد رفیع الدین) ۲۰۰۰ء میں مدینہ منورہ میں مولانا محمد رفیع الدین صاحب مدظلہ العالی سے ملاقات ہوئی۔

عظمتِ محمد رسی اللہ علیہ تھے ظہر جانا

یہ افعال سے نسب کو تو قلم مانتے ہو (یعنی آبی کا بیٹا خاندان) اور دوسرے سسرالی رشتہ داروں عینہ سے حرمہ

۳۴۴ (مسند ابی یوسف رحمہ اللہ) ابی جعفر سے مروی ہے کہ میں نے ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ایک شخص نے کہا میں لوگوں کا نائب بن کر ہوں۔ یہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سب نے ایمان لیا۔ اگر تم مجھ کو چھو نہ سکو، تو مجھ سے بھی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے فرمان الہی نہیں پڑھا؟

وَعَدَا وَتَمَرَدَا وَاصْحَابُ نَرَسٍ وَفُورُونَابِيسَ ذَلِكَ كَثِيرًا اخْرُجَان: ٨٩

اور سال اور ٹھکانوں اور کنوئیں والوں اور مالکان کے درمیان بہت سی جماعتوں کو بڑے بڑے چمکیا ہونے اور میان چمکیا ہونے کی بہت سی روایتیں ہیں جو کہ

معلمہ -

”میں خدا کے فرمان الہی ہے۔“

إله ياتكم بآيات من قبلكم فرم نوح وعاد وشمود والذين من بعدهم لا يهتدون إلا الله.

یہ قبضہ سب سے پہلے ان لوگوں کی ٹیم کیسے بنی جو قریب آتی جو قریب پہلے تھے تو مہر نے، مہاراجہ اور لوگ جو ان کے بعد تھے ان کے لئے سو فیصد ٹیمیں بن کر۔

من المصنفين في الفقه

فقہ مذکور۔ یعنی جب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا تو تم دعوئی کے ساتھ کئی فی جہتوں تک۔ ایسے نسب یا راجع نہ سمجھئے۔۔۔

سورۃ القصص

۶۶۳ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

موسیٰ علیہ السلام جب مدینہ شریف آئے تو وہاں بالی پر بیٹھ کر لوگوں کو دیکھا کہ جانوروں کو پانی پڑ رہے ہیں۔ پھر لوگوں نے پانی پلا کر مل کر پھر کر چکان سے کوشیں کاٹ کر نکال دیا۔ جس کو نہ روٹی ملی کرتی تو نہ کھتے تھے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ وہ لوگ جس پیچھے راہ کی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے پوچھ کر انہیں راہ مقصود سے انہیں نے غصہ کیا کہ ہم بھی جانوروں کو پانی پڑ رہے تھے ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جا کر اکیلے ہی وہ خرگوں کے ساتھ سے بنائے اور ان کی غلطی سے وہاں سے سب گریں اور اب رہا نہ۔ انہوں نے عمر کو اس وقت لکھا کہ اب کو سارا واقعہ بیان کیا۔ جبکہ موسیٰ علیہ السلام اسے میں سے بھی لکھا اور خدا تعالیٰ:

وَبِأَنَّ أُولَئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ

اسے پروردگار میں جو میری طرف سے اس سال کاٹنا ہیں۔

چنانچہ ان دنوں میں سے ایک لڑکی شرم و حیا کی بیکار ہو گئی، وہی آئی۔ جس نے اپنے چہرے کو تیز سے کے ساتھ ساتھ چاکل کھا لیا۔ اور ہم بے ہوش ہو کر اس کی طرح گئے۔ اس کے ساتھ وہی جاتی ہیں۔ ان کو اس نے کہا:

فَالْبَدِیْنِ اِیْمٰی عَدُوْکَ لِیَجْرِبَکَ اَجْرُ عٰسِیْتِ لِمَاۤ اَلْفَصَح

یوں میرا آپ مجھے بلاتا ہے تاکہ تجھے بدلہ سے اس کا جو تو نے (پانی پلا کر) دے لیے (جانوروں کو)

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سے ہو کر اس کے ساتھ چل دینے کو اس کو دیا۔ پھر پیچھے پیچھے چلتی ہوئی کہ لڑکی نے بتائی جاؤ گی کہ مجھے چھاپا جس کتے سے اس کے ساتھ اسے کھڑے کر کے اسے لے کر آئے اور کہا کہ تم کو اس کی خبر نہ ہے۔ اس جب وہ اپنے آپ کے پاس پہنچی تو اس کو سارا واقعہ بیان کیا۔ پھر:

فَقَالَتْ اِیْمٰی عَدُوْکَ لِیَجْرِبَکَ اَجْرُ عٰسِیْتِ لِمَاۤ اَلْفَصَح

ان میں سے ایک بولی اسے بلاتا ہے تاکہ تجھے بدلہ سے اس کا جو تو نے (پانی پلا کر) دے لیے (جانوروں کو)

لڑکی کے پاس (حضرت شعیب علیہ السلام) رہے۔ اے بیٹی! تجھے اس کی حالت اور قوم کا پسے ہوا زور دہا اٹھانی بولی تو کہ کاتہ زور تو ان کے خیر اٹھانے سے ہوا۔ جس کو تم سے کم دین آدھی اٹھاتے ہیں۔ وہ ان کی امانت تو انہوں نے مجھے کہا تھا۔ میرے پیچھے پیچھے بھی آؤ۔ سارا واقعہ بیان کیا۔ پھر اسے کہتے کہ وہ پڑا کر تمہارا جسم (مجھے) کھائے دے۔

چنانچہ حضرت شعیب علیہ السلام اسے جو سے حضرت موسیٰ علیہ السلام میں اور وہ وہاں رہت ہوئی۔ پھر انہوں نے فرمایا:

اِیْمٰی عَدُوْکَ لِیَجْرِبَکَ اَجْرُ عٰسِیْتِ لِمَاۤ اَلْفَصَح

اسی اور وہ ان کے حکم کے مطابق جیسی باتیں سے مستعد ہیں ان شاء اللہ من الصالحین۔ تب وہ قصص ۷۰ میں آکر کہ انہوں نے کہہ کر ان کے پاس پھانسیاں لٹکانے سے ایک سے اس پر کہ تم میری عزت و حرمت نہ توڑو۔ ہاں! انہیں قہر سے کر دو تو یہ (بھلائی) تمہاری طرف سے ہے۔ اور میں تم سے چاہتا کہ تم پر معصیت نہ کروں۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا) آپ مجھے ان شاء اللہ لکھیں میں سے پاس لگے۔ حق ان کی کھبت اور اپنے سے ہونے والے پندہ پندہ میں ہے۔

فَالْبَدِیْنِ اِیْمٰی عَدُوْکَ لِیَجْرِبَکَ اَجْرُ عٰسِیْتِ لِمَاۤ اَلْفَصَح

کہا (موسیٰ علیہ السلام نے) میرے اور آپ کے درمیان (لے لیا) ہے۔ انہوں نے ان میں سے جو میں پوری کر رہا تھا پوری کر دیا۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا: تمھیک ہے۔

واللہ علی ما نقول وکیل۔ القصص

اور اللہ اس پر جو تم نے معاہدہ کیا وہ کمال ہے۔

پنانچہ حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شادی کر دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے ساتھ طبرستان اور ان کا کام کرتے رہے۔ بحر یوں کی چرواہی اور دوسری گھریلو مصروفیات۔ آپ کی شادی (چھوٹی) بیٹی منصورہ سے کی جبکہ اس کی (بڑی) بیٹی مشرق شامی۔ یہی دونوں پہلے اپنی بکریوں کو چرایا کرتی تھیں۔

القربانی، ابن ابی شیبہ عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، مسند کب، الحاکم، المستدرک للحیثمی

۳۵۳۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمان الہی:

وَلَا يَدْرَأُ لِمَنْ عَلَى الدِّينِ اسْتَغْفِرُوا فِي الْأَرْضِ۔

اور تم نے ارادہ کیا کہ آسمان کریں ان لوگوں پر جو زمین میں گنہگار ہو گئے ہیں۔

کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: کہ زمین میں جو گنہگار ہو گئے اس سے مراد یوسف علیہ السلام اور اس کی اولاد ہیں۔

ابن ابی شیبہ، فی التفسیر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۳۵۳۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فرمان الہی:

إِنَّ الدِّينَ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَوَاحِكَ الْهَيِّ مَعَادٍ۔ القصص

بے شک جس نے آپ پر قرآن (کے احکام) فرض کیا وہ آپ کو واپس اپنی جگہ لوٹا دے گا۔

فرمایا: ہمارا وار (لوٹنے کی جگہ) جنت ہے۔ مسند کب، الحاکم فی تاریخہ، الذہبی

سورة العنكبوت

۳۵۳۸۔ (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اس آیت کو یوں پڑھا کرتے تھے:

فَلْيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلْيَعْلَمَنَّ الْكَافِبِينَ۔ العنكبوت: ۳

سو وہ ان کو معلوم کرا دے گا جو (اپنے ایمان میں) سچے ہیں اور ان کو بھی جو جھوٹے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ پاک لوگوں کو معلوم کرا دے گا۔

ابن ابی حاتم

فائدہ: مشہور قرأت فلْيَعْلَمَنَّ اللَّهُ ہے جس کے معنی ہیں خدا ان کو ضرور معلوم کرے گا۔ لیکن تمام تفسیر میں اس کی تفسیر وہی کی جاتی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمائی یعنی خدا لوگوں کو معلوم کرا دے گا کیونکہ خدا کو نہ تو سب کچھ پہلے سے معلوم ہے۔

سورة لقمان

۳۵۳۹۔ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارے نبی ﷺ پر کوئی چیز نئی نہیں رکھی گئی

سوائے شریعت کی پانچ چیزوں کے۔ وہ پانچ چیزیں سورہ لقمان کی آخری آیات میں مذکور ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ الْخ. لقمان آخری آیت

خدا کی قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی (حاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو بانٹتا ہے (کہ نہ سے زیادہ) اور کوئی شخص

سہ ماہی نہاد جو مجھے نے سر پر رکھا۔

پھر اس شخص نے کہا اے میرا تو نے مجھے اذیت دے دے اللہ بھی تیری صفات سے نکرے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشافہہ فرمایا اس نے کہا اللہ کی قسم اس نے بیعتوں کی ایک جہت میں اپنی ایک سے غلبہ کیا ہے
 معاف کر دے۔ اس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) انھیں کے ساتھ چلے رہے تھے۔ اس نے آپ کو معاف کر دیا۔ یہی الضمیر
 ۲۵۵۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو ہمارے میں اختیار کر لیا ہے کہ میں نے اپنے آپ کو

ازواج مطہرات کا اختیار و اختیاریہ

۳۵۵۷ حضرت حسن رضی اللہ عنہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے اپنی عورتوں کو اختیار و اختیاریہ کے اصول کو پسند کر لیا تھا، پھر آپ ﷺ نے انہی عورتوں پر میری ایک کسی کی حد سے اللہ نے ارشاد فرمایا:

لا تجعل لک النساء من بعد الخ۔ (احزاب: ۵۲)

(اے پیغمبر! ان کے بعد اور عورتیں تم کو جائز نہیں اور نہ یہ کہ ان زوجوں کو چھوڑ کر اور یہ عورتیں تم کو۔ انہوں نے کہ جس سے تم کو چھوڑ گئے۔ مگر جو تمہارے ہاتھ کا مال ہے۔) لیکن نہ یہ پالی جائیں کہ وہ عدد انورانی

۳۵۵۸ صحیح بخاری میں ہے کہ حدیث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

تم کو ہوس اللہ کے اختیاریہ حد سے ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کر لیا۔ یہ بے طلاق شہادتیں کیا گناہ

معرکہ کے ہیں مجھے کسی حد سے حد ماہ سے خبر نہ ملی کہ حضور ﷺ نے اپنی بیویوں کو دیا یا آخرت کے۔ یہاں انہی عورتوں کے خلاف کا

روۃ: حدیث احمدی

۳۵۵۹ (مسند میں بھی حدیث) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا

ہر ان کی انب کو مست ہوتی ہے مگر تم اس میں کی حکومت کو محدود کرتے ساتھ منع کر دے کہ وہ بھوکے کے قربانی ہو کر ضائع نہ ہو۔ (صحیح بخاری میں موضع مختلف کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا)

میں نے اللہ کوئی فرماتے ہوئے سنا ہے:

وما انقض من شیء فهو معلوم۔ (سہ: ۴۹)

اور نہ چیز تم کو ختم کرے، اس کا علم ہے: یہ حد

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم قرآن پڑھیں گے تو اللہ تم کو اس کا عوض عطا کرے گا۔ یہ حد روایت ہے

قوم سب کا تذکرہ

۳۵۶۰ (مسند فراموش) نبی فاطمی علیہ السلام فرماتے ہیں میں اللہ عزوجل کی خدمت میں حاضر ہوا

اور عرض کیا کہ رسول اللہ! میں اپنی قوم کے بچے ہیں والوں سے حق نہ رواں ان لوگوں کو کہ ان میں سے سنا خطا میں۔ (امام علی علیہ السلام) پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو فرمایا کہ وہ میرے پاس میں یہ بات کہ وہ میرے پاس کیا نہیں دیکھتا

نہاں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے نکلا تو کندھا پاک سے آپ پر (قوم) سب کے ہاتھ میں (سورۃ سبا کی صورت میں) نازل فرمایا۔ پھر

نازل فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا فاطمی کے لیے کیا پھر آپ ﷺ نے یہی طریقہ بیان کیا کہ وہ میرے ہاتھ میں تھا۔ (مسند میں) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو فرمایا کہ وہ میرے پاس میں یہ بات کہ وہ میرے پاس کیا نہیں دیکھتا

نہاں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے نکلا تو کندھا پاک سے آپ پر (قوم) سب کے ہاتھ میں (سورۃ سبا کی صورت میں) نازل فرمایا۔ پھر

نازل فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا فاطمی کے لیے کیا پھر آپ ﷺ نے یہی طریقہ بیان کیا کہ وہ میرے ہاتھ میں تھا۔ (مسند میں)

سہار میں ہے اور نہ کوئی عورت بلکہ سہا ایک مرد تھا۔ جس کے ہاں دس عرب لڑکے پیدا ہوئے۔ چھ دائیں طرف یمن اور اس کی اطراف میں سدحار گئے اور چار بائیں طرف ملک شام چلے گئے۔ چار جو ملک شام گئے وہ کھم، جذام، حسان اور جاملہ تھے۔ اور ملک یمن گئے وہ ازدا، گندہ، حمیر، اشعر، یون، انمار اور مدح تھے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انہار کون ہیں؟ فرمایا: جن سے یہ قسم اور جلیلہ قبائل ہیں۔

ابن سعد، مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی حسن، غریب، الکبیر للطبرانی، مسند وک الحاکم

سورہ فاطر

۳۵۶۱۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اس آیت:

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات باذن الله۔ فاطر: ۳۲

کچھ تو ان میں سے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں اور کچھ میانہ رویوں اور کچھ خدا کے حکم سے نیکیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں۔
کے پیش کی طرف ارشاد فرماتے تھے:

ہمارے سابق تو سابق ہمیں ہی (جو نیکیوں میں آگے نکل جانے والے ہیں اور ہمارے میانہ رویانہ نجات یافتہ ہیں اور ہمارے ظالم لوگ بھی اللہ کی بخشش حاصل کر لیں گے۔ الحسن لسعد بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، البیہقی فی البعث فائدہ:..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر اوقات کوئی بات ارشاد فرماتے تھے تو بالکل اسی کے موافق اللہ کا کلام نازل ہو جاتا تھا۔ اس وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہم من اللہ بھی کہا گیا ہے یعنی اللہ کی طرف سے ان کو الہام ہو جاتا تھا۔ نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ خطاب کا فرزند عمر ہوتا۔ تو انہی موافقات عمر رضی اللہ عنہ میں سے یہ آیت بھی ہے۔

گناہگار مسلمان کی نجات ہوگی

۳۵۶۲۔ ابو مہان مہدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ کو میں نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ہمارا سابق تو سابق ہے، ہمارا اعتدال سند نجات پا جانے والا ہے اور ہمارے ظالم کی مغفرت ہو جائے گی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات باذن الله۔ فاطر: ۳۲

پس ان میں سے کچھ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں اور کچھ ان میں سے میانہ رویوں میں آگے نکل جانے والے ہیں۔

العقلمی فی الصغاء، ابن مردودہ، ابن لال فی مکارم الاخلاق، الدہلی

۳۵۶۳۔ میمون بن سیاہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

ثم اور لنا الكتب الذين اصطفينا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات۔

سورہ فاطر: ۳۲

پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث ٹھہرایا جن کو اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کیا۔ تو کچھ ان میں سے اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔ اور کچھ میانہ رویوں اور کچھ خدا کے حکم سے آگے نکل جانے والے ہیں۔ یہی بڑا افضل ہے۔

پھر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارا سابق تو سابق ہے اور ہمارا میانہ رویانہ نجات (نجات والا) اور ہمارا ظالم خدا کی بخشش پانے والا ہے۔

البعث للبیہقی

۱۰۱۱ھ تک ہونے لگا۔ یہ سب باتیں میں ایمان میں پیدا ہوئے تھے۔ حضرت محمدؐ کی خدمت کے درمیان کا وہی مڑاؤ ہے۔

۱۰۱۲ھ طبرستان میں، ایمان میں ایمان کے خلاف، وہی آواز

میں غلام تھے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۱۳ھ میں ایشیائے کوچک میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۱۴ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۱۵ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۱۶ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۱۷ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۱۸ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۱۹ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۲۰ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۲۱ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۲۲ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۲۳ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۲۴ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۲۵ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۲۶ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۲۷ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۲۸ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۲۹ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۳۰ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۳۱ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

سورة الصافات

۱۰۳۲ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۳۳ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۳۴ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۳۵ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۳۶ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۳۷ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۱۰۳۸ھ میں، وہی آواز ہے۔ یہ سب مقتصد و منہم سابق بالخیرات۔

۳۵۶۹۔ (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے) ذبیح ہونے والے حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں۔ عبدالرزاق، السنن لسعد بن منصور

ذبیح اللہ اسماعیل علیہ السلام ہیں

فائدہ:..... مشہور روایات اور کلام اللہ کے سیاق و سباق سے جاہد یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ذبیح ہونے والے حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں مثلاً انکی آیات کیلئے جن کی تفسیر میں مذکور فرمان علی رضی اللہ عنہ ارشاد ہوا فرمان الہی ہے:

وقال اٰمى ذاهب الى ربى سيهدين - رب هب لى من الصالحين فيشرنه بعلم حلیم فلما بلغ معه السعى، الخ

الصلوات: ۹۹-۱۰۲

اور (ابراہیم علیہ السلام) بولے کہ میں اپنے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں وہ مجھے رستہ دکھائے گا۔ اسے پروردگار مجھے (اولاد) عطا فرما (جو) سعادت مندوں میں سے (ہو) تو ہم نے ان کو نرم دل لڑکے کی خوشخبری سنائی۔ جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے کی عمر کو پہنچا تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ بیٹا میں خواب دیکھتا ہوں کہ (گویا) تم کو ذبیح کر رہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا ابابو آپ کو حکم ہوا ہے وہی نیچے خدائے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پائیں گے۔ جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا تو ہم نے ان کو پکارا کہ اسے ابراہیم اتم نے خواب سچا کر دکھایا ہم نیلہ کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی اور ہم ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اولاد کی دعا مانگی اور خدائے قبول کی اور وہی لڑکا قربانی کے لیے پیش کیا گیا۔ موجودہ تورات سے ثابت ہے کہ جو لڑکا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پیدا ہوا وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔ اور اسی لیے ان کا نام "اسماعیل" رکھا گیا۔ کیونکہ "اسماعیل" دو لفظوں سے مرکب ہے۔ "سمیع" اور "ایمل" "سمیع" کے معنی سننے کے اور "ایمل" کے معنی خدائے ہیں۔ یعنی خدائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سن لی۔ "تورات" میں ہے کہ خدائے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ اسماعیل کے بارے میں میں سے تیری جن فی اسی بناء پر آیت حاضرہ میں جس کا ذکر ہے وہ حضرت اسماعیل ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور ویسے بھی ذبیح وغیرہ کا فدیہ شتم کرنے کے بعد حضرت ابراہیم کی بشارت کا جدا گانہ ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ آگے آتا ہے:

وبشرناه باسمحق لبنا الخ معلوم ہوا کہ "فبشرناه باسمحق" میں ان کے علاوہ کسی دوسرے لڑکے کی بشارت نہ کرے۔ نیز ابراہیم کی بشارت دیتے ہوئے ان کے نبی بنائے جانے کی بھی خوشخبری دی گئی اور سورہ صافات میں ان کے ساتھ ساتھ یعقوب علیہ السلام کا مژدہ بھی سنایا گیا۔ جو حضرت ابراہیم کے بیٹے ہوں گے۔ "ومن وراء اسمحق یعقوب" (صافات: ۱۰۱) پھر کیسے گمان کیا جاسکتا ہے کہ حضرت ابراہیم ذبیح ہوں۔ گویا نبی بنائے جانے اور اولاد عطا کیے جانے سے بچتے ہی ذبیح کر دیے جائیں۔ لہذا حال ناچار پائے گا کہ ذبیح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں جن کے متعلق بشارت ولادت کے وقت نہ نبوت عطا فرمائے گا و نہ ہوا نہ اولاد دیے جانے کا۔ یہی وجہ ہے کہ قربانی کی یادگار اور انکی متعلقہ رسوم بنی اسماعیل میں برابر بطور وراثت منتقل ہوتی چلی آئیں۔ اور آج بھی اسماعیل کی روحانی اولاد ہے۔ (جنہیں مسلمان کہتے ہیں) ان مقدس یادگاروں کی حامل ہے۔ موجودہ تورات میں تصریح ہے کہ قربانی کا مقام "مورا" یا "مریا" تھا۔ یہود و نصاریٰ نے اس مقام کا پتہ چلانے میں بہت ہی دوزخ کا احتمال سے کام لیا ہے حالانکہ نہایت ہی اقرب اور بے تکلف بات یہ ہے کہ یہ مقام "مرود" ہے جو کعبہ کے سامنے بالکل نزدیک واقع ہے اور جہاں اسی بین الضوا والمروء شتم کر کے مقبرین حلال ہوتے ہیں اور ممکن ہے "بلغ معہ السعی" میں اسی کی طرف ایذا و مودعا امام مالک کی ایک روایت میں نبی کریم ﷺ نے "مرود" کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ قربان گاہ ہے۔ غالباً وہ اسی ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام کی قربان گاہ کی طرف اشارہ ہوگا جو ذرا پچھلے کے زمانہ میں لوگ عموماً مکہ سے تین میل "مصلیٰ" میں قربانی کرتے تھے۔ جیسے آج تک کی جاتی

اور جس نے ان (عس علیہ السلام) کو اذکار کی طرف بھیجا۔

کے بارے میں پوچھا کہ کدہ سے کتنے اذکار ادا ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: سب اذکار۔

قوله فی ہر رب، ابن حجر، ابن العس، ابن ابی حاتم، ابن ماجہ

فائدہ: یعنی اگر صرف محافلِ باغِ افراہ میں گئے تو اذکار کتنے جن کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ جبکہ بعض لوگوں کے باعث ہو کر آجاتے ہیں لیکن اکثر

سب چھوٹوں بڑوں کو اذکار کدہ سے روانہ تھے۔ یہی مطلب زیادہ قرین قیاس ہے۔

کلام: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کدہ اور روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

سورۃ یحییٰ

۳۵۷۵ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے قیامت کا ذکر فرمایا اور بڑی عظمت و شدت

کے ساتھ فرمایا۔ اور فرمایا: جس کو اذکار علیہ السلام مقرر نہیں کیے میرے گئے آؤ۔ اذکار علیہ السلام عرض کریں گے پروردگار! مجھے خوف ہے کہ میری

فضائل میرے قدم پہ پھلا دیں۔ پروردگار فرمائیں گے۔ میرے پیچھے سے گئے۔ وہ اذکار علیہ السلام عرض کریں گے۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں میری

خفاں لیجئے پھلا دیں۔ پروردگار فرمائیں گے۔ میرا قدم پکارو۔ پس اذکار علیہ السلام اذکار کدہ میں پکڑیں گے اور پھر گداز جائیں گے۔ یہی دلیل

ہے۔ جو منہ نے فرمایا۔

وان لا عندنا لولہ فی وحسن ماب۔ ص: ۲۵۰

اور یہ شک (راؤد) کے لیے ۱۱۷ ہے ہاں آپ اور محمد مقام ہے۔ جو ۱۱۷ ابن ماجہ

۳۵۷۶ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے میں نے مراد چاہا کہ عمر ہے۔ نس لم یجہی

فائدہ: فرمان الہی ہے۔

وللعلم نباء بعد حین۔ ص: ۸۸۰

اور تم لوگوں کا حال ایک وقت کے بعد معلوم ہو جائے گا۔

نقشِ سلیمانی

۳۵۷۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یہ مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام سندھ کے کنارے بیٹھے اپنی انگوٹھی کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ اچانک انگوٹھی آپ سے چھوٹ کر

سندھ میں گر گئی۔ آپ کی مادی سلطنت آپ کی انگوٹھی میں تھی۔ چنانچہ آپ وہاں سے چل پڑے۔ جبکہ چھپے ایک شیعان (آپ کی شکل

میں) آپ کے سر پہ بیٹھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک بڑے صوفی کے پاس تشریف لائے اور اس کے پاس رہ گئے۔ (اور سردی اور استون

بنائی) بڑھیا ہوئی۔ اگر تم پہ ہوتو تم جا کر (مادی) خوش کرواد میں مگر کام کاج کرتی ہوں۔ اور اگر تم پہ ہوتو تم مگر کام کاج کرو اور میں

جا کر روزی تلاش کرتی ہوں۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام روزی کی تلاش میں نکل پڑے۔ آپ علیہ السلام ایک قوم کے پاس آئے جو کھلی

کاٹا کر رہے تھے۔ آپ ان کے پاس بیٹھ گئے۔ انہوں نے کچھ پھیاں آپ کو دیں۔ آپ علیہ السلام وہ پھیاں لے کر بڑھیا کے گھر لوٹے۔

بڑھیا پھیاں لگانے لگی تو ایک کھلی کا پیسہ کا توں میں سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی نکل آئی۔ بڑھیا نے پوچھا یہ کیا ہے۔ حضرت

سلیمان علیہ السلام نے بتایا کہ میں تو میری گمشدہ انگوٹھی ہے (پھر آپ علیہ السلام نے وہ انگوٹھی لے کر رکھ لی۔ اور آپ کی بادشاہت لٹ آئی اور

تمام افسانہ، جن شیا میں اچھنہ پڑے اور وحشی جانور آپ کے ہاتھ آ رہے تھے۔ جو شیعان آپ کی جگہ لیے بیٹھ تھا وہ بھاگ گیا۔ اور جا کر سندھ

کے ایک جزیرے میں پناہ گزین ہو گیا۔ سلیمان علیہ السلام نے اس کو پکڑنے کے لیے شیاطین کو اس کے حواقیب میں بھیجا۔ انہوں نے (تکرار) کیا: ہم اس پر قابو نہیں ہو سکتے۔ (ایک مل ہے) کہ وہ ہر ہفت میں ایک دن جزیرے کے چشمے پر آتا ہے۔ اور ہم اس کو صرف خشکی حالت میں پکڑ سکتے ہیں۔ لہذا اس پانی کے چشمے میں شراب ڈال دیا جائے۔ (چنانچہ یہ بدبیر کی گئی) جب شیطان آیا، اس چشمے کا پانی پی لیا (تو) نرم پڑا) پھر انہوں نے اس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی دکھائی جس کو کچھ کروہا طاقت پر آمادہ ہو گیا۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو بندھا کر قید پیرا پر بھیج دیا۔ کہتے ہیں وہ میل الدخان نامی پہاڑ ہے۔ (دخان کے معنی دھڑی کے ہیں) پھر اس پہاڑ سے جو دھواں اٹھتا ہے وہ اسی شیطان سے نکلتا ہے۔ پھر وہ پانی جو پہاڑ سے گرتا ہے وہ شیطان کا پینے کا شراب ہے۔ عہد میں حبیبہ، امین السطور ۳۵۷۵

فلطف مسحا بالسوق والاعتق۔ مر ۳۲

پس شروع ہوئے (تو) اذکار کا تھ پھیرنے، پینڈی اور رولوں پر۔

کی تعبیر میں لکھی کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام گھوڑوں کی پٹریاں پھیر کر دن کا سنے گئے۔ اسعد عیسیٰ فی معجمہ، ابن مردودہ

یہ روایت حسن ہے۔

سورۃ الزمر

۳۵۷ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم لوگ کہتے تھے (دونا کے) قتلے میں چڑ (تو) ہجرت سے رو جائے (اور انہوں نے) لیے کوئی تو نہیں۔ لوگ کہتے تھے: جو قتلے میں چڑ گئے ان کی نہ نفس قبول نہ فرض۔ (پھر) ہجرت سے رو جائے (والے لوگ) یہ بات اپنے متعلق کہتے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ لائے (تو) اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں ارہارے ان کے متعلق کہنے کے بارے میں اور خدا ان کے اہل جان کے بارے میں کہنے سے متعلق اللہ پاک نے یہ فرمان پڑا کیا:

يَعَاذِي الذِّئْبُ هَمُّوْا عَلٰی الْفَسْهَمِ لَا تَلْعَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ سَ وَانْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ نَكَمٌ خِزْمَر ۵۳

اے میرے بندو! تمہاریوں نے اپنی جان پر پڑائی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید ہو نا خدا تو سب کچھ میں کو بخش دیتا ہے (اور) لوگو! تجھے (اور) انا صراحت ہے اور اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اپنے پروردگار کو خوف و رجس کرو اور اس کے فرماں پر روا ہو جاؤ پھر تم کو وہ نہیں ملے گی۔ اور اس سے پہلے کہ تم پر ناگہاں عذاب آجائے اور تم کو خبر نہ ہو اس کی نزیت (گناہی) کتاب کی پیروی کرو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے یہ آیت ایک خط میں لکھی کہ ہشام بن امیہ کو روانہ کر دی۔

اسرار، الحاشیہ۔ م مردودہ۔ انس للصحیح

اس حدیث کی وضاحت ذیل کی حدیث کرتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت کا موقع

۳۵۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ (مدینہ منورہ) ہجرت کرنے کے لیے تیار ہوئے تو میں نے اور عیاش بن ابی ریحہ اور ہشام بن امیہ اس واقعہ کے پروردگار کا کہ ہم (ایک ساتھ) ہجرت کریں۔ چنانچہ میں اور عیاش تو نکل پڑے جبکہ ہشام ہشتاد میں پڑ گئے (یعنی اپنے کسی کام سے پیچھے رہ گئے) پھر ان کو آزمائش کی پیش آئی کہ وہ ہیں کہ ان کے دو بھائی ابو جہل اور عاصم بن ہشام ان کے پاس

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: (خیر کی شکل میں) تمام جانوں کی روح قبض کر لیتا ہے۔ مگر جو روحیں اللہ کے پاس ہوتے ہوئے خواب سمجھتی ہیں، دو سچے خواب ہوتے ہیں تو شیاطین جو ایسے ان سے ملنے جیتے ہیں اور ان سے جھوٹ بولتے ہیں اور باطل خبریں سننے سے بچتے ہیں تو وہ جو بھولنے خواب ہوتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان پر بہت تعجب ہوا (اور ان کی تحسین فرمائی)۔

ابن ابی حاتم، ابن مردودہ، السنن للبیہقی

۵۸۱۔ ابن جریر، رحمت اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دریافت فرمایا: کون سی آیت سب سے زیادہ وسعت والی ہے؟ تو ایک ایک دوسرے سے اس کے بارے میں کوئی کچھ کہنے لگے، کسی نے کہا:

ومن یحکم سوۃ الذی یظلم نفسه ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا ورحیما جس نے برائے عمل کیا یا اپنی جان پر ظلم کیا پھر اللہ سے بخشش مانگی تو وہ اللہ کو مغفرت کرنے والا مہربان پائے گا۔

الترمذی لوگ اس طرح کی آیت بتانے لگے۔ تب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا: قرآن میں اس سے زیادہ وسعت والی آیت کوئی نہیں۔

بإحادی الذین اسرؤا علی انفسهم لا تقصوا من رحمة اللہ۔

اے میرے بڑے! جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ وہ انہیں حرم ہو

۵۸۲۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے اللہ عزوجل کے اس فرمان کا مطلب دریافت کیا:

لہ مقابلہ السموات والارض والزم

آسمانوں کو زمین کی چابیاں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

آسمان وزمین کی چابیاں

خضر مجذوب نے مجھے ارشاد فرمایا:

اے عثمان! مجھ سے ایسا سوال کیا ہے جو تم سے پہلے کسی نے نہیں کیا تھا۔ آسمانوں اور زمین کی چابیاں یہ کلمات ہیں

لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر، وسبحان اللہ، والحمد للہ، ومستحضر اللہ الذی لا الہ الا هو الاول والاخر

والظاهر والباطن، یہ بھی وسعت و هو حی لا یموت، ہدو الخیر، وهو علی کل شیء قدير۔

اے عثمان! جو شخص ان میں سے ستر پہ کلمات پڑھے اس کو دس تھنیں (خوبیوں) عطا کی جائیں گی۔

بلکہ اس کے تمام گنہ گاروں کو معاف کر دیے جائیں گے۔

دوسری چابی بھی آگ سے اس کے لیے آگ کی گھول بن جائے گی۔

تیسری دھڑکنے والی چابی اس پر مقرر کر دیئے جائیں گے، جو دن و رات تمام نعمات اور فیات سے اس کی حقارت کریں گے۔

چوتھی اس کو ایک قطار (خواب و بیداری) کا جرم عطا کیا جائے گا۔

پانچویں اس شخص کا اجر اس کو ملے گا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ولادت میں سے سو گنا آمیزا دیے۔

چھٹی اس کو ایسا اجر ملے گا جو اس نے توہرات، انجیل، زبور اور قرآن پڑھ لیے۔

ساتھویں اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

آٹھویں دورِ غنیمت۔ صحابہؓ کی شہادت کی تکرری جائے گی۔

نہیں اس کے سر پر قمار کا خانچہ لٹایا جائے گا۔

دوسری چیز کا اس کے گھر کے افراد میں ہے ستر افراد کے حق میں سٹارٹس قبول کی جائے گی۔

پھر آپ نے فرمایا:

اے عثمان! اگر ہو سکتے تو زندگی میں کسی دین پر یہ کمالات فوٹ نہ ہونے دیتا۔ تو ان کی بدولت کامیاب ہونے والوں کے ساتھ مل جائے گا۔ اہل
السنہ والآخرین کو یاد رکھنا۔ ابن مردودیہ، ابویعلیٰ و ابن ابی عاصم و ابو الحسن القطان فی الطولات، السنن للبیہقی، المعجم، ابن العثیم، ابن

نبي حاتم. ابن العسي. عثقي في الفصحانة. التهجيز في الاسماء والتجليات

ہمیں روئے صورت اور سرے الفاظ میں یوں منظور ہوئی ہے:

فجر شخص نے یہ کلمات سمجھ کر ہنس دیا۔ یہ شخص جو خود نیکو تھا، (خوبیوں) و طاعت کی حامی ہو گیا۔

پہلی اٹھیس اور اس کے لشکر سے اس کی حفاظت کرا دی جائے گی۔

دوسری ایک قطار ۱۶ سگورا جائے گا۔

قیصری مکہ درجہ جنت میں جلتے کر جائے گا۔

جو بھی حورِ عین ہے وہاں کی شادی کروں گے۔

باغیوں کے پاس چارہ بزار اور ایک ہدایت میں مارا فرشتے حاضر ہوں گے۔

اور محضے کہ اس کو اس شخص کا اجر ہوگا جس نے تورات، انجیل یا ہر پور قرآن پاک کی تلاوت کی۔

لورے نے ان کے ساتھ اس کو اس شخص کا اجر ہر جیس نے حج ادا کر کے کھانا کھو دینوں مقبول ہو گئے۔ اور اگر وہ شخص اس دن مرے تو شہداء

کے ساتھ اٹھائے جانے لگا۔

کلام : امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : ہر انسان کی زندگی میں دو ایسی باتیں ہیں جن پر اس کا مستقبل قائم ہے۔ ایک یہ کہ وہ اللہ کی راہ میں کتنا خرچ کرے گا اور دوسری یہ کہ وہ اللہ کی راہ میں کتنا بے وفائی کرے گا۔

انجوزی رحمہ اللہ علیہ نے اس بات کو خصوصیات میں شمار کیا ہے۔ علامہ فقیر احمد رحمہ اللہ علیہ نیز ان میں فرماتے ہیں: میرے خیال میں یہ روایت

موسس (خود سائنس) ہے۔ امام و خیري احمدؒ ہند علیہ فرماتے ہیں اس سے متعلق مضمون ہونے کا کلام کہہ کر خود نکال۔ کتب العدل ج ۲ ص ۳۹۳

سورة المؤمن

۳۵۸۳ (مسند عمر رضی اللہ عنہ ۱/۱۸۱) ترجمہ: اللہ غفور رحیم ہے جو کہ ایک شخص جنت پر لے کر آئے اللہ عز و جل کے خدمت میں حاضر ہو اور وہ علم برآ۔

کیا مومن قاتل کرنے والے کے لیے توبہ کا معجزہ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت برامی:

غافر الذنوب وقابل التوب - الزمر

(اللہ) گنہگاروں کو معاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ عبد بن حمید

۱۵۸۴ (علی رضی اللہ عنہ) ارشد پیر اٹھائی سے۔

وهذه هي أهم مقاصد الملوك - الذين هم

اور میں اس سے پہلے (نی ایسے ہیں) جن کو ہم نے اُپ پر ہواں نہیں کیا۔

اخترت علی بنی اللہ عنہما راستہ ہیں بعد تعاقب نے ایک شخص غلام کو منی بنا کر بھڑا تھوڑا دھنیا اجپا جس سے تھا جن کے حالات محمد امجد اس کے بیان

کے لئے۔ لا رسط للضرای۔ لمن مر نوبہ

کر کے جوئے و منہ پھیر کر رکھ دیتے ہیں مگر وہ اپنی بہت سے بچے۔ تم کو اندھ کا ٹکڑا کرتی ہو کہ جاسے درحقیقت یہ لوگ نئے تو جس نہیں اس
بے لطف جس لحاظ سے کیونکہ ان میں ڈارینہ کرتے ہیں۔

حضرت محمد بن عبد الوہابؒ فرماتے ہیں چنانچہ جب ان کا ان دنوں تو ان کی شہادت سے سزا فرما دی گئی اور ان کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے کہ ہم پر اسلام پیش کیجئے۔ چنانچہ آپ نے ان پر اسلام پیش کیا تو وہ سب کے سب اسلام کے لئے حاضر ہوئے (ترجمی) اسے انکسار کیا تو ان کے لئے کھانسی پڑی اور پھر فرمودہ: قل تو تمہارا دشمن تو کہ تمہارے دلوں پر تاج فرما دیا اور اب تمہارے دل پر یہ بوج ہے جس کی طرف میں تم کو بلاتا ہوں۔ اور تمہارا کام کھانا میں یہ بوج ہے۔ اور (امام شافعیؒ) نے تم کو مسلمان بنا رکھا ہے۔ اور وہ کہنے لگے: و سو ان شاء اللہ! ہم کئی کئی جہتوں پر بل رہے تھے۔ ان کی قسم! آج ہر جہت پر ہم جیسا دعوت لیا کرتے تھے۔ لیکن اللہ پاک اس کی صفائی سے اور ہر جہت سے رکھتے ہوئے ہیں۔ دینی سے اور دنیا سے ہر قسم کی

اور چیل آئے۔ یہی سب پہل انجمنی مائٹری کی علامت ہے۔

۴۵۸ خرمین الہی ہے۔

ربنا اننا اليه نصل - فاست ٦٤

[illegible]

انہوں نے جلی جنسی اللہ عزوجل سے کہیں اور انسانوں میں سے یہ دو گمراہ کر لئے، انے انھیں اور وہ علیہ السلام کے بیٹے ہیں جس نے اپنے بھائی و خواتین کی قہور

محمد اسحاق، البني السعيد من مشهور، عذيب حميد، ابن حبيب، ابن العبد، ابن امي، حزم، ابن مر دويه، مستدرک لحاکم

سورة الشورى

۲۵۹۹ (۴۰ جن ریشی گندھ) حضرت الامام نور علی محمد سے مروی ہے کہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ: - سوال کیا کیا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس ناول اور مضمین فی حلیا باب ہندی کے لیے ہیں۔

مطلب سے؟ حضرت خدیج بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر جسوں نے تمہیں لکھا ہے

سبحان اللہ والحمد للہ، ولا الہ الا اللہ، واللہ اکبر آسمانوں اور زمین کی جالی، ہے واللہ نہ دینے لے، "جیسے مائتہ کے لیے ایسے

انبیاء نے اپنے راہلوں کے لیے ہر قرآن پاک تفسیر کے لیے نذر کیا ہے۔ احادیث اور صحابہ

سید روایت میں عظیم بن ہانی از عہد انجمن بن واقعہ وینا ہے تعلق فراہمی ہے۔

۵۳۰ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت میں رضی اللہ عنہ۔ تھمراوی کے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان تپہ نے ایسا بہت کی عمارت فرمائی پھر ان

مرہوس آرمائی اور مجھ سے ملے بدلے مرنا و ماقیبا کا مل جلنا بھی پسند نہیں۔ سو حیرت ہے۔

وما اصابکم من مصیبه فبما کسبت ایدیکم یرفعو عنکم و عن ربکم ۳۰

مورخین کی یہ بات صحیح ہو سکتی ہے، مگر یہاں اسے اپنے انفس میں (جسے) ان کا بہت سے شریک مخالف قرار دے۔

پھر تپہ خرو نے ارٹھو فریہ، جسے وہ جندہ نے دیامیاس کی ٹنگا کی مزید ایڈیٹنگ قرار دیا ہے۔ ایسے نو محققین کیہ آخرت میں وہ پرواؤں کو نہ دے گا۔

مذاہب کے اور عقائد کے پیچھے جس کا کوئی واسطہ نہیں ہے اور نہ اس کے لئے کوئی دلیل ہے اور نہ اس کے لئے کوئی ثبوت ہے۔

آپ کے لئے ہے۔ میں نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

سزا ایک ہی دفعہ ہوتی ہے

۵۹۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ مروی ہے فرمایا کیا میں سب اللہ کی افضل آیت نہ ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے وہ

وَمَا أَهْلُكُمْ مِنْ مَذْهَبٍ فَمَا كُنْتُمْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْلَمُ عَنْ كَثَرِ شُرَى ۴۰

اور جو مہیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے بچے فطرت سے ہی ایسا بہت ہے۔ یہ خانہ معنی گمراہی ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو اس کی تفسیر بتاؤں گا۔

بھرنے لیا۔ اے علی! تم کو دنیا میں جو مصیبت کا سفر چلنے پھرنے پڑا ہے تو اللہ کی بات سے کرم (اور نفع) کے ایک نعمت میں (۱۰)۔

سزاوارت ہے۔ اور جسے غزوہ کونقلد پاک انجام دے کر اسی کو غزوہ قرار دے کر اسے ایک روایت جس میں یہ نام نہ ملے اسے اس کی روایت نہ لے۔

موتے کے بعد انہوں نے اپنے بچوں کو بھی اس مسئلہ پر غور کرنے پر مجبور کیا۔ ان میں سے ایک نے ایک کتاب لکھی، جس کا نام "موت کے بعد" تھا۔

امامی ہنس خاتم، اسے ہر طریقہ، مستدرک الحدیث

۴۹۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ قریش میں اوسط النسب تھے۔ قائل قریش میں سے کوئی قبیلہ ایسا نہیں تھا جو آپ

کے ساتھ ایل: رشتہ داروں نے دھکا دیا۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فل لا استلکم عنہ اجزا الا المودة الى القربى - شودی ۲۳

کہہ دے کہ میں تم سے اس کا سہارا نہیں، چنانچہ تم کو (تم کو) قربت کی محبت (تو تم کو محبت دے دے) جس کی وجہ سے تم کو قربت کی محبت دے دے۔

اداری میں میری ثقافت کو آپ نے بہت

حروف مقطعات کا مفہوم

۳۵۴۲ ابی سعید یہ ہے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا ہے کہ ابوہریرہ! اے ابوہریرہ! کیا تم میں سے کسی نے حضور

میں کو خستہ غصے کی نصیب کرتے ہوئے ملتا ہے۔ انگریز اور جہاز رشی اللہ تعالیٰ جبراً مجھے اور عزم میں نے (سستی ہے) مجھے نہ رہ جاتا۔

اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ایک اسی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عیسیٰ (ع) ان کے لیے ہے۔

عذابِ یحود بلکہ یعنی میں سے اکثر وہی ہے جو ان کی طرف سے شریکین کے ہمارے دل کے خدا کے یہ معاذیہ کر گیا۔ پچھلے

کیا ہے؟ قوم: میں علم الدین ظنموا اسی عقبہ بغفلون، معترپ: وہ لوگ ہیں جس سے جنسوں نے اپنی ہون پر مطمئن کر کے کہتے ہیں کہ وہ

[illegible]

میں نے آپ کو آپ ختم تحقیق کی سیر کرتے ہوئے سنا ہے، پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہیں: یا امیر المؤمنین! اس سے ایک

اے پوچھا میں؟ اے عابین! تم سر کون عذاب پر دم بتر پوچھا کہ؟ اے ایمان! سب علم الفیض ظلمیر الی مغلوب بقولون۔ پوچھا

کتاب چاہے ۸۰ یا ۱۰۰ ذرا غصہ من السماء نصیب اندس۔ کسی دھڑلے والے کوئی (صوفی) قوال یا کوئی (فقہی) مذہب (کوئی) کوئی پڑھ لے۔

محمد بن علی بن ابی طالب

سورة الزخرف

۳۹۹ (مسئوٰی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مشاہیر کے کہ آپ رضی اللہ عنہوں نے دعا کرتے تھے

سبحان من سخر لنا هذا. الزخرف ابن الانباری فی المصاحف
فائدہ:..... اصل قرأت:

سبحان الذی سخر لنا هذا ہے۔ اور مقہوم دونوں کا ایک ہے۔
۳۵۹۵۔ فرمان الہی:

الا خلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتظین۔ الزخرف

دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دو دوست مومن ہوتے ہیں اور دو دوست کافر۔ مومنوں میں سے ایک دوست مر جاتا ہے اس کو جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے وہ اپنے دوست کا ذکر کرتا ہے اور دعا کرتا ہے۔ اے اللہ! امیر القلاد دوست تجھے تیری فرماں برداری اور تیرے رسول کی فرماں برداری کا حکم دیتا تھا، نیز مجھے خبر کا حکم دیتا تھا اور میری سے روکتا تھا اور مجھے خبر دیتا تھا کہ میں تجھ سے ایک دن ضرور ملاقات کروں گا۔ اے اللہ! ایسے اس کو مگر وہ نہ کہتا میرے بعد جی کہ تو اس کو بھی دوسب کچھ دکھا دے جو تو نے مجھے دکھایا ہے۔ اور تو اس سے بھی راضی ہو جائے جس طرح مجھ سے راضی ہوا ہے۔ اللہ پاک اس کو فرماتے ہیں: جا اور تو دیکھ لینا جو ہم نے اس کے لیے تیار کر رکھا ہے تو بہت بہت اور کم روتا۔ پھر دوسرا دوست بھی مر جاتا ہے۔ دونوں کی رو میں اکٹھی ہوتی ہیں اور ان کو کہا جاتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کی تعریف کریں لہذا ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے یہ بہت اچھا بھائی ہے، بہت اچھا ساتھی ہے، بہت اچھا دوست ہے۔

اور جب دونوں کافروں میں سے ایک مر جاتا ہے تو اس کو جہنم کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ جب وہ اپنے دوست کو یاد کرتا ہے۔ اے اللہ! میرا فلاں دوست مجھے تیری نافرمانی اور تیرے رسول کی نافرمانی کا کہتا تھا اور مجھے خبر دیتی تھا کہ میں تجھ سے باز رہتا تھا اور مجھے کہتا تھا کہ میں تجھ سے اے اللہ! کبھی نہ ملوں گا۔ پس اے اللہ! اس کو میرے بعد عذاب نہ بھیجے کہ جی کہ تو اس کو بھی وہی (عذاب) دکھائے جو تو نے مجھے دکھایا اور اس پر بھی اسی طرح نافرمانی ہو جس طرح مجھ سے نافرمانی ہوا۔ پھر دوسرا دوست مر جاتا ہے اور دونوں کی رو میں اکٹھی ہوتی ہیں تو دونوں کو کہا جاتا ہے کہ ایک دوسرے کی تعریف کرو۔ ہر ایک دوسرے کو کہتا ہے: بہت برا بھائی ہے، بہت برا ساتھی ہے اور بہت برا دوست ہے۔

ابن زنجویہ فی ترقیہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ، شعب الایمان للبیہقی
۳۵۹۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں قریش کے چند لوگوں کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے علی! اس امت میں تیری مثال یسعی بن مریم علیہ السلام کی طرح ہے، ان سے بھی ان کی قوم نے محبت میں افرات کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لوگ چچ پڑے اور کہنے لگے: اپنے بھائی کو تو کونسا دنیا اسلام سے تشبیہ دیدی۔ تب قرآن پاک نازل ہوا۔

ولما ضرب ابن مریہ مثلاً اذا قومك منه يصدون۔ الزخرف: ۵

اور جب مریم کے بیٹے (یسعی) کی مثال دی گئی تو تمہاری قوم کے لوگ اس سے چلا اٹھے۔ ابن الجوزی فی طوابعات

کلام:..... حدیث ضعیف ان ابن الجوزی ذکرہ فی الوابیات۔

۳۵۹۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے:

ولما ضرب ابن مریہ مثلاً اذا قومك منه يصدون۔ الزخرف: ۵۔ ابن مردودہ

۳۵۹۸۔ عبد الرحمن بن مسعود عہدی سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فاما نذهب بک فاننا منهم منقذون۔ الزخرف: ۴۱

پس اگر ہم آپ کو اٹھالیں گے تو ان سے انعام لے کر رہیں گے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اللہ پاک اپنے پیغمبر کو لے گئے اور میں عذاب بن کر اس کے دشمنوں کے چکر لگا گیا ہوں۔

سورة المدحان

[illegible]

سورة الاحقاف

[illegible]

مولانا رضی اللہ عنہ نے یہاں بجز آپ سے کسی اور میں کوئے نہیں ہے۔ (غور سے) لکھتے۔ قریب تھے کہ آپ کو یہ خبر پہنچے ایک شخص
آؤ مجھ کو اطلاع دے گا۔ (خیر) یہ ہے اگرچہ وہ اپنے پیروؤں کی طرف سے توجہ نہ دے گا۔ (پچھلے لکے) یہاں سے وہ نہیں دے گا۔
یہاں سے لکھتے۔ اللہ کی قسم! ہم اپنے عزیزان کو یہ خبر نہ دے سکتے۔ (اور) آپ کو یہ خبر نہ دے سکتے۔ (یہاں سے) آپ
سے پہلے آپ کے دو صاحب زادے آپ کی والدہ کو آپ کے باپ سے پہلے آپ کے والدین کو یہ خبر نہ دے سکتے۔ (یہاں سے)
تو بہت دیر ہوئی کہ یہ خبر آپ کی بیٹی کو پہنچا دی جائے۔

[illegible]

اگر یہ محبت نفسی نہ صرف ہوتے تو چنانچہ ہم غلطے اور قیاسی فرقہ تھے جس کی مثال امام احمد رضا رحمہ اللہ نے مندرجہ ذیل سے دی ہے۔

فلی یزعموا ان کل من عبد الله وکونوا له لیل الا حدیث ۱۰

謝 啟

۳۶۰ حضرت حمزہؓ اور اہل بیت علیہ السلام کے گرد کی گئی۔ آپؐ نے اپنے جوانوں کو بلائے اور انہیں یہ آیت پڑھی

اللائحة من انظر ان ام علي، فليدب قلمها، احواف ٢٠٠

بھلا یہ لوگ قرآن میں جو شخصیں کرتے ہیں (ان کے) اولاد پر اتنے لگ رہے ہیں۔ یوں نے کہ: اے لوگو! تم نے یہی دیکھا ہے جس تک اللہ پاک نے کھولے۔ یہی ان کے لئے ہے جو تم پر ایمان لائے۔

پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس یمن کا حکیم وفد آیا انہوں نے درخواست دی کہ میں نے لیے ایک کتاب (اخلا) لکھ دی جائے۔ آپ نے فرمایا: ہاں تم لوگو! لیکن ان کو کتاب مسمومہ انہوں نے قرآن کہہ کر مسمومہ لکھ کر لوٹ کر آئے۔ آپ ﷺ نے ان کو درست کر دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیال ہو تو کہ شاید لوگوں کی ذمہ داری بھی ان کو چھوڑ دی جائے گی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ غلیظہ سے قسب میں اللہ عزوجل سے ای جاؤں گے، حلقوں سے ریاقت کا رولوں سے کیا، تو شاید ہو گئے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا کر رہا ہے؟ غلیظہ نے یوں کہا: فرمایا: میں جو سن رہی ہوں یہی کہتا ہے کہ، ایسا تو مجھے مصیبت ہو گیا کہ اللہ اس کو عینیت دے گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن رزمی اللہ عنہ کو بیت الفیل پر امیر مقرر کر دیا۔ اس عہدہ میں عمر بن عبد اللہ بن رزمی اللہ عنہ نے

۱۹۶۰ء غزالی میں بہرہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کسی نے کہا: یا امیر المؤمنین! یہاں ایک قوم ہے جو کہانہ خدائی کسی بات کو اس وقت تک مانگے گا جب تک وہ ان کو حق پر فائدہ نہ ہو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر بھت کادریں کی کہ مایاں کو کمر سے یہ بات کہاں سے لے گی، انہوں نے کہا: وہ قرآن سے اس قوم کی تعمیر (تسلیم و تسلط) کہتے ہیں۔

[illegible]

وہ بہت کم ہو گئے۔ میں نے کہا کہ تم جس کو چاہو کر لو۔ اور یہ بتاتے ہوئے کہ میں ان کے لیے اور تمہارے لیے تیار ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس نے علم حاصل نہیں کیا، وہ لاک بڑھایا۔ چھپ رہی تھی وہ برسرِ سہر پہلو، افرادِ ہوائے ہند کی جھ

میں نے کوئی طرح حاصل نہ کر سکی اور اس پر عمل کروا دیا۔ اسے اُس وقت دوسروں کو پڑھانا اور جس شخص پر کتاب اللہ کی کوئی بات مستحب ہو جائے وہ مجھ سے روایت کرے۔ مجھے یہ بات پسند آئی ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں: اللہ پر کب نہیں جانتے جب تعذبات آئیں گی پھر فرشتہ ہو جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَا تَلْمِزْهُمْ حَتَّى تُلَاقُوا هَهُمَ - الخ سنو اور حقیقت اس کا مطلب ہے ہم جان لیں نیکی بھرو کو کون کس پر جہاد اور جہر فرما
نیابت اگر وہ جہاد کرتے ہیں اور عیسیت پر جہر کرتے ہیں تو جو کس نے اس پر لکھ دیا ہے اس کو جہاد ہے۔ (اس کو کہہ کر ہواور کچھ لکھیں اور ہم کو سبہ معلوم
تے ہوں یہ کہتا ہے؟ کہیں عبدالرحمن العلم

سورة الفتح

۲۹۰۳ حضرت محمدی رشی اللہ تعالیٰ فرمایا کہ خداوندی

والأمر بهم كلمة: نتقوى: اتقوا. ٢٦

اور اللہ نے ان کو سب سے بڑی کامیابی کے قلم بردہ عطا فرمادیا۔ کی غصہ میں اور شہادت میں (یہ میری کامیابی کا کلمہ) لا الہ الا اللہ ہے۔

محمد طه زافي، المير ياقين، عبيد بن سمويه، ابن حمويه، ابن المنصور، من بنو حاتم، معتز بن الحارث، الهنجر بن ابي الاسود، و لصفاء

۱۶۷۳ سیف بن محمد، فی ثلث اصبی علی رضی اللہ عنہ عن علی رضی اللہ عنہ۔ من اقصی کے تین ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

حضرت علیؓ ابار حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے قرونِ ہجری پہلی

وَعَدَكُمْ أَنَا مَعَ كَثِيرٍ فِي الْحَجِّ ۚ

خدا نے تمہارے بہت سی نعمتوں کا اعجاز فرمایا ہے۔

[illegible]

۴۵۶ م۔ انیسویں صدی کے وسط سے سترہویں صدی تک کے عربی کے نام ہیں۔ عربوں نے آپ نے ارشاد کیا۔

والزعماء كلمة الشورى. انتهى ١٦٠

اور، وہ منوں بہتھرتی کا کلمہ ماز میں یہ فرمایا : اے اللہ !

[illegible]

سورة الحجرات

خاموشی ۴۰ حضرت (پاکر) بھی اللہ سے مل رہی تھے۔ یہ سب آیت ہزار ہوں کی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَٰؤُلَاءِ فَتَكُونُوا كَالَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ فَارُّوا فِي الْأَرْضِ فَلْيُخْرِجُوا مِنْهَا أُولَٰئِكَ حَسِبْنَا أَنَّ الْأَرْضَ كَنَزٌّ لَهُمْ فَلْيُخْرِجُوا مِنْهَا ۖ فَهُمْ لَا يَخْرُجُونَ ۚ

اے ایمان الہی! آواز میں پیغمبر کی آواز ہے، کوئی تیرا وارہر جس طرح نہیں ملے گا اور اسے زور سے کہے گا:

طریقہ: ان کے روز بروز سے شروع کرو (ایک سے دو) کہ تمہارا خیال غلامی پر نہ رہے، بلکہ تو غلامی کی زندگی نہ کرے۔

تو میں نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! تم ائیں یہ بات ایسا عجیب و غریب ہے کہ جو اس بات پر یقین نہ کرے
کہ وہ جبرائیل علیہ السلام کے واسطے سے اور اس حدیث کے مستند روایات کے ساتھ مل کر دیکھ لے گا۔

... ایمن خدیجی نے اس کو مضبوط قرار دیا ہے کہ کثرتِ اہل ۵۷۔

زیادہ تقویٰ والا زیادہ مکرم

۹۶۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

بِأَيِّهَا التَّائِبِينَ وَأَنَّا حَافِلُونَ ۝ ٢

اسے دو گونہ سمجھنے کے لیے دو ایک اور تہذیبی صورت سے پیدا کیا اور تہذیبی قوم کو اور قبیلے کے آگے ایک قوم کے دو شکلیات کو رسمہ بہ شکلیہ تم
شہرہ رسمہ سے بنا دیا اور اسے شخص اللہ کے لیے ٹھہرا رسمہ بنے اور جانتی والہ سے ۔

یہ آیت کی ہے اور یہ خاص طور پر عرب کے لیے نازل ہوئی ہے۔ عرب کے ہر قبیلے اور بر قوم کے لیے عرب ہونے ہے۔ اور خداوند الہامی تم میں سے زیادہ عزت والا اور ہے جو تعویذی والا ہے۔ تمہاری شرکت جو زیادہ بچنے والا ہے کی زیادہ اہمیت ہے۔ ان کے اس سوال کے جواب میں مودودہ ۳۶۰۹ کا بارہ مرتبہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سراسر بادشاہ جس میں مکتبہ تھا۔ اس پر بادشاہ نے کہا: اے شخص جو معصیت کی خوشی میں نہیں رہتا اور نہ معصیت کا ارتکاب کرتا ہے اور ایک شخص معصیت کی خواہش تو کرتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا۔ کیا یہ دونوں میں سے کون سا شخص افضل ہے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھوا
جو شخص معصیت کی خواہش تو رکھتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا (دوسرے سے افضل ہے) کیونکہ ارشاد خداوندی ہے:

۱۔ وَلِلّٰهِ الدِّينُ الْمُنْفَعُ اللَّهُ قُلُوْهُمْ لَلْغَوٰی لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُ عَظِيْمٍ - الحجرات ۳

۳۶۱۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اولئک الدین المنفع اللہ قلوبہم نے انہوں نے دلوں سے شہادت ادا کی ہیں۔

نعم الامعان للیہدی عن ماحلہ رحمۃ اللہ علیہ

۳۶۱۱۔ (عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

لَا تَقُوْا اَوْ اٰمُرُوْا بِکُمْ فَوْقَ حُدُوْدِ النَّبِیِّ - الحجرات ۶

اپنی آواز میں تمہاری آواز سے اونچی نہ کرو۔

تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو عرض کیا: آپ سے ہمہ ہمیشہ اس طرح بات کروں گا جس طرح سرگوشی کرنے والا بات کرتا ہے حتیٰ کہ میں اللہ سے پہلوں۔ لیو العباس انسراج

سورۃ ق

۳۶۱۳۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَجَاءَتْ کُلٌّ فَمِنْهُمْ سَاقِقٌ وَضَیْیٌ - الحجرات ۲۱

اور ہر شخص (ہمارے سامنے) آئے گا۔ ایک فرشتہ اس کے ساتھ چاہے والا ہو گا اور ایک (اس کے تلواروں کی) حامی دینے والا۔

پھر ارشاد فرمایا: ایک فرشتے (جیسے سے) اس کو ہاتھ کر اللہ کے حکم کی طرف لائے گا اور ایک فرشتہ اس کے قتل پر کوئی دے گا۔

العبر یاسی، العیسٰی لعیسٰی بن مہدی، ابی اسید، امین جریج، ابی العنذر، اس ابی حنیفہ، الاحکامی، ابی العباس، مصر العفصہ فی امالیہ، ابی مودودہ، البیہقی فی البیت

۳۶۱۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اہل جنت ہر جمعہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی زیارت کریں گے۔ نہ حضور ﷺ نے جنتوں کو ملنے والی دوسری نعمتوں کا ارشاد فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: پرے کھلو دو۔ چنانچہ پردہ کھولا جائے گا پھر ایک پردہ کھولا جائے گا پھر اللہ تبارک و تعالیٰ جنتیوں کو اپنے چہرے کی زیارت کریں گے۔ تب ان کو حضور ﷺ کا ہوا کہ انہوں نے اس سے پہلے تو کوئی نعمت دیکھی ہی نہیں۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَدَجْنَا مَزِیْدًا ۝ ۳۵

اور ہم نے اس کو (بہت کچھ) دیا۔

۳۶۱۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے قربانی باری تہذیب الدینا مزید (ق ۳۵) کی تحریر میں نقل فرماتے ہیں کہ تہذیب کے چھتیسوں کو چینی لکھی رکھیں گے۔ نزادۃ للیہنی، الیہنیسی

۳۶۱۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ومن البطل فسیحہ وانما السجود۔ فی ۴۰
اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور نماز کے بعد بھی اس کی پکی بیان کرو۔
اور اجماع وہ بھی مغرب کی نماز کے بعد اور کوئی تہذیب نہ ہو۔
اور فریق البی

ومن البطل فسیحہ وانما السجود۔
اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور نماز کے بعد بھی اس کی پکی بیان کرو۔

اور اجماع وہ بھی مغرب کی نماز کے بعد اور کوئی تہذیب نہ ہو۔ فی ۴۰۔

سورۃ الذاریات

۳۶۱۷۔ (عمر رضی اللہ عنہ) حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ صحیفہ حبشی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: یا امیر المؤمنین! مجھے الذاریات سورہ کے بارے میں بتائیے وہ کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ انہیں ہیں اور انہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو میں بھی نہ کہتا۔ صحیفہ نے پوچھا: الحامیات و لوطا کیا ہے؟ عمر فرمایا: وہ انہیں ہیں اور انہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو میں بھی نہ کہتا۔ صحیفہ نے پوچھا: الحامیات ہمسرا کیا ہے؟ عمر فرمایا: یہ کتابیں ہیں اور انہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو میں بھی نہ کہتا۔ صحیفہ نے پوچھا: الحامیات ہمسرا کیا ہے؟ عمر فرمایا: یہ کتابیں ہیں۔ اور انہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو میں بھی نہ کہتا۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے صحیفہ کو دو ذرا دے کر فرمایا کہ تم اس کی تم سے کوئی پرستش نہیں سوئی اور نہ فراتش اور نہ اجابت سے اس کا کوئی تعلق ہے اس میں اپنی محنت کیوں ضائع کر رہے ہو! چنانچہ ان کو سوار سے مار دے تھے پھر اس کو ایک کمرے میں بند کر دیا گیا۔ اور صحت یاب آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیا کر سوار سے اور قلوئے اور اذنات پر سوار کر دیا۔ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (بغداد کے گورنر) کو سمجھا کہ لوگوں کو اس سے پاس رکھنے سے منع کرو۔ چنانچہ اس کو شہر بندہ دروازہ پر روک دیا اور لوگوں نے اس سے جس جہاں چھٹا بندہ کر دیا۔ پھر ایک دن وہ لاؤنی اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور منہ پر ختم لٹکائی کہ اب وہ انہیں کوئی بات اپنے دل میں نہیں پاتا جا رہا پہلے پاتا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات لکھ بھیجی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ خیال ہے کہ وہ جی بولتا ہے لہذا لوگوں کے ساتھ نہیں بول کے اسے اس کا راستہ چھوڑ دو۔

القرآن، اللہ اعلم فی الامور، اسیر سرحدیہ، اسیر عبد کرم

کلام: ... یہ روایت ۳۶۱۸ رقم آیت ۱۷ پر گزشتہ اقسامیں کی سند کے درجے سے۔ کنز العمال ج ۲ ص ۵۱۱

۳۶۱۸۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحیفہ حبشی نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے

الذاریات سورہ اور العرمیات عرفان اور الذاریات عرفان کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہیں رسول دیکھا تو بالوں کا دھندلہ تھا، یعنی انہیں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہیں میں نے فرمایا: (جو کہ گمراہ اور بھول کا طریقہ تھا) تو میری گردن اڑا کر پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ کوئی مسلمان اس کے ساتھ بات نہ کرے اور نہ اس کے ساتھ

اٹھے بیٹھے۔ اللہ ربی، ابن الامباری فی المساحف عن محمد بن سبرین رحمۃ اللہ علیہ
نوٹ: ۳۱۷۳۔ یہ روایت گزر چکی ہے۔

۳۶۱۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی

فتول عنہم فلما انت بعلوم۔ الذاریات: ۵۳

تو ان سے اعراض کر تم کو (ہماری طرف سے) ملامت نہ ہوگی۔

تو اس نے ہم کو رنجیدہ و خاطر کر دیا لیکن اس کے بعد ہی اگلی آیت نازل ہو گئی:

وذكر فان الذکری قطع المؤمنین۔ الذاریات: ۵۵

اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مؤمنوں کو قطع دیتی ہے۔

چنانچہ پھر ہمارے دل خوش ہو گئے۔

ابن راہویہ، ابن مبیع، الشاشی، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابن مرددہ، الدورقی، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور
۳۶۲۰۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اس آیت:

فتول عنہم فلما انت بعلوم۔ الذاریات: ۵۳

تو ان کے ساتھ اعراض کرتے تھے (ہماری طرف سے) کوئی ملامت نہ ہوگی۔

اس سے زیادہ ہم کو کوئی آیت سخت نہیں تھی اور نہ اس سے زیادہ عظیم کوئی اور آیت تھی۔ ہم کہتے تھے کہ اللہ پاک نے یہ حکم ہم سے ناراضی اور

غصہ کی وجہ سے نازل کیا ہے۔ حتیٰ کہ پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی:

وذكر فان الذکری تنفع المؤمنین۔ الذاریات: ۵۵

اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مؤمنوں کو قطع دیتی ہے۔ یعنی قرآن کے ساتھ نصیحت کرتے رہو۔ ابن راہویہ، ابن مرددہ، مسند ابی یعلیٰ

۳۶۲۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد باری تعالیٰ:

وفي السماء رزقکم وما توعدون۔ الذاریات: ۲۲

اور تمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آسمان میں ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد بارش ہے۔ رواہ الدہلیسی

سورة الطور

۳۶۲۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد خداوندی و اؤ بارالہو کے بارے میں منقول ہے کہ یہ مغرب کے بعد کی دو رکعات ہیں اور ارشاد
خداوندی و اؤ بارالہو مگر سے قبل کی دو رکعات ہیں۔ ابن ابی حنیہ، ابن المنذر، محمد بن نصر فی الصحاح

یہ روایت قدر سے تفصیلی کے ساتھ ۳۶۱۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۳۶۲۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے دو بیٹوں کے بارے میں سوال کیا
جو (پہلے کافر شہر سے تھے اور) زمانہ جاہلیت میں مر گئے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: دو جہنم میں ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی

اللہ عنہا کے چہرے میں غزوگی کے آثار دیکھے تو فرمایا: اگر تم ان کا لہکانہ و کیکو تو خود ہی ان سے نفرت کرنے لگو گی۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ
عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ میری وہ اولاد جو آپ سے ہوئی ہے (اور انتقال کر چکی ہے؟) فرمایا: وہ جنت میں ہیں۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

سورۃ القمر

۳۶۳۸ (مستخرج من القرآن) کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جب پڑھتے ہیں تو

سبحانم الجمع ویولون الدبر - القمر ۳۵

عقرب یہ جماعت شکست کھائے گی اور لوگ پیچھے پھرتے رہیں گے۔

تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا یہی جماعت ہے؟ پھر جب ہر کام مکمل ہو گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھاکہ تپتے ہوئے دیکھے تو فرمایا ہے میں

سبحانم الجمع ویولون الدبر - الاوسط للظفر ۳۵

شکست کھانے والے

۳۶۳۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب کہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا

سبحانم الجمع ویولون الدبر - القمر ۳۵

اور ابھی میرے ہاتھ میں آیت تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہی جماعت ہے جو شکست کھائے گی۔ پھر جب ہر کام مکمل ہو گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھاکہ تپتے ہوئے دیکھے تو فرمایا ہے میں اور میں آیت پڑھ رہے ہیں۔

سبحانم الجمع ویولون الدبر - القمر ۳۵

عقرب یہ جماعت شکست کھائے گی اور لوگ پیچھے پھرتے رہیں گے۔

میں نے تجھے تیرے معصوم ہونے کی آیت عرض کی کہ اس کے لیے (پہلے ہی) نازل ہوئی تھی۔ میں ہی حنفیہ الاوسط للظفر ۳۵

۳۶۴۰ حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب پڑھتے ہیں تو

سبحانم الجمع ویولون الدبر - القمر ۳۵

تو میں کہنے لگا کہ یہی جماعت ہے جو شکست کھائے گی۔

پھر جب ہر کام مکمل ہو گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھاکہ تپتے ہوئے دیکھے تو فرمایا ہے میں اور میں آیت پڑھ رہے ہیں۔

سبحانم الجمع ویولون الدبر - القمر ۳۵

عقرب یہ جماعت شکست کھائے گی اور لوگ پیچھے پھرتے رہیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دن مجھے اس آیت کی تفسیر معلوم ہوئی۔

عبد الوافی، اس اس شیخ، اس سعد بن زکریا، محمد بن حمید، اس حویر، اس احمد، اس ہی حنفیہ الاوسط للظفر ۳۵

ان دنوں نے منہ خدا کے حکم کے طریق سے اس کے شکست کھانے کی ہے۔

۳۶۴۱ (عمر رضی اللہ عنہ) ابی الفضل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس کو ان کے شکست کھانے کی آیت میں پڑی ہوئی دیکھ کر کہہ دے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ وہ اپنے لیے نکل دینے جاتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی

فتحا ایات السجاء سماء منیعہ - القمر ۱۱

جس ہم نے زور کے پینے آسمان کے پہاڑے ٹھونک دیے۔ (الاحزاب المجدد لسنخاوی، ابن عباس رحمہ اللہ)

سورۃ الرحمن

عبادت گزار نوجوان کا قصہ

۳۶۳۳ بحجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میں نے ایک شخص سے سنا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک نوجوان عبادت گزار کو دیکھا جو ایک روز صبح نماز پڑھا، پھر نماز پڑھ کر اپنے والد کے پاس چلا جاتا۔ اس کے راستے میں ایک عورت کا گھر پڑا تھا جو اس پر فریفتہ ہوئی تھی۔ وہ جب بھی گزرتا یہ راستے میں اس کو گھڑی ملتی۔ ایک مرتبہ نوجوان گزرا تو عورت اس کو مسلسل بکاتے لگی حتیٰ کہ عورت کے پیچھے پیچھے ہر گیا۔ جب عورت کے گھر کے دروازے پر پہنچا تو عورت پہلے داخل ہوئی جبکہ یہ داخل ہو رہا تھا کہ اس کو اندھا یا آگیا، گویا کہ سامنے سے پردہ چھٹ گیا، یہ یہ آیت سے اس کی زبان پر نور خود چر رہی ہوئی:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰتٰوْا مٰمِحٰم مِّنَ النَّسِیْطَانِ فَذٰلَکُمْ وَاَقْدٰھُمْ مِّمَّھُمْ سَوْرُوْنَ۔

اور جو ان بے ہوش ہو کر نہ چیں سرگیا، عورت کاٹنے لگی بائیں اور دائیں کے لئے کرے اسے اندھا اور نوجوان کے گھر کے دروازے پر لگا آگیا۔ جب اس کا والد انتظار میں تھا، آخر وہ اس کی تلاش میں نکلا تو اس کو دروازے پر پڑ پایا۔ پھر اس نے اپنے گھر والوں میں سے کسی کو دیا اور انہوں نے ان کو اٹھا کر گھر دیا۔ لیکن جو ان کو بھائی نہ آیا حتیٰ کہ رات کا یکو حصہ بھی گزرا گیا۔ آخر اس کے باپ نے اس کو جھجھکا اور پوچھا اے بیٹے! تجھے کیا ہوا ہے؟ آخر چلا ہوا سب خیر ہے۔ باپ نے خدا کا واسطہ دے کر پوچھا تو بیٹے نے ساری بات سنا دی، باپ نے پوچھا اے بیٹے وہ کوئی آیت ہے؟ بیٹے نے پڑھی اور پھر بے ہوش ہو کر گر گیا۔ باپ نے اور دوسرے گھر والوں نے اس کو ہلا کر ہلا با تو اس کی دوسری قسمیں مندرجہ سے پورا پورے ہو گئیں۔ گھر والوں نے اس کو غسل دیا اور (گماز پڑھا کہ) رات ہی کو دل نہ کرے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے اس بات کا ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلی کر اس کے پورے باپ کے پاس آئے اور اس کی تعزیت کی اور فرمایا رات کو مجھے کیوں نہیں آیا۔ باپ نے عرض کیا: امیر المؤمنین رات کا وقت تھا اس لیے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہیں سمجھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا میں اس کی قبر پر لے چلو۔ بنا چے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیکھ کر لوگ آپ کے ساتھ جو ان کی قبر پر آئے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے خداؤ! کو لسن عارف مقام رہ جتنا۔ (ذی حص: ۱۲۱) اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا (دوستیں ہیں)۔

۳۶۳۵ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک نوجوان شخص تھا جو اکثر وقت مسجد میں رہتا تھا۔ ایک دن اس نوجوان عابد پر حاکم ہوئی اور اس نوجوان کے پاس اس کی تہائی میں آئی۔ اور اس کو بھلائے بھلائے کی کوشش کی۔ تو جو ان کے دل میں بھی اس کا خیال پیدا ہو گیا۔ پھر نوجوان نے ایک بیانی اور بے ہوش ہو کر پڑا تو جو ان کا چچا آیا اور اس کو اٹھا کر گھر لے گیا جب تو جو ان کو بھلائے بھلائے کے سامنے پکڑا۔ اے چچا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرا سلام کہو اور پھر پوچھو کہ اس شخص کی کیا بیماری ہے؟ جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا (اور گناہ سے باز آگیا) چچا اس کا چچا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساری خبر سنائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود چلی کر اس نوجوان کے پاس آئے۔ تو جو ان کا چچا بیٹھے ہی جدا ہوا تھا پیچھے سے تو جو ان نے ایک اور بیانی کی اور صدمے سے موت ہو گیا (تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی میت کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: تیرے لیے دو جنت

اے ایسے کیوں نہ ہو؟ اس طرح بائبل میں بعض نوجوت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ای طرح کی تفسیری گفتگو منقول ہیں۔ ان کو یہ جواب نہیں کہ آپ ان کو بطور فخر ان پر مانتے تھے، بلکہ ان کو ان کو تفسیر بھجوانے کی غرض سے یہاں نہ لکھا دینے تھے۔

۱۶۴۲ حضرت ابو عبد الرحمن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت خلیفہ رضی اللہ عنہ یوں فرمایا: اے تھے، وضعفولون شکر کہ انکم مکملون۔ عبد بن حمید، اس حوالہ پر

٣٦٢٥ ومسنحة الجبال بمسالكها من هباء فلفا اليقعد ٦

اور پھر ان کوٹ (کوٹ) کر دینا اور جو اُن میں ہم فہر ہو کر آئے ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ شاعر، شاعر تھے میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کا کمال دیکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کا کمال دیکھتا ہوں۔ اس جوہر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے والی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی ہے۔ اس جوہر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے والی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی ہے۔

[illegible]

۱۶۳۷۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے کہ: ”پس نبی اللہ نے یہ بات یوں پڑھ کر مطلع فرمود

الواقعة ٢٤٠ عهد بن حمويه - ابن جرير - ابن أبي عمير

فائدہ:۔۔۔ اصل قرأت طلع منضو ہے۔ طلع کے معنی بخود کے تھے ہیں۔ اور طلع کے معنی کیے جاتے ہیں۔ مشہور قرأت منضو کا معنی ہے: دے دے۔ طلع منضو کا معنی ہوگا یہ دے دے۔

۴۶۹ قیس بن مرثدہ مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے وطن مشغور پر حلقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ: "تو نے اس طرح کیا ہے جیسے کہ میں نے کیا ہے۔" حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی نے عرض کیا: یا امیر المومنین! تو مجھ کو آگاہ کر کہ تے اس طرح (یعنی مشغور) کو صریح رہا۔ فرمایا: آج قرآن میں تم کو تکلیف و آزمائش کا حکامرت (جو) اور یہاں لکھا ہے کہ: "تو نے کیا ہے۔"

اسی تحریر میں: "آجاری علی صاحبی"

سورة المجادلة

۶۶۹ (منہ عمر رضی اللہ عنہ) ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک خولہ نامی (بزرگ عورت) سے ملے جو لوگوں کے ساتھ جارہی تھی اس نے آپ کو روک کر کہا: اگر کیا، آپ بھی تجھ کے اور اس کے خرمیہ ہو گئے، اپنا سر اس کی طرف جھکا دو، اپنے ہاتھ اس کے کندھوں پر رکھ دے حتیٰ کہ اس نے اپنی بات پوری کی اور چلی گئی۔ ایک شخص نے کہا: یا ابو یزید! آپ نے قرآن مجید سے منع: **وَلَا تَمْسُکْ بِرِءْیَاکِی** کی وجہ سے گھڑا کر کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **لَمْ یُحْشَکْ**، یہاں تک بھی ہو یہ کون ہے؟ اسی نے کہا: **نَکْرَکَ** تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہ عورت ہے جس نے آسمانوں کے لوہے سے اس کا شکم بنایا، غولہ بنت ثعلبہ ہے اللہ کی قسم! اس پر یہ خود ساری رات مجھ سے جد ہو کر نہ جاتی تو میں بھی یہاں سے نہ ہٹا حتیٰ کہ اس کی ضرورت پوری ہو جاتی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رحمت کی کا واقعہ

۶۵۰ شامہ رحمہ اللہ علیہ بن ہونے پر میرانی سے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ میں تم کو اس کے لئے بھیج رہا ہوں کہ تم لوگ اپنے آپ کو سنبھالو اور اپنے آپ کو بچاؤ۔ یہ سن کر میرانی نے کہا کہ میں نے تو خود ہی اپنے آپ کو بچا دیا تھا۔

قد سمع الله قول التي لجاد لك لي زوجها. المصادقہ! ایں اسی شبہ

فائدہ:۔ ان کے شوہر حضرت ابراہیم صامت بنی اللہ نہ تھے۔ انہوں نے اپنی بیوی خول کو کہہ دیا تھا کہ تو میری ماں کی طرح ہے۔ اس سے جاہلیت میں بیٹھ کے لیے عورت تمام ہو جاتی تھی۔ خول نے حضور ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے بھی کلمہ دیا تب وہ بہت تڑپ اٹھی اور خدا کے ہاتھ پکڑنے لگیں اور خوب آواز اڑی کہ تو اللہ پاک نے ظہار کا حکم ہاتھ پکڑ کر کیا کہ یہ کفارہ دارا کر کے میاں بیوی بن سکتے ہیں۔ عباد کی تفصیل کتب قدس میں ملاحظہ فرمائیں۔

سورۃ البکھر

۳۶۵۳ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک دایہ اپنے صومعہ میں مہارت کیا کرتا تھا اور ایک عورت کے کچھ بھائی تھے عورت کو کوئی بات نہیں آئی جس کی ہم سے اس کے بھائی اس کو مہارت گزادو جو ان کے پاس لائے اور اسی کے پاس چھوڑ گئے۔ عورت نے اپنے آپ کو جو ان کے لیے پرکشش اور حریز کیا۔ وہ بہ کمال بھی محصل میاں اور وہ اس کے ساتھ بدکاری میں ملوث ہو گیا۔ جس کی وجہ سے عورت حاملہ ہو گئی۔ پھر شیطان عابد کے پاس آیا اور اسی کو کہنا: اس عورت کو گل کر دے۔ کیونکہ اس کے بھائیوں کو اس کے حمل کا پتہ چل گیا تو فوراً سوہو روئیل ہو جائے گا۔ چنانچہ عابد جو ان سے اس کو گل کیا اور فحش کر دیا۔ اس کے بھائی آئے اور اس کو پکڑ کر لے گئے۔ یا اسے بد کرنے جا رہے تھے کہ شیطان پھر اس عابد کے پاس آیا اور بولا میں نے ہی تجھے یہاں تک پہنچایا ہے اگر تو مجھے چھو کر لے تو میرے تجھے نہات دلا سکتا ہوں۔ آخر عبادت گزار جو ان سے اس کو عید بھی کر لیا۔ اسی کے متعلق اللہ پاک کا ارشاد ہے

كَمْ مِّنَ الشَّيْطَانِ اِذَا قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ

(مہ نقوس کی ہر شکل شیطان ہی ہے کہ انسان سے کہتا رہا کہ کافر ہو جا۔)

عبدالرزاق: الزهد للامام سعد۔ ابن داؤد، عیسیٰ بن عیسیٰ، ترمذی، ابن الصغیر، ابن جریر، مسند ابی یوسف، شعب الایمان للبیہقی

سورۃ البکھر

۳۶۵۵ حضرت حابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جمعہ کے روز ایک تمہارنی قافلہ (مسجد نبوی ﷺ کے سامنے) آیا۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ادا رہے تھے۔ لوگ (خطبہ سنتے ہوئے) اٹھ کر قافلہ دیکھنے آ گئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی

وَ اِذَا رَاوُا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا اَوْ اَلْفَهْوًا اَلْبَهَا وَ تَرَكُوْا مَآكٍ فَالْعَمَلُ الْجَمْعُ ۝۱۱

اور جب یہ لوگ سودا بکریا یا تماشا سودا دیکھتے ہیں تو باہر بھاگ جاتے ہیں اور جمعیں کمرے کا کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ مصنف ابن جریر

سورۃ التین

۳۶۵۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے بل کی زکوٰۃ کو ادا کر دیا تو اپنے نفس کے غل سے غل کیا میں حضور ﷺ کا کھجور:۔ فرمانا میں ہے:

وَمِنْ يُّوفَىٰ نَفْسَهُ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْطَلُونَ ۝۱۰

۱۰۔ جو شخص اپنے نفس کے غل سے بچایا گیا تو ایسے ہی لوگ روپائے والے ہیں۔

۳۶۱۱۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ اولاد الاحمال انجمنیں ان بعضہن حسمہن کر کیا یہ شغل ان رالی عورت کے لیے ہے یا اس عورت کے لیے کہ گئی ہے جس کا شوہر فوت کر جائے۔

عبد بن زاق، مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل، مسند ابی یعلیٰ، ابن مرقہ، السنن لسمیع بن منصور ۳۶۱۲۔ (ابو ذر رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! میں ایک نئی آیت بہ نکاہوں گا اگر تم ہر مومن کو اس کا تمام حق خود سب کو کافی نہ ہو جائے۔

وص یقن اللہ یجعل لہ حنجر جاد ویرز لہ من حیث لا یحسب، اللہ جل: ۳-۴ اور جو ولی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے لیے (ریخ و کفن) کی صورت پیدا کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دے گا جہاں سے (وہم) گمان بھی نہ ہو گا۔

مسند احمد، نسائی، اس رحمہ اللہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء، شعب الامان للبیہقی، السنن لسمیع بن منصور

سورۃ التحریم

۳۶۱۳۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں مسلسل اس بات کی تحقیق میں تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دو دوسروں کے بارے میں سوال کر دیا جن کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے:

ان فتوا علی اللہ فقد صحت لقلوبکما (التحریم)

حتیٰ کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سچ کیا اور میں نے بھی آپ کے ساتھ سچ کیا۔ جب ہم ایک راستے پر چل رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ راستے سے ہٹ کر ایک طرف گئے جیسے تو میں بھی اپنی کاپرت کے کر پیچھے ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ فقہانے دھت سے دور گئے جو کہ میری طرف آئے۔ میں نے آپ کے آنکھوں پر پانی ڈھا اور آپ نے وضو کیا۔ میں نے عرض کرنا میرا فرائضین حضور ﷺ کی پیرویوں میں سے اور کوئی چیز میں نہیں ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ان فتوا علی اللہ فقد صحت لقلوبکما حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا انسان کہاں! تعجب ہے کہ یہ قصہ اور نہ عمر رضی اللہ عنہما حصیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بات کرنے لگے کہ ہم قریش کے لوگ عورتوں پر نہ زنا کرتے تھے۔ جب ہم مدینہ آئے تو اس قوم کے ساتھ یہ چیز سمجھتے تھے، میرا گھر مصافحت مدینہ میں بنی امیہ بن ابی سلمیٰ کے قبیلے میں تھا۔ ایک دن میں اپنی بیوی پر غصہ ہو گیا۔ وہ بھی مجھے آتے سے جواب دینے لگی۔ یہ بات سن کر مجھ پر غصہ ہو گیا اور کہا تو آتے سے مجھے جواب دیتی ہے۔ تم کو یہ کیوں عجیب لگتا ہے کہ میں تمہاری بات کا جواب دوں جب کہ تم مجھ کی پیروی میں آپ کے ساتھ ٹھہر کر رہتی ہیں اور کوئی ولی اس رات تک آپ سے بولتا پھوڑتی رہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ سن کر میں غصہ کے پاس گیا اور پوچھا تو رسول اللہ ﷺ کو جواب دیا کہ میں نے کہا ہاں۔ مگر میں نے پوچھا کیا تم میں کوئی بیوی سا۔ اس پر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ سے بات چیت کرتی اور کتنی کلمات بول جاتی ہے! کیا ہاں۔ میں نے کہا کہ تم میں سے جو یہ کہتا ہے وہ تو ہمارا دوست ہو گیا اور کمانے کا کار ہو گیا۔ کیا تم اس بات سے مطمئن ہو کہ ہم کو یہ کہنا کہ اللہ غصہ فرما جائے پھر رسول کی وجہ سے۔ جب وہ تھا بلات کا ڈاکر ہو جائے گی۔ (یعنی) ان دو دوسروں میں سے ایک کو اس سے جواب نہ دے کر اور انسان سے کسی چیز کا مطالبہ کرنا۔ تجھے جس چیز کی خسارت ہو کرے پھر سے مانگ لیا کہ رسول میں بات سے (وہم) (اور حسد) کا شکار نہ ہو کہ تیری کوئی بدقولیت تم سے زیادہ ضرر رسوت اور رسول اللہ کو تھا۔ یہ زیادہ محبوب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خیال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک انسان کا بددلی قہارم دونوں نے حضور ﷺ کے پاس جانے کی بات کی مگر وہ کہنے لگی۔ ایک دن اور جاتا اور ایک دن میں باقاعدہ میرے پاس اپنی بات کرنے کی خبر میں وغیرہ مانگتا اور میں بھی اپنی بات کی خبر میں اس کو نہ تھا۔

ازواج مطہرات کو طلاق نہیں دی

۳۶۹۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ اب رسول اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں سے جدا ہوا کرتی تو میں سجدہ بوی میں داخل ہوا تو مجھے نگر یوں کہ ہاتھ میں لیے ہاتھ کر رہے تھے کہ حضور ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دینا ہی ہے۔ یہ یہ کہ انھیں نازل ہونے سے نکل کی بات تھی۔ چنانچہ میں نے مل میں تیر کیا کہ میں ان بیویوں کو طلاق نہیں دے گا۔ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا وہ کہا ہے بہت ابلی تمرا سہارا ہے یہ بہت ہوئی کہ تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچا رہے ہو۔ عائشہ بولی اسے ان کے خطاب میرا سہارا کیا اس واسطے کہ میرا بیٹی کو جو چاہیے اس کو اپنی بیٹی کے واسطے کہ میں اس کو رسول اللہ ﷺ کا تکلیف پہنچاؤں۔ رسول اللہ ﷺ سے بہت نہیں کرتے اور ان کی جگہ ہمیں دوتا تو تم کو طلاق دینا ہے۔ عائشہ بہت زیادہ تخریر دینے لگی۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کہیں ہیں انہوں کو دوایہ پانا خانے میں ہیں۔ (یہ ایک ایسی جگہ پر تھا جہاں رسول اللہ ﷺ کا غلبہ خانہ تھا) میں وہاں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ کا کلام وہی بات ماننے کہ میرا فیکہ کوئی پر وہاں انکا بیٹا بیٹا تھا یہ ایک نور جان لڑکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس بہار سے جا خاندان میں جڑے اترتے تھے۔

میں نے اس کو آواز دی کہ اب میں اس سے علی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لو۔ اس نے کہا کہ میں نے ان کو دیکھا پھر مجھے انکا اور چھٹیں کہا میں نے پھر تواری۔ اب ان کا رسول اللہ ﷺ سے میرے لیے اپنا زنت لو۔ اس نے پھر کمرے کی طرف دیکھا پھر مجھے دیکھا اور بولی جواب نہ دیا۔ میں نے پھر آواز بلند کر کے کہا کہ اب میں اس سے علی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لو میرا فضیل ہے کہ کہی ہے مجھ پر جس میں حصہ کی (حاصلیت کی وجہ سے) شاید آیا ہوں اللہ کی قسم آپ ﷺ اگر مجھے اس کی روئے مانے کا ضمیر دینے سے تو میں فراساں کی زبان اداوں گا۔ پھر عائشہ نے میری طرف ہاتھ کاٹا دیکھا کہ اب چڑھاؤ۔

چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کو پاس داخل ہوا۔ آپ ایک ہاتھ پر لٹے ہوئے تھے۔ میں آپ سے دل بیٹھا دیا۔ اس وقت آپ کے منہ میں صرف ایک جہر ہونگی اس سے ملو اور کوئی جہر آپ کے منہ میں نہیں رہتا۔ چنانچہ میں نے آپ سے منہ پر نہایت ڈال لیا۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کی مروی میں دیکھا وہیں میں ایک جگہ جو سماع کے بیان میں رہی تھی اور اسی جگہ پر لکھا ہے تھے۔ (جو کتابیا جانو کی مثال کی راحت کے لیے رکھے تھے) اور چند گھنٹہ ۱۱۰ حوالہ کی ہوتی میں تھا۔ یہ الفاظ میرے ہاتھوں سے "تو سب چلے۔ آپ چلے۔" لے چکا۔ ابھی الفاظ اب اس چیز کے تروراء پانہ میں نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ میں کس قدر کڑاں چھٹائی نے آپ کے منہ پر نہایت ڈال دیا ہے جس اور آپ کی ممانی میں جس کی نہ سے جو میں دیکھ رہا ہوں جبکہ ۱۱۰ قید (میں نے) اثنائیں دہر دہر میں کہیں جو چھٹوں اور بیروں میں چھٹیں آئے۔ میں اور آپ اللہ کے رسول اور ان کے خاص نامی میں اللہ سے ہیں اور یہ آپ کی کئی کتاب ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اسے ان کے خطاب آیا تو میں نے جی نہیں سے کہ جو میں نے اس سے لیے قدرت میں ہوں گی اور اس سے لیے دیکھی میں میں سے مروی کی ہیں میں نے عرض کیا کہ وہ میں سب آپ کے پاس حاضر ہوا تھا تو آپ کے چہرے میں غصہ کے چٹرات تھے۔ اس لیے میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو طلاق کی وجہ سے آپ کو کیا تکلیف اور شقت پہنچی آتی ہے؟ اگر آپ نے ان کو طلاق دیدی ہے تو اللہ آپ کے ساتھ ہے۔ مانگ، جہیز، میاں بھلی، میں نے پھر اور تمام مومنین آپ کے ساتھ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا۔ میں نے اور جو بھی میں نے آپ سے بہت بات کی اور حدیث میں اس سے بہت بڑا مستعد اللہ کی رضا و تقاریر اللہ پاک سے پھر اپنا کلام کہ میری تمہارا توں کی تعمیر کی کوئی۔

وَنَظَرُ عَيْبِهِ فِي الْمَدِينَةِ مَرَّةً مَرَّةً وَابْتِكَارًا مَرَّةً مَرَّةً ۳۶۹۴

اور اگر تم مجھ کو (کی ایذا، ابر یا برکات سے) کوئی تو اللہ اور جہیز میں اور ایک کردار مسلمان اس نے عائشہ (اور دوست و اہل) اور ان کے عداوت (اور) فرشتے بھی دعا کیا۔ میں نے اگر میری تم کو طلاق کی میری تو سب میں کہ ان کا پیر و زار تھا۔ وہ سب نے ان کو حق سے بھر دیا۔ اس میں

صاحب ایمان و فرمانبردار تو بہ کرنے والیاں و عبادت گزار روز دیکھنے والیاں بن شہر اور کنواریاں۔

عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما ان دو بیویوں نے دیگر تمام ازواج نبی ﷺ کو اپنا پہلو کر لیا تھا (حفصہ سے اپنی بات منوانے کے لیے) پڑنا چھ میں نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے ان کو طلاق دیدی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں مسجد میں گیا تھا وہاں لوگ ٹنگریاں کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق دیدی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ان سرکاران کو خبر سن دوں کہ آپ نے ان کو طلاق نہیں دی۔ فرمایا ٹھیک ہے اگر تم جاہلو۔ پھر میں آپ سے مزید بات چیت کرتا رہا حتیٰ کہ حفصہ آپ کے چہرہ سے چھٹ گیا آپ کے ذانت نظر آنے لگے اور آپ ہنسنے لگے۔ آپ ﷺ کی مسکراہٹ تمام انسانوں سے خوبصورت تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اترے اور میں دربان لڑکے کے سہارے بیٹھا اور جبکہ رسول اللہ ﷺ ((کی لطافت اور بھرتی کا یہ منظر تھا کہ) بغیر کسی سہارے کو چھوئے بیٹھا اترے گویا ہوا رزمین پر چل رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو بالائے خانے میں صرف آتیس دن رہے ہیں۔ (جبکہ آپ ﷺ نے ایک ماہ کی قلم کشی تھی) آپ ﷺ نے فرمایا کوئی مہینہ آتیس یوم کا بھی ہوتا ہے۔ پھر میں نے مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو کر بلند آواز میں پکارا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں کو طلاق نہیں دی ہے۔ اور اللہ پاک نے یہ حکم بھی نازل فرمایا:

وَاذْجَاءْهُمْ اَمْرًا اَوْ اَلْحَوْفِ اِذَا عَوَّاهُ وَلَوْ دَوَّاهُ اِلَى الرَّسُولِ وَالِىْ اَوَّلَى الْاَمْرِ لَعَلَّهُمُ الْذٰلِیْنَ یَسْتَطُوْنَہُمْ۔ النساء ۸۳

اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں۔ اور اگر وہ اس کو خفیہ اور اپنے سرکاروں کے پاس پہنچاتا تو تحقیق کرنے والے اس کی تحقیق کر لیتے۔ تو یہ تحقیق کرنے والا میں ہی تھا۔ اور اللہ پاک نے پھر اپنے نبی ﷺ کو آیت خیر نازل کر کے عورتوں کے بارے میں اختیار دے دیا تھا۔ عبد بن حمید نے تفسیر داہمہ ابنی معنی، مسلم، ابن مردودہ بعض کتابوں میں یہاں تک یہ روایت منقول ہے "اور میں رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوا اور آپ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ یہاں سے "میں نے عرض کیا کیوں نہیں میں راہی ہوں"۔ تک۔

۳۶۶۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے۔ حتیٰ کہ ہم مر الظہر ان پر پہنچے۔ وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ کر (بے جھنڈ) میں قصاعے حاجت کے لیے چلے گئے۔ میں آپ کی انتظار میں بیٹھ گیا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے لنگے میں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین! میں ایک سال سے آپ سے ایک سوال کرنے کی کوشش میں ہوں۔ لیکن مجھے آپ کا رعب و دبدبہ سوال کرنے سے روک دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کیا کہ جب تم کو معلوم ہو کہ میرے پاس اس چیز کا علم ہے تو ضرور سوال کر لیا کر میں نے عرض کیا میں آپ سے دو عورتوں کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں وہ حفصہ اور عائشہ تھیں۔ ہم پابلیت میں عورتوں کو کچھ شائش کرتے تھے۔ اور نہ ان کو اپنے معاملات میں دخل دینے کی اجازت دیتے تھے۔

پھر جب اللہ پاک نے اسلام کا ہول بالا کیا اور عورتوں کے بارے میں بھی (ان کے حقوق اور اہمیت کے) احکام نازل کیے۔ اور ان کے لیے حقوق رکھے بغیر اس کے کہ وہ ہمارے کاموں میں دخل دیں۔ پس ایک مرتبہ میں اپنے کام سے بیٹھا تھا کہ مجھے میری بیوی نے کہا یہ کام یوں ہونا چاہیے۔ میں نے کہا تجھے اس کام سے کیا سروکار؟ اور تو نے کب سے ہمارے کاموں میں دخل دینا شروع ہے؟ اب میری بیوی نے کہا اے ابن خطاب! کوئی تجھ سے بات نہ کرے جبکہ میری بیوی رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ قصہ ہو جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کیا واقعی وہ ایسا کرتی ہے؟ بیوی نے کہا ہاں۔ پس میں کھڑا ہو گیا اور سیدھا حفصہ کے پاس آیا۔ اور کہا اے حفصہ! اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتی؟ تو رسول اللہ ﷺ سے بات کرتی ہے حتیٰ کہ وہ قصہ ہو جاتے ہیں؟ انہوں نے تجھ پر تو عائشہ کی خوبصورتی اور اس سے رسول اللہ ﷺ کی محبت سے دھوکہ نہ کھا۔ پھر میں ام سلمہ کے پاس آیا۔ اور اس کو بھی اسی طرح کی بات کی۔ وہ بولی: اے ابن خطاب! آپ ہر چیز میں داخل ہو گئے ہیں رسول اللہ ﷺ اور ان کی بیویوں کے درمیان بھی دخل دینے لگے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا ایک انصاری پڑوسی تھا جب میں رسول اللہ ﷺ کی مجلس سے غائب رہتا تو وہ مجلس میں حاضری دیتا

[illegible][illegible]

پھر جس نے سب سے پہلی خدمت میں عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنی عورتوں (صحابیات) دینی کے لیے کسی قربانی کی ہے؟ چوتھے نے کہا: ہاں، میں نے اپنے بچے کو قربان کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم لوگو! اس سے نقل کیا، پھر حضور ﷺ اتیس روز تک کوئی غم نہ ہوا۔ پھر فضیل بن عکاس آپ کے پاس آئے کہ: کوئی نے تیرے واسطے جس کی کھانسی

يا ايها النبي لم تجز في ما احل الله لك فتعطي مراهاتك ازا وحك. فكيف يكون لك
 طهر في كل طهر. بسم الله الرحمن الرحيم

۳۶۷۰ حضرت امی حباشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرا دارالافتاء کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اب جیسی اللہ عنہ سے احادیث مروی ہیں۔

وان تطاهر اعله . النحر بم

ہوا تو وہ دو گھر تھیں آپ (علیہ السلام) ایک دوسرے کی ہاٹھریں۔ نئے تعلق میں چھٹا چاہتا تھا لیکن جس آپ کے صوبہ دوسری کی ہوتے رہے۔ جانتا تھا۔ جب ہم نے غصے کے نچوڑے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تو ان کے فرمایا ہے: رسول اللہ ﷺ کے چچا، بیٹے، بھروسہ، جو ہم کو کیا کیا جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا: مجھے اللہ عز و جل کے فرمان والی کتاب اللہ کے متعلق روایت ہے کہ اگر دو گھر تھیں ان میں سے ایک حضرت عمر رضی اللہ عنہ عز و جل کو ملا، تو ان میں کے بارے میں کچھ حکایت ہو جائے گا کہ ان میں سے کتنے۔

ہم لوگ مکرمیں وہی محبتوں سے زیادہ بات چیت نہیں کرتے تھے۔ جب بھی کسی نئی عورت کی آنکھیں پھیلنے کی خواہش ہوتی تو ہم فیہ پوچھنے لگتے۔ بات چیت پرانی کر لیا تھا۔ جب ہم مدینہ ناک اور انصاریہ کی عورتوں سے ملنا پڑے تو انہوں نے بات چیت کی نئی نئی باتیں کہیں اور کہیں سے جو اب بھی دیکھ کر ہی تھیں۔ ایک عورتہ میں نے اپنی عورت کو کچھ ہی سے راتوں رات دینی کے لئے من گھڑی خطاب کیا تھا۔ (واٹس ایپ)۔ رسول اللہ ﷺ سے تو یہی کی وہاں بات چیت کرتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں یہ کہ میں خاصہ کے پاس آیا تو اس کو کہا اے علی! کہ اگر تو رسول اللہ ﷺ کو کسی چیز کے لئے شک نہ کیا کرتا تو اس سے تمہارا کمر باندھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ عورتیں آتی تھیں جو ان کو کہیں۔ جب بھی شک نہ کیا تو اس کی ضرورت ہوتی تھی۔ ان کو کہہ دیا کہ اگر تو اس کی ضرورت اور

رسول اللہ ﷺ جب حج کی غلار پڑھ کر قماروغ ہو جاتے تھے (لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہو جاتے تھے) کہ جب سورج طلوع ہو جاتا پھر ایک ایک کر کے اپنی سب عورتوں کے پاس چکر لگاتے۔ ان کو کسی دم کرتے اور ان کے لیے دعا کرتے۔ اور پھر جس عورت کی باری کا دن ہوتا اس کے پاس مقیم ہو جاتے تھے۔ حضرت عقیقہ (بنت عمر بن خطاب) کو نصف یا سہ کا شہدہ یہ میں کہیں سے آیا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ جب اس کے پاس جاتے تھے وہ آپ کو دیکھ کر مٹا کرتی تھی اور جب تک وہ شہدہ نہ جاندی ہوتی چلا دیتی آپ کو آئے نہ نہ بیٹھی تھی۔ جبکہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رکھنے کو پسند کرتی تھی۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک بیٹی بھائی جس کو حضرت ابوبکرؓ کو کہا جاتا تھا کو کہا کہ جب حضور ﷺ حصہ کے پاس آئیں تو مجھ سے ملنے کے لیے چلی جاؤ اور دیکھا کہ آپ وہاں گیا کرتے ہیں۔ چنانچہ باندی نے آکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو شہد کی بات سنائی۔ عائشہ نے اپنی تمام خصلتوں کو نکالا مگر ساری خیر سنواری اور یہ دعوت دی کہ جس کے پاس بھی حضور ﷺ پہنچے تشریف لائیں تو وہ آپ کو یہ کہے: آپ سے میں مضایر (گوند) کی بو آ رہی ہے۔

چنانچہ حضور ﷺ عائشہ کے پاس داخل ہوئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آج آپ نے کوئی چیز کھائی ہے یا؟ شاید مجھ سے مضایر (گوند) کی بو محسوس ہو رہی ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ اس بات سے بہت غرت کرتے تھے کہ ان سے کسی حرام کی بنا کار ہو کسی کو آئے۔ لہذا آپ ﷺ نے فرمایا یہ شہد پہلو اللہ کی قسم میں آئندہ اس کو کھولوں گا بھی نہیں۔

پھر ایک مرتبہ جب حضور ﷺ حصہ کے پاس آئے تو حصہ نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اپنے والد (عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ) کے پاس خسر پتے کے لیے جانے کی حاجت ہے۔ مجھے تمام زنت دین تو میں ہواؤں۔ آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی کہ وہ آپ ﷺ سے اپنی ایک باندی کو یہ پیغام بھیج کر حصہ سے گھر بلا لیا۔ اور ان سے مباشرت کی۔

حصہ کبھی ہیں (جب میں وہیں آئی تو) میں نے دروازہ کو بند پایا۔ لہذا میں دروازہ کے پاس بیٹھ گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کھجراتے ہوئے نکلے، پسند آپ کی بی بی عثمانی سے ٹک رہا تھا۔ آپ نے دیکھا کہ حصہ وہیں ہے حضور ﷺ نے پوچھا: تم کیوں رو رہی ہو؟ حصہ نے کہا: آپ نے مجھے اسی لیے اجازت دی تھی کہ آپ سے میرے کمرے میں اپنی باندی داخل کی اور میرا کمرے کے ساتھ میرے ہی بستر پر ہی بستر کی آپ نے یہ کسی اور بیوی کے پاس کیوں نہ کر لیا؟ اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! یہ آپ کے لیے حلال نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم! تم نے کج نہیں کیا۔ کیا یہ میری باندی نہیں ہے اور کیا اس کو حصہ نے میرے لیے حلال نہیں کر دیا؟ یا تم کو کواہنہ تباہوں کے میں نے اس کو اپنے لیے حرام کر لیا ہے۔ میں تباہی و فساد مندی چاہتا ہوں۔ میں تم کی کوشش کی خبر نہ دیا۔ بات تمہارے پاس لمانت ہے۔

نیکان جب رسول اللہ ﷺ باہر نکل گئے تو حصہ نے اپنی اور عائشہ کے درمیان جو دروازی وہ بھائی اور بولی کیا میں تجھے خوشخبری نہ سناؤں، رسول اللہ ﷺ نے اپنی باندی کو اپنے اوپر چڑھا کر لیا۔ یا رسول اللہ! اس باندی سے ہم کو راجت ہو چکی ہے تب حصہ پاک نے یہ سورت ادا کی۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "وان تظاہر علیہ" اور اگر تم دونوں نے رسول اللہ ﷺ پر ایک دوسرے کی کجی کی ہے مگر اسے نہ کہہ دو۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے کوئی لمانت نہ چاہتی تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں آپ ﷺ کے پاس آپ کے بانا خانے میں داخل ہوا اس میں ایک چٹائی پڑی تھی۔ وہ ایک چوڑے کا مستحیہ والا ہوا تھا۔ آپ چٹائی پر پہلو کے بل لیٹے ہوئے تھے۔ چٹائی کے شکافات آپ کے پہلو میں نمایاں ہو گئے تھے۔ آپ کے سر کے نیچے جڑے کا کھیتا جس میں گھوڑی کی چوہل بھری ہوئی تھی۔ میں نے آپ ﷺ کو اس حال میں دیکھا تو بے ساختہ رو پڑا۔ حضور ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم کو کیا چیز یاد رہی ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس دروم کے ٹوک دینا مجھ سے لینے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ان لوگوں کو ان کی کجی نہ بشارت کے سامان دینا میں مل گئے ہیں۔ جبکہ بزرے نے اپنے آخرت میں یہ سب چیزیں یاد ہیں۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کے کیا اعمال ہیں؟ کیا یہ چیزیں ہیں کہ آپ نے اپنی بیویوں کو چھوڑا یا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ لیکن میرے اور میری بیویوں کے درمیان کوئی بات ہو گئی تھی جس کی وجہ سے میں نے قسم اٹھائی کہ میں ایک ملک ان کے پاس نہیں جاؤں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ میں آپ کے پاس سے نکلا اور (جو لوگ پریشانی کی وجہ سے مجھ سے ملتا تھے ان کو ان کا دل نیا) اسے

لوگو! واپس جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی بیویوں کے درمیان کوئی بات نہ ہوگی حتیٰ جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے (کچھ وقت کے لیے) ان سے دور رہنا پسند کر لیا ہے۔

پھر میں (اپنی بیٹی) خصفہ کے پاس گیا اور اس کو کہا اے بیٹی! کیا تو رسول اللہ ﷺ سے اس طرح کی بات کرتی ہے کہ ان کو غصہ دلا دیجیے؟ خصفہ بولی: آئندہ میں آپ ﷺ سے ایسی کوئی بات نہیں کروں گی جس کو وہ نہ پسند کرتے ہوں۔ پھر میں ام سلمہ کے پاس گیا یہ میری خالہ لکھی تھیں لہذا میں نے ان کو بھی خصفہ بھیجی بات کہی۔ اس نے کہا: تعجب ہے تجھ پر اسے عمر اور جبریز میں بات کرتا ہے اتنی کاب تو نے حضور ﷺ اور ان کی بیویوں کے درمیان بھی دخل اندازی شروع کر دی ہے؟ ہم رسول اللہ ﷺ پر کیوں نہ غیرت کریں جبکہ تمہاری بیویاں تم پر غیرت کرتی ہیں۔ اللہ پاک نے اسی کے بارے میں یہ فرمان بھی نازل کیا:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُمْ تَرْضَوْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَرَبِّهِنَّ - الاحزاب

اے نبی! کہہ دو اہلی بیویوں کو اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زندگی چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو سامان دے کر اور خوبصورتی کے ساتھ تم کو رخصت کروں۔ (الاوسط للطبرانی، ابن مردودہ)

۳۶۷۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (میرے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (میری بہن) خصفہ کے پاس گئے تو وہ رو رہی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کیوں رو رہی ہو؟ شاید تم کو رسول اللہ ﷺ نے طلاق دی ہو؟ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ تم کو طلاق دی تھی اور پھر میری وجہ سے تم سے رجوع کر لیا تھا۔ اب اللہ کی قسم اگر وہ بارہا وہوں نے تم کو طلاق دی تو میں کبھی بھی تم سے بات نہیں کروں گا۔ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: حیرت سے بارے میں بات نہیں کروں گا۔ مسند البزار، السنن لسعدین منصور

۳۶۷۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی عورتوں سے ایک ماہ تک جدائی اختیار کر لی تھی۔ پھر آیتس دن ہو گئے تو جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور فرمایا: مہینہ پورا ہو گیا ہے اور آپ اپنی قسم سے عہد و پیمان گئے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۳۶۷۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک ماہ تک اپنے بالائے خانے میں (بیویوں سے) دور رہے۔ جس وقت غصہ نے وہ روز عاکشہ پر فاش کر دیا تھا جو رسول اللہ ﷺ نے ان کو بتایا تھا۔ اس وجہ سے آپ ﷺ نے اپنی بیویوں پر غصہ کرتے ہوئے فرمایا تھا: میں اب ایک ماہ تک تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ پھر آیتس ایام گزر گئے تو حضور ﷺ لاؤچہ معطر دام سلمہ کے پاس گئے۔ اور فرمایا: کوئی ماہ آیتس یوم کا بھی ہوتا ہے اور وہ ماہ واقعی آیتس یوم کا تھا۔ ابن سعد

۳۶۷۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات آنجنی کہ آپ کی بیویوں نے آپ کو تکلیف پہنچائی ہے۔ چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور ان سے معاملہ کی نوہ لینے لگا۔ اور ان کو نصیحت بھی کرتا رہا اور یہ بھی کہتا: انصتھین اولیئد لیسہ اللہ ازواجہا حیرا منکن تم عورتیں (اپنی تکلیف رسائی سے) باز آ جاؤ ورنہ اللہ اپنے نبی کو تم سے بہتر اور بیواں دے گا۔

حتیٰ کہ میں نسب کے پاس گیا اس نے مجھے کہا: اے عمر! کیا نبی ﷺ ہمیں نصیحت نہیں کر سکتے۔ جو تو ہمیں گرد ہا ہے؟ پھر اللہ پاک نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں ازواج معطرات کو) حکم نازل فرمایا:

عسی ردہ ان طلفکھن ان یدلہ ازواجہا حیرا منکن - الخ

اگر نبی تم کو طلاق دے دے تو قریب ہے اس کا رہا اس سے تم سے بہتر اور بیواں دے دے۔

ابن مسعود، ابن ابی عاصم فی السنۃ، ابن عساکر

صحیح روایت ہے۔

۳۶۷۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ و صالح المؤمنین (القریم) کی تفسیر میں حضور ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ اس سے مراد علی بن ابی طالب ہیں۔

ابن ابی حاتم

۳۶۷۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: قُلُوا لِنَفْسِكُمْ وَاٰهِلِکُمْ نَارًا۔ (القریم) اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی

بگ سے بھاگتے ہوئے میں مروی ہے فرمایا اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خیر اور ادب سمجھ کر۔

عبد الوہاب بن العریضی، الحسن بن علی بن حماد، ابن جریر، ابن المنذر، مسعود بن عمار، السیفی فی المدح
۳۶۷ھ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ تم اگر ایت سے کسی قدر حائل کی تب تک کہ میں کیا و عرف بعضہ و اعرف بعض عن بعض۔ اور
جنتائی نبی نے اس میں سے کچھ اور لوگوں کو سزاواہن ہو رہا ہے

سورۃ اہق والقلہ

۳۶۷ھ۔ عبدالرحمن بن نعم بن عبد اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے ”الفصل النبی“ کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے
ارشاد فرمایا: وہ دو اخلاق اپنے لئے دیکھا کرتے تھے، بہت زیادہ کھانے پینے والا، بیت بھرا لوگوں پر علم کرنے والا اور بڑے بیٹے والا شخص ہے۔

رواہ ابن عبد البر

سورۃ الحاقہ

۳۶۷ھ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا:

اپنی کا ایک فقرہ بھی نہیں گزرتا کہ اس نژاد سے کسی کو فرشتے کے ہاتھوں میں۔ ہاں نوح علیہ السلام کے طوفان کے دن بارش کے
تھکناں فرشتے کو چھوڑ اللہ نے پانی کے فرشتے کو حکم دیا کہ لہذا پانی اس دن میں فرشتے کی آفرمائی کر کے بر طرف رخ و ہوا تھا۔ یہی اللہ
تعالیٰ کا فرمان ہے:

انالعا طفی العاء۔

جب پانی سرکشی ہو گیا۔

اسی طرح ہوا کی اس نژاد سے کسی کو فرشتے کے ہاتھوں میں ہے۔ مگر قوم ہود پر عذاب کے دن ہوا و لہذا پانی کے نواز
دیر ہوا تھا اور فرشتے کی اجازت کے بغیر کسی کو نہ دے فرمایا۔

ہو یح صر صر عاتقہ۔

تند تیز و فرمان ہوا۔

یعنی فرشتے کی آفرمائی کر کے قوم پر تیزی سے بھرنے والی ہوا۔ رواہ احمد

سورۃ نوح

۳۶۸ھ۔ ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی بنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فرشتے حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن اللہ پاک صبح سے پہلے نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کو بلا کر گئے۔ اللہ پاک پہلے قوم سے جو انہیں گئے قوم نے ان کی
پکار یہاں کیوں نہیں گئی؟ (وہ نہیں گئے) ہم کو کسی نے دیا کہ وہ کبھی نہ آئے آپ کا یہ کہ ہم تک پہنچا یا اور نہ ہم کو نصرت کی اور نہ ہمیں کسی بات کا علم۔ ہاں
میں کسی بات سے منع کیا۔ نوح علیہ السلام میں کہیں گئے: ادب اہم نے ان کو دعوت دی تھی جس کا ذکر انہیں و آفرین میں تھی کہ حاضر انہیں اہم
ﷺ تک پہنچا۔ انہوں نے اس کو انھیں دیا، حال اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق کی۔

اللہ پاک ملائکہ کو فرمائیں گے: احمد اور اس کی امت کو بلاؤ۔ چنانچہ آپ ﷺ اپنی امت کے ہمراہ پھر یثرب لا آئیں گے اور ان کا نوران کئے گئے گئے چلے ہو کہ: نوح علیہ السلام اور ان کی امت کو کہیں گے: کیا تم میں نے اپنی قوم تک پیغام رسالت پہنچا دیا تھا اور ان کو خوب نصیحت کی تھی۔ اور اپنی پوری کوشش کی تھی کہ ان کو جہنم سے بچا لوں۔ لیکن یہ میری پکار کو ماننے کے سر نہ جبراً آجائے اور حق بھانجے گئے۔

پس رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کے کسی: ہم اللہ کے حضور شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے جو کہا آپ تمام باتوں میں بالکل سچ ہے۔ شب تو ہوا کہ کسی: اے احمد! آپ کو کیسے یہ علم ہوا جب کہ آپ کی امت سب سے آخر میں آنے والے ہیں؟ میں عرض کرے گا: میرا آپ ﷺ نے ہم اللہ الرحمن الرحیم پر دیکھ کر پوری سوا نوح پر بھی۔ پھر آپ کی امت کے کسی: ہم شہادت دیتے ہیں کہ یہ سچا لکھ ہے اللہ پاک بھی فرمایا ہے۔

وَأَمَّا زُورُ الْيَوْمِ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ - يَوْمَ

اے مجرمو! آج کے دن جہاں ہو جاؤ۔

پس سب سے پہلے یہ لوگ ستار ہو کر جہنم میں جائیں گے۔ روئے مسنونک الحداد

سورۃ النجین

۳۶۸۱ (مکرم رضی اللہ عنہ) مسددی رحمہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

وَلَنْ لَوْ اسْتَغْفِرُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْكَنَهُم مَّاؤُهُمْ شَدِيدًا لَفَقْتُهُمْ بِهِ

اور (اے شیخ!) کہی (میں ان سے کہہ دوں گا) کہ اگر یہ لوگ سیدھا سچے پرستے تو ہم ان کے بچنے کو بہت سہایلی دیتے تاکہ اس سے

ان کی آزار میں کمی رہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں پانی ہے وہاں سیدھے پانی میں بھی (آزار میں) بھی جسم لیتے ہیں۔

عبد بن حمید، ابن جریر

سورۃ المزمل

۳۶۸۲ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ پر چرخ زمین نازل ہوا:

يَا أَيُّهَا الْمَزْمِلُ قُمْ إِلَيْنَا الْفَلْبَانُ الْمَزْمِلُ ۱-۲

اے (محمّد!) جو گہڑے سے سکی لپٹ رہے ہو رات کو قیام کیا کرے گا تو بڑی ہی راحت۔

تو آپ ﷺ ساری ساری رات کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک جڑا جاتے۔ پھر آپ ایک قدم اٹھاتے اور:

دیکھتے دوسرا اٹھاتے پہلا دیکھتے۔ حتیٰ کہ پھر جبرئیل رضی اللہ عنہ نازل ہوئے اور یہ فرمان نازل کیا:

قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَىكَ يَا قُرْآنُ لَعَنَ شَيْطَانُ ۱-۲

میں نے تم پر اپنی رحمت نازل کی ہے۔ لیکن نازل نہیں کیا کہ آپ شہادت میں پڑ جائیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خطہ حقیقی ظاہر اور شہادتیہ کھاپنے قدموں کو زمین پر رکھو۔ (سورۃ مزمل کے آخر میں) نازل کیا:

لَقَدْ رَفَعْنَاكَ يَا عَلِيُّ ۱-۲

پس جتنا آسانی سے ہو سکے (اٹا) قرآن پڑھ لیا کرو۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یعنی اگر تم کو سہاوارہ ہو جائے کی جتنی آسانی ہو ای پر اکتفا کر لیا کرو سو ورنہ اس میں مروجہ

سورة المدثر

۳۶۸۳ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جعلت له مالا مقدوداً - مدلول ۱۰

اور اس کو میں نے مال کی پروا نہ کی۔

موتنا فرمایا کہ اس کو جیسے جیسے بھر کا غلام تھا۔ اس حویو، اس ہی حلقم، الدہوری، اس حویو
فائدہ: ولید بن مغیرہ جو عرب میں مکین کا بہت بڑا مالدار اور اپنے والدین کا کھوکھلا فرزند تھا مائی کے بارے میں یہ بات نہ مل سکتی تھی۔

تفسیر عثمانی

۳۶۸۴ ۱۰۱۱ اس کی سب سے پہلی (۳۹) مکر دہانے کا چھوڑ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے محقق ارشاد فرماتے ہیں: (ان شب کو میں
سے مراد) غافروں کے بچے ہیں۔ عبدالرزاق، القریابی، الحسن السعیدی، منصور بن حازم، ابو حنیفہ، عبد بن حمید، ابن حویو، ابن المنذر

سورة عم (نبأ)

۳۶۸۵ سالہ میں ابی الجعد سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بلال رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا تو نگاہ کی خفا کر کے ہوئے ہیں
نے جواب دیا کہ کتاب خدا (قرآن) میں اس کی مقدمہ ہاتھ میں ہی اسی سال میں بادشاہ کو دیکھا تھا کہ وہ ایک پیر کا لباس پہن رہا تھا۔
اس صاحب سے جب کی مقدار دو گونہ تھا تو اس نے فرمایا کہ یہ ہے:

لین فیہا احطابا حباً ۴۳

کافروں کے جسم میں دھوئیں پڑ رہی ہیں۔

انقلاب جب کی پہنچ ہے اور کافروں کے شمار جب تک جنہم میں پڑ رہے ہیں۔ (علاء اللہ عنہ)

سورة والنار عات

۳۶۸۶ والنار عات غرقا والناسطاط نشطا۔ والسابعات سبعا۔ والسابقات سبعا فللنار عات سبعا۔ والارواح الاموات ۵۱
ترجمہ: ... ان (فرشتوں) کی تہہ جو اوپر پہنچنے لگے ہیں۔ اور ان کی جڑ آسمان سے کھول دیتے ہیں اور ان کی جو جڑیں پھرتے ہیں پھر
پہنچ کر پڑھتے ہیں۔ پھر دیکھنے کے سواں کا تھک رہے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: النار عات غرقا یہ فرشتے ہیں جو کھار کی روح نکالتے ہیں۔ والناسطاط نشطا یہ فرشتے
کھار کی روحوں کو ان کے دشمنوں اور کھاروں تک سے نکال لیتے ہیں۔ والسابعات سبعا یہ فرشتے مؤمنین کی روحوں کو لے کر آسمانوں
اور زمین کے درمیان تیرتے (یعنی اڑتے) رہتے ہیں۔ والسابعات سبعا یہ ملائکہ مؤمنوں کی روحوں کو لے کر ایک دوسرے سے آگے
چو کہ پہلے اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچتے ہیں۔ والعدبات اموات یہ فرشتے ہنگامہ فدا کے معاملات کا سال پہ سال انقلاب کرتے ہیں۔

الحسن السعیدی، منصور بن حازم، ابن المنذر

۳۶۸۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کیا جاتا تھا تو اس نے آیت فاعلمی ہوتی۔

بسنلو نک عن الساعۃ ابان مونسھا لیس امت من ذکوھا الی دیکھنا الذاعان ۲۲-۲۳
(اے خبر لوگو!) تم قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا قریب ہوگا؟ سو تم اس کے (اگر تم نہیں پکڑیں ہو) اس کا
منہا (یعنی واقع ہونے کا وقت) تمہارے رب کی کولا معلوم ہے اگر وہ ۲۱ من مرد وہ

سورہ یحییٰ

۲۶۸۸ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ”آب“ کے متعلق سوال
کیا گیا کہ وہ کیا ہے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”کون سا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کون سی زمین مجھے سایہ دے گی اگر میں کتاب اللہ میں کسی بات کہوں جس کا میں نہیں چرتا۔“

ابو عبد اللہ فی قصائد، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید

نوٹ: ۱۰۰۰۰۰۰۰۰ پر یکی روایت مذکور بھی ہے۔

فرمان الہی:

وفاکھۃ وابدعس ۳۱

پور (اسم نے اپنی کسما تھوڑی من سے نکالا اور دوا دیا۔)

اس کے متعلق حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا۔

سورہ یحییٰ

۳۶۸۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) انعام بن بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے نام فرماؤ، اذنا النفوس
زوجت۔ (یہ کہو) کہ بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہر شا فرمایا
بنت میں ایک کو ایک کے ساتھ اور ہر جسم میں بدو کے ساتھ اٹھا کر بیان دے گا۔ یہی مختلف یہ قوم کا بہیم لہے۔

حد الثورانی، النفوس، الحسن السعد بن منصور، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن حوزہ، ابن الصغیر، ابن من حیثم، ابن مردودہ،
مصنوع الحاکم، حلیۃ الاولیاء، البیہقی فی البعث

۳۶۹۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ فرمان اذنا النفوس زوجت، (یہ کہو) کہ بارے میں پوچھا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قیس بن عامر بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا، عرض کیا میں نے اپنے زائد جاہلیت میں اپنی تھوڑی سیوں کو زندہ دل کر دیا تھا۔
(اب میں اس کے کفارہ دیکھ کر گراؤں؟) حضرت اللہ نے فرمایا: ہر ایک کی طرف سے ایک ایک غلام آزاد کرو۔ قیس نے عرض کیا یا رسول اللہ
مگر قرآن توں وہاں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چاہو تو ہر ایک کی طرف سے ایک ایک اونٹ (خر) آزاد کرو۔

مسند الشرا، الحاکم فی التفسیر، ابن مردودہ، ابن الصغیر

۳۶۹۱ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اذنا النفوس زوجت، حدیث کی تلاوت فرمائی۔ جب
آب اس آیت پر پہنچے علمت نفس ما حضرت تو فرمایا اس کے لیے سداوی بات نہ کری گئی ہے۔

عبد بن حمید، ابن المنیر، ابن من حیثم، ابن مردودہ، ابو داؤد الطبرانی

کیا کیا یہ نعرائی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں جانتا ہوں لیکن مجھے اس پر خدا کے فرمان کی وجہ سے قہر آگیا خدا کا فرمان ہے۔
عاملہ ناصۃ تصلی ناراً حاصیۃ العاشیۃ - ۳۰ -
محنت محنت کرتے والے مجھے ماندے لگتی آگ میں داخل ہوں گے۔

نہایت محنت کی محنت میں محنت اور سخت پرہیزگار کی محنت محنت کرنے کے باوجود یہ جہنم میں داخل ہوگا۔

نصف الايمان للبهني، اس العذر، مسدود، الحاکم

سورة الفجر

۴۷۰۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم مئے ہوا اس بیت کی تفسیر کیا ہے؟

کلا انا ذکت الارض ذکا ذکا رجا ویک والعلک صفا صفا وحی، یوسف یجہنم، اعجز۔ ۲۳-۲۲
تو جب زمین کی بھٹی کوٹ کوٹ کر پست کر دی جائے گی اور تہہ راجہ درگاہ (جلوہ فراموش) اور فرشتے قہار باندھ باندھ کر آموچہ ہوں گے اور زرخیز اس دن حاشی ہو جائے گی۔

پھر آپ ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا جہنم کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور فرشتے کھینچ کر لوٹیں گے۔ پھر بھی وہ ابھرا ہوا ہے سے نکل رہی ہوگی اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو نہ دکھا ہو تو وہ آسمانوں اور زمین پر چیز و جانور سے رو بہ امن مروجہ

سورة البلد

۴۷۰۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا کہ کوٹ کھینچ کر لے کر آؤ میں سے مراد اللہ تعالیٰ ہے۔ فرمایا خیرا شر ہے۔ تقریبی، عبدی جمعہ
فائدہ: ... فرمان خداوندی اور علیہ السلام علیہ السلام (البلد) اور اس (آسمان) کو دونوں دستے بھی دکھائیے ہیں کہ جب انسان جب پیدا ہوتا ہے تو اس کو مال کی چھائی میں رزق کے دونوں دستے اکھاڑے جاتے ہیں۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قول کو ذکر کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد خیرا شر کے دو راستے ہیں۔

سورة الليل

۴۷۰۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم کوکبوس اللہ ﷻ کہہ پس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ہمارے چہروں کی طرف نظر اٹایا اور پھر فرمایا تم سے ہر شخص کا نہ کا نہ معلوم ہے جنت میں اور روزخس۔ پھر آپ ﷺ نے یہ صحت تلاوت فرمائی:
والليل اذا بعثني والنفار اذا تعجلي وما خلق الذکر والانثی ان معیکہ لنسئی سے۔ البیسوی تک۔

سورة الليل - ۷

رات کی قسم! (دن کو) چھپے۔ اور دن کی قسم جب چمک اٹھے۔ اور اس (وقت) کی قسم جس نے نرملہ پیدا کیے کرتہ کوکبوس کی خوش طرح (تخلف) ہے تو جس نے (خدا کے) میں مال باؤ اور پریر چمک کی اور ایک بات کو کہہ جس میں وہ تمام صریحے کی توفیق
نہیں ہے۔

پھر انھوں نے ارشاد فرمایا یہ رات و دن کا ہے۔ پھر آپ نے آگے تلاوت فرمائی

وما من بغل وامتنی وکذب باللعنی فسیر باللعنی۔ البی - ۸ - ۱۰

اور جس نے نکل کر اوروہ بے پرواہ بنا کر ایک بات کو بھٹ بکھاا ہے حتیٰ میں پہنچا نہیں گئے۔
 آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بات ختم کا ہے۔ دو روۃ ابن مردودہ

سورۃ اقرأ (علق)

۷۱۳۔ (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) اعلیٰ روح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں میں نے سوزہ اطوار باسم ربک الذی خلق ابوسوی رضی اللہ عنہ سے دیکھی ہے اور یہ سب سے پہلی صورت ہے جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔ دو روۃ ابن ابی شیبہ
 ۷۱۴۔ (مسئلہ تہجد رحمۃ اللہ علیہ) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلی صورت جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی وہ اطوار باسم ربک الذی خلق ہے۔ مسلم، نسائی، ابن ابی شیبہ

سورۃ الفزلزل

۷۱۵۔ (مسند ابی نعیم رضی اللہ عنہ) ابو اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ و رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دو چکر لکھا تا قائل فرما دے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی:

فمن يعمل مثقال ذرة خیرا یؤہ ومن یعمل مثقال ذرة شرا یؤہ۔ الفزلزل ۷-۸

سو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو نیکی لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اس کو برائی لے گا۔

(یہ سن کر) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کھاتے سے ہاتھ روک لیے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جو برائی بھی ہم نے کی ہوگی ہم اس کو ضرور دیکھیں گے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم (اپنی زندگی میں) کامیاب نہ ہو (انہی پر سے المال کی مانند) آدھائی میں۔ جب تک نیکی کو صاحب نیکی کے لیے آخرت میں ذخیرہ کر لیا جائے ہے۔ ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، عبد بن حمید، مستدرک، المعجم، ابن مردودہ
 ملاحظہ فرمائیے: جہر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اطراف شمس اس کو مسند ابی بکر کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔

۷۱۶۔ ابو اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ساتھ خدائے کدابت تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی:

فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یؤہ ومن یعمل مثقال ذرة شرا یؤہ۔ الفزلزل ۷-۸

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کھاتے سے ہاتھ روک کر پوچھا یا رسول اللہ! کیا جو بھی نیکی یا برائی ہم سے سرزد ہوگی ہم کو اسے دیکھنا پڑے گا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے ابو بکر! تم دو چیز نہ پائیے، اور پیش آتے ہیں اور ان کی بدولے ہیں اور آخر کے بدلے لہجہ سے لیے ذخیرہ کر لیجیے جسے تم نیات کے ذریعہ اپنا لو گے اور اس کی شہادت اللہ کی کتاب میں ہے

وما اصابکم من مصیبة فمما کسبت انفسکم وعلو عن کنہہ۔ الشوری: ۳۰

اور جو مصیبت تم پر واقع ہوئی ہے تو تمہارا ہی ہے۔ غلطیوں سے اور اور بہت سے کتاب و سنن میں آیا ہے۔ دو روۃ ابن مردودہ

سورۃ العادیات

۷۱۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: العادیات طبعاً کے معلق مروی ہے کہ کبھی میں (عاجزوں کو لے) جانے والے اہل بیت مراد

ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا: ائین عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس سے مراد گھوڑے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہاں میں ہمارے پاس گھوڑے تھے۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن السکون، ابن ابی حاتم، ابن مردودہ فائدہ: فرمان الہی ہے:

وَالْعَادِيَاتِ صَبَاً - فَالْمُورِيَاتِ قَدْحاً فَالْمُعِيرَاتِ صَبَاً - فَأَتَرْنَ بِهِ لِقَاعَ فَوْسَطٍ بِهِ جَمْعاً - اِنَّ الْاِنْسَانَ

لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ - العاديات ۱-۶

ان سریت دوڑنے والے (گھوڑوں) کی قسم جو پانی پینے میں، پھر پھروں پر (نعل) مار کر آگ نکال دیتے ہیں۔ پھر صبح کو چھاپا مارتے ہیں۔ پھر اس میں گردن اٹھاتے ہیں۔ پھر اس وقت (دشمن کی) فوج میں جا گھستے ہیں۔ کہ انسان اپنے پروردگار کا احسان ناشکراں (اور ناشکرا) ہے۔

عام ہر آدمی میں العادیات صبح کا معنی گھوڑوں ہی سے کیا گیا اور مایحد کا معنی بھی انہی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ گھوڑوں کی قسم بھی ہو سکتی ہے۔ جن کے متعلق آیا ہے کہ قیامت تک کے لیے ان کی پوشائی میں خیر رکھ دی گئی ہے اور پناہ دین کی قسم بھی ہو سکتی ہے جو اپنی جان بھڑکے رکھ کر دشمن کی فوج میں جا گھستے ہیں اور جن کی تعریف وہ صیغہ کا م اللہ میں جا بجا کی گئی ہے۔

۷۱۴ م حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اللہ (کا معنی) گھوڑے کے لیے (ہوتو) بہت بڑا ہے اور لفظ کے لیے (ہوتو) سانس لینے سے نہ مرقی، ابن جریر

۷۱۳ م ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں پھروں میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے احادیث نکالنے کے متعلق سوال کیا۔ میں نے کہا: گھوڑے جب اللہ کی راہ میں عارت گری کرتے ہیں پھر رات کو اپنے لوگ لے کر آتے ہیں اور پناہ دین ان کو چارہ ڈالتے ہیں اور آگ جلاتے ہیں۔ (ان آیات کا یہی مطلب ہے۔) پھر وہ مجھ سے جدا ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا آپ رضی اللہ عنہ زعم کے پاس تشریف فرما تھے۔ اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ سے بھی والعادیات صبح کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی سے پوچھا کیا تم نے مجھ سے قبل کسی سے اس کے بارے میں سوال کیا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا: جی ہاں۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق سوال کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد وہ گھوڑے ہیں جو خدا کی راہ میں عارت گیری کرتے ہیں۔ اور اب جاؤ ائین عباس رضی اللہ عنہما کو میرے پاس جا کر ادا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب میں جا کر آپ کے سر پر کھڑا ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اسلام میں سب سے پہلا حرکت بد کا تھا اور اس معرکہ میں ہمارے پاس صرف دو گھوڑے تھے۔ ایک گھوڑا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا تھا اور ایک حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ کا تھا۔ چس وہاں (صرف دو گھوڑوں کے لیے) والعادیات صبح کیسے ہو سکتا ہے؟ (کیونکہ والعادیات جمع ہے جس میں دو سے زائد مراد ہیں لہذا العادیات صبح سے مراد وہ سے مراد اللہ جانے والی سواریاں مراد ہیں جہاں وہ آگ جلاتے ہیں (فالسوريات قدحا اور طعام و شراب کا شغل کرتے ہیں) پھر اگلے دن السعیرات صبحاً مراد وہ سے مٹی جانا مراد ہے۔ یہی جمع ہے اور فالون بہ لفعاً سے مراد سواریوں کا اپنے کھروں اور پیروں سے زمین روندنا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں یہ سن کر میں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا اور حضرت علی کے ارشاد مبارک کا قائل ہو گیا۔

رواہ ابن مردودہ

سورۃ الہاکم التکاثر

۷۱۴ م حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سورۃ الہاکم تکاثر عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

رواہ ابن جریر

[illegible]

جس نے تمہاری دلی کوئی غرات (جو کہ مجھ) نہ کہ غلط پائی ہو امان۔ اس لئے یہ تمہیں پہنچا رہی ہے جو ان کے پاس آگیا۔

[illegible]

دینی، انجمن سے ملے ہوئے تھے۔ ان کے پاس ایک خط تھا جس میں ان کے والدین نے ان کے لئے ایک عمارت کی تعمیر کے لئے ایک زمین کی خریداری کی تھی۔ ان کے والدین نے ان کے لئے ایک عمارت کی تعمیر کے لئے ایک زمین کی خریداری کی تھی۔

النسب السبعين، من حرب من الملوك، من عروضة، حسب الإجماع بينهم

سورۃ انفیل

۱۸۷۵ء: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تھی۔ مولانا محمد علی قاسمی نے ان کی وفات پر ایک کتاب لکھی جس کا نام "تاریخ حضرت علی رضی اللہ عنہ" ہے۔

سورة القدر

[illegible]

سورة اعراس (ماعون)

۴۵۰ حضرت سید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

الماء في حماره من ويمنقول المصنفين

[illegible]
$$\dot{L}_2^{\text{eff}} \Gamma_{2, \gamma}$$

۱۷۶۰ (علی بھی اللہ کو انصاف علیٰ رضی اللہ عنہ سے سزا دینی ہے، جو اسے سب سے زیادہ ملے)

ما اعطيتك الا حرمي نفسي من بك والحق انك لم تك معي الا في حرمي

قرآن پڑھ کر سناؤں۔ پھر آپ ﷺ نے "لم یکن" (یعنی سورہ تنبیہ) تلاوت فرمائی اور یہ آیات تلاوت فرمائیں:
 ان ذات الدین عند اللہ الحنیفۃ لا المشرکۃ ولا الیہودیۃ ولا النصرانیۃ ومن یعمل خیراً فلن یمکثرہ۔
 اللہ کے پاس (خالص) کوین (ملت) حنیفیہ ہے۔ نہ شرک پرستی اور نہ یہودیت اور نہ ہی نصرانیت۔ اور جو نیک عمل کرتا ہے اللہ پاک اس کے نیک عمل کی تائید فرمائے گا۔
 اور آپ ﷺ نے ابی رضی اللہ عنہ کو یہ آیت بھی پڑھ کر سنائی:

لو کان لابن آدم وادلائعشی الیہ ثالباً ولو اعطی الیہ ثالباً لا یغنی الیہ ثالثاً ولا یصلو جوف ابن آدم الا التراب یتوب اللہ علی من تاب۔

اگر ابن آدم کے پاس (سوئے کی) ایک وادی ہو تو دوسرے وادی حاصل کرنا چاہے گا اور اگر اس کے پاس دو وادی ہوں تو وہ تیسری وادی حاصل کرنے کی خواہش کرے گا۔ ابن آدم کے پیٹ کو تو (قبر کی) مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اور اللہ پاک تو یہ کرنے والے کی توہین قبول فرماتے ہیں۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، ترمذی، حسن صحیح، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

۴۷۳۔ حضرت زرت مروی ہے کہ مجھے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے زائر تم سورہ الاحزاب میں کتنی آیات پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: تقریباً آیات ارشاد فرمایا: پہلے یہ سورہ بقرہ بھی (لمبی) (سورت) تھی۔ (سورہ بقرہ میں کئی سو آیات ہیں) اور اس میں ہم آیت الرجم بھی پڑھتے تھے۔

دوسری روایت کے الفاظ یہ ہے: اور سورہ احزاب کے آخر میں یہ آیت الرجم بھی:

الشیخ والشیخۃ اذا زبیا فارجموہما البتۃ لکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم۔

بوجڑ حامر، اور بوجڑی عورت (یعنی بڑھائی شدہ مرد و عورت) جب زنا کر کریں تو دونوں کو سنگسار کر دو یہ عذاب ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر یہ آیت اشالی گئیں جس طرح دیگر آیات اشالی گئیں۔

عبد البرزاقی، ابو داؤد الطیالسی، السنن لسعید بن منصور، مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابن مہدی، نسائی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن الاثیر فی المصاحف، الدارقطنی فی الاثر، مستدرک الحاکم، ابن مردودہ

۴۷۴۔ مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے تلاوت فرمائی:

ولا تقربوا الزنا انه کان فاحشۃ وساء سبیلاً الامن تاب فان اللہ کان عفواً ورحیماً۔

(جبکہ الامن تاب فان اللہ کان عفواً ورحیماً بعد میں قرآن پاک میں نہیں رہا) البتہ یہ بات امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب کو کر گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے عرض کیا: میں نے یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سنی تھی جس وقت آپ کو طعن میں مبتلا پینے کے علاوہ اور کوئی کام نہ تھا۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن مردودہ

۴۷۵۔ ابوالریس خوافی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سورہ فتح کی یہ آیات یوں پڑھتے تھے:

ادجعل الذین کفروا قلوبہم الحبۃ حبۃ الحاحلیۃ ولو حبیبکم کما حمو نفسہم لفسد المسجد الحرام

فانزل اللہ سکتیہ علی رسولہ۔

(جبکہ آیت ولو حبیبکم کما حمو نفسہم المسجد الحرام منسوخ تلاوت ہو چکی ہے جس کا معنی ہے: اور اگر تم (بھی) کافروں کی طرح جاہلیت کی) حمایت کرتے ہو۔ انہوں نے انہی کی تو مسجد حرام خراب ہو جاتی جب یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابی رضی اللہ عنہ پر سخت غصہ آیا۔ چنانچہ کسی کو کھینچ کر حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ و تشریف لے آئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیگر چند اصحاب رسول اللہ ﷺ کو بھی دایا جن میں زید بن ثابت بھی تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو سورہ فتح

پر حد کرنا ہے؟ البتہ حضرت زیدؓ نے آج کی قرأت کے مطابق سورۃ الفتح کی تلاوت کی۔ لہذا حضرت ابی ہاشمؓ کی آیت کو اس میں کمی نہ کرنا ان پر حرج نہ ہوئے۔ حضرت ابی ہاشمؓ نے عرض کیا: میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: بھئی بھئی! حضرت ابی ہاشمؓ نے عرض کیا: آپ جانتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوتا تھا۔ آپ ﷺ مجھے اپنے قریب رکھتے تھے جبکہ آپ دور سے پر غصہ رہتے تھے۔ لہذا اگر آپ جانتے ہیں کہ میں لوگوں کو اسی طرح پڑھاؤں جس طرح آپ ﷺ نے مجھے پڑھا دیا تو تمہیک بے میں پڑھاؤں گا۔ ورنہ میں تا زنگہ ایک طرف بھی کسی کو نہیں پڑھاؤں گا۔ سنو! اس میں دلائل بھی ملاحظہ کرو۔ مسند ابی ہاشمؓ

فائدہ: حضرت ابی ہاشمؓ نے اللہ عز و جل کو خدائے آیت کے مسنون ہونے کا علم نہ تھا اسی وجہ سے حضرت ابی ہاشمؓ نے ان آیات کو بھی قرآن کے ساتھ پڑھتے تھے۔ کیونکہ آخری دور میں حضور ﷺ نے من جانب اللہ کچھ آیات کو مسنون فرمایا اور دیگر احکام میں ردہ دل فرمایا جیسا کہ روایت نمبر ۴۷۵ میں گذر چکا۔ لہذا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خلفاء راشدین کے زمانہ میں قرآن صحیح کیا اور شہادتوں کے ساتھ کیا۔ جس آیت پر کم از کم دو صحابہ شہادت دیتے تھے اسی کو قرآن کا مصدقہ کہنا جاتا تھا۔ اس کو کشش سے دور کرنا۔ جس کو پڑھا جانے کا حکم جاری نہیں آیا اور قرآن کے مسنون اختلافات خصوصاً نکال دیئے گئے، جیسا کہ سورۃ الاحزاب کے متعلق روایت نمبر ۴۷۳ میں حضرت ابی ہاشمؓ نے عرض کیا اور قرآن کا ارشاد گذر چکا ہے۔

لہذا حضرت ابی ہاشمؓ نے بعد میں جن آیات کے قرآن ہونے پر صبر ہے جبکہ دیگر صحابہ کرام میں سے مسنون ہونے کے کچھ کچھ تھے تو زیادہ قریب قیاس دیکھ رہے تھے کہ حضرت ابی ہاشمؓ نے بعد کے نسخ کا علم نہ ہو سکا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ رضی اللہ عنہما! آمین۔

۴۷۶ حضرت بکر بن عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک نوجوان پر گزرا اور قرآن پڑھ کر پڑھ رہا تھا:

القی اولیٰ بالعزمین من انفسہم واذا وجدہم اہلہم وهو اب لہم۔

نبی ﷺ کو عزمین کے اول ہیں ان کی جانوں سے زبیا اور آپ کی بیویاں عزمین کی تھیں جیسا اور آپ ان کے باپ ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نثار فرمایا: اے بڑے اس کو کھر پڑے۔ لاکا ہلانے پر نبی رضی اللہ عنہ کا مصحف (قرآن) شریف ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابی ہاشمؓ کے پاس گئے اور ان سے اس کے پڑے جس کو نبیؐ کی انہوں نے عرض کیا: مجھے تو قرآن مشغول رکھتا تھا اور آپ کو ہزاروں سالے پیٹنے سے فرصت نہ تھی۔ الحسن لسعد بن منصور، مسند ابی ہاشمؓ

فائدہ: وهو اب لہم یہ مسنون اختلافات آیت سے۔ حضرت ابی ہاشمؓ نے نبی رضی اللہ عنہ کی اکبر سجا۔ جس میں شامل تھے۔ جن کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ عز و جل الفاظ کہنا آپس کی بے تکلفی کی وجہ سے تھا۔ آپ کے کہنے پر مقدمہ تھا کہ وہ نبیؐ میں حضور ﷺ کے ساتھ اکبر و کبریات گزارتا تھا جبکہ آپ دنیا کے کاموں میں مشغول رہتے تھے۔ وہ حقیقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک انصاری بڑی کے ساتھ ہادی کے لئے کرئی تھی ایک دن حضور ﷺ کی خدمت میں انصاری حاضر ہوا تھا اور سے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر کی کا شرف حاصل کرتے تھے۔ رضی اللہ عنہما! آمین۔

۴۷۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت تھے۔ میں نے یہ آیات تلاوت کیں:

لو کان لابن آدم واطیان من ذہب لا یصلی التلث ولا یصلی الجوف ابن آدم الا التراب ویوب اللہ علی من نعب

اگر آدم کے پاس سونے کی داغوبی ہوتی تو وہ تیسری رادی کی خواہش رکھے گا اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو ذرہ کرے اللہ پاک اس کی توبہ فرماتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: مجھے ابی ہاشمؓ نے یہ پڑھا دیا ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابی ہاشمؓ کے پاس گئے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی پڑھی ہوئی آیت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح پڑھا دیا تھا۔ مسند احمد، الاوعظ، الحسن لسعد بن منصور

نزول القرآن

۴۷۴۸..... (ابن عباس رضی اللہ عنہ) علی بن ابی طلحہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ابراہیم علیہ السلام پر بھیجئے رمضان کی دو راتوں میں نازل ہوئے، زبور ادا علیہ السلام پر (رمضان کی) چھ (راتوں) میں نازل ہوئی۔ تو رات موی علیہ السلام پر رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو نازل ہوئی اور فرقان حیدر محمد ﷺ پر رمضان چوبیس تاریخ کو نازل ہوا۔

رواہ مستدرک الحاکم

فائدہ:..... کھل قرآن پاک لوح محفوظ سے چوبیس رمضان کو نازل ہوا جبکہ حضور ﷺ پر تقریباً تیس سال کے عرصہ میں ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً نازل ہوتا رہا۔

۴۷۴۹..... حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: (کیا) نبی ﷺ پر مکہ میں دس سال اور مدینہ میں دس سال قرآن نازل ہوا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کون کہتا ہے کہ مکہ میں دس سال اور مکہ بخینہ سال قرآن نازل ہوتا رہا ہے۔ مصطفیٰ ابن ابی شیبہ

۴۷۵۰..... (عائشہ رضی اللہ عنہا) ابوسعید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں (بشت کے بعد) دس ٹھہرے اور آپ پر قرآن نازل ہوتا رہا اور مدینہ میں دس سال قرآن نازل ہوتا رہا۔ مصطفیٰ ابن ابی شیبہ

جمع القرآن

۴۷۵۱..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اہل یمامہ کے قتال کے بعد بلایا۔ میں پہنچا تو آپ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے) فرمایا: یہ میرے پاس آئے اور مجھ سے نقل (ہو جانے والے صحابہ) کے متعلق بات چیت کی کہ یمامہ کی جنگ میں بہت سے قرآن کے قاری شہید ہو گئے ہیں۔ نیز یہ کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں دوسری جنگوں میں قرآن کے قیام قاری شہید نہ ہو جائیں۔ اور یوں قرآن ضائع ہو جائے لہذا میرا خیال ہے کہ ہم قرآن کو جمع کر لیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات بتا چکے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے پوچھا: ہم وہ کام کیسے کریں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اسی میں خبر ہے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل مجھ پر صبر کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے میرا سینہ بھی اس کام کے لیے کھول دیا جس کام کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شرعاً صدر ہو چکا تھا۔ اور جو رائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تھی وہی رائے اس کام میں میری بھی پلٹ ہو گئی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ بات چیت نہ فرما رہے تھے پھر انہوں نے ہی مجھے ارشاد فرمایا: تم قتل مندو جو ان ہونم کو تم پر کسی طرح کی تہمت (اور الزام بھی) نہیں ہے اور تم رسول اللہ ﷺ کے لیے وفی بھی لکھتے رہے ہو۔ لہذا تم ہی اس کو جمع کرو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر یہ مجھے پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ کے مثل کرنے کا حکم دیتے تو وہ مجھ پر قرآن جمع کرنے سے بھاری نہ ہوتا۔ پھر میں نے عرض کیا: آپ لوگ ایسا کام کیسے کر رہے ہیں جو حضور ﷺ نے نہیں کیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اللہ کی قسم! اسی میں خبر ہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی مسلسل اصرار فرماتے رہے حتیٰ کہ اللہ پاک نے میرا سینہ بھی اس کام کے لیے کھول دیا جس کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شرعاً صدر فرمایا تھا اور میں نے بھی

تیار کر کے پھر اصل اوراق حضرت طلحہ کو واپس کر دیئے۔ اور یہ اوراق حضرت طلحہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہی رہے۔

امام زہری فرماتے ہیں: مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ (غلیفہ) مروان نے بارہا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہا کے پاس اوراق کے لیے پیغام بھجوئے جن میں قرآن لکھا ہوا تھا۔ لیکن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہا مسلسل انکار کرتی رہیں۔ جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہو گئی (اور یہ اوراق آپ رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے) جب ہم حضرت طلحہ رضی اللہ عنہا کی تدفین سے فارغ ہوئے تو مروان نے بہت تاکید اور سختی کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیج کر وہ اوراق منگوائے۔ لہذا حضرت عبد اللہ نے وہ اوراق غلیفہ مروان کو بھیج دیئے۔ پھر مروان کے حکم سے ان کو چھڑا کر شہید کر دیا گیا۔ اور اس کی وجہ بیان کی کہ ان اوراق میں جو کچھ قرآن تھا وہ دوسرے شخصوں میں لکھ دیا گیا ہے اور اس کو حفظ بھی کرایا گیا ہے۔ مجھے خوف ہے کہ طویل زمانہ گزرنے کے بعد لوگ شک میں مبتلا ہوں گے اور کہیں کے شاہدین شخصوں میں کوئی چیز لکھنے سے رو گئی ہے۔ ورواہ ابن ابی داؤد

۳۷۵۶۔ ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اہل یمامہ قتل ہو گئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تم دونوں مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاؤ۔ پس جو شخص قرآن کا کوئی حصہ لے کر آئے اور تم اس کو انکار کرتے ہو لیکن اس پر دو گواہ پیش کر دے تو تم اس کو لکھ لو۔ کیونکہ یمامہ کی جنگ میں بہت سے اصحاب رسول اللہ ﷺ جو قرآن جمع کرنے والے تھے شہید ہو گئے ہیں۔ ابن سعد، مستدرک الحاکم

۳۷۵۷۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو اس وقت تک جمع قرآن کا کام مکمل نہ ہوا تھا۔ ابن سعد

۳۷۵۸۔ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں (لوگوں سے) پوچھا کسی نے کہا: وہ تو فلاں شخص کے پاس تھی جو جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اناللہ پر مبنی اور قرآن کو جمع کرنے کا حکم دیا۔ پس مصحف (یعنی نسخے) میں سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہی قرآن جمع کرایا۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف فائدہ: آیات کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ردِ یافت فرمانا اور پھر صحابہ کو اس حکم نہ ہونے کا فلاں کے پاس ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ ان حضرات کو وہ آیت پڑھنی۔ شہید ہونے والے صحابی کے پاس کسی شئی پر لکھی ہوئی تھی۔ اس لیے یہ سختی خیال مسترد ہے کہ جب وہ صحابی شہید ہو گئے تو پھر وہ آیت ضائع ہو گئی اور قرآن میں نہیں لکھی گئی۔ نیز اس روایت سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ درمصدیقی میں جمع قرآن کا کام مکمل نہ ہوا تھا۔ جیسا کہ اس روایت سے گذشتہ روایت میں محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحتاً اشارہ فرمایا۔

۳۷۵۹۔ یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قرآن جمع کرنے کا ارادہ کیا۔ لہذا آپ لوگوں کے سچے خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: جس شخص نے رسول اللہ ﷺ سے قرآن کا کچھ حصہ حاصل کیا وہ وہ اس کو لے کر ہمارے پاس آجائے۔

لوگوں نے قرآن پاک کا کھنڈوں، تختیوں اور بڑیوں وغیرہ پر لکھا ہوا تھا۔ اس کے باوجود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی سے کوئی آیت یا سورت وغیرہ اس وقت تک قبول نہ فرماتے تھے جب تک وہ اس پر دو گواہ پیش نہ کر دے۔ لیکن بنو زبیر کا کام مکمل کو نہ پہنچا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہو گئی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (اپنی خلافت میں) کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: جس کے پاس کتاب اللہ کی کوئی چیز ہو وہ اسے لے کر ہمارے پاس آجائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی کسی سے کوئی چیز قبول نہ فرماتے تھے مگر بنو زبیر کو اس پر دو گواہ پیش کر دے۔ آخر میں حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو عرض کیا میں دیکھتا ہوں کہ آگواں نے وہ آیتیں لکھنے سے چھوڑ دی ہیں۔ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے لکھنے والے رفقاء نے) کہا: وہ کوئی وہ آیتیں ہیں؟ خزیمہ نے عرض کیا:

لقد جاءكم رسول من انفسكم الى آخر السورة۔ ہرات

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ وہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہیں تمہارا کیا خیال ہے قرآن کے کس حصے

میں ان کو بھی (جہاں حضور ﷺ ان کو رکھتے ہوں) فریزر، فرش اللہ عز نے عرض کیا آپ کئی بھی سورت کے آفریں ان کو دے دیں۔ چنانچہ مجھ کو یہ سورت کے آفریں ان در آپ کے کو دے دیے۔ میں یہی غاڑا، میں عساکر

۷۶۰ عہدہ عبد بن غفلہ سے مروی ہے کہ، تے میں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک لکھنے کا ارادہ فرمایا تو چند اصحاب کو اس پر مامور کر کے فرمایا: جب تمہارا لکھنے میں خلل آجے تو سخت سحر میں آ کر لکھو۔ کیونکہ قرآن میں مغربی سے ایک شخص پر نازل ہوا تھا۔

درويشی سے ڈاؤن

فائدہ: ... معظم اور بیحد عرب کے دورے کیلئے تھے۔ حضور ﷺ سے تعلق رکھتے تھے۔

۱۷۹۰ء چار بن مرہہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو رؤسا و افراد کے ہونے سنا ہے کہ ان معارف میں (قرآن، کما، امامہ قریش کے جلال، کرم، عیسیٰ یا پھر تعریف کے جلال۔ ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ، اس میں خود نوشت..... ۳۱۰۶ء کی روایت گنہگار کی ہے۔

۲۷۴۔ سہ ماہی میں انگریزوں کی حکومت نے تین سالوں میں میری اور لڑکیوں کو شہاب (انگریزی) سے نواز کر ان میں سب سے زیادہ مدد دے جانے والے تھے۔ یہ حضرات لڑکے ہیں

جنگِ یمنہ میں چار سو قراء شہید ہوئے

جنگِ بھارہ میں جب قرآنِ کریم کی تلاوت ہوئی تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان کو عرض کیا کہ قرآن ہمارے لیے کھنکھانے والا ہے اگر یہ قرآن ہی سنا لیں تو ہمارا دین بدل جائے گا۔ جب انہوں نے ہلکا سا دوا دیا تو یہ قرآن ایک کتاب کی طرح نظر آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا انھار مردوش ابو عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھتے ہوں۔ چنانچہ وہ ان حضرات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے اور ان کو اس میں سے کچھ دیکھ کر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم دونوں غلط نہ کرو۔ حتیٰ کہ ہمیں صحابوں سے شکوہ نہ کرنا۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو فہم دے کر ارشاد فرماتے کہ: اے لوگو! تم نے جو اللہ کے رسول کے ساتھ ہو کر ایمان لایا، اسے اپنے گھر سے ہٹا کر اپنے گھر کے باہر رکھنا، یہ اللہ کی لعنت ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اعلان کر دیا کہ جس کے پاس قرآن کا کوئی حصہ ہو، اسے آگے نہ نکالے۔ حضور ﷺ کی یہی حضرت عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: جب قرآن آیت حدیث طوطا وغیرہ صلوٰۃ والصلوٰۃ السوسطیٰ تک پہنچے تو مجھے فرما دینا۔ جب وہ سمجھنے لگتے اس مقام پر پہنچے تو انہوں نے حصہ رضی اللہ عنہا کو فرمادیا۔ حضرت عاصم نے فرمایا: تم کو انصاف والا ہو سکتی وہی صلاۃ السوسطیٰ۔ یعنی درمیانی نماز ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حضرت زینبؓ کو کیا کہہ دیا۔ یہ میں اس کی کوئی دلیل ہے، غصہ نے عجز کیا کہ نہیں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! کوئی چیز قرآن میں، اہل نہیں کی جاسکتی، جس پر ایسی عورت شہادت دے لارہی ہو، وہ دلیل ہے۔

اے محمدؐ! حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

والمصراعان الأساسان في حسمه وأنه لابد إلى آخر المعبر.

قسمت از آن که انسانان شمار می‌شوند - الحصر

اور وہ سب آخر زمانہ کے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر بنی ابیہ! یہ قیامت کو تم سے دو روز کھولے گا۔ انصاف

فائدہ: یہ حضرات تیسری نکات کو قرآن پاک میں لکھوا، چاہے جسے جس برہمن نے مرنے سے پہلے عنایت فرمائی۔ جس نے انہیں دیکھ لیا۔

عنہم اجمعین۔

۶۳ء محمد بن سیف سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن (عمری) سے پوچھا کہ یہ کیا قرآن ہے جس میں نقطے لگے ہوئے ہیں؟ فرمایا: کیا تم کو عمر بن خطاب کا مراسلہ نہیں پہنچا کہ دین میں افتد (بکھڑو بوجھ) حاصل کرو، ثوب کی تعبیر اچھی دو۔ اور عر بیت بکھو۔

ابو عبدہ فی فضائلہ، ابن ابی داؤد

جمع قرآن میں احتیاط اور اہتمام

فائدہ: پہلے جن مختلف چیزوں پر قرآن لکھا، وہ اتنا اس قرآن میں نکتوں کے ساتھ الفاظ کی شکل نہ تھی۔ پھر جمع قرآن کے دوران الفاظ کو نکتوں کے ساتھ لکھا گیا اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ قرآن کا انا مرقی شی یا شی نو جوان کروائیں۔ لیکن اس جمع قرآن میں بھی نقطے لگا دیے گئے تھے لیکن اعراب (زیر زبر، او فیر، نہیں تھے بعد میں اموی دور میں ثنائ بن یوسف کی زیر نگرانی اعراب کا کام مکمل کو پہنچا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۶۴ء خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں لقد جاءکم رسول من انفسکم الی آخر السورۃ آیت لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ حضرت زید نے پوچھا تمہارے ساتھ اور کوا کون ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں، اللہ کی قسم اور کوئی کوا مجھے نہیں معلوم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کے ساتھ اس پر شہادت دیتا ہوں۔ (اور اس پر گواہ بناتا ہوں)۔

۶۵ء محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے دور میں پانچ انصاری صحابہ نے قرآن جمع کیا معاذ بن جبل، عبادہ بن صامت، ابی بن کعب، ابویوب اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم اجمعین۔ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دور مبارک آیا تو یزید بن ابی سفیان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا:

اے شام بہت زیادہ ہو گئے ہیں، ان کی آل اولاد بھی کثیر ہو گئی ہے اور یہ لوگ تمام شہروں میں بھر گئے ہیں اور ان کو ایسے لوگوں کی آمد ضرورت ہے جو ان کو قرآن کی تعلیم دیں۔ لہذا اے امیر! انہیں ایسے لوگوں کے ساتھ ان کی مدد فرمائیں جو ان کو قرآن وغیرہ کی تعلیم دیں۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان مذکورہ پانچ افراد کو بلا دیا۔ اور فرمایا تمہارے شاہی بھائیوں نے مجھ سے مدد مانگی ہے کہ میں ان کو قرآن سکھانے کے اور دین کی تعلیم دینے کے لیے یکجا فرادہ کیا کروں۔

لہذا اللہ تم پر رحم کرے تم میں سے تین افراد اس کام میں میری مدد کریں۔ اگر تم چاہو تو قرع اندازی کرو اور اگر چاہو تو خوشی سے تین افراد نکل پڑو۔ ان حضرات نے جواب دیا: ہم قرع اندازی نہیں کرتے۔ یہ ابویوب رضی اللہ عنہ تو بوڑھے ہو گئے ہیں اور یہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیمار ہیں لہذا معاذ بن جبل، عبادہ بن صامت اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ لکھنے پر آمادہ ہو گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تمہیں کے شہر سے ابتدا کرو۔ تم لوگوں کو مختلف طبعیتوں پر پانچ کے کچھ لوگ تو جلد تعلیم سمجھنے والے ہوں گے، پس جب تم دیکھو کہ لوگ آسانی سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں تو ایک شخص ان کے پاس ٹھہر جائے اور ایک دمشق نکل جائے اور دوسرا فلسطین نکل جائے۔

چنانچہ یہ تین حضرات قمص تشریف لائے۔ اور اتنا عرصہ ہاں رہے کہ ان لوگوں کی تعلیم پر اطمینان ہو گیا پھر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ تو وہیں ٹھہر گئے اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ دمشق کی طرف نکل گئے۔ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فلسطین کوچ کر گئے۔ بعد میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ وہیں عمواس کے طاعون میں وفات پا گئے۔ عبادہ رضی اللہ عنہ (جو قمص میں تھے حضرت معاذ کی وفات کے بعد) فلسطین گئے اور وہیں وفات پائی اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ دمشق ہی رہے اور وہیں وفات پائی۔ ابن سعد، مستدرک الحاکم

۳۶۶۔ منجی میں جعدہ و دوحہ اللہ عینہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: حضرت مروی عنہ عنہ کتاب اللہ کی کوئی آیت قبول نہ فرماتے تھے جب تک اس پر وہ شاہ شہیدی نہ دے۔ یہ چنانچہ ایک انصار کا کہنا ہے کہ روایات کے لئے حضرت مروی عنہ عنہ نے نہ فرمایا، بلکہ تم سے اس پر تمہارے علاوہ کسی اور کی مشاہدہ کا سال نہیں کروں گا۔

لقد جاءكم رسول من أنفسكم بيِّناً فاعرفوه ثم - إنا نمنن على من يشاء - إننا لمسرك العاقل

[illegible]

۱۶۶۸... اسامیل ابن میاش ابن عربن محمد بن زید من ایہ۔ میاش کہتے ہیں قصاری لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چاہنے والے اور عربیہ کیا نام ایک صحیفہ میں قرآن پاک جمع کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ وہی دفع قوم کی زبان میں کچھ غلطی ہے اور مجھے ایسا نہ ہے کہ تم قرآن میں کوئی غلطی کرنا چاہو۔ علامہ حضرت ابن رضی اللہ عنہ ان کے اور بڑے تھے۔

فائدہ: ... میں مہدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت مرثد بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل ارضی اللہ عنہم میں جسے عاقبت میں لکھی
اہل کی تحسین (علی) کی وجہ سے ہم ان کو چھوڑتے ہیں۔ حالانکہ حضرت اہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے سوا تو قرآن
مائل کیا ہے۔ صحیح البخاری ۴۰۶۲

۴۶۹۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ہم یہ آیت پڑھا کرتے تھے:

الشيخ والشیخة لأرجموا۔

خدیجہ مہر ادا نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو کہا اے زید! کیا تم اس کو (اقرقون) پاکہ میں لاند لگھ لیس؟ فرمایا نہیں۔ کیونکہ وہ سب درمیان
میں اس پر بات چیت ہوئی تھی بخیر سنا ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے فرمایا میں تمہاری عبادت چوری خوردہ ہوں۔ ہم نے
پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اس کے تعلیق پر چلتا ہوں۔ لہذا انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس
مذکر کو ہر عرض کیا رسول اللہ ﷺ نے اسے یہ ارشاد فرمایا: میں اس پر ایمان نہیں کر سکتا۔

الحدس، نسانى، معتدرك، الحاكى، الحس، البهيمى، الحس الحيدى، تصور،

آیات کی ترتیب توفیقی ہے

۷۷۷۔ (۱) مسئلہ: عن رضى الله عنه لما بين عليا بن ابي طالب ورضى الله عنه من مروى ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا تم نے سورۃ انفال جو سورۃ حکمت و تدبیر والی ہے، سورۃ توبہ جو سورۃ پشیمانی و توبہ کی ہے دونوں کو باہم مادیق کیا؟ ان دونوں کے درمیان کیم جگہ اس حدیث از میں نہیں ملے گی؟ اور میں ان دونوں کو اربع الفرائض (سات جہی سورتوں) میں سے کیسے کرکے پاؤں کی کیسی جگہ ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور شافعی فرماتا:

حضور پر مختلف تعداد کی قیمت پر مشکل سوچیں مازیل ہوتی دیکھی تھیں جب آپ پر کوئی بھی آیت مازیل ہوئی تو قیامت آپ کسی کا تپ کو پاواتے اور فرماتے ہیں کہ فلاں سورت میں جس میں ان چیزوں کا بیان ہے کہ کوفہ قی طرح نہ آیت مازیل ہوتی تھی جب کسی کو پاواتے اور فرماتے ہیں کہ فلاں سورت میں مضمون والی سورت میں نہ تھو۔ سوئے انفال یہ تھیں مازیل ہونے والی سورتوں میں سب سے پہلی سورت تھی۔ اور سورہ برہمتہ قرآن میں آخر میں نہ لڑنے والی سورتوں میں سے تھی۔

تو جولوایہ اور حکم، یا کہ ان میں غصہ (دراستی) سے نقل کر کے دوسرے مصاحف تکسیر اور (حضرت زید کے علاوہ) تین قرآنی صحابہ میں کو فرمایا جب تمہارا اور زید کو کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو قرآن کریم کی راہ میں لکھو۔ کیونکہ قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ قریش کو مصاحف تیار کر کے لئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہر طرف ایک مصحف شریف بھیج دیا اور یہ بھی حکم دیا کہ اس کے لئے وہ جو بھیجے یہ مکمل مصحف شریف جہاں بھیجا جاتا ہے چاہے یا نہیں۔

امام زبیری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے خلافت بن زید نے فرمایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ایک آیت سے اختلاف اب کی مشغور پڑا جو رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے ہوئے نہ کرنا تھا۔

عن العوذین رجال سئلوا ما قالوا قالوا عليه السلام من قصص نوحه ومهم من ينسفر الاحزاب
فقد ائس في اس كواش كيا اور خزیر بن بوقت (ان کے بیٹے) امین خزیر کے پاس اس آیت کو پایا اور بخبر اس کو اس کی خبر دے دے
میں ملایا۔

امام زبیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اسی وقت ان حضرات کا اتفاق آرا ہوا (میں کو ذکر خود بخود ۲۸۸ میں ہے) قریش نے اسباب سے اختلاف کیا جبکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ان کو یہ کہہ دیا کہ یہ اختلاف حضرت عثمان کی خدمت میں ذکر کیا گیا۔ حضرت عثمان نے فرمایا تم بہت بات لکھو کیونکہ یہ قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔

ابو عبدہ حدیثی سے روایت ہے کہ اس میں دو ذرا اختلاف ہے۔ انصاف معاً، التصحیح لمن حبان المس لطیبہ
۱۲۰۰: ہذا قولہ اللہ علیہ السلام من قصص نوحه ومهم من ينسفر الاحزاب اور ان کی مصحف میں دوسری قرات ہے
قرآن چار حالتیں ہیں۔ اُن میں ماقات کے وقت ایک دوسرے سے امتزاج کرتے تھے کہ بات پر مسمیٰ، ولی، طعن تک پہنچتی اور معلوم بھی
ایک دوسرے کی قرات کا انداز کرتے۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ اے میرے بھائیوں
تو نے اور فرمایا۔

تم لوگ میرے قریب ہوتے ہوئے اختلاف اور فطام کا کارخانہ نہ بنو، جو تم سے دوسرے شیعوں میں کہیں رہے ہیں ان میں ہونا زیادہ سخت
اختلاف اور شہ و شیعہ میں ہونا ہی ہوتا ہے۔ اصحاب محمد بن حنفیہ (کاکس) کہ اپنے ایک دوسرا راوی امیرت کا قرآن پاک اُتار دیا (جس میں ان کے
سب چور لکھے ہیں)۔

ابو قتادہ پہنچے ہیں مجھے مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان کیا، ابو بکر بن مالک کہتے ہیں یہ مالک بن انس (امام) مالک بن انس نے ادا
ہیں۔ مالک بن انس کہتے ہیں میں ان کو نہیں میں تھا میں کو قرآن ادا کر دیا (اور انکھیاں اب) تھوڑے جگہ ابھی کسی آیت میں اختلاف ہوتا تھا جیسے
تو ہی کوئی ذرا کہ جس نے اس آیت کو سونالہ اسے یہ تھا کہ ابھی وہ نہ سمجھتا تھا کہ یہ اس سے اس اور ماہر جانتے
تھو لیتے اور اس آیت کی جگہ چھوڑ دیتے تھے کہ وہ صحابی فرماتا تھا کہ میں نے یہ بیان نہیں کر سکا تھا یا نا، اس میں اسے ایک مصحف تہذیب و سنات سے
فراموش ہوئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے شہ و شیعہ میں سے ایسا لایا کہ جیسا ہے اور یہ نہ دوسرے میں اس کے مکمل ترجمہ کے پاس
ہو کر اس کو ادا کر دیا (اور میرے میں سے انکھیاں یہ امر بھی لکھ رہے ہوں)۔

اس میں دو ذرا اختلاف ہے۔ ابو عبدہ حدیثی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا
۱۲۰۰: ہذا قولہ اللہ علیہ السلام من قصص نوحه ومهم من ينسفر الاحزاب اور ان کی مصحف میں دوسری قرات ہے

کام میں اسے ادا کرتے ہوئے ہمارے میں لکھوا کا دست دے دیا اور ان کے مصاحف کے مصلحت خیر کے ہوا کہ نہ ہو۔ اللہ کی شہادت ہے
قرآن میں انہوں نے جو کچھ بھی کیا وہ ضروری سب کا رضی اللہ عنہ سے کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ چاہا تھا کہ اس قرات کے بارے میں
کیا کہتے ہو۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کوئی ایک دوسرے کو کہہ رہے ہیں میری قرات تمہاری قرات سے بہتر ہے اور یہ بات کہنے کے قریب پہنچی
رہی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس نے کیا آپ حق بتائیے (اور انہوں نے عثمان بن عفان) آپ کا کیا بیان ہے حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا خیال ہے کہ قدام لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کر دیا جائے جس میں کوئی فرق ہو اور نہ اختلاف۔ ہم نے کہا: جو آپ نے فرمایا بالکل ٹھیک ہے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم میں سب سے زیادہ فصیح کون ہے؟ اور سب سے زیادہ امیجہ قاری کون ہے؟ کہا: ابھی زبان والے سعید بن العاص ہیں اور سب سے زیادہ قاری زید بن ثابت ہیں۔ چنانچہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں سے ایک لکھوا جاوے دوسرا لکھتا جاوے۔ چنانچہ دونوں حضرات نے عہد کی قیاس کی اور یوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قدام لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کر دیا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! اگر میں اس وقت والی ہوتا تو میں بھی بالکل یہی کرتا جو عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا۔

ابن ابی داؤد، وابن الاسازی فی المصاحف، مستدرک الحاكم، السنن للبیہقی ۷۷۸ء۔ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: ہمیں خبر پہنچی ہے کہ قرآن بہت زیادہ نازل ہوا تھا۔ لیکن یرامہ کی جنگ میں بہت سے قرآن کو جانے والے قتل ہو گئے۔ جنہوں نے اس کو حفظ کیا تھا وہ ان کے بعد معلوم ہو سکا اور نہ لکھا جا سکا۔ پس حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین نے قرآن جمع کیا۔ ہمارے علم کے مطابق اسی چیز نے ان حضرات کو قرآن جمع کرنے پر مجبور کیا تھا۔ لہذا ان حضرات نے خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ میں قرآن جمع کیا۔ ان کو یہ خوف دامن گیر تھا کہ کہیں دوسرے معرکوں میں بھی تنگ قاری قرآن شہید نہ ہو جائیں جن کے پاس بہت سا قرآن ہے۔ اور یوں وہ اس قرآن کو اپنے ساتھ ہی لے جائیں اور ان کے بعد کوئی قرآن کو جانے والا نہ بچے۔ پھر اللہ پاک نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو تو قیاس مرحمت فرمائی کہ پہلے والے نسخے سے کئی نسخے تیار کر کے اسلامی ملکوں میں بھیجے یوں (مکمل) قرآن پاک مسلمانوں میں پھیل گیا۔ رواہ ابن ابی داؤد

فائدہ: قرآن الہی ہے:

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔

ہم نے اس کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ لہذا قرآن پاک کا کوئی حصہ لکھنے سے نہیں رہا۔ جن صحابہ کے پاس قرآن پاک تھا اور وہ شہید ہو گئے اس سے مراد ہے کہ ان کے پاس کسی چیز پر لکھا ہوا تھا اور حضور ﷺ نے ان کو وہ لکھوا یا تھا اور نہ دلوں بہت سے صحابہ کرام کے بعد میں بھی محفوظ تھا۔ جمع قرآن میں اس کا اہتمام تھا کہ کس چیز پر لکھے ہوئے سے نقل کریں۔ اور حضور نے ان کو وہ لکھوا یا ہو جیسا کہ بعد کی روایت میں ہے کہ حضرت عثمان ہر ایک کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتے تھے کہ کیا واقعی تم کو یہ رسول اللہ ﷺ نے لکھوا یا ہے۔

۷۷۹ء۔ مصعب بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! تم کو نبی ﷺ کا زمانہ بیتے ہوئے تیرہ سال کا عرصہ بیت چکا ہے۔ اور تم قرآن میں شک میں مبتلا ہو۔ کہتے ہو یہ الی رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے، بھی کہتے ہو یہ عبد اللہ کی قرأت ہے۔ کوئی کہتا ہے واللہ ہم تمہاری قرأت کو تسلیم نہیں کرتے۔ لہذا ہم تم کو انتہائی تاکید کے ساتھ علم کرتا ہوں کہ جس شخص کے پاس کچھ بھی قرآن ہو وہ اس کو لے کر آئے۔ پس کوئی درقہ پر لکھا ہوا قرآن لے کر آتا اور کوئی چڑے پر لکھا ہوا قرآن پاک لے کر آتا۔ حتیٰ کہ اس طرح قرآن کا اکثر حصہ جمع کر لیا گیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس جگہ تشریف لائے (جہاں قرآن پاک لکھا جا رہا تھا) آپ رضی اللہ عنہ نے سب لوگوں کو ایک ایک کر کے بلایا اور ہر ایک کو واسطہ دے کر پوچھا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے اور وہ تجھے اعلاٰ کروا رہے تھے یہ قرآن کا حصہ ہے؟ وہ کہتا: جی ہاں۔ پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کام سے فارغ ہو گئے تو پوچھا: لوگوں میں سب سے بڑا کاتب کون ہے؟ لوگوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: لوگوں میں سب سے زیادہ فصیح انسان کون ہے؟ لوگوں نے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ لہذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم جاری فرمایا کہ سعید اعلاٰ کروائیں اور زید کتابت کرتے رہیں۔ پس زید رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کی کتابت فرمائی اور اس (ایک مصحف) کے ساتھ کئی مصاحف لکھے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو لوگوں میں پھیلا دیا۔

- ۴۷۸۵۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف شریف دیکھا تو فرمایا اس میں کچھ کلمہ (غلطی) ہے لیکن عرب عقیب اس کو درست کر لیں گے۔ ابن ابی داؤد وابن الاصابی
- ۴۷۸۶۔ عن قتادہ عن نصر بن عاصم اللیثی عن عبد اللہ بن فضالہ عن یحییٰ بن عمر کی سند سے مروی ہے کہ:
- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن میں کچھ غلطی ہے جس کو عرب عقیب اپنی زبانوں کے ساتھ درست کر لیں گے۔

رواہ ابن ابی داؤد

- عبد اللہ بن فضالہ کہتے ہیں: یہ ان لکھے ہوئے مصاحف میں سے ایک تھا۔
- ۴۷۸۷۔ تکریم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مصحف شریف دیکھا تو اس میں کچھ غلطی محسوس کر کے فرمایا: اگر لکھوانے والا قبیلہ ہذیل کا اور لکھنے والا شقیف کا ہو تو یہ غلطی نہ پائی جاتی۔ ابن الاصابی وابن ابی داؤد
- ۴۷۸۸۔ آمل ابو طلحہ بن مصرف میں کسی سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مصاحف کو منبر (رسول) اور قبر (رسول) کے درمیان دفن کروا دیا تھا۔ رواہ ابن ابی داؤد

- ۴۷۸۹۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جن دوسرے مصاحف میں قرآن پاک نقل کروا دیا تو اپنی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس یہ تمام بیچا وہ حضرت زید بن ثابت کو قرآن کا املا لکھواتے تھے۔ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ لکھتے تھے اور ان کے ساتھ حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن العاص اس کو واضح اعراب کے ساتھ صاف کرتے تھے۔ پس یہ مصحف حضرت ابی اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کی قرأت کے موافق ہے۔ ابن سعد

- ۴۷۹۰۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو املا کرانے کا اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو لکھنے کا اور حضرت سعید بن العاص اور حضرت عبدالرحمن بن عمار رضی اللہ عنہما کو اعراب لگانے کا حکم دیا۔ ابن سعد
- فائدہ:..... اعراب مکمل زید بن جریس لگائے کو لکھیں کہا جاتا بلکہ اس کو تکمیل کہا جاتا ہے یعنی لفظ کو مکمل شکل دینا اور یہ کام بعد میں اموی دور میں مکمل ہوا تھا۔ جبکہ اعراب کا تعلق جو ہے یعنی حرف کی آخری شکل کو واضح کرنا۔ یہ کام حضرت سعید بن العاص اور عبدالرحمن بن عمار رضی اللہ عنہما نے انجام دیا تھا۔ رضی اللہ عنہما وارضا ہم المؤمنین۔

- ۴۷۹۱۔ سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (مختلف قرأتوں کے) مصاحف شریف جلو اڑائے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا: اگر عثمان رضی اللہ عنہ یہ کام نہ کرتے تو میں ضرور کرتا۔ رضی اللہ عنہما المؤمنین۔ ابن ابی داؤد والصابی والبیہقی
- ۴۷۹۲۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے کچھ تاخیر کی۔ حضرت ابو بکر کی ان سے ملاقات ہوئی تو پوچھا کیا تم میری امارت کو ناپسند کرتے ہو؟ فرمایا: نہیں مگر یہ بابت ہے کہ میں نے قسم اٹھائی ہے کہ چار دس روز کے لیے اوڑھوں گا حتیٰ کہ میں قرآن پاک بخیر نہ کر لوں۔

- محمد یہ کہتے ہیں اسی وجہ سے لوگوں کا گمان تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک (تفسیر کے ساتھ) لکھ لیا ہے۔ محمد کہتے ہیں کاش مجھے وہ قرآن پاک مل جاتا تو اس میں بڑا علم پاتا۔ ابن عوف کہتے ہیں میں نے تکریم رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جاننے سے انکار کر دیا۔ ابن سعد

- ۴۷۹۳۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم نے مصاحف لکھے تو ہم نے ایک آیت مغفود پائی جو میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا۔ میں نے اس کو خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پایا:

من المومنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ سے۔ لیلہ بلاک۔ الاحزاب

- اور حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ دو شہادتوں کے مالک سمجھے جاتے تھے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا۔ عبدالرزاق، ابن ابی داؤد علی المصاحف

القرأت

۳۸-۴۲) (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) اور عبد الرحمن سلطانی سے روایت ہے کہ جو عمر بن الخطابؓ نے دیکھا جبریلؑ اس کی قرأت آیہ یٰ قحج۔

أليس إلا جاري في الهضبة

یعنی جہاں عقلموں کا اختلاف ہو جاتا ہے اور قدامتِ حیثیت سے الفاظِ انتخاب ہو جاتے ہیں یہ حضرات اختلاف نہیں فرماتے۔

[illegible]

۱۸۷۵ء نو ہذا، ساتھی، ابو عوانہ، ابن حریز، صحیح ابن حاتم۔ المسلسلہ

الأحسن الحسيني، من مخلصي، عظمي، حميد

۴۸۰۵ محمود بن یحیٰی کون سے مروجہ ہے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اللہ اور میں مغرب کی نماز ادا کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سورۃ تھی یوں پڑھی

والصين واليونان وطور سيناء (مستعین کی جگہ سینا، پڑھا، اور یوحنا عبد اللہ) میں مسطور میں اللہ عزوجل کی قرأت میں ہے۔

عبدالرزاق، محمد بن حبيب، ابن الأثير، ابن السكيت، الدارقطني، الطبري، ابن

۴۹۰۶ عبد الرحمن بن عاتق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انجوشہ کی نماز پڑھائی اور سورۃ اہل عمران شروع کی۔
 اِنَّهٗ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (البقرہ کی آیت)۔

ابوعبیدہ فی الحفظ، اہل السنۃ السبعین میں مصور، عبد بن عبد، ابن ابی داؤد، ابن الاساری فی الصحاح، ابن الضیو، سندارک الحکمہ، ص ۳۹، حضرت حمزہؓ سے مروی ہے، اور شارح فرمایا، یعنی ہم میں سب سے اچھا فیض کرنے والے ہیں۔ اہل انوار سے سب سے بڑے تقاری ہیں۔ لیکن اہل بیضی اللہ عنہ کی قرأت میں سے کچھ ہم بزرگ کرتے ہیں کیونکہ اہل کتب میں میں دینی چیز نہیں سمجھ سکتا، جو میں نے سوائے اللہ ہیچ سے کسی اور عادل و نیک سے نہ سیکھا ہے۔

هاتين من آية او من حيث ثابت به في حقها.

ہم کوئی آیت منسوخ نہیں کرتے یا پہلے نے نہیں مگر اس سے اچھی چیز لاتے ہیں اور امانت کتاب اللہ ان کے بعد بھی نزلا ہوئی ہے (مجھے کتاب اللہ کا ایسا حصہ بھی نازل ہوا ہے جو ان کے ضمیر میں نہیں۔)

محاضر، نمائند، اس الامور في المصاحف، المدقق في الاثر، مصدر كالحكاية؛ ابو جبر العجوة السهقي في الدلائل

۴۸-۴۹ خواتین بن کر رہے مرنے والے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ ایک شخص نکلیں اور ان کے

إذا قرأ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلos ترحموا

جب اندامی حائے نماز کے لیے جمع مسجدیں بوس دروازہ اللہ کے کسی طرف۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ پر حرم پوشی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اے محمد! میں نے تم کو رسول بنا کر بھیجا ہے اور تم کو اللہ تعالیٰ کے رسول بنا کر بھیجا ہے۔" (صحیح مسلم)

۴۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءٍ لَمْ يَسْقِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا بِحَبْلٍ مِنْ حَبْلِ الْجَنَّةِ" (جو شخص پانی پیئے گا وہ اس کی وجہ سے قیامت تک جنت کے حبلِ جنات کا حصہ بن جائے گا)۔

التاسع في وفاة معتمد عبد الوارث، القريسي، الممنون ليعقوب بن منصور، الذي أتى شيبه عبد بن حفص، من عجم، إلى بغداد، إلى أبي حاتم، أسدًا، وأبو الحسن النخعي.

۳۸۱۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

وہن عنده علیہ الكتاب۔ الدار الحی لی الافراد، نعمان بی مرزوقہ

یعنی علمِ انسا سے کہ جبکہ ظالمِ اعداء سے باہریمِ اعداء سے فرج ہو۔

۹۱۱ حضرت عمرؓ فرمائی کہ اللہ کے شفیق و بخشنے والے ہیں۔ پھر بھی اللہ عزوجل (جبرائیل علیہ السلام کی جلد) سے اس معاملہ میں نعمت عنہم خیر المعصرت علیہم ولا تضل۔

[illegible]

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا اور اس کو عربی، انگریزی، ہندی، اور تہذیب کے تعلیمی لغت پر مائل فرمایا۔ جسی حسب میرا خطبہ تمہارے پاس آئے تو کوئی کچھ غرض کی لغت نہ فرماؤں گا۔ یہ لغت نہ صرف عربی، بلکہ ہندی، اور تہذیب کے تعلیمی لغت پر مائل فرمایا۔ جسی حسب میرا خطبہ تمہارے

۷۸۲ عمر و بنی و عطار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ان کو زہر و شحم و عموں کو کھو کر سڑ جتے دیکھا۔

[illegible]

۳۷۵ اجواب میں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بنی اسد عنہ ازحاررے تھے:

دَحَلُ الدِّينِ كَقَرْدِهِ، فَلَوْ بَعَثَ الْجَاهِلِيَّةُ وَزِدَ حِمِيَّتُهَا حِمْرُ الْقَعْدِ الْمُسَوَّدِ لَحَمَّاهُ

الحاضر: الله سبحانه وتعالى، رسول الله، وآله

[illegible]

جانتے ہیں کہ میں لوگوں کو اسی طرح پڑھاؤں جس طرح مجھے حضور ﷺ نے پڑھایا ہے تو میں پڑھاؤں گا ورنہ میں تاحیات کسی کو ایک حرف بھی نہیں پڑھاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں تم پڑھاؤ۔ نسائی، ابن ابی داؤد، المصاحف، مستدرک الحاکم نوٹ: ۴۷۵ پر روایت گزر چکی ہے۔

۴۸۱۶..... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ و مشق کے کچھ لوگوں کے ساتھ سوار ہو کر مدینہ تشریف لائے۔ یہ لوگ اپنے ساتھ صحیفہ شریف بھی لائے تاکہ اس کو اپنی بن کعب و زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور مدینہ کے دوسرے اہل علم پر پیش کر سکیں۔ لہذا ایک دن ان کے ایک ساتھی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ آیت پڑھی:

اذ جعل الذین کفروا فی قلوبہم الحمیۃ حمیۃ الجاہلیۃ (ولو حییمت کما حموا الفسد المسجد الحرام)

(جاہلہ آخری خط کشیدہ حصہ مشہور قرأت میں نہیں ہے) لہذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم یہ کس نے پڑھایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے ایک شخص کو کہا کہ ابی بن کعب کو بلا کر لاؤ اور مشقی ساتھی کو کہا تم بھی ان کے ساتھ جاؤ۔ چنانچہ دونوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر کے پاس اپنے اوٹ کو تیل ملتا ہوا دیکھا۔ دونوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کیا۔ مدنی شخص نے آپ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بلاوے کا پیغام دیا۔ ابی رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: امیر المؤمنین نے مجھے کیوں بلایا ہے؟ مدنی شخص نے اپنے ساتھ مشقی شخص کے بارے میں آگاہ کیا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے مشقی شخص کو (مرئش کرتے ہوئے) فرمایا: اے قافلہ والا تم لوگ مجھے تکلیف پہنچانے سے باز نہیں آؤ گے؟ پھر حضرت ابی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑے سمیٹ رکھے تھے اور ہاتھوں پر تیل لگا ہوا تھا (اونٹوں کو لگانے کے لیے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشقی ساتھیوں کو فرمایا: یہ تمہاری ہی طرح پڑھا۔

ولو حییمت کما حموا الفسد المسجد الحرام

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ہی ان کو یوں پڑھایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تم پڑھو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عام قرأت پڑھ کر سنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ میں تو اسی کو بانٹا ہوں۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اے عمر! تم جانتے ہو کہ میں (در بار رسول میں) حاضر رہتا تھا جبکہ تم لوگ غائب رہتے تھے، مجھے بالاجبار تھا اور تم کو روک دیا جاتا تھا۔ اس کے باوجود میرے ساتھ ایسا رہتا آیا کیا جاتا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر تم جاہلوں میں اپنے گھر کو لازم پکڑ لیتا ہوں اور کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا۔ رواہ ابن ابی داؤد

۴۸۱۷..... عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کان مذکورہم پڑھتے تھے (و ان کان مکرہم کی جگہ)

ابو عبیدہ، السنن لسعد بن منصور، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی عاصم، ابن المصاحف

۴۸۱۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ہم لوگ یہ آیت یوں پڑھا کرتے تھے:

لا ترفعوا عن آباءکم فانه کلوا بکم او ان کفروا بکم ان ترفعوا عن آباءکم۔ الکحی فی مسند

۴۸۱۹..... ابن کثیر سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے پڑھا:

من الذین استحق علیہم الاولیاء۔ سورہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کذب تم جھوٹ بولتے ہو۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انت اکذب نہیں تم مجھ سے بڑے جھوٹے ہو۔ ایک شخص نے کہا: تم امیر المؤمنین کو جھوٹا کہتے ہو۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں امیر المؤمنین کے حق کی تعظیم تم سے زیادہ کرتا ہوں لیکن کتاب اللہ کی تصدیق کرنے کی وجہ سے میں نے ان کی تکذیب کی ہے اور کتاب اللہ کی تکذیب کرنے میں امیر المؤمنین کی تصدیق نہیں کر سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم (ابی رضی اللہ عنہ نے) کج فرمایا۔ عبد بن حمید، ابن جریر، الکامل لابن عدی

اختار میں تاہم پڑھنے پر جسے کما اختلاف ہوا۔

۱۳۸۶۰: انیسویں تفسیقی سے مراد وہی ہے کہ تفسیرتہ محمد بن علی نے یہاں ۱۱۵۰ھ میں فرمائی۔

ومن برد الله ان يضلّه ويجعل صلوة حلقاً حرّجاً - سرود
 جبکہ بعض صحابہ نے آپ کے پاس جرماء میں اور کعبہ پر جا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جرماء کو رانہ و شوق پر حاضر کیا۔ حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کائنات! تم کی تھیں لوگو! وہ دو فیصلہ کرتے گا اور وہی دو فیصلہ ہوگا جسے اللہ والے کو جو ان کو اپنے آپ پر رضی اللہ عنہ نے اس
 سے پڑھا تم انگریز تھے کو تھے ہوا جو ان کے خواب میں ہم لوگ ان کو اپنے درگاہ کو کہتے ہیں جو وہ سب سے پہلے اس کے درمیان ہوا کوئی چیز ہے
 اور وہی کائنات کے قریب جاتے سے پورے کائنات کی جان واد کوئی شے اس کے پاس نہیں جاتی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی حال من مانی کا
 ہے اس کے پاس بھی نہیں کیوں نہیں سمجھتی۔ عبد بن حمید۔ ابن جریر، ابن انسلو، ابو نعیم

فائدہ: جب یوں نے بھی انھیں روکے تو ان کی تشریح کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کون کیا تائید ہوگی کہ یہ آیت میں تصدیق و تصدیق حاصل نہ کرے۔

حضرت امین محمد رضی اللہ عنہ لہجے سے مروی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات جوئی تھا، آپ رضی اللہ عنہ آخر تک سورہ بقرہ پڑھتے رہے۔

فامضوا الي ذكر الله - عبد الرزاق، محمد بن حميد

۴۸۶۲ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا گیا کہ حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ

فاسموا الی ذکواللہ پڑھتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر میں سب سے زیادہ منسوب اللہ کے آجس کہہتا ہوں۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضور الی ذکواللہ پڑھتے تھے۔ محمد بن حنفیہ

فائدہ:۔۔۔ موزور مشہور آیت فاسموا الی ذکواللہ غلط ہے۔ جو کئی دوسری جگہ پر بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے غیر مشہور روایات منقول ہیں جو منسوخ ہیں۔

نہ کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اور میں جب آج بھی مرتب جمع قرآن کا کام ہواس وقت مکمل تحقیق کر کے منظرِ حق سے آخری وقت میں جواز دیکھیں گی میں تمہیں ان کے مطابق قرآن پاک لکھا تھا۔ اگرچہ یہ روزِ سنہ سب احادیث آیات کے قاری حضرت ابی بنی امیہ مدنی تھے یہیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لیکن اہلِ نبی میں ہے کہ ہر اختلافی مقام پر ان کی قرأت سنو جو جیسا کہ ابی بنی کی روایت اس وقت نہ واضح ہو سکتی ہے۔

۶۸۲۳ عمر و بنی عامر انصاری سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

والسابقون الأولون من المهاجرين والأنصار والذين اتبعوا معهم بحسن - سرده

[illegible]

پھر حضرت محمد بنی اللہ حواری حضرت ابی ریحی اللہ حواری ابی النجم سے ایک بار سے تاک کی طرف اشارہ کرنے لگے (لہذا بنی اجمی بات کو صحیح قرار دینے لگے) آخر حضرت ابی ریحی اللہ حواری نے فرمایا اللہ کی قسم! مجھے حضور ﷺ نے کوئی پڑھایا ہے اور آپ تو بے کلمات کے پیچھے ہڈ سے ہیں۔

خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ: "فریاد پھاٹھیک ہے، اچھا ٹھیک ہے، پھاٹھیک ہے، ہم اپنی کتاب کرتے ہیں۔"

ابو عبیدہ فی الصلۃ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ہریرہ

۳۸۳۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا یا پڑھا میں بتا میں مرقا لعلہ (تجربہ مشہور قرآن مجید کے لغت)۔

اس الاماری فی اصطلاح

۳۸۳۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا: و یا علی (مشہور قرآن مجید)

۱۱۱ حدیث کے بارے میں مرقا لعلہ

۳۸۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا فعدوہ (تجربہ مشہور قرآن مجید)۔ حدیث میں حدیث

۳۸۳۸ مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پڑھتے ہوئے سنا:

و العاصم - و کتاب الفهر ان الانسان لم یحس و لا یفید الی آخر الفہر -

و فی حقہم - و انہ کے خلاف و فی حقہم - انہوں نے - میں نے پڑھا و انہوں نے پڑھا -

الفہر - و ابو عبد اللہ فی الفہر - حدیث میں حدیث - اس الاماری فی اصطلاح - معنی و کتاب الفہر

۳۸۳۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا:

و انہوں نے پڑھا -

حدیث میں حدیث کہ پڑھا و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا -

۳۸۴۰ (مسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا:

و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا -

و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا -

و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا -

و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا -

و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا -

۳۸۴۱ و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا -

و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا -

۳۸۴۲ و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا -

و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا -

و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا -

و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا -

و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا -

و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا -

و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا -

و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا -

و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا -

و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا -

و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا - و انہوں نے پڑھا -

پڑھایا ہے اور لا یلٰہ عِلاَہُ مِنتَہَا عَدْلٌ (یوسف کی) آیہ کے ساتھ پڑھایا ہے۔ وواہ مستدرک الحاکم
۳۸۵۸۔ ابی اسامہ اور محمد بن ابراہیم بھی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو پڑھا رہا تھا:

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹھہر گئے اور آدمی کو کہا دو بار پڑھو اس نے دوبارہ پڑھا تو آپ نے پوچھا کس نے پڑھایا؟ اس نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس چلے کو کہا: ایذا دونوں حضرات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالمنذر (ابی بکرؓ کی کنیت) کیا تم نے اس شخص کو یہ آیت پڑھائی ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں کہتا ہے اور میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سنی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تاکید پوچھا تمہارے رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سنی ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ پوچھا: حالانکہ آپ غصہ سے (بار بار پوچھ رہے) تھے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم اللہ پاک نے جبریل علیہ السلام پر نازل کی، جبریل علیہ السلام نے محمد کے قلب پر نازل کی اور اس کے بارے میں خطاب سے ان کی رائے پوچھی اور ان کے بیٹے سے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (باوجودیکہ امیر المؤمنین تھے) کو ہاں سے ہاتھ اٹھائے ہوئے اور اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے نکلے۔ ابو الشیخ فی التفسیر، مستدرک الحاکم
حافظ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ اطراف میں فرماتے ہیں اس روایت کی صورت میں مرسل ہے اور میں کہتا ہوں کہ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی اس روایت کا ایک اور طریق ہے۔

اور اسی کے مثل ابن جریر اور ابوالشیخ وغیرہ نے عمرو بن عامر انصاری سے نقل کیا ہے جس کو ابوعبید نے فضائل میں، مسند ابن جریر، ابن المنذر، راوی ابن مردویہ نے بھی تخریج فرمایا ہے اور سبکی طریقی صحیح ہے۔ مستدرک الحاکم
۳۸۵۹۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو پڑھایا:
يَقْضِ الْحَقُّ وَهُوَ حَبِيرُ الْفَاصِلِينَ، الدَّالُّ لِقَاضِي الْاَقْرَادِ، اَبْنِ مَرْثُودِہ

حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی قرأت پر اختلاف

۳۸۶۰۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا۔ میں نے سورہ نحل کی ایک آیت پڑھی مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی تھی۔ میرے برابر بیٹھے ہوئے ایک شخص نے وہی آیت دوسری طرح پڑھی۔ میں نے اس سے پوچھا تم کو یہ قرأت کس نے پڑھائی؟ اس نے رسول اللہ ﷺ کا نام لیا۔ اس نے میں ایک تیسرے شخص نے وہی آیت ہم دونوں کے خلاف طریقے پر پڑھی۔ میں نے پھر دونوں سے پوچھا تم دونوں کو یہ کس نے پڑھایا؟ دونوں نے حضور اکرم ﷺ کا نام لیا۔ میں نے کہا میں تم دونوں سے اس وقت تک جدا نہ ہوں گا جب تک تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں نہ چلو۔ چنانچہ ہم سب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ میں نے آپ کو ماری خبر سنائی آپ نے مجھے پڑھنے کو کہا: میں نے پڑھا تو آپ نے درست قرار دیا۔ پھر دوسرے کو پڑھنے کو کہا اس کے پڑھنے پر بھی اس کو درست قرار دیا۔ اس دن میرے دل میں جاہلیت کی طرح کا شک سایہ ابھلا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس حال میں دیکھا تو فرمایا: شاید تیرے اندر شیطان آگیا ہے۔ پھر آپ نے اپنی جہت میرے سینے پر مار کر شیطان کو نکل کیا اور دعا کی اسے اللہ اس سے شیطان کو نکال دے۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا: رب کی طرف سے ایک آنے والا (فرشتہ) میرے پاس آیا۔ اور بولا: اے محمد! ایک حرف پر قرآن چڑھو۔ میں نے دعا کی اسے پروردگار امیری امت پر تحلیف فرمادے۔ پھر وہ بارہ میرے پاس فرشتہ آیا اور کہا: اے محمد! دو حرفوں پر قرآن چڑھو۔ میں نے دعا کی: اے پروردگار امیری امت پر تحلیف فرما۔ میرے پاس فرشتہ پھر آیا اور کہا: اے محمد! سات حرفوں پر قرآن چڑھو۔ اور آپ کے لیے ہر مرتبہ دعا کرنے پر ایک سوال پڑا کیا جاتا ہے۔ میں نے دعا کی: اے پروردگار امیری امت کی مغفرت فرما۔ اور تیسری دعا میں نے قیامت میں شفاعت

لڑنے کے لیے موثر فوجیں، فہم اس بات کی جس نے اچھوٹا مہر بن جان ہے، اپنا تہہ بھاری، سلاہ بھیجے، خطہ صحت کے لیے طبی تربیت کے

۱۰۸ ابی عتقر

[illegible]

۱۵۶۔ ایمان کا یہ حق ہے کہ کسی نافرمان کو جو پروردگار نے اپنا بند بنایا ہو، اسے اپنے بند بنانے سے روکا جائے۔ (یعنی ایمان کا یہ حق ہے کہ کسی نافرمان کو جو پروردگار نے اپنا بند بنایا ہو، اسے اپنے بند بنانے سے روکا جائے۔)

ابو داؤد، ترمذی، شریب، السراج، ابن جریر، اسود، ابن المنذر، تمکیم الطبرانی، ابن مودریہ

۹۱۶۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ مروی ہے: نبی کریم ﷺ نے نہ کو غروب کی حسرت پر علمایا۔

هوذا اود انصالي، ابو داؤد، نزلدي عكمب... نيل جريو... نيل مودزه

۳۸۱۳ اپنی کتب، ائمہ ائمہ سے مروی ہے کہ فیہ ازیم (۱) نے "احداث علیہ احمر" (۲) جہاں مسیح، الخوی، بن مراد

۶۸۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم کا حال "والباقولہ ادرست" یعنی میں نے جو سنا ہے اسے سچ کے ساتھ سنا ہے۔

۵۸۶۵ المی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوں پر دعا:

ان سالتکے عین عین ہے۔

حضرت شمس الدین دیوبند کے ساتھ۔ دین حیان، مسنونک الحدیث، نس ج ۲، ۲۰۲

۴۸۱۶ اپنی ان عجیب مضمین نہ ہو۔ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے الخنن علیہ اجر الاصلح ساروی، ابن حبان، مستدرک، مسند، کمال

۱۸۶۷ء لی، جن کی پیدائش! خداوند سے سراسر ایسی ہے کہ نبی اُرم پڑھنے والے نے پڑھا:

لو شکت لے خدات علیہ۔ حراً (یعنی تخت کی طرف)۔ زور سے مراد یہ

۵۸۶۶۔ باب بنی کعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ احادیث بیان کی ہیں۔ (الفتح ان نصیب ہمارا ہے)۔

[illegible]

۳۸۱۰ اسی میں کہ جب یہی فائدہ عورت مرد کی سے کہی کہ اگر یہ بچہ نہ لے کر شادی نہ کرتا تو اس کا دل بڑھتا تو ان ہی بچہ ہوتا۔ اس کے متعلق فرمایا کہ اس کی بیوی

۱۔ اے مجھے۔ (ہیانی، اندہلسی، اس سرمدیہ)

حضرت مولیٰ علیہ السلام اور حضرت فاطمہ علیہا السلام دونوں ایک ہی مکان میں پہنچے تو وحشی دلوں سے کہا: ان گناہوں نے انکار کر دیا تو
 ان کے حق قصہ رکھنے والے نے ان کو بے رحمی سے مار مار کر ہلاک کر دیا۔

۱۳۷۹ء: اعلیٰ ترین ایجنسی برائے انسدادِ دہشت گردی کے سربراہ کی تقریم ہوئے۔

هو حذا فيها جداراً من بقرى فارقا به شهيداً ثم قعد لمينه .

(بیک مشورہ) میں فیہدہ کہ فہدہ نہیں ہے۔) ابن الانباری نے تصحیحہ میں مذکور ہے

۳۸۷ اہل بن کعبہ بھی اللہ عز و جل سے دعا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ کعبہ کے ساتھ اللہ اور ان کے والدین اور

اے کے تحت شاد مارا (امام) مرزا (القدس سرہ) عبد الحمید، سید ابو ذر (نظائر)

۱۹۷۷ء: اہل حق و اللہ عز و جل سے مردی کے کہنے پر اکبر علیہ السلام نے الطغیوں اور اعدائے اللہ کے خلاف جہاد شہر قرأت لکھوا دیا ہے۔ (۱۰۰ ص ۷۷)

۴۸۷۳ فیضانِ کفر دُشمنِ اللہ ہے ہر دُشمنِ اللہ کے لیے جس کو اللہ تعالیٰ چاہے جو ہے خدا:

وكان وراءهم ملك باخذ كل سيفية من اهل غلبه (مشتمل قرأت میں اس لئے نہیں ہے) وادخلهم في دواب

۳۹۷۴ ابن ابی شیبہ نے اللہ کے، صفات اور اہل بیت کو بھی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک قدی شخص کو سمجھاتے

تَعْلَمُ: بِمَنْ هُوَ؟

۱۱۔ اٹوٹھی (۱)۔ قبل میں یہ خط لکھتے تھے، مگر آج کل پر پڑھا۔ میں نے عبداللہ بن کثیر پر پڑھا۔ عبداللہ کہتے ہیں: میں نے کعبہ پر (قمر بن) پڑھا۔ کعبہ کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما پر پڑھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مگر انہوں نے ابی بنی اللہ عز و جل پر پڑھا۔ ابی بنی اللہ عز و جل کی کمر کمر پڑھا۔ مصعب بن عمیر کہتے ہیں: ابی بنی اللہ عز و جل پر پڑھا۔

۴۸۸ (اُس رضی اللہ عنہ) کا وارثہ اللہ علیہ سے محروم ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ ﷺ نے زلزلے میں سوار ہو کر اپنے والدین اور بیوی رضی اللہ عنہم سے قرآن پڑھ لیا تھا۔ میں نے پوچھا ابوہریرہؓ میں: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے چچا زلزلے میں سے تھے تو ان کے والدین ایسی تھیں۔“

جانب البرعاء

فصل..... فضائل و عا

۱۹۸۳ء (مسند مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمنا سے عاجز مت ہو۔ اللہ کے کھجور پھل اور سرخ پاپاؤں کا پتہ ہے۔

ادعونی استجب لکم. مورا

مجھے یادوں میں تمہاری دعا تپوں کروں گا۔

ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جہاد، رب (خود) پکار کر جہاد ہے یا کوئی اور راستہ ہے؟

چنانچہ اللہ پاک نے یہ فرمان مافا فرمایا:

وَأَدَامَا نَكَ عَادَى عَنَى لَمَى قَرِيبَ سَدَى

۳۸۸ عہدِ نبویؐ میں یہ بڑے پیر کے ہاں تشریف لے گئے (تو کہنے لگے) میں (ان کے پاس) آتی رہا ہوں۔ وہ مسند پر کھڑے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: (کسی شخص کی تہجد اور اتالیق تقدیر نویس مالِ حقّیٰ ہیں، مانتے نہ، مالِ حقّیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ قوم ہے۔

۱۰۰ قمریوں نے کہا تمہارا گھٹنا عذابِ الجحیم میں اٹھایا گیا ہے اور تمہاری ساری قومیں اس سے نفرت کرتی ہیں۔ ان کے پاس ایک کتاب ہے جس میں ہے کہ ان کو سزا دی جائے گی۔ ان کو سزا دی جائے گی۔ ان کو سزا دی جائے گی۔

۳۸۹۵ - حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والدین کو دیکھا کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے برابر سمجھتے تھے۔

۱۰ سوئے میں کدھڑی سے اور جب برہنہ اور کھٹانہ پہنچا شادیوں کے وقت کھول دیں۔ یا پنا ہے۔ العنقی فی الخطیاف

۳۸۸۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس سے گزرنے والا تو میں یہ یہ کہہ رہا تھا اے اللہ! ارحم الراحمین آپ کو نے میرے دل میں اسے درمیان آجھ مارا اور فرمایا: یا اللہ! کی رحمت کو کجا ہم کر دھور (تشریف لےنے والے) کا خاص نہ کرو۔ یہ شک نہ ہو کہ یہ اور عموم کے درمیان آجھان و زمین جیسا نا ساند ہے۔ رواہ ابن ماجہ

۳۸۸۱ یہ روایت کی شرح ملاحظہ فرمائیں۔

۴۸۸۷ (ایمان اوراد و فضیلت اللہ علیہ) حضرت ابوالدرداء اور فضیلت اللہ عز و جل (آیات میں)

دعا میں خوب دھنش (لور کھڑت) آتی ہے۔ ننگے پیر شہت سے رہا کر کھنکھایا جاتا ہے۔ اور زور سے کھول دیا جاتا ہے۔ مصلیٰ اس ہی منہ

ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا اپنے بھائی سے قوت حاصل کرلو۔ پس کوئی کہنے لگا اے فلاں امیر سے لیے دعا کر دے۔ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو فرمایا تم ان سب کے لیے دعا کرو۔ وہ شخص دعا کرنے لگا:

اللھم اجعل التقوی زادھم واجمع علی الھدی امرھم۔

اے اللہ تقویٰ کو ان کا قوت بنا دے اور ہدایت پر ان کے کام کو قیام کر دے۔

نبی ﷺ نے دعا کی: اللھم سدده اے اللہ اس کو (دعائیں) درست راہ سمجھا۔ پھر اس شخص نے یہ دعا (بھی) کی: واجعل الجنة مأبھم اور جنت کو ان کا ٹھکانہ بنا دے۔ ابن ابی الدیہ فی محاسن النفس

۳۸۹۸۔۔۔ (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) حضور اکرم ﷺ جب کسی کے لیے دعا فرماتے تو اپنی ذات سے ابتدا فرماتے تھے۔ ایک دن آپ ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کو ذکر فرمایا اللہ کی رحمت جو ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر، اگر وہ صبر کرتے تو اپنے ساتھی سے بڑی تعجب خیز چیزیں دیکھتے لیکن انہوں نے یہ کیا:

ان سالتک عن شیء بعدھا فلا تنصا حینی قد بلغت من لدنی علواً الکھف ۶۰

اس کے بعد اگر میں (پھر) کوئی بات پوچھوں (یعنی اعتراض کروں) تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے گا کہ آپ میری طرف سے عذر (کے قبول کرنے میں حمایت کو پہنچائیں گے)۔

یوں خود ہی انہوں نے اپنے ساتھی کو ڈھیل دے دی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن مبیہ، ابن قانع، ابن مردودہ فائدہ: ۳۸۹۶ روایت میں خصوصیت کی بجائے عمومیت کا حکم دیا گیا یعنی سب کے لیے دعا کرو اسی طرح روایت ۳۸۹۷ میں بھی عام دعا کرنے کا حکم دیا۔ جبکہ اس روایت میں اور آنے والی چند روایات میں اس بات کی تعلیم ہے کہ پہلے اپنے لیے دعا کرے پھر اس دعائیں سب کو شامل کرے۔ جیسے نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ہم پر رحم فرما۔

اللھم الفتح لنا ابو ابی الدعاء واجامعہا

۳۸۹۹۔۔۔ (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دعائیں کسی کا ذکر کرتے تو پہلے اپنے لیے دعا کرتے۔

نور مدی، حسن طویب صحیح

۳۹۰۰۔۔۔ (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ حضور ﷺ (دعائیں) جب انبیاء میں سے کسی کا ذکر کرتے تو اپنی ذات سے ابتدا فرماتے تھے اور یوں کہتے تھے اللہ کی رحمت جو ہم پر، ہو اور صالح پر۔ مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم

۳۹۰۱۔۔۔ آپ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ انبیاء میں سے کسی کا ذکر فرماتے تو یوں فرماتے: اللہ پاک ہم پر، عود پر، صالح پر اور موسیٰ پر رحم فرمائے اسی طرح دوسرے انبیاء علیہم السلام کا ذکر فرماتے تھے۔ ابن قانع، ابن مردودہ

دنیا و آخرت کی بھلائی مانگئے

۳۹۰۲۔۔۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک شخص کے پاس آئے وہ (نیاری اور عبادت و محنت و مشقت) کی وجہ سے پر ٹوچے ہوئے چوڑے کی طرح پڑا تھا۔

نبی ﷺ نے اس سے پوچھا تو اللہ سے کوئی دعا کرتا تھا کیا؟ اس نے عرض کیا: میں دعا کرتا تھا کہ اے اللہ! تو آخرت میں جو مجھے سزا دینا چاہتا ہے وہ دنیا ہی میں دیدے۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم نے یوں کیوں نہیں کہا:

اللھم ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔ چنانچہ اس نے یہ دعا کی تو اللہ نے

اس کو شفاء بخش دی۔ مصنفہ اس ہی شبہ

۳۹۰۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اگر مودعا نہیں بھی کرتے تب بھی شروع میں مودعا میں اور دوسروں میں یہ دعا ضرور کرتے۔

ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار۔ رواہ ابن السخار

۳۹۰۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس داخل ہوئے اور (بیگاری کی وجہ سے) گویا ایک پرندہ کی طرح بے جان (ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تو نے اپنے پرورگار سے کوئی سوال کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: میں یہ دعا کیا کرتے تھا کہ اے اللہ! تو جو سزا مجھے کئی غرضت میں دینا چاہتا ہے، آج دنیا ہی میں جلد سے اسے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تو برگر کر کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو نے یوں ہیوں نہیں کہا

اللهم ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار۔

چنانچہ نبی نے یہ دعا کی تو وہ (بیگاری کی کیفیت اس سے) چھٹ گئی۔ رواہ ابن السخار

۳۹۰۵ اسحاق بن ابی خروہ، برید بن رباحی کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیگاری مومن اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ پاکہ جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہیں تم اس کو جواب مت دو۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی آواز سنوں اور جب ناچو شخص دعا کرتا ہے تو اللہ پاکہ جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہیں: اے جبرئیل علیہ السلام! اس کی حاجت جلد پوری کر دو میں اس کی آواز سننا نہیں چاہتا۔

رواہ ابن السخار

۳۹۰۶ (مسند احمد بن الاثر) سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو جب بھی دعا کرتے دیکھا آپ نے

سبحان ربی الاعلیٰ و اهلوی و ارحمہ و ارحمہ و ارحمہ و ارحمہ

۳۹۰۷ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا: میں قرآن سیکھنے کی ہمت نہیں رکھتا تو اس کے بدلے مجھے کیا کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات پڑھا کر:

سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ، ولا الہ الا اللہ، والہ اکبر

آدمی نے کہا اس طرح اور اس نے پانچویں تک بگایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو اللہ کے لیے ہیں آدمی نے پوچھا پھر میرے لیے کیا ہے اور ارشاد فرمایا: تم یہ کہنا۔

اللهم اعصر لی و ارحم لی و ارحم لی و ارحم لی

پھر آئی نے اپنا دونوں ٹھیک بند کر کے پوچھا یوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص نے اپنے دونوں جھنجھ کے ساتھ بھر لیے۔

مسند عبداللہ بن ابی

فائدہ: آدمی نے پہلے یہ بھی یاد کر کے پوچھا کہ اس طرح ان کلمات کو قدام ہوں اور ان کو حوزہ جان جانوں تو میرے لیے کافی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں یہ تو فقط پروردگار کی خوشنودی کے لیے ہیں۔ اور تمہارے فائدہ کے لیے یہ دعا نہیں ہیں تب میں نے دونوں ٹھیک بند کر کے پوچھا: ان دونوں چیزوں کو نہ کہنے سے دلائیہ کر لوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور اس طرح تو دونوں ہاتھوں میں بھر لے۔

۳۹۰۸ عمر مومنین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس عواص رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اجمال یہ ہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اجمال یہ ہے کہ اپنے من کی طرف کر لی اور دعا اس طرح ہے پھر آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ ہتھیلیاں سامنے کر کے کلاؤں کے پچھلے کے لیے اور غلام اس مومن سے پھر انکی سے اشارہ کر کے لکھنا۔ مصنف عبداللہ بن ابی

فائدہ: اجمال یعنی خوب تر کرنا اور آواز دہراؤ کرنا دعا معلوم ہے اور غلام یعنی ننھی انگلی سے اشارہ کرنا جس طرح تعبد میں کیا جا چکا ہے اور دل میں یہ خیال کرنا کہ اے اللہ ایک تجھ کو پکارتا ہوں میری پکار میں نے یہ غلام ہے۔

۳۹۰۹۔ مبلغ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے اہل بیت سے اٹھ کر کھڑے ہو کر دعا پڑھ رہے تھے۔
ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہے۔ جب بھی تو اپنی دعا پڑھ کرے تو ایک انگلی سے اشارہ کر۔ اور عبد الوہاب
۳۹۱۰۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ہمارے مین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی:

اے اللہ! مجھے میرے شوہر کی بیعت سے فائدہ پہنچا تا رہو میرے باپ ابو بکرؓ سے اور میرے بھائی عمارؓ سے بھی فائدہ پہنچا۔
یہی کریمؐ کے اسی کو فرمایا کہ تم اللہ سے شکریں ادا کرو گے تو تم سے شکریں ادا کرو گے کہ اللہ تم سے فائدہ پہنچا۔ حالانکہ اللہ پاک
کسی بھی شے کے وقت سے پہلے اس کا فیصلہ فرماتے ہیں۔ اور کسی شے کو اس کے وقت آنے پر منحصر فرماتے ہیں۔ لہذا اگر تم اللہ سے یہ سوال کرتے کہ
وہ تم کو قبر کے عذاب اور جہنم کی آگ سے بچا دے تو یہ وہ بزرگوار افضل و جلیلہ مصطفیٰ بنی عبدالمطلب علیہ السلام ہیں۔
۳۹۱۱۔ یہ روایت گزشتہ صفحہ پر ہے۔

۳۹۱۱۔ (ابو امامہؓ) ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی کریمؐ باہر تشریف لائے تو ہمارے دلوں میں خواہش پیدا ہوئی کہ
آپؐ ہمارے لیے دعا فرمائیں۔ اور آپؐ نے ہمارے لیے اللہ تعالیٰ دعا فرمائی:

اللھم الخلق لنا ورحمتنا وفضلنا وادخلنا الجنة ونجنا من النار واصلح لنا شأننا کلہ۔

اے اللہ! ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی ہو جا، ہم سے ہماری دعا قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، جہنم سے
نجات عطا فرما اور ہمارے تمام کاموں کا اچھا کر دے۔

حضورؐ چلا پڑے۔ فرمایا: تم نے خواہش کی کہ حریہ اور دعا کی کہ تم کو یہ ہیں۔ اور آپؐ نے فرمایا: میں نے تمہارے لیے تمام کاموں
کی (دعا کر کے اس کو جمع کر دیا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۹۱۲۔ (ابو امامہؓ) ابو امامہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد فرمائی ہے:

فوتی کے دن اللہ سے دعا کر کہ میں شاہد دوں، غنیم کے دن بھی میری دعا قبول کرے گا۔ وہ مسند ترک نہ کرے

۳۹۱۳۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد فرمائی ہے:

تنگی کے ساتھ تمہاری دعا بھی کافی ہے۔ جس طرح بہت سے کھانے کے لیے تھوڑا سا تنگ کافی ہو جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۳۹۱۴۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبیؐ بن عمرؓ بن عبدالمطلبؓ کا زمانہ تھا تو حضرت ہریرہؓ (بن
عمران) علیہ السلام آئین کہتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: آئین اللہ کے سامنے جس سے ایک نام ہے۔ مصنف عبد الوہاب

دعا میں کوشش و محنت

۳۹۱۵۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے انہوں کو دعا کی یہ دعا اس قدر پڑھتے تھے کہ
میں بھی آپ کے ہاتھ اٹھانے سے تھک جاتی تھی۔

اللھم اتعنا انا وشر فلاحنا ہنی بشتم ورجل شعثہ او اذیتہ۔

اے اللہ! ہمیں بھی ایک بڑے بڑے لوگوں نے کسی کو برا کہا کہ یا ہو یا کسی کو تکلیف دیدی جو مجھے اس پر عذاب نہ پہنچے گا۔

مصنف عبد الوہاب

۳۹۱۶۔ (عمرؓ) عمرؓ رضی اللہ عنہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریمؐ نے ایک آدمی کو پکارا کہ تم پر دعا فرماتے تھے تو اپنے
دلوں ہاتھ آسمان کی طرف بہت بلند کر دیتے۔ (آپؐ کے نیچے کوٹھی چکھنے لگی تو آپؐ نے ایک ہاتھ سے کوٹھی (کی ہڈ) اٹھائی اور
دوسرا ہاتھ نیچے آسمان کی طرف بلند کر دیا۔ مصنف عبد الوہاب

۱۳۹۷ھ۔ (میں عمرہ و عمرہ اللہ علیہ السلام حضرت عمرہ و عمرہ اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک دیہاتی قوم کے پاس سے گزرے، جو اساتذہ کرام تھے۔ انھوں نے ان کے طریقہ کو قبول کیا اور دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ چمکے کے سامنے خوب پھینکا کر ان کے پیٹوں میں ایک دیہاتی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ میرے ماں باپ قربان ہوں اور پوچھیں گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھوں پر چمکے کے سامنے (آفرین) پھینکا و لا حولہ و لا قوة الا باللہ کی طرف متوجہ کیا۔ مصنف عبد الرزاق

۳۹۱۸ (سُرسِ الاربری رحمۃ اللہ علیہ) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اقصوں کو سینے تک باندھ کر بیٹے تھے۔ بحار (فرست کے بعد) (۱) اقصوں کو چہرے پر بچھ کر لیتے تھے۔ مصنف عبد اللہ دہلوی

۳۹۱۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور ان کے حناؤں کو بھی دعا فرماتے تھے۔

قصصہ ایس بی سی

یہی روایت ایک جامع دعا کے ساتھ ۱۰۸۰ مرتبہ پڑھی ہے۔

۱۹۳۰ء۔ کان عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عمر و پر جانے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے اجازت دے دی کہ ان کو اور بارہ اے پہرہ کی انی دعا بھی بھی کرے۔ مگر ان کو اور دعا کے وقت میں نہ ہوگا۔ محمد بن یوسف الطائسی، مصنف عبدالرزاقی

عافیت کی دعا کی اہمیت

۳۴۳ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپس میں خدیجہ و ثناء فرمایا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ پہلے سال ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا:

آگاہ رہو! ہر ایک تم لوں میں جنت کے لئے عاقبت سے بہتر کوئی شخص تکمیل نہیں ہوئی۔ یاد رکھو! چٹائی اور نیکی دونوں جنت میں بہترین ہیں اور محبت اور بڑی دونوں جہنم میں جاتیں گی۔

مسند أحمد، مسلقى، ابن حبان في روضة العقلاء، الديلمى في الأثر، ابن السكيت في المنصور

۱۹۳۳ جبرئیل انجیل سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ بھی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہوئے تو دوسرے ہندوؤں کو بلانے کے لئے بھڑک اٹھا اور کہا: اے اللہ سے غائب کا سوال کرو جو بھڑکنا ہے، اے خدا! یقیناً اس کے بعد عاقبت کے شمس کوئی چیز کسی کو عرصہ سے کسی کی طرف سے

نعماني اسلمة الأوباء

۶۳۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے کچھ کھڑے ہوئے، ہمارا اشارہ فرمایا، بندہ سے عاقبت کا سوال کرو۔ بے شک (ایمن کے) یقین کے بعد عاقبت سے نصیحت ہونی کسی کی کھانا نہیں کئی، اور شک و شبہ سے بچ کر قیہ کفر کے جو رنگ سے زیادہ سخت دلی چیز کی کوئی کھانسی دینی۔ قہر جو سچی لازم ہے۔ یہ کچھ چاہی گئی، کئی ساتھ ہے جو دین داری جنت میں ہوں گے، جھوٹ سے بچ، بے شک ایمنی کے ساتھ ہے اور یہ اولیٰ اہم ہیں، ایمن جبر، علی، تہلیل، اقرار، ایمن، مروت

۹۳- اوسہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت الانبیا رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: پہلے سال رسول اللہ ﷺ میری اس جگہ سے درمیان کھڑے ہوں۔ اور ارشاد فرمایا اللہ سے دعا کہ فرمایا: ایت کا سال کرو۔ بے شک یقین کے بعد محاکمہ کا عاقبت ہے۔ یہ انکو فی الفضل کسی کی کوٹھن دینی گئی۔ خیر چاہائی: ہم نے کہ نگہ چاہی: سب کے ساتھ ہے۔ وہ یہ دونوں جنت میں جا سکیں گی۔ بھوت سے بچا: یہ انکو دو جہنم کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہوں گی۔ آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو۔ بعض نہ کوہ طلع تعلق نہ کرو۔ چہنہ بچے ایک اور۔ کی رہائی نہ کرو۔ اور اللہ کے ردا اتم بھائی بھائی بن جاؤ جیسا کہ اللہ نے تم کو اس عہد سے۔

مفتاح الہدایہ، ص ۱۰۱، ابن ماجہ، ابن حبان، مسندک الوہاب

فائدہ: ... عافیت اور سواۓ انہوں کا ایک ہی مطلب ہے نہ نادر آخرت میں ہر طرح کی تکلیف اور پریشانی سے نجات۔

۳۹۲۵ حضرت مراد رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ان کی جگہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں نے تمہارے نبی ﷺ کو پہلے سال سو گرامیں اسی جگہ کھائے ہوئے فرماتے تھے۔ یہ کہہ کر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں دھیرے دھیرے پانی سے بھر دیا۔

میں نے تمہارے نبی ﷺ کو فرماتے سنا اللہ سے مغفرت اور نفاذ آخرت میں عافیت اور وہ کہنے کا سوال کرو۔ مسند اسی علی ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند صحیحہ (صحیحہ) ہے۔

۳۹۲۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس منبر (رسول) پر فرماتے سنا میں نے اسی روز پہلے سال رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا تھا۔ یہ کہہ کر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے منبر سے اتر کر دو چڑے بھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ مگر خدا میں کے بعد تم کو عافیت بخشی کوئی چیز نہیں دی گئی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا کرو۔

مسند احمد۔ ابن حبان

۳۹۲۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا تم جانتے ہو یہاں رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تھے یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہ دو چڑے۔ ایک بات بھڑوہلی بھڑوہلی۔ پھر برائی اور بھڑوہلی بھڑوہلی۔ اسانوں کو اس دنیا میں انوار نہایت سے بڑھ کر افضل کوئی شے عطا نہیں کی گئی لہذا اللہ سے ان دنوں چیزوں کا سوال کیا کرو۔

نسائی۔ مسند اسی علی، الدارقطنی، ہی الاثراد

عافیت کی دعا مانگنا چاہئے

۳۹۲۸ دعا و رخصۃ اللہ علیہ بن رافع سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ہر رسول اللہ ﷺ پر فرماتے ہوئے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ یہ کہہ کر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی دیکھ دو چڑے۔ پھر یہ کیفیت ختم ہوئی تو فرمایا: میں نے اسی گراموں میں پہلے سال رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

اللہ سے دنیا آخرت میں عافیت اور یقین کا سوال کرو۔ مسند احمد، ابوہریرہ حسن غریب

۳۹۲۹ ابوہریرہ رحمۃ اللہ علیہ اس رخصۃ اللہ علیہ بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں: ہم لوگ روضۃ القدس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس سے پاس شریفہ لائے اور منبر پر چڑھ گئے۔ پھر اللہ کی حمد و ثناء کی بھر فرمایا اسے لوگوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کو پہلے سال ان کھڑیوں پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

کسی بندے کو ایسے یقین اور عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔ میں اللہ سے یقین اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اللہ راہی کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث مروی منقول نہیں ہے۔

۳۹۳۰ حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد دگرانی ہے ان دنوں کو یقین اور عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ پس ان دنوں چیزوں کا اللہ سے سوال کرو۔ مسند احمد

یہ حدیث متفقہ الامام ہے۔

۳۹۳۱ ثابت بن الحجاج سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم لوگ جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ پہلے سال تمہارے درمیان کھڑے ہوئے تھے اور یہ تھا کہ اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ بے شک کسی بندے کو یقین کے سوا عافیت سے بڑھ کر کوئی شے نہیں دی گئی۔ اور میں بھی اللہ سے یقین اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ مسند اسی علی

دعا کی قبولیت کے اوقات

۴۳۶ (جوہر رویشی تھانہ) حضرت جوہر رویشی تھانہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے سوا کسی کو نہ فرمایا کہ میری بیعت کرے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سوا کسی کو نہ فرمایا کہ میری بیعت کرے۔

۳۹ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (

[illegible]

۱۹۳۳ء - مسندِ عربیہ فرائض (مسلم) حضرت مولانا محمد علی قاسمی کے تراویح کا ترجمہ تھا جس میں نے انھیں بھیجے تھے چنانچہ آپ نے اس پر تحریر فرمائی کہ مولانا محمد علی قاسمی رحمہ اللہ کے تراویح کا ترجمہ ہے جس میں نے انھیں بھیجے تھے۔

اللهم: جعل شهرنا المحمدي خير شهر وسبيل محمدي وأرضي عننا شهرنا هذا بالصلاة والسلام والامن والإيمان والمعرفة والبر والتقوى.

اسے اللہ، اللہ سناں غوثیہ، ڈاکو بھرتین، دوز اور بھرتین انجام کار بنا۔ اور ہم پر تنہا داکو سناں بھرتین اور سلام اللہ علیہ اور امین غایت نامہ محمد زوق کے ساتھ بھیج۔ یہی ہے اللہ دیکھ، اس سدا، مدد لانی ہی العکس، الانجیم، اس عکس

فجور ان کے سنبھالی ہوئے میں اختلاف ہے، ایک جماعت نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے جبکہ ان مہاجر و مدینہ میں نے انہیں میں نہ کو شامل کیا ہے۔ ملاحظہ فرماتے ہیں ان مسئلہ فرماتے ہیں کہ ان کو فرما ہے۔

۳۹۳۳ عین بنی اہل اٹک سے مروی ہے کہ مجھے میرے بھائی زادے بتایا کہ محمد بن جب بنو چند کہتے تو یہ کہتے تھے کہ اللہ بنو کلدانی شہرنا هذا الداعل۔

اے اللہ! بھروسے میں آئے والے مجھے جس پرستے دکھا دے۔

پھر انہوں نے آگے بڑھ کر ان کی اور بھائیوں کی رہ پرچہ بھی پڑھا جنہوں نے یہ یہ دعویٰ بھی کیا تھا کہ ان کے اور ساتھ میر پور کا سہرا میں ہزاروں رعایا براہِ علیحدہ کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں حکم

قبولیت کے مقامات

۴۳۵ (ابو یزید دمشقی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضور ﷺ کو سوا دس سو تھکڑا ماریاں مارے گئے۔
اللیہم انسی اسألک لای اب المناکرین ومنزل المعقرین وموافقة السین ریحان الصدیقین ودلة الحنفیین

رحمت الله عليه حتى توفي على ذلك بـ اربعه اشهر.

شام کی دعا

۳۹۴۹۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ شام کے وقت رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے
 اَمْسِیْ وَ اَمْسِی الْمَلِکَ لِلّٰہِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَ حَدهُ لَا شَرِیکَ لَہُ اِلَّا الْمَلِکَ وَ لَہُ الْحَمْدُ،
 وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ ہَذَہِ اللَّیْلَۃِ، وَ خَیْرِ مَا فِیْہَا، وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہَا،
 وَ شَرِّ مَا فِیْہَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَ الْہَوَمِ وَ الْکِبَرِ وَ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ
 جرنے اور تمام سلطنت نے اللہ کے حضور شام ہسری۔ تمام تقریبیں اللہ کے لیے ہیں اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تجاہے، اس کا
 کوئی سائبھی نہیں، ساری بادشاہت اسی کی ہے۔ اور اسی کے لیے تمام تقریبیں عزاداری ہیں۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اسے اللہ میں کچھ
 سے اس رات کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور جو تم اس میں اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں۔ اسے اللہ میں اس رات کے شر سے اور جو کچھ
 اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ گماہوں۔ اسے اللہ اُمیں تیری پناہ گماہوں سکتی ہے۔ بلا حاپے سے، دنیا کے فتنے سے اور
 قبر کے عذاب سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

صبح و شام کی دعائیں

۳۹۵۰۔ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم
 فرمایا ہے کہ جب بھی میں صبح کروں شام کروں اور ہر ستر دنوں تو یہ دعا ضرور پڑھاؤں
 اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّہَادَۃِ اَمْتُ رَبِّ کُلِّ شَیْءٍ وَ مَلِیْکَہُ، اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا
 اَنْتَ وَ حَدهُ لَا شَرِیکَ لَکَ وَ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ، وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِی، وَ شَرِّ
 الشَّیْطٰنِ وَ شَرِّ کَلَمَہُ، وَ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِی سُوْءًا، اَوْ اُجْرَہُ اِلٰی مُسْلِمٍ
 اسے اللہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اُغیب اور حاضر کو جاننے والے اور ہر کارب اور اس کا مالک ہے۔ میں
 شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو تجاہے، تیرا کوئی سائبھی نہیں، محمد تیرے بندہ سے اور تیرے رسول ہیں۔ (اسے
 اللہ اُمیں تیری پناہ گماہوں اپنے شمس کے شر سے، شیطان کے شر اور اس کی شرارت سے اور اس بات سے کہ میں اپنے نفس پر
 کوئی برائی کاؤں یا کسی مسلمان کی طرف کوئی برائی منسوب کروں۔

مسند احمد، ابن مسیح، الشافعی، مسند ابی یعلیٰ، ابن السی فی عمل یوم و لیلة، السنن لسعید بن منصور

۳۹۵۱۔ (طی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ شام کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے
 اَمْسِیْ وَ اَمْسِی الْمَلِکَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْفَہَّارِ، الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَہَبَ بِالْہَہَّارِ وَ جَاءَ بِاللَّیْلِ، وَ نَحْنُ فِیْ عَافِیَہِ،
 اَللّٰهُمَّ ہَذَا خَلْقٌ جَدِیدٌ قَدْ حَہَّاهُ فَمَا عَمِلْتَ فِیْہِ مِنْ سِیْئَۃٍ فَتَجَاوَزْ عَنَہَا، وَ مَا عَمِلْتَ فِیْہِ مِنْ حَسَنَۃٍ فَتَقَبَّلْہَا،
 وَ اَضْعَفْہَا اَضْعَافًا مُّضَاعَفَہُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّکَ بِجَمِیعِ حَاجَتِیْ عَالِمٌ، وَ اِنِّکَ عَلٰی جَمِیعِ لِحَاجَتِیْ قَادِرٌ، اَللّٰهُمَّ
 اِنِّیْ حَاجِبٌ اِلَیْکَ بِکُلِّ حَاجَۃٍ لِّیْ، وَ لَا تَزِدْنِیْ فِیْ ذَلٰلٰی، وَ لَا تَنْفُتْنِیْ فِیْ اَحْوَالِیْ
 مجھے اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اُغیب اور حاضر کو جاننے والے اور ہر کارب اور اس کا مالک ہے۔ میں
 شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو تجاہے، تیرا کوئی سائبھی نہیں، محمد تیرے بندہ سے اور تیرے رسول ہیں۔ (اسے
 اللہ اُمیں تیری پناہ گماہوں اپنے شمس کے شر سے، شیطان کے شر اور اس کی شرارت سے اور اس بات سے کہ میں اپنے نفس پر
 کوئی برائی کاؤں یا کسی مسلمان کی طرف کوئی برائی منسوب کروں۔

[illegible]

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَهْلُ الْمِلَّةِ، وَلَهُ الْحَمْدُ لِشَرِيكَ لَهُ، مَا يَكْبُرُ نَفْسُ أَبِي

۴۹۰ (۱) وہ کہہ رہا: رضی اللہ عنہ! حضرت علقم سے مروی ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ اور شیخ الحدیث نے اس آیت پر بحث کی تو آپؑ فرمایا: کیا یہ بات ہے؟ حضرت ابراہیمؑ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں ملا۔ حج و عمرہ کا سفر ہے اور ہوا اب ابراہیمؑ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔ آپؑ نے فرمایا: تمہیں کیا بات ہے؟ حضرت ابراہیمؑ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے علم تھا کہ اللہ پاک اپنا فیصلہ کرے گا۔ تو انہوں نے کہا: ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کوئی بات زیادہ؟ جب انھیں بتایا کہ آپؑ کی بات کو حضرت شیخ الحدیث نے رد کیا تو انھیں مزید بات کہہ کر انہیں پکارتا تھا کہ یہ بات ہے؟

حضرت ابوالفضلؑ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ یقین ان کلمات کی وجہ سے تھا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنے تھے کہ جو شخص کسی نوری کلمات کہے تو نور شریف کوئی مسیت اس کا نہیں پہنچ سکتی۔ اور جو شخص شہادۂ کلمات کہے تو جس تک کوئی مسیت نہ ہو سکتی۔ اور کلمات یہ ہیں
 اللہم انت ربی لا اله الا انت عیبک نہ کذب۔ وانبہ ربہ العرش الکبریٰ۔ عشاء اللہ مکان۔ وما لم
 یثا لم یکن۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔ اعلم ان اللہ علی کل شیء قہر۔ وان اللہ ہد
 احاطہ کل شیء۔ علما۔ انعم امی اعدو ذبک من شر نفسی۔ ومن سر دامة أنت أحمد بما صہبہا۔ ان
 ربی علی صراط مستقیم

زبي علي صراط مستقيم

ان الفا تو میرا وہ ہے، حیرت کا کوئی پریشانی نہیں، میں نے بھی پرچہ دوسرا ہی تو عرض کر دیا کہ یاد رکھنا ہے۔ ہوا۔
چاہتا ہے۔ ہوا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہی جی۔ سے انتہائی دوسری عقلی ذرا لے کر کہہ کر صرف اللہ کے فضل
سے ممکن ہے ہوا مافی اور مضمناں اس ہے۔ میں جانتا ہوں کہ شاید یہ چیز پر قادر ہے اور اللہ نے یہ بھی ہوا ہے علم نے اس علم کے
تعلقات اب اللہ کی تیری بناؤ، نگاہوں اپنے آپ کے شر سے دور رہی ہو مافی۔ انشا۔ انسان کی حیثیت تیرے بقدر میں ہے۔
فصل چہ از روزگار رسویدہ دانت ہے۔ فیصلی۔ عمر عاکر

فہم ہے اور دیکھ رہا ہے کہ راستے پر ہے۔ فیصلہ نہیں کیا کہ

[illegible]

فرض نمازوں کے بعد کی دعا

۶۶۱ (مسند صدیقی رضی اللہ عنہ) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص (فقیہ) کہنا شروع کیا وہ اس کے بعد یہ حکمت کہے بغیر ان کو قیام دینی میں قنوت نہیں لکھا جاتا ہے نہ اس کی صحت کے دن وہ ان کو خوش کر سکے گا۔ جب اللہ پاک نہ تو قیام سے انہی میں کثرت دفرشتہ دیکھتا ہے نہ اس صحت میں قنوت کا اور نہ جگہ کہ انہی میں ہدایت والے ان کو ان کے ساتھ بھیجے کہ وہ اس درجے پر نہیں آسکتے۔

$$v_i = \sum_{j=1}^n v_j^i \frac{\partial f}{\partial x_j} = 1$$

ثم قال: يا أيها الناس، اذكروا الله الذي أنزل من السماء الرزق لكم، فليسكن الله أمتك الصالحة. ثم قال: يا أيها الناس، اذكروا الله الذي أنزل من السماء الرزق لكم، فليسكن الله أمتك الصالحة. ثم قال: يا أيها الناس، اذكروا الله الذي أنزل من السماء الرزق لكم، فليسكن الله أمتك الصالحة.

ابو جحشک ماجعل رحمتک لی عہدا عندک نودی الی یوم النقاہ، انک لان یخلف لہ بعدہ
اسے اللہ! آجائوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اعلیٰ اغیاب اور ماضی کو جاننے والے۔ نہایت میرا جان و ہم کرنے والے! میں اس
دنیاوی زندگی میں تجھے عہد بنانا ہوں کہ جس قبل سے اس بات کا اقرار کرنا ہوں۔ اودی مبادیہ حق ہے میرے سوانحی وجود
تجس، تو تمہا ہے، میرا کوئی ذاتی تجس اور میرے لئے نہ ہے اور میرے سوا ہیں۔ لیکن تجھے میرے تجس کے سپرد نہ کر۔ جو تک اور تو
نے مجھے تجس کے سپرد کر دی تو حقیق تو نے مجھے ہوائی کے بالکل فریب کر دیا اور میرے کچھوں دور کر دیا اور مجھے تو میری رحمت ہی پر
بھروسے ہیں تو میرے ساتھ اپنی رحمت کا وعدہ کر لے اور اس کو قیامت تک حق پر فرما دیجئے گا۔ یہ شک تو اپنے وعدہ کے
خلافی تجس کرتا۔ لا لحدکم

حضرت طاہر بن زیدؑ اپنے خدائے متعلق مظلالت کی باتوں نے ان گلزار کو اپنے تجس میں لینے کا نظم دیا تھا۔

۳۷۳۔ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد فرمائی ہے جس شخص کی خواہش ہو کہ یہ آزاد میں اس کے دل میں آئے ہاں
تو وہ نماز سے فارغ ہو کر یہ کلمات پڑھ لیا کرے۔

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین و الحمد للہ رب العالمین
پاک ہے پروردگار عزت والا ان چیزوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں اور سلام ہمارے رسولوں پر اور تم تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام
جہانوں کا پروردگار ہے۔ مصطفیٰ عبد اللہ والی
۳۷۴۔ ہر روز ایت لکھ رہی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعا

۳۷۳۔ ما میں خرم سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ ہم اللہ و جہ ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے تھے:

اللہم تم نزل رک لہدیت، فلک الحمد، وعظم حسمک لغفوت، فلک الحمد و بسطت یدک،
فما عطیت فلک الحمد، ربنا وجہک اکرم الوجود، وجاہک خیر الجاد، وعطیتک انفع العطايا
وأعناھا، تطاع ربنا فنشکرو، وتعتصی ربنا فنقتصر، لیس البیت، نجیب المصطر ۱۵۱ دھاک و تعفی الغیب،
ونقیل البیوتہ، وتکشف الصبر، ولا یجوز آذک احد ولا یحصى معنا، ک قول غالب

اے اللہ! تیرا نور کامل ہے، جس کے ساتھ تو نے میری راہ دکھائی۔ جس تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں، میری پروردگاری نصیب ہے جس
کے ساتھ تو نے مغفرت فرمائی، ایسی تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں تو نے اپنا دست کر رہا تیرا اور خوب عطا کیا، جس تمام تعریفیں
تیرے لیے ہیں، اے اللہ! سے رب تیری ذات سب سے بڑی اور کرم ذات ہے، تیرا ہی سب سے بلند، تیرے ہی عطا سب
سہاگوں۔ میرا، انفس منہ ہے اور خوشنوا ہے۔ اے رب تیری عطمت کی جالی ہے تو اللہ کرتا ہے، تیری ہمارے کی اپنی ہے تو
تو جس کی چاہے مغفرت کرتا ہے، منظر (پر بیان ہے) اے رب تجھے چاہتے تو تو اس کی بجا کرتے ہو رقت کماہوں کو بخش
دیتا ہے تو تو قبول فرماتا ہے، اور ہر صبر کی مشکل کو ہی دور کرتا ہے اور تیری نعمتوں کو ان کی بددلیوں سے نکالتا اور کسی کی نقصان دہ
نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتی۔ جعفر علی الدکو، مولی القاسم اسماعیل بن محمد بن الحسن فی ہدایہ

۳۷۴۔ محمد بن یحییٰ رحمہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کعبہؑ کا باطن فرمادے تھے انہوں نے یہ نفس کعبہؑ
پر دھماکے دئے جس سے دعا آ رہا ہے:

باسم لا یغفلہ صم عن سمع، و یاسم لا یغفلہ البصائر، یاسم لا ینہزم بالبحاح الملحین ادنی سرد

اس روایت کی سند حسن (محدود) ہے۔

۳۹۶۸ صلواتن فرمے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز کے بعد یہ پڑھنے اکتھا

اللھم انت السلام ومنک السلام وبتک السلام فبارکک وتعالک ما ذالجلال والاکرام۔

صلوات اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر میں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی ان کو بھی (نماز کے بعد) یہی کہتے ملا۔ میں نے ان سے عرض کیا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بھی یہی کہات پڑھتے تھے مگر آپ پڑھتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھی اپنی نماز کے آخر میں (سلام کے بعد) یہ کہات پڑھتے تھے مگر آپ پڑھتے ہیں ابو نعیمہ

۳۹۶۹ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے متعلق القول ہے کہ آپ نماز کا سلام پھیرنے سے بعد صرف اس قدر بیٹھتے تھے کہ یہ دعا پڑھتے

اللھم انت السلام ومنک السلام والیک السلام لبارکک یا ذالجلال والاکرام۔

مصنف ابن ابی حبیب المسانی برقم ۱۴۴۸

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی دعا

۳۹۷۰ (معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے معقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ تھام کر فرمایا اس دعا میں تم سے بہت کثرت ہو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی آپ سے بہت کثرت کرتا ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم نماز کے بعد یہ پڑھنا دیجئے گا:

رب اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک۔

اب ہر روز گرامر کی مدد فرمائیے ذکر پر اپنے شکر پر اور اپنی اچھی عبادت پر۔ ابن طلحہ مسانی ۱۴۴۰، ۱۴۴۱

۳۹۷۱ جس نے ہر (فرض) نماز کے بعد تین مرتبہ یہ مستفاد پڑھا:

استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو المحی القیوم وتوب الیہ۔

اللہ پاک اس کے برکت و احاف فرمادیں گے خواہ وہ کب تک یہی پڑھے۔ ترجمان ہو۔ مصنف عبدالوہاب

۳۹۷۲ (معاذ بن ابی سفیان) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز کے بعد اٹھتے ہوئے یہ پڑھتے ہوئے سنا

اللھم لا مانع لعا عطیت ولا معطى لعا منعت ولا یبغى ذالجد منک الجحد۔

اے اللہ جس کو عطا کرے اسے کوئی نہیں سنا اور جس کو تو روک دے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا اور کسی مرتبہ دالے کی کوئی

پیشکش اس کو خدا سے کوئی نفع نہیں دے سکتی۔ مسانی۔ مسند و رقم المصنف ۵۱۴

۳۹۷۳ (ابو بکر رضی اللہ عنہ) ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کریم ﷺ کو نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے سنے۔

اللھم اسی اعوذ بک من الکفر والفسق وعباد القبر۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر سے، فسق و فساد سے اور مذہب قیامت سے۔ مصنف ابن ابی حبیب

۳۹۷۴ (ابو اللہ دار رضی اللہ عنہ) حضرت ابو اللہ دار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اے اللہ! تو سارا اجر لے لکھے۔ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں، سچا کرتے ہیں جیسے ہم کرتے ہیں، یمن و مہذب کرتے ہیں اور ہمارے پاس کوئی چیز نہیں جو صدقہ کریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جسے تم اس پر عمل کروؤ اپنے آپ سے آگے نکلے اور:

ہاویں کہ تم سے پہلے والے تم کو نہ پاسکیں۔ سوائے اس شخص کے جو تم جیسا فعل کر سکے۔ چنانچہ ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہو، تینتیس بار الحمد للہ کہو اور پچاس بار اللہ اکبر کہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ
۳۳۴۶ اور ۳۳۴۷ پر یہ روایت گزر چکی ہے۔

۳۹۷۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ماں و باپ والے دنیا و آخرت کا قطع کر گئے۔ وہ دنیا کی طرح روز سے دیکھتے ہیں، بیماری کی طرح نماز پڑھتے ہیں، بیماری کی طرح جہاد کرتے ہیں لیکن وہ وعدہ کرتے ہیں اور ہم وعدہ نہیں کر سکتے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جسے تم دو کرو تو اپنے آگے والوں کو بھی جاؤ اور پیچھے والے تم کو نہ پہنچ سکیں۔ سوائے اس شخص کے جو یہی فعل کرے۔ تم ہر (فرض) نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ کہو اور پچاس بار اللہ اکبر کہو۔

مصنف عبد الرزاق

۳۳۷۱ پر روایت گزر چکی۔

۳۹۷۶۔ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) (حضور ﷺ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا) اے ابوہریرہ! میں تجھے ایسے حکمت نہ سکھاؤں جسے تو ان کو کہے تو اپنے آگے والوں کو پاسے اور پیچھے والے تجھے نہ پاسکیں سوائے اس شخص کے جو حج سے فعل جیسا فعل کرے۔ تو ہر فرض کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر کہو تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ اور آخر میں ایک مرتبہ۔

لا اله الا الله، وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير۔

صحیح ابن حبان۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

نماز کے بعد کی ایک دعا

۳۹۷۷۔ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) (عمر بن العقیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز کے بعد یہ دعا کرتے دیکھی۔

اللھم انی اسألك بحقی المسائل علیک، فان للمسائل علیک حقاً، ایضا عبد اؤامع من أهل البر والبحر
تقلبت دعوتهم، واعتصمت دعاءهم ان لشركنا فی صالح ما يدعونک، وان لشركنا فی صالح ما
ندعونک، وان تعالینا واباھم، وان تقلل منا ومعهم، وان تعادوا عنا ومعهم، فاننا ائنا لبرکات، وادعنا
البر رسول، فانک مع الساعدين۔

اسے اللہ میں تجھ سے اس حق کے پہلے جو تجھ پر مسلمانوں کا ہے کہ تو تمام باتوں کی فتحی یا ہمتی میں ہیں تو ان کی دعا قبول کرتا ہے اور ان کی
پکار کا جواب دیتا ہے، میں سوال کرتا ہوں کہ میں ان سب کی ایک دعاؤں میں شامل فرما اور ان کو ہماری آمین و دعاؤں میں شریک
فرما اور میں اور ان کو اپنی مائیت میں، نکالو اور ان کی دعاؤں کو قبول کر۔ تم سے اور ان سے روگردار کر، یہ شک ہم ایمان
اسے اس پر جو تھے ہارل فرمایا اور یہ دعا مولیٰ کی اتباع کرتے ہیں سو ہم کوشش میں لگے۔

یہ مشہور دعا فرماتے تھے کہ نبی یہ دعا نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو تیری دعاؤں اور فتحی دعاؤں سب کی ایک دعاؤں میں شریک

فرماتا ہے۔ رواہ الترمذی

۳۹۷۸۔ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص فرض نماز کے بعد سورہ لا الہ الا اللہ سورہ سبحان اللہ

سورہ الحمد اللہ اور سورہ اللہ اکبر کہے تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ وہ مسافر کی جماعت کے برابر ہوں۔ مصنف عبد الرزاق

۴۹۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ یا حضرت ابو زر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! دو لوگ تو نکل گئے وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں حریص ہیں پر یہ شرف کہ اپنے زائد اموال کو صدقہ کرتے ہیں لیکن ہمارے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے ان کو فرمایا میں تم کو ایسے کلمات بتاتا ہوں جب تم ان کو کہو گے تو اسے نکل جانے والوں کو یا لوگ اور پیچھے والے تم کو نہ پا سکیں گے سوائے اس شخص کے جو تم جیسا عمل کرے اس صحابی نے عرض کیا ضرور بتائیے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم ہر (فرض) نماز کے بعد تین بار اللہ اکبر کہو تین بار الحمد للہ کہو اور تین تین بار سبحان اللہ کہو اور ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھ کر اس کو عمل کرو۔

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وله الشكر - وهو على كل شيء قدير -

ابن عساکر، نسائی، رقم ۱۴۵۴

۳۹۸۰۔ (گناہ صحابی کی مسند) گزارا ان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے ایک انصاری صحابی نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز کے بعد یہ سورت پڑھتے سنا ہے:

اللهم اغفر وتب على الكائت التواب الغفور.

اسے اللہ! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرمائیے شک تو توبہ قبول کرنے والا (اور) مغفرت فرمانے والا ہے۔ مصطفیٰ ابن ابی شیبہ روایت صحیح ہے۔

۴۹۸۱ (عائشہ رضی اللہ عنہا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ جب نماز کا سلام پھیرتے تھے تو یہ دعا فرماتے تھے:

اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والإكرام - مسند الزبير

۳۹۸۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ دعا پڑھا کرتے تھے:

اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت وتعاليت يا ذا الجلال والاكرام. ووالله اعلم

۳۹۸۳۔ (مرسل عطاء رحمۃ اللہ علیہ) (ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے پاس کوئی صحابی حاضر ہوئے اور عرض کیا یا نبی اللہ! آپ کے پہلے صحابی اعمال میں ہم سے بہت لے گئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں تم کو ایسی شے نہ بتاؤں جو تم فرض نماز کے بعد کرو اور اس کے بعد یورساقین کو پاؤ اور اہل حقین تم کو نہ پا سکیں۔ لوگوں نے کہا ضرور یا رسول اللہ! سو آپ نے ان کو نکم دیا کہ چونتیس بار اللہ اکبر پڑھیں یا اللہ اللہ اور تینتیس بار سبحان اللہ پڑھا کریں۔

راوی فرماتے ہیں: ہمیں ایک آدمی نے خبر دی کہ پھر آپ ﷺ کے پاس کچھ مسکین لوگ آئے انہوں نے کہا: ہم پر اجر میں پہلے لوگ غالب آ گئے ہیں، ہمیں کوئی ایسے اعمال بتائیے کہ ہم ان پر غالب آ سکیں۔ آپ ﷺ نے ان کو بھی مذکورہ عمل بتایا۔ جب یہ بات مالدار لوگوں کو پہنچی تو انہوں نے بھی اس پر عمل شروع کر دیا۔ مسکینوں نے یہ باجرا دیکھ کر پھر حضور ﷺ کی خدمت میں درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو فضائل ہیں (بڑھتی حاصل کر لے)۔

۴۸۴۔ (مرسل قتادہ رحمۃ اللہ علیہ) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کچھ فقہاء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! مال والے اگر لے گئے وہ صدقہ کرتے ہیں ہم صدقہ خیرات نہیں کر سکتے۔ وہ خرچ کرتے ہیں اور ہم خرچ کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا تاکہ اگر مال والوں کے تمام اسوال ایک دوسرے کے اوپر رکھ دیئے جائیں کیا وہ اسوال آسمان تک پہنچ جائیں گے؟ فقرائے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا تو کیا میں تم کو ایسی شئی نہ بتاؤں جس کی جزیر میں میں ہو اور اس کی شاخ آسمان میں تم ہر فرض نماز کے بعد یہ نکلتا دس دس بار پڑھا کرو۔ لا الہ الا اللہ، واللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ۔ یہ شک ان کی جزیر میں اور شاخیں آسمان میں ہیں۔

عبدالرزاق، ابن زنجويه¹

۳۹۵۔ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں ابو الاسود نے ابن لہیعہ سے نقل کیا انہوں نے محمد بن مہاجر مصری سے اور انہوں نے ابن

پاک ہے وہ ذات جس نے عزت و کرامت کا لباس پہنا اور اسی کے ساتھ معاملہ کیا۔ پاک ہے وہ ذات جو بزرگی و کرامت کے ساتھ مہربان ہوا۔ پاک ہے وہ ذات کہ چکی بیان کرنا ہی کے لیے تریا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کو اپنے علم کے احاطہ میں کر لیا پاک ہے بزرگی اور قدرت کی مالک ذات۔ پاک ہے احسان اور نعمتوں کی بارش کرنے والی ذات اور پاک ہے طاقت اور کرامت والی ذات۔ یہ دعا پڑھ کر آپ ﷺ نے حیدہ کیا اور یوں آپ فجر کی سنتوں سے پہلے وتروں سے فارغ ہوئے پھر فجر کی دو سنتیں ادا کیں اس کے بعد باہر نکل کر لوگوں کو فجر کے فرض پڑھا۔ (رواہ مستدرک الحاکم ۳۶۰۸ پر روایت گزر چکی ہے۔)

نماز فجر کے بعد ٹھہرنا

۳۹۸۹۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی طرف ایک لشکر بھیجا۔ جس کو بہت سالانہ قیمت ہاتھ آیا اور پھر انہوں نے لوٹے میں سرعت کا مظاہرہ کیا۔ ایک شخص جو لشکر میں جانے سے رو گیا تھا بولا: ہم نے ایسا کوئی لشکر نہیں دیکھا جو اس قدر جلد واپس آیا اور بے انتہا مال قیمت بھی ساتھ لایا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسی قوم نہ بتاؤں جو اس سے زیادہ مال لے کر اس سے زیادہ جلد واپس آنے والی ہے؟ یہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں پھر اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے۔ پس یہ لوگ زیادہ جلد لوٹ کر آتے ہیں اور افضل قیمت ساتھ لاتے ہیں۔ روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں: فرمایا وہ لوگ صبح کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے پھر دو رکعت نماز (نفل) ادا کرتے ہیں پھر اپنے گھروں کو لوٹ آتے ہیں یہ لوگ ان سے جلد واپس آنے والے اور ان سے زیادہ مال قیمت لانے والے ہیں۔ ابن ماجہ، ترمذی

کلام: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غریب (ضعیف) ہے اور ہم کو صرف اسی طریق سے ملی ہے اور اس میں ایک راوی حماد بن ابی مرید ضعیف ہے۔ حلقۃ الاحوذی ۱۰۷ بحوالہ کنز العمال ج ۲ ص ۱۵۴

رنج و غم اور خوف کے وقت کی دعا

۳۹۹۱۔ (عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر رہا جو مسجد میں شریف فرماتے۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ انہوں نے مجھ سے آنکھیں بند کر لیں اور میرے سلام کا جواب بھی نہ دیا۔ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا یا امیر المؤمنین! میں ابھی عثمان بن عفان کے پاس سے گزرا تھا میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے کوئی جواب نہ دیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاصد بھیج کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور ان سے پوچھا کہ تم نے اپنے بھائی کو سلام کا جواب کیوں نہیں دیا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں! میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے ہاں ایسا ہی ہوا ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یاد آگیا اور انہوں نے فرمایا ہاں! میں اللہ سے توبہ استغفار کرتا ہوں۔ جب آپ میرے پاس سے گزرے تو میں ایک ٹکڑے کو یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا اللہ کی قسم میں جب بھی اس کو یاد کرنے کی کوشش کرتا ہوں تو کوئی پردہ میری آنکھیں اور قہر پر پڑ جاتا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو بتاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ہم کو پہلی دعا کا ذکر کیا۔ لیکن پھر ایک اعرابی نے آکر آپ ﷺ کو باتوں میں مشغول کر لیا۔ پھر حضور ﷺ کھڑے ہو کر چل دیے۔ میں بھی آپ کے نقش قدم پر ہو لیا۔ لیکن مجھے ڈر لگا کہ کہیں آپ مجھے ملنے سے پہلے گھر میں داخل نہ ہو جائیں۔ چنانچہ میں نے تیز تیز قدم اٹھائے۔ (قدموں کی آہٹ پر) نبی ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور

پوچھا: کون؟ اسحاق! میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے پوچھا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: واللہ! آپ نے ہم سے پہلی دعا کا ذکر کیا تھا پھر وہ امر اپنی آگیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، دو ذی انون (گچھلی والے) کی دعا ہے:

لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔

اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔

کسی مسلمان نے ان کلمات کے ساتھ کسی چیز کی دعا نہیں کی مگر وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی فی الدعاء ج ۱ ص ۱۸۷۔

۳۹۹۲۔ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات سکھائے اور فرمایا: اگر مجھ پر کوئی مصیبت یا سختی نازل ہو جائے تو میں یہ کلمات پڑھ کر پاؤں:

لا الہ الا اللہ الحلیم الکرم سبحان اللہ، وتبارک اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بڑا کرم والا ہے، اللہ کی ذات پاک ہے۔ اللہ کی ذات باریک ہے جو عرش عظیم کا پروردگار ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پانہار ہے۔

مسند احمد، ابن منیع، نسائی، ابن ابی الدیاء فی الفرج، ابن جریر وصحیحہ، ابن حبان، یوسف القاضی فی سننہ، العسکری فی المواعظ، ابونعیم فی المعرفة، الخراطمی فی مکارم الاخلاق، شعب الایمان للسیفی، السنن لسعد بن منصور ۳۳۳۹ پر روایت گذر چکی ہے۔

تکلیف اور سختی کے وقت پڑھنے کے کلمات

۳۹۹۳۔ عبداللہ بن شداد بن البہار رحمۃ اللہ علیہ سے عبداللہ بن جعفر کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر اپنی بیویوں کو یہ کلمات سکھاتے اور ان کو پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے یہ کلمات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حاصل کیے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی تکلیف یا سختی لاحق ہوتی تو آپ ان کلمات کا در فرمایا کرتے تھے:

لا الہ الا اللہ الحلیم الکرم سبحانہ، تبارک اللہ رب العالمین، ورب العرش العظیم، والحمد للہ

رب العالمین۔ نسائی، ابونعیم

۳۳۳۳، ۳۹۰۷ پر روایت گذر چکی ہے۔

۳۹۹۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ جب تم ان کو پڑھو تو تمہاری مغفرت کر دی جائے۔

دوسرے روایت کے الفاظ ہیں: تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے خواہ وہ سنہرے کی جھاگ کے برابر ہوں یا بیویوں کی تعداد کے برابر ہوں پھر بھی وہ سب گناہ بخش دیے جائیں گے۔

لا الہ الا اللہ العلی الحلیم الکرم، لا الہ الا اللہ العلی العظیم، سبحان اللہ رب السموات السبع ورب

العرش الکرم والحمد للہ رب العالمین۔ مسند احمد، العدنی، الترمذی، نسائی، صحیح ابن حبان، ابن ابی

الدیاء فی الدعاء، ابن ابی عاصم فی السنۃ، ابن جریر وصحیحہ، مستدرک الحاکم، السنن لسعد بن منصور

حضرت خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب شغیبات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ یہ کلمات فراموشی اور کشادگی کے ہیں۔

۳۹۹۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام کو بخت نصر بادشاہ کے دربار میں پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے ان کو قید کیے

یا کہ بعض بناویر یا قدوس یا أولی الاولین، یا آخر الآخرین، یا حی یا اللہ یا رحمن یا رحیم یہ ۵۵۵ تلاثاً،
اغفر لی الذنوب التي تحل النقم و اغفر لی الذنوب التي تعبر النعم، و اغفر لی الذنوب التي تورث الندم
و اغفر لی الذنوب التي تحبس القسم، و اغفر لی الذنوب التي تنزل البلاء و اغفر لی الذنوب التي
تهتك العصم، و اغفر لی الذنوب التي تعجل الفناء و اغفر لی الذنوب التي تزيد الاعداء، و اغفر لی
الذنوب التي تقطع الرجاء و اغفر لی الذنوب التي ترد الدعاء، و اغفر لی الذنوب التي تمسك غیث
السماء و اغفر لی الذنوب التي تظلم الهواء، و اغفر لی الذنوب التي تكشف الغطاء.

اسے کلینے بعض انوار الہیہ قدوس الاولین کے اول الہ آخرین کے آخر الہ زبور الہ الرحمن الرحیم (یہ)
کلمات تین مرتبہ پڑھتے پھر دعا کرتے) میرے گناہوں کو بخش دے جو تیرے عذاب کا سبب بنتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش
دے جو نعمتوں کو عادت کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو ندامت اور پشیمانی کا سبب بنتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش
دے جو روزی کی تفسیر روکتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو مصیبت اور بلاء نازل کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو
خفاقت کا پردہ چاک کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو ویرانی اور بربادی کو جلا لاتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو
دشمنوں کا اضافہ کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو امیدوں کو منقطع کرتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو دعا رو
ہو جانے کا ذریعہ بنتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو رحمت پاراں روکتے ہیں، میرے گناہوں کو بخش دے جو فضا کو آلودہ
و تاریک کرتے ہیں اور میرے گناہوں کو بخش دے جو پردے کو پھاڑتے ہیں۔ ابن ابی الدنایہ الطریح، ابن النجاشی

۵۰۰۰۔۔۔ دینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں شیخ حافظ ابو جعفر محمد بن حسن بن محمد نے بیان کیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو از زما یا اور اسی طرح
پایا ہمیں سلمہ محمد بن الحسن نے خبر دی اور فرمایا: میں نے اس کو از زما یا اور یونہی پایا ہمیں عبد اللہ بن موسیٰ سلمیٰ بغدادی نے خبر دی اور فرمایا کہ
میں نے اس کو از زما یا اور یونہی پایا ہمیں فضل بن عیاش کو فی نے خبر دی اور فرمایا: میں نے اس کو از زما یا اور یونہی پایا ہمیں عمر بن حفص نے خبر دی
اور فرمایا میں نے اس کو از زما یا اور یونہی پایا، مجھے میرے والد حفص نے خبر دی اور فرمایا میں نے اس کو از زما یا اور یونہی پایا ہمیں محمد بن محمد نے
خبر دی اور فرمایا کہ میں نے اس کو از زما یا اور یونہی پایا مجھے میرے والد حسین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو از زما یا اور یونہی
پایا ہمیں علی بن ابی طالب نے بیان کیا اور فرمایا میں نے اس کو از زما یا اور یونہی پایا مجھے نبی کریم ﷺ نے رنجیدہ خاطر دیکھا تو فرمایا اسے ابن ابی
طالب! میں تجھے رنجیدہ دیکھتا ہوں اپنے کسی گھر والے کو کہہ کہ وہ تیرے کان میں اذان کہہ دے، یہ قسم کی دوا ہے۔ ابو داؤد الدیلمی

۵۰۰۱۔۔۔ حافظ شمس الدین بن جزری (اپنی کتاب) اسی مطالب میں مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ذیل میں بیان فرماتے
ہیں: ہمیں ہمارے شیخ امام محمد بن جمال الدین محمد بن یوسف بن محمد بن مسعود سرمدی نے ہمارے دروہ خبر دی کہ ہمارے شیخ امام ابو الفیاض محمود بن
محمد بن محمود مرقی نے ہم کو خبر دی کہ ہم کو ہمارے شیخ ابو ہامد عبد الصمد بن ابی انکحش نے خبر دی کہ ہم کو ابو ہامد یوسف بن عبد الرحمن بن علی نے خبر دی وہ
فرماتے ہیں کہ میرے والد (عبد الرحمن بن علی) نے خبر دی کہ ہم کو محمد بن ناصر حافظ نے خبر دی کہ ہم کو ابو محمد بن احمد بن علی بن خلف نے خبر دی
کہ ہم کو عبد الرحمن سلمیٰ نے خبر دی کہ ہم کو عبد اللہ بن موسیٰ سلمیٰ نے خبر دی کہ ہم کو فضل بن عیاش کو فی نے خبر دی کہ ہم کو حسین بن ہارون سلمیٰ نے
خبر دی کہ ہم کو عمر بن حفص بن غریث نے اپنے والد کے توسط سے جعفر بن محمد سے روایت کی اور جعفر نے اپنے والد محمد سے روایت کی۔ انہوں نے
علی بن الحسن سے، اور علی نے اپنے والد حسین رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے رنجیدہ خاطر دیکھ کر دریافت فرمایا اسے ابن ابی طالب! میں تجھے رنجیدہ
دیکھ رہا ہوں (میں نے عرض کیا: یا ابن ابی ہات ایسا ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے کسی گھر کے فرد کو حکم دے کہ وہ تیرے کان میں اذان کہہ دے،
کیونکہ یہ (رنج و غم) کی دوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: چنانچہ میں نے اس پر عمل کیا اور مجھ سے رنج و غم کی ساری کیفیت چھٹ
گئی۔ حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس کو از زما یا اور اسی طرح پایا۔ (واقعی یہ رنج و غم کی دوا ہے) حفص بن غریث فرماتے ہیں: میں نے

باسمہ: قصہ مرحمتِ سنگِ اسفند - مسد لہو ۶ - ۲۰

۵۰۱ (اللہ دار یعنی اللہ عز و جل) حضرت امام العزاد رضی اللہ عنہ عذارش فرماتے ہیں: جب بھی کوئی بھڑی سات مرتبہ پڑھتا ہے تو اس کے کام آتے ہیں اللہ کا نئی سوچا ہے، خواہ وہ کبھی سے عجایب پڑھو؟

حسبی اللہ لا اھو علیہ تو کنت وھو ر - لعرض العظیم

مجھے مدد ملے ہے ہاں کے سوا کئی چیز نہیں، میں نے اکی پڑھو نہ کیا، درویش عظیم کا پورا ذکر ہے، وہ مسطرک لھا کہ
قائما - یعنی اس کو اس دعا کی وسعت پر یقین کامل ہو جائے جس کو درہم اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھے اللہ پاک ضرور اس کی مدد فرمائے گے

۵۰۲ امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے کچھ کلمات سکھائے ہیں جو میں مصیبت کے وقت پڑھتی ہوں

اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شینا، مصف اس میں شہ، ابن جریر ۲۸۴۸

۵۰۳ امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سر اللہ ﷻ جب کوئی خیر دیات پیش آئے یا کوئی تکلیف آئی، بولی آریہ دعا پڑھتے
اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شینا، جو وہ ابن جریر

ظالم بادشاہ سے خوف کے وقت پڑھے

۵۰۴ (علی بن ابی طالب) عاصم بن صامت سے مروی ہے کہ میں فضل بن ربیع وابینہ اللہ عنہ کی طرف سے یہ شعر نقل کرتے ہوئے تھا کہ: یہ نیکو دستور، یہ بد تواریس کے پاس بدناموں نے آ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے یہ شعر سنایا تو ان کی () سے بچنے لگا۔ پھر حضرت ہذا شکیب بھٹا آپ کی عیب جوئی کرتے اور آپ کو سلام تک کہتا کہ: تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شعر سنا ہے یا اس کا اثر تم میں اس کو ملے گا تو وہ نہ جانتے کہ یہ شعر ان کے لئے ہے۔ ربیع کہتے ہیں میں نے ان کو بڑا یاد دہا کر شریف لائے اور غیظ منور سے بات چیت کی یہاں تک کہ غیظ منور کا شعرا بدنام ہو گئی۔ جب غیظ نکل کر جانے لگے تو میں نے ان سے یہ شعر

اے ابو عبد اللہ! آپ نے کوئی دعا پڑھی تھی یا نہ تھی؟ وہ جانتے ہیں۔ فرمایا: ہاں۔ میرے والا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنیں رسول اللہ ﷺ اور ابن ابی عمیر رضی اللہ عنہ سے کہ ان سے میں کوئی بات نہ سیکھ سکا خوف اللہ یاد پڑا۔

الحلیہ احمد بنی معینک الہی لانام، واکملنی بکلمک الذی لا یرام و اھول لی بقدر لک علی - ۷۰۹

ہلکت وانت و حلی، لک من بعد قد اعمت ما علی قل لک عبدھا شکری و کم من بعد قد

تنبلینی بھا قل لک عبدھا صبری، ہاں قل عبدت شکری فہم بحر منی - ۷۰۹ من قل عبد بلیہ

صبری فہم بخلنی - ۷۱۰ ہاں وانی عینی الحطابا فہم بفضحتی و یا ذہ العباد الہی لا تحصی و یا ذہ

الادبی الہی لا تحصی، استقل مع مکروہ و ناہ، و اھودک من ضرر یا اوجع الموحین

اے اللہ امیر کی طاقت فرما، اپنی بات کو سناؤ جو سنی نہیں، مجھے اپنی بات میں رکھو جو مجھے چھٹی اور اللہ میں ہوتی، کچھ پرانی

قدت کے بارے میں یہی مطلب، اور میں کو طاقت میں نہ پاؤں گا تو میرا اے، چیرتی تھی میں جو سے کچھ پڑھا

اور میں نہیں میں نے ان کو مشرت کوزہ یا عقلی مصیبتوں کے ساتھ تو نے میری آزمائش کی کہ میں نے یہ وہم نہ کر رہا۔ اسے

ت سے کہ میں نے بہت کوشش کر لی تھی، پھر بھی نہ لے سکے کہ وہ نہیں کیا اب، روزِ احد میں نہ لے سکے کہ وہ نہیں

بہت غصہ کیا لیکن ان سے لے سکے کہ وہ نہ کیا اب، روزِ احد میں نہ لے سکے کہ وہ نہیں، لیکن اگر لے سکے کہ وہ نہ لے سکے

واقعات جس کی جنوں کا شمار نہیں کیا اب، اس دنوں والے جو بھی قسم نہیں دیتے بلکہ کھوت ان تکلیف سے نہات، تمناؤں

جس میں میں مبتلا ہوں اور میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں یا ارحم الراحمین۔ (رواہ ابن النجار ۵۰۱۵)۔ (مرسل ابی ہریرہ بن علی بن الحسین) ابو ہریرہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: فراشی و کشادگی کے کلمات یہ ہیں:

لا الہ الا اللہ العلی العظیم، سبحان اللہ رب العرش الکرم، الحمد للہ رب العالمین اللہم اغفر لی وارحمی ونجار و عنی فانک غفور رحیم۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عالمی (و عظیم) ہے، پاک ہے وہ اللہ عرش کریم کا پروردگار، تمام تعزیمیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔ اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھ سے درگزر فرما اور مجھے معاف فرما بے شک تو معاف کرنے والا مہربان ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۵۰۱۶۔ (درمک بن عمرو بن ابی اسحاق بن البراء)۔ حضرت برادر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور اپنی وحشت (اور تجلی) کا شکوہ کیا۔ حضور ﷺ نے اس کو یہ وعظینہ یاد دہڑھنے کی تلقین فرمائی:

سبحان الملک القدوس رب الملائکۃ والروح، جللت السموات والارض بالعرۃ والجبروت۔

پاک ہے بادشاہ برکت والا جو ملائکہ اور روح الامین (جبرئیل علیہ السلام) کا رب ہے۔ (اے اللہ بے شک تو) نے آسمانوں اور زمین کو اپنی عزت و طاقت کے ساتھ عظمت بخشی۔

اس آدمی نے یہ کلمات کہے تو اس کی وحشت دور ہو گئی۔

ابن السنی، الاوسط للطبری، الخرائط فی مکارم الاخلاق، ابن شہاب، ابی نعیم، ابن عساکر

کلام:..... پختی میں ہے درمک بن عمرو کی ابو اسحاق سے ایک ہی روایت ہے اور وہ اس میں متحرر ہے۔ میزان میں ہے کہ درمک بن عمرو ابو اسحاق سے متحرر کو نقل و روایت کرتا ہے۔ ابو جہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (درمک) مجہول ہے۔ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کی حدیث کا کوئی تابع (مثلاً) نہیں ملتی۔ امام طبرانی فرماتے ہیں: درمک اسی روایت کے ساتھ معروف ہے۔ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت حسن فریب ہے۔ میزان الاعتدال ۲/۱۲ بحوالہ کتبخ ۲ ص ۱۶۳

شیطان سے حفاظت کی دعا

۵۰۱۷۔ (زہیر بن عوام رضی اللہ عنہ) بشام بن عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز غلافہ پر بیٹھنے سے قبل میرے والد حضرت عروہ بن زہیر کے پاس آئے اور بتایا کہ میں نے گزشتہ رات عجیب قصہ دیکھا۔ میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھ لیتا ہوا تھا۔ میں نے راستے میں بیٹھنے پھرنے کی آوازیں سنی۔ نیچے جھانک کر دیکھا تو سمجھا کہ شاید چوکیداروں کی جماعت ہے۔ لیکن اچھی طرح دیکھا تو وہ شیاطین (جن) تھے جو دستے کے دستے گھوم رہے تھے۔

حتیٰ کہ وہ سب میرے مکان پر چھوڑنے میں دیران جگہ پر اکٹھے ہو گئے۔ پھر (بڑا) اٹھس آیا۔ جب سب جمع ہو گئے تو انہیں نے بلند آواز کے ساتھ پکارا اور سب شیاطین ایک دوسرے سے آگے بڑھ گئے۔ انہیں نے کہا عروہ بن زہیر کی ذمہ داری کون لیتا ہے؟ ایک جماعت بولی: ہم۔ پھر وہ گئے اور واپس آئے اور بولے: ہم اس پر کچھ بھی قادر نہیں ہو سکے۔ انہیں نے پہلے سے زیادہ زوردار چنگھاڑ ماری۔ اور بولا کون عروہ بن زہیر کو سنبھالے گا؟ دوسری جماعت بولی: ہم پھر وہ گئے اور کافی دیر کے بعد واپس آئے اور بولے کہ ہم بھی اس پر قادر نہیں ہو سکے۔ اس بار انہیں اس قدر شدت سے چنگھاڑ میں سمجھا کہ زمین کی چھاتی شق ہو گئی ہے۔ اور سب شیاطین آگے بڑھے۔ انہیں پھر بولا: کون عروہ بن زہیر کو برکائے گا؟ اس بار سب شیاطین مل کر بولے: ہم (سب جاتے ہیں) چنانچہ سب شیاطین چلے گئے اور کافی دیر تک واپس نہیں لوٹے پھر واپس آئے اور پتھریا ڈال کر بولے: ہم سب بھی اس پر قادر نہیں ہو سکے۔ آخر انہیں بڑے غصے میں چٹا گیا اور دوسرے شیاطین بھی اس کے پیچھے پیچھے

$$-\frac{c'}{b}$$

حضرت محمد اونیؐ۔ میرے فرمایا مجھے سہرے والہ حضرت زید بن عوام رضی اللہ عنہ نے فرمایا
میرے انصور اور ہم کھجور کھاتے ہو گئے تھے کہ جو کھجوریں ادا کھوئے تھے شرم و رات میں یہ شعروں میں تو اللہ پاک انہی میں سے
اس کے حکم سے دعا کرتے فرماتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ذٰی الشَّانِ عَظِیْمِ الْمُرْهٰنِ۔ شَہِیْدِ الْمُسْلِمِیْنَ مَا لَمْ یَكُنْ اَعْرَضَ عَنْهُ مِنَ الْخَطَا
اللّٰهِ کے نام سے جو تو ہمیں پال رہا ہے نہ تیرا اور نہ ہے کوئی شان کا نا مال۔ ہے، عظیم جبرین اور مستطوط و شریستہ والے جو وہ دیا چاہا ہے،
وہی ہوتا ہے جس کی شان سے اللہ ہی بنادے گا تیرا۔ بڑا سرِ حسام

۵۰۸۔ الانبیاء سے مروی ہے جس نے عید الفطر کی حیثیت سے جو بڑی عمر کے بزرگ تھے پوچھا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا فرمایا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ نے کہا کہ یہ شیخہ آپ کے قریب آئے تھے اور انہیں کیا طہر و تکفل دیا۔ ان سے انکے بھوکے بچے کے پاس آگئے تھے اور پوچھا کہ آپ پر آئے تھے۔ انہیں طہر دیا۔ آپ نے قریب آکر کھانا کھا۔ آپ کو ان کے ساتھ جو وہ آپ کے ساتھ (واقعی طور پر) ان سے قریب آکر کھائے اور پیئے بچے تھے۔ پھر جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور فرمایا کہ بچو! آپ اللہ سے پوچھا کیا کہیں اور کیا کہو!

أَصْرُ ذِكْرِكُمْ يَا اللَّهُ، الشَّامِتِ ابْنِي لَابْعَازِهِ سِرًّا فَاجِرٍ مِنْ شَرِّهِ حَلِيقٍ، وَفَرًّا وَبَرًّا، وَمِنْ شَرِّهِ مَهْلِكٍ
مِنَ الصَّغَرِ، وَمِنْ شَرِّهِ مَائِجِحٍ فِيهِ، وَمِنْ شَرِّهِ مَذْرَأُ لِي الْأَرْحَمِ، وَمِنْ شَرِّهِ هَائِجِرٌ مِمَّهَا، وَمِنْ شَرِّهِ
ثَائِلٌ وَنَهَارٌ، وَمِنْ شَرِّهِ كُلِّ هَارِفٍ، الْأَطَارِقُ يَقْرَعُ بِحَيْوٍ، يَأْخُضُ

میں اللہ کے نام کی ضمانت کی تھی، لکن اہل حق سے یہ کہہ چکا ہوں کہ اللہ ہی ہمارا سچا شہر ہے جو اہل حق کے لیے ہے اور جس کو اللہ کے
وہود و کثرت اور ہر اہل حق کے شہر ہے جو زمین میں پیدا ہوئی ہے اور ہر اہل حق کے شہر ہے جو زمین میں پیدا ہوئی ہے اور ہر اہل حق کے
نقشبہ کے شہر ہے اور ہر اہل حق کے شہر ہے جو زمین میں پیدا ہوئی ہے اور ہر اہل حق کے شہر ہے جو زمین میں پیدا ہوئی ہے اور ہر اہل حق کے

ہو آئے گا۔ یہ رہنما کہ شیطانی آک۔ بھی کئی اور ایسے ہیں ان کا ذکر۔

مفتاح ابن ابی شامہ سعد احمد الزمرا حسن بن عبدان البرزنجی قدس سرہ من عندہ ابو نعیم اسیلمی معانی اللہ الاعلی
راوی ہے

حقیقت کی دعا

۵۰۹ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہیں اور دعا کے ساتھ انہیں کرم علیہم السلام کا نذرانہ ہاؤں سے اللہ کی عطا شدہ ماحول مل رہے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، قُلْ احْسِنُوا فِيمَا وَلَا تَكْفُرُوا، اني اعود بالرحمن منك ان كنت غفياً،
أُحَدِّثُ بِسْمِ اللَّهِ وَمَصْرُوفٍ، وَلَوْ لَمْ يَكُنْ عَلَيَّ إِسْمَاعِيلُكُمْ وَيُضَرِّكُمْ وَقَوْلُكُمْ، بِأَمْرٍ مُرْاجِعٍ وَالْأَسْ
وَالْمُسَاطِينِ وَالْأَعْوَابِ وَالسَّاعِ وَالْجِدَارِ وَالْمَصْرُوفِ، عَمَّا يَخَافُ وَيَحْزَنُ، فَلَانِ نِ الْإِن مَشَرَتْ بَيْنَهُ
وَبَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْبُرْقَةِ الَّتِي اسْتَوْرَأَ بِهَا مِنْ سَطَوَاتِ الْغَرَاةِ، حَرِيصٍ عَنِ إِسْنَانِكُمْ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ
سَبْعِ ثَلَاثِكُمْ، مُحَمَّدٌ عَلَيَّ، اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمَّاكُمْ، وَاللَّهُ تَعَالَى مِنْ فَرْخِكُمْ، بِمَعَكُمْ مِنْ فَلَانِ نِ فَلَانِ لِي
نَفْسُهُ وَوَلَدُهُ وَأَهْلُهُ وَبَعْدُهُ وَبَشَرُهُ وَمَالُهُ وَمَا عَلَيْهِ وَمَا مَعَهُ وَمَا تَحْتَهُ وَمَا فَوقَهُ، ذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ

جعلناہنک وبين الذین لا یؤمنون بالآخرة حجابا مستورا، الی قولہ (و نفورا)

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اس جنم میں چپ پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔ میں دشمن کی بناؤ مانگتا ہوں تجھ سے اگر تو رٹنے والا ہے (اللہ سے) میں اللہ کے سننے، دیکھنے اور اس کی قوت کے ساتھ تمہارے سننے، دیکھنے اور تمہاری طاقت پر مدد پہنچاتا ہوں۔

اے جن، اُس، شیاطین، بدوؤں، دہندوں، (ریٹکنے والوں اور) بیوقوفوں اور غیروں کے گرد و اجن سے قلائد کو خوف اور خطرہ لاحق ہے میں اس کے اور تمہارے درمیان نبوت کا پردہ مائل کرتا ہوں، جس کے ظہیل انبیاء و فرماؤ (اور ظالم بادشاہوں) کے ظلم سے محفوظ رہے۔ جبریل تمہارے دائیں ہے، میکائیل تمہارے بائیں، احمد علی تمہارے آگے اور اللہ تمہارے پیچھے ہے جس تم کو قلائد بن قلائد کی جان، اہل و عیال، اولاد و اہل و عیال، ہال، کھال، مال، جو اس پر ہے، جو اس کے ساتھ ہے، جو اس کے پیچھے ہے اور جو اس کے اوپر ہے سب سے تم کو روکتا اور دھکتا رہتا ہوں۔

اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے درمیان مخفی پردہ کی آڑ کر دیتے ہیں ان۔

ابن عساکر، وولده القاسم فی کتاب آیات العز

۵۰۲۰۔ (اُس رضی اللہ عنہ) ابان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک بار (دعوت کی غرض سے) حجاج بن یوسف کے پاس تشریف لے گئے۔ حجاج نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنا مال دیکھا جس میں چار سو گھوڑے تھے، سو گھوڑے دو سال کے بعد تیسرے سال میں داخل تھے، سو گھوڑے دوسرے سال میں داخل تھے، سو گھوڑے پانچویں سال میں داخل تھے اور سو گھوڑے قارح و انتہ والے تھے۔

پھر حجاج نے کہا اُس اکیلا تو نے اپنے ساتھی کے پاس بھی اتنا مال دیکھا تھا۔ اس غیبت کی مراد رسول اللہ ﷺ سے تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا بالکل، اللہ کی قسم اس سے بھی اچھا مال دیکھا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا تھا گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ گھوڑا جو مالک نے اللہ کے رالوں میں جہاد کے لیے باندھا ہو۔ اس کے ہال، اس کا پیشاب، اس کا گوشت اور اس کا خون قیامت کے دن اس کے میزان کے پلڑے میں رکھا جائے گا۔ دوسرا گھوڑا جس کو کسی نے افزائش نسل کے لیے رکھا ہو اور تیسرا وہ گھوڑا جس کو کسی نے افزائش ریاہ شہرت اور دکھاوے کے لیے باندھا ہو ایسا شخص جہنم میں جائے گا۔ اسے حجاج تیسرے تمام گھوڑے ایسی تیسری قسم کے ہیں۔

حجاج غضب آوڑ ہو گیا۔ بولا اللہ کی قسم اگر تو نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت نہ کی، ہوتی اور امیر المؤمنین نے مجھے تیری رعایت کا خط نہ لکھا ہوتا تو دیکھتا میں تیرے ساتھ کیا کچھ کرتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا پر گز نہیں (اللہ کی قسم) میں تجھ سے ایسے کلمات کی بدولت پناہ میں آ گیا ہوں کہ اب مجھے کسی بادشاہ کے ظلم کا اور کسی شیطان کی سرکشی کا کا خوف ڈر و بھر نہیں۔ پھر واقعی حجاج کا فہم چھٹ گیا اور وہ بولا اے ابوہریرہ! (حجاج نے اُس کی نسبت بطور ادب استعمال کی) وہ کلمات مجھے بھی سکھادیجئے حضرت انس نے فرمایا اللہ کی قسم انہیں، میں تجھے ان کلمات کا اہل نہیں پاتا۔

حضرت ابان رحمۃ اللہ علیہ راوی حدیث فرماتے ہیں جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ابوہریرہ! میں آپ سے کوئی سوال کرنا چاہتا ہوں؟ فرمایا: بولو کیا چاہتے ہو؟ ابان رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: وہ کلمات جو آپ سے حجاج نے پوچھے تھے فرمایا ہاں، اللہ کی قسم! میں تم کو ان کا اہل سمجھتا ہوں۔ سو! میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی پھر آپ مجھ سے جدا ہونے لگے تو آپ مجھ سے راضی تھے آپ نے فرمایا تم نے میری دس سال خدمت کی ہے اور میں تم کو چھوڑ کر جا رہا ہوں اور میں تم سے راضی ہوں۔ لہذا تم (کو یہ عطیہ ہے کہ) جب بھی حج و شام کا وقت ہو کر سے یہ پڑھا کرو:

بسم اللہ، والحمد للہ، محمد رسول اللہ، لا قوۃ الا باللہ، بسم اللہ علی دینی ونفسی، بسم اللہ علی اہلی و مالی، بسم اللہ علی کل شیء اعطانیہ ربی، بسم اللہ خیر الاسماء، بسم اللہ رب الارض

والسما، بسم اللہ الہی لا یقر مع سمہ دا، بسم اللہ الفتحت وعلی اللہ توکلت، لا قوۃ الا باللہ، لا قوۃ الا باللہ، لا قوۃ الا باللہ، واللہ اکبر، واللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ العظیم الکرم لا الہ الا اللہ العلی العظیم، تبارک اللہ رب السموات سبع ورب العرش العظیم ووب الارضین، وما بینہما۔ والحمد للہ رب العالمین، عز جارك، وجل تناورك، وقامہ غیرک، جعلنی فی جوارک من شر کل شیء شر، ومن شر الشیطان الرجیم، ان ولی اللہ الذی نزل الکتاب وهو یتزلی الصالحین، فان تولوا فلیحسب اللہ لا الہ الا هو علیہ توکلت، وهو رب العرش العظیم، یونسج فی البواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی دعا

۵۰۳۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ سول اللہ بھیجے ایسے کلمات کہہ دیئے ہیں کہ ان کے فضل میں باہر کی سرکشی اور اس کی زبردستی کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اس کے ساتھ دیگر کلمات ضرور بات کے سامنے پرانے اور نئے لوگوں کے ذہن میں اپنی ہیئت پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، بسم اللہ عسی نفسی ونہی، بسم اللہ علی اعلمی وعلی، بسم اللہ علی کل شیء اعطانی ربی، بسم اللہ خیر الاسماء، بسم اللہ رب الارض والسما، بسم اللہ الہی لا یقر مع سمہ دا، بسم اللہ الفتحت وعلی اللہ توکلت، اللہ اللہ وی لا اشرك به شیء، اب لک اللہ بخیرک من خیرک الذی لا یعطیک غیرک، عر جارك، وجن تناورك، ولا الہ الا انت ابعلمنی فی عبادک، وجوارک من کل سوء، ومن الشیطان الرجیم، اللہم اسی استجیرک من جمیع کل شیء خلقت، واعلم من یک منہی، واقدم من یدی، بسم اللہ الرحمن الرحیم قل هو اللہ احد، اللہ الصمد، لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفو احد، عن امامی ومن خلفی، وعن یمنی وعن شمالی، ومن فونی ومنحی۔

اور سورۃ اعراس میں آپ ایک اللہ چھنی چھری بات کی طرف اشارے کر رہے ہیں، یعنی دائیں بائیں کے نیچے اور اوپر ہیں۔

رواد مسندک العاک

رزق کی کشادگی کی دعائیں

۵۰۳۲ سید بن غفلت سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ضرورت اور فاقہ کشی کی نوبت آئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زفر یا انگوٹھی بھیجی کہ اسے پاس جا کر آپ سے سوال کرے (تو سید علی صورت کھل گئے) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے دروازے پر آئیں اور وہ نہ ٹھکتا یا حضور کے پاس آئیں بھیجی ہوئی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو زفر یا انگوٹھی کے دروازے پر کھنڈ سے کا انداز سے اور وہ ایسے وقت تو ہمارے پاس نہیں آیا کرتی۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہمارے شریف لائیں اور اپنے ہاتھ حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ان خاکد کو کھانا پیچھ کر کھائیں اور خریدے گئیں ہمارا کھانا لیا ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تم اس ذات پاک کی جس نے مجھے حق کے ساتھ سچوئے کیا ہے، آل محمد کے ہر بھی شیر انوں سے چلو ہاں کس جگہ ہمارے پاس کچھ نہ لیا؟ آئی ہیں؟ اگر نہیں ہوتو اپنی کھریاں کا جھرملا سے لیے ختم دے دیتے ہیں اور اگر تم چاہو تو میں تم کو ہر کچھ کھاتے پیتے ہوں جو مجھے جبریل علیہ السلام نے علم دے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تمہارا

یا اول الاولین، ویا آخر الآخرین، ویا ذا القوة المتین، ویا ارحم الراحمین
چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس ہو گئیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا مجھے کچھ
(آ رہا) ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں آپ کے پاس سے دنیا لینے گئی تھی اور آخرت لے کر واپس آئی ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ بہترین ایام ہیں۔ ابو الشیخ لمی جزء من حدیثہ
کلام:..... اس روایت کے رجال میں کوئی راوی متکلم فیہ نہیں ہے اور سب راوی ثقہ مگر اس کی صورت مرسل کی ہی ہے لیکن حضرت سید بن
عبد اللہ نے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنی ہے تو روایت متصل ہے۔

۵۰۲۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنی ضرورت لے کر حاضر ہوئی۔ حضور ﷺ نے
اس کو فرمایا کیا تم کو اس سے اچھی چیز نہ بتا دوں؟ تو سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ پڑھا کر تینتیس بار لا الہ الا اللہ پڑھا کر اور پونیس
بار الحمد للہ پڑھا کر۔ پس یہ سو بار پڑھا دینا واپس بھرتے ہوئے۔ رواہ ابن جریر
کلام:..... ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۹، ضعیف الادب ۹۸۔

۵۰۲۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ کے پاس کسی شے کا سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا میں تم کو اس
سے بہتر چیز نہ بتا دوں؟ عورت بولی ضرور، آپ ﷺ نے فرمایا سوتے وقت تینتیس بار لا الہ الا اللہ پڑھا کر پونیس بار اللہ اکبر پڑھا کر اور اس کی
تمام چیزوں سے حیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ رواہ ابن جریر

۵۰۲۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنی حاجت ذکر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا
میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ تم سوتے وقت تینتیس مرتبہ لا الہ الا اللہ کہو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہو اور پونیس مرتبہ الحمد للہ کہو،
یہ سو کی تعداد ہوئی یہ دنیا واپس بھرتے ہوئے۔ ابن جریر و ابن عساکر
کلام:..... ضعیف الادب ۹۸ اور ذخیرۃ الحفاظ ۶۹ پر روایت پر ضعیف کا کلام کیا گیا ہے۔

۵۰۲۶..... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حضور ﷺ کے پاس گئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ان ملائکہ کا طعام تو لا الہ الا اللہ،
سبحان اللہ اور الحمد للہ وغیرہ ہے، ہمارا طعام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ آل محمد
کے گھروں میں تمیں عیم سے آگ لٹی جلی، پھر بھی اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے پانچ کبرویں کا حکم دیتا ہوں اور اگر تم چاہو تو میں تم کو پانچ
کلمات سکھا دیتا ہوں جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ہاں وہ مجھے پانچ کلمات ہی سکھا دیجیے
جو آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! یوں کیا کر:

یا اول الاولین، ویا آخر الآخرین، ویا ذا القوة المتین، ویا ارحم الراحمین

ابو الشیخ فی فوائد الاصحاحین، الدہلی، مسند رک الحاکم

رنج و خوشی کی دعائیں

۵۰۲۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ نبی کریم ﷺ کوئی خوش گوار چیز دیکھ لیتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمت کے بدولت اچھی چیزیں انجام پاتی ہیں۔ اور جب آپ ﷺ کوئی ناپسندیدہ شے دیکھ لیتے تو
فرماتے: الحمد للہ علی کل حال ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔ رواہ ابن الجار
۵۰۲۸..... امش رحمۃ اللہ علیہ صیب رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اپنے کسی بزرگ شے سے نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی خوش کن معاملہ

پانچ چیزوں سے پناہ مانگنا

- ۵۰۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر کے اوپر پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہوئے سنا: اللھم انی اعوذ بک من الجبن والبخل، واعوذ بک من العمر، واعوذ بک من فتنۃ الصدر، واعوذ بک من عذاب القبر۔
- اے اللہ! تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، تجوی سے، نیر تیری پناہ مانگتا ہوں (برائی) عمر سے، سینے کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔ البیہقی فی عذاب القبر
- ۵۰۴۔ (علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ کو بندہ کا سب سے محبوب کلام یہ ہے کہ وہ بندہ کی حالت میں کہے:

رب الی ظلمت نفسی فاغفر لی ذلومی انہ لا یغفر الذنوب الا انت۔

پروردگار! مجھ سے اپنی جان پر ظلم ہوا میں نے گناہوں کو بخش دے بے شک تیرے سوا کوئی گناہ کو بخشے والا نہیں۔

عیاض، یوسف القاضی فی سنہ

- ۵۰۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے پاس گزاری۔ جب بھی آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے اور بستر پر جاتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

اللھم انی اعوذ ببعثۃ فاتک من عفویتک، واعوذ بمرضاک من مسخطک، واعوذ بک منک، اللھم لا استطیع ثناء علیک، ولو حرصت، ولكن انت کما اثبتت علی نفسک۔

اے اللہ! میں تیری عافیت کی پناہ مانگتا ہوں تیرے عذاب سے، تیری رضا کی پناہ مانگتا ہوں تیری ناراضگی سے، اور تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری ثناء کا حق نہیں کر سکتا اگرچہ میں اس کی کوشش کروں۔ ہاں تو نے مجھے اپنی ثناء بیان کی تو اسی طرح ہے۔

سنائی، یوسف القاضی فی سنہ الاوسط للطبرانی

- ۵۰۶۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللھم متعنی بمعنی بمعنی و بصری حتی تجعلہما الوارث منی، وعافنی فی دینی، واحشونی علی ما احیسنی، وانصرنی علی من ظلمنی، حتی لیرینی منہ ناری، اللھم انی اسلمت دینی الیک، و خلیت وجہی الیک، وفوضت امری الیک، والجنات ظہری الیک، لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک، آمین برسولک الذی ارسلت وبکتابک الذی انزلت۔

اے اللہ! مجھے میرے کانوں اور آنکھوں (کو سلامت رکھنے) کے ساتھ نفع دے اور ان کو میرا وارث بنا دے (کہ آخر عمر تک سلامت رہیں) مجھے میرے دین میں نفع دے، مجھے انہی اعمال پر زندہ کر کے افسانہ میں پر تو نے مجھے دنیا میں زندہ رکھا، مجھ پر ظلم کرنے والے میں مجھے اپنا بدلہ رکھا، اے اللہ! میں نے اپنا دین تیرے سپرد کیا، اپنا چہرہ صرف تیری طرف متوجہ کیا، اپنا سارا معاملہ تجھے سونپ دیا، اپنی ٹیک (اور امید) تجھ پر لگا لی، نہیں کوئی جائے پناہ اور کوئی نجات کی جگہ مگر تیرے پاس۔ میں ایمان لایا اس رسول پر جو تو نے مبعوث فرمایا اور ایمان لایا اس کتاب پر جو تو نے نازل فرمائی۔ الاوسط للطبرانی

- ۵۰۷۔ حارث رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرمایا: میں تجھ کو دو نعمتیں سکھائیں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائی ہیں؟ میں نے عرض کیا: ضرور! فرمایا: کہو:

اللھم افتح صامع قلبی لذكرک وارفتی طاعتک وطاعة رسولک عملاً بکتابک۔

اے اللہ! میرے دل کے کانوں کو اپنے ذکر کے لیے کھول دے، مجھے اپنی طاعت اور اپنے رسول کی اطاعت اور اپنی کتاب پر عمل کرنے کی توفیق بخش۔ الاوسط للطبرانی

۵۰۵۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں کہ اگر تو پڑھ لے تو تیرے گناہ جو حق میں کے برابر ہوں یا ریت کے ذرات کے برابر ہوں تب بھی اللہ پاک ان کو تیرے لیے معاف فرما دے گا اور تیری بخشش گروئی جائے گی:

اللھم لا الہ الا انت سبحانک عملت سوء اأوظلمت نفسی، فاغفر لی، انہ لا یغفر الذنوب الا انت۔

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے، میں نے جو گناہ کیا یا مجھ سے اپنی جان پر جو ظلم ہوا اس کو بخش دے، ہے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشے والا نہیں۔ من لیس الدلیا فی الدعاء، عبد الغنی بن سعد فی ابصار الاشکال

۵۰۵۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک ہے اللہ کے ہاں محبوب ترین کلمات یہ ہیں:

اللھم لا الہ الا انت، اللھم لانعبد الاک، اللھم لاتشرك بک شیئاً، اللھم امی ظلمت نفسی فاغفر لی، فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے اللہ! ہم تیرے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے، اے اللہ! ہم تیرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے اے اللہ! مجھ سے اپنی جان پر ظلم ہوا مجھے بخش دے، ہے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشا۔

ہناد، یوسف القاضی فی سنہ

۵۰۵۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ یہ دعا فرماتے تھے:

أعوذ بک من جھد البلاء، ودرک الشقاء، وشماتۃ الأعداء، وأعوذ بک من السجن والعقید والوسط۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں مصیبت کی آزمائش سے، بد بختی کے منزلتے سے، دشمنوں کے خوش ہونے سے اور میں تیری پناہ

مانگتا ہوں قید، بیابان اور کوڑوں سے۔ یوسف القاضی

۵۰۵۵۔ حکیم ترمذی اپنی کتاب نوادر الاصول فرماتے ہیں: عمرو بن ابی عمرو راویہام الدلال، ابی اہیم بن طہمان، عاصم بن ابی الجہد و زر بن حبیش

(کی سند کے ساتھ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اسی دوران میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بھی

حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو فرمایا: یہ ابوذر ہیں؟ حضور ﷺ فرماتے ہیں: میں نے

پوچھا اے امین اللہ (جبریل علیہ السلام) کیا تم ابوذر کو جانتے ہو؟ جبریل علیہ السلام نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ

مبعوث فرمایا ان کو زمین والوں سے زیادہ آسمان والے جانتے ہیں۔ یہ اس وجہ سے کہ یہ ایک دعاؤں میں دوسرے کیا کرتے ہیں۔ جس پر مانگنا بھی

خوف فرماتے ہیں۔ لہذا آپ بھی ان کو بلا کر ان سے اس دعا کے بارے میں پوچھ لیں۔

حضور ﷺ نے ان کو بلا کر اسے ابوذر کو کوئی ایسی دعا بتائی جو تم دن میں دوسرے بار مانگ کر تے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں! آپ پر میرے

ماں باپ قربان ہوں۔ میں نے وہ کسی انسان سے نہیں سنی، بلکہ پروردگار نے مجھے انہما فرمائی ہے اور دو دعا میں دن میں دوسرے

مانگا کرتا ہوں۔ سب سے پہلے میں قبلہ رو ہوتا ہوں پھر جی بھر کر اللہ کی تسبیح و تہلیل اور تحمید و تکبیر کرتا ہوں پھر دو دعا مانگتا ہوں جو اس کلمات پر

مشتمل ہے:

اللھم انی اسألك ایماناً دائماً، وأسألك قلباً خاشعاً، وأسألك علماً نافعاً، وأسألك بقیئاً صادقاً،

وأسألك دیناً قیئماً، وأسألك العافیۃ من کل بلیۃ، وأسألك تمام العافیۃ، وأسألك دوام العافیۃ،

وأسألك الشکر علی العافیۃ، وأسألك الغنی علی الناس۔

اے اللہ! میں تجھ سے دعا کی ایمان کا سوال کرتا ہوں، خشوع کرنے والے دل کا سوال کرتا ہوں، علم نافع کا سوال کرتا ہوں، بے یقین کا سوال کرتا ہوں، مضبوط اور سیدھے دین کا سوال کرتا ہوں، ہر مصیبت سے عافیت کا سوال کرتا ہوں، کامل عافیت کا سوال کرتا ہوں، ہمیشہ رہنے والی عافیت کا سوال کرتا ہوں، عافیت پر شکر کی توفیق کا سوال کرتا ہوں، اور لوگوں سے بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔

جبریل علیہ السلام نے فرمایا: تم اس ذات پاک کی، جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے، آپ کا کوئی اتنی بڑا عائنہں کرتا مگر اس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، خواہ وہ مندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں یا مٹی کے ذرات سے زیادہ ہوں۔ اور آپ کا کوئی امت اس دعا کو لے کر خدا کے پاس نہیں آئے گا مگر جنتیں اس کی مشاق ہوں گی، فرشتے اس کے لیے بخشش کی دعا کریں گے، جنت کے سب دروازے اس کے لیے کھول دیئے جائیں گے اور فرشتے اس کو کہیں گے: اے اللہ کے ولی! جس دروازے میں چاہے داخل ہو جا۔

۵۵۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فانقذ الکتاب (سورۃ فاتحہ)، آیۃ الکرسی، اور آل عمران کی دو آیات:

شہد اللہ لا الہ الاہو الخ (مکمل آیت)

اور قل اللہم مالک الملک سے — وتوزق من نشاء بغیر الحساب تک (مکمل آیت)

یہ سب آیات عرش سے متعلق ہیں۔ ان کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔ یہ اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتی ہیں اے اللہ! تو ہم کو زمین پر اتارتا ہے؟ اور ان لوگوں پر اتارتا ہے جو حیرتی ہا فرمائی کرتے ہیں؟ اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے قسم اٹھائی ہے تم کو میرا جو بندہ بھی (فرض) نمازوں کے بعد تلاوت کرنے کا خواہ اس کے افعال کیسے ہوں میں اس کو جنت میں داخل کروں گا، اس کو تحفہ اللہ میں اتار دوں گا، چرند اس پر اپنی فتنی لگا ہوں گے اللہ کے ساتھ ستر مرتبہ نظر کروں گا۔ اور ہر دن اس کی ستر چائیں پوری کروں گا جن میں سب سے ادنیٰ مغفرت ہے، ہر دشمن سے اس کو پناہ دوں گا اور اس کی مدد کروں گا۔ ابن حبان فی الضعفاء، ابن السی فی عمل یوم واللہ، ابو منصور السحبی فی الاربعین کلام: امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس میں ایک راوی حارث بن عبید مقرر ہے جو اللہ راویوں کی جانب سے من گھڑت روایتیں پیش کرتا ہے۔ حافظ ابو الفضل عراقی سے اس روایت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس کے روایت کو حنفیہ میں نے اللہ قرار دیا ہے لیکن متاخرین نے کچھ راویوں میں کلام کیا ہے اور اس میں محل نظر صرف دو اشخاص ہیں: محمد بن زبیر ثقی اور حارث بن عبید۔ دونوں کو کچھ ائمہ نے اللہ قرار دیا ہے اور اول کو ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور مؤخر الذکر کو امام ابن حبان اور امام حاکم نے ضعیف قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے اس کو اپنی االیہ میں ذکر فرمایا ہے اور فرمایا کہ ہم حارث میں کسی حتم کا کوئی طعن نہیں پاتے بلکہ ہمارے بین زیدان کی تائید کرتے ہیں جو ان سے بڑے ہیں اور ہمارے معین ان کی توفیق فرماتے ہیں۔

نیز ابو حاتم اور نسائی نے بھی ان کی توفیق فرمائی۔ بخاری و ابن حبان نے تھلپٹان کو ذکر کیا، دیگر اصحاب سنن نے ان کی روایات لی۔ لیکن ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ضعیف و میں شمار کیا اور ان کی توفیق میں کافی زیادتی کی ہے۔ اور حارث سے اوپر کے راویوں کے بارے میں تو بات ہی نہیں کی جا سکتی ان کی عظمت شان کی وجہ سے۔ نیز حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اس کو موضوع شمار کرنے کے حوالہ سے فرماتے ہیں: ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوعات میں شمار کر کے افراط کیا ہے شاید انہوں نے اس حدیث کے ثواب کو بہت زیادہ سمجھ لیا تھا اور نہ راوی تو آپ کو معلوم ہو ہی گئے (کہ معمولی اختلاف کے علاوہ سب صحیح ہیں)۔

۵۵۷۔ قاطر بنت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے:

یا کھبعض اغفر لی۔

اے کھبعض! میری مغفرت فرما۔ ابن ماجہ

کلام: یہ روایت موضوع ہے دیکھئے الاطیل ۶۸۲، تذکرۃ الموضوعات ۷۹، اشتر یہ ۲۸۸، ضعیف الجامع ۳۱۹، اللہ علیہ ۶۹۸، ۳۹

پڑھ کر یہ کہتے سنوں:

یا واحد یا احد یا ازل یا ازل عنی معصۃ انعمت بہا علی۔

اے واحد! اے احد! اے ازل! تجھ پر جو نعمت بھی انعام فرمائی ہے اس کو محبت و زائل نہ فرما۔ تو جس نے ان کو نہ پایا۔

کلام: روایت ضعیف ہے یہ کہتے ضعیف الجامع ۵۰۷۹۔

۵۰۶۳ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے

اللہم بی ذنوبی لا تصربک ولی و جمعک ہای لا تنقصک۔

اے اللہ! میرے گناہوں کے ساتھ تو مجھ پر رحمت فرما، تا کہ میرے گناہوں کی کمی نہ ہو۔ اور جمع کر دے۔ اور نہ ہی

۵۰۶۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے یہی کہ محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! میں تجھے ایک دعا دکھاؤں جس سے تیرے

پیشانی پر کرایا ہو۔ میں نے عرض کیا: حضور! حضور! فرمائیے۔

لا الہ الا اللہ العلی العظیم، لا الہ الا اللہ العلی الکرم، لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم۔

۵۰۶۶ محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے

اللہم انی اعوذ بک من غلبۃ الدین، و غلبۃ العدو، و یوا الایم۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیرے دین کے غلبے سے، دشمن کے غلبے سے اور غیر مذکور کے غلبے سے۔ مصنف اس میں شبہ

۵۰۶۷ جلالی اپنی بیانیہ سے مروی ہے کہ امام احمد اور صفی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس شخص نے:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا الہ الا اللہ، ولہ الحمد، وهو علی شئ و لغیر سورۃ بڑھا دے۔

(والے) سے اور پھر کہے گا: اے اللہ! میں تجھ سے بڑھا ہوا ہوں۔ مصنف عبد اللہ زہری

۵۰۶۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور ان کے رضی اللہ عنہ سے

چھپا کر رسول اللہ ﷺ سے بات کرنے کی کوشش کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان پر رحم فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے عائشہ! تو کامل اور جامع دعائیں پڑھ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کمال اور جامع دعا

کے بارے میں پوچھا: حضور ﷺ نے فرمایا یہ پڑھو:

اللہم اسی اسئالک من: تحیر کلہ عاجلہ و آجلہ، ما عشت منہ، و ما لم اعلم، و اسئالک الجنة و ما

قرب الیہا من قول أو عمل، و اعوذ بک من الشر کلہ عاجلہ و آجلہ، ما عشت منہ و ما لم اعلم۔

و اسئالک من من خیر ما سئالک منہ عبدک و رسولک محمد صلی اللہ علیہ وسلم، و استعذک

مما استعذد منہ عبدک و رسولک محمد صلی اللہ علیہ وسلم، و اسئالک ما نصبت لی من امر انی

جعل عافیۃ و رضا

اے اللہ! میں تجھ سے خیر کا سوال کرتا ہوں ہوں وہ خیر جلدی ہو یا دیر میرے علم میں ہو یا نہیں اور میں تجھ سے بدست کا اور ہر

میں قول یا عمل کا سوال کرتا ہوں جو بدست کے قریب ہو یا دور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر طرح کے شر سے وہ جلدی ہو یا دیر

میرے علم میں ہو یا نہیں اور میں تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کا تجھ سے خیر سے بدست کا اور تیرے رسول ﷺ سے پناہ

مانگتا ہوں۔ نیز میں تجھ سے اس بدست کا سوال کرتا ہوں کہ تو نے میرے حق میں جس کام کا فیصلہ کر لیا ہے اس کا انجام میرے لیے بخیر بنا۔

رواہ مستطابک الحاکم

۵۰۶۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللہم عافنی فی بصری و اجعلہ الواوٹ منی، لا الہ الا اللہ الحلیم الکرم رب العرش العظیم

اے خدا! مجھے بے قراری کی دوا دے، غیبت، اور ان کا علاج دے۔ ہاں، یہ شک و شبہ ہے، سو ان کی غیبتوں میں جو بہانے ہمارے پاس ہیں، ان کو عرضِ قلم سے خارج کر دے، ورنہ ان میں سے ہر ایک کے لیے عذاب ہے۔ آمین

۵۔ حضرت ماسکندرخانی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بھی آسمان کی طرف سر اٹھایا تو فرشتہ وہ پہنچا
بامصر و القلوب تب قلبی علی ذک۔

۱۔ اصل وجہ خیر ہے نہ بُھرا۔ اے کافر! یہ بات قدیم زمانہ سے مستطرد ہے کہ حکم

کرم: روایت بر خلاف کا کا ہے۔ اے کے ذریعہ ۱۲۸۱

جائے اور مختصر دعا

۱۷۵۰ء۔ قسطنطنیہ میں ایک ایسے شخص نے نقل کیا کہ میں نے کربلا کی حالت میں جو چشما پہن کر قریب ہی درخت کا انورٹھی
 وہ قسطنطنیہ لکڑی لہار چاھری شخص پر حضور ﷺ نے چاہ کر اس چشما کے کھانے میں انکشاف ہوا جس نے قریب دو چار سال پہلے
 فرمایا۔ انوشدہ جاسم اور مختصر یہ سب ماحول درج ہو۔

اللهم اني اسألك من العجز كله عاجله وآجله. واخو ديتك من الشر كله عاجله وآجله. وما تغيب

من قضاء فارگ الى فيه و جعل عاقبته الى خير مصعب بن ابي

۵۹۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ان کو دعا سکھائی

انفهم اني امالك من الخير كذا ما جلد و آجله ما علمت به و ما لم اعلم و ابعو ذيك من

الشر كله عاجبه وآخيه ما علمت منه، وما لم أعلمه، اللهم اني اسألك من خير ما سألك منه

عبداللہ بن علیؑ، و احوالک من غیر معاذ منہ عبدک و بییک، اللہم انر اسالک الجنة

وما قرب اليه من قول وعمل، وانتهى ذلك النار وما قرب اليها من قول وعمل، واسأل الله أن

لجہوں کی امتیاز کے تقاضے ہیں خیراً مصنفین اسی کے

۳۷۴ حضرت ابو جریز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[illegible]

اللهم اغفر لي ذنوبي وذنوب عبادتك.

کے لئے! میری ہوتی رہا ہے، مگر ہمارے اکر پر اپنی انہی طرح کی عبارت پر۔ امن شاہین

[illegible]

۵۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ: سوال اُتار دیا جائے گا کہ تم سے

اللّٰهُمَّ مَا أَفْعَسْنَا مَا لَا نَمْنُكَ إِلَّا بِكَ، اللّٰهُمَّ فَاغْنِنَا سُبُلًا مَا يَرْضَىٰكَ عَنَّا

اے اللہ! تو نے ہم سے جمادی جانوں کا سال بنایا ہے، ہم یمن کے ایک غمگین مگر تیرتی درد کے ساتھ، اے اللہ! ہوشیاریوں سے

ہمس ایسا کہاں کرتے ہیں تو فیل ہے جو تجھے دانشی نزدیں۔ مصطفیٰ میں ہی یہ

۱۷۴۰ء - حضرت ابو جہرؓ نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا تم نے فرمایا کرتے تھے۔

لأنهم لا تكمنى إلى نفسى معرفة عيسى.

سناؤ مجھے آپ کے لیے کسی میرے نفس کے دوا کے لئے نہ کہ دوا کے لئے میرے نفس کے لئے، اس کے بعد

۵۱۰۔۔۔ (جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

اللھم اعنی علی دینی بدنیانی، وعلی آخرتی بقواتی، اللھم أوسع علی من الدنیا، ورھدنی فیہا، ولا تزوھا عنی وأقر عینی فیہا، اللھم انک سألنسی من نفسی ما لأملک الا یک، فاعطنی مہا ما یرضیک مہا، اللھم أنت تقنی حین یقطع رجائی، حین یسوء ظنی بنفسی، اللھم لا تحب طمعی ولا تحق حذری، اللھم ان عزیمتک عزیمۃ لا ترد، وقولک قول لا یکذب، فأمر طاعتک فلتحل فی کل شیء منی ابداً ما بقیت، وأمر معاصیک فلتخرج من کل شیء منی، ثم حرم علیہا الدخول فی کل شیء منی ابداً ما انقضی یا أرحم الراحمین۔

اے اللہ! میری دنیا کے ساتھ میرے دین پر مدد فرما، میرے تقویٰ کے ساتھ میری آخرت پر میری مدد فرما، اے اللہ! مجھ پر دنیا کو فراغ کر دے اور اس میں مجھے بے غم و غم نہ کر دے، اس مجھ سے دور نہ کر، میری آنکھیں اس میں ٹھنڈی کر دے۔ اے اللہ! اقرآن مجھ سے میری جان کا سوال کیا اور میں تیری توفیق کے بغیر اس کا مالک نہیں ہوں۔ پس مجھے اپنی جان سے ایسے اعمال نصیب کر جن سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! جب ساری امیدیں دم توڑتی ہیں اس وقت تو ہی میرا آسرا ہوتا ہے اور جس وقت میرا گھس میرے بارے میں برسے برسے خیالات کا شکار ہوتا ہے۔ اے اللہ! میری امید کو کام نہ کر، میری احتیاط کو ضائع نہ کر، اے اللہ! تیری عزیمت (وفیصلہ) کو نہیں ہوتا۔ تیرا قول جتنا پائیدار ہو سکتا، پس اے اللہ! جب تک میں زندہ ہوں تیری اطاعت کا حکم میری رگ رگ میں اتر جائے۔ اور تیری نافرمانی کا ذرہ میری رگ رگ سے نکل جائے۔ اور پھر مجھ پر ان معاصی میں جاتا حرام کر دے جب تک کہ میں زندہ ہوں۔ یا ارحم الراحمین۔ البکیر اللطیف فی الدعا، الدہلی

کلام:۔۔۔۔۔ اس روایت کی سند میں عبد الرحمن بن ابراہیم نے ایک راوی ہے جس کے متعلق امام نسائی فرماتے ہیں یس بالقی وقوی راوی نہیں ہیں۔

۵۱۱۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوں آپ نے فرمایا اے میرا یہ گھر میں گیا رہ کر یاں میں تجھے یہ محبوب ہیں یا وہ کلمات جو جبرئیل علیہ السلام مجھے ابھی سکھا کر گئے ہیں جو تیری دنیا و آخرت کی بھلائیوں کے ضامن ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم اس میں جان ہوں اور یہ کلمات بھی مجھے محبوب ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے صوم:

اللھم أنت الاحلاق العظیم، اللھم انک سمیع علیم، اللھم انک غفور الرحیم، اللھم انک رب العرش العظیم، اللھم انک أنت الجواد الکریم، فاعفونی وعلانی وازقنی واسترنی واجبرنی وارفعنی واھدنی ولا تضلنی وادخلنی الجنة برحمتک یا أرحم الراحمین۔

اے اللہ! تو عظیم پیدا کرنے والا ہے، تو سننے والا جاننے والا ہے، اے اللہ! تو مغفرت کرنے والا میرا ہے، اے اللہ! تو عرش عظیم کا پروردگار ہے، اے اللہ! تو خوب دینے والا کریم ہے، پس مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے رزق عطا کر، میری پردہ پوشی کر، مجھے ہلندی عطا کر، مجھے ہدایت سے نواز دے، مجھے گمراہی سے نکلنے اور جنت میں داخل فرمائے۔ اے ارحم الراحمین۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کلمات خود بھی سکھا اور اپنے پیچھے والوں کو بھی سکھا۔ رواہ الدہلی

۵۱۲۔۔۔ زبیر بن ابی ثابت سے مروی ہے وہ ابن جندب سے، وہ اپنے والد جندب سے روایت کرتے ہیں، جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

اللھم استر عورتی وآمن رو عتی واقض دینی۔

اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما، میرے دل کو ایمان و سکون نصیب فرما اور میرا قرض ادا کر دے۔

ابو نعیم عن ابن ابیہم بن حباب الضمیر

[illegible][illegible]

۱۱۵۸۔ (شہداء بنی اوس) - اہل عرب بنی عبدالمطلب میں فضیلہ بن قحطیبہ کے کسی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں سورجہ امیلیہ کو قحطیبہ بنی اوس سے
 پاس سے دیکھتا تھا اور نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پھر تو افسوس و اُمید بدلتا تاکا کون اور صوبہ اندھڑ تھیں انرا پھر پھر علی - قے
پھر آئے تھیں اندھڑ نے اور اب ان کی بدلتا تاکا کون اور صوبہ اندھڑ تھیں انرا پھر پھر علی - قے

[illegible]

میں نے کہا کہ "اے محمدؐ! جو زبان سے نکلے گا، اسے لکھ لکھ کر اس کے ساتھ رکھ دوں گا۔" میں نے کہا کہ "اے محمدؐ! جو زبان سے نکلے گا، اسے لکھ لکھ کر اس کے ساتھ رکھ دوں گا۔" میں نے کہا کہ "اے محمدؐ! جو زبان سے نکلے گا، اسے لکھ لکھ کر اس کے ساتھ رکھ دوں گا۔"

[illegible]

نظہم اک لب مالہ استعداد۔ ولا یارب الاستعداد۔ ولا تمکى لنا فیک من الہ صحا الود و یترک۔ ولا
اعوانک علی حیفک احد یترک کفیک عارک و یغایت

نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس کو جو کچھ سیدہ ام کلثومؓ کو دیا گیا ہو، وہ اس کے لئے نیکو اور برکت والا ہو، یہ سب اپنے ہوا اور نبی ربہ
تعالیٰ کے لئے اس پر جم جائے اور اس کی حقیر خواہشیں اور اس کی غلط فہمی کی پیروی میں کسی چیز کو نہ لے کر کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی تعریف میں
حضور امیں سے نفع دے اور اس کی تعریف کرے۔

اس وقت کے قریب زمانہ کا حال یہ ہے کہ میری عمر تقریباً ۱۱۱ سال ہو چکی ہے۔ میں نے ابھی تک اپنے دل سے ہمت نہیں ہاری ہے کہ میں ابھی تک اپنے دل سے ہمت نہیں ہاری ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا

[illegible]

اللھم اھلک لى دینى الذی جعلته لى عسمة، و اھلک لى دنیای الی جعلت فیھا معاشی، اللھم انى اعوذ
برضاک من سخطک، و اعوذ بعفوک من نقمتک، و اعوذ بک منک، اللھم لا مانع لى
اعطیت، و لا معطى لى ما معت، و لا ینفع ذا الجحہ منک الجحہ

اے اللہ! میرے دین کی اصلاح فرما جس کو تو نے میرے لیے حفاظت کی چیز بنایا ہے۔ میری دنیا کی اصلاح فرما جس میں تو نے
میری روزی دہی ہے، اے اللہ! میں تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں تیری ناراضگی سے، اور تیری معافی کی پناہ چاہتا ہوں تیرے
غضب سے اور تیری ہی پناہ مانگتا ہوں تجھ سے، اے اللہ! جسے تو عطا کرے اس کوئی روکنے والا نہیں، اور جس کو تو منع کر دے اسے کو
ئی دینے والا نہیں۔ اور کسی صاحب مرتبہ کو کوئی کوشش تجھ سے بچانے میں نفع نہیں پہنچا سکتی۔
حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے صیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ بھی نماز سے لوٹنے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔

ابن زنجویہ، الترویانی، ابن عساکر

۵۱۷۔ (خارق العجیب) ابو مالک اشجعی فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا جبکہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور
اس نے عرض کیا میں اپنے رب سے دعا کرتا ہوں کہ کیا عطا کرے آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

اللھم اغفر لى و ارحمنى و عافى و ادرکنى

اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے رزق عطا کر۔
پھر آپ نے چار اذکار بیان کر کے فرمایا (یہ چار دعاں) تمہاری دنیا و آخرت کی سب بھلائیں کو سمیٹ لیں گی۔

ابن ابی شیبہ، ابن السجار

۵۱۸۔ (عبداللہ بن جعفر) عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ طائف کی طرف نکلتے تو آپ نے یہ دعا فرمائی تھی:

اللھم انى اعوذ بنور وجهک الذی اضاءت له السموات و الارض

اے اللہ! میں تیرے چہرے کے نور کی جس سے آسمان اور زمین روشن ہوئے پناہ مانگتا ہوں۔ (رواہ الدیلمی)

۵۱۹۔ عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا میں ارشاد فرمایا:

اللھم تجاوز عنى، اللھم اغف عنى، فانک غفور رحیم

اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، مجھ سے درگزر فرما، اے اللہ! مجھے عاف فرما، شک تو مغفرت فرمانے والا ہے۔ (رواہ الدیلمی)

۵۲۰۔ عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں جب حضرت ابوطالب وفات پا گئے تو رسول اللہ ﷺ اپنے پیروں پر چل کر لوگوں کے پاس آئے اور ان کو
سلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے جواب بھی نہ دیا۔ پھر آپ لوٹے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی اور یہ دعا کی:

اللھم الیک أشکو ضعف قوئى، و قلۃ حیلتى و هوالى علی الناس، یا ارحم الراحمین، أنت ارحم

بى، الی من تکلنى؟ الی عدو یتجهمنى؟ أم الی قریب مذکنہ امیرى؟ ان لم تکن غضباناً علی فلا

ابالى، غیر ان عافیتک ہى اوسع لى اعوذ بنور وجهک الذی اشرقت له الظلمات و صلح علیہ

امر الدنیا و الآخرۃ، أن یسزل بى غضبک، أو یحل علی سخطک، لک العیسیٰ حنی نر ضی،

و لا حول و لا قوۃ الا بک

اے اللہ! میں اپنی قوت کے ضعف کی تجھی سے شکایت کرتا ہوں اور اپنی تدبیر کی قلت اور لوگوں میں اپنی بے وقعتی کا تجھی سے شکوہ

کرتا ہوں یا ارحم الراحمین اتوی مجھ پر رحم فرمانے والا ہے۔ تو مجھے کن لوگوں کے سپرد کرتا ہے، کیا ایسے دشمن کے جو مجھ پر بیزار

کرتا ہے، یا ایسے رشتے دار کے جو میرا مالک بن گیا ہے، لیکن اگر تو مجھ پر غصہ نہیں ہے تو مجھے پھر کوئی پروا نہیں ہے۔ تیری عافیت ہی

مجھے سب سے کافی ہے۔ میں تیرے چہرے کے نور، جس سے تمام تاریکیاں روشن ہو گئیں اور جس سے دنیا و آخرت کے کام بن

مجھے دیکھنا تھا کہ میں کب تک پر تیرا غصہ نہ ہو تو تیری ہوا تنگی مجھ پر اتارے۔ تجھے مہینہ فرض ہے جب تک تو راضی نہ ہو مادہ کی جہی
 سے انتخاب اور کسی سنگی کی قوت تیرے ہی ٹھیک ٹھیک ہو سکتی ہے۔ الکمل لابن عدی ابن عبدالمکر
 کا نام یہ حدیث ابوساۃ کا مہمان میث رشتہ کی ہے۔ ہم نے ان کے سوا کسی کو یہ حدیث بیان کرتے نہیں سنا اور ہم نے صرف ان ہی سے
 مروی دیکھی ہے۔ لکھنا
 اور میرا بیٹے نے بھی اس کو روایت کیا ہے جس پر غلام عثمانی مجمع ۶۵۷ میں فرماتے ہیں اس میں ایسا اتفاق دیکھنا ہے جس سے لکھنا ہے اور وہ اس کی
 تفسیر میں ہے۔
 یہاں دیکھئے ذخیرۃ الثقات ۲/۵۳۶ پر اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

فرض سے حفاظت کی دعا

۵۱۸ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ دعا غلو کرتے تھے۔

اللهم امی عذوبک من غلبة الدين، وغلبة العدو، ومن یوار الایم، ومن فتنۃ الممسیح الدجال.
 اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں فرض کے بوجھ سے، دشمن کے غلبہ سے، ایسے نکاح کرنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

البراء، بعضی

۵۱۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم شکر کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ہی مجلس میں سو مرتبہ یہ مستغفر پڑھا لیتے ہیں۔
 رب اغفر لی ولب علی تک استغراب الغفور۔

پیارا، دیکھو یہ نئی سبقت فرمادہ میری تو یہ قول فرماتے تھے کہ تو یہ قول کرنے والا ہے۔ اس کی شبہ ۷۰۹

۵۲۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ دعا کیا کرتے تھے:
 اللهم امی عذوبک من شر الاصلیین۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں: اور وہ بھی چیز اس کے شر سے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا اے ابوہریرہ! تم نے یہ دعا بھی سنی ہے جو یہ کیا ہے؟ فرمایا: سیلاب اور بھڑکا ہوا دشت، اور بھر ہو

۵۲۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہ دعا کہہ جاتے: یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهم عافی لی من ربک، واذخنی فی رحمتک، واقض اجلی لی طاعتک، واجعل لی یحیی عیالی،
 واجعل لواء الجنة

اے اللہ! مجھے اپنے رب سے عافیت دے، مجھے اپنی رحمت میں داخل کر، اپنی بندگی میں میری عمر تمام کر، میرے سب سے اچھے
 عمل پر میرا نشانہ قرار دے، اور اس کا ثواب جنت دے کر دے، اور ابن عبدالمکر

کا نام اس میں ایک روایت میرا بیٹے نے بھی سنی ہے جس کی حدیث کا تابع نہیں ہے۔ (اس حدیث سے حدیث ضعیف کا نام ہے)
 ۵۲۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک دعا بھی تھی:

(بخاری ۷۰۹)

اے مصیبت کے وقت کا سہارا، اے غم کے وقت کا سہارا، اے میری نعمتوں کے مالک، اے میرے معبود، اے میرے پناہ کا سہارا
 کے معبود، مجھے میرے نفس سے حال نہ کر، کوکب میں نفس کے خواہ ہو کر شر کے قریب اور غیر سے دور ہو جائے گا۔ اے اللہ تیری
 داشت میں تو میرا سہارا تھی، میں اور کیا ست کے روز پورا کیا جانے والا عہد نصیب کر۔ اللہ اکبر فی الشارح، ۱۰۰۰

خضر علیہ السلام کی دعا

۵۱۶۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کثرت کم اور شوق فرماتے تھے:

اے میرے صحابہ! کیا چیز تم کو مانع ہے کہ تم اپنے گناہوں کا کفارہ آسمان کماتے رہو؟ جو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کن سے کماتے؟ فرمایا: تم کو میرے بھائی خضر علیہ السلام کی دعا یا دھنک کیا؟ (صحابی فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا دعا مانگتے تھے؟ فرمایا: یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللھم انی استغفرک لما ثبت الیک منه، لم عدت فیہ، واستغفرک لما اھبطک من نفسی ثم لم
لوف لک بہ، واستغفرک للھم انی انعمت بھا علی لیلوت بھا علی معاصیک واستغفرک لکل
عمر اوردت بہ وجھک لعلانی فیہ ما لیس لک، اللھم لا تعزبنی فانک ہی عالم، ولا تعذبنی فانک
علی فادور.

اے اللہ! میں ان گناہوں سے تیری مغفرت مانگتا ہوں جن سے میں نے توبہ کی اور پھر ان میں مبتلا ہو گیا، اور میں تیری مغفرت
مانگتا ہوں کہ میں نے اپنی جان کے حقوق تجھ سے ہمدرد جان کیے لیکن پھر میں ان کو چھوڑ کر اسے اللہ! میں تیری مغفرت
چاہتا ہوں کہ تو مجھ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیں لیکن میں نے ان کو تیری نافرمانی کا ذریعہ بنالیا، میں تیری مغفرت چاہتا ہوں کہ
اس خیر کے لیے جو میں نے خاص تیری رضا کے لیے کرنے کا ارادہ کیا مگر اس میں کچھ کوتاہی شامل ہو گیا جو تیرے لیے نہ تھا، اے
اللہ! مجھے سزا فرما بے شک تو مجھے خوب جانتے رہا ہے، اور مجھے عذاب نہ کرے، شک تو مجھ پر خوب گذار ہے۔ رواۃ اللہی

کلام: ضعیف روایت ہے، لیکن زمری بلالی ۵۵۵ الفقیہ ۱۰۴۳۔

۵۱۶۲ زندگان خدا میں سے ایک بندہ نے یہ دعا پڑھ کر کہا:

یا رب لک الحمد کما یبغی لجلال وجھک ولعظیم سلطانتک۔

اے پروردگار! تیرے لیے تو بلیں ہیں جیسی کہ تیری ذات بزرگی اور جبرئیل یا داہمت کی عظمت کے لائق ہیں۔

دو فرشتوں نے ان کلمات (کا ثواب) لکھنے کی کوشش کی، مگر لکھ نہ سکے۔ وہ دونوں آسمان کی طرف چلے اور عرض کیا اے
پروردگار! تیرے ایک بندے نے ایک ایسی بات کہی ہے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ کیسے اس (کے ثواب) کو لکھیں۔ پروردگار عزوجل نے حالانکہ
اپنے بندہ کی بات کو سنا ہی جانتا ہے پھر بھی غلط ارشاد فرمایا، میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ فرماتے کہ جس نے یہ کلمات تیری بارگاہ
میں کہے ہیں۔

یا رب لک الحمد کما یبغی لجلال وجھک ولعظیم سلطانتک۔

پروردگار! تیرے ہیں ان کلمات کو کوئی لکھ دیکھے اس نے کہے ہیں، جب اللہ نے اس کے لیے آسمان کی کتاب کو ان کا اجر دلایا۔

ابن ماجہ، شعب الایمان للبیہقی، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

الحمد لله الذی نعمتہ تم الکلمات الصالحات ونعمتہ ومنہ تم الکتاب اللھم لک

الحمد کله ولک الشکر کله محمد اصغر غفر اللہ لہ۔

تتم

